نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث و مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث علمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

۲ باب بیچ بیان ...
۳۳ باب بیچ بیان فال اور شگون بد کے
۳۰ باب بیچ بیان فال گوئی کرنیکے
۳۵ باب بیچ بیان خواب کے
۴۶ کتاب آداب کا
ایضاً باب سلام کا
۵۶ باب اذن چاہنے گھر میں آنیکے لیے
۶۱ باب مصافحہ اور گلے لگنے کا
۶۶ باب بیچ بیان تعظیم کرنے کے
۶۹ باب بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے اور لیٹنے کے
۷۵ باب بیچ بیان چھینکنے اور جماہی لینے کے
۷۷ باب بیچ بیان ہنسنے کے
۷۹ باب بیچ بیان ناموں کے
۸۵ باب بیچ بیان کرنے اور شعر کے
۹۲ باب بیچ بیان محافظت زبان اور غیبت اور برا کہنے کے
۱۰۹ باب بیچ بیان وعدہ کرنے کے
۱۱۰ باب بیچ بیان خوش طبعی کے
۱۱۳ باب بیچ بیان فخر کرنے اور حمایت کرنیکے
۱۱۸ باب بیچ بیان نیکی کرنے اور سلوک کرنیکے ماں باپ
اقربا وغیرہ کے ساتھ
۱۳۷ باب بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر
۱۴۵ باب بیچ بیان محبت للہ فی اللہ کے
۱۵۳ باب بیچ بیان چھوڑنے ملاقات اور کاٹنے اور پیچھا
اور عیب جوئی کے
۱۶۳ باب بیچ بیان بچنے اور ڈھیل کرنے کی کاموں میں
۱۶۷ باب بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے
۱۶۹ باب بیچ بیان غصہ اور تکبر کے
۱۷۵ باب بیچ بیان ظلم کے
۱۹۰ باب بیچ بیان امر بالمعروف کے
۲۰۳ باب بیچ بیان ...
۲۴۳ باب بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور گذران آنحضرت صلعم کے
... باب بیچ بیان ... اور حرص کرنیکے
... باب بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کے طلب کرنیکے

۲۷۰ باب بیچ بیان ... دکھانے سنانے کے
۲۸۹ باب بیچ بیان رونے اور ڈرنیکے
۲۹۱ باب بیچ بیان تغیر حال لوگوں کے
۳۰۹ باب بیچ بیان ڈرانے اور نصیحت کرنیکے
۳۱۳ باب بیچ بیان فتنوں کے
۳۳۱ باب بیچ بیان لڑائی اور قتال کے
۳۴۵ باب بیچ بیان علامتوں قیامت کے
۳۶۹ ف دعا واسطے حصول درجہ ابدال کے
۳۷۷ باب بیچ بیان نشانیوں کی آگے قیامت کے اور ذکر دجال کے
۳۷۹ باب بیچ بیان ابن صیاد کے
۳۸۳ باب بیچ بیان اترنے حضرت عیسیٰ کے
۳۸۹ باب قرب قیامت کا اور بیچ
بیان اسکے کہ جو شخص مرا قائم ہوئی قیامت اوسکی
۳۸۹ باب بیچ بیان اسکے کہ نہ ہوگی قیامت مگر
اوپر بد لوگوں کے
۳۹۱ باب بیچ بیان پھونکنے صور کے
۳۹۴ باب بیچ بیان حشر کے
۴۰۲ باب بیچ بیان حساب اور قصاص اور میزان کے
۴۱۱ باب بیچ بیان حوض اور شفاعت کے
۴۴۷ باب بیچ بیان حال جنت اور لوگوں
اوسکے کا
۴۵۴ باب بیچ بیان دیدار خدا کے
۴۶۲ باب بیچ بیان دوزخ اور دوزخیوں
کے
۴۷۱ باب بیچ بیان پیدائش جنت اور
دوزخ کے
۴۷۴ باب بیچ بیان ابتدائی پیدائش کے
اور ذکر پیغمبروں کے
۵۰۰ باب بیچ بیان فضیلتوں سید المرسلین
صلعم کے
۵۱۳ باب بیچ بیان ناموں اور صفتوں
آنحضرت صلعم کے

۵۲۳ باب بیچ بیان اخلاق اور خصلتوں آنحضرت
صلعم کے
۵۳۴ باب بیچ بیان نبی ہونے آنحضرت کی
اور ابتدائی وحی کے
۵۴۵ باب بیچ بیان علامتوں نبوت کے
۵۵۶ باب بیچ بیان معراج کے
۵۷۱ باب بیچ بیان معجزوں کے
۶۱۷ باب بیچ بیان کرامتوں کے
۶۲۴ باب وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
۶۳۹ باب ہے بیچ مناقب اور لواحق پہلی باب کے
۶۴۱ باب ہے بیچ مناقب قریش اور ذکر قبیلوں کے
۶۵۲ باب ہے بیچ مناقب صحابہ کے رضی اللہ عنہم
۶۶۱ باب ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ
۶۶۸ باب ہے بیچ بیان مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے
۶۷۹ باب ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر اور
عمر رضی اللہ عنہما کے
۶۸۳ باب ہے بیچ بیان مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے
۶۹۰ باب ہے بیچ بیان مناقب ان تینوں کے
۶۹۱ باب ہے بیچ بیان مناقب علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ کے
۷۰۳ باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے
۷۱۷ باب ہے بیچ بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
گھر والوں کی تعریف میں
۷۳۶ باب ہے بیچ بیان مناقب بیبیوں نبی
صلعم کے
۷۴۳ باب جامع مناقب کا
۷۸۰ باب ہے بیچ بیان اون صحابہ اہل بدر کے
کہ جنکے نام ذکر کیے گئے جامع بخاری میں
۷۹۳ باب ہے ذکر یمن اور شام کا اور ذکر
اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا
۸۰۴ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے

تمت

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنوز احادیث راہنمائے ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع چہارم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث طیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہی بیچ بیان طب کے اور منتروں کی ف طب ساتھ زیر طا کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثہ الطا ہی یعنی علاج کرنے کی اور طب ساتھ زیر طا کی
بمعنے سحر کی بہی آیا ہی اور مطبوب بمعنی مسحور کی اور طبیب حاذق ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کی نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق
ردیہ مہلکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ زبانیہ کہ قرآن اور دعا ہیں اور حضرت علاج کرتی تہی آیات کا
ساتھ طبیعیہ کی بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی مین اسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسمائی الٰہی کی جائز ہی
بالاتفاق اور ماسوا اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف نہون بین شریعت کی وہ بہی جائز ہی ورنہ الاعیاذ نہین رجوع کہ اہل عزائم اور تکسیر کرتے
ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل دیانت و تقوی کی کذا قال العلماء

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل له شفاء رواه البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیئی شفا یعنی علاج یعنی دوا کہ شفا بخشتی ہے
نقل کی یہ بخاری نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ
رواه مسلم اور روایت ہے جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہونچ جاوی دوا بیماری کو اچہا
ہو جاتا ہے ساتھ حکم اللہ کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی ساتھ ارادہ اوسکی کی یہ قید اسلیے لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین تفسیر اسکے
روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی بہی دوا ہی پس جبکہ بیمار دوا ہی کرتا ہی تو بہیجتا ہی اللہ عز وجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھ پردہ ہوتا ہے
پس رکہتا ہی دوا اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونی کا حکم
کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اوٹہا لینی پردہ کی کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی ساتھ سبب اوسکی انتہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنے

...لہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی ہی القدیر الہی ہی اپنی ... کی ہے

باندھ لی ہی ساتھ دعا کی اور توکل کی ... ہان کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کی نہین منافی ہی توکل کی جیسی کہ نہین
منافی ہی دفع کرنا بہوک کا ساتھ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین بہی دوا کرتی تہی ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الشفاء في ثلث في شرطة محجم او شربة عسل او كية بنار وانا انهى امتي عن الكي رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزون کی ہی بیچ لگانی سینگی پچھنی والی کی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو
یا بیچ داغنی کی ساتھ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین
اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سی پچھنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کی پچھنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرط محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنی لگانی کے
استرہ سی اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہی کہ علماء نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین
یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتھ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتھ اسہال کی ہی پس ساتھ
شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنی کی آگ سی اشارت کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع
نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اوسکی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عظیم الشان
جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اوس سی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہون اور نہی اس سی تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی حق سی رکہی تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی
داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثین بیچ
مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست
نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علمانے لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر
اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہے اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو
بلا سبب مرض کی یا بیچ رفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اوسکی سی بسبب واقع ہونی کی
بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وہان یقینی تہی اور
حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع ح
وعن جابر قال رمي ابي يوم الاحزاب على اكحله فكواه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نے یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہ
داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہ مسلم نے **وعنه** قال رمي سعد بن معاذ في اكحله فحسمه النبي صلى الله عليه وسلم بيده بمشقص
ثم ورمت فحسمه الثانية رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
ہاتہ سی پیکان تیر کی پہر سوج گیا ہاتہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنه** قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي
بن كعب طبيبا فقطع منه عرقا ثم كواه عليه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس

ابی بن کعب ... طبیب [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوای سام کی کہا ابن شہاب نی سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث مین ہی
کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتہ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین کیونکہ وہ حار یابس ہی پس نفع کرتی ہی
اون امراض کو کہ ضد اوسکی ہین اور بعضوں نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہ ترکیب کی اور کرمانی نی کہا کہ تعیین سی عموم [illegible]
استغفار کی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی **وعن ابی سعید الخدری** قال جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ
الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مین نی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مین نی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار
یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مین نی پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی نرا یا ملا ہوا
پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری بیچ بیوی اپنی کی کہ دیوی وہ اوسکو اپنی مہر مین سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہ کی
پانی مین ملا کر پیوی پاوی گا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسی کہ کذب سمعہ جہوٹ کہا کان اوسکی
نی یعنی خطا کی اور سہو پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہئی کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہ پینی شہد کی اس مادہ مین توقف ہی
ہی یعنی شہد مسہل اور چلانی والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیی کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعای آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور
یہ بہی اگرچہ ایک وجہ نیک ہی اہل ایمان کی لیی ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق مذہب
طب کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلای مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نی کہا کہ طب نبوی ساتہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیی کہ طب نبی متیقن الفلاح
ہی اسلیی کہ صادر ہی وحی آسمانی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی
کہ ساتہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہئی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہ قبول و صدق عقیدہ

جاوین ... [redacted] ...

کی تحقیق ... حال اوسکی کا ... پیٹ اوسکی کو ...

جاوین اعضا اوسکی ... کہا ہی فافہم و باللہ التوفیق مح وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امثل ما تداويتم به الحجامة والقسط البحري متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے بہرے ہوئے سینگے کہو انا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء و ہوتی لیستی ہین اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکی پینی سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتھی دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان اور چہیپ جاتی رہتی ہے اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی مح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعذبوا صبيانكم بالغمز من العذرة وعليكم بالقسط متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھ دبانی کی ہاتھ سی یا کپڑی سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیے لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوسمین سے خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اوسکو دفع کرے گا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتھ کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما اونکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کی مفید ہوتا ہے اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم مح وعن ام قيس قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما تدغرن اولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب متفق عليه اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کے جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیے ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین باچہ کے طرف سی ٹپکائی جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

اولی اور اصوب ہی اور بسبب اطلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل ہو کہ نہ دیا جاوے بچہ اولاد کے حلق میں ساتھ اوسکے کی بیماری
مذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان ذات الجنب
سے ریاح غلیظ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریکو
مفید ہے جیسی کہ بعض اسکے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کے بہت نفع کرتی ہو اس لیے اون کو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی **وَعَنْ** عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا
بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی سبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ پلادو پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا
تعالی تپ کو دور کردے گا ہدیہ مولانا عن شروح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم ہی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطی طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنگ زہردار
سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹے کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اوسکے کے
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

... اہتمام شان الٰہی کی اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق

والسلام ✦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑہوا وین ہم ٹوک سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا
سَفْعَةٌ يَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُم سلمہ سے یہ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی سے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑہوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے لیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
اونکے تیز تر بہال سے ہے الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے
بچہو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پہر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا ہین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پونہچاوے اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پونہچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر
ہو یا اور طرح بشرطی کہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى
مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تہے ہم پڑہتے منتر بیچ
جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا
بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسمار جن و شیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہے علمانے
کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتہ اونکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتہ انسان کے رکہتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہے جاتی ہین
افسون ساتہ اسمار شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنے سے اور اسی طرح
سانپ کے کاٹے ہوئے کو سنا ہے کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا

اوسی افسون سا تہ ناموں شیاطین کے ... میلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہو جاتا ہی
اوس سے پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء وصفات اسکے کے
اور بہتر سب سے افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتیں
کہ مشتمل ہین اوپر مضمون پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کے
نظر لگی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑھی چاہیی کہ کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اونہون نی ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گرد ٹھوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نی آپ کی جناب مین
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نی قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نی چھہ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکھا مین نی ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پانون سے
کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نی بہت مشائخ کو کہ
لکھتے تھی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکھی یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا
ہی لکھنا انہین جو ابرار کا ہی واللہ اعلم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ
حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنے والی
تقدیر سے تو بڑہ جاتی اوس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دہوئی کی جاوی تم پس دہو نقل کی یہ مسلم نی ف
نظر حق ہی یعنی کارگر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہے ساتہ تقدیر الہی کے
اور حق تعالی نی یہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور بڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون ہی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہوئی کی کیی جاؤ الخ عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہ پانون اور ازار کے نیچے سے دہوتے تہے اور وہ پانی ڈالتے تہے اسپر کہ
جسکو نظر لگتے تہے اور اوسکو سبب شفا کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور اوسنے فائدہ اسمین یہ ہے

کہ وہم سے ہو جاتا ہی اور ظہور اس وہم کا فصل دوسری کی اخیر میں ادویہ کا اور یہ مذہب علما اہل حق کا ہی برخلاف [illegible]
وغیرہ میں اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہیں جیسی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتی ہیں کہ جو چیز مقدر ہی [illegible]
نہیں جانتی کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کی نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سی ہی کہ خاصیت اللہ تعالی نی اس میں رکھدی ہی
اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نے
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا انہون نے کہ جب ہم دیکھتی ہیں کسی چیز کو اچھا
جان کر تو ایک حرارت پاتی ہیں ہم کہ آنکھ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکھ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی
ساتھ اوسکی ہوا اور پہونچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ آدمی سی پہونچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتے ہیں کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہونچتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع
کہ بچاو اوسکا کری درمیان میں نہو تو پہونچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہی
تو نہیں پہونچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہی مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سخت سپر کی اور جیسکہ
بعضون میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکی کا بھی دیا ہی ۞ **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللهَ
لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرَمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک
سی کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں ای بندو اللہ کی دوا کرو واسطی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہیں
رکھی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیے شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑھاپا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** امر بندو
اللہ کی یہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو صرف سبب شفا
۞ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللهَ
يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کھانا کھلانی پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہی انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** کھانا کھلانی پر یعنی کھلانی پلانی پر اور انہیں کی حکم میں ہی دوا اور اخیر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کھانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کی ہی نہ ساتھ کھانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھ
جریان عادت کی کوئی سبب واسطی بقا کی چاہیں تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل و سکو کری کافی ہی ۞ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف داغ دیا یعنی اپنی ہاتھ سی یا کسی کو حکم کیا داغنی کا اور نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کمان پایا ۞ **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ
اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

قبل زیت کی یعنی ساتھ بیان اوسکے اور ورس کے … ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی
یعنی مدح کرتی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کی نام ایک گہاس کا ہی کہ زرد ہوتی
ہی مانند زعفران کی اوس سی رنگتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکی بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ مین ہوگا * ح *
وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ
قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسماء بنت عمیس سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پوچہا انسی کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کی فرمایا کہ گرم ہی گرم ہی کہا اسماء نی پہر جلاب لیا مین نی ساتھ سنا کی
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** شبرم نام ایک گہاس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین
اور لفظ حار حار دونون ساتھ حے مہملہ اور تشدید رے کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتھ جیم کی ضبط کیا ہے
جیسا اتباع ہی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ کو بعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر وادر اور پہر تقدیر معنی یہ ہین
کہ شبرم نہایت گرم ہے کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی کی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی بیچ
تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی بیچ
اول کے اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سی اور
بیچ **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ
دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِالْحَرَامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو و لیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کی نقل کی یہ ابو داود نے
ف ساتھ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کی جو حرام ہین دوا کرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتھ حرام چیزون کی مطلق اور ساتھ
شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدای تعالی نی نہین کہی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین
تمپر اور جب طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سے شراب کی بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون منع فرمایا وہ دوا نہین ہے
بلکہ مرض ہی اور فرمایا من تداوى بالخمر فلا شفاه الله اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبای حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوای اسکے
دوا نہین ہی جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکی ولیکن وجود حاذق کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی **وَعَنْ**
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوای خبیث سی نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنی دوای نجس یا حرام کی استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوای بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہو وہ ہی خوش نہین

نفع و صحت ہوا ہی بسبب بھول کی بلغمیت کی ... ہی خوب ہو جاوی ع **وعن سلمیٰ خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم**

قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال

اختضبہما رواہ ابو داود اور روایت ہی سلمیٰ خادمۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ کہا نہین کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی درد کی بیچ سر اپنے

کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سی مگر فرماتی بہری ہوئی سینگی کہچوا اور نہین شکوہ کرتا درد کا بیچ پاون اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر

فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل کی یہ ابو داود نی **ف** حدیث مطلق شامل ہی مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کرین مرد ساتہ مہندی لگانی کی تلوون

اور پہیر کرین ناخنون پہ لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتون کی سی حتی الامکان ع **وعنہا** قالت ما کان یکون برسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمیٰ سی کہ کہا

نہ پہونچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند اوسکی کا اور نہ زخم پتہر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہ کہ رکہون اوسپر مہندی نقل کی یہ

ترمذی نی **ف** اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارت اور الم زخم کی ع **وعن ابی کبشۃ الانماری** ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء فلا یضرہ

ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہری ہوئی

سینگی کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈہون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونون میں سی پس نہین ضرر کرتا اوسکو یہ

کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی کہچواتی ہون

اور کبہی درمیان میں مونڈہون کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ دونون جای کہچواتی ہون کہتی اور خونون میں سی ظاہر یہ ہی کہ مراد خون ان عضای مذکور

کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہوا اوسکی نکالنی کی ع **وعن جابر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ورکہ

من وثء کان بہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی اپنی کولی پر بسبب موچ

کی کہ آئی تہی حضرت کے پای مبارک مین نقل کی یہ ابو داود نی **ف** وثی ساتہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہونچی عضو کو بغیر اسکے

کہ ٹوٹ جاوی ع **وعن ابن مسعود** قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر

علی ملاء من الملئکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث

حسن غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرون شب معراج کی ہی یہ کہ نہین گذری اوپر کسی جماعت کے

فرشتون مین سی مگر کہ حکم کیا اونہون نی حضرت کو یعنی پہونچایا اونکو حکم الہی کہ حکم کر اپنی امت کو ساتہ پچہنون کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** پچہنون کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچہنے خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور سب اطبا

قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچہنی افضل ہین فصد سی اسلیی کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچہنون سی باہر

نکلتا ہی نہ فصد سی اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اوس وقت مین موجود تہی یا مراد امت سے قوم حضرت کے ہی یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑی

خون نکلوانی کی حضرت صلعم کی امت مین سی ع **وعن عبد الرحمن بن عثمان** ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع

یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سے

یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچہا ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی دوا میں مینڈک کی ہی ڈالین کہ درست ہے یا نہین پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی

اصلی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** بیان ہی اس جواب کا اور لقمت حاصل ہوئی ہی بسبب اوسکی ہی اور وہ لئی اوسکی ہی اور

اصلی وہ روایت کہ جامع میں آئی ہی نہی عن الضفدع للدواء لہا فاصی نی شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنی مینڈک کی سی لئی کہ نہیں مناسب جانا دوا کرنی
ساتھ اوسکی یا تو اوسکی نجاست حرمت کے لیی کیونکہ نہیں جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سی اس لیے
کہ کبھی حضرت نی اوس میں مضرت زیادہ اوس چیز سی کہ وہ کبھی طبیب نی اس مین منفعت ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاہِلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ
وَتِسْعَ عَشَرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہچواتی بیچ دو رگ کے
کہ دونون طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہ عبارت اور تہی حضرت
سینگی کہچواتی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ
الْحِجَامَۃَ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ وَتِسْعَ عَشَرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم دوست رکہتی تہی کہچنی سینگی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَۃَ وَتِسْعَ عَشَرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ کَانَ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچواوی سترہوین
اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **وَعَنْ** کَبْشَۃَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ اَبَاہَا کَانَ یَنْہٰی
اَہْلَہٗ عَنِ الْحِجَامَۃِ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَیَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ یَوْمُ الدَّمِ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ
لَا یَرْقَاُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سی یہ کہ تحقیق اونکی باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون کو سینگی کہچوانی سی
منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اس مین ایک ساعت ہی کہ نہیں
تہمتا خون یعنی پس اگر اس وقت مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑی اور ہلاک ہوجاوی نہ تہمنی خون سی نقل کی یہ ابوداؤد نی
وَعَنِ الزُّہْرِیِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ یَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَہٗ وَضَحٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ
اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا یَصِحُّ اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق ارسال کی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا ہفتہ کی دن پہر پہونچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ
احمد اور ابوداؤد نی اور کہا ابوداؤد نی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد سی
اور صحیح نہیں ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکی قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک اور تمام نقادون کی نزدیک ع
وَعَنْہُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰی یَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ
فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ فِی الْوَضَحِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کی یعنی کسی عضو بدن پر نورہ ملا ہفتی کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو بیچ
پہونچ جانی کوڑہ کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ** زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَاٰی فِیْ عُنُقِیْ خَیْطًا فَقَالَ
مَا ہٰذَا فَقُلْتُ خَیْطٌ رُقِیَ لِیْ فِیْہِ قَالَتْ فَاَخَذَہٗ فَقَطَعَہٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِ اللّٰہِ لَاَغْنِیَاءُ عَنِ الشِّرْکِ سَمِعْتُ

كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ [redacted] فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی زینب عورت عبداللہ بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبداللہ نی دیکہا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا مین نے تاگا ہی یہ منتر پڑہا گیا ہی واسطے میری اس مین کہا زینب نی پس لیا عبداللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبداللہ کی البتہ بی پرواہو شرک سی تحقیق مین نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مین نے کس طرح کہتی ہو اسطرحسی یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتہ توکل کی اور نہ منتر کرنی کی باوجودی کہ مین نے منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت کرتی تہی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہکر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبداللہ نی نہین ہی یہ سو آنکہہ کا اور اچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی سوای اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسکہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہو دی تو بیماری کو ای پروردگار لوگون کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** بی پرواہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کی تمسک ساتہ ان افعال کی کرو کہ مشرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین اسلیی کہ متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رحمہ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی بہی کچہہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی تعویز کی کہ لڑکی کی گلی مین ڈالا جاوی اور یہان وہ تعویذ مراد ہی کہ ہو ون اوسمین اسمای الہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہین لگتی اور تولہ ساتہ زیر تا اور زبر وا و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈوری ہین یا کاغذ ہین کہ اوسمی محبت و عورت کی کرتی ہین اور شرک ہین یعنی بیچ کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تیری آنکہہ مین تہا نہین تہا درد حقیقۃ بلکہ ضرب تہا ضربات شیطان سی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** نشرہ ساتہ پیش نون و سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس مین ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل اسمای بتون اور شیاطین کو یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتہ قرآن اور اسمای الہی کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت عبداللہ بن عمر سی کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین کرتا مین ہرگز فکر کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلی مین منکا یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون مین اپنی طرف سی نقل کی یہ ابوداود نے **ف**

رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال والله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط سهل فأتي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقيل له يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع رأسه فقال هل تتهمون
له أحدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغلظ عليه وقال علام
يقتل أحدكم أخاه ألا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه وأطراف رجليه
وداخلة إزاره في قدح ثم صب عليه فراح مع الناس ليس له بأس رواه في شرح السنة ورواه مالك
وفي رواية قال إن العين حق توضأ له فتوضأ له اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ
نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکھا مین نی کوئی دن مانند آج کی دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین
کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نی پس گرا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری ٹوک اوسکی کی پس لایا گیا سہل رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپ کو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین
اوٹھاتا سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتی ہو کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنے
نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کس واسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا
دی تو نی اوسکو ساتھ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی آنکھ نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی اور ڈال دی اوسپر پس ہاتہ
کی لیی عامر نی منہ اپنا اور ہاتہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرے اپنی دونون پاون کی انگلیون کی اور دہونا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور
کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوٹھکر ساتھ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی
اور کیا نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نی اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی نظر لگنی والی کو تحقیق نظر
حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی ف کہا نووی نی کہ وصف ٹوک لگانی والی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ
لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سی پانی اور دہووی
اوس سی منہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتہ سی پانی اور دہووی داہنی ہتیلی اپنی پہر لیوی داہنی ہاتہ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتیلی بائین پہر بائین ہاتہ سے
پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتہ سی لیوی پانی اور دہووی اپنی کہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتیلیون
کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایان پہر گہٹنا داہنا پہر بایان بطور مسابقت کی اور یہ سب پیالہ مین ہووی پہر تہمند کی اندر سی دہووی پس جب
دہو چکی ڈالی پانی اوسکی پیچہی سی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات مرد حکیمون کی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکی سی عاجز ہی اور کہا ماوردی نی کہ یہ امر
وجوب کی لیی ہی اور جبر کیا جاوی نظر لگنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی صحیح یہ روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اس مین جبکہ خوف ہو
نظر زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری
اوسکو آنی سی لوگون مین اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکی کی ساتھ کہ ضرر اوسکا
اس سے ضرر ہی کی ہی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والی کا صحیح متعین ہے اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکی سی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن**
ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان

[redacted]

فلما نزلت اخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب حسن اور روایت

ہی ابو سعید سی کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون کی اور نظر آدمی کی سی یہانتک کہ اوتری قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ

برب الناس پس جب اوتری یہ شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتہ ان دونون سورتون کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سوای ان دونون کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور کہا ترمذی یہ حدیث غریب ہی وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رئي فيكم المغربون قلت وما

المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن رواه ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکہلائی دیتی ہین

تمہاری اندر مغربون کہا مین نی کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین اون مین جن نقل کی یہ ابو داؤد نی ف شریک ہوتی ہین جن یعنی اونکے

نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہ اوسکی جیسی کہ فرمایا

اللہ تعالی نی وشارکهم في الاموال والاولاد پس اجب ہی انسان کو کہ کری جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللهم جنبنا الشيطان

وجنب الشيطان ما رزقتنا پس جب کہ کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی مین پس معنی مغربون کی ہین تجاوز کرنی والی کرخدا

سی اور دور ہونیوالے نفس اپنی کو ذکر حق سی وقت جماع کی یاد ور ڈالنی والے فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت

غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہے تا بچے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد ابنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد

مشارکت جن سی اون مین حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتہ زنا کی اور اچہا کر دکہانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا سی ع وذكر حديث

ابن عباس خير ما تداويتم في باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر او سکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدة حوض البدن والعروق اليها

واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا بنسبت بدن کی مانند حوض کے ہی بہ نسبت درخت کی اور رگین بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئی ہین طرف معدہ کے

اور پیوستہ ہین ساتہ اسکی یہی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینی کی لیی حوض پر آوی پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین معدہ سی طرف اعضا کی ساتہ رطوبات

جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین طرف اعضا کی ساتہ رطوبات ردیہ فاسدہ کے

کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکے کے ہین ف یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ و ریشے درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہین

اگر پانی صاف وشیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی

اور اظہر یہ ہی کہ حمل کرین اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین

صادر ہوتی ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ

روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین اوس سی فی الحال جیسی کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا

آنحضرت نی من نبت لحمه من سحت فالنار اولی به اور اس حدیث مین بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب

تعدد طرق اور تقویت اسکی کی ساتہ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق مین انہ باطل لا اصل لہ ع وعن

علي قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة يصلي فوضع يده على الارض فلدغته عقرب فناولها رسول

الله صلى الله عليه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصليا ولا غيره او نبيا وغيره

المقصد الثانی

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اوسوقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتی پس کہا ہاتہ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی میں بچھو نی پس ہلا اوسکو حضرت نے ساتہ پاپوش اپنی کی پس جب فارغ ہوا اوسکو پس جگہہ پھیری نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتی تھی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچھو نی اور ملتی تہی اونگلی کو اور پڑھتی اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میری نے طرف ام سلمہ کی ساتہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہیں رکہتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا میں نی بیچ نلی میں پس دیکہے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا یہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ شاید چاندی کی بہان تہا مانند نلی حریر کی کہ سبب واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تہی یا بہوری تہی بسبب بڑہاپی کی یا مہندی میں رنگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہو گئی تہی سرخ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُوْرَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کتنی ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہمبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہمبی قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابوہریرہ نی پس لین میں نی تین کہمبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا میں نی اونکا پانی شیشہ میں اور بطور سرمہ کی لگایا میں نے اوسکو ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ میں پس اچہی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک کی فضلات ہیں کہ لڑکون کی پوست میں سی باہر نکلیاتے ہیں ایسی ہی کہمبی ہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی ازراہ مذمت کہمبی کی کہی ایس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہمبی من سی ہی یعنی جملہ عطا یا سی ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون پہ ساتہ اسکی کہ بدون مشقت بوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترتی تہی ایسی ہی وہ بلا مشقت اوترتی تہی ویسی ہی یہہ بھی بلا مشقت تخم ریزی وغیرہ کی اگتی ہی اور یہ ظاہر ہی اسی کہ ایک روایت میں آیا ہی الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا آنکہہ کو مفید ہی کہا بعضوں نی کہ نرا پانی کہمبی کا شفا ہی اور بعضوں نی کہا ملا کر ساتہ کسی دوائی کی اور بعضوں نی کہا کہ اگر واسطی ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کی ہو تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہ اور دوائی کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی اسکی شفا ہی مطلق

رواہما البیہقی فی شعب الایمان

ملا علی قاری رحمہ اللہ [illegible] الکماۃ من المن وماؤہا شفاء للعین [illegible] رواہ احمد والشیخان والترمذی [illegible]

ف بات سے معلوم ہوئی کہ مین کہ بیماری بالکل جاتی رہی تھی پھر وہی پانی آئی کہ سبب اسکا دریافت ہوا ... حدیث کی اور ستر کی جانے
آنکھ کی شفا کا سبب ہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات في كل شهر لم يصبه
عظيم من البلاء رواہ ابن ماجہ روایت ہی انہیں سے یعنی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچتی اوسکو
بڑی بلا ف یعنی برکت خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد
ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی آپ اور لکھا ہی علمای کہ بیچ پینے شہد کی پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہین پاتے اوسکے معرفت کے
مگر فضلای الہیہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت او فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو
ساتھ اعتدال کی اور کھولتا ہی سدّون کو ح وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالشفائين
العسل والقرآن رواهما ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان وقال والصحيح أن الأخير موقوف على ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی ف شہد
میں شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیه شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی ہماری ظاہر کی اور قرآن ہماری ظاہر
باطن کے چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی شفا ہے ح وعن أبي كبشة الأنماري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على هامته
من الشاة المسمومة قال معمر فاحتجمت أنا من غير سم كذلك في يافوخي فذهب حسن الحفظ عني حتى كنت ألقن فاتحة
الكتاب في الصلوة رواه رزين اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے پچھنی لیے درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تھی کہانے
زہر بھری بکری کی سے کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس پچھنے لیے مین نے بغیر کہانے زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک
کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت ایسی کہ محتاج کرے خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ
مین ہے ح وعن نافع قال قال ابن عمر يا نافع ينبغ بي الدم فأتني بحجام واجعله شابا ولا تجعله شيخا ولا
صبيا قال وقال ابن عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحجامة على الريق أمثل وهي تزيد
في العقل وتزيد في الحفظ وتزيد الحافظ حفظا فمن كان محتجما فيوم الخميس على اسم الله واجتنبوا الحجامة
يوم الجمعة ويوم السبت ويوم الأحد واحتجموا يوم الإثنين ويوم الثلثاء واجتنبوا الحجامة يوم الأربعاء فإنه
اليوم الذي أصيب به أيوب في البلاء وما يبدو جذام ولا برص إلا في يوم الأربعاء أو ليلة الأربعاء رواه
ابن ماجة اور روایت ہی نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نی اے نافع جوش کیا ہی میری بدن مین خون نی پس بلالا میری پاس سینگی والی کو
کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھے ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین
یعنے اوسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانی والا پس کھچوادے دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کھچوانی سے دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو
سینگی کھچوانی سے دن بدہ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات،

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا اوس وقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتی پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچھو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس جب الا اوس سے پھر
نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی علیہ السلام کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک و پانی اور کیا اوسکو بیچ
ہر ایک کو ایک باسن مین پھر شروع کیا کہ ڈالتی تھی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تھی اپنی اونگلی پر اوس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نی اور ملتی تھی اونگلی کو اور
پڑھتی اوس پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ
فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ
قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجھکو اہل میرے نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتیں اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جھانکا کہ دیکھا مین نے نلی مین
پس دیکھے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا اسکو بخاری نی ف طیبی نے کہا عثمان چاندی کی نہیں تھا مانند ڈالی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کی اور بال سرخ یا بالے تھی یا بوڑھی
تھی بسبب آب و ہوا کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تھی سرخ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ
ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنی ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کھنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی
قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکھ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابو ہریرہ نی پس لین
مین نی تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا مین نی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی لگایا مین نے اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک
کی فضلات سے ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکلیاتے ہین ایسی ہی کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی از راہ
مذمت کھنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکھی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر
ساتھ اسکی کہ نہ مشقت بوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت ہی اوس من کی ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترتے
تھی یعنی جیسی وہ بلا مشقت اوترتی تھی ایسی ہی یہ بھی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی اگتی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن
والمن من الجنۃ اور پانی اسکا آنکھ کا شفا ہی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کی اور بعضون نی کہا کہ اگر واسطی
ٹھنڈک آنکھون کی گرمی کی ہو تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی سے متفقا

[redacted]

تاوی پستہ سلیخ لیاتہ اپنی فرزند علیجان بالکل جاتی رہی تھی پہر دونی پان آنکی بسبب شہد اور کری کی ساتھ حدیث پاکی اور شیر کی جاتے

اتہی کی جاتی کامل یاتی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ

عظیم من البلاء اور روایت ہی اونہیں سے ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹی شہد تین ہر مہینی مین صبح کو نہین پہونچتی اوس کو

بڑی بلا **ف** یعنی برکت اوسکی اور خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادہ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد

ساتہ پانی کی ملاکر گہونٹ گہونٹ نوش کرتی تہی اتہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیچ پینی شہد کی پانی مین ملاکر ایسی حفظ صحت ہی کہ راہ نہین پاسکتا اوسکی معرفت کی

مگر فضلا الیہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو

ساتہ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدّون کو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین

العسل والقرآن رواہما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ

بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان

مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد

مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی و شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر

باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی و شفاء **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ

من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ

الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے پچہنی لی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانی

زہر بہری ہوئی بکری کی کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کی ہی پس پچہنے لی مین نی بغیر کہانی زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک

کہ سکہلایا جاتا تہا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت ضرورت کی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ

مین ہے **وعن** نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا

صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید

فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ

یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ

الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ

ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میری بدن مین خون نی پس بلالا میری پاس سینگی والی کو

کہ پچہنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچہی طرح کہینچے گا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا

مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی ہوئی سینگی کہچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین

یعنے اوسکو کہ حافظہ نہین رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کہچوانی والا پس کہچواوی دن جمعرات کے

او پر نام اللہ تعالی کی اور نہ سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو

سینگی کہچوانی سی دن بدہ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات

ف ... ظاہر یہی کہ سبب ... کا ... پچھنا ... دن ...
شاید کہ یہ حدیث ... ثابت ہی ہو اور علماء نے مطابق کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری ... معلوم ہوا کہ خون لینا منگل
کے دن خوب نہیں اور اس حدیث میں برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہاں یہ ہی کہ منگل کو سترھوین
تاریخ واقع ہو جیسی کہ حدیث آئندہ میں آتا ہی اور مگر بیچ دن بدھ کی ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب کے اور از راہ مبالغہ کی ہی واللہ اعلم

وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم الثلثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب بن اسماعيل الكرماني صاحب احمد وليس اسناده بذلك هكذا في المنتقى وروى رزين نحوه عن ابي هريرة

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہنچوانا
منگل کی دن سترھوین تاریخ مہینے کے سی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا
اور نہیں اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسی طرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکے
ابی ہریرہ سی **ف** منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کری اس سی جبتک کہ دوا دینی مین اسکے ضرورت
واللہ اعلم **ف** چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب ہے اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام
و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکہی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکہا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہئی کہ حکم سحر کا
مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کے ہی
مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنی والا
اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرحکا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کرواوی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد
کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کے اگر توبہ اوس سے
درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی
فاتحہ اور درود و صدقات نہین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام
اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنی والا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین
اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے
اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنی کی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کے
نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال ہمیشہ میری مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور
پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنی والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنی سحر سی نفس معصوم کو
ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینی والی کی اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنی والا ساتہ فساد کی ہی اور اس باب مین بیان ساحر اور ساحرہ کی کچہ فرق
نہین ہے یہ جو کچہ کہ امام فخر الدین رازی اور اور علماء حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ سحر
کرتا ہی ساتہ اقرار و بینہ کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی و طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون
تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی تو اوسکی قول کو قبول کرین اور ... اوسکے ...

ہو گیا تھا اور یہ بھی مروی ہے اکثر اوقات مارڈالتا ہی او سپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مین نی اوسکو سحر کیا ہی لیکن سحر بہالسی دالتا ہی اور کبہی نہین لیس
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہیین اور اگر کہی کہ مین نی اوسکو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتہ نام اوسکی کی موافق پڑا یا گدڑ اسکا یح
جگہہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس قتیل خطا ہوا احکام خطا کی اوسپر جاری ہونگی اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اوسکا
یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٓہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سی ظہور مین آتی ہین مانند تقلیب اعیان او تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور
مانند انکی کی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین اگر
نسبت کرنا فعل الٓہی کا ساتہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون
حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ بیچ حال عقیدون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت
تمام ساتہ ساحرون کی بہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنی سی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہ سے
صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کی یا خواص اسمار اوسکی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیر او خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور سفلی اون افعال کو اپنی
قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور ہمیشہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اوس کی کہ افعال عادت الٓہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر
اسمای الٓہی ہی یا خواص مخلوقات اوسکی سی کہ دوا مین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعا ان صلحا بندون اوسکی سی کہ اوسکی جناب سی درخواست کر کر حاجت سوالی
کردانتے ہین سمجہتے ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آمدیم برآنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس مبحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٓہی مین ساتہ دعا یا پڑہنی اسمار اللہ تعالی کی اور بغیر نسبت کیے
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کئی طرح کی ہین سحر کی بہی کئی قسمین ہوئین اور منجملہ اون اقسام کا یہ ہی کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانورون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانون
کو بعد قبضہ کرنی کی اپنی کام مین بیر کہتی ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہین
یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پہر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہ
روحانیات کی اور طریق کہینچنے تاثیر اونکی کا یا ذکر کرنا ناموں انکی کا ہی اور التجا کرنی طرف اونکی ساتہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ

یا اوپر بعض ایات مثل عجیب ہے کہ اوس ہی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص وعلم کی ساتہ صحیح اور شنا اوسکی کی جاری ہوتی تہی
بتفران شقوق کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچہہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوس ہی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے
کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تہی اور اصل اس علم کا ماخوذ از ہاروت و
ماروت سے ہی کہ اہل بابل اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکہتی تہی بہت اس علم مین
مشغول رہتی تہی تواریخ معتبرہ مین لکہا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائی تہی کہ عقول اوہام پیچ دریافت
کرنی کیفیت اونکی کی حیران ہیں اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب
مارتا اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین
صورت اوسکی ساتہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا
تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تہی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے
تہی اور ہر کوئی جو کچہہ چاہتا اقسام شربتوں سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی
اور حوض مین سی نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا
اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات
پاتا چہٹے نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا
تا آنکہ اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہجاتے
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اس باب مین توغل بہت رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد ازانکہ کسی کو
پہونچنا طرف حقیقت اوس جہالت کے میسر ہو جو کچہہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا
کہ اطبا اوس سے عاجز ہوں مانند برص اور جذام وغیر ذلک کی سبب اوس ہی ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہ
استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح واجسام دکہائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور وبی اختیار
دیکہا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوی جیسے کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموت تا وما انا من المشرکین اور
اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے ایسی کہ شرائط اس سحر مین پندرہ مین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز وجہل کا اون کی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو کہ مین لکہتی ہین
کہ ابتدا ساتہ دعوت قمر کی کرتی ہین بایں الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک وکل ما یندفع من الشر منی فہو منک علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کوکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

اور بولیه اور التجا کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر کی سحر کرنا مدد ساتہ شیاطین کی ہی خاصة اور یہ اهل اصول اور اهل شرع کی اصطلاح ہی اور اس سحر مین
یہہ کی جنون کی مانند ہوائی اور منتوں اور رشوت ادنکی کی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور ہدیہ اور نذر اور قربانیان اونکی لئی گذرانی اور عطرات
سنامے بیچ جگہون حضور اونکی کی کہ منین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا تسخیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول ادس انسان کو کہ قوی القلب ہی بجشہ مراہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانو نکی ہوتی
ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوت اون الفاظ کی اور کہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
سحدی کہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کریے سرانجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پونہچاتا ہی اور غالبا اس
طرح کے ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہوں نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خباثت کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ کہ موجود
نہین ہے نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحران
فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی رفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پہ
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اس طرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اس طرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سی غیرہا ہین
عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان زن و زنا کار و نکے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیاء کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملا دین اور انگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر الین
پس اگر مجلس مین کہین شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل مین
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت بعضی
بہانتی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ و تبدیل اشکال کا ساتہ سرعت کی ہی اور تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ صلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس صلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الٰہی اور آیات قرآنی کی اور صلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت و استیلا کی اور صلاح

...کو جمع کرنا ساتہ رواج طلسمات اور اولیا کی ہی اکثر اوسی

ساتہ اوسکی منقطع ہوتی ہین اور یہہ طریق حاصل کرنی اوسکی کا ہی طہارت اور تلاوت اور سمجہنا ثواب صدقات وغیرہ کی اون ارواح ...
اور صلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیای ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تکثیف ساتہ
کیفیت عظمی کے ہی بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمای الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور صلاح قسم چہٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسما
اور ارقام اور اعداد اونکی کی اور ترکیب بعض کی ساتہ بعض کے جیسا کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قرآن کی ساتہ قیود وشروط کے
اور بیچ کتابون تکسیر کی مفصل ومشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو یا موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک ہونی کی بیچ دیکہنی اسباب کی ساتہ اسطرح کی کہ دیکہنی قدرت مسبب کے
سی غافل کر دی اور جب یہہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل وحرمت کا اوپر اغراض ومقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی

اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر یتعلمون مایضرہم الخ کی لکہتی ہین کہ یہود اوپر توغل کرنی کی بیچ سیکہنی اس
دو طرح کی سحر کی کہ مذموم ومعیوب ہی اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کے بہی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی کی
ہین صرف کرتی ہین **ویتعلمون مایضرہم ولا ینفعہم** یعنی سیکہتے ہین ان علمونکو کہ ضرر کرتی ہین اون کو کو لہ اور اونکو ضرر نکرتین اور نفع نہین
دیتی اونکو لہ اور اونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع ندی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بندون کے
ہی نہین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بہی ا
ایسی ہی ہی اسلیی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکہتے ہین تو اونکی خاطرون
مین مقرر ہوتا ہی کہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا
ہمت تلہ اور بیچ ہی لیین جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم پیدا حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے
مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نکری لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور
جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پونہچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اہل قبلہ سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا وقدر کا اور مسئلہ جبر واختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کے واقع ہوئین وغیر ذالک اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد وخال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
زیادہ ہی ضرر کار کہتا ہی اور موسوم ملکہ تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط تفریط کری
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو
دخل دیوی اور علم دعوت اسما کی بیچ قواعد سحر اور طلسم کو دخل دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جہوٹ یہود اور روافض کی سنی تا موجب فساد عقائد کا
ہو وعلی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہونچتا اور یہودی اسی طرح کی علم مین مشغول
تہی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تہا **باب الفال والطیرۃ** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتہ ہمزہ کی اور اکثر
استعمال اوسکا ساتہ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسی کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ
صحت پاوین گا یا نہین سنی کہ کوئی اپکارتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبہی فال کا استعمال بدی مین بہی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہین فال نیک و

تفاؤل اور تیمن [illegible] کہ خیرہ [illegible] اور دونون لفظون کی معنی [illegible] اور فال

طیرہ کا [illegible] فال [illegible] اور فال نیک یعنی محمود ہی اور [illegible]

آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصا لوگون کی نامون سی اور چیزون سی اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھکارتی
اگر داہنی طرف بہاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی لیی
بائین طرف سے سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنی کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس [illegible] یعنی فال لینی کی ساتھ سوانح
اور بوارح کی کہ عبارت ہین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الہی ہی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت
اوسکی کا ہونا ہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا
اور بیہودگی کا ہی جو اوسی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہ ہین جو ذکر کیے گئی اور مولف اور حدیثین بھی لایا ہی اس باب بیچ منعقد [illegible] ہی او ناسہ
اور ناسنا انکی کی بیچ حکم تطیر کی ہین مدح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم متفق علیہ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی
فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی
منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہی اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہو وہی ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی بعد اسکے کہ
نفی کی تطیر کو منع فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا لیکن یہان اشکال
یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعا اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان
بمعنی [illegible] بہتر کی جیسی کہتے ہین والآخرۃ خیر وابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد ہی کا
رکہتی تھی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی سے جیسی کہ ڈھونڈنے
والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد **ف** **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ
ولا ھامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری اور روایت ہی انہین سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والی سے جیسی بہاگتا ہی
شیر سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے
بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم مین سرایت سات امراض مین ہے جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا
مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور
ہامہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہے
اور کہتی تھی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہانتک

کہا لیا جاتا ہی مارنی والا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہوجاتی ہی اور فریاد کرتی ہی کہ پلاؤ مجہکو [illegible]

جب کینہ لیا جاتا ہے اوڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بہی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچہہ نہیں ہی بعضون نی کہا کہ ہامہ الّو ہی جس وقت کہ بیٹہتا ہی کسیکے گہر پر اور بولتا ہی تو گہر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ اصل طیرہ کی ہی اور نہ صفر اسمین بہت سی اقوال آئی ہین بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث وآفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد بہی باطل و بی اصل ہے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بہوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم کہ وقت بہوک کی ہوتا ہے اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بہوک کے اور کبہی اوس سی زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پہر فرمایا بہاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی کی آخر فصل مین بیان کرینگی انشاء اللہ تعالی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا هامة ولا صفر فقال اعرابي يا رسول الله فما بال الابل تكون في الرمل كانها الظباء فيخالطها البعير الاجرب فيجربها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن اعدى الاول رواه البخاري اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونہین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بہی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تہا یہ بہی بتقدیر الہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے

ف نوء ساتہ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونا ایک ستارہ کی اور نکلنی دوسری کی عرب گمان کرتی تہی کہ مینہ اسی سبب سی برستا ہی جیسے ہند کہتی ہین کہ مینہ برستا ہی فلانی نچہتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیۂ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی بعضی منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر جانی یہ معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہ برساتا ہی اوسوقت مین لیکن نہ اسلئے کہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بہی برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بہی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل نہ کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بہی کفر ہی اسلئے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لئے کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنون کا یہ ہی کہ نہ کہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتہ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ع ح **وعن جابر** قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا عدوى ولا صفر ولا غول رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نی

ف غول ساتہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن وشیاطین سے عرب بیان

مری کی اسکو غول جنگلون مین لوگونکو دکہائی دیتی ہین اور لوگونکو ستاتی ہین طرح طرح کی اور لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین یعنی ہلاک کرتی ہین جس نفی کیا اسکو شارع
نی اور لکہا ہی علما نی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہو جاتی انکی کی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنی کی آدمیونکو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالی
کی اوپر راہ بہلا دینے اور ہلاک کرنی لوگونکے قدرت نہین ہی **وعن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم**
فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی
باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی آنیکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کے لیی بہیجا آنحضرت نے طرف
اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہ کی بس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی
اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف ہے پس انکے
تطبیق مین علما کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی پر عموم اطلاق
اپنی کی اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر بہاگنی کا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑی جیسے
اگر کسی نے مخالطت جذامی سی کی اور نا گہان تقدیر الہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا اس حکم کیا ساتہ بچنی کی
تا اوس وہم مین نہ پڑی اور اسلیی آنحضرت نے آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی بسبب حکم بہاگنی کا اوسکی لیی ہے
کہ اپنی نفس مین صدق ویقین نپاوی اور بر تقدیر پہونچنی مرض کی ورطہ شرک خفی مین پڑی انتہی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لا عدوی سی اور
نووی نی کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہمبستری پس یہ بات طب سی ہے عدوی نہین جیسیکہ ضرر کرتا ہی طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ترجمہ

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن ابن عباس قال كان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
وعن قطن بن قبيصة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه ابو داود
اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سی ہی روایت
کی یہ ابو داؤد نی **ف** عیافہ ساتہ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور یکہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور عتبار
اسمین ساتہ نام جانورون کی ہی جیسی کہ فال لیجاتی ہی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کی آواز وغیرہ سی فال لینے
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ اڑانا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسما اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت پر کہینچنا جیسی کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہ
زبر جیم اور جزم با کی معنی سحر و کہانت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالی کی یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال
مشرکون کی سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہین ترجمہ **وعن عبد الله بن مسعود عن رسول الله**
صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلثا وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه ابو داود والترمذي
قال سمعت محمد بن اسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا الحديث وما منا الا ولكن الله يذهبه

بالتوکل هذا حدیث [illegible] سمعت [illegible] اور روایت ہی [illegible] سی کہ نقل کی اوس نی رسول خدا [illegible]
که فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغة تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہیں ہم مین سی مگر
کوئی کبھی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی لیکن خدای تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر کچھ بشریت کی
کچھ شک اور وہم خاطر مین آوی تو چاہیی که توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے
کہا ترمذی نی کہ سنا مین نے بخاری سی کہتی تہی که تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا کہتا اس حدیث مین که وما منا الا ولکن الله یذهبه بالتوکل یہ
کلام نزدیک میری قول ابن مسعود کی ہی نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور حدیث مین کفر خفی کا اور
اگر جزما اعتقاد کری که یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی الخ وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ بید مجذوم
فوضعها معه فی القصعة وقال کل ثقة بالله وتوکلا علیه رواه ابن ماجة اور روایت ہی جابر سی که تحقیق پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نی پکڑا
ہاتھ جذام والی کا اور کہانا اوسکو ساتھ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون ساتھ الله کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف یہین اشارہ
ہی اسپر کہ بعد حصول توکل و یقین کی بہاگنا جذامی سی لازم نہیں الخ وعن سعد بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا هامة ولا عدوی ولا طیرة وان تکن الطیرة فی شیء ففی الدار والفرس والمرأة رواه ابو داود اور
روایت سعد بن مالک سی که تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی فرمایا نہیں ہی ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد
کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہ ابو داود نی ف حدیثون بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضیون سی نفی
تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سی ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتھ
لفظ جزم کی جیسی که بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشؤم فی ثلث الفرس والمرأة والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس
کی یا ساتھ لفظ شرط کی آیا ہی جیسی که اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجھا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسی که حدیث ابن ابی ملیکہ کی بیچ ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثون بیچ آیا ہی که اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت
کی تہا جیسے که حدیث حضرت عائشہ کی بیچ آیا ہی وجہ تطبیق کی انکی یہ ہی که تطیر کسی چیز مین نہیں ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہ
چیزین مظنہ اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی رکہتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین اور
اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا بیچ لانا لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر که نحوست تطیر کی منفی ہی اسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا
تو ان چیزون مین ہوتا که قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہیں انہین پس اصلا وجود نہیں رکہتی اور بعضون نی کہا که نحوست عورت مین ناموافقت اوسکی
ہی اور یہ که بچہ ہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہ ہی که تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور
ہوا ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہ ہی که وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہے
یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی والله اعلم الخ
وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعجبه اذا خرج لحاجة ان یسمع یا راشد یا نجیح رواه الترمذی
اور روایت ہی انس سی که تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم تہی خوش آتا اونکو جسوقت نکلتے واسطی کسی کام کی یہ که سنین اے راشد اے نجیح یعنی فال
نیک ہی نقل کی یہ ترمذی نی وعن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا
دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اِسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ
كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے
پھر جسوقت کہ بھیجتے لگتے عامل پوچھتے نام اوسکی سے پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکی اور دیکھی جاتی خوشی
اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ
اچھی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکی سے پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکی اور دیکھی
جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی کی اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
یہ تطیر نہیں ہے اسلیے کہ بسبب اسکی اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت و قبح اوسکی کا چہرۂ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا
اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کر کے تطیر و تفاؤل سے اور کہا ابن الملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیے نام اچھا اسلیے کہ بُرے نام کبھی موافق ہو جاتی ہیں تقدیر کی جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی
اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اوسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں بعضی لوگ
یہ کہ یہ بسبب نام اوسکی کی ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اوسکی سے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثِيْرٌ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے
اوس میں عدد ہماری اور مال ہماری پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کی کم ہو گئی اوس میں عدد ہماری اور مال ہماری پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ
والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ بُرا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کی سے نہیں ہے
بلکہ بسبب اسکے ہے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی تئیں اسلیے فرمایا کہ اونکی دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ
نقصان و خرابی بسبب رہنے کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاویں تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑیں ۱۲ ع
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ
لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کی سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک
ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سے وہاں آنکر غلہ جمع ہو جاتا ہے بکنے
کی لیے یا یہاں سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونے اپنے سے اوسمیں اور آمد و رفت
کرنے سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوے
کی سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب و علاج کی سے ہے اسلیے کہ ہوا کا صالح اور موافق ہونا اعون اشیا سے ہے اوپر صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتے ہونگے کہ اوس شخص نے شکایت
وبا سے کی کہ اوس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ویکن تمسک ساتہ اسکی نہیں ہوسکتا اسلیئی کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سی اس زمین مین اور اوسکی سوء ہوا
جانا اور آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتہ نکل لینی کی وہان سی رخصت دی
نہ یہ کہ وبا وہان واقع ہووی اور بعد از واقع ہونی کی وہان سی بہاگنی کو جائز کہا اور کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی پیشتر وقوع
کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین وغیرہما
مین ہے ساتہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داود مین
ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہوسکتی اور لکہا ہی علماء نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک وحدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین
اور وہ بہی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی ہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل کہ بیشک وبا
سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بہ تقدیر صبر کی مرجاونگا اور اگر نکل جاونگا تو نجات پاونگا کافر ہوتا ہی اور نظیر
اعتقاد کی عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی کی اور
یہ بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی کہ مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنی کی وقت نکلنی کی وبا سے
کہ مشکوک و موہوم ہی ۱۲ع **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي
بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا
روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر ان مین سی فال ہی اور نہ رد کرے
شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکہی ایک تمہارا اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے
لیتے ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیے کہ کہی یا الٰہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیونکو مگر تو اور نہین ہے پہیرنا برائی
اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابوداود نی بطریق ارسال کی **بَابُ الْكَهَانَةِ** باب
بیچ بیان کہانت کے **ف** صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتہ زیر کے حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی اونمین سی دعوی کرتی تہی کہ اوسکو
جنات خبر پہونچاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام آلہی آسمان پر سی اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اسمین کچہہ جہوٹ اپنے سے
زیادہ کر کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانت اور بعضی مقدمات
اور اسباب علامات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوتی ہین
اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی ۱۲ع **الفصل الاول** پہلی فصل **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ
يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتے

اونکو جاہلیت میں ایک او نمین سی یہ ہی کہتی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتے ایسے چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا
معاویہ نے کہا مین نی دوسری چیز یہ ہی کہتی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکہی تمکو یعنی کسی
کام سی یہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہا مین نی ایک اون مین سی یہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کہینچتے ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی خط کہینچتے
یعنی بامر آلہی یا ساتہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نے
کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والاخطا مراد اس سی نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کہینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بہی اوسپر حرام و ممنوع ہوا
یعنی یہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کہینچتے تہی تا یہ بہی ویسا ہی خط کہینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب مالا یجوز من
العمل فی الصلوۃ مین بہی ہو چکا ہی **وعن** عائشۃ قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانہم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا
اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضسے کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کاہنون کا کہ آیا
اونکے سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچہہ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبہی ساتہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہ کلمہ ہی
سچ اوچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس ملاتی ہین وہ
کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جہوٹہ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہون نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نے کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
ڈالتا ہی مرغی سچ چغتی کرنی کی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوسپر غیر اسکا ع **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان
وہو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون
معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اون مین سی اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ
تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکہتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پونہچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جہوٹ بنا لیتی ہین کاہن ساتہ اون کلمون کی کہ شیاطین سی سنی ہین سو جہوٹ اپنی طرف سی نقل کی یہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سی بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمین جہوٹ بند کیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی اور
فرمایا کہ نہین وہ کچہہ ع **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم تقبل
لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن
اور نجومی کی پاس اور پوچہی اوس سی کچہہ یعنی غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب تک نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونی سی یہ ہی کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اوسپر ہی واجب نہو حاصل ہی اور
حدیث مین لفظ راتین ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اس طرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین مراد مجموع اوسکا
ہوتا ہی ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ
أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچھے مینہ برسنے
کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نے
یعنی اسوقت اشارت کی ساتھ آئی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لاتا ساتھ میرے اور بعضون نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی کی پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میری اور کفر کیا ساتھ ستارون کی اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم سبب غروب ہونے
ایک ستارہ کی اور نکلنی ایک ستاری کی یہ شخص کافر ہوا ساتھ میری اور ایمان لایا ساتھ ستاری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جو کوئی یہ اعتقاد
کری کہ ستاری فاعل اور مینہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہ اعتقاد کری کہ مینہ اللہ کی طرف سی اور فضل
اوسکی سی ہی اور ستاری علامت اور مظنہ مینہ برسنی کی ہین یہ کفر نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہی ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین
نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتھ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتی ہین
کہ مینہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہ مسلم نی ف ظاہر یہ ہی کہ مراد برکت سی مینہ ہی اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی
کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکی کا ہو ع **الفصل الثاني** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکھتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی
ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتھ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکی کی کیونکہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتے ہین اور خبر مین
غیب کے بتاتی ہین ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ
أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص آوی کاہن کی پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی
حالت حیض مین یا فعل کری اپنی بیوی سی بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نی.

فصل الثالث

فصل سیوم عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير فيسمعها مسترقوا السمع ومسترقوا السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفه فحرفها وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته ثم يلقيها الآخر الى من تحته حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها وربما القاها قبل ان يدركه فيكذب معها مائة كذبة فيقال اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا فيصدق بتلك الكلمة التي سمعت من السماء رواه البخاري

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سی بسبب خوف قول اور کلام الٰہی کی گویا آواز کلام الٰہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کہینچی جاوی پتہر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوپر پوچہنی کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچہنے والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والی کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی ہاتہ اوپر انگلیون ہاتہ کی بیچ ٹیڑہا کیا ہاتہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پہر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی پہر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہانتک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہونچنی شعلی کی پس جب پہونچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جہوٹ ملا لیتا ہی کاہن ساتہ اوس بات کی سو جہوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتہ اوس بات کی بیچ اثناء جہوٹی باتون کی پس جب جہٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتہ بعضی جہوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتہ اوسکی کہ جہٹلاتا ہے اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہماری اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا وہ یعنی اور وہ سو جہوٹ نہین منظور کرتی بسبب کہ لکہا ہی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسی کہ انجم ہیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگی آتی ہی صحیح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن ہی اس صورت مین شک کی لیی ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر یعنی کہ ساحر خبر غیب کے نہین بتاتا ہی پس لفظ او او الکاہن مین تنویع کی لیی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی امین کہ مرحوم آیا ساتہ رحم کی ایذا پاکر پہرتا ہی یا اجل جاتا ہی ساتہ رحم کی وعن ابن عباس قال اخبرني رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينا هم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم واستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تہا انصار سے یہ کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوئی تہی ایک رات ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی یہ حقیقت حال کے تہی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بزرگ اور مرا ایک شخص بزرگ یعنی یہی کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانی والی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانی والون کی یہانتک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کے ہین یعنی عرش کے اوٹہانی والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوسچیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی کاہنون کے اور پہینکے جاتے ہین طرف اونکی یہ ستارے یعنی پس سبب اون ستارون کی پہینکے جانی کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت کا پس وہ چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی اسی درست پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوئی پر نقل کی یہ مسلم نی

وعن قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللهِ مَا جَعَلَ اللهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کیی اللہ تعالی نی یہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوسچیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین مقصود ہی علم اوسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہی زیادہ اوسچیز سی کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یون ہی کہ تکلف کیا اوسچیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتہ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی اوسچیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسی کی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن اپنی

بوی اور شہر اق میں طلوع ہوتی ستارہ کو علت اسطی ایک چیز کی **ف** ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سی اور وہ مشغول ہوا ہی بیفائدہ چیز
میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں غ یہاں ملا علی رح حضرت شیخ رح نی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغير ما ذكر الله فقد اقتبس شعبة من
السحر المنجم كاهن والكاهن ساحر والساحر كافر رواه رزين اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی
نجوم کی غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پونہچاتا ہی اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی ایسا ساحر کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سی ہیں اور کافروں اور بد دینوں کے اعمال
سی ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو امسك الله القطر عن
عباده خمس سنين ثم ارسله لاصبحت طائفة من الناس كافرين يقولون سقينا بنوء المجدح رواه النسائي
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنی بندوں سی پانچ برس یعنی مثلا پھر برساوی البتہ ہو
ایک جماعت آدمیوں میں سی کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نے
ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہی کہ سبب اوسکے مینہ کا ہی

كتاب الرؤيا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالی کی علوم اور ادراکات کو جیسے کہ
جاگتی کی دل میں اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سی اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دل میں علامت ہی اور امور
پر کہ پیش آتی ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی جو دینہ پر ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة
رواه البخاري وزاد مالك برواية عطاء بن يسار يراها الرجل المسلم او ترى له اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوت سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکھا جاوی واسطے
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائی گی بسبب مرنے میرے کی اور نہیں باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی
جاوی اوس سی چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زیر بے کی معنی خوشخبری کے
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش حے
لیکن یہ تخصیص شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ
صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنی
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمیں صدق بھی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی حمل

اوپر سی سلطان کی معجزات ہی ہیں **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس ہی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون نبوت کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزء شی کا ساتہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزء اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ رویا ایک جزء ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود صحت رویا کی ہی کہ یہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکہنی والا نبی نہو جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علما نی کچھ کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور راز اور چیزون معدودہ کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھیالیس کی بدلی پچاس کی اور ایک مین چہتر اور ایک مین چوبیس وغیرذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکہا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکہا مجکو یعنی گویا کہ دیکہا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوی یا عمل کری اوس چیز پر کہ سنی اوس حالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو خواب مین دیکہا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکہنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنی دیکہا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جہوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جہوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکہنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جہوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسی لیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سی ممکن ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہین ہوتا ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سی ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکہا مجکو پس تحقیق حق دیکہا یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجہی کو دیکہا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہ حدیثین ساتہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین یہ کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا اونہین کو دیکہا درغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علما نی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین بعضون نی تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکہی آنحضرت کو ساتہ صورت اور حلیہ مخصوص کی کہ آپ رکہتی تہی پہر بعضون نی ان مین سی توسعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکہی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہے کہ اوس صورت پر دیکہی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تہے اور نوبت بیس کی نہ پہونچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکہنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

... [illegible] تو وہ کہتی کہ جا تو نی آنحضرت کو ہمین دیکہا اور امام [illegible]
آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکہا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکہا یا سوای اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت
صورتون کا باعتبار کمال نقصان دیکہنی والی کی ہی یعنی حضرت کو اچہی صورت مین دیکہا بسبب کمال دین اپنی کی دیکہا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکہا بسبب نقصان
دین کی دیکہا اور اسیطرح پر ایک نی بڈہا دیکہا اور ایک نی جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ
مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکہنی والی کی پس دیکہنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکہنی والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیے کہ اوس سے احوال اپنی
باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہے
تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس وہ ذات کریمہ اونکی کا اور اوسچیز کا کہ دیکہی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف
کہ ہی تجسسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکہا کہ اوسکو شراب پینی کی لیے فرماتی ہین اوسنی واسطے
رفع اس اشکال کی علماسے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو
شیخ محمد بن عراق کہتی تہے جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا
لاتشرب الخمر اوسنی لاتشرب کو تشرب سنا ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکہا مجکو خواب مین
پس شتاب دیکہی گا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکہتا تہا خواب مین
حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکہی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکہی گا جاگتی مین ع **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ
فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَلْیَتْفُلْ ثَلٰثًا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا
اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سے ہے اور
خواب برا شیطان کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکہی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی آگی کہ دوست رکہتا ہی
اوسکو یعنی علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکہی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہے
پس چاہیے کہ پناہ مانگی ساتہ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیے کہ تہتکاری تین بار یعنے بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوس خواب کو کسی کے روبرو یعنی دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ کری بحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی
واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کری گا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کیطرف سی یعنی باعث خوشی اوسکی کا
ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندی کی لیے تا باعث
حسن ظن کا ہو ساتہ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور برا ہوتا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہوجاوے بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسی کہ
گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی
اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہی کوئی ایک تم میں سے خواب کہ مکروہ جانی اوسکو پس چاہئے کہ تہتکاری بائین طرف تین بار اور پناہ مانگی ساتہ اللہ کی شیطان سی تین بار اور پہیری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکہنی خواب کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بصاق ذکر کیا اور نقل مین یاد ہی تفل تہوک منہ سی نکالنا اور بصق منہ کی اندر سی نکالنا کہ کچہہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی اور اوسکو بزاق بہی کہتی ہین پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتہ آب لبون کی اور بعد اسکی نفخ ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث بہی آیا ہی اور اسی حدیث مین فی کرنا بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی پہلی کو اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہی چہالیس جزو نبوت کی سی اور جو چیز کہ ہوا جزاے نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون اور روایت کرتا ہون ان احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسری ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کیطرف سی پس جو شخص کہ دیکہی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکہی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسی کی اور چاہیی کہ کہڑا ہووے اور نماز پڑہے یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نی اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق دیکہنا خواب مین اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہ یعنی ساری حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونون کو تردد آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سی یعنی نقل کی اونہی نی ابی ہریرہ سی اور کہا یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور اونہون نی آنحضرت سی بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سی کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہ کہا گیا اور یہ ہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کی واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کی سی حقیقت حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کی بہی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علما نی اول تو یہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کی سی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسی کہ اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹ ہووی خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا مین نی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسری

یہ کہ مراد قرب زمانہ سی برابر ہونا شب و روز کا ہی اسلیے کہ جس موسم میں ایّام برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور خلط
خلل سی سالم تر ہوتا ہی تیسری یہ کہ مراد قرب زمانہ سی کم ہو زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کی گذرینگی اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور لکہا ہی علمائی کہ مراد اس سی مانا امام مہدی کا ہی کہ اون دنون مین اونکی عدل سی سب عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح و راست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی راست تر ہی خواب اوسکا ہی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سی صحت خواب کی اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہی حق کی طرف سی لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال النفس ہے جیسی کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی از بسکہ وہ خیال مین بیٹہا ہی وہی خواب مین دیکہتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب مین دیکہتا ہی اور ڈرانا شیطان کا غمگین اور رنجیدہ کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ ہی آدمی سی کہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتہ اوسکی آدمی زادسی بازی کرتا ہی جیسی کہ دیکہتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبہی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرتا ہے
جانب حق سی بندہ کی لیی تا ساتہ اوسکی خوش ہووی اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امیدواری کہی یہ قابل تعبیر کی ہی اور نہ بیان
کری الخ یعنے اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہہ بہی ہی کہ جب کہیگا اور سننی والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع مین اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہین ایک یہ
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اس مین اور اس تقدیر پر ضمیر بین کان
یکرہ کی پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نی تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی اسلیے کہ یہ صفت دوزخیون کی ہی جیسی کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نی کہ تہی ابوہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابوہریرہ نی آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہی اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور یعجبہم ساتہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کے
اور تعبیر کہنے والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پانون مین ہی تو اوسکو اچہا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہی جیسی کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کے ہی اور لکہا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پانون مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا ہی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتہ
اختلاف دیکہنی والی کی مثلاً اگر تاجر دیکہی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹہا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سی دیکہی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت مین ہی ع ح **وعن جابر** قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَوْ قَالَ اِذَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ آیا ایک شخص نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ سلم اور فرمایا کہ جسوقت کہیلی شیطان
ساتہ ایک تمہاری کی خواب مین تو مت بیان کری اوسکو بعد لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہی اور
اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہ آدمی کی تاغمگین ہو وے اوسکو ایسی خواب کو چہپانا چاہیی اور طیبی نی کہا کہ آنحضرت نے وحی سی جانا ہوگا یا از
حال سی کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت و مفارقت قوم
اور مانند اوسکی کی شرح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا
فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا
قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مین نی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکہتا ہی سونے والا
یعنے خواب مین دیکہتا ہون گویا مین اور صحابہ میری بیٹہی ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہمری پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس
تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہماری ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہ کہ
دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سی لیا نقل کی یہ مسلم نی **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ نامون سے بطریق تفاؤل تاویل کی معانی
لیتی تہی اور یہ مخصوص ساتہ تعبیر خواب کی نہ تہا بیداری مین بہی ساتہ انکی فال لیتی تہی جیسی کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی تہی کہ بریدہ اسلمی
کو ساتہ چند سوارون کی راہ مین کہ قریش نے اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہے
اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابو بکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث شرح **وَعَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى
اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکہا مین نی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کے
کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکہا مین نی
اس خواب اپنی مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تہی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئے
بعضے اور بعضے شہید ہوئی پہر ہلایا مین نی تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہو گئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر
درست ہونے تلوار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کی سی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین
مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب سی کہ معنی فساد
کی ہی اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہوگا یا بیان جواز کی لیے اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدائے
ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تہی تا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین
جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی شرح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلم بينا انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في يدي سواران من ذهب فكبرا علي فاوحي الي ان انفخهما

فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة متفق عليه وفي

رواية يقال احدهما مسيلمة صاحب اليمامة والعنسي صاحب صنعاء لم اجد هذه الرواية في الصحيحين و

ذكرها صاحب الجامع عن الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا

مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتہون مین دوکڑی سونی کی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت ہینی سونی کی پس

وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی ہین یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مین نے اونکو پس اوڑگئی وہ پس تعبیر کی اونکی مین نے دو جہوٹے

کہ مین بیچ اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین

یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعیین اون دونون جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک کو اونمین سے مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا

نہین پایا مین نے یہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی ف لایا گیا مین الخ یعنی لائے میرے پاس کنجیان زمین کے

خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہوونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عام ہوگی

مسیلمہ کی او صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون سے اور اسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض

وفات آنحضرت کے اوسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ نی حضرت صدیق کے

کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دو نون جہوٹون کی لکہا ہی علما نی کہ کڑی مشابہ ساتہ قید ہاتہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہے

ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی ایس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئے تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی

مین ہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونی کی کڑونکا تہا بسبب اونکی کی بیچ

زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلاظت اون دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب وعن ام العلاء الانصارية قالت

رايت لعثمان ابن مظعون في النوم عينا تجري فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عمله يجري

له رواه البخاري اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مین نی واسطے عثمان بن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مین نے

اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی

ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک

وعن سمرة ابن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى اقبل علينا بوجهه فقال من راى منكم الليلة

رؤيا قال فان راى احد قصها فيقول ما شاء الله فسالنا يوما فقال هل راى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رايت

الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد

يدخله في شدقه فيشقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه هذا فيعود فيصنع

مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على راسه

بفهر او صخرة يشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه لياخذه فلا يرجع الى هذا

حتى يلتئم راسه وعاد راسه كما كان فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا أن يخرجوا منها فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کی اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے ہم سے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہم نے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو آئے میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اوسکو بیچ کلّے بیٹھے ہوئے کی اور چیرتا ہے اوسکو یہانتک کہ پہونچتا ہے چیر اوسکا گدی اوسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلّے دوسرے اوسکے کی مانند اوسکی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اوسکی یعنی پہلا کلہ چیرتا ہے اور جب ملجاتا ہے پھر چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہ کہا میں نے اون دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہیں تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا[لہ] فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہے اوسکو لڑھ جاتا ہے پتھر پس چلا جاتا ہے وہ طرف اوس پتھر کی کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کو لیے پس نہیں پھرتا طرف اوسکی یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور ہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر کر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کی کناری پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر بیچ منہ اوسکی کے پس پھیر دیتا ہے اوسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تا کہ نکلے پھینکتا ہے کناری والا بیچ منہ اوسکی کے پتھر پس پھرتا ہے اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں تھا ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا دونوں نے مجکو اوس گھر سے

[لہ] قولہ او صخرۃ قیل او للشک ویحتمل التنویع الی تارۃ وتارۃ ۱۲

اور لی چڑہی مجھکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجھکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلی گھر سی اوسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مین نے واسطے اون دونون شخصون کی کہ تحقیق تم نی بہت پہرایا مجھکو آج کی رات پس خبر دو مجھکو اوس چیز کہ دیکھی مین نی قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما ترٰی الی یوم القیمۃ والذی رایتہ یشدخ راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رایت الی یوم القیمۃ والذی رایتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر آکل الربا والشیخ الذی رایتہ فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فاذا استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم اما وہ شخص کہ دیکہا تم نی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف مین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تہنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولادہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی دار وغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوی تم اوسمین گہر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور اما یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹہاو تم سر اپنا پس اوٹہایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہ مکان آپ کا کہا مین نے چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہووگی اپنی مکان مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سی اتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن راتکو اور دنکو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودی کہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسلیی وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سی یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سو وی بغیر اعراض کی اوس سی بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیی کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سی اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے والے کی طرف تعبیر اوسکی کی طول زمین تا کہ ہو پریشان ہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبداللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن عمر کی بیچ خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ باب حرم مدینہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا احدث بھا وقعت واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصھا الا علی واد او ذی رای روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت سی اور خواب اوپر پاؤن پرندہ کی ہی جبتک کہ نہیں کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پاؤن پرندہ کی ہی جبتک تعبیر نہیں کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پاؤن پرندہ کی یہ تمثیل ہی بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں اڑتا رہتا ہی و حرکت کرتا ہی اور جو کچھ اوسکی پاؤن پر ہوتا ہی وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہی ویسی ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہیں پس فرماتی ہین کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہیں ہے اور دل مین پوشیدہ رکھا ہی اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوس طرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہئی اور یہ برے خواب کی حق مین ہی کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتھ دوست کے تا عمل نیکی پر کری اور تعبیر اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہی گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہی گا یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضاء و قدر کی ہی تو تاثیر کہان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کی **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اھل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی ہی کہ وہ مومن تھا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تھی آپکی ولیکن مر گئی پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکھلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین بیحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سی تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تھی اور اونہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تھی اور عبادت بتون کی سی بیزار تھی پر سن تھے اور آخر عمر مین اندھی ہو گئی تھی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدای وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکی کا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابۃ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نہیں اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جو لب سوی حضرت کی حضرت خدیجہ نی برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت

اور یہ کی بات آنحضرت کی کلام میں ... طرح بیچ نبوت ایمان ہوگی کی ہی کہ کہا ... کی آگی نبوت ... کہ ... کی ...
وہی نا ہوں ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد و قوی تمہاری
کرون گا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان ورقہ کی کہ کہا ولکن بات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرما کر ایمان اسکا ثابت کیا
پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں اونہوں نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے
کرتی تو گنجایش کہتا تہا **وعن** ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی جبہۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے
ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نی دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہی سونی والا یعنی خواب میں کہ دیکھا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب ورو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ
خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب میں دیکھی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد
صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ۱ھ **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر و
عمر اور ذکر کرین گی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ھل رای
احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ آتیان وانھما
ابتعثانی وانھما قالا لی انطلق وانی انطلقت معھما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ
زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وھی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیھا من کل نور الربیع واذا بین ظہری
الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان ما رایتھم قط قلت لھما
ما ھذا ما ھؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتھینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منھا ولا احسن
قال قالا لی ارق فیھا قال فارتقینا فیھا فانتھینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذھب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا
ففتح لنا فدخلناھا فتلقانا فیھا رجال شطر من خلقھم کاحسن ما انت راء وشطر منھم کاقبح ما انت راء قال
قالا لھم اذھبوا فقعوا فی ذلک النھر قال واذا نھر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذھبوا فوقعوا
فیہ ثم رجعوا الینا قد ذھب ذلک السوء عنھم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ھذہ الزیادۃ واما الرجل
الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراھیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض
المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین
کانوا شطر منھم حسن وشطر منھم قبیح فانھم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا تجاوز اللہ عنھم رواہ البخاری
اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کیا دیکھا ہی کسی نی تم میں سی خواب پس بیان
کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق وہ دونوں

اوٹہایا مجکو اور راوٹہوں نی کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتہ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نی مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتہ درازی کی اور اس حدیث
مین کچہہ زیادتی ہی کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندہیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندہیرا
ہو رہا تہا او سمین ہر طرح کی شگوفہ بہار کی تہی اور ناگہان سیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لنبی نہین قریب ہی دیکہون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور
ناگہان گرد اوس شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہیں دیکہا مین نی اونکو ہرگز کہا مین نی اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہ لنبا شخص کون ہین یہ لڑکی فرمایا حضرت نی کہا
اون دونون شخصون نے مجکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہونچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہیں دیکہا مین نی کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت نے
کہ کہا اون دونون نی مجکو کہ چڑہ اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہونچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتہ سونی کی اینٹون کی اور ساتہ چاندی کی
اینٹون کے پس آئے ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنے پس کہولا گیا واسطی ہماری پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہم بیچ اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی کہ کہا
اون دونون نی اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نی اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہے
سفیدی مین پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر آئی طرف ہماری اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی ان سی یعنی گئی بیچ بہتر صورت کے اور
ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای یہ وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور ایہ وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرت پہ
یعنے جو لڑکا چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت براہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نی کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نی کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی پاس ہوتی ہین اور ای یہ وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ ملائی اونہون نے
عمل ملی جلی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نی اونسی نقل کی یہ بخاری نی **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہی اور نحویون نے اسکو
مخصوص ساتہ تاکید نفی کی کیا ہی مثل مارایتہ قط اور نہیں کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثون ہین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہی اور طیبی نی کہا
کہ عمل ترکیب یہ ہے واذا احول الرجل ولدان مارایت ولدا نا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سی یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہیں دیکہا ہی اونہون نی نقل کی یہ
بخاری نی **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نی دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچہہ نہیں دیکہا ہی مقصود کہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان
اسمین اسلیے ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدای تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب
دکہلاوی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** اسلیے کہ سحر
اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی

کتاب الآداب

کتاب ہی بیچ بیان آداب کے
ف ادب کہتے ہین استعمال کرنی اوس قول اور فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نی کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نی کہا کہ قائم رہنا حسنات پر
اور اعراض کرنا سیئات سی اور بعضون نی کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی

باب السلام

باب ہی بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی معنی سلامت اور برات کی نقائص و عیوب سی اور اسم ہی اسمائی الہی سی اور معنی السلام علیک کے یہ
ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدای تعالی کا تجہپر ہی یعنی اوسکی حفاظت و نگاہبانی مین ہی تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر ایسا ہین کہ معنی اسلام علیک کی یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو مجہسی اور مجہکو بہی سلامت رکہ اپنی ہی پس مشتق ہی سلام سے کہ معنی مصالحت کی ہی یعنی امن رہ مجہسی اور با امن رکہ مجہکو اور شریعت اسکی ابتدای سلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کی کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرنا تہا ساتہ اسلام کی بعد ان جاری ہی یہ شریعت سے

الفصل الاول

پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ اٰدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر وھم نفر من الملئکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذھب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ اٰدم وطولہ ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الاٰن متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہین تجہکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدمؑ اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجہپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدمؑ کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدمؑ کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی ہوگی یعنی با این بلندی قد اور حسن وجمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہون گی اور دوزخی بد ہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی پیچہی آدم کی ابتک کہ اس مقدار کو پونہچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات سے ہی پس تاویل اسکی نہی بازرہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف کی ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہ کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدمؑ کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہ اون صفتون کی کہ پرتوہ صفات کریمہ اوسکی کی ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سی بخشی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدای حال ہی سی تمام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہ گز کی نہ جیسی کہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدایش آدمؑ کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کی ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور ایسا ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا آدمؑ پر جیسی کہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہون دونون معا جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر فا تعقیب کے اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوین گی مانند آدم علیہ السلام کی ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرئ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سے کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دونون صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جا کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جا کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والی کی ہوتا تہا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتہ پیش ت کی مشتق ہی اقرا سی
بمعنے پڑہوانی کی اور ساتہ زبر ت کی قرات سی بمعنی پڑہنی کی بہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین ربا وجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہوا تا ہی اوسکو سلام کی تئین اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی حدیث آیندہ مین آتا ہے ۱۲ ح
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض و
یشہدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شہد ولم اجدہ
فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع بروایۃ النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہی عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کہانی کی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملی اوس سے اور جواب دے اوسکے چہینک کا جسوقت کہ چہینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کی ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکے
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہ صفت منافقین کی ہی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا
ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہو گی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گی یعنی ایمان کامل نہین ہونیکا
یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی بعد اور کہا گیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑہی گئی ہین بلفظ لا یؤمنوا ساتہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین ولا تؤمنون
نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب
علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ فضیلت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطی تواضع کے اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ بیٹھے ایک شخص ایک جماعت سے ۔۔۔ ارادہ کرے یہ کہ خاص کری نیت ایک لوگون کو اوس میں سی ساتہ سلام کی تو مکروہ ہی آپس کہ قصد سلام کی سنت اور لہذا ہی ہو بیچ تخصیص بعض کی وحشت لاتی ہی باقیون کی دل اور اکثر یہ سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازارین یا شارع عام مین بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا اسبات سی ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چہوٹا بڑی پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تہوڑی بہت پر نقل کی یہ بخاری نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسری پر تو ابتدای سلام وارد پر ہی بہر حال چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْیَہُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَہُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے ساتہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکی سی راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسے سلام علیک نکرو اسلیے کہ ابتدا ساتہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہی محبت کرنی اونسی ساتہ سلام اور مانند اوسکی کی موافق فرمودہ خدای تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین اوسکے جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علمانی ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت یا حاجت کے جائز رکہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سی اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام پہیرنے کی کری اوس سی کہ کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کی مینی پہیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو یہانتک کہ یکسو ہو جاوی اور تنگ ہو اور یہ واسطی اظہار عزت و شوکت اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ کرنی سی حکم کرنا ہی یکسو ہونی کا تا بیچ راہ کا چہوڑ دین مسلمانون کی لیے ۱۲ ع **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَہُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُہُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سلام کرتی ہین تم سی یہود پس سوای اسکی نہیں کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت ہو تمپر پس کہہ تو اوسکی جواب مین علیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَہْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت سلام علیک کہین تم سی اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین علیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین علیک اور علیکم ساتہ واو اور بدون اوکی دونون طرح آیا ہی اور کلام مؤلف مین ساتہ واو کی ہی اور روایت طامین علیک بدون واو کی اور اسی طرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی لیس بعضی علمانی تو کہا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کی کہی تا مشارکت لازم نآوی اوسچیز مین کہ کہا اور بعضون نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتہ مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنی والی ہی گویا معنی یہ ہونگی کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگی اور بعضون نی کہا کہ واو یہان شرکت کی لیے نہیں ہے بلکہ استیناف کی لیے ہی اسصورت مین تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہ ہی کہ دونون طرح جائز ہی ساتہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی بسبب واقع ہونی وارد ہونی کے

دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علما نے اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جاوے علیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط علیک
یا وعلیکم کہے اور وعلیکم ہی جب کہے کہ جب کئی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہے کہ اس میں تعظیم اوسکی لازم آوے گی ط ع **وعن** عائشة قالت استاذن رهط
من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق
يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے واسطے آنے کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت
تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کی کہا میں نے کیا
نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی انکی جواب میں اور تم پر اور ایک روایت میں
تم پر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفي** رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت
عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور
ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس
کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہے تم پر اور لعنت ہے تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ اوپر تیری ہے
نرمی کرنی اور بچتی رہ سختی اور بے حیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا
تو نے اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت
مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بے حیا باتیں کرنی والی اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بے حیائی کو اور بے حیائی کو کہ بتکلف ہے **وعن**
اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة
الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوس میں
لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اون میں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے
اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکھا ہے علما نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام
علی من اتبع الہدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ط ع
ح **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق
يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ
نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم اون میں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

ط ای نعم لکن سمعت جمیع الامر ولا افضل قال انی قد قلت علیہم ع

ع والاولی عطف الیہود علی المشرکین ۱۲

مذاکرہ اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سی اور نہ کرو تم مگر بیٹہنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹہنی سی تو منع نہیں ہیں پس دو تم راہ کو
حق اوسکا یعنی اگر راستی مین بیٹہتی ہو تو راستی مین بیٹہنی کی حق ادا کرو کہا صحابہ نی کیا ہی حق راستی کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر
نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنی والوں کو ایذا نہ دی ساتہ تنگ کرنی راہ کی اور راہ ندا کی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتہ باتوں مشروع
کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلئی کہ سنت ہے
کہ چلنی والا سلام کری بیٹہنی کو جیسی کہ ذکر کیا گیا ہو ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ
وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بہولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچہی حدیث ابو سعید
خدری کی اسی طرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوٰۃ والی نی **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا
فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ بتلانی بہولی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچہی حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سی اور نہیں پایا مین نی ان دونوں حدیثوں کو صحیحین مین یعنی
بخاری اور مسلم مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ
وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہین پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سی جسوقت کہ ملی اوس سی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو
یعنی کہانی کیلیی یا اور کام کیلیی اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چہینکے اور خبر پوچہی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچہی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مرے
اور دوست رکہی اوسکیلیی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ
جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پہر بیٹہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکہی گئین اسکیلیی دس
نیکیان پہر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پہر بیٹہ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی کہ لکہی گئین اسکیلیی
بیس نیکیان پہر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پہر بیٹہ گیا پس فرمایا اوسکیلیی
تیس نیکیان نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلّم کی تہا اور اگر مسلّم السلام علیکم کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب مین لفظ ورحمۃ اللہ
زیادہ کری یا مسلّم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب مین وبرکاتہ زیادہ کری اوسکیلیی بہی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اخیر کی
اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی ۱۲ ح **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَكُونُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند معنون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نی ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک شخص جو تھا پس کہا اوسنی سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نی چالیس نیکیاں لکھی گئین اور فرمایا اسی طرح زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب یعنی جسقدر سلام کرنی والا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** لکھا ہی علما نی کہ افضل سلام میں یہ ہی کہ کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینی والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بھی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بھی کافی ہی اور اتفاق رکھتی ہین علما اسپر کہ اگر کہین جواب مین علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب مین وعلیکم ساتھ واو کی کہی اسمین دو وجہین ہین **وعن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیون مین ساتھ اللہ کی وہ شخص ہی کہ ابتدا کری ساتھ سلام کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ملین ساتھ آپسمین اسلیی کہ اس صورت مین برابر ہین بیچ حق سلام کی اور اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹھی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتھ سلام کی نزدیک تر نہوگا اسلیی کہ اوسنی ادا کیا ہی حق کو کہ لازم تھا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کری گا فضیلت اوسکی لیی ہوگی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ تین چیزین موجب خلوص محبت بھائی مسلمان کی ہین ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتھ اوس نام کی کہ دوست رکھی اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوی مجلس مین **وعن** جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری عورتون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نی **ف** یہ مخصوص ہی حضرت کی لیی بسبب امن کی واقع ہونی سی فتنہ مین اور غیر اونکی کو مکروہ ہی یہ کہ سلام کری عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑھیا بعید مظنہ فتنہ سی اوس سی سلام علیک جائز ہی **وعن** عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوَى اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ اور روایت ہی علی ابن ابیطالب سی کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کیطرف سی جسوقت کہ گذرین یہ کہ سلام علیک کری ایک ان مین سی اور کفایت کرتا ہی بیٹھنی والون سی یہ کہ جواب دی ایک اونمین سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداود نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداود نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نی اور یہ حسن بن علی شیخ ہین ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداود نی طریق حسن ابن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذرین اور ایسی ہی جسوقت کہ داخل ہون یا ٹھہرین ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت مین سی ایک شخص بھی سلام کری گا یا ایک جواب دیگا سبکی ذمہ سے ساقط ہو جاوی گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا[له] بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتھ غیر ہماری کی یعنی غیر اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیون کی اور نہ ساتھ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیون کا اشارہ کرنا ہی ساتھ انگلیون کی اور

[له] [illegible]

اور سلام کرنا انصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ
تمام افعال انکی کی خصوصا بیچ ان دو خصلتون کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہون کی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونون مین ساتھ اشارہ ون
مذکور مین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ ان حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
مین ہی بعضی لوگ کرینگی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ ختم کرنا سنت کا ہی یا جمع کرنا اسکا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند مین ہی کہ
وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی مع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملی اوس سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی اس قدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی پہ جای زیادہ اور اس مین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اسکی سبب کی
اور مستثنی ہین اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کھاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ مین پس اگر
سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بھی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کیوقت سلام کرنا اور نہ جواب دی اور قرآن پڑھنی والی کو بھی سلام نکری
اور اگر کوئی کری تو اوسکو نہین چاہیی کہ ٹھہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑھ کر پڑھنا شروع کری مع ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو اپنی گھر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گھر مین کوئی نہو تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہوویں سلام پہنچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہان جیسی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کی اور کہا بعضی ہماری علما نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے انتہی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی ق اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت رکھو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نے وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کی خیر و برکت
کو پاس گھر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکھتا ہی پھر لیتا ہی اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتیں لی جاتی ہین اس مین تفاول ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ **وعن** أَنَسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھپر اور تیری گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پھر کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہین نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا

وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تھی ہم جاہلیت میں کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹھنڈا کری اللہ بسبب تیری آنکھون کو اور داخل رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیے گئے ہم اس کہنی سی نقل کی یہ ابوداودنی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومۃ سی یعنی نرمی اور تازگی اور خرمی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدای تعالی بسبب تیری آنکھین تیری دوستون کی کنایہ ہی رفاہیت حال مخاطب سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنی اوسکی کی خوش ہون دوسری یہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجسکو خدای تعالی یعنی بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسر الفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بھی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی او تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت و ہنگارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین **ع** **وعن** غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی غالب سی کہ کہا تھی ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میری سی کہ کہا بھیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ اونکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداودنی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سی سلام پونہچاوی تو سنت یہ ہی کہ پونہچانی والی پر بھی سلام بھیجی اور جسکی طرف سی سلام پونہچایا او سپر بھی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہ الفاظ روایت کیے ہین **ع** **وعن** أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابوالعلاء حضرمی سے یہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنے طرف سی نقل کی یہ ابوداودنی **ف** ابوالعلاء کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بھی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مری اور شروع کرتا الخ یعنی یون لکھتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکھا کرتی تہی کہ آنحضرت بھی لکھتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکھتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکھا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی کی ہی مقدمہ سلام کا جیسی کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کی باعتبار متعلق ہونی اونکی کی ہی ساتہ

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسی طرح ہی عادت مؤلف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسبت سلام کی ہوتی ہین
م ح ع **وعن** جابرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط
پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی او سپر بُر برادی اسلیی کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانی والا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نے بیچ توجیہ
معنی اول کی لکھا ہی کہ التاخط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکی کی ہی نظر اعتبا سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پونہچانی اوسکی کی قصد
کو اور دوسری معنونکو مؤید ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین پہر ارادہ کیا کہ مٹی
ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی تب خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پہر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو
کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور حدیث منکر ہی باعتبار اونکے
اور طبرانی نی اوسط مین انسے دو واسی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا كتب احدكم الى انسان فليبدا بنفسه واذا كتب فليترب كتابه فهو انجح اه ح ع
وعن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ
عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اور روایت ہی زید بن ثابت سے
کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتی تھی کہ قلم کو رکھ
کان پر اسلیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہے
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیۃ ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسی کہ کہا
علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی تا سنی جو کچھ کہ ارادہ
کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یا نکہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور
ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہیں اور مؤید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل
کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا كتبت فضع قلمك على اذنك فانه اذكر لك اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے
بطریق مرفوع کی ضع القلم على اذنك فانه اذكر للملى اه ح ع **وعنه** قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ
السُّرْيَانِيَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ
حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکھون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھون مین
خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا یہود سی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہان تک کہ سیکھا
مین نی پس تھی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑھتا مین واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہودی نامہ کسی یہودی
کی لیی لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ نہ پڑہ دی اور اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی بات

لگا رکی سکونت جائز ہی اور بغیر ضرورت شکل بنانا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت
بلکہ طیبی نی بلا ضرورت سکونت کو حرام لکھا ہی ۱۲ مولانا ع وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتھی
احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ
رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے
پس چاہیی کہ سلام کری پہر اگر جی چاہی اوس مین آدمی بیٹہنا پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی پہر جسوقت کہ کہڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہی کہ سلام کری ایسی کہ نہین سلام کرنا
پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف جسوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹہنی کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ اسکی یہ ہی کہ جب
ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کے بہی جیسی کہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی
جواب بہی دونون کی واجب ہین اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہی ۱۲ ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ھدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ
رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہلائی بیچ بیٹہنی کی راہون پر مگر واسطی اوس
شخص کے کہ بتاوی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزون کی سی اور مدد کری اوس
شخص کے کہ بوجہ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف حمولہ ساتہ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ح کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہ زبر کے
وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتہ پیش ح کی بوجہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹہاتا ہو بوجہ اپنی
جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیی یا اپنی پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیی ۱۲ ع وذکر حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ ادم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال
لہ ربہ یرحمک اللہ یا ادم اذھب الی اولئک الملئکۃ الی ملاء منھم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام
علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ھذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینھم فقال
لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایتھما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطھا
فاذا فیھا ادم وذریتہ فقال ای رب ما ھؤلاء قال ھؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیھم
رجل اضوءھم او من اضوئھم قال یا رب من ھذا قال ھذا ابنک داود وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ
قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت
وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اھبط منھا وکان ادم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت قال لہ ادم
قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت
ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشھود رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اون مین روح چہینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنی کا پس حمد کی اللہ کی ساتہ توفیق اوسکی کی پہر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ
ای آدم جا طرف ان فرشتون کی کہ جماعت ہی اون مین سے بیٹہی ہوئی اور کہہ سلام ہی تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتون نی تجہپر بہی سلام اور رحمت اللہ کے

پھر پھیری آدم حضرت رب اپنی کی طرف اور سیدھا کان مین کہ کلام کیا تھا اونہی اسد تعالی نی پس فرمایا اسد تعالی نی تحقیق یہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطی اوسکی اسد تعالی نی اس حال مین کہ دونون ہاتہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی
کہ اختیار کیا مین نے داہنا ہاتہ پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہ پروردگار میری کی داہنی بابرکت ہین پھر کہولا اوسکو پس ناگہان اوس مین مثل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہ فرمایا یہی
اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اون مین ایک شخص تہا بہت روشن اون کا یا انہ
جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہ شک ڈالی ہی یعنی اون مین ایک جماعت تہی روشن تر اوروں سی اور یہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری
کون ہی یہ فرمایا کہ یہی بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکہی مین نی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کی فرمایا یہ وہ چیز ہی کہ لکہی مین نی واسطی اوسکی کہا آدم نی ای رب میری پس تحقیق دی مین نی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹھہ برس فرمایا
تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پھر رہی آدم بہشت مین جبتک کہ چاہا اسد نی پھر اوتاری گئی بہشت سی پھر تہی آدم گنتی
واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنی کے لیے پس کہا واسطی اوسکی
آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کے کہا فرشتی نی البتہ لیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اسد تعالی کی منع کرنی کو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی
اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوس دن سی حکم کیا گیا ساتہ لکہنی کے اور گواہون کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسی کہ کوئی ہاتہ مین کچہ لیکر
ہاتہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہ پروردگار میری کی الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہ اور داہنا ہاتہ کہنا تشابہا
سی ہی اور علما نی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہ کہ اسد تعالی کی لیے ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی ید جارحہ سی اسلیے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال ہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یمنی اور زیادہ اشتقاق
اوسکی کا ہی اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ
صفات اسد تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہ نہایت جود اور کرم اور
احسان کی اسلیے کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پونہچاتا ہی کلتا ید یہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتہ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہو اوسپر جو کچہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہ اوسکے ممتاز ہون اور
پیغامبر و نہین سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہی ساتہ ایک صفت کی پس اس سی یہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہ قول حضرت
آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا صریح کہ کہتے ہین سنے نہین یا اپنی عمر سی کچہ اس لیے کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصدًا اور صریحًا انبیا علیہم
السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکی انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی
طبیعت مین اس سبب سی بیٹہا کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اون سی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور ان سی صریحًا اور عمدًا صادر ہوتا ہی ع

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رواہ

ابوداؤد وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سی کہ کہا گذری ہم پر یعنی جما صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ ہم بیٹھی تہین ہم درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی ہی جیسی کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذر الخ

وعن الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کی سی یہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوسسی کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مین نی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نی ای بڑے پیٹ والے کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سواے اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کسیکو کہ بیچ تو میری ہاتہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو ہبہ کر کہا کہ نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑی سی فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہ جو حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطریق امر کی والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت میں لے لیکن بہرصورت وہ خالی سختی طبع سی نہ تہا الخ

وعن عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونون پیادہ یا چلتی ہون یا دونون سوار ہون اونمین سی جو پہلی سلام علیک کری وہ بہتر ہی اور اگر
سلام کرنا سنت ہی اور جواب دینا اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہی اونپر جواب سلام کا اور اگر ایسے مجلس مین بیٹھے آیا اور سلام کیا تو اب
نہین ہی اوسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کی ہو گرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اوسکی ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی
کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنی ہوئی آیا اور آنحضرت سی سلام علیک کی حضرت نے اوسکو جواب نہ دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر
ناشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا

باب الاستیذان

یہ باب ہی بیچ بیان اذن چاہنی کی ف کسیکی سواری پر جاوی تو مستحب ہے
کہ اذن چاہے گہر مین آنی کی لیے اور اصل اس مین قول اللہ تعالی کا ہی یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا
عَلَى أَهْلِهَا یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گہر والون پر اور سنت اسمین یہ ہی کہ کہے
السلام علیکم مین آؤن

الفصل الاول

فصل پہلی عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ
أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا
عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ
الْبَيِّنَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہمارے پاس ابو موسی
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نی بہیجا تہا میری پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین اونکی پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازی پر اور سلام کیا مین نے تین بار یعنی بقصد اذن
چاہنی کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نی کس چیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میری پاس پس کہا مین نی کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے
تمہاری کی تین بار پس نہ جواب دیا تم نی یعنی تمنی اور تمہاری خدم نی مجہ پر پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی
ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطی اوسکی پس چاہیے کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نی قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نی پس کہڑا ہوا مین ساتھ ابو موسے
کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مین نی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ابو موسی نے یہ قصہ ابو سعید سی بیان کیا اور کہا کہ تم نی بہی یہ حدیث
سنی ہی آنحضرت سی میری ساتھ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس گئی اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کی نی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی تا جہوٹی جرأت نکریں
حدیث بنا لینی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کہ کبار صحابہ سی ہین اور تین سلام اس لیے کری کہ ایک تعرف کی لیے ہو اور
دوسرا تامل کی لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیے ہو ع وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہ ہی کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام میری یہان تک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہ مسلم نی ف آنحضرت کے
گہرون کے دروازون پہ پردی بوریی کی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطی آنی تیری کی مجہپر یہ ہی کہ اوٹہاوی تو پردہ اور یہ ہی کہ سنی تو کلام
پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاوی اور دیکہی کہ مین کسی سی کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنی کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی
مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مخصوصون کی ساتہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ یہ تو چہ جای کلام آشکارا حاصل یہ ہی کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنے
کی نہین ہی تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی اور یہ نہایت عنایت تہی آن حضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گو یا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتے بے اذن چلے
آتی ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصا بعد اوترنی آیہ حجاب کے ع وعن جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

ہے جابر سے کہ گیا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ قرض کے کہ تھا میرے باپ پر پس آکر کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون
ہے یہ پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ قرض کے اوس
دین کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبد اللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنی ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرضخواہوں نے آکر جابر کو تنگ کیا تھا
وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئے تا اونسے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے اونکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت ہو گئی حتی کہ بعد
ادای دین کے جوں کی توں باقی رہیں کچھ اونمیں سے کم نہوا اور سبب برا جاننے کا میں انا کا یہ تھا کہ اوس سے ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین وتشخیص نہیں حاصل
ہوتے پس چاہئے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن
آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کے
جابر پر تھی **وعن** أبي هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال أبا هر
الحق بأهل الصفة فادعهم إلي فأتيتهم فدعوتهم فأقبلوا فاستأذنوا فأذن لهم فدخلوا رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی آپکے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے
پاس اور بلا لا اونکو میرے پاس پس آیا میں اونکے پاس اور بلایا میں نے اونکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسا کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ
تھے فقرای مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہے
انتہی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اوسکے لیے یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس
توفیق اون حدیثوں میں اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہوں گے ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب کے اذن چاہا
یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** كلدة بن حنبل أن صفوان بن أمية بعث بلبن وجداية وضغابيس إلى النبي صلى الله عليه
وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم بأعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم أسلم ولم أستأذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع
فقل السلام عليكم أأدخل رواه الترمذي وأبو داود روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنی میرے ہاتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اوترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اوسکو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت
کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کے کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر اور کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دعي أحدكم
فجاء مع الرسول فإن ذلك له إذن رواه أبو داود وفي رواية له قال رسول الرجل إلى الرجل إذنه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانے والے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اوس کے
اذن ہے نقل کیا یہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہے **ف** یعنی جسوقت
کسیکو بلانے کے لیے بھیجا اور وہ اوسکے ساتھ آیا حاجت پھر اذن مانگنے کی نہیں ہے **وعن** عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم إذا أتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الأيمن أو الأيسر فيقول السلام عليكم

السلام علیکم وذلک ان الدور لم یکن یومئذ علیها ستور رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کھڑے ہوتے دروازہ کے منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے لیکن آتے طرف دہنی دروازہ کی یا بائیں کی پھر کہتے سلام ہے تم پر
سلام ہے تم پر اور یہ یعنی سامنے نہ آنا اسواسطے تھا کہ نہ تھے ان دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مگر اسلام کہ ایسی تھی کہ متحقق ہو جاوے اور اذن اور عدم
اذن اسی تعداد ہی نہ تھا مقصد دو بار پر اکتفا کی کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ گر دروازہ میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا
ہو پھر تو نہیں مضائقہ ہے سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولی ہے عادت اصل سنت کے اور اس لیے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کھولتے ہوئے اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے ۱۲ ع
وذکر حدیث انس قال علیه الصلوة والسلام السلام علیکم ورحمة الله فی باب الضیافة اور ذکر کی گئی حدیث انس کے
کہ اوسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عطاء بن یسار ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أستأذن على أمي فقال نعم فقال الرجل
إني معها في البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن عليها فقال الرجل إني خادمها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم استأذن عليها أتحب أن تراها عريانة قال لا قال فاستأذن عليها رواه مالك مرسلا اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اسلیے کہ بعض اوقات کھلی ہوتی ہیں
اوسکی اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اوسکی رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں گویا اوس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کی اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں
اوسکا یعنی بار بار جاتا ہوں اوس پاس خدمت کے لیے پس اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے دفع حرج کے لیے بمقتضائے قواعد شرعیہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اذن مانگ وقت جانے کی اوس پاس یعنی اگرچہ ساتھ کھنکارنے کے یا آہستگی پاؤں کی یا بلند کرنے آواز کی ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہاں چلا جاوے گا
اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا ہوں کہ دیکھوں اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کی پاس اوسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے
ف ماں کا سا حکم اور محارم کا ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۱۲ ع **وعن** علي قال كان لي من
رسول الله صلى الله عليه وسلم مدخل بالليل ومدخل بالنهار فكنت إذا دخلت بالليل تنحنح لي رواه النسائي اور روایت ہے حضرت
علی سے کہ تھا واسطے میری پاس جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کھنکارتے آنحضرت واسطے اذن میری کی نقل کی
یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکارتے پھر آتا میں پس اس سے
معلوم ہوا کہ کھنکارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہرا ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اور ابطال یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن میں کچھ تھی پس احتمال
ہے یہ کہ ہو امر بالعکس بتقاضائے مفہوم مخالف کی یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکارتا میں واسطے اونکی اور احتمال ہے غیر اسکی کا واللہ اعلم ۱۲ ح ع **وعن**
جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو تم اوسکو کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

باب المصافحة والمعانقة

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہیں دست در گردن یکدیگر آوردن اور مصافحہ کی معنی ہیں دست بیکدیگر
گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد از نماز عصر کی یا جمعہ کی کچھ نہیں ہے اور بدعت ہے
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہے بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آدمی مسجد میں اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ

شروع نماز کا کبھی ہوں پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی بلا شبہ و معنا بھی سوقت کہ پہیلا دی
مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتھ کہینچ لینی ہاتھ کی اپنی کہینچ ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ
کرنا حرام ہی اور مصافقہ نہیں ہی مہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتی اپنی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا
اسی طرح اگر مرد بڈہا کہ امن مین ہو شہوت سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو
چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذافی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب السلام علیکم کہی ہاتہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہ دینا
سنت ہی لیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور ملاو انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصًا وقت آنی کی سفر سی جیسا کہ بیچ حدیث جعفر
بن ابی طالب کی آتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور محمد رح سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہ ساتہ منہ اور آنکہون کی ورہ کہتی ہین کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ
فصل اول مین بیچ حدیث انس کی وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی
کہ جو معانقہ کہ بر وجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بر وجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہی علما نی کہ خلاف اس جگہ ہی کہ ننگا ہو اور ساتہ قمیص جبہ کی معانقہ
نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذافی الکافی اور بوسہ لینا اوپر ہاتہ عالم متورع کی جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہ چومتی ہین کچہہ نہین فعل
جاہلون کا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوسی کرنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونون گنہگار ہین کذافی الکافی اور فقیہ ابو جعفر نی کہا کہ جو
کوئی زمین بوسی کری آگی سلطان اور امیر کی یا سجدہ کری اگر بر وجہ تحیہ کی ہی کافر نہین ہوگا لیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو کافر ہو گا اور اگر کچہہ
نیت نہ کریگا تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوسی کرنا سخت ہی یعنی خسارہ یا پیشانی کی رکہنی زمین پر کذافی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہ عالم یا سلطان کے
بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد التماس اسکی پانون چومنی کی
کری تو چاہی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ لینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ
طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسار پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی منہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہی آپس مین ہاتہ پر اور پانچوین بوسہ لینا بہن کا ہی بہائی کی
پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا آپس مین اوپر ہاتہ اور منہ کی مکروہ ہی اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکی کا واجب ہی اور کہا نووی نے
کہ بوسہ لینا ساتہ شہوت کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی آمین باپ ہو یا غیر اوسکا ہو ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ
لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا مین نے
واسطی انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یارون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہان نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ
مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہین نہین بوسہ لیا مین نے انمین سی کسی کا
پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا یعنی اللہ بہی اوسپر نہین رحمت کرتا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **وسنذکر** حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَتَمَّ لَكَعُ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَذُكِرَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِئٍ فِي بَابِ الْأَمَانِ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا ہی اتم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی

فصل دوسری **الفصل الثانی** کی بیچ باب الایمان کی حدیث انس کی گئی ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ... صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا رواه احمد والترمذی وابن ماجة وفی روایة ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراه غفر لهما روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنی آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی پہلی جدا ہونی سی نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی **ف** وہ حدیث کی حکیم ترمذی نی اور ابوالشیخ نی عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کریں ایک اون دونوں کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر ان دونکا نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پھر جب مصافحہ کرتی ہیں دونوں تو اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہی اون پر سو رحمتیں نوے تو ابتدا کرنی والی پر اور دس اوس پر کہ جس سی مصافحہ کیا ہی

وعن انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه اینحنی له قال لا قال افیلتزمه ویقبله قال لا قال افیاخذ بیده ویصافحه قال نعم رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سی ملتا ہے مسلمان بھائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جھکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لیے اوسکا فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جھکنی کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور رکوع عبادت اللہ کی ہی ملا سعید چوکی اور طیبی نی محی السنہ سی نقل کیا ہی کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار اوس پر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسی کی زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوی کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اوسکی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہوں نی کہ مکروہ کہتی ہیں گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسی کہ وہ امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ سی نقل کیا گیا اور بعضوں نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ بوقت رخصت کرنی کی اور آنی کی سفر سی ہو یا ہو بسبب نہ ملنی ملاقات کی بہت دنوں سی یا بسبب غلبہ محبت کی للہ اور اگر بوسہ دی تو ہاتھ پر نہ دی بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دی

وعن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال تمام عیادة المریض ان یضع احدکم یده علی جبهته او علی یده فیساله کیف هو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحة رواه احمد والترمذی وضعفه اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے کہ کیسا ہی او پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو

وعن عائشة قالت قدم زید بن حارثة المدینة ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی بیتی فاتاه فقرع الباب فقام الیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عریانا یجر ثوبه واللہ ما رایته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله رواه الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میری گھر میں پس آئی زید حضرت کی پاس او رکھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نتھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اونکو ننگا پہلی اسکی اور نہ پیچھے اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکھا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنی کی سفر سی جائز ہی بلا کراہت

وعن ایوب بن بشیر عن رجل من عنزة انه قال قلت لابی ذر هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصافحکم اذا

يَلْقَيْتُهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ وہ تو عنزہ سی تہا یہ کہا اوسنی کہا کہ کہا مین نی واسطے ابی ذر کی کہ کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تہی تم سی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابوذر نی نہیں ملاقات کی مین نی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور بہیجا میری پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میری بلانی کی لیی اور نہ تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین خبر دار کیا گیا مین پس آیا مین حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنی کی سفر سی بہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت عکرمہ بیٹی ابی جہل کی ہی کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس دن کہ آیا مین انکی پاس یعنی سال فتح مین واسطی بیعت اسلام کی خوشی ہی سوار مہاجر کی نقل کیا اسکو ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین مصعب بن عبد اللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہونچا یمن مین پس گئی پاس اسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا اور بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی کی آنحضرت سی اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار دینا سلام مرحبا کہنی کی ساتہ مصافحہ کی ہی **وَعَنْ** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اسید بن حضیر سی کہ ایک شخص ہین انصار مین سی کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی تہی قوم سی اور تہی انکی مزاج مین خوش طبعی اوسوقت کہ ہنساتی تہی سید قوم کو پس چہچہا دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلوؤنکی کی ساتہ لکڑی کی پس کہا اونسی بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نی کہ بدلا لی مجہسی کہا اونسی کہ تحقیق آپکی بدن مبارک پر کرتہ ہی اور نہ تہا میری بدن پر کرتہ یعنی اگر مین کرتی پر سی چہوؤن گا تو پورا بدلا نہین ادا ہوگی کا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سی اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے پہلو پر کہا اونسی کہ سوا اسکی نہین کچہہ ارادہ کیا تہا مین نی یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** لفظ حدیث کا اسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہی یعنی ساتہ ذکر اسم کی مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنی والا اور بدلا لینی والا وہی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول کی یون ہی عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ فِيهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ إِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ یہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ سوائی اسید بن حضیر کی اور اوسکی حال سی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کی توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین تکلفات کیی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہی کہ اسید بن حضیر عظمای صحابہ سی ہین اور بعید ہی جو داسی معنی کا مستبعد و اللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنساتی تہی قوم کو آنحضرت نی اونکی ساتہ اوسطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اوسکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وَعَنْ** الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہی شعبی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملی جعفر بن ابی طالب سی پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہون اوسکی کی نقل کی ابو داؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کی ہی **ف** یہ وہی قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ سی جسکی حدیث آئندہ ذکر ہوی ہی اور بیاضی منسوب ہی بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نام مذکور ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبد اللہ بن جابر انصاری

معلوم ہوا کہ اس ... اور رسول کی طرف ... دار الحرب سی ... دار الاسلام ... ۱۲

صحابی ہوئی ہیں۔ **وعن** جعفر بن ابي طالب في قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتى اتينا المدينة فتلقاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتنقني ثم قال ما ادري انا بفتح خيبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلك فتح خيبر رواه في شرح السنة اور روایت ہے جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پھرنے اونکے کی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے لگایا مجھکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے اونسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے بھی لگتا میں اگر بدعت نہ ہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگی وہ کہ بہتر تجھسے اور تجھسے تھی گلے لگی ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ لیا اونپر وقت آنے اونکے کی حبشہ سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ۱۲ح **وعن** زارع وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله رواه ابوداؤد اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ الجیون عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اوترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ یا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پانوں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پانونکا جائز ہے ح لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کے توجیہ وہ یہ کرینگے کہ یہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطراب میں انسے فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشة قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها رواه ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کہنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنی حضرت فاطمہ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہ نے یہ بیان کرکر اونکی محبت آپس کے بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کی ہے کہا تھیں فاطمہ جسوقت داخل ہوتیں حضرت کی پاس کھڑے ہو جاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف اونکی پھر پکڑتے ہاتھ اونکا اور بوسہ لیتے اونکا بیچ دونوں آنکھوں کی درمیان میں اور بٹھاتے اونکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کی یعنی اپنی جگہ اونکے لیے چھوڑ دیتے اور اونکو بٹھاتے اور تھے حضرت جسوقت کہ آتے حضرت فاطمہ کی پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کی اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بٹھلاتیں اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابي بكر اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمى فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبل خدها رواه ابوداؤد اور روایت ہے براء سے کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنی اونکے گھر میں بیچ ابتدا آنے اونکے کی مدینے میں یعنی کسی غزوہ سے پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق اونکو پہنچی تھی تپ پس لئے اونکے پاس ابوبکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہے تو اے بیٹی میری اور بوسہ لیا اونکے رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بصبي فقبله فقال اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ريحان الله رواه في شرح السنة اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو کچھہ نہیں دیتا اور اونکی سبب سے نامردی ہی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ ریحان ہیں یعنی ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کے ہیں

الفصل الثالث تیسری فصل مراد ریحان سی پھول ہی کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگھتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکھکر مانند پھول کی طرح

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد روایت ہی یعلی سی کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونوںکو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نی ف کہا ہی علما نی کہ یہاں مقصود محبت و شفقت و مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذہب الغل وتہادوا تحابوا وتذہب الشحناء رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطا خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الہاجرۃ فکانما صلاہن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑھی چار رکعتیں پہلی دوپہر کی پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان اون دونوں کی کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف ظاہر مراد گناہوں سی صغائر گناہ ہیں اور طیبی نی کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسی کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القیام

یہ باب بیچ بیان کھڑی ہونی کی یعنی تعظیم کی لیے ف کہا بعضی علما نی کہ کھڑا ہو جانا واسطی آنی والی کی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضوں نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت و منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی میں مکروہ کہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹھو جیسی کہ عجمی اوٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادات عجمیوں کی سی ہی

الفصل الاول پہلی فصل عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تا آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد خر پر سوار ہوکر پس جب نزدیک پہنچی سعد مسجد سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی انصار کی کھڑی ہو تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود میں سی آنحضرت نی بعد فتح خندق کی گھیر لیا تھا اونکا گرد قلعہ میں جہاں وہ اترے قلعہ سی اوپر حکم سعد کی کہ سردار اونکی تھی اور بنو قریظہ حلفا اونکی تھی اونہوں نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کی کرینگی پس حاضر ہوئی تو عرض کیا کہ جو کچھ سعد ہمیں حکم کریں اختیار کرینگے آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کریں اونکی حق میں اور سعد قریب اوتری ہوئی تھی حضرت سی اور اونکی زخم پہنچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم میں جاری تھا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون تھم گیا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سی وہ جگہہ ہی کہ جہاں آنحضرت اقامت میں نماز پڑھا کرتی تھی نہ مسجد عرفی ایسی کہ حضرت بنو قریظہ اوپر تھی تھی وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اس مدت میں وہاں مسجد بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کی ساتھ کھڑی ہو جانی کی اور بعضوں نی کہا کہ مراد ساتھ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہی کہ واسطی آنی والی مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہی اور اوس سی نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کے سی ہیں اور آنحضرت کی نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نی کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہ ہی کہ اوٹھکر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنی میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سی نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کھڑی ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیے وقت آنی اونکی کی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کی پاس کبھی مگر کہ کھڑی ہو جاتی تھی واسطی میری یا ملتی تھی پس ان روایتوں سی دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہی بسبب ضعیف ہونی اونکی کی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ رہی کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کی لیے بیان مین معلوم ہوا اور اوسین تاویل کرتی کہ وہ قیام محبت اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی عجب نہیں ابن طیبی نی بہی محی السنہ سی نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نی ساتہ احادیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہ قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنی کی مستحب ہے اور حدیثین بیچ باب منع اسکی نہین آئی ہوئی مین ایسی چیز نہیں اوسکی صریحا کہ صحیح نہیں ہو اور مطالب المؤمنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی مکروہ نہیں قیام بیٹھنی والون کا واسطی آنی والی کی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نی قیام کیا اوسکی لیے وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہی کہ بیٹہا ہوا اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہین اوسکی بیٹہنی تک جیسی کہ ایک حدیث مین آ چکی بیچ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ع **وَمَضٰى** الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ اور گذری حدیث تمامی بیچ باب حکم قیدیون کی

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹہاوی کوئی کسی کو جگہہ بیٹہنی اوسکی سی پہر آپ بیٹہ جاوی جگہہ اوسکی مین لیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنی والی کو یعنی تا حاجت اوٹہانی کی نہ پڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی لکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاو اور کہا نووی نی کہ یہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اوٹہا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹہی اپنی جگہہ بیٹہنی کی سی پہر پہری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہ اوس جگہہ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹہا بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کار ضروری کی لیے اوٹہا اور پہر آیا جلدی سی تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہے پس اگر کوئی وہان آن بیٹہی تو اوسکو اوٹہا دینا درست ہے اس لیے کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اوپر اوس حدیث کہ آگی آوی گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹہتی پہر اوٹہتی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹہا اور کسی کام کی لیے دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نرہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تہی وہ ناخوش ہونا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونی کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونی کو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا آپ نی رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹہنی میں اور کہانی میں اور پہننی میں اور چلنی میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہی انا واتقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں ہی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کی ع

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کہڑی رہین آگی اوسکی لوگ کہڑی رہنی کسی پس چاہیے کہ تیار کری جگہہ بیٹہنی اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش کری یہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ کی مین کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ بطریق تکبر تعظیم کی دوست رکہی لوگون

کی کہڑی ہیئی کو اور اگر یہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی ہین لوگ اپنی خوشی خدمت کی لیی یا طلب ثواب کی لیی یا بالقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ قال کہ مکروہ اور منع ہی
دوست رکہنا ہی کہڑی ہونی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اس طرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنی حدیث کی کہ اللہ وہ یہ ہے
کہ حکم کری اونکو ساتہ اوسکی اور لازم کری اوپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اوپر کہ کہڑا رہنا آدمی کا آگی رئیس فاضل اور والی عادل
کی مانند کہڑی ہونی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہ قیام ہوتا ہی ان مقامون مین بطریق بر و اکرام کی جیسی کہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کے
اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہین لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اپنی سی یہان تک کہ اگر کہ
وہ قیام تو کینہ رکہی اوس سی یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سی **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصًا
فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا یعنی عصا کے ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کے پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض انکا بعض کی نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی جب کوئی سردار انمین آتا ہی تو مجرد دیکہنی اوسکی کی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسی کہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہ
قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سی منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہو جیسی کہ بعضی حدیثون مین آیا ہی بلکہ جو بطریق
تکبر و عظمت شان کی ہو **وعن** سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَّجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین کہ گواہ تہی وہ اوسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی کی ایک شخص
جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ پر اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین
کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پونچہی آدمی ہاتہ اپنا ساتہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی اگر ہاتہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی
پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی سی تو جائز ہی اوسکو یہ اور اسی طرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر
اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی اس آیت سی تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر یہ حدیث صلی اللہ علیہ
أَحَقُّ بِصَاحِبِهَا إِلَّا إِذَا أَذِنَ اور مانند اسکی بہت سی فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ
کسی کی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ
فَيَثْبُتُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانے
کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور ننگی پانون جاتے یا چہوڑ جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہ اسکی اصحاب حضرت کی پہر آنا آپکا مجلس مین پس ٹہری رہتی وہ نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** گرد اونکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی اونکی
یہ پہلی کہا گیا کہ وارد ہوئی ہی نہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ
لِرَجُلٍ أَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
حلال ہی کسی شخص کو کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوون کی مگر ساتہ اذن انکی نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی انکی بیچ میں آپ بیٹہی

علہ یعنی قیام ممنوع اور تکلف سی منع فرمایا جیسی اور صورت مین گذر ہی ۱۲ منہ
علہ تابعی ثقہ ہی اسست برادر حسن بصری ۱۲ منہ
علہ آگی کی فاق مسواری کی لائق تہی یا صاحب اوسکی کی لائق تہی ترجیح کر لیں رودی ۱۲

ایسی کہ کبھی ہوتی ہی اون مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس اونکو شاق گذری گا بیٹھنا اوسکا بیچ مین اونکی اور لکہا ہی علمانی کہ اگر اونکو
محبت ہونی اونکی آپس مین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا بیچ اون مین تو بیٹھ جاوی اور اگر معلوم نہ ہو تو احتیاطا درمیان نہ بیٹھی ع
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنہما
رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون
کی مگر ساتہ اون دونون کی پروانگی کی نقل کی یہ ابو داود نی **الفصل الثالث** **عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھتی ساتہ ہماری مسجد مین باتین کرتی ہم سی پس جس وقت اوٹھتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہو رہتی یعنی دیر تک کہ دیکھتی ہم آپ کو کہ داخل ہوئی بعضی گھرون بیبیون اپنی کی مین
ف کہڑی ہوتی یعنی بسبب جلدی جلسہ ہونی مجلس کے نہ واسطے تعظیم حضرت کی ایسی صحابہ نہیں کہڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کے پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت
جانی کی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ سبب اسکی تہا کہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کی لیی فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لیی پس جب مایوس ہوتی تو متفرق
ہوتی ع **وعن واثلۃ بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راہ اخوہ ان یتزحزح
لہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب ہی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے
پس حرکت کی اور ایک طرف ہوگئی اپنی جگہہ سی واسطی اوسکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپ نے
حرکت کرنی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکہی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا یہ کہ حرکت کری واسطی اوسکی یعنی قطع نظر
تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کی حق ہی روایت کیں یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

یہ باب ہی بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور مین لیٹنے کا بہی ہی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ البخاری** اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا دیکہا مین نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی ہوئی گوٹ ماری ساتہ ہاتہون اپنی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون
زانو کہڑی کری اور تلوی زمین پر رکہی اور دونون ہاتہون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نہ رکہی اور بجای ہاتہون کی کبھی کپڑا بہی پنڈلیون پر لپیٹ لیتے ہین مثل
دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہین آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہی ع ع
وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری
متفق علیہ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سے کہا اوسنے کہ دیکہا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسری
قدم پہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** رکہنا قدم کا قدم پر جبکہ مقتضی ہو آ کہلنے ستر کا بخلاف کہڑی پانون کے پانون پر کہ اس سے بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان حدیث
اور درمیان نہیون ہی اسکی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تہا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان
کی اور معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو یا وقار یا تواضع سے ع **وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وہو مستلق علی ظہرہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹہاوی مرد ایک پانون اپنا دوسری پانون پہ اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ**

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چت لیٹی ایک تمہارا پہر رکھی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ دو حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین مخالفت رکھتی ہین ساتھ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق ان مین یون ہی ہی کہ رکھنا ایک پانو کا دوسری پانو پر دو طرح سی ہوتا ہی ایک تو یہ کہ دونون پانو دراز ہون اور ایک کو دوسری پر رکھی اس طریقہ کا مضائقہ نہین[1] اس ہیئت سی کھلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طرح دوسرا یہی کہ زانو ایک پانو کا کھڑا رکھی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کھڑا کیا ہی رکھی یہ منع ہی اور یہی اوس صورت مین ہی کہ ستر کھلجاوی جیسی کہ پاجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنی اور نہ کھلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمائی ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہننی سی تکبر اور عجب مین پڑا تہا دہنسایا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہی زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سی اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین برا ہی اور انجام اوسکا اعاذنا اللہ منہ ہلاک ہی اور رفتار کی وی قسمین آتی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین شیخ[2] نی اور افضل سہون ہین کن ہی تہیرہ اور حزم والی کہ آہستہ ساتہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کی چلین اور نہ ساتہ اکڑنی اور گھبراہٹ کی کہ یہ دونون قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون کو ساتہ اوسکی وصف کیا ہی و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر بآرام و باوقار بی تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا جابر نی دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف آپکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دیوی تو رد نکری جیسی کہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہ دونون ہاتہون اپنی کی نقل کی یہ رزین نی **وعن** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی سی کہ تحقیق دیکہا اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹہی بہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹہی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور مین تہی کانپ گئی مین ماری ہیبت کے نقل کی ابو داؤد نی **ف** قرفصا ساتہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اوسکی کی اور ساتہ صاد مہملہ کی مقصور اور ممدود دونون طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثۃ[3] القاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹہنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹہی دونون سرین پر اور لگاوی اپنی پیٹ کو اور احتبا کری ساتہ دونون ہاتہون کی یعنی دونون ہاتہون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹہی تکیہ کر کر دونون زانون پیا اور لگاوی رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان ہاتہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہ بیٹہنا عرب کے جنگلیون کا ہی

[1] یعنی ... رکہنا قدم کا قدم پر آیا ہی ... اور منع ... دوسری کی بابت ۔ منہ

[2] یعنی شیخ عبدالحق ۱۲

[3] یعنی پیٹہنی دونون ... زانو ... ۱۲ منہ

اور غیر اوس شغل کو یعنی فکر اور اندیشہ اور خیال کرتا ہو وہ ہی مطلب حدیث ابن ملک وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء رواه ابو داود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہاں تک کہ جب نکل آتا آفتاب خوش نقل کی یہ ابو داود نی وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع رأسه على كفه رواه في شرح السنة اور روایت
ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ اوترتی رات کو سفر میں یعنی راحت کی لیے لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح کے
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنی عادت شریف یہ تہی کہ جب اوترتی کسی وقت سفر میں پہر رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر میں تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کر کے ہتیلی پہ سر مبارک رکہتی اور آرام فرماتی تا نیند غفلت کی
نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی میں یہی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیے کہ دل لٹکا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اوسکو اور جب بائیں پہلو پہ
سوتا ہی تو دل نیچی جھکا پہ ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام اور ہضم طعام ہی بائیں کروٹ سوتی ہین تا
آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی
نیچی رکہتی اور جب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی م ح وعن بعض آل ام سلمة قال كان فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند رأسه رواه ابو داود اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کی سی کہا تہا بچہونا حضرت کے آرام
کرنی کا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک اونکی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اول جملہ کی معنی یہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کے آرام
کرنی کا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تہا بعضی لوگون کو یعنی تہوڑا سا تہا طول و عریض نہ تہا اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا
اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تہی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا
اونی بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کی نیچی رکہدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنی کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہ ہی کہ صحابہ نی بعد اوسکی کہ ہنوز
قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کے اور تہی مسجد الخ یعنی
وقت آرام کرنی کی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیے کہ جب رو بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی اور آپ
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ میں مسجد ساتہ زبر جیم کی ہی بمعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنی کی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلدی سی نماز کی لیے بچہا لین
م ع ح وعن ابي هريرة قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله
رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نی اوسکو یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہیں دوست رکہتا اسکو
اللہ نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہی کہ بیچ ملکوت آسمان ستارون کے نظر عبرت سی دیکہتی ہین
اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سی ہی اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام
کی لیے ہوتی ہین یعنی واسطی نماز اور طاعت مولی عزوعلا کی اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہی اور یہ لیٹنا صحیح والون کا ہی کہ ساتہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا
اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور منہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزای بدن کی ہین اونکو خاک مذلت کی
اور ملاتی ہین بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہ لیٹنا اعلامیون کا ہی یعنی مشابہت کی اوسنی بری ہی م ع ح وعن يعيش بن طخفة بن قيس
الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر على بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

فَجَعَلَ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ فَتَعَرَّتْ يَا ذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ اور روایت ہی یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری
کی کہی نقل کی اپنی باپ سی یعنی طخفہ سی اور تہا اپ سکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نی اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب سینی کی یعنی پیٹ کی یکایک کوئی اکا کہ کہا ناگاہ ایک
شخص پانو سی مجکو ہلانی لگا اور کہا اوس شخص نی کہ یہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اسد تعالی اسکو پس دیکہا مین نی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پانو سی ہلانی والی
پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم ہین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تہا کہ دونون
رانون پر چہپ جاتی واسطی منع کرنے کی بغیر ہلائی پانو کی ع **وعن** عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ
بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ حِجًى اور روایت ہی علی بن
شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات کو سووے گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکے دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہی لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہ ہ کی یعنی چیز مانع کی گرنی سی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سی ذمہ نقل کی
یہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کی حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سی ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی واسطی نگہبانی اوسکی کے
باندہا ہی اسلیے کہ اسد تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور دلائل اور اسباب اس کام کی لیے مہیا کیے پس جب اس شخص نے اپنی تئین
سی نفس کو ہلاکت مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کے ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتہ زیر ح اور زبر اوسکی کی مقصور
ساتہ تنوین کی ہی اور طرف دونون جیسی پردہ ہی اسلیے کہ وہ بہی جو حجی ہی یعنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتہ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی ہونا شائستہ سی تو ایسی
ہی پردہ مانع ہی گرنی سی اور ساتہ زبر کی جو حجی ہی یعنی جانب کے ہی کہ حجا شی جو نہ کے کہتی ہین اور پردہ جانب کو بہی کی ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا ط ح **وعن**
جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ منع
فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی سونی آدمی کی ہی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اسد
علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہ ترمذی و ابوداود نی **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا
لوگون کی گردنون پر سی پہلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہ جاتا اور دوسری یہ کہ بیچ مین حلقہ کی جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضی لوگو کی
منہ کا سامنا کا کہ ایک دوسری کو نہیں دیکہ سکتا پس مسخر لیا لوگون نی اس سی اور تیسری یہ کہ بیچ مین جا کر بیٹہا مسخرا پن کی لیے تاکہ لوگون کو ہنساوی ۲ع
وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین اونکی ہی یعنی ایسی جگہہ مجلس کرنی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور ایذا نہ پاوین نقل کی
یہ ابوداود نی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا آئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر نکلی اور اصحاب حضرت کے بیٹہی تہی پس فرمایا آپ نی کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون
تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداود نی **ف** عزین جمع عزت کی ہی ساتہ تخفیف زے کی یعنی جماعت کے گروہ کہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب تشتت اور بیگانگی اور
دوئی کا ہی اور رغبت لائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ حلقہ کر کر بیٹہو یا صف کر کر متفرق جا عتین بنا کر نہ بیٹہو ۵ع
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ
فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیچ سایہ مین پس اوٹھ جاوی اوس سی پس ہو کچھ اوسکا آفتاب مین اور کچھ
سایہ مین پس چاہیی کہ اوٹھ کھڑا ہووی یعنی اور جگہہ جا بیٹھی تاکہ ہووی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ مین ہو اور کچھ دھوپ مین
تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال مین کی موثرین متضادین سی نقل کی یہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابوہریرہ
نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹھ جاوی اوس سی سایہ پس اوٹھ کھڑا ہووی اسلیی کہ جگہہ کہ کچھ سایہ مین ہی اور کچھ آفتاب مین جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہی
اسی طرح یعنی جیسا کہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
مین ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہین معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سننی کی حضرت سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ
محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کی طرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر کہ پونچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی انسان کا ہی جیسا کہ دشمن ہی
دین کا ہی اگر تمام آفتاب مین ہی تو یہ بہی بسبب دکہ دینی نفس کے تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی کی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا
ہو تو مضائقہ نہین ہی ع **وعن** ابی اسید الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو خارج من المسجد فاختلط
الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء استأخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأۃ
تلصق بالجدار حتی ان ثوبہا لیتعلق بالجدار رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتین امر و نہی کرتی تہی لوگونکو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد مین سی پس مل گئی مرد ساتھ عورتون کے
راہ مین پس فرمایا حضرت نی عورتون کو پیچہی چلو مردون کی اور الگ رہو اسلیی کہ نہین پہونچتا تمکو ای عورتو یہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت اوس چلتی مین دیوار سی الگ چلتی تہی یہانتک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتھ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحسب فرمانبرداری
امر حضرت کے نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یمشی یعنی الرجل بین
المرأتین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہ ابوداود نی
ف لفظ یعنی تفسیر ہی بعض راوی کی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہین ہی اصل حدیث مین پس یہ جملہ معترضہ ہی
اور یہ منع اسلیی ہی کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سی بعید رہی اور دو کو جیسی دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین سایہ بہی
اونکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ع **وعن** جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث
ینتہی رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف مین بیٹہ جاتا ایک ہم مین سے
اوس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالفت
حظ نفس کے طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہی ہدع **وذکر** حدیثا عبد اللہ بن عمرو فی باب القیام وسنذکر حدیثی علی
وابی ہریرۃ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام
کہ سرا ایک حدیث کا تو یہ ہی لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونون حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سرا تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفأ اور دوسری کا یہ ہی ما رأیت شیئا احسن من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن الشرید عن ابیہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظہری واتکأت علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اونہون نے اپنے باپ سی یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہا گذری مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال یہ
کہ مین بیٹھا تہا اس طرح یعنی جسطرح کہ کہتا ہون بعد اوس بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنی کی ساتھ قول اپنی کی اور حال یہ تحقیق رکھا تہا مین نی بایان ہاتہ اپنا اپنی پیٹھ کے
پیچھی اور تکیہ کیا تہا مین نے اوپر گوشت کی کہ انگوٹھی کی جڑ مین ہی پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹھنے اون لوگون کی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کی یہ ابوداود
نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن کہتا ہی اونکو
حق تعالی اور دوسری یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہی چاہیے کہ تشبہ نکری اونکی ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بہی مغضوب علیہم سی یہی یہود
مراد ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سی اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ اونکی بیٹھنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب و تکبر کی ہویدا ہین **وَعَنْ**
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ اِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا
ای جندب نہین ہی اس طرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار
یا فجار کیسی ہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا احوال ہی کہ ہون گی دوزخ مین

باب العطاس والتثاؤب

باب ہی بیچ بیان چھینکنے اور جماہی لینی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی
چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جماہی کو پس جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہ کہ کہی واسطے چھینکنے والے کے
یرحمک اللہ پس لیکن جماہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آدمی جماہی ایک تمہارا پس چاہیے کہ دفع کری اوسکو جبتک کہ ہو سکی پس تحقیق ایک
تمہارا جسوقت کہ جماہی لیتا ہی یعنی کھولتا ہی منہ ہنستا ہی اوس سی شیطان نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت
کہتا ہی ہا یعنی جماہی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اوس سی **ف** دوست کہتا ہی چھینکنے کو اللہ اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای ادراکیہ کا ہی پس باعث
اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جماہی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سی اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت
مین نشاط نہین رہنی دیتی پس شیطان اوس سی خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست کہنا حق تعالی کا
چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جماہی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی کی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اوسمین ہی اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین
زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف
کی کہ جو کوئی کہی وقت چھینکنے اپنے کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاوی گا درد ڈاڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنی کی بعد چھینکنے کی یہ ہے
کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور حق ہی الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چھینکنے والی کا ساتھ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن
علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک ہی حاضرون مین سی کہی گا سب کے ذمے سی ساقط ہو جاوی گا اور ایک روایت
مین مستحب ہے اور سفر السعادۃ کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہ ہی کہ جواب چھینکنے والی کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سی نہین ساقط
کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سی ہی اور مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف

ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ جواب یا سنت اس صورت میں ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نکہی تو مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ
کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایوں کا ہی مانند عیادت
مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ وغیرہ مانند انکی کی اور شرح السنۃ میں ہی کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سی الحمد کہی تا کہ سنیں جو پاس والے اور مستحق جواب کا ہووی
ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک
اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اسکو یرحمک اللہ
پس چاہیی کہ کہی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کی باعتبار [illegible]
کی ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتی ہیں پس دعا میں سبکو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہے متع
وعن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الاخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمتّ
ھذا ولم تشمتنی قال ان ھذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا چھینکا دو شخصوں نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جواب دیا حضرت نے اون دونوں میں سی ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے
اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہیں حمد کی تونی اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہیں مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی تہا
میں ابن عمر کی پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نی یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نی کہ جب سنی تو ایک شخص کو کہ
چھینکا پیچھی دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ع **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نی **وعن** سلمۃ
بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ
مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حالت میں
کہ چھینکا تہا ایک شخص نی نزدیک حضرت کے پس کہا واسطی اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت میں ترمذی
کی میں ہی یہ کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کری گا اور اوسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہو گا
اور ایک اور حدیث میں ابوداود اور ترمذی میں آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوا اور بیچ زیادہ کی اس سی اختیار رکہتا ہی چاہی جواب دی چاہی نہ دی پس حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سی زیادہ میں اختیار رکہتا ہی درمیان سکوت کی کہ رخصت ہی اور درمیان
جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ رکہی ہاتہ اپنا اپنی منہ پر اسواسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہے
یعنی اوسکی منہ میں اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد دخل سی حقیقۃ ہی یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ساتہ وسوسہ ڈالنی کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغض بھا

صوته رواه الترمذي وابوداود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی جسوقت
چھینکتے تو ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنی کی یا ساتھ کپڑی اپنی کی اور پست کرتی ساتھ چھینک کی آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی **ف** یعنی آواز بلند نکرتی تھی چھینکنے مین اور منہ ڈھانکتی تھی اسلیے کہ یہی ادب ہی مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کی ساتھ نکل آتا ہی مبادا
اپنی بدن پر یا ہمنشینون کی بدن پر پڑی اور وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت ہی چہرہ مین واقع ہوتی ہی پس ڈھانکنا چاہیی اور پست آواز سی چھینکنا بھی حسن ادب ہے
کہ کبھی بلند آواز نا گہان سی لوگ چونک اوٹھتی ہین اور لکھا ہی علمانی کہ مستحب ہی چھینکنے والی کو کہ آواز پست کری اور الحمد پکار کر کہی تا لوگ سنکر جواب دین
کذا فی سلاح المومنین ۱۲ **وعن** ابي ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله على كل حال
وليقل الذي يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہی ابو ایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اوپر ہر حال کی اور چاہیی کہ کہی وہ شخص کہ جواب دیتا ہی اسکو
یرحمک اللہ اور چاہیی کہ کہی وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** ابي موسى
قال كان اليهود يتعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون ان يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم
رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی ابوموسی سی کہ کہا تھی یہود چھینکتے بتکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی با امید اسکی کہ کہین آنحضرت انکو
یرحمکم اللہ پس فرماتی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی نفرماتی یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت
خاص ہی واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کی کرتی ۱۲ **وعن** هلال بن يساف قال كنا مع سالم بن عبيد فعطس
رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال له سالم وعليك وعلى امك فكان الرجل وجد في نفسه فقال اما اني لم اقل الا
ما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم عليك وعلى امك اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله رب العلمين وليقل له من يرد عليه يرحمك الله وليقل يغفر الله
لي ولكم رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہی ہلال بن یساف سی کہ کہا تھی ہم ساتھ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نے قوم مین سی اور
کہا السلام علیکم یعنی گمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نی تجھپر اور تیری مان پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جی مین
یعنے لفظ وعلی امک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہین کہا مین نی مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تجھپر اور تیری مان پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا
پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک اللہ اور چاہیی کہ کہی یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی چھینکنے مین یہ الفاظ کہنی چاہیین سلام کہنا حاضرین پر اس مقام مین کچھ نہین ہی اور کہا بعضون نے کہ اولی یہ ہی کہ جمع کری
درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا
نہین ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکی کا دیا لیکن جواب مین جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ مین دو اشاری ہین ایک کہ سلام بیچ
محل ہو موقع کی ہی جیسی کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیری کی سلام تیری مان پر کری دوسرا یہ کہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتھ اسکی کہ یہ ادب امیون کا ہی اور انکا
کہ تربیت مردون سی نپائی ہو اور مان کی پاس نشانہ حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہی علمانی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکی کی سبب لیسے صفات مان اوسکی کے
اسمین پس محتاج ہوا دعا کا واسطی ان اپنی کی ۱۲ **وعن** عبيد بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شمت العاطس ثلثا

فما زاد فان شئت فشمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے
اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابي هريرة قال شمت اخاك ثلثا فان زاد فهو زكام رواه
ابو داود وقال لا اعلمه الا انه رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی
اپنے کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو داود نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ اوسنے پہنچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک ف یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر موقوف ہو تو بھی بیچ حکم
مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننے کی شارع سے نہیں کر سکتی ہے الفصل الثالث فصل تیسری عن نافع ان رجلا عطس الى جنب
ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نقول الحمد لله على كل حال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کی لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہے یہ مامور و مستحب اسطرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہے بغیر زیادتی او نقصان کی سکھلایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب الضحك

باب بیچ بیان ہنسنے کی الفصل الاول فصل پہلی عن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه
لهواته انما كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھوں میں حضرت
کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہے سوای اسکی نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ
اسلمت ولا رآني الا تبسم متفق عليه اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبسے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجکو مگر کہ مسکرائے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں منع کیا یعنی آنے سے پاس اپنے جب چاہتا میں جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس عورتوں کی ہوتی
یا منع کیا مجکو اوس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجکو وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وكانوا يتحدثون فيأخذون
في امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي يتناشدون الشعر اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹھتے مصلی اپنے سے کہ نماز پڑھتے اوس میں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اوٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر ف اوٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کی یا پھرتے گھر میں تشریف لیجانے کی لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا اور شعر پڑھنا الفصل الثاني فصل دوسری وعن
عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہے عبد اللہ
بن الحارث بن جزء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے والا زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے الفصل الثالث
فصل تیسری عن قتادة قال سئل ابن عمر هل كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والايمان في قلوبهم

اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیی گئی ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان اور حال انکہ ایمان انکے
دلون مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مین نی صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیراندازی کی اور ہنستا تہا بعض
انکا متوجہ اور مائل ہوکر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنی والی اللہ سی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** حال انکہ الخ یعنی
ایسا ہنستے تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اس حال مین بہی داب شرع نہ چہوڑتی تہی اور ایمان کامل
رکہتی تہی اور بہت ڈرنی والی یعنی مارے خوف آلہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ہو **بَابُ الْاَسَامِيْ** باب ہی بیچ بیان
نامون کے **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہی اور کونسا برا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا
ایک شخص نی یعنی پکارا ایک شخص کو اے ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نی کہ نہین پکارا تہا مین نی مگر اس شخص کو یعنی
اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکہو تم ساتہ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہ
کنیت میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ
قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکہو تم ساتہ نام میری کے اور نہ کنیت کرو تم ساتہ کنیت میری کی
اسواسطی کہ تحقیق مین اسکی نہین کہ ٹہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کر مشہور
ہو جیسی بیٹا فلانی کا یا باپ فلانی کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور امانت انکی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کے
صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہاری حق مین غیر موجود ہی بلکہ یہ نام ہی لفظًا اور صورۃً تمہاری حق مین اور تمہاری اولاد کی حق
مین حاصل ہی کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سی نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تہا بلکہ لحاظ کی گئی ہین بیچ میری معنی قاسمیت کی باعتبار تقسیم کرنی اسکو دینا اور دنیوی کے
پس نہین ہون مین مانند ایک تمہاری کی نہ ذات میں اور نہ صفات مین پس تمکو میری سی کنیت نہ کرنی چاہیی اور مقصود ہین معنی ابو کی ہین صاحب اس وصف کے
جیسی کہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ نہی خاص حضرتؐ ہی کی زمانہ مین تہی تا کہ نہ مشتبہ ہو خطاب اونکا ساتہ خطاب
غیر اونکی کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکرہ الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمدؐ نام کہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم
درست نہین خواہ نام محمدؐ ہو کہ اسم و کنیت دونون آپمین جمع ہون یا نام اور رکہے ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اونکے اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک اونکا
ساتہ انہین دونون حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہی کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک
شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرین
فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہ ہی کہ جمع کرنا بہی درست ہی اور اس قول کو نسبت امام مالک کیطرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی
منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرتؐ کی زمانہ شریف مین تہا اور بعد اونکی درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علیؓ کی ہی کہ آنحضرتؐ سی التماس
کیا کہ اگر بعد آپ کی میری ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکہون حضرتؐ نی اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرتؐ کی پیدا ہوئی حضرت
علیؓ نی اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کہ اونکی قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام ہی حضرتؐ کا رکہنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سی یہ ہے

وبہ اخذ مالک قال القاضی عیاض وعلیہ جمہور السلف وفقہاء الامصار ۱۲ ع

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی وہ ممنوع ہی اور زمانہ شریف میں شدت توی تر تھا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علیؓ نے جو کیا تو وہ مخصوص تھا اونکی لیے اور کہ جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع میں ایک حدیث ہی اس مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست ناموں تمہاری کی طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیا علیہم السلام کی ناموں کی یہ نام دوست ہین بہت دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین یا کم ۱۲ع **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ له قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نام رکھیو غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کہ کیا اس جگہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہو وے وہ فرضا پس کہے گا جواب دینے والا نہین یسار یا رباح یہان نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسیر سے ہی بمعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سے ہی بمعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سے بمعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سے ہی بمعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سے ہی پس اس طرح کی نام رکھنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھروالون سے پوچھے کہ فلانا یہان ہی اور کہے وہ کہ نہین ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات معین ہی اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اور اسی سے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین ناموں پر نہین ہی بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکھتا ہی اور کہا نووی نے کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہین اس طرح کی نام رکھنی نہ تحریمی ۱۲ع **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینھی ان یسمی بیعلی وبرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایته سکت بعد عنھا ثم قبض ولم ینه عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کرین نام رکھنی سے ساتھ یعلیٰ اور ساتھ برکت کی اور ساتھ افلح کی اور ساتھ یسار کی اور ساتھ نافع کی اور ساتھ مانند انکی کے پھر دیکھا مین نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سے پھر وفات کیے گئے اور نہین منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنی سے نہی واقع نہین ہوئی کہا طیبی نے کہ گویا جابر نے علامتین نہی کی دیکھین سنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تھی اور نہین سنی نہی کو تحقیق اسلیے اس طرح کہا ولیکن نہی اوس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنی کا پھر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبح ناموں مین فرق کرتے نہین ہین حرج مین پڑینگی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثه رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مرد وں کا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاوے بادشاہ بادشاہوں کا بادشاہ نہین ہی بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہے سوای اللہ تعالیٰ کی جیسا کہ بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شرکت کا بھی اس نام مین نہین رکھتا ۱۲ح **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم سموھا زینب رواہ مسلم

اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہا گیا تہا میرا برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت سراہو اپنی نفسون

اہل نیکی کو یعنی نام کہو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ایسا نام رکہنا جسمین نفس کی تعریف ہو منع ہی **وعن** ابن عباس

قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی تہین جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکی کو جویریہ اور تہی حضرت

مکروہ رکہتی یہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکوکار کی پاس سے

اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کی پاس سی اچہا نہین ہی اور رکان مکروہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہی ہی کہ حضرت ہی کی خبر دی ہو مانی الضمیر کی اور سبب

ممانعت اسطرح کی نام کہنی کا یہان یہ فرمایا اور در باب زینب کی تزکیۂ نفس اسلیے کہ مزاحمت اس باب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کی رکہتی ہین

شاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصداً اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نفس کی یہان اور یہ بہی ہی کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس سی نکلی

فلانی کی پاس سی مستعمل و متعارف تہی پس یہان اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان بہی ہو اور تزکیہ اور کراہت

کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہی **ع وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَمِيْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ

نقل کی یہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی و عاصیہ رکہتی تہی بمعنی سرکشی اور تکبر در تعظیم کی عیوب و نقصان انقیاد اور زبونی سی سبب

ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ بُری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہی **ع وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ

ابْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی لایا گیا منذر بیٹی ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس کہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر

اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانی والی نی فلانا فرمایا نہین لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ

راوی کو وہ نام معلوم نہ تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانی کی ہی **ع وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَ

فَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَاِنَّ

مَوْلَاكُمُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی

سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری

اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی

مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبد

یا اسی طرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امت بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور مالک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنی لڑکی کے

اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ اُنکو لیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈہی ہون

انکی ساتہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکہتی اور ہوسکتا ہی کہ بسبب قوت مستعد ہونی انکی کی خدمتگذاری مین کہتی ہون پس

فرماتی ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علما نی کہ نہی الفاظ عبد اور امت سی اس صورت مین

ہی کہ یہ وجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت غلامون کی ... جیسے کہ قرآن حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے والصالحین من عبادکم وامائکم
وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شی اور اسی طرح حدیثون مین بہی بہت آیا ہی اور جیسے کہ مالک کو فرمایا ساتہ محافظت کے ان کی بعضی الفاظ ناشایستہ سی ملوکون کو
بہی فرمایا کہ نکہین اپنی مالک کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی
پس اطلاق آدمی پر وہم ڈالنی والا شرک کا ہی اور یہہ بہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن مین آیا ہی اذکرنی عند ربک یعنی رسید کہی اسلیے کہ سیادت اور
فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین
متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتِق پر اور معتَق پر
جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولا
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نہ رہی دونون روایتون مین حاصل یہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعظیم کے منع ہی والا نہین تم ع **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایة له عن وائل ابن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ
ف حبلہ ساتہ زبر ح اور ب کے اور ساتہ جزم ب کی بہی ہی بمعنی درخت انگور کی اور کہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کے اور یہی نام
ہین مو نام لیا کر ولیکن کرم نہ کہا کر و اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی اسلیے کہ وصف کرنا ساتہ کرم و خیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی منشا سب برائیون تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت لانی اوسکی کا ہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمانی کہ جب وصف کیا تونی کسیکو ساتہ کرم کی ثابت کیا تو اوسکی لیی تمام بہلائیان تم ع **وعن** ابی ہریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبة الدھر فان اللہ ھو الدھر رواہ البخاری اور روایت ہی
ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبة الدھر اور کہتی تہی ایسی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلیے کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سی ہی فاعل حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی تم ع **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدھر
فان اللہ ھو الدھر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی غثیان و شورش دل یعنی جی
متلانا ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنے کی تم ح
وذکر حدیث ابی ھریرة یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی یؤذینی ابن آدم

باب الاسامی **الفصل الثانی** عن شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم
قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن
ہذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرہم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابو داود والنسائی
روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اوسکی قوم کو کنیت کرتی تھی اون
اوسکو ساتھ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے حکم اور طرف اوسی کی ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے
تو ابو الحکم کہا اوس نے کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کی آتی ہے میری پاس پس حکم کرتا ہوں میں میان اونکی پس راضی ہوتی ہین
دونوں فرقی ساتھ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگوں کی پس کیا ہے واسطی تیری اولاد سے کہا میرے
اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا اونمیں کہا میں نے شریح فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ اوصاف
جیسی کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کی طرف اولاد کی جیسی کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مجالست کے ہوتی ہے جیسے
ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا اونکو احوال مین کہ اونکی ساتھ بلی تھی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور
طرف اوسی کی حکم ہے یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسی کی طرف ہے نہیں رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اوسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص واسطے ذات باری کی ہے
کی لیے ہے اوسی نے غیر اوسکی کی لیے اور کنیت ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنے کا اوسکی صفت میں اگرچہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے اوپر ابو الحکم بسبب وہم دلانے الخ
وعن مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی مین نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا
مین نے میں مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور ابن ماجہ نے **ف**
یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اوسے کہتے ہین کہ کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹی ہوئی ہو اور اس نام میں یہ ہے کہ یہ دلیل ہے اور حضرت عمر نے
کلام مذکور از راہ خوش طبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام مبدل الخ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسماءکم رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پکارے جاؤگے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنی کی اور ناموں باپوں اپنی کی پس اچھے کرو نام اپنی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** اچھی کہو الخ
یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہے مین اپنے باپ ہی کی نسبت سے اور بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگونکو بنام ماؤں کی پکارین گے اور لکھا ہے علماء نے کہ حکمت اسمیں یہ ہے
کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہوں اور واسطے رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ نہ پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرین گے جیسی کہ ابوین کہتی ہین اور شاید کہ کبھی بنام ماؤں کی یا بعضونکو نسبت باپوں کے
اور بعضوں کو بنسبت ماؤں کی یا بعضی جگہ نہیں اس طرح اور بعضی مین اس طرح الخ وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجمع احد
بین اسمہ وکنیتہ ویسمی ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت
اور کنیت اونکی کی اور نام کہا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نام ساتھ ابو القاسم کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اوس نقل پر یہ ہو نگی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول
جیسی کہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخوں مصابیح کی مین واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضی نسخوں مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہے ساتھ نصب کے اس تقدیر پر کہ یسمی

اس حدیث سے معلوم ہوگا کہ یعنی نام کنیت کری کوئی محمد نامی کو ساتھ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام کنیت جمع کرنی کی پہ جو نقل ہی ع وعن جابر ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سميتم باسمي فلا تكتنوا بكنيتي رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب
وفي رواية ابي داود قال من تسمى باسمي فلا يكتني بكنيتي ومن تكنى بكنيتي فلا يتسم باسمي اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کی پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھ نام میری کی پس نہ رکھی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھی نام میرا ف یہ حدیثین صریح ہین بیچ نہی کی جمع
کرنی کی درمیان اسم وکنیت حضرت کے اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ع وعن عائشة ان امرأة قالت يا رسول الله اني ولدت
غلاما فسميته محمدا وكنيته ابا القاسم فذكر لي انك تكره ذلك فقال ما الذي احل اسمي وحرم كنيتي او ما الذي حرم
كنيتي واحل اسمي رواه ابو داود وقال محيي السنة غريب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے جنا ہی ایک لڑکا پس
رکھا مین نی اوسکا محمد اور کنیت کی ہی مین نی اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہین اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کی
تحریما پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال یعنی جائز کیا نام رکھنی کو ساتھ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور
حلال کیا نام میری کو نقل کی یہ ابوداود نی اور کہا محیی السنہ نی کہ یہ غریب ہی ف شک ہوا ہی راوی کو کہ اول فرمایا حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول
ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونون عبارتون سے ایک ہی ہی تفاوت مقصود مین نہین لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط
تمام رکھتے ہین کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہین اوسی طرح روایت کرتے ہین چونکہ یہان راوی کو شبہہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی
جمع کرنیسی درمیان نام وکنیت کی تحریم کی لیے نہین ہی بلکہ تنزیہ کی لیے ہی ع وعن محمد بن الحنفية عن ابيه قال قلت يا رسول الله ارأيت اذا
ان ولد لي بعدك ولد اسميه باسمك واكنيه بكنيتك قال نعم رواه ابو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ حضرت علی
نے کہا علی مرتضی نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوی میری ہان بعد آپ کی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی یا اورون سی تو نام رکھون مین اوسکا ساتھ
نام آپ کی کی اور کنیت کرون ساتھ کنیت آپکی کی فرمایا اچھا نقل کی یہ ابوداود نی ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جمع کرنی درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے بعد حضرت
جائز ہی اور خلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ع وعن انس قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها رواه الترمذي
وقال هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي المصابيح صححه اور روایت ہی انس سی کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ ایک
ساگ کی کہ اکھیڑا کرتا تھا مین اوسکو یعنی ترہ تیزک اوکھیڑا کرتا تھا اوسکو عرب مین حمزہ کہتے ہین پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ہی نہین پہچانتے ہم
اسکو مگر ساتھ اس وجہ کی یعنی ساتھ اس اسناد کی تذکرہ کی ہی بیچ جامع اپنی کی یعنی حدیث غریب ہی روایت نہین کی گئی ہی مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح مین صحیح کہا
ہی اسکو ع وعن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح رواه الترمذي اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغییر فرماتی تھی بری نام کو نقل کی ترمذی نی ف مثلا ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص کا نام عاصی تھا تغییر کیا حضرت نی اوسکو اور کہا اوسکا
نام [illegible] یعنی ... ع وعن بشير بن ميمون عن عمه اسامة بن اخدري ان رجلا يقال له اصرم كان في النفر الذين اتوا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال اصرم قال بل انت زرعة رواه ابو داود وقال وغير النبي
صلى الله عليه وسلم اسم العاص وعزيز وعتلة وشيطان والحكم وغراب وحباب وشهاب وقال تركت اسانيدها للاختصار اور
روایت ہی بشیر بن میمون تابعی سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ اسامہ ابن اخدری صحابی ہی یہ کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتی تھی تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی پاس بس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم ضرم سے مشتق ہی
بمعنی قطع اور کاٹنی درخت کی ناخوش رکہا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکہا کہ زراعت سے ہی جو ثمر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنی بطریق
تعلیق کے اور کہا اور تغییر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاصی کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان پر یعنی عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے
اور تغییر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسماء الٰہی سے ہی بس لائق ہی یہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہی عزت و غلبہ پر اور داب بندہ کا
ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسی طرح نہیں لائق ہی یہ کہ نام کہا جاوی حمید اسلیے کہ اسماء و صفات الٰہی سے ہی بر وجہ مبالغہ کی بس نام کہا جاوی مگر
عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکی کی اور تغییر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اوسکی غلظت و شدت کی ہین اور مومن موصوف ہی ساتہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغییر کیا نام
شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہی اور نہیں حکم ہی مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغییر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا
تو حکم بطریق اولی لائق تغییر کی ہی اور تغییر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہی اور اسلیے
کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغییر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بہی کہتی ہین اور تغییر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی ٹہرکتی شعلہ کو
شہاب کہتی ہین اور مارا ہانکی جاتی ہین ساتہ اوسکی شیاطین اور ظاہر یہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو نہو مکروہ اور کہا ابوداود نی
کہ ذکر کی مین نی اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین تغییر نامون کا واقع ہوا واسطی اختصار کی **وعن** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ
لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ حُذَيْفَةُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطی ابی عبداللہ کی یا کہا ابو عبداللہ نی واسطی ابی مسعود کے
یعنی شک ہوا ہی کسی راوی کو اسمین کیا سنا ہی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بری سواری مرد کی ہی یعنی
زعموا نقل کی یہ ابوداود نی اور کہا کہ تحقیق ابو عبداللہ کہ مذکور ہوا ہی حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سے تہی **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی
اسکی کی کہ نسبت زعم کی کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا اور زعم فلان کذا اور زعم ساتہ پیش اور زبر زے کی قریب معنی ظن کی ہی کذا فی النہایۃ اور
صراح مین لکہا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و بی اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتہ پیش کی اور زبر اور زیر اوسکی کی قول اور
اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اوس چیز مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہی بس ایک صحابی نی دوسری صحابی سے پوچہا کہ آنحضرت نی زعموا کے
حق مین کیا فرماتی تہی اور مراد بیچ سواری کے الخ تشبیہ ہی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہی پہونچنی بسبب اوسکی غرض کو کہ رکہتا ہی ساتہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو
پہونچتی ہین اور اوای حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور بُرا مقدمہ کلام کا ہی یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ معنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے
نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتی ہین کہ کچہ سند اور ثبوت نرکہی بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کی زبان پر آئی ہی بس چاہیی کہ بیچ روایت و حکایت کے
احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلیے مثال مین آیا ہی وزعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیی کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف
کری اور کہی زعم فلان کذا مگر یہ یقین کیساتہ ہو ساتہ دروغ گوئی اوسکی کی اور چاہیی کہ لوگ اوسکی جہوٹ سی پرہیز کرین اور دغا نہ پاوین اس مصلحت کے لیی درست ہوگی نسبت زعم
کی جیسیکہ محدث وغیرہ کرتی ہین **وعن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ
اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حذیفہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مکہو تم جو کچہ چاہی اللہ اور چاہی فلانا یعنی نہ ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندی کا
ساتہ اللہ کی ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سوای اللہ تعالی کی کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ

نام نوشتہ نام کسی کی
بہیشتہ شقی بطلبی
الٰہی …

سلہ عتلہ غلظت
ستاد غلظت و شدت
…

پھر چاہی فلانا یعنی تا مشیت مشیت اللہ تعالیٰ کی مفہوم ہو نقل کی احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی متصل نہیں اسکی کہ فرمایا کہو جو چاہا اللہ اور چاہا محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی اور یہ منافی نہیں ہی اوپر کی روایت کی کہ جس میں جمع ارشاد اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حذیفہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہووے سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنی کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر ہووے سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈیوں کا اور اموال کا تو اوسکی سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہی اسلئے کہ اوسمیں تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں ہو لیکن خاص منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق اوسکی لیے محتمل تھی پس نہی کی کہ اوسکو سید کہو **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہ کہ دادا اوسکا نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہی کہا میں نہیں ہوں تغیر کرنیوالا اوس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میری نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی سختی خاندان ہمارے کی سختی اتک نقل کی یہ بخاری نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہیں اور سہل ضد اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنے نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ کہا اور نام بُرا ہی رہنے دیا بشومی اوسکی کی اوسکی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نہ کرنا اوسکا ابتدائی ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تھی اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان و تہذیب اخلاق کی مشرف ہوئی تھی **وعن** ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کی اور بہتر ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ و عبد الرحمن یعنی ہیں مانند اونکی کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی کی اور خوب سچے ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ناموں کے حرب اور مرہ کہ معنی تلخی اور تلخی کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب و حمار اور عبد شمس اور مانند انکی کی اور حارث کی معنی ہیں کسب کرنیوالا اور ہمام ہمیشہ ہی معنی قصد وارادہ کی اور کوئی شخص بے ہمت خالی نہیں اسلئے انکو خوب سچا فرمایا **باب البیان والشعر** باب ہے بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکھا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتی ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والی نے قصد و نیت اوسکی کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہیں **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آئی دو شخص جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت انکے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اوسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمیں دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن بدر تھا اور لقب اوسکا زبرقان تھا اور دوسری کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں لیکن عمرو اوس بات کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اوسکا دیا اسطرح کی برائیاں اوسکی بیان کیں زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

بیضا اول سحر کی مانند ہی اور خلاف اسکے بھی آیا ہی کہ ما اعتقاد کرتا ہی دلون کی جسطرح کہتا ہی اوپر اسکے حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی عالم سحر کا رکھتا ہی
پیچ تغیر حال اور پہیرنی دلون کی کہ جیسی کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسری حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہ
کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کی فرمایا اوسکی تعریف میں ظاہر یہ ہی کہ محتمل دونون وجہ کو ہی اور معنی یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون
کی اور عاجز کرنی کی طاقت سے مثل اوسکی اور یہ ممدوح ہی اگر حق میں ہو اور مذموم ہی اگر باطل میں ہو جیسیکہ حدیث میں آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح

وعن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی اون مین فائدہ کی بھی ہوتی ہین ۔ مولانا

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوے وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی تکلف کرنا
کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور متوجہ کرنی اونکی کی اپنی طرف برا ہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہی کہ وہ یہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوای اللہ کے فانی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تھی اور جاہلیت و اسلام مین معزز و مکرم ہی اور ایک سو ستاون برس کی عمر اونکی ہوئی ہی **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ
اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو بیتون مین سے امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یاد ہین مجھی فرمایا کہ ہان پڑھ پس پڑھے مین نے روبرو حضرت کے ایک بیت
پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی مین نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑھ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑھین مین نے سو بیتین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ
ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تھی اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے بہت سیکھا تھا اور عبادت
اور دینداری کی باتین کرتا تھا اور ایمان بہشت و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اوسکی حق مین فرمایا امن شعرہ
وکفر قلبہ اور وہ حریص تھا اوپر پوچھنی اور جاننی خبر کی اوصفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان کہتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا جب سنا کہ قریش مین
ہونگے اور صفات آنحضرت کی بہ تفصیل جانین پھر گیا اس طرف سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور رکہا تھا مجھی ایمان لانا اوسپر ثقیف سے نہ ہوا اور ابن جوزی نی کتاب
وفا مین لکھا ہی کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کی سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کاش کی پاؤن اونکو اور خدمت و مدد اونکی کرون جب خبر نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور
راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی
اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکھی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین تو الخ جب اونگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو
فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تھی اوسکو اور معنی یہ ہین کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہی تجھپر اس لیے کہ تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتھ کسی چیز کے
یعنی ہلاک و قطع کی سوای اسکی نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہ بھی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اوسکی کی ہی ثواب ملیگا اسپر جیسیکہ کہا و فی سبیل اللہ ما لقیت

اور ساتھ میں تقیید نہیں ہی اسکو کہ اگر نظم وغیرہ راہ میں پوچھی تو صحیح یہی ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین شعر سے
اور قصد و نہیں صادر ہوا اوسکا حضرت سی سلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما علمناه الشعر اور جواب اسکا یہی ہی کہ معنی شعر کی یہی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسی کہ اوپر معلوم ہوا
اور صادر اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت کی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ قبیلہ رجز سی ہی اور رجز کو اہل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کی کبہی شعر کہی وہ شاعر نہیں ہی اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناه الشعر یہی ہی کہ وہ شاعر نہیں ۱۲ع **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظة لحسان بن ثابت اهج المشرکین فان جبریل معك وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللهم ایده بروح القدس متفق علیه اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ
کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبریل ساتھ تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کی اور تہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دی میری طرف سی یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوت دی حسان کو ساتھ جبریل کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سی ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نی محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
بن ثابت انصاری ہین صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹھ برس کفر مین گذری اور ساٹھ برس اسلام مین ۱۲ع **وعن** عائشة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اهجوا قریشا فانه اشد علیهم من رشق النبل رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہینکنے تیر کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کرین اونکی بعد ہجو کرنی اونکی کی مسلمانون کی اور اس سی پہلی ہجو اونکی نکرین تا باعث
ہجو مسلمانون کی نہو موجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنها** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدك ما نافحت عن اللہ ورسوله وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول هجاهم حسان فشفی واشتفی رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبریل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور
ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رض نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ بہی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنه
یقول واللہ لولا اللہ ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینة علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنة ابینا یرفع بها صوته ابینا ابینا متفق علیه اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی جس
زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتی تہی یہان تک کہ غبار آلودہ
ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی تہی یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز
پڑہتی ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہماری اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر سبب اسکے کہ جب ارادہ
کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنی کا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتھ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور رعنائی اور دونی مسلمانون او
کافرون سی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کی ۱۲ع **وعن** انس قال

جعل المهاجرون والانصار يحفرون الخندق وينقلون التراب وهم يقولون نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا
ابدا يقول النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجيبهم اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة متفق عليه اور روا[یت ہے]
انس سے کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اوٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس شعر کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے اونکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں ہے زندگانی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار
اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تسلی ہے صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ الخ

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف رجل قيحا يريه خير من ان يمتلئ شعرا
متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کر دے پیٹ اسکی کو بہتر ہے بھرنے
پیٹ کے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق ہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رہے
پس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر مذموم سے وہ مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کی الخ

الفصل الثاني فصل دوسری

عن كعب بن مالك انه قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد انزل في الشعر ما انزل فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه والذي نفسي بيده لكانما ترمونهم به نضح النبل رواه في شرح السنة وفي الاستيعاب
لابن عبد البر انه قال يا رسول الله ماذا ترى في الشعر فقال ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه روایت ہے کعب بن مالک سے یہ
کہ اونھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے کی ہے گویا کہ مارتے ہو کافروں کو ساتھ شعر کی مانند مارنے تیر کی نقل کی شرح السنہ میں
اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد
کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کی اور ڈراتے تھے رعب سے اونکی کی اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکے کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے
اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر سے تاسف کی اوپر حال اپنے کی عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیچ مذمت شعر کی آیت اوتاری والشعراء
يتبعهم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعرا کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں ہے کہنے والا اوسکا اون شعرا میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ انہیں استثنا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اونکو ساتھ قول اپنے کی الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ الخ **وعن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحياء والعي شعبتان من الايمان
والبذاء والبيان شعبتان من النفاق رواه الترمذي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخیں ہیں
ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان
میں ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور
مسکینی اور شغل عبادت اور صلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بوجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے
اور تقوی کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کی الخ **وعن** ابي ثعلبة الخشني
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احبكم الي واقربكم مني يوم القيامة احاسنكم اخلاقا وان ابغضكم الي و

ابعدكم مني مساويكم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفيهقون رواه البيهقي في شعب الايمان وروى الترمذي نحوه
عن جابر وفي روايته قالوا يا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفيهقون قال المتكبرون اور روایت ہی
ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب تر ہین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجہہ سی قیامت کے بہت اچھی خلق والی تمہاری
ہین اور تحقیق دشمن تر ہین تمہاری طرف میری اور دور تر ہین تمہارے مجہسے بد اخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنی والی تکلف کر کر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالے
کلام مین بغیر احتیاط کی اور تکبر کرنیوالے نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت سے ترمذی سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** فوق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور منہ بہر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بکیا کرتی ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریرین بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچھ کہ خطبون مین اور وعظون مین بہ نیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنی کی طرف
طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہ لوگون کی کلام کرین نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولین سامنی ان پڑہون کے کہ یہ بہی اچہا
نہین ہی ع **وعن** سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون
بألسنتهم كما تأكل البقرة بألسنتها رواه احمد اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کہاوی کی ساتہ زبانون اپنی کے جیسے کہاتی ہی گای ساتہ زبان اپنی کی نقل کی یہ احمد نی **ف** ساتہ زبانون الخ یعنی زبانون کو
وسیلہ کہانی کا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرینگی جہوٹ اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین اور حاصل کرین اون سی دنیا
اور خواہش نفسون اپنی کی جیسی کہاتی ہی گای الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارہ کی درمیان تر اور خشک اور شیرین
و تلخ کی اسطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ح **وعن** عبد الله بن
عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة بلسانها رواه
الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالے
دشمن رکہتا ہی اس شخص کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتہ زبان اپنی کی یا پہیری زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسی کہ پہیتی مین اور کہاتی ہین چارہ گای ساتہ زبانون اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ
کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کے ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مررت ليلة اسري بي بقوم تقرض شفاههم بمقاريض من النار فقلت يا جبرئيل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء
امتك الذين يقولون ما لا يفعلون رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی گذرا مین جس رات کو کہ معراج کرائی گئی مجہکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتہ مقراضون آگ کی پس کہا مین نی اے جبرئیل کون ہین یہ لوگ کہا یہ ہین واعظ
قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگون کو نیک کام کرنی کو کہتی ہین اور آپ
نہین کرتے اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ سلیمی امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین بہتر ہی لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین کرتا ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم صرف الكلام
ليسبي به قلوب الرجال او الناس لم يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکہے پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا کہ پہیرے اوس سے دلوں کو آدمی کے یا سبب اوسکی دلوں کو لوگون کی نہین قبول
کریگا اللہ تعالی اوس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عمرو بن العاص أنه قال يوما وقام رجل فأكثر القول
فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت أو أمرت أن أتجوز في القول
فإن الجواز هو خير رواه أبو داود اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ اونہوں نے کہا ایکدن جس حالت میں کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنے کو یا وعظ کہنے کو
اور بہت کہا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کی یہانتک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اوسکی سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف**
حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کی یعنی کہ لو قصد الخ مقولہ ہے قال کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کی پہر
اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو ع **وعن** صخر بن عبد الله بن بريدة عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول إن من البيان سحرا وإن من العلم جهلا وإن من الشعر حكما وإن من القول عيالا رواه أبو داود اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے
کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ سے اونہوں نے نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر
اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کہنے والی پر یا ملال ہے سننے والی پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجہتا
نہیں اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گران ہے اوسپر کہ نہیں چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بعضا علم جہل ہے اوسکی دو معنی ہیں ایک تو یہ
کہ مراد ہے کہ سیکہے ایسی علوم کہ احتیاج نہیں ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی کی اور چہوڑ دے اون علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ اونکی یعنی قرآن اور علوم دینی اور
حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرتے ہیں جہل کو علوم ضروری کی اور ہوتے ہیں باعث اوسکو جہل کہا دوسری یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرے جاہل اسلیے ہوا
کہ جو کوئی علم کیے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک شخص دعوی علم کا کرتا ہے اور اپنی گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے یہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ
جہل ہے حکم ساتہ پیش حرف کی یعنی حکمت کی ہے اور باقی معنا میں کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أو ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح أو فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطے منبر مسجد میں کہ کہڑے ہوتی اوسپر کہڑی ہو کر فخر کرتی حضرت کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ
کرتی حضرت کی طرف سے اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہے حسان کی ساتہ جبرئیل کی جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** أنس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له أنجشة وكان
حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنے والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ آہستہ ہانک اونٹونکو اے انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نے مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہ شیشون کی ضعیف عورتونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہ گانے اور آواز کی کذا فی الصحاح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسیکو علما میں سے خلاف نہیں اسمین
اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تہک جاتی ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں اور حدی کہتے ہیں پس اوس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتی ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور قوارير جمع
قارورہ کی ہے یعنی شیشہ کی اور معنی آخر جملہ کی وجہ یہ ہے کہ بسبب ضعف و نرمی کی کہ عورتون کا بدن ہے تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش میں جب سے نجر

طبیعت اوسکے سننی مین لگی ہی اور وسوسی لیتی النسا ہی اسی سبب سی فضیل بن عیاض نی فرمایا الغنا رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ احتمال شرع
مین عیب ہی لیکن سوء ظن کی طبیعی ہر اعتبار مین مین احتیاط کی جلنی اولی ہی کہ ناقلا اور حقیقت مین افعال واقوال آنحضرت کے واسطی تعلیم و تلقین امت کے
ہین اکثر شارحین نی دوسری معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ کی ع **وعن** عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی وروی الشافعی عن عروۃ
مرسلاً اور روایت ہی عائشہ سی کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر
کلام ہی پس اچھا اوسکا اچھا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہی اگر اچھا مضمون ہی تو وہ شعر اچھا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہ دارقطنی نی اور نقل کی
شافعی نی عروہ سی مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جسوقت چلتی تھی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج مین کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان وہ روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سی بہتر ہی اوسکی لیے بھرنی سی ساتھ شعر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف**
چونکہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑھتا ہی وہ بیباک اور بی محابا چلا جاتا ہی اور التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جاتا کہ نہایت شان ہی شعر کا اور بھری ہوئی
شعر کی باطن مین اوس بیحیا اور بی ادب پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب و رحمت آپ سی اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اوسکی مغرور و مبتلا تھا **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ راگ جماتا ہی نفاق کو دل مین جیسا کہ جماتا ہی پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی راگ ہی سبب نفاق کا
روایت ہی ابن مسعود کی ابن سی یہ الفاظ آئی ہین کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب
کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ گانا ساتھ بری آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سی تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کی شعار شراب پینی والونکا
ہی مانند عود اور طنبور اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سننا بھی شرع **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی
اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الآخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی
نافع سی کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نی بانسری کی آواز پس رکھین دونون انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوئی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور
اجتناب کے پھر کہا واسطی میری پیچھی اسکی کہ دور ہوئی اے نافع کیا سنتا ہی تو کچھ یعنی اس آواز سی کہا مینے نہین پس اوٹھالین انگلیان اپنی دونون کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی
تھا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نے مانند اوس چیز کی کہ کیا مین نے کہا نافع نی اور تھا مین اوسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابو داود
ف یعنی اس سبب سی مجھکو منع نکیا سننی اوسکی سی کہ مین چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہ تھی تا کوئی نکہی کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی
اور ورع کی تھا اور نافع کو بھی اس سی منع کرتی اور کلام در باب غنا کی طول ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی
اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچھ مقام نہی مین واقع ہوا ہی مراد یہ ہی کہ اوسکی ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کرتی ہین در مختار و قاضی خان مین لکھا ہی کہ سننا

باب حفظ اللسان والغيبة والشتم

ع شروع کہین نہین انگلیان کہ سی آنحضرت ہی منقول ...

یہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ کہنا چاہی خصوصًا غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ بچا ہی کسی کی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة رواه البخاري روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکی کی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوی کلام بیفائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہون مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ایسی ہی وعدہ فرمایا جزای اعمال کا ہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ع ح **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالا يرفع الله بها درجات وإن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في جهنم رواه البخاري وفي رواية لهما يهوي بها في النار أبعد ما بين المشرق والمغرب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم باعتبار حال آنکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی بات کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی دور تر ہے اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جاننا چاہیی ایک بات کہ بندہ کے زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ منع کی مار ڈالنی مسلمانون کی سی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسی کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہ بیشک کفر ہی قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کی اور حلال و مباح جاننی کی کفر ہی ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل قال لأخيه كافر فقد باء بها أحدهما متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرا ہی ساتہ اس کلمہ کفر کی ایک اون دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہی اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہ کہنی والا کافر ہوا اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنتا ہی انکو بعضی علما ذی مشکلات سی بسبب اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی کی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک توجیہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی کے

پس اس صورت مین معنی بار بہا کی یہ ہون گی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوپر معصیت تکفیر
اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج
مانند تمام اہل بدعت کی کافر نکہی جاوین کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار
بلکہ تمام اہل سنت وجماعت سی پس وہ کافر ہین بالاجماع بلا نزاع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ
رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ
جسکو وہ کلمہ کہا اس طرحکا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق وکافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو
آپ کافر ہوا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس
طرحکا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص کہ گالی دینی والی آپس مین گناہ دونونکا کہ کہیں وہ اوپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ پہلی والی پر ہی کہ ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی یعنی نہ کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا
کہنے پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ
ہوتا ہی دونو پر ہی گناہگار بسبب تعدی کی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف**
صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی معنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مردکا ہوا اور یہی مقام مین پونہچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیاء واسطی رحمت کے اور
نزدیک کرنی لوگون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہو اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہیں اور اسلیے خصلت
پسندیدہ اہل سنت وجماعت کے ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہ اوسکی ذکر میں اور ساتہ
لعنت کرنے بدون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت ہے اور کوئی اوسکو لعنت کری نکری جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہ مرنے
اوسکی کی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت وشتم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل تعالی سی اور اسکی سی یہ تو مخصوص کافرون
کی لیے ہی اور دوسری دوری اور محروم رہنے مقام قرب رضای حق سی کیلیے اور ربا ساتہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال و
اورادکی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی ہی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی بھی لعنت سے
نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ صفت نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار یا دو بار **وعن**
اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنی والی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالے

دن قیامت کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اور یہ امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الٰہی کیا تہا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنی والون کو کہ لعنت عادت ہی خدا اونکی ہی جبہ شہادت یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہونی کا دن قیامت کے ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سی زیادہ ہلاک ہونی والا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنی کی لوگون کو رحمت الٰہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکی کی تو وہ کہنے والا اون کا سب سے زیادہ ہلاک ہونی والا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سی دیکھا اور رحمت حق سی ناامید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكَهُمْ ساتھ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہی اوسکی معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگونکو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک ہونی کی معاصی ہین ڈالتا ہی اسلیے کہ سننی اس کلام کی سی شکستہ دل اور ناامید بی شوق ہوتی ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر وجلال کی ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کی کرنی اور ساتھ رحمت ومغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا خوب ومفید ہی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کے کرنا چاہیے ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہی وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کی اور آتا ہی دوسری جماعت کی پاس دوسری طرح یعنی ہر جماعت سی از راہ خوشامد کی ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکی کی ہو رعایت حق کی نہین جیسے کہ حال منافقون کا تہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائی ہونکی چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسری کو پہونچاوی اوپر وجہ فساد کی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو اپنی اوپر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی کرنی کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہونچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکی کی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہونچاتا ہی بالخاصیۃ طرف فسق وفجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہی طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑا جہوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہونچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہی طرف آگ کی **ف** لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکی لیی مقام صدیقیت اور

یعنی اگر ازراہ ... کسب حسنات اور اجتناب سیئات کو اور اطلاق کیا جاتا ہی اور عمل خالص ودائم ... کام ...

ثواب اوسکا یا لکھا جاتا ہے نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک اللہ تعالے کے یا لوگ اپنے گمانون مین نام اوسکا صدیق رکھتی ہین اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ اس صفت نام کی اور ڈالا جاتا ہے لوگون کی دل مین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہ سچا ہے برقیاس قول اللہ تعالے کی اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنی والی پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے ثابت کیا جاتا ہے اوسکی لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے بغض رکھتی ہین تمّ **وعن** اُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ ہی ہون اور پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کیطرف سی دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر مین بگاڑ ہی آپس کی اصلاح کی لیے کہتا ہی ایک کیطرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنی نکہا ہو تمّ **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی منہ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین اور تمہاری طمع مال کے برابر ہی کہ تعریف نہ ہو یا مطلقاً اونکی منہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنی خاک کی قلت و حقارت مین تاکہ ہجو نکرین تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹھی خاک کی لی اور سامنے امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالی کی منہ مین ڈالدی اور سامین ہی جو بہی تعریف کرنیوالی کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنی کی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کرے کسی کی اچھی فعل او رامر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بھلائیون کی کرنی کی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنی مداح برا تمّ **وعن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کے کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نے وائی تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنی والا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال انکا اللہ تعالے جانتا ہے حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنی والا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسی کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کی کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان کرتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک معانی کے کہ ممدوح کو اوس سی عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبہی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جیسا کہ تعریف سنی ہی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نی تمّ **ف ۲** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سی اور دوسری یہ ہے کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچی پس اس سی بہی نہی کی گئی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اسکی پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کی کہ اوس مین ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین عالمگیر تمّ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ

فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهته رواه مسلم وفی روایة اذا
قلت لاخیک ما فیه فقد اغتبته واذا قلت ما لیس فیه فقد بهته اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز و صفت کی کہ
ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کی یعنی اوس شخص میں کہ اوسکو بدی سے ذکر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنی اگر وہ صفت بد اوس میں ہے
اور بیچ میں ہے کہا اور اوسکو ناخوش لگتا ہے تو بھی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اوس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہو اوس میں وہ
چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کہا تو نے اوسپر یعنی غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا و بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم
کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جس وقت کہے تو واسطے بھائی اپنے کی وہ چیز کہ اوس میں ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور جس وقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اوس میں پس تحقیق
بہتان کیا تو نے اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت برا اور نسبت اور گناہوں کی زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم ہیں ایسے لوگ کہ
بچے ہوں اس سے غیبت کہتے ہیں کسی کی یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن میں ہے یا اوسکی عقل میں یا اوسکی دین میں یا اوسکی دنیا میں یا او
خلق میں یا اوسکی نفس میں یا اوسکی مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اوسکی خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا نشست میں یا خاست
میں یا اوسکی حرکات و سکنات میں یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی میں اور بدخلقی اور خاموشی میں اور سوائے انکے میں جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اسکی خواہ ذکر
کرنا ساتھ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھ آنکھ اور بھوں و سر اور ہاتھ اور مانند انکی کی اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسی کو نقصان
مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اوسکی منہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا
یہ ہے کہ بخشوالے اوس سے جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہے اور اگر نہیں پہنچی ہے یا وہ مر گیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے
اور بخشوانے میں لازم نہیں ہے کہ تفصیل کہے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے میں نے بخش دے اور صحیح ہے بیچ استغفار کرنے کی اوسکی لیے
کہ جسکی غیبت کی ہے یہ کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے **ف ۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کی نہیں مضائقہ ہے اور
مکروہ ہے اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جو نہیں ہے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہاں تک کہ نام لے ایک
قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہنچاتا ہے لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ اوس میں ہے نہیں ہوتی
غیبت اور اگر خبر پہنچا دے سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہیں گناہ ہے اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان و عالمگیریہ **وعن** عائشة ان رجلا
استاذن علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشیرة فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیه وسلم فی وجهه
وانبسط الیه فلما انطلق الرجل قالت عائشة یا رسول اللہ قلت له کذا وکذا ثم تطلقت فی وجهه وانبسطت الیه فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم متی عاهدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلة یوم القیمة من ترکه الناس اتقاء شره وفی روایة
اتقاء فحشه متفق علیه اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنے کا پس فرمایا اذن دو اسکو آنے کا پس
برا ہے اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطے اوسکی اور میٹھی باتیں کہیں اوس سے پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا
حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اوسکے حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتیں کہیں اوس سے پس فرمایا حضرت نے
کب پایا تو نے مجھ کو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کی مرتبہ میں قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیں اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی کی اور ایک
روایت میں واسطے بچنے فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص آنے والا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفة القلوب سے سرکردگان عرب سے اور اپنی

اور فرمایا حضرت نے یہ بہت برا بیٹا ہی قبیلہ کا تھا اور وہ شخص عیینہ بن حصن تھا او ر یہ مولفۃ القلوب سے تھا جنکو تالیف قلوب کے واسطے کچھ دیا کرتے تھے اور ابتدا اسلام میں یہ مسلمان ہوا تھا اور وہ ایمان مین ضعیف تھا اور اوسکو احمق مطاع کہتے تھے یعنی احمق کہ اوسکی اطاعت کرتی تھی قوم اور اوسکا ہر حال ظاہر ہو گیا اوسکی زندگی میں اور بعد وفات آنحضرت کی مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکر کی پاس اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کہ مسلمان ہوا اور اوس وقت بیچ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کا اوسکے اخلاص نہ تھا اور کہا گیا ہے آنحضرت کا اوسکی حق میں علامات نبوت اور معجزات سی تھا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکی دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سے ظاہر ہوئی اور یہ حدیث اوسکی واسطی ظاہر کرنی حقیقت حال اوسکی کی تھی تا لوگ اوسکو پہچانیں اور فریب نکھاوین اور فقہا میں یہ بات غیبت نہ تھی اور نووی نی کہا کہ حضرت نے اوسسے نرمی کلام کیسی واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کی یہہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونوں کی سوا اور یہ مباح ہی اور بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنی کی اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سی اور ان دونوں کی فرق سے جاہل ہیں اور حضرت سے جو فرمایا کہ کیسا برا ہی بیٹا قبیلہ کا یہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نی مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا آپنے اوسکو حاضر میں جیسی کہ برا کہا تہا غائب میں اور واسطی اوسی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکھی ہیں ایک تو یہ کہ بسبب فحش اور سخت نکہا سبب اسکے کہ فحش گو تھا ملا ہوا یعنی نہوں لوگ ساتھ ترک کرنی اونکی کی بسبب فحش اونکی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکی چھوڑ دیا ہی اوسنی اور اوسکی شر پر اوسکو برا کہا اور برا شخص وہ کہ چھوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی برائی اوسکی سی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت میں ہی یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کی جاتی سخت مگر آشکار کرنی والی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہی یہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری حالانکہ تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگوں سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہیں عذاب کیا اوسکو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا میں نی آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہ لکھی ہیں کہ سلامت کہی جاتی ہی یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکھی ہیں اور ملا علی نی لکھا ہی کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکھا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کسی حرام تہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہیں رکہا ہی علماء نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت و تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی **وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی من کان یؤمن باللہ باب الضیافہ میں

الفصل الثانی

یعنی دوسری فصل **عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ قَالَ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دی جہوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ بہشت کی اور جو شخص کہ چہوڑ دی جہگڑا اور اوس حالت میں کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کی اور جس شخص نی کہ اچہا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنۃ کی اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف**

اور بیہودہ ناحق ہو قید سلبی لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضی مواضع میں جائز ہی جیسا کہ جنگ میں بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی میں اور رعایت اہل اسلام میں کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ وہ بیوی اپنی کہتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہی کہ تجھی زیادہ چاہتا ہوں اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تہا لیکن برفع نزاع کی اوسنی از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ نتیجہ غیر مردی کی ہی کہ سکوت کرنی سی اوس میں کوئی خلل دین میں نہ پہنچی امام شافعی رحمہ سی منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا میں نی ہرگز مگر دوست رکہا میں نے کہ حق اوپر ہاتہ خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ مراد یعنی جھگڑے کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتھ ظاہر کرنی خلل کی اوسمیں باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراء یہ کہ ترک کری انکار و اعتراض کو پس جو کلام سنی تو اگر حق ہو تصدیق کرے اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کی تو سکوت کرے اوس سی اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی وصفات و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف یہان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو بہشت میں یعنی اسباب جو داخل کرنی اونکی کی بہشت میں ساتھ فائزین کی ہیں اون میں سی کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں دو چیزین کاواک منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ادنی تقوی کا یہ ہی کہ بچی شرک سی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچی خطرہ ماسوای اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کری وے پر کہ جو بدی پہونچاوی اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوی میں ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سی اعمال ظاہر کیئے اور حسن خلق سی اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتھ خالق کی کہ بچی تمام نواہی سی اور بجا لاوی تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتھ خلق کی اور منہ کہ زبان بہی داخل اوسمیں ہے اور پڑنا بیچ کہانی اور پینی حرام کی اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ زبان کی ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت حق کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی

وعن بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ لہ بہا رضوانہ الی یوم یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ایک بات بہلائی کی نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی خوشنودی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اوسکی اوپر خفگی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کری اوس سی نقل کی یہ شرح السنۃ میں اور روایت کی مالک و ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوس سی اور برزخ میں بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی سو رہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کے اوٹہی گا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ میں ہوگا پہر داخل ہوگا بہشت میں اور وہان کی نعمتیں پاوے گا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حق میں عکس اسکے سمجہ لی یعنی توفیق نہ دیگا الخ تلک الخ کی یہ نہیں ہی کہ رضا اور غضب اوسدن تلک ہی بعد ازان منقطع ہو نگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد پہلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی انتہی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین میں اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو

وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہون نے اپنی باپ حکیم سے حکیم نے نقل
کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہے واسطے اوس شخص کے کہ بات کہے جھوٹ تاکہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو وای ہے واسطے اوسکے وای ہے واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** ویل کے معنی ہیں ہلاکت عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہے جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور
تشدید کے ہے وعید میں اور جھوٹ بولی اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یارون کے مضائقہ نہیں چاہیے یون کہ اوسکو ہی عادت
و پیشہ بنا لے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ منتہا ہنسانی پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرماتی ہین ع م
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي
بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہین بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اوسکی لوگون کو گرتا ہے سبب
اوس بولنے کی یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پہسلتا ہے سبب
زبان کی اپنی زیادہ تر پہسلنے سے قدم اپنی سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو
بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی کی پانو سے منہ کی بل الٹی کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ع م **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان
کی سبب سے پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے
اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہے اور نفع بھی اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع لیکن جو کہ ضرر محض ہے ضرور و لازم ہے خاموشی اوس سے
اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکہتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنی نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہ اوسکی موجب
ضائع کرنی وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بھی خطرہ و آفت ہے کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور
فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہے کسی نے
اللِّسَانُ جِرْمُهُ صَغِيرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيرٌ كَثِيرٌ ع م **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ
أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات
کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو
گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہیں ہے بیچ اوسکے
خیر کہا یہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال
اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹہنی سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے
شر و فتنہ سے اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت و ملازمۃ البیوت و القناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہے گہر پر اور حقیقت مین
مخاطب پر یعنی بیٹہ گہر مین مشغول ساتہ عبادت مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوے و الا صورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ع م **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ
رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ

... اونہوں نے حضرت کہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا
پس تحقیق ساری اعضا ... زبان ... کی ... کہ تحقیق ہم ساتھ تیری ہیں اگر سیدھی رہی تو سیدھی رہیں گے
ہم اور اگر ٹیڑھی ہو گی ... نقل کی ... ترمذی نے **ف** ... دل ... اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ
فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد ہیں ... الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان
دل کی ... اور اعضا اوس پر عمل کرتی ہیں ۱۲ **وعن** علی بن
الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت امام زین العابدین سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی ہی چھوڑ دینا اوسکا او چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل کی یہ مالک نے اور احمد نے اور نقل کی یہ
ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سے **ف** یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا
اوسکا ہی جو چیز کہ لاحاصل ہو ساتھ اوسکی ... اور نہ غرض ساتھ اوسکی تعلق ہو اور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کری اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنی اوسکی کے
یعنی امر ضروری نہ امر لایعنی ... امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کی معاش میں
اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد میں متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی کہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہو
اور مانند اونکی وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوی اوس سی اور بہرہ مند دولت مند ہووی اوس سی اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات
اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہیں جیسی کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزیں ضرور ہیں اوسکی معاش و معاد
میں یعنی سبب رضامندی حق کی ہیں وہ تو لایعنی نہیں اور سوای اونکی لایعنی ہیں عام ہی کہ وہ چیزیں کرنی کی ہوں یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد
لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کری تو ساتھ او چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اوسکی یہ ہی کہ بیٹھی تو ساتھ ایک قوم کے
پس بیان کری تو اون سی احوال سفر کا اور اون چیزوں کا کہ سفر میں دیکھی مانند پہاڑوں اور نہروں کی اور وقائع کہ واقع ہوں اور بیچ کھانی اور کپڑی
وغیر ذلک پس یہ ایسی امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اونسی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ۱۲ ع **وعن** انس قال توفی رجل من الصحابۃ فقال رجل
ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ کہا وفات کیا ایک شخص صحابیوں میں سی پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونی بہشت کے یعنی برکت صحبت
آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو بیچ او چیز کی کہ ضرور نہو
اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ نا نقص ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسی کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا
بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نی ساتھ داخل ہونی اوسکی کی بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب
میں گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونی بہشت کے سی منع کیا گیا ہو ۱۲ ع **وعن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف
علی قال فاخذ بلسان نفسہ وقال ھذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبداللہ ثقفی سی کہ کہا کہا میں نی یا رسول اللہ
کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزوں سی کہ ڈرتی ہو تم اوسی مجھ پر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ اسکی شر سی بہت ڈرتا ہوں
... اکثر باتیں گناہ کی ... ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہوجاتا ہین اوس سی فرشتی یعنی محافظت کرنی والی کوس بھر سبب بدبو اوس چیز کی ہی کہ لایا بندہ اوسکو
یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نی وعن سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة
ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابو داود اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مین نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجہکو ساتہ اوس بات کی سچا جانتا ہی اور تو اوس
بات مین جھوٹ بولنی والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال حرام ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہ ابو داود نی وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيامة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ہو دو رویہ دنیا مین ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی نقل کی یہ دارمی نی **ف** دو رویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسی کی سامنی
ہو تو ایسی باتین کہی کہ وہ جانی کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کہی کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور مضمون نی اماکہ دو رویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین
عداوت ہی ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جاکر دوسری کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی
کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی مع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان
ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث
غريب اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی
کرنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنی والا یعنی اس روایت
مین وصف کیا فاحش کو ساتہ بذی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنی والا اور عادت کرنی والا اوسکی اور نہ چاہیئی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہ
الفاظ آئے ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ لعنت خدا کی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو نہ کہی تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ غضب خدا کی اور نہ ساتہ
داخل ہونی دوزخ مین یعنی نہ کہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہے اور نہ ساتہ آگ کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وعن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق
ابوابها دونها ثم تاخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه
ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو
یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کے پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیی جاتے ہین
دروازی اوسکے نزدیک نزول لعنت کے پہر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی ایسا ادہر ادہر دوڑی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف
اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کے

نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی متوجہ ہوتی ہے نہیں ہوتی بلکہ جاتی ہے کہ باہر نکل آوے جب جگہ نکلنے کی نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر بس جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہے لعنت نکرنی چاہیے اور تحقیق لعنت کا ہونا بغیر بتلانے شارع کے یقین نہیں **وعن** ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص کے اوڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اوسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اوسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں وہ لائق لعنت کی رجوع کرتی ہے لعنت اوسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حکم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہے اسکو واسطے حکمتوں کے تنگ کرنا اوس ہی اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہے اور اسی طرح ہے ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونے احکام ارادیہ کی چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کی راضی وساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوے مجکو کوئی میری صحابیوں میں سے کسی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات افعال اور خصلتوں بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف سینہ ہوں اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض وبا کینہ نہوں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین تعلیم ہے امت کو کہ کسی کو نچاہیے کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کی بلکہ نزدیک کسی کی کسی کی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی نہو۔ حاصل معنی اسکی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سے اس حال میں کہ دل انکا راضی ہو اپنی صحابہ سے **وعن** عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کفایت ہے تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیبوں سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد ہیں عائشہ نے چاہا کہ ابن عیب کو حضرت کے سامنے ذکر کریں پس حضرت نے عیبت کرنا عائشہ سے نا خوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکی دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردے اور غالب ہووے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اس قدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہے یہ بھی غیبت ہے اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہے ذکر کرنے بعضی عیوب صفیہ کی ہے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت اپنی کی کہتا ہوں ظاہر تکرار کذا سے تعدد نعت اوسکی کا ہے پس شاید دونوں نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھگنی ہے اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت کے کہ وہ نہایت ٹھگنی ہے پس زیادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کی درمیان قول وفعل کی واللہ اعلم **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں یعنی کسی امر میں امور میں سے مگر کہ عیبناک کردیتا ہے اسکو اور نہیں ہوتی حیا و نرمی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات میں ہو تو اوسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیوے **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل

روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بہائی
مسلمان کو ساتہ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی نہیں مرتا وہ عار دلانی والا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اوسکو اور کہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ
توبہ کر چکا ہی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اوسکی متصل اسلیئی کہ خالد نی نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہی
اور اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتی ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد جد نصیحت کی اور باز رکہنی کی اوس سی
اور تفسیر قول یعنی من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سی اور اس روایت مین گرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ روایت کیا اسکو محمد طبرانی نی ساتہ اسناد
جید کی توضیح **وعن** واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان
بہائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلای دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکہتا ہی اوس سی اسپر اگر خوش ہووی گا تو رحم کری گا خدای تعالی
اوسپر اور مبتلا کری گا تجکو ساتہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
مین نہیں دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حال آنکہ ہو میری لیئی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاجاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی سبب اس نقل نکالنی کی نقل کی
یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین توضیح **وعن** جندب قال جاء
اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلہا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم اتی راحلتہ
فاطلقہا ثم رکب ثم نادی اللہم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقولون
ہو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جندب سی کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنی اونٹ
اپنی کو پہر باندہا پانون اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی
پاس کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم اور
کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اوسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہیں رکہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نی کہ ہان سنا ہمنی نقل کی یہ ابو داؤد
نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی اور دعا مین تنگی نکرنی چاہیی کہ یہ بات ہماری ہی لیی ہو اور کی لیی نہو بلکہ تمام مومنین
اور مومنات کو داخل کرنا چاہیی توضیح **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ کفی بالمرء کذبا فی باب الاعتصام فی الفصل الاول اور ذکر کی
گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی ہین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واہتز لہ العرش رواہ البیہقی فی
شعب الایمان روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیرہ تو
غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کی عرش نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف**
ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی وقوع ہونی امر عظیم سی اسلیئی کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتہ اوسکی کہ اوس مین ناخوشی اور نارضا مندی
حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو سوجب کفر اسلیئی کہ قریب ہی یہ کہ پہونچی طرف حلال جاننی حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علمای بی عمل و مشایخ تارکین
ریاکار کی داخل ہی اس مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلای عظیم سی بہت ہی کہ پرہیز کری اونکی صحبت

ح ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطبع المؤمن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن سعد بن ابی وقاص روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے **ف** یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہے صدق اور امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہے بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے کہ جاہل یا ابلہ کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہووے ساتھ ان صفتوں کی ح **وعن** صفوان بن سلیم انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکون المؤمن جبانا قال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن بخیلا قال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن کذابا قال لا رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** یعنی مومن جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہے کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہے اور یہ بھی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانے کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہے ایما ہے اسپر کہ اگر کبھی حکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہے اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کی مٹھی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی میں کثرت سجود سے گڑھا ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور اور مناقب اونکی بہت سے ہیں ح **وعن** ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثہم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منہم سمعت رجلا اعرف وجہہ ولا ادری ما اسمہ یحدث رواہ مسلم اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی پس آتا ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے اونکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص اونمیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اوسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کرے سننے حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل نکرے بغیر دریافت صدق اوسکی کی اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کی حضرت سے ممکن نہیں حکم مرفوع میں ہے مح **وعن** عمران بن حطان قال اتیت ابا ذر فوجدتہ فی المسجد محتبیا بکساء اسود وحدہ فقلت یا ابا ذر ما ہذہ الوحدۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر اور روایت ہے عمران بن حطان سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے اونکو مسجد میں گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابو ذر کیا ہے یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کی ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کی اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کی بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کی سے یعنی اور معین سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت میں یاران خاص سے کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح اوسکی کی ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب کہ ہیں تو بیٹھتا ہی ہوں مح **وعن** عمران بن حصین

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادة ستين سنة روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کی اور ساتھ
پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت و سکی کی شر سے افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت
کلام کی اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کی معنی کہی ہیں مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتوں میں
بہت سے آفتیں ہیں سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنے کی جیسی وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے یوں لکھا ہی کہ
کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف اور
حقائق الہیہ و کونیہ کی یا مستغرق ہو وے لطیفہ قلبیہ بیچ دریائی کر خفی کی اور مستور ہو ساتھ نور ذات و صفات آلہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت
و عبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بے حضوری کی کری اور دل ساتھ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ بسیار ہو وے **وعن** ابي ذر قال دخلت على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله الى ان قال قلت يا رسول الله اوصني قال اوصيك بتقوى
الله فانه ازين لامرك كله قلت زدني قال عليك بتلاوة القران وذكر الله عز وجل فانه ذكر لك في السماء ونور لك
في الارض قلت زدني قال عليك بطول الصمت فانه مطردة للشيطان وعون لك على امر دينك قلت زدني
قال اياك وكثرة الضحك فانه يميت القلب ويذهب بنور الوجه قلت زدني قال قل الحق وان كان مرا قلت
زدني قال لا تخف في الله لومة لائم قلت زدني قال ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك اور روایت ہے
ابوذر سے کہ کہا ابوذر نے داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نے یا راوی ابوذر نے حدیث دراز یعنی حدیث
دراز ذکر کی یہاں مذکور نہیں یہانتک کہ کہا ابوذر نے کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجکو ساتھ تقوی اللہ کے
اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کاموں تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا میں نے زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت
فرمائیے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کئے جانیکا
ہی تجکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگی تجکو ساتھ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی
تیری لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین اور ہدایت کا ہی کہا میں نے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو
چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتوں آلہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے آتا ہی اور جہاد
بلا میں ڈالتا ہی اور مدد کرنی والی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رہتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نزول کے
ہی بسبب کر خفی کی کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچتا رہ بہت ہنسی سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونی ظلمت غفلت اور
قساوت کی اور بجھنے نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اس میں ہی اور کھو دیتا ہی منہ کی نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سے جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب اثر جاتا ہی تو منہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات
حسی اور معنوی کی ہی کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا
نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی کی ملامت ملامت کرنی والی کی سے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھی تجکو لوگوں کے
عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت نصرت الی اللہ کے کرین شامل ہی اگرچہ معنی پر حمل نہ

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی واسطی تعمیم بعد تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ مراد کہین تو قبیلہ
بعد کل کی سبب یا بی فضل و شرف کی اور نہ ڈر ہمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل و ثابت ہنا حق پر بغیر نظر کرنی کی طرف ہیبت لوگون کی اور
تعریف اونکی کی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا او نفس اپنی سی یعنی عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف و نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت
کر اور اپنی تئین لیئن سب سے خوار و ناقص جان ہے تا فکند این خلق از خود بخیر لا جرم گویند عیب یکد گر روایت کیا ہی بیہقی نے انس سے طوبی لمن شغلہ
عیبہ عن عیوب الناس **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ
عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا
اور روایت انس سی کہ اونھی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابو ذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی
پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابو ذر نی کہا مین نی ہان فرمائیی فرمایا دراز
چپ رہنی کی یعنی ساتھ تفکر اور خوش خلقی کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون
کی یعنی کوئی کام بہتر ان کاموں سی نہین **ف** سبکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین
حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ظاہر باطن کی ہی اوسکی خوش خلقی مین اہی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی
اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَکْرٍ
یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتی تھی بعضے
غلاموں اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نی لعنت کرنی والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونون صفتون
کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسا کہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون
صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر نی اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پھر آئی ابو بکر یعنی عذر کرنی کی لیے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پھر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین
کہ حدیث عمران بن حطان سی اس حدیث تک ہوتی ہین **وَعَنْ** اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ
لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق
حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابو بکر صدیق کی پاس اس حال مین کہ ابو بکر کھینچتے تھی زبان اپنی یعنی گویا نکالا چاہتی تھی اوسکا مقصود ظاہر کرنا
زجر و قہر کا تھا اوس پر پس کہا حضرت عمر نی نہ کرو بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی اونکی ابو بکر نی کہ تحقیق اس بات نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین
نقل کی یہ مالک نی **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ
الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا
اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہ ابن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چھ چیزون کی واسطے
منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطی تمہاری بہشت کا ساتھ اچھی لوگون کی یعنی داخل ہونی بہشت کا سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاوے اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سی بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کی سی کہ نہیں چاہئی دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنی ہاتھ یعنی مارنی سی اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام ومکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسونکو ظلم سی **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین بندی اللہ کی وہ ہین کہ جسوقت دیکھی جاوین یاد کیا جاوی اللہ اور بدترین بندی اللہ کی وہ ہین کہ چلتی ہین ساتھ چغلی کی یعنی بنظر فساد کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کی چاہتی ہین پاک لوگون سی مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سی متہم کرتی ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوی اللہ یعنی بیچ تعلق اور خصوصیت کی ساتھ اللہ تعالی کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی کی ایسی ہویدا ہین کہ جب آدمی اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کی اوپر منہ اونکی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسی کہ کہا ہی علماء نی کہ نظر کرنی عالم کی منہ پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہ علی عبادۃ اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رض گھر سی نکلتی تھی اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتی لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنی کلمہ توحید کا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھی دونون روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایک دن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکے لیکن باوجود اسکی بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکھو احتیاطاً اور کہا اون دونون نی کسواسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کی **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکہا ہی علماء نی کہ حدیث بسبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی واقع حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سی زیادہ ہی احتیاط و تقوی یہی ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علماء نی کہ اگر ہنسی یا سخن لغو کہی اور بہت کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اوس سے اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سے احتراز کری **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سی کہا

دو قول نقل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سخت تر ہے زنا کرنے سے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ اوسکی اور ایک روایت میں ہے پس توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو اور غیبت کرنیوالے کو نہیں بخشا جاتا یہانتک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہے اور بیچ روایت انس کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا نہیں واسطے اوسکے توبہ نقل کیں یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** نہیں واسطے اوسکی توبہ یعنی غالباً اسلیے کہ زانی ڈرتا ہے اور کانپتا ہے پس توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہے اسلیے بلا جب عالم ہوتی ہے تو اوسکی برائی دل سے نکل جاتی ہے یا نزدیک ہے کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور رو سے کفر میں جا پڑے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں اوسکی لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہے صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہے جیسی کہ اوپر کی روایت میں گذرا

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللھم اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ھذا الاسناد ضعف اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کی کہ غیبت کی ہے تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں کہ نام اوسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد میں ضعف ہے **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہوں یہ جماعت تو یوں کہیں یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہے کہ بخشش چاہنا اوس صورت میں ہے کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جسکہ پہنچ جاوے اوسکو تو ضرور ہے بخشوانا اوس سے اسی طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے ساتھ اوس چیز کی کہ کہا ہے اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ کرے کہ جب ہو سکیگا بخشواونگا اوس سے پس جبکہ بخشواویگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے وہ کچھ کہ اوسکا حق تھا اور پھر اگر عاجز ہو اس سبب سے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلاً تو بخشش چاہے اللہ تعالیٰ سے اور اوسکی فضل و کرم سے امیدوار رہے کہ راضی کر دیگا اوسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہے لوگوں نے بیچ توبہ غیبت کرنیوالے کی کہ آیا جائز ہے بغیر بخشوانے کی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہیں کہا بعضے عالموں نے کہ جائز ہے اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اگر غیبت پہنچی ہو اوسکو جسکی غیبت کی ہے تو توبہ اوسکی یہ ہے کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل میں یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرنیکا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل اعمال میں کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر میں ایک روایت انس سے منقول ہے کہ اسکی ہیں آئی ہے کہ الفاظ اوسکی یہ ہیں کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ

باب الوعد یہ باب بیچ بیان وعدہ کی

ف استعمال وعدہ کا خیر و شر میں ہوتا ہے اگر مذکور ہوں خیر اور شر کہا جاتا ہے وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہوں تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے خیر میں اور وعید اور ایعاد شر میں

الفصل الاول فصل پہلی

عن جابر قال لما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء ابا بکر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعطینی ھکذا وھکذا وھکذا فبسط یدیہ ثلث مرات قال جابر فحثا لی حثیۃ فعددتھا فاذا ھی خمس مائۃ قال خذ مثلیھا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی سے کہ عامل تھے حضرت کے بحرین پر پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا ہو حضرت پر قرض یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونوں

ہاتہ بہر کر لیسے کہا لی جابر نی دونوں ہاتہ بہی تین بار یعنی واسطی کہا صدیق ؓ کی کہ آنحضرت نی مین سے وعدہ کیا تہا کہا جابر نے پس لیے ہر لپ بہر کی مجکو ابوبکر صدیق ؓ نی ایکبار پس گنا مین نی اوس چیز کو تہی پانسو مین پس تہی وہان سو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دوچند اوسکی یعنی ہزار تا کم زیادہ نہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکی کا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی آمین وارث اور غیر کی اور اس مین اشارہ ہی اسپر بہی کہ وعدہ ملحق ہی ساتہ دین کی جیسی کہ آیا ہی آنحضرت سی العدة دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنی نصف اعلی مین یہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیی کہ صغیر سن تہی صحابہ مین وقت حیات حضرت کے صغیر پس کہتے ہین ابوجحیفہ دیکہا مین نے آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہ تیرا اونٹنیون جوان کی پس گئی ہم تا قبض کرین ان اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کے پس نہ دیا ہمکو کچہ پس جب کہڑی ہوئی ابوبکر یعنی خطبہ کی لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہووا اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی مین نی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرا اونٹنیون کی دینی کا پس دیا ابوبکر نی واسطی ہماری ساتہ دینی اونٹنیون کی نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی الحمسا سی کہ کہا خریدا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پہلی نبی ہونی سی اور باقی رہا واسطی حضرت کے بیچ کچہ مول پس وعدہ کیا مین نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا مین انکی لیی بقیہ مول کو بیچ جگہہ انکی کی کہ جہاں آپ بیٹہے تہی یا بیچ جگہہ بیع کی پس بہول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا مین وہ مول تو دیکہا آنحضرت کی اوسی جگہہ بیٹہی یہاں تک کہا مین کہ آنحضرت وہین بیٹہی ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تونی مجکو مین اسی جگہہ ہوں منتظر تیرا تین دن سی نقل کی یہ ابی داؤد نی **ف** لفظ حمسار مشکوٰۃ کی نسخون مین ساتہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسطرح مصابیح کی نسخون مین بہی لکہا ہی علما نی کہ یہ سہو وخطا ہی مصابیح والی سی اور اوسی کی تقلید مشکوٰۃ والی نے کی اور صواب ابی الحمسا ساتہ تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین کہا ہی اور تہا کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدی کی تہانہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی کی اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نی بطریق تعریف کی فرمایا وابراهيم الذي وفى الآية **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنے بہائی سی اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہین ہوتا اور نیت سے اس سی سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت مین یہ ہی کہ نہین وفا کرنی کا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکا یا نہ پورا کیا اسلیی کہ

بیا خلاق منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفای وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابوحنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبدالعزیز بہی اونہین مین سی ہین اور عبداللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی یہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ۲ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجکو میری ماں نی ایکدن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی میری گہر مین پس کہا میری ماں نی آگاہ ہو آ دون مین تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مین نی یہ کہ دونگی مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت نی یہ جو کہا اوسکا لڑکی کو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی کی ہی جیسا کہ بچون کی وقت دینی کی تمسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ۳ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اون مین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ رزین نی ف صورت اسکی یہہ ہی کہ دو شخصون نی آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونون آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر دوسری کی کا رہا تا آنکہ وقت نماز کی آیا اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اوسکی انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ کر چلا جاوی خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہین ہوا کا ہلی کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہکر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اونکی کی پیش آجاوی اوسکی لیے بہی چلا جانا جائز ہی ۲ح

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتہ زبر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنی کی اور ساتہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطایبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کردیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور مونست کی اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبداللہ بن حارث سی کہ کہا ما رأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مختصات حضرت کی سی ہی اور اوروکو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہم سی فرمایا کہ مین نہین کہتا

اگر چہ حاصل اسکا یہ ہی کہ سوالی آنحضرت کی اور لوگ داخل نہیں ہی میں گرچہ قدرت رکھتا ہو سقیم ہی کی اوسکی حد پر اور نہ معرفت ہو لی کی بادا اوسکی ہی تام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اونے کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ملاکر ہمسی خوش طبعی کرتی ہمسی یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریک کہ اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضوں نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یارسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تریہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا انکو مزاح سی جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور بنابطریق جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا ۱۲

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی سننے والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد و بر و مگر بعد غور کرنی کی ۱۲ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ۱۲ع

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سی داخل

ہوئی بہشت کی کہ نہ داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا عورت پس کہا بڑھیا نی از راہ تحیر و حسرت کیا ہی واسطی اونکی کہ داخل ہوں گی بہشت میں لیکن رہتی
وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہیں پڑھا تو نی قرآن بیچ کہ تحقیق ہم پیدا کرینگی بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے
ہم اونکو کنواریان یعنی جیسیوں کو بھی باکرہ او شوہروں کی اور بہشت میں لیجاوینگی پس مقصود یہ کہنا کہ تم یہاں بصفت بڑھاپی کی بہشت میں
نہیں داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نی یعنی اپنی الفاظ کہ مشکوۃ میں مذکور ہیں شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کی ہی
ف مصابیح میں یوں ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیا پس منہ پھیرا اور گئی روتی ہوئی اسحال میں کہ روتی تھی پس
فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں حالیکہ بصفت بڑھاپی کی ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا انشأناهن انشاء
فجعلناهن ابكارا **وعنه** أن رجلا من أهل البادية كان اسمه زاهر بن حرام وكان يهدي للنبي صلى الله عليه وسلم
من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا
ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فأتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه
فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يالو ما الزق
ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله
اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے کہ
ایک شخص باہر رہنی والا تھا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں مثل
ساگ اور لکڑیوں اور پھولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کر دیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اوسکی شہر کے دیتی ہیں اوسکو
چیزیں شہر کی اور تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتی اوسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن بازار میں اور وہ بیچتا تھا اسباب
اپنا بس کولی بھری آنحضرت آئی اوسکی پیچھی سی اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنی پیچھی بیٹھکر کر دونوں ہاتھ اوسکی بغلوں کے نیچی سی نکالکر اوسکی
آنکھوں پر ہاتھ رکھدیی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چھوڑ مجکو کون ہی یہ پس کن انکھیوں سی دیکھا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا
نہیں قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کی لگانی میں ساتھ سینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرماتی تھی کون شخص خریدیگا غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نی لیکن نزدیک خدا کی نہیں تو ناکارہ
نقل کی شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں
بدلی پر مقابلہ شی کی اور کہتی ہیں یہ استبدال کی یہ ہی کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلے
اوسکو مجھسے کہ لاوی میری پاس مثل اسکی اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ تجرید ہی پس معنی یہ ہونگی کہ کون شخص ہے اس عبد کو **وعن** عوف بن مالك
الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت
اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت قال عثمان بن ابي العاتكة انما قال ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہی
عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تھی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کی میں نے
پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا میں نے بطریق مزاح کی آؤں تمام بدن سی آؤں یا تمام بدن اپنی کو دخل لاؤں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آؤ تمام بدن

تیرا داخل ہون مین سارا فرمایا تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی سوای اسکی نہین کہ کہا عوف نی داخل ہون مین سارا
اپنی کو واسطی چہوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے بے تکلفی مین ع **وعن النعمان**
بن بشير قال استأذن ابو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال
لا اراك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه وخرج ابو بكر مغضبا
فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين خرج ابو بكر كيف رأيتني انقذتك من الرجل قالت فمكث ابو بكر اياما ثم استأذن
فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلاني في سلمكما كما ادخلتماني في حربكما فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد فعلنا قد فعلنا
رواه ابو داود اور روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ کہا اذن آنی کا چاہا ابوبکر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر
پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کری تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ پکڑتی تہی حضرت صدیق کو تا نہ ماری حضرت عائشہ کو سو نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تو نی
مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا مین نی تجکو اس شخص سے یعنے ابوبکر سی کہا عائشہ نی پس ٹہرے کئی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ
عائشہ سی کہتی تہی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنی کا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین بیٹہی پس کہا ابوبکر صدیق نے
اون دونونکو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسے کہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تمکو صلح مین مکرر
تاکید کیلیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ظاہر امزاح ہمین فعل آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکہا تو نی مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سے اور یہ نہی
فرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ع **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سے
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوس سی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ
خلاف کرے تو اوسکا اور حضرت شیخ رحمہ نی یہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کر پس خلاف کری تو اوسکا یعنی جو وعدہ کو پورا کر یا سری سی وعدہ کری مت اور راہ
وعدہ کرنی کی بند کر تا خلاف وعدگی مین نہ پڑی تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرة والعصبية

باب ہی بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کی **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر
مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار
قوت کی اعدای دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین بامعنے
آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غصب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اوسکی لیے کذا فی
القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل مین بمعنی تشدید اور سخت کرنی کی آتا ہی چنانچہ اسلیے پٹہی کو عصب
کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل خصومت
کری ایک مذہب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بہی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر
اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسی کہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کی جاوین گی ع

الفصل الاول

فصل پہلا **عن** ابي هريرة
قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس اكرم فقال اكرمهم عند الله اتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال

فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْئَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ ہی فرمایا بزرگتر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتی ہو کہ اوسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل ونکی کی اور خصائل نفس اپنی کی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہین اس بات سی پوچھتی ہم آپ سی فرمایا آنحضرت نے یعنی اگر بزرگی حسب ونسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس وہی یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پر پوتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئے ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی اونکی نبی ہین اور پردادا اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی اونکو دوست خالص بنایا اور وہ متصف تھی ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا مین پس اس اعتبار بزرگتر وہ تھی کہا صحابہ نے نہین اس بات سی پوچھتی ہم آپ سی فرمایا پس اصول اور حسب اور نژادون عرب سی سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کے افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسری کو اپنی مین ساتھ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچھتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تھی وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہ و دانا ہوں ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہرات مین صفات تھین کہ ساتھ اونکی ممتاز و متعین تھی جاہلیت مین ساتھ اون صفات کی اسلام مین بھی معزز و مکرم ہوئی غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تھی اور ساتھ ہوای شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگون کی ہین جیسی کہ اور روایت ہین آیا النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ الخ کہ کتاب العلم مین مذکور ہی

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پر پوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تھا ابوسفیان بن حارث پکڑنی والا باگ خچر اونکی کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تھی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سی اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تھی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا اونھون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان و غیرہم سب جمع ہوئی تھی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھی اور حملہ کرتی تھی اور جب گھوڑا اونھون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنی سی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہ فخر کرنا اس طرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ بر سبیل جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تھا کہ وہ جانتی تھا اور سبب تھی تھا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سی بیچ ظہور حضرت کی خبر دیتی تھی ساتھ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی کی اور

نشانیون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سی پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین ہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہون نشانیان تہی جو ساتہ ظہور پیغمبر کی ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق و سید انبیا ہین پلس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہ کہ آنحضرت نی یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت خلت اور باپ ہونی کی جیسی کہ ایک شخص کہ حق ہی ساتہ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہ کہ یہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تہی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسی کہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب کا ملتر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہی **وَعَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میری کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کی ہو حرام ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتہ باپون اپنی کی کہ مر گئی سوای اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین کی فخر کرنی سی ہونگے خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سی کہ ڈہکیلتا ہی نجاست کو ساتہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کے اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہ باپون کے نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پہر فخر کرنا ساتہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے کے کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی وعید اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اوسکو بہی محتمل ہی اسلیی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنی کی ہی اور لفظ خرا ساتہ پیش خ اور زبر کی ہی اور ساتہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ بمعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نی فخر کرنی والون کو ساتہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مری ہین ساتہ کرم نجاست کے

اور تشبیہ دی اونکی ... اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنی کو ساتھ پادون کی ساتھ ...

کسی سنت دوش دیدم کہ اہلی ہیکفت سپیدرمن زیرشان بودہ است باوجودی کہ پست سلوم خود گرفتم کہ آنچنان بودہ است و ہیچکس دیدہ کہ
کہ گوہر بوست ولیکن لعب قدیم زمان بودہ است ح **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبداللہ نے کہ صحابی ہی جیسی کہ ابوداود وغیرہ نی کہا ہی گیا مین بیچ جماعت کی کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے یعنی بعد پہونچنی کی کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہتر ہین ہمارے ازروی بہترائی کی اور بزرگتر ہین ہمارے ازروی بخشش مین پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سی ہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اسقدر کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سی ہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداود نی **ف** اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کی اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتھ زبر جیم اور زیر را اور تشدید یی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری مجری مؤکل اپنی کی ہی اور لایستجرینک کو ساتھ ہمزہ کی جگہہ ی کی ہی پڑہا ہی جرات سی یعنی دلیر و بیباک نکردی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت اس سبب سی تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتھ لفظ نبی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی ایلیی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہہ ح

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حسن سی اونی نقل کی یہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ح

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتھ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتھ زبرہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ہی ساتھ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتھ باپ دادون اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اور اوسکی منہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹی اور منہ مین ڈالی ستر باپ اپنی کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام اوستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتھ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ جو کوئی چلی طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی سی پس ذکر کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطی اوسکی قبایح باپ اوسکی کی قسم ... بہتون سی اور زنا کرنی سی اور شراب پینی سی اور مانند اونکی کی تا ... کہ وہ کچہ ہوا

کی اور ابو ہریرہ کی نقل کی اس ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَةَ وَکَانَ مَوْلًی مِّنْ اَھْلِ فَارِسَ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ
ھَلَّا قُلْتَ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک
شخص کو مشرکین سی یعنی تیغ یا نیزہ یا تلوار پس کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنی والا پس کہا آنحضرت نی
طرف میری اور فرمایا کیون نکہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا
کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین
اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سے
پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک بدمین انکی ہاتہ مین دیتی اور اسکو موالا موالات کہتی تہی اور یہ ایک قسم مولی عتاقہ ہی جو معنی غلام آزاد کردہ شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشد تہا ساتہ پیش راء و زیر شین کی اور عبدالرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ع وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدٰی فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی
ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین
پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور
بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کری گا اونکو کنوین
ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ع وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّةُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَکَ
عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ع
وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ
یَاْثَمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر ہی تمہارا
وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف اگر کہا جاوی کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑی گا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سے
حاصل ہو تو جان سی مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ع وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہماری
وہ شخص کہ بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب

عصبیت کی اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداود نی **ف** بہر تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہی **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبك الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی اونسی نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی محبوب مین اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کے عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہ مراد ہی کہ محبت اندہا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سی کہ سوای جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہی اور نہ سوائے کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہی جسکی باطل بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہی بیچ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبادۃ بن کثیر الشامی من اھل فلسطین عن امرأۃ منھم یقال لھا فسیلۃ انھا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سی کہ تہی اونہین سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے کہا کہ سنا مین نی اپنی باپ سی کہ کہتا تہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ھذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملئوہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ نسب تمہاری نہین ہین جگہہ برا کہنی اور سبب عار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہین بہرتی تم اوسکو نہین واسطی کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی او سچیز کی کہ پیمانہ مین ہی یا برابر ہونے اوسکی کی ساتہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی و جلی سی اور احتراز کی کبائر و صغائر سی حاصل یہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی و کمال دیندار جیسکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نی طیبی سی یہ معنی نقل کیی ہین کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسری کی نقصان مین مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان مین اور نہ پہونچنی مین درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کیی گئی ہین خاک سی

باب البر والصلۃ

باب ہے بیچ بیان بر و صلہ کی **ف** بر ساتہ زیر ب کی بمعنی احسان دینکی کی ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ لغت مین بمعنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہی اور مراد یہان انعام و احسان ہی ساتہ اقارب کی بیچ

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك وفی روایۃ قال امك ثم امك ثم امك ثم اباك ثم ادناك ادناك متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت کے میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنی سی پھر احسان کر قریب تر اپنی سی پھر قریب تر اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیے تین حصہ احسان ہی بہ نسبت باپ کی اسلیے کہ وہ دکھ اٹھاتی ہی بوجہہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودھ پلانی کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے اونکی و احسان کرنا او پر اوسکے اوجب اور موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہی اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ ہی ماں باپ کی حقوق مین سی ہی کہ اونسی تواضع اور تملق کری اور اونکی خدمت کری یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کری اور بی ادبی نکری اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکاری اور کسی کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سلوک کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق مین آپ یہ بد دعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک اون مین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نہ کی اور اونکو اپنی سی راضی نکرا کہ سبب داخل ہونی بہشت کا ہی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کی سی کہ کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی کہ بیٹی نہ تھین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تھا کہ آنحضرت نی قریش سی عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑائی نکی تھین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میری پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوس سی فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میری دوست سوای اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطی اونکی ناتا ہی یعنی مجھسے کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکھا ہی علماء نی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تھا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا ظاہر اوس وقت روایت کی ذکر کرنی نام سی صراحۃً خوف کرتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چھوڑدی ہی اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سی ابو لہب ہے اور بعضون نی کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہ ہی کہ یہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین یہ میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نی کہا کہ ابو بکر رضہ مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی رضہ اور تر کرتا ہون الخ یعنی کچھ دیتا ہون اونکو کہ اوس سی ضرورت

اونکی منع ہوچکی تھی اور نیز اسباب اشیا کی ہی اور بخیلی اور تنگی موجب بدنامی کی ہی لہذا کہ معنی تنگی کی ہی استعارہ کرتی ہین انکی اصل منع بمعنی مانع
کی اور بہی کوکہ معنی بخیلی کی ہی واسطی کاٹنی تانتی کی ہی ۔ وعن المغيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم عليكم
عقوق الامهات ووأد البنات ومنع وهات وكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال متفق عليه اور روایت
ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت
مین کرتے تھی بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تمپر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکہی واسطے تمہارے قیل و قال
اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطی غالب ہونی حقوق اونکی کی جیسی کہ پہلے
معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون اونکی کی کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع
ساتہ جزم اور زبر نون کی اور ساتہ زیر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات معنی آ کے کا امر ہی ایتا سے
یعنے دی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور لکہا ہی علما نی کہ مراد منع سے نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے
مال مین سی و بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا
کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلف دینی اونکو ساتہ بجالانی اوس چیز کی کہ واجب نہین اونپر اور کرہ ساتہ زبر ر کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تشدید
را اور زیر اوسکی کی اور قیل و قال ساتہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود منع ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم بیٹھکر فضول
باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کے نہو اور واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت
اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت قلبی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کتنی ہی معنی لکہی ہین علما نی ایک تو یہ کہ بہت پوچہنا پانچہی اور تجسس کرنا احوال لوگون کی سے
اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑنی کی اسمین اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام مین جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشياء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سے اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسی کہ
کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین
صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہے
تو بی شبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسا کہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون و رو درازی کی بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنی اونکی کی وسعت و فسحت مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتے
اور اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہننی اچہی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نرمی حظ نفس کے اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کی جیسی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و غلظت طبع کی ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون و ہتیارون کا ساتہ سونی اور جواہر کی اور مانند انکی کی اور ریبا کی اور بیقیدی بیچ و شرا مین ساتہ اوٹہانی غبن فاحش
اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور مانند انکی کی سب داخل بیچ ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ۔ وعن عبد الله ابن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل
فيسب اباه ويسب امه فيسب امه متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ

کبار

کیا آدمی بھی گالی دیتا اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور
مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہیں جانتی ہو پس بیان کیا اوسکو کہ گالی دیتا ہی شخص کسی کی باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اوسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ
گالی دیتا ہی اوسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر صورت کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی سو اگر یاد رکھیں دوستان ایسی دشنام دہی بے ادبی میں ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا
ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ میں شرح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل
اہل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیکوترین نیکیوں سی احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنی باپ کی دوستوں سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی باپ کہیں گیا ہو یا سفر میں ہو اور اوسکی پیچھی اوسکی دوستوں سی احسان
کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کیجاوی اوسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوی اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہیی کہ سلوک کری اپنی ناتی داروں سی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اثر اصل میں بقیہ نشان پاؤں کی ہی جو پیچھی زمین پر ہی اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ پایا جاوی اس
سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتی ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی اذا جاء اجلہم لا یستأخرون
ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت
قلب کی ہی یا درازی عمر ساتھ ابقای نام نیک کی ہے جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رہیں کہ ابقای اولاد
پیدائش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنی کو ناتی داروں سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی
ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نے
کہ یہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسی کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوی لیکن بہ نسبت
علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نی اس طرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ بمجرد سننی ان خبروں کی
عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں شرح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ہذا مقام
العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اس طرح پر کہ وقت
پیدائش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہ ہی جگہ کھڑی ہونی پناہ
پکڑنی والی کی ساتھ تیری کاٹنی سی یعنی میں کہ روبرو تیری کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیری میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سی کہ کوئی قطع
کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی سلوک و احسان کروں
اوسپر کہ ملاوی تجکو یعنی سلوک کری تجسی اور کاٹوں میں اوس سی یعنی احسان و انعام نکروں اوسپر کہ قطع کری تجسی کہا ناتی نی ہاں راضی ہوا میں ای پروردگار میری
فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی ہی سو اوس سی

اور سب کی خدای تعالی پاک ہی اونہی کاموں سی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع نہیں ہوتا جیسیکہ دعای ماثورہ مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتہ فتح
ح مہملہ و جنبتم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکی بہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا حقوی
الرحمن یعنی دونون طرفین بندہنی ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سی منزہ ہے وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کی ہی کہ عادت ہے
لوگون کی کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کام میں اور مبالغہ در تاکید منظور
ہوتی ہی تو ہاتہ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم کے
ساتہ حضرت رحمن کے قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی کی منظور ہون جیسی کہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان
یعنی دونون ہاتہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہ نرکہتا ہو یا ہاتہ اوسکی لیی ہون یا محال ہو وجود ہاتہ کا اوسکی لیی جیسی کہ پروردگار تعالی
اور یہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن و احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی منافات نہین ہے کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی گویا رحم
ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن گیر ہوا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی
وہ معنی ہی معانی سی نہین آتا اوس ہی قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنی والی کی اور بڑائی گناہ قطع کرنی والی اوسکی کی اور
نہین خلاف ہی اس مین کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا
چہوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہ اختلاف قدرت اور حاجت
کی پس بعض اس سی واجب ہی اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاوی گا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ قادر
اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاوی گا صلہ کرنیوالا الخ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم
شجنة من الرحمن فقال الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته رواه البخاري اور روایت ہی نہین ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملا دی تجکو یعنی رعایت تیری
حق کی کری ملاؤن گا مین اوسکو یعنی ساتہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹون گا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہون گا نقل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مین نی رحم کو اور اشتقاق کیا مین نی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہے اور
احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی
نی کہا کہ لفظ شجنہ مثلثۃ الشین یعنی ساتہ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس اور نہایہ مین ساتہ زیر اور پیش شین کی اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین
درخت کی ملی ہوئی ہین اور یہان مراد اس سی یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سے کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی
ملا ہوا ہی ساتہ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا بیچ وجہ شجنہ کی یہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین بیچ اوسکی
مانند داخل ہونی رگون درخت کے واسطی ہونی اوسکی کی اصل واحد سی اور معنی یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اوسکی سی اور متصل ہی ساتہ اوسکی پس قطع کرنی والا
اوس سے قطع کرنی والا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنی والا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ع **وعن**
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه
الله متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر دو

دعا کی جو شخص ملاوی مجکو ملاوی گا اوسکو اسد یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹی گا اوسکو اسد یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہے عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی ازراہ تمدذ کی ساتہ
اور چیز کی کہ سناہی اسد تعالی سی یا بطریق دعا کی ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتہ تحریم اوسکے
کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوئی گا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتہ نجات پائی ہوون کی اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنی والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتہ اقربا کی کہ اگر وہ اسپر
احسان کرتی ہین تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی کے
وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق
اورون کا ادا کری ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ
اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اسد تحقیق واسطے میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون
اون سے اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اون سی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہنکاتا ہی تو اونکو راکہ
گرم اور ہمیشہ ہی ساتہ تیری اسد کیطرف سی مددگار اور دفع کرنی والا شر و ایذا اونکی کا اوپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم
ف پہنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکر انہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکہتے ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق
ہوتا ہی اونکو کہانی اوسکی سی ساتہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنی کی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکی کی مانند اوس
شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو
اور بعضون نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین
مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی بسبب گناہ کی کہ پہونچتا ہی اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر
سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اسد تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہ بہی تقدیر ہی یعنی اسد تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا
کریگا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسی کہ دوائین طبیہ شفا کی لیی اور اعمال بندون کے
واسطی داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندی کا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگاتا ہی اوسکو
اوسکی دل مین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بہ تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا اوسکی

دل پر بخلاف اوسکے کہ بلا آتی ہی اور ناگہان نازل ہو پس پہلے بلا دفع ہو جاتی اوسکو نقل الطیبی و شیخ رحمہ اللہ لیکن یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود
بیچ تاثیر دعا کی اور بیچ نیکی کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی بیچ حدیث سعد بن معاذ کی
حدیث مین آیا ہی بلکہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسی کہ فصل اول مین
بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون
کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکہین مال
حشمت کا لین تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت و صفائی رزق سی کہ صاف ہی کدورت و ظلمت سے
جیسے کہ متقیون اور مطیعون کیلیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکے
وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
مَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی راہ پاتی
اور بعضون نی کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بیچ مومن گنہگارون کی لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کرکر بہشت مین داخل کرے پس بعضون
کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکی صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہ پہونچنی بلا کی متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ مومن
نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتہ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے
حال پر نہین نازل کرتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ
وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی
پس کہا مینی کون ہی یہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی
کس عمل سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سی ہی
فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی اسی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتہ ماں اپنی کی نقل کی یہ
بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مین نی اپنی تئین
بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہ ترمذی
نی **ف** اور ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ۱۲ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا
فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ
أَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیے ہی ایک عورت
اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتہ طلاق اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی باپ بہتر

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب دخول بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ وہ آدمی بہشت مین اوس دروازی سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنے اگر طلاق دی تو تونی رضای الدہ کی نگاہ رکھی تو تونی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث ابو درداء کی حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب ہی کہ مان و باپ دونون کو شامل ہی ۶ح **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی مان سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی مان سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی تجسے یعنی بعد مان باپ کی جیسی کہ بہائی اور بہن پہر اوس سے کہ بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسی کہ چچا اور ماموں و ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا مین نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاونگا مین اوسکو یعنے طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابوداود نے ف مین ہون اللہ یعنی واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ۶ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوس مین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والے ناتے کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتے کی ۶ع **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام سے اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوےگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین جلدی ہی ہوتا ہے اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بہی یہ صفت رکہتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ۶ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا بعد دینی کی اور نافرمانی کرنیوالا مان باپ کا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ

بغیر توبہ کی ... عمل کی ... ف منان جتنی ہی یعنی دیکر احسان جتاوی یہ بہا ہی فرمایا اللہ تعالی نی لا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضوں نے کہا کہ منان من سے ہی جسکی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی
کی یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینی والدین کی یا ایک کے ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونی سے یہی کہ ساتھ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوؤں کی
نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کریگا بموجب عدل اپنی کی و یغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم
فان صلة الرحم محبة فی الاہل مثراة فی المال منسأة فی الاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبوں میں سے اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکی اپنی ناتی داروں سے اس واسطی کہ سلوک کرنا ناتی داروں سے
سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال میں اور سبب ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد اونکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ
اون سی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ع **وعن** ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فہل لی من توبة قال ہل لک من ام قال لا قال وہل لک من خالة قال نعم قال فبرہا رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی اوسکی واسطی توبہ
یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوی اوسنے فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہی
واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا
ہی اگرچہ کبیرہ بہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قوت ایمان کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع
میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہے ع **وعن** ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذ جاءه رجل من بنی سلمة فقال یا رسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیء ابرہما به بعد موتہما قال نعم
الصلوة علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلة الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ
ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی اسید عدی سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہاں آیا اونکی پاس ایک
شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کی سی کچہہ یعنی ماں باپ سے اونکی زندگی میں سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچہہ
کہ کروں میں اوسکو بعد مرنی اونکی کی یعنی بعد اونکی مرنی کی بہی اونکی ساتھ سلوک کرنی کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی اونکی لیی کہ اوسمیں داخل ہے
نماز جنازہ پڑہنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی کی اور سلوک کرنا اونکی ناتی داروں سی کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطی
ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکی کی کہ رضا ہی حق متعلق ہی ساتھ اوسکے نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستوں کے
نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ع **وعن** ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانة اذ اقبلت
امرأة حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لہا رداءه فجلست علیه فقلت من ہی فقالوا ہی امه التی ارضعته رواہ
ابو داود اور روایت ہے ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہاں آئی
ایک عورت یہاں تک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہا دی آپ نی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا میں نی یعنی بعضے

لوگون نی کہ لوگون ہی چپیس کہا اونہون نی کہ دوہی مان حضرت کی کہ جسنی دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی ان حلیمہ یہین اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی ان دونون سکے اسلام مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا روایت ہے ابن عمر سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتہر پہاڑ مین سے پس بند کر دیا اوپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نے آپس مین دیکہو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتہ وسیلے اون عملون کی امید ہی کہ کہول دی اللہ اس پتہر یا سختی کو

فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اونمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطے میری مان باپ بوڑہی بڑی اور حال آنکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون مین دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین دن بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑے پس دور چلا گیا مین چرانی کو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے مان باپ کو کہ سو رہے پس دودہ دوہا مین نے جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سے پس کہڑا رہا مین مان باپ کی سر کی پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مین نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سے اور بچی روتی اور چلاتی تہی مارے بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس ہی رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے رہے اور بچی فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مین نی کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی پس کہولدی واسطے ہمارے اس پتہر مین سے کہولنا کہ دیکہین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کہول دیا اللہ تعالی نی واسطے اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نی آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہ شخص مقدم کرتا تہا مان باپ کو اور بعضون نی کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو پلایا ہو اور بچیا ہی اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

قَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً کہا دوسری شخص نی یا الٰہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتونکو پس طلب کیا مین نی طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نی اوسکی صحبت کرنے کی اور رہیجا کسیکو اوسکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤن مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کی مین نے یہانتک کہ بہم پہونچائی مین نی سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتہ اون دینارون کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لیے کہا اوسنی اے بندی خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کہول مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہہ کہڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نی اوسکو

یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مین نی یہ واسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول اس سے ہماری اس پتہر سی پس کہول واسطی اونکی اللہ تعالی نے کشادگی
وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه
ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني واعطني حقي فقلت اذهب
الى ذلك البقر وراعيها فقال اتق الله ولا تهزأ بي فقلت اني لا اهزأ بك فخذ ذلك البقر وراعيها فاخذه فانطلق بها فان
كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقي ففرج الله عنهم متفق عليه اور کہا تیسری نی یا الٰہی تحقیق مین نی
مزدوری کو لگایا تہا ایک مزدور بدلی فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا مین نی اوسپر حق اوسکا یعنی نہی لگا
اوسکو حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس نی پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک کہ جمع کیی مین نے اوس سے یعنی حاصل
زراعت سے بیل اور چرانی والی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجہپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا مین نے جا تو
طرف ان بیلون کی اور چرانی والون اونکی کی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسے پس کہا مین نے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا
تجہسے پس لی تو ان بیلون کو اور چرانی والی اونکی کو پس لیا اوسنی اونکو اور لی گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا مین نے یہ واسطی طلب رضا تیری کے
تو کہولدی پتہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرق ساتہ زبر اور جزم رکی نام ہی ایک پیمانہ کا
مدینی مین کہ اوسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانی والی اونکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانی کا اونکا
کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اوسی کی مزدوری سی بہت سا کچہہ حاصل کیا مین نی تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ
اور بیل اور گوسپند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب مین اسلیی کہ اللہ تعالی نے
دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نی اوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی
فضیلت سلوک کرنی کی مان باپ سی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکہنا اونکی راحت و آرام کا اور
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی
لذیذتر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانی سی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے محرمات سی خصوصا وقت قدرت کے
اور نہونی مانع کی اور خواہش نفس کی خصوصا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور
یہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسی کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف
ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادای امانت اور خوش معاملگی امر مین بہتر اور پہنچانے والی
ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی و محنت و ابتلا سی
اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی ؏ح **وعن** معاوية بن جاهمة ان جاهمة جاء الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اردت ان اغزو وقد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال
فالزمها فان الجنة عند رجلها رواه احمد والنسائي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مین نی یہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون کہ مشورہ کرون آپ سی پس فرمایا کیا ہی
واسطی تیری مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی کی ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی ماں کی پاؤں کی پاس رہو اور خدمت اونکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم ساتھ اونکی اولاد کو
واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ؔ **وعن** ابن عمر قال كانت تحتي امرأة احبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فابيت فاتى عمر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے
ابن عمر سی کہا ابن عمر نی کہ تھی نیچی میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تھی میری کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھی حضرت عمر ناخوش رکھتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر
نی مجکو طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ طلاق دیدی اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اوسجگہہ کوئی باعث اور شرع **وعن** ابي امامة ان
رجلا قال يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کی فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی حق
اونکا رضا اونکی ہی کہ سبب سے داخل ہونی کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونی کی دوزخ میں **وعن** انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان العبد ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہیں ماں باپ اوسکی یا ایک اونمیں سی اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا
البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطی اونکی یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند
کی والدین کے لیے بعد از مرنی اونکی کی وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی
کرنی والوں کے ساتھ ماں باپ کی اور رضا جوئی اونکی کی ؔ **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح
مطيعا لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن امسى عاصيا لله في والديه اصبح
له بابان مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه اور
روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنی
حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں واسطی اوسکی دو دروازے کھلی ہوئی بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک
دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلی ہیں واسطی اوسکی دو دروازے
دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نی اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں یعنی ایسی فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف
دین کی ہو تو روا نہیں ؔ **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظر رحمة
الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب اور روایت ہے ابن عباس
سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکھی طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کی دونوں میں سی
دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر دیکھنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عوض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکھی ہر روز
سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاوی گا عوض ہر نظر کی حج مقبول +

وعن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل الذنوب يغفر الله تعالى منها ما شاء الا عقوق الوالدين فانه يعجل لصاحبه في الحياة قبل الممات ۔ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالے اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کے نافرمانی کرنی والی کو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنی کی **ف** یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنی والی کی پہلی مرنی اوسکی کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکی اور پہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہی گا پہر احتمال ہی کہ ہون بیچ حکم اونکی کی تمام عقوق بندون کی اسلیے کہ مثل اوس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کے ۱۲ ع وعن سعيد بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق كبير الاخوة على صغيرهم كحق الوالد على ولده ۔ رواه البيهقي الاحاديث الخمسة في شعب الايمان اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بہائی کا اوپر چہوٹون کی مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین

باب الشفقة والرحمة على الخلق

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلی

عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرحم الله من لا يرحم الناس متفق عليه روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رحمت کرتا یعنی رحمت خاص و کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشة قالت جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتقبلون الصبيان فما نقبلهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم او املك لك ان نزع الله من قلبك الرحمة متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہین لڑکون کی پس عرض کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکون کی پس نہین بوسہ لیتی ہم لڑکون کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہون مین واسطی تیری یہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیری سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالے نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہی مین اوسکو دفع نہین کر سکتا اور یہ معنی اسکی ہین کہ لفظ ان کو ساتہ زبر ہمزہ کی پڑہین جیسیکہ اکثر روایات مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتہ زیر ہمزہ کی ہی اور اوسکی معنی یہ ہین آیا مالک ہون مین رکہنے رحمت کا تیری دل مین اگر نکال لی اللہ تعالے تیری دل سی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دل مین رحمت و شفقت نرکہی مین نہین رکہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارت ہی اسپر کہ لوگون نہین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کر سکتا اور رال دونون روایتون کا ایک ہی تفاوت توجیہ اعراب مین فقط ۱۲ ح

وعنها قالت جاءتني امرأة ومعها ابنتان لها تسالني فلم تجد عندي غير تمرة واحدة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من النار متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورت اور اوسکی ساتہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مین نی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نے وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپنے کہایا اوسمین سے کچہ پہر اوٹہی وہ عورت اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سی یعنی یہ ماجرا اوس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتہ کسی چیز کی یعنی ساتہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیان اور احسان کرنا اوسنی اوسکے لیے پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اسکے کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتہ ہونی بیٹیون کے ہی

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوا اوسسے قسم محنت و ایذا اور صبر کرنی ہی اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی بیاہ اونکو بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی تمت **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو هكذا وضم اصابعه رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیون کو یہانتک کہ پہونچین وہ حد بلوغ کو یا پہونچین اپنے خاوندون کی پاس آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ مین اور وہ بہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت بہم ہونگی انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسی کہ ان دونون انگلیون کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسی طرح مین اور وہ روز قیامت کے بہم ہونگی یعنی مین اور وہ محشر مین ساتھ ہونگی یا جنت مین ساتھ داخل ہونگی تمت **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعي على الارملة والمسكين كالساعي في سبيل الله واحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرگیری کرنی والا عورت بن خاوندوالی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنی والی کی ہی راہ خدا مین یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری کری عورت بن خاوند کی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی اور خرچ کرنی والی کی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون مین اونکو کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنی والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی لیی کہ سستی نہین کرتا او فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہ بھی کہا کہنی والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہین کہ گمان کرتا ہون مین مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوة و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکا روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله او القائم الليل الصائم النهار تمت **وعن** سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا رواه البخاري اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتھ انگلی شہادت کے اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان انکی تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** واسطی عدم تصور کثرت کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی تمت **وعن** النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى متفق عليه اور روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھیگا اور پاویگا تو ای مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنی بعض اونکی کی بعض پر بسبب برادری ایمانی کی بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کہ آپس مین رکھتے ہین مانند ملاقات کرنی کی آپس مین اور تحفہ بھیجنے کی آپس مین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنی کی آپس مین مانند حال بدن کی جسوقت دکھتا ہی ایک عضو بلاتی ہین ایک دوسری کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپس مین بیچ درد و مشقت کی ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسیکہ وقت دکھنی بعضی عضو کی تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنون کو ایک تن ہونا چاہیی کہ جب ایک کو انمین سی مصیبت پہنچی تو

میں ہی کہ ہمیشہ رہیں اور تو بہ کرین اونکی سبب سے رفع اونکا ہووی کما ترجمہ شیخ سعدی رح نی کیا ہی بنی آدم اعضای یکدیگر اند
که در آفرینش زیک گوہر اند چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کی ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کی ہین آپس مین کہ وہ ایک دین پر ہین اگر دکہتی ہی آنکہ اوسکی دکہتا ہی یعنی
بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا ثم شبک بین اصابعه متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی وہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اسباب مکان مضبوط کرتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعضی کو
یعنی اسی طرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپس مین ایک دوسری کی تقویت تائید مین رہین بہ دخل کین آنحضرت نی انگلیان اپنی ایک ہاتہ کی بیچ انگلیون ہاتہ دوسری کی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اس طرح آپس مین ملی ہوئی اور ایک دوسری کا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین
حرام مکروہ اور موجب گناہ کی نہو ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان اذا اتاہ السائل او صاحب حاجة قال
اشفعوا فلتوجروا ویقضی اللہ علی لسان رسوله ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنی کی جو کچہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی
اور حکم اوسکی کی ہی اور بملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتہ سی نجاوی اور جاننا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد ازپہونچنی
کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہونچنی کی امام تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی سفارش مطلق اور یہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما
فکیف انصرہ ظالما قال تمنعه من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اس حال مین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس
کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کریگا تو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور
نفس پر کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه
ولا یسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللہ فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنه کربة من کربات یوم القیمة
ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمة متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی
مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ماں کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ میں اور نہ چہوڑی اوسکو
دشمن کے ہاتہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی کی اور جو کوئی دور
کری مسلمان سے کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمون دن قیامت کے سی کہ وہ نہین مارسکیگا اوسمین اور جو کوئی
ڈہانکی عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہ شرط کی کی اہل موقف سی اور
ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی کی اور لکہا ہی علماء نی کہ پردہ پوشی مستحق مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور

[illegible marginal note]

اگر کوئی کام ناشایستہ اُس سی ہوتی تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ کرتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ افشا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہی اور منع اور جھڑ اوس کا اور اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کر نی ... اوسکو ایذا لوگون کی ہی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکھی اور حبس بلعیون کا اور گواہون مسلمانون اور ظالمون دو ... کھانا ... حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب منع کی سی ہیں ف **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور نہ حقیر جانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** حقیر نجانی الخ یعنی ساتہ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بد زبانی اور ٹہٹھا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین و نادار اور خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ عزت والی ہین فللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتہ سی ندینی چاہیی خصوصًا جو کہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم اونکی کی بطریق اولی ملحوظ رکھی اکثر لوگ خصوصًا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین اہل فقر او رنفقہ اور تباہی گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کیی گئی تہی ساتہ ہمنشینی فقرا کی جیسی کہ سورہ کہف مین کو رہی پرہیزگاری اس جگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سی یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی و کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سی تاکید و تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حال آنکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہین یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکی دل مین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیی متقی حقارت کرنی والا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری و کلام نکہی کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی اور یہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واھل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبع لا یبغون اھلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وھو یخادعک عن اھلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہ سابقین و مقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنی والا لوگون سی توفیق دیا گیا بھلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی اوس چیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتہ سوال کرنی کی خلق سی اور حاصل کرنی کی مال حرام کو اور ساتہ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شنیع ہونی ان افعال کی مقصود ہی برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسی اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو کہ باز رکہی

سی اور ثبات شی استقامت ہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر کرسکتا ہو گناہون سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتی ہین
گرد امرا و اغنیا تمہاری کی اور نظر اونکی خیال نہین ہی مگر بہرتی پیٹ کا پہننا کپڑی کا اگرچہ شبہ وحرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی طالب ہین ہر کی
اور حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سی اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب و راغب ہیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور
پینی اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بہی سستی عقل سی ہے اور دوسرا شخص وہ خیون ہین جو وہ بی دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شئی قلیل
ہو مگر کہ ڈہونڈہتا ہی اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمین و بعضون نے کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے بہی آتا ہی یعنی خائن کہ ظاہر
نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب
اہل تیرے کی یعنی ہر صبح و شام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع کرتا ہی اہل و مال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی
اوسمین اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جہوٹی کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد رحیم سی صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج
مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام
فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نی بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور راوی دوزخیون مین سی بخیل اور کاذب ہی اور اس طرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیی کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہین رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے
سمجھے جاتی تہی خواہ یون فرمایا و البخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی چوتہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو
اور بعضی روایت مین و الکذب سا واو سی آیا ہی اس صورت مین ہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہے بنا بر معطوف ہونی کی کذب پر اور صحیح
یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور رہر نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ع ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہین ہوا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطے بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطے اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائے
دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہونچنا درجات بہشت کو بسبب
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزون کو اپنی لیی دوست کہتا ہی چاہیی کہ
سب مسلمانون کی لیی بہی دوست کہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد
اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی اوسکو چاہیی کہ نہ اپنی لیی دوست رکہی اور نہ اور
کی لیی کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہے کہ حصول مال و جاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسی مال اوسکی حج اور
خبر گیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق
اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست کہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہو گا اسلیی کہ اوسکی حق مین وہ خیر نہین ع ح **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال
الذی لا یأمن جارہ بوائقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا
یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن

امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیوں اوسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة
من لا يأمن جاره بوائقه رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات کے یا اول وہ
شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں مبالغہ ہے کہ گرانا ہے اون کو وقوع ضرر سے بسبب واسطے نفی دخول جنت
کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ع **وعن** عائشة وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبريل
يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبریل امر کرتے تھے مجھکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان دینے کے واسطے اور دفع کرنے ضرر کے اوس سے یہانتک کہ گمان کیا
میں نے کہ تحقیق جبریل نزدیک ہیں کہ وارث کریں گے یعنی ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان
دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوؤ تم تین شخص پس سرگوشی نہ کریں دو شخص آپس میں بے سنائے شخص دوسرے کے کہ تیسرا ہے یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے یعنی بعد
ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ
منع سرگوشی کرنے دو شخصوں کی سے وقت مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین کرنے اس فعل کی ہے اوس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لفظ یحزن ساتھ زبر ے اور پیش زے کی اور ایک لغت میں ساتھ پیش ے اور زیر زے کی ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور متعدی حزنه واحزنه
اندوہگین کرنا اور روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہے کہ اوسکو خیال جاوے گا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتے ہوں
کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنے دو کی سے ہر وقت تیسرے کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنے تین اور زیادہ تین کی سے ہر ایک کی نہی تحریمی ہے پس حرام ہے
جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر بے اذن اوسکی کی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علماء کا ہے اور یہ عام ہے
ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں ع **وعن** تميم الداري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة ثلثا قلنا لمن
قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه مسلم اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین میں خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنے یعنی صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہے اور کسکیلیے
کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالیٰ کی اور واسطے کتاب اوسکی کی اور واسطے رسول اوسکی کی اور واسطے مسلمانوں کی اماموں کی کہ امراء و علماء ہیں
اور واسطے سب مسلمانوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیر خواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات میں
اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر کرے اوسکا اور محبت رکھے
اوسکی فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانوں سے اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کہ اوتری یہ اللہ کی پاس سے اور عمل کرے
اوسپر اور تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اوسکی کرے اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور قبول
کرے اوس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اونکی اور دوست رکھے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگوں
سے اور محبت رکھے اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اونکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول
سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہ خیر خواہیاں راجع بندے کی طرف ہیں کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے بسبب اونکی اور خیر خواہی

اور انکی یہہ ہی کہ فرمانبرداری انکی کری اچھی باتون مین اور خبردار کردی اونکو وقت غفلت کی اور خروج نکری او نپر اگرچہ ظلم کرین اور خیرخواہی
علما کی اپہہ ہی مین کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بھلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری
ضرر اونسی اور نفع پہنچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج اوس مین ہین ع ح
وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی
واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص فرکرین کہ عمدہ عبادتون
بدنی اور مالی ہین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی
مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والی کو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو اے عبداللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک
کہ پہونچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نی یہہ کہ مین نی بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنی کی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ
الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا سنا مین نے
ابو القاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سی نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونی کی خبر دی ہی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ع ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنی والی خلق پر رحمت
کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنے
جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بدونپر یہہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہے
کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت و سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت انکی او
یہہ ہی کہ محافظت کرین تمہاری دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی
رحم کرنی والون کی ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا
وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہ
نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ع ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکی کی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن اوسکی کے
اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے

کثرت درازی عمر ہوئی ہی اوس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر مین تہا اور وہان پہنچا اور ایک مدت
اوسکی خدمت مین حاضر رہا او سادہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی آئی تب اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس ٹہکا وہ مرید
لیکن یہ خطرہ گذرا اوسکی دل مین کہ یہ فقر و درویش اد کر ہین شیخ کی پاس آیا اوسکا نتیجہ ہوا یہ جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس کہا پیر نی امی مرید
قریب ہے کہ تیری پاس اکابر آوین گی اور تعظیم کری گا اسد تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کی تو نی اونکے پس کہتے ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازی پر نہین
پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرت آنے اکابر کی اوسکی ملاقات کیلیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اسد تعالی نی یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت
حبیب العالمین کے کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس زیادہ کی اسد تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت
ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی تہی ۲ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ
إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اسد تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہے
مسلمان کے اور تعظیم کرنی اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی و مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونی والا اوس سے اور جملہ
تعظیم اسد تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی لیے
ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ نہ دور ہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظا اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف
اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نے کہا کہ غلو سے مراد
کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونی والا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قرارت سی اور عمل
کرنی سی اوسچیز پر کہ اوسمین ہے اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی کی یعنی
ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاوی گا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیے کہا ہی بعضی علماء ہماری نی کہ جو کوئی
کہی اس زمانی مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی یہ ہی ہی او یہ فرق کی درمیان
اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی یہ ہی کہ اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفا او
کہ ہو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نے
سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں ہی اور
مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیے تہا کہ ظاہر ہی یا اسلیے کہ کلام
اجنبیون مین ہے ہاں جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیے کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی
وجہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ۳ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ
بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ بہتر گہرون کا

مسلمانون کی گھرون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور بدتر گھر مسلمانون کی گھرون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و ادب کے مارین تو داخل احسان کی ہی برائی کرنی کی نہ ح

وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسح رأس يتيم لم يمسحه الا لله كان له بكل شعرة تمر عليها يده حسنات ومن احسن الى يتيمة او يتيم عنده كنت انا وهو في الجنة كهاتين وقرن بين اصبعيه رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہاتہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کی ہوتی ہین واسطے اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہرتا ہی اوسپر ہاتہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکی کی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی اونگلی اور اوسکی پاس کے کہ انگوٹھے کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتہ زبر تے اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتہ پیش تی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اس صورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص ہر بال پر ہاتہ اپنا اور لفظ حسنات ساتہ رفع کی ہی بنا بر ہونے اوسکی کی اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت وکیفیت مین باعتبار اچہا کرنی نیتون کی اور احسان کرے یعنی شفقت و مہربانی کرے اوسپر اور تادیب و تعلیم کرے اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کرے اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کی لیے ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کی لیے ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی ۱۲ ع ح

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اوى يتيما الى طعامه وشرابه اوجب الله له الجنة البتة الا ان يعمل ذنبا لا يغفر ومن عال ثلث بنات او مثلهن من الاخوات فادبهن ورحمهن حتى يغنيهن الله اوجب الله له الجنة فقال رجل يا رسول الله او اثنتين قال او اثنتين حتى لو قالوا او واحدة لقال واحدة ومن اذهب الله بكريمتيه وجبت له الجنة قيل يا رسول الله وما كريمتاه قال عيناه رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہ دیوی یتیم کو طرف کہانی و پینی اپنی کے واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک و شبہہ بموجب وعدہ اپنی کی مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیون کو یا پرورش کرے اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کرے اونپر یہانتک کہ بے پروا کرے اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرماتی ہی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کرے دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیلے اللہ دو پیاریان واجب ہوی اوسکی لیے بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سے فرمایا دونون آنکہین اوسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین

ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا ہی یعنی شرک اور حقوق بندی کی پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتہ توبہ کی یا ساتہ بخشوانے اور مانند اوسکی کی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کے ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوای شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت جو کچہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی کی وحی ہوئی ساتہ اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی کی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِي
لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک
ادب کہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہین
نزدیک محدثون کی قوی **ف** یعنی حفظ ضبط مین کم اعتماد اوسپر کہیں پس حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین
جائز ہی اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی **وَعَنْ** أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نقل کی
ایوب کے دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ
مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا أَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند
ان دونون اونگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی
واسطی بیان دو اونگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ و جمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی
واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہون یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی اور بالغ ہونی کی محتاج مان کی نرہی یا مر گئے
نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی
نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن و جمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا
کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون اونگلیون کی قریب باہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئیں یا خاوند مر گئیں
اور صبر کرین اور صلاح و عفت اختیار کرین اور ترک زیب و زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي
الذُّكُوْرَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو
زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار و فقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر و ذلیل کر کر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکونکو یعنی فی لانی وغیرہ مین داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی ساتہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے کہ اس
حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ
وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ أَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی
مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتہ دفع کرنی غیبت و عار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی

مدد کری گا اوسکی اسد تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر تو ذلیل کریگا اسد اوسکو اور بدلا لیگا اوس سی وا سطی عیب نکرنیکی دنیا و آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيهِ بِالْغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جو شخص کہ باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کی سی یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کی سے غائبانہ ہی حق اسد پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہانی گوشت کی سی کنایہ ہی غیبت کرنی سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہ کہانی گوشت مغتاب کے چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت بمعنی غیبت کے ہی ساتہ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالغیبۃ متعلق ہی ساتہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہی کہ بالغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کے بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبت بمعنی غیبت کے ہو ساتہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کے سی بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کے غیبت سے یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنیسی اوسی آزاد کری گا الخ یعنی اول وہلہ مین پہلی داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی پہلی پورا کرنی عذاب کی الخ ع **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ دفع کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے یعنی منع کری اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اسد پر یہ کہ باز رکہی اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نے واسطی استشہاد کی اپنی قول کا ان حقا الخ آیت اور ہی ثابت و واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی شرح السنہ مین **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوس جگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوسجگہہ مین آبرو اوسکی ہی مگر کہ نہین مدد کری گا اوسکی اسد تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کے اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہے اوسمین آبرو اوسکی ہی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کری گا اوسکی اسد تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے اوسمین اوسکی نقل کی یہ ابو داود نی **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُودَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عقبہ بیٹی عامر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہے یعنی جانی عیب یا برائی بہنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جسنے کہ عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سی خجالت کہ وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ڈہانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنی کی ہوا جیسی کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب تہی کہ پس نکالی گئی اور زندہ رہی ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین ایذا تو چاہیی کہ دور کردی اوس سی برائی یعنی اور مشغول ہو ساتہ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہو سکی ساتہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسی کہ شرط ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے

ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کر دیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والی کی وجود میں ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دکہا دیتا ہی الخ خفیہ آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگون میں جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا ہی مطلع ہو جاتا ہی اپنی برائی کی بسبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسیکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہری کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہٗ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر میں جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت تائید ان معنون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کر دیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی نفس میں و مال میں اور آبرو میں ہو ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَکًا یَّحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُّرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجی گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوی گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہ کسی چیز کی یعنی عیبون میں سی در حالیکہ چاہتا ہی ساتہ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کری گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہ راضی کرنی مدعی اوسکی کی یا ساتہ شفاعت کے یا ساتہ عذاب کرنی کی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیی کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل میں ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ہو ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہ خیر خواہی کی ہو اور بہتر ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن اور قبح

اوسکا شعر ایس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایون کو کہ کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت سنی تو ہمسایون کو کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی و بدی تیری ساتہ گواہی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنی تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلئے کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت محبت کرتی ہون اور نہ بہت دشمنی **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہے شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونون کو یکسان نہ رکہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتہ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی کا نہو پس برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آو فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اوس راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آوی ایک شخص نے حاضرین مین سی تفاوت احوال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کی ٹکڑی سی راضی ہوگیا اور اگر سوار سی بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہ حدیث سبب ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی اور مانند اونکی کے جیسیکہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سی جیسی کہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجلسون انکی کی قد علم کل اناس مشربهم وفهم کل فریق مذهبهم یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا یعنی علما کا فہم اس سبب سے یہ ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم یہ ہی کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق و دولتمند و جابرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ تعالی نی اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ پایا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ لیتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی ہین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوی اور چاہیی کہ اچہی کری ہمسایہ گری ہمسایون سے **ف** مراد وضو کی پانی سی اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہی کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا اعضای مبارک سی اور لفظ او یحبه الله ورسوله مین تنویع کی لیی ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سی اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسری کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست رکہتا ہی یا لفظ او معنی بل کی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیی ہو اور معنی حدیث کے یہ ہوی کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتون سی کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضروری اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سی خصوصا بجالانا اون امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سی کہ معاملات مین امر حقوق لوگونکی اون چیزون مین مبتلا ہوا اکثر ہوتو

اور شاید کہ اون لوگون مین حضرت نی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزونکو ذکر کیا ۔ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کہاوی اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سی یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کہاوی اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال ضرر ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنی پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونی اوسکی کی پرچہ گیری ہمسایہ سی ۔ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَیْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ قِلَّةُ صِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اوسکی کی اور روزی اوسکی کی اور صدقہ دینی اوسکی کی یعنی لوگ کہتی ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنی ہمسایونکو ساتہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہون گی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکہنے روزون کی اور کم صدقہ دینی کے اور کم نماز پڑہنی کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہی چند ٹکڑی قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سی اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اصلی کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہی اور نہین ہی فائدہ بیچ حاصل کرنی فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنی حصول کے جلیلہ کہ واقع ہی بیچ اکثر علماء اور صلحاء کی کہ علماء تو ترک کرتی ہین اون چیزونکو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتی صلحاء اوس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتی ہین رعایت پرہیز کو دوا دینی پر اور وہ چلتی ہین راہ حکماء کی کہ وہ کہتی ہین کہ تخلیہ مقدم ہی تجلیہ پر اور اسلئی گردانا ہی اونہون نی توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس سخنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہی اول سی حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ۔ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابوہریرہ نی پس چپ ہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر فرمادین کہ یہ نیک ہی اور یہ بد نہ ساتہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیی ہمکو اور متمیز کر دیجیی نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہ ہون تو اوسکی بدی سی

اسمین عمون لیکن امید ہدایت کی اوس سی ترکہی ہون تو وہ بہین مبین بیچ ذ نبکر ہی بندہ ترا ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم ان اللہ تعالی یعطی الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا یعطی الدین الا من احب فمن اعطاہ اللہ الدین فقد احبہ والذی نفسی بیدہ لا یسلم عبد حتی یسلم قلبہ ولسانہ ولا یؤمن حتی یامن جارہ بوائقہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہارے جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مثل سلیمان علیہ السلام اور عثمان رض کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے اونکے کے مدار اسلام و ایمان کی ہی ح **وعن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مالف ولا خیر فیمن لا یالف ولا یؤلف رواہما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست کہین اوسکو نقل کین یہ دونو حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل و مفعول یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث بہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا یہی کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت کہی ہی مومنون پر ساتہ تالیف قلوب انکی کی اس آیت مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کہی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روا کری کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطی کسی کی امت میری سی یعنی استجابت کرے در حالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اوسکو ساتہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کے اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کری گا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغاث ملھوفا کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃ واحدۃ فیہا صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون لہ درجات یوم القیمۃ اور روایت ہے اوسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص فریادرسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہے اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک اون تہتر بخششون مین سی بخشش ہی کہ اوس مین صلاح سب کامون اوسکی کی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے ع **وعنہ** وعن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان

بتفصیل مضمون مطابق کی ہے اور تفصیل قلائد کی زرکانی پر ۲۱۲ [illegible] تاکید اور توضیح مطابق [illegible] ۱۴۲ [illegible] کردن اخلاق بلکہ ۲۱۲

اور روایت ہی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر ہین خلق کا طرف
اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرتا ہی طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان ہین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو پرورش
کرتا ہی اور کہاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اپنے نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی
جیسیکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۔ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنی والی بعد جہگڑنی اہل کفر کی دو ہمسایہ ہونگے
کہ جہگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ
ہوویگا بندی سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین میان لوگون کی خونون کا اور ایک روایت
مین آئی کہ اول دو جہگڑنی والی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علمانی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت
اوسکی کی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مقید ہی ساتہ اختصام خصمین کے یعنے
جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادای حقوق مین اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہ دو شخص جہگڑتی آوینگی اور انکا فیصلہ
کیا جاویگا اور اگر بالفرض کیا جاویگا کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء
سيئة سيئة پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ۔ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پہیر تو ہاتہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پر ہاتہ پہیرنے سے
موت یاد آئیگی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تاکہ دیکہی تو آثار نعمت
الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف دوسرونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ۔ع **وَعَنْ** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے
درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوای تیر
یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہی جز تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اسکی اور وجہ اوسکی کی کہ نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کے
اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست رکہی کسی بندی کو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنی کی بدنون مین
مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اون مین سی یعنی بعلاقہ
مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس مین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکہتی ہین اصل کی

یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات مین یہان بہی الفت ہوتی ہی اور جن مین ان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکوں نیکون آپس مین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور ظہور یہان کی تعارف کا سبب اسلام شائع ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون مین بسبب ان کی محبت کی یہان بہی ڈالدیا جاتا ہی طیبی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست کہتا ہی کسی بندی کو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنے کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست کہتا ہون فلانی کو پس دوست کہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست کہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الٰہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہی فلانی کو پس دوست کہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت یعنی محبت بیچ دلون زمین والے کی یعنے جن انس اوس سی محبت کہتی ہین اور جس وقت کہ بغض کہتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندی سی پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض کہتا ہون فلانی شخص سے تو بہی بغض کہہ اوس سی فرمایا حضرت نے پس بغض کہتی ہین اہل آسمان اوس سے پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض بیچ زمین والی بہی اوس سی عداوت کہتی ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست کہنا اللہ کا بندی کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطی اوسکی ہدایت دینے انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتی ہین واسطی اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیی اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے اور اشتیاق ملنی اوسکی کا ہی کہتا ہون مین یہ ظاہر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری معنی اول متضرع ہین ثانی پر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ تعالیٰ فرماوی گا دن قیامت کے یعنی سب لوگون کی سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضے بندون کی کہ کہان ہین آپس مین محبت کہنی والے بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ تہی محبت رکہتے آپس مین واسطی رضا جناب میری کی اور طلب ثواب میری کی آج کی دن جگہہ دونگا مین اون کو بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہین سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالیٰ کی سی یا سایہ عرش کا ہی جیسی کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف واسطی تشریف وتعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسی کہ السلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سی جیسیکہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنی کا اپنی بہائی مسلمان سے کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹہایا اللہ نے واسطی اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نے اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا

تو کہا اوسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیری لیے اوسپر حق نعمت کہ پالتا ہی تو اوسکو
استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت سی ہی تو نے اوسکو کہ واسطے طلب کے بدلی اوسکی کی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سواے اسکے کہ دوست رکہتا ہون اوسکو
واسطے طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون تجہکو کہ تحقیق اللہ تعالی تیرا دوست ہی کما دوست
رکہا تو نے اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات بہائیون کے
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کی خصائص
سی ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ہی ع **وعن** ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف
تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بهم فقال المرء مع من احب متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کی بابت کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا کو اور نہین پہنچا اونکی صحبت
مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاوے گا
ساتہ محبوب اپنی کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اوسکی اور موافقت کیطرف کہینچی لیکن اصل انجذاب اور عقائد موجب
معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اوٹہین گی اور اونکی ساتہ
ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور غیر صالح کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین
خلیلہ یعنی کہ آدمی کی پس اسمین ترغیب وترہیب ہی اور وعدہ وعید ہی **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک
وما اعددت لها قال ما اعددت لها الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رأیت المسلمین
فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحهم بها متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا واے ہی
تجہکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہووے ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اوسکا
خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت اور استبعاد کی پوچہتا ہی نہ از راہ خوف اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مین نی اوسکی لیے کچہ مگر یہ کہ دوست رکہتا ہون
مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس نہین دیکہا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی پیچہے اسلام کے
مانند خوشی ہونی اونکی کی ساتہ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دوست رکہتا ہون نہین الخ اوسنی ہی ذکر کیا اور عبادت قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر
کین اسلیے کہ یہ سب شاغلین ہین محبت کے اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نی یحبهم ویحبونہ او
فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی یعنی ملحق ہی ساتہ اوسکی کہ غالب ہی محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کے
کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہا
رابعہ نی **نظم** تعصی الاله وانت تظهر حبه + هذا لعمری فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعته + ان المحب
لمن یحب مطیع + اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلی یہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہ نری محبت اوسکے بلکہ موقوف ہے
اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہا حضرت
عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سی اور فرزند
میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپ کی پاس اور دیکہتا ہون آپ کو اور جب یاد کرتا ہون

سوبت اپنی مند رہتا ہون آپکی او خیال کرتا ہون کہ آپ جنت مین داخل ہونگے جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو نہ دیکہونگا

آپکو اس سے کہ مین نہین دیکہونگا آپکو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اوتری آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ

الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ الآیۃ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی درمیان اوسکے ملاقات درمیان محب

و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ مین سیلئی کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اوسکا یہ ہے

کہ اعلی درجے والی اوتر ینگی طرف اونکی کہ اسفل ہین اون سی پس جمع ہونگی بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزون کا کہ انعام کی ہین اونکے اسد نے

اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیئی اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لا دینگی انکو وہ چیز کہ چاہینگی وہ اور مانگینگے پس وہ باغ جنت مین خوش

ہووینگی اور چین کرینگی پہر ظاہر یہ ہی کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ

وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹہانی والی مشک کے اور پہونکنی والی مشک کے

ہی پس اوٹہانی والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سی اور یا ویگا تو اوس سی خوشبو یعنی اگر مشک تہ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہے

اسی طرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت شخص نہین پہونچتی ہی بس ہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنے

والا مشک کا یا جلا دیگا کپڑی تیری یا پاویگا تو اوس سی ہوا بد یعنی ہوان سی طرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی

سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکہہ گیا ہے

حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ لازم کر اپنی پر محبت مصاحبت اول کی اور بچ تو محبت اور موافقت دوسری کی سی اس مین

رغبت دلائی ہی اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت شرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی

دین و دنیا مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ

قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کی سی کہ کہا سنا مین نے

رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اسد تعالی واجب یعنے ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپس مین بسبب میرے

اور واسطے بیٹہنے والون کی بسبب میری اور ثنا میری کی اور واسطی ملاقات کرنی والون کی میری رضا کی لیئی یعنی بعض بعض سی ملتی ہین میری عبادت کے لیئے اور واسطے

مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اسد تعالی کہ محبت کرنی والی آپس مین

بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیئی منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید **ف** یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا

افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس

جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کی کیا اور رشک سو مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی یہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور

ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اوس چیز کو کہ یہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا ونپر ثنا کہتی ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہ کہ

کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت کہ فاضل

مین نہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی ہو ہی جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور
ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میری ہاتہ لگ جاوی واللہ اعلم **وعن** عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ما ھم بانبیاء ولا شہداء یغبطھم الانبیاء والشہداء یوم القیمۃ بمکانھم من اللہ
قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھا فواللہ ان وجوھھم
لنور وانھم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرأ ھذہ الآیۃ الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون رواہ ابوداود ورواہ فی شرح السنۃ عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان
روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا سی البتہ آدمی ہین یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سی کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی رکہین گی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین
کہ محبت رکہتی ہین آپس مین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حالانکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دادوستد کرتی ہین اونکو آپس مین
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہون گی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبرون پر ہونگی یا سوا
اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی استشہاد
اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیی اور واسطی نفی خوف و حزن کی اونسی یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہین ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداود
نی اور نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین ابی مالک سی ساتہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتہ اور زیادتیون کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسیطرح روایت کی
ہی بیہقی نی یعنی ساتہ زیادتیون کی شعب الایمان مین **ف** رشک لیجاوینگی انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو وی گی اون سی ملاقات آپس کے اور محبت اور الفت
ہمنشینی آپس کے للہ درمیان ہر نبی اور امت کی حاصل ہی بلا شبہہ اور اسی طرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور مانند اوسکی کے
اور لفظ روح ساتہ پیش رکی اصل مین معنی اوس چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہ اوسکی بدن اور مراد اوس سی یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وکذلک
اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتہ روح کی ہی حیات دلون کی ساتہ قرآن کی ہی اور دوست رکہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار
ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین واسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہ محبت مومنین کے
آپس مین اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہین اسلیی کہ محبت ہی سبب حیات اور نشاط اور تازگی دلون کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہین جان من اور بعضے
نسخون مین لفظ روح ساتہ زیر رکی ہی معنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل معنون کا ایک ہی ہی یعنی دوست رکہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے
اس طرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطھم النبیون والشہداء
بقربھم ومقعدھم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ھم فقال ھم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینھم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون بہا
یتحابون بروح اللہ یجعل وجوھھم نورا ویجعل لھم منابر من نور قدام من عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالات فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ
البیھقی فی شعب الایمان روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کے ای ابی ذر کونسی رسی دین و ایمان کی یعنی
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابو ذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس مین بسبب اللہ کی اور دوست رکہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ
ایک طرف سی ہو مانند دوست رکہنی ہمارے کے بعض اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکہا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی بلا واسطی یا بزبانی ملائکہ کی کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نی اور پکڑی تو نی بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتھ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم و عمل کی اور یہ تینون لفظ یعنی طبت و طاب و تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا ہی رکھتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑی تو بہشت سی منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْیُخْبِرْهُ اَنَّهٗ یُحِبُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کے سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت کہ دوست رکھی شخص اپنی بھائی مسلمان کو پس چاہی کہ خبر کر دے وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست کہتا ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلیئی کہ جب وہ سنی گا تو وہ بھی اسکو دوست رکھی گا اور حقوق محبت کے ادا کری گا اور دعا گو اور خیر خواہ اوسکا رہی گا ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَیْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کی تھی کئی ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اون لوگون مین سی کہ حضرت کی پاس بیٹھی ہوئی تھی تحقیق مین البتہ دوست کہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست کہتا ہی تو اسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹھا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست کہتا ہون تجھکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکھی تجھکو وہ کہ دوست کہا تو نی مجھکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالیٰ کہا انس نے پھر پھر آیا وہ شخص پس پوچھا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتھ اوس چیز کی کہ کہی تھی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست کہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت کرنی اوسکی کی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست کہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے **ف** معنی احتساب کی ہین امید ثواب کے رکھنی خدای تعالیٰ سے اور حسبہ ساتھ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہی معنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی یاری مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے یعنی نہ کافر سی یا یہ مراد ہی کہ یاری نہ کر مگر مسلمان صالح سی نہ فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوی کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی **ف** یعنی چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کھانی متقیون کی ہو اور چاہیی کہ متقیون کو کھلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر اونکی کی تا کہ اونکو قوت گناہ کی نہو اور اوس سی منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار فجار

کی ہی یا سبب الفت وصحبت کا نہ ہوا اور انکی مصاحبت سے بری منفعتیں حاصل کریں اگرچہ علاج کی کہ تقریر طعام دعوت میں ہے نہ طعام حاجت میں اسلیے
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر لوگ کافر تھی لیکن واسطی رفع حاجت کے یعنی بھوک کی کافر کو دینا جائز ہی اھ **وعن ابی ھریرۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والبیہقی
فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب وسیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہی کہ دیکھے
ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکی
صحیح ہی **ف** چاہی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث
ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی ومخالطت زاہد کی بیرغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ واقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مؤلف عبارت لایا مقصود
اس سے مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہ حدیث موضوع ہی اھ **وعن** یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ھو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکی کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ
سے ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

وعن ابی ذر
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال
قائل الجھاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابوداؤد الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی
طرف اللہ کی کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنے والی نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی
ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابوداؤد نے فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا
روایت نہیں کیا **ف** لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا
ہو کہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہوں حال آنکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ کہ رکھتا ہوگا
محبت رکھی گا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھی گا واسطی خدا کی دشمن رکھی گا دشمنان دین کو اور سعی کرے گا
جہاد وقتال انکی میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیرہ ذلک داخل ہیں انمیں کوئی چیز باہر نہ رہی انسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد
اس صورت میں کچھ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب مامورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل
طاعات ہیں بالتسلیم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہی کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزے اور زکوۃ سے ثواب میں مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی
نے نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المومن اھ **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطے اللہ کے مگر تعظیم کی اوسنی اپنے پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نے **وعن** اسماء بنت یزید انھا

ساتھ جیم کی اور بالعکس فرق درمیان تجسس اور تحسس کی علماء نی کئی وجہ کیا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا اور تفحص کرنا
تجسس کی معنی جاسوس اور جسس مشتق اس سی ہی یعنی صاحب رشک کی اور فصل حا مہملہ کہا ہی کہ جاسوس معنی جاسوس کی یا وہ مخصوص ہی ساتھ خبر خیر کی اور
جیم سی مخصوص ہی ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسکہ چوری سی
سننا اور دیکہنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور حا سی سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیی اور حا سے
اپنی لیی اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکی کا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کے لیے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانی کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا نجش سی ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضون نے کہ مراد اس سے
ہی طلب نعمت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکہا دیکہی قیمت کو لی لی اور اصل مین
نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین معنی ور غلانی کی کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض کہو آپس مین یعنے احتراز کرو اسباب جاذب ہونی بغض کیسے الا حب و بغض
خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہواء مذاہب مین اسلیی کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہی واسطی امر محبت رکہنے کی آپس مین مطلقا مگر جہان کہ خلل پڑتی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت
آپس کے بلکہ واجب ہی بغض اسلیی کہ غرض شارع کی اجتماع کلمۂ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا اور اسمین شک نہین
ہی کہ محبت آپس کے سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکہی بعضا تمہارا بعضے سی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین
کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغلخوری سی اسلیی کہ اسمین بنیاد رکہنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس مین
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیی کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹہ دیتا ہی دوسری کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادای
حقوق اسلام کی اور ہو و بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ہی ایک اللہ کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپس مین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چہوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد سب کے نقل کی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد ہین
یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسکہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنے
رغبت کرو اوسمین ؀ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کے پس بخشش
کیجاتی ہی واسطی ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے
دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکہتی ہین یہانتک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہولی جاتی
ہین دروازی بہشت کے یعنی طبقات اوسکی کی یا بالا خانی اور درجات اوسکی کی ان دونون مین واسطی کثرت رحمت کے کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور
باعث ہے مغفرت کے کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سی اور در گذر کرنی سی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور
رفعت درجات سی اور صواب یہ ہے کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیی کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازونکا
علامت عفو کی ہو اور یہانتک کہ صلح کرین ظاہر یہ ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو یا نہو

قولہ بغض نفسانی ۱۲

علم یوجبہ اور اتفاق اوسکا ساتھ رشتہ اور اوسکا اتفاق ساتھ اوسکے رشتہ ذرا اور تفرق ۱۲

والسلام وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض أعمال الناس في كل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم
الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن إلا عبدا بينه وبين أخيه شحناء فيقال اتركوا هذين حتى يفيئا رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتی ہیں عمل لوگوں کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخشش
کی جاتی ہی واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہانتک
کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سی نقل کی یہ مسلم نی وعن ام كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط قالت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا متفق عليه وزاد مسلم قالت ولم أسمعه
تعني النبي صلى الله عليه وسلم يرخص في شيء مما يقول الناس كذب إلا في ثلث الحرب والإصلاح بين الناس وحديث الرجل
امرأته وحديث المرأة زوجها اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سی کہ سنا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہیں
جھوٹا وہ شخص کہ صلاح کری درمیان لوگوں کے یعنی ساتھ جھوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سی ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو
اور پہنچاوی نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نی اور نہیں سنا میں نے انکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ رخصت دیتے ہوں بیچ کسی چیز کے اون چیزوں میں سی کہ کہتی ہیں لوگ اوسکی حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں اور دوسرے صلح کروانے
میں درمیان لوگوں کی اور تیسری بات کرنی مرد کی بیچ اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی بیچ اپنی خاوند سی **ف** پہنچاوی نیک بات دونوں کو جھوٹی
شہادتوں سی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست کہتا ہی اور نہیں کہتا ہی تیری حق میں مگر اچھی بات اور مانند اسکی کی اور جھوٹ لڑائی میں یہ
کہ ایسی باتیں کہے اوس سی قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگوں کی قوی ہوں اور دشمن فریب کھا جاوی اگرچہ خلاف واقع کے
ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکھ اپنی پیچھے کہ فلانا آ پہنچا ہی تیری پیچھے مارنی کو تیری اور
میاں بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسری سی اظہار محبت و خوشنودی کا کریں زیادہ اوس سی کہ واقع میں ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو ع ح
وذكر حديث جابر إن الشيطان قد أيس في باب الوسوسة اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہ ہی ان الشیطان ایس بیچ
باب الوسوسہ کے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن أسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل
الكذب إلا في ثلث كذب الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس رواه أحمد والترمذي
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں حلال ہی جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کی جھوٹ بولنا مرد کا اپنی
عورت سے تاکہ راضی کری اوسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں سے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کری درمیان لوگوں کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی
ف اس روایت میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتیں جاہل و بدگمان ہیں
اونکی تسلی اور راضی کرنی کی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نی از راہ اختصار کی ایک ہی کو ذکر کیا
ع ح وعن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يكون لمسلم أن يهجر مسلما فوق ثلثة فإذا لقيه
سلم عليه ثلث مرات كل ذلك لا يرد عليه فقد باء بإثمه رواه أبو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ نہیں لائق واسطی مسلمان کی یہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جس وقت کہ ملاقات کری اوس سی اس حال میں
کہ سلام علیک کہی اوس سی تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اوسکی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی

کہ جواب یا پہر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتھ گناہ ابتدا کی یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنی الی کی یعنی سلام کرنی والا گناہ ترک ملاقات کی سی نکل گیا اور گناہ جواب دینی والی کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنی والی کا بہی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی **وعن** ابی خراش السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی کی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الہجرۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی واسطے مومن کے کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانی مین پہلا بسبب ابتدای سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اوسکی کی اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنی والا نقل کی یہ ابوداؤد نی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال ہذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبردون مین تمکو ساتھ اس عمل کی کہ افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کی سی کہا ابوداؤد نی کہا ہمنی ہان یعنی فرمایئے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداؤد نی اور کہا کہ حدیث صحیح ہی **ف** ظاہر یہ ہی کہ واو والصدقۃ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہ بہی ہی کہ واو معنی او کی ہو پس معنی یہ ہونگی کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نی کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین مؤلف کہ اللہ سب سے خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہ کہ ہو صلح کروانی فساد مین کہ متفرع ہوا ہو اوسپر خونریزی اور لوٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل اون عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتین اللہ تعالیٰ کی حقوق مین سی ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کی نزدیک بندون کی حقوق سی پس جبکہ ہوا یہ اس طرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوی کہ یہ جنس عمل سی افضل ہی اون جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اوسکی کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدگر کی ہی جیسیکہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پڑا ہی اونکو مبدل ساتھ الفت و محبت اور صلح کی کرنا اور فساد سی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنی ہین اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہین اور اصلاح اونکا نیک کرنا ہی اور مبدل کرنا اونکا فساد سی ساتھ صلاح کی اور فساد

یہاں اعلیٰ ... یعنی آدمی ... فرشتے سے ... بہتر ہے عورت سے حالانکہ بعض فرشتے آدمی سے بہتر ... اور بعض عورتیں مردوں سے ... بعض افراد ... کہا جاتا ہی

احوال کی ہے اسلئے ہے حالقہ ہے حلق کہتی ہیں بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنی والی اور یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہے یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہے ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنیوالی ثواب کی جیسیکہ استرہ بالون کو جڑ سے مونڈتا ہے اور آپس میں غیبت دلانی ہے حکم کرانی ہے اور دفع فساد پیدا اور نفرت لانی ہے فساد ڈالنی ہی آپس میں ف ع **وَعَنِ** الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہاری اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتون کی کہ پہلے تم سے تھیں وہ بیماری حسد بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونون میں سے مونڈنی والا ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالون کو ولیکن مونڈتا ہے یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہے دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ﴿ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کہاتا ہے یعنی فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنیوالے کی نیکیون کو جیسے کہ کہاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیونکو اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک نہیں ہے بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنی کا اس حدیث سے یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کی سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہیں تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دینگی عوض میں اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہ ہوئیگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دینگی کہ جن پر ظلم کیا تہا معنے حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کی آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہے ساتھ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتی ہین ساتھ استعداد و صلاح بندی کی حسب تکثر خطا ہونکا ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے ع ح **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ابوہریرہ سے ہے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈلوانی سے میان دو شخصون کے پس وہ مونڈنی والی ہے یعنی تباہ کرنیوالی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے ع **وَعَنْ** اَبِیْ صِرْمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پونہچاوے یعنی کسی مسلمان کو بیوجہ شرعی پونہچاویگا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی یہ معنی بہی لکہی ہین کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اوس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب دیگا اوسکو ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی گا قرب رحمت الٰہی سی جو شخص کہ ضرر پہونچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پہونچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابن عمر قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگوں کو ساتہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصوں کے کہ اسلام لائی ہین ساتہ زبان اپنی کی اور نہیں پونہچا ہی ایمان طرف دل اونکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانوں کو یعنی کامل مسلمانوں کو جو اسلام لائی ہین زبان سی و دل سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکی یعنی تجسس نکرو پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈہی عیب اپنے بہائی مسلمان کا ڈہونڈی گا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا اللہ نی عیب رسوا کری گا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگوں سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہیں پونہچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی کی پس شامل ہی یہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی ایسلی کہ آگی آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنی بہائی چارا ہی نہیں پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کی ہی اور حکم اعم بہت مناسب ہی واسطی ہر کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنی اونکی اس سی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہے یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہے اوسکی لیے کہ قادر ہو اوسپر اور کبہی واجب ہوتی ہی حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سی ہے اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبوں مین کہ نہیں جانتے تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبوں کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈہونڈے یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہے حذر کرنا آپ سے حذر کروانا اور لوگوں سی اور ڈہونڈہی گا اللہ یعنی ظاہر کری گا عیوب اوسکی یعنی یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبوں کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کری گا یعنی ظاہر کری گا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہ مسلمان کی پس دل نہیں ٹہر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنی کو پس باعث ہوتا ہی دریکا اور حد پردہ کی یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کر لی اور جو دیوار بلی ہو مکان کی پس نہیں جائز ہی چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تاکہ سنی آواز تاروں کی یعنی ستارہ وغیرہ کی تاروں کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کر لی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والوں کی کہ آپس مین نشی والوں کی سی باتین کر رہی ہوں اور اسیطرح جبکہ چہپا لین باس شراب کی اور آلات لہو کی آستینوں مین اور دامن کی بیچ تو نہیں جائز ہی کہولنا اونکا اور اسی طرح نہیں جائز ہی سونگہنا تاکہ پاوی بو شراب کی اور نہیں جائز ہی کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایوں سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی گہر مین اور اس قول مین کہ نہیں پونہچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جبتک کہ نہیں پہونچتا ہی ایمان طرف دل کی نہیں حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کی اور نہیں ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانوں کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پونہچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بخیر ہوا اس سے ع وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے سعید بن زید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زیادہ ترین سودوں کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی غیبت

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کی اور زیادہ تر ہین سودون کا ہی یعنی بڑا ہوا ہی بسبب اوس
سودون کی حرمت گناہ مین اور ربو لغت مین معنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی مین
لیناہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتہ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور سکو اربی یعنی بڑا ربوا
کہا اسلئی کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلئی کہ بعضی احوال مین مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح راویوں کا
کہ محدثین کرتی ہین اور یونکو واسطی مصلحت دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی ہنگامی کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو

ح ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون
وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم رواه
ابو داؤد اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے
ناخون تہی تانبی کی کہروچتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مین نے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کہاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتی ہین
اونکی اور پڑتی ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکے آبرو ریزی کرتی ہین لوگونکی
غیبت کیلئے جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اوس سے خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور
سینے اونکی ہی اونکی ہاتون سی زخمی کروائی ح **وعن** المستورد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة
فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة
ورياء فان الله يقوم له مقام سمعة ورياء يوم القيامة رواه ابو داؤد اور روایت ہی مستورد سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو
شخص کہاوی بسبب غیبت کی یا بہتان باندہنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاوی گا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو
شخص پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناوی گا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہڑا کری
کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئی گا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف لفظ اکلہ ساتہ پیش ہمزہ اور بجزم کاف کی ہی معنی لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ کی معنی یکبار کہانی کی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور
برائی کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس وسیلہ سی اپنی لیئے روٹی پیدا کری اور
وجہ رزق کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی
پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے
اوسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانی مین اور قام برجل مین حرف تعدیہ کی لئی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی
اور کو بیچ مقام دکہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوبیان کہاوی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اوسکی فضیحت کیلئے کی لئی کہڑا ہو گا اللہ اور
کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کیلئے سی اور کہا مظہر نی کہ ب برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کی لئی ہو یا سببیت کی لئی
پس اگر تعدیہ کی لئی ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کہڑا کری کوئی کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسی کی ساتہ صلاح و تقوی کی
اور ساتہ زہد اور عبادت کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال ٹہرا دی اپنی لئی تا کہ اوسکی سبب سے مال و جاہ اپنی تئین

حاصل ہی جیسا کہ بعضی مشائخ و مرشدون کی کرتی ہین ہماری زمانی مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اسد تعالیٰ مقام فضیحت و رسوائی
مین کہڑا کریگا ساتہ اس طرح کی حکم فرماویگا فرشتونکو کہ اظہار کرین کہ یہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیی بعد از
عذاب دیگا اوسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر سبب کے لیی ہو تو معنی یہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد و تقوی بسبب اسکے کہ معتقد ہووے اسکا
کوئی شخص اور دیوی قدر اور بہت مال و الا تا کہ حاصل ہووے اسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہ امیر کاہی کہڑا ہوگا اسد تعالیٰ اوسکی سوا کرنی کی لیے
یعنی اراوہ کریگا اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہ ریاکار تہا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا متفق علیہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ احمد
وابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان کہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نی
ف یعنی نیک گمان کہنا ساتہ اسد تعالیٰ کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن
ظن یہ ہے کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہ معبود کے وہ مغرور
و مردود ہی یا معنی یہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سے یعنی جو کوئی
متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوای بدکار کی نہین ہوتا سو بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار * نامہ خود خواند اندر حق یار علیہ ع ح
وعن عائشۃ قالت اعتل بعیر لصفیۃ وعند زینب فضل ظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیہا
بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیہودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہجرہا ذا الحجۃ والمحرم وبعض صفر رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تہی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نی اپنے بطریق استفہام انکاری کی کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس
غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات مہینی ذی حجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی یعنی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سی اور بیوی تہین ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا
جنگ خیبر میں اور یہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح میں لائی اور بعضی ازواج مطہرات کو انسی سوء مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی نہین
مین سی تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک دن انکو حضرت عائشہ نی یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نے حضرت سے شکایت
کی فرمایا کہ تو اونسی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب زبان درازی کی
اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تحریر سے
حاصل جمع جاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسیکہ اوپر گذرا علیہ ع ح **وذکر** حدیث معاذ بن انس من حمی مؤمنا فی باب الشفقۃ والرحمۃ
اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کے کہ سرا اوسکا یہ ہی من حمی مؤمنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی بن مریم سرقت
قال کلا والذی لا الہ الا ہو فقال عیسی آمنت باللہ وکذبت نفسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نی چوری کی تو نی یعنی کیا چوری کی تو نی
کہا ہرگز نہین یعنی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکی پس کہا عیسی نی کہ ایمان لایا مین ساتہ اسد کی اور جہٹلایا مین اپنی نفس کو

نقل کی بیہقی نی **ف** ایمان لایا مین ساتہ اسد کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجہی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے باتقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نی تیری قسم کہانی کو ساتہ اسد کی اور جہٹلایا مین نی اپنے نفس کو یعنی اوسچیز مین کہ دیکہی مین نی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی نہونی کسی شرط کی اون شروطمین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحنی لکہا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مین نی تجہکو تیری قسم مین اور پہر ایمن اوس چیزسی کہ گمان کیا تہا مین نی اور جہٹلایا مین نی اپنے نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقیر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اسد تعالی پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضای اسد پر اور بسبب شکوہ کرنی کی ماسوی اسد سی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء وجہین الی الیوم اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش مین ہین بمقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سی الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اور فرمایا اسد تعالی نے اپنی بندون کی تسلی کی لیی لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکہتے تہی مشرکون کو چین مین پس کہتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتے ہین اور ہم ہلاک ہوگئی مارے بہوک اور مشقت کی پہر یہ آیت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیئے ہی چین آخرت کی ہین اس فانی کو دیکہکر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسیہی یا دتی غنا رکی بہی سبب کشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیی متوسط اور بقدر ضرورت کی ہانا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد پچ گمان حاسد کی ہے کہ بدل دیگا تقدیر کو شرح **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ أَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی بسبب عذر کی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی عذر مین کہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث یہ کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باسد منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس ہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہ سی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی کی اور حضرت عائشہ رضی سی بطریق مرفوع آئی ہی حدیث مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ نقل کی یہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیی تو فرمایی یا رسول اسد فرمایا کہ برا تم مین سی وہ ہی کہ اوتری منزل پر اکیلا اور رکو رکی اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا آپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ بری کی اس سی کہا اونہون نی ہان اگر چاہیے تو فرمایی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوس سی فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتہ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہیی یا رسول اسد فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرت اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون

میں تکو ساتھ بہتری کی اس سے کہا انھوں نے ہاں اے رسول [illegible] کی خبر کی [illegible] کی [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا اپنی عفت کرو لوگوں کی عورتوں سے یعنی بد نظر مت کرو تو پرہیز عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنے
باپوں سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اوسکا عذر رکھتا ہوا اسے چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے تمت

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُورِ

ا ب ہے بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کی کاموں میں **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی معنی پرہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتھ زبر ح
اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار میں اور شتابی نکرنی اور بمعنی اناۃ بر وزن قنات کی اسم ہے اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے
کہ لوگوں کے شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام میں ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کاموں میں
جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کاموں خیر کی میں کہ شتابی اونمیں فرمائی ہے ان میں شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ تمت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ بچھو اور مانند انکی کا فرماتے ہیں کہ شان مومن کی کہ موصوف عنایت حق و حمایت
دین کی ہو یہ ہے کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب و بدلہ اسد لینا نچھوڑے اور ہر بار حلم و تغافل نکرے اور فریب کھاوے
اور اگر کار دنیا میں فریب و دغا کھاوے تو سہل ہے لیکن امور دین میں نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث عنایت و حمایت دین کا ہے
اور سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرای کفار سے کہ مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی قوم کی بد ذاتوں کو
مسلمانوں کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر میں بندیوں میں پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کی پاس نہ پھٹکونگا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد میں
ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوس وقت بعضے لوگوں نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے
لا یلدغ المومن الخ تمت **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ
وَالْاَنَاۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھمیں دو خصلتیں
ہیں کہ دوست رکھتا ہے اونکو اللہ یعنی خواہ تجھمیں ہوں یا تیری غیر میں ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد القیس نام
ایک قبیلہ کا ہے کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹوں پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کیلئے دوڑے اور بیقراریاں اور
ذوق محبت ظاہر کیں آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابوں سے منع نہ کیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر تھا اور رئیس و سردار اونکی تھے مکان پر اوترے
اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف میں آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کے
پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمیں دو خصلتیں ہیں الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتھ وجود ان دو صفتوں کی خبر دی تو اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتیں کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہیں یا اللہ کی پیدا کی ہوئے
ہیں میری جبلت میں فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تیری جبلت میں کہا اونھوں نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست رکھتا ہے
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتیں تو احتمال زوال و فتور کا رکھتیں لیکن چونکہ جبلی ہیں امید ہے کہ ہمیشہ رہیں اور باقی رہیں گی تمت

الفصل الثانی سہل سے **وعن** سهل بن سعد الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الاناة من الله و العجلة من الشیطن رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی عبد المهیمن بن عباس الراوی من قبل حفظه روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس امر اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ والعجلة من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہہ اونکے خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنے شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہوں میں کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت و مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اور ہمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کر لی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کر لی پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے مولف **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حلیم الا ذو عثرة ولا حکیم الا ذو تجربة رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا اور خلل کار میں اوس سے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست کہتا ہے کہ لوگ عیب و خطائیں اوسکی ڈھانکیں اور قصور اوسکی عفو کریں پس حاصل کیا ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں جاننے والا اور درست اور ہموار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی پہچاننے کو پس فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا **وعن** انس ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رایت فی عاقبته خیرا فامضه وان خفت غیا فامسك رواه فی شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی بتا دیجیے ایک چیز کی کہ جانتا رہے تجیسے میرا بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اوسکی کا ساتھ دیکھنے انجام اوسکی کی اور تامل کرنے کے بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام میں پس باز رہ اوس کام کی کرنی سے اور چھوڑ دے اوسکو نقل کی یہ شرح السنة میں **وعن** مصعب بن سعد عن ابیه قال الاعمش لا اعلمه الا عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التؤدة فی کل شیء خیر الا فی عمل الاخرة رواه ابو داود اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی ہے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** کہی طیبی نے کہ بیچ تاخیر بھلائیوں کی آفات ہیں اور منقول ہے کہ اکثر چلانا دوزخیوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا میں

کہ انجام انکا اچھا ہی جلدی کیجاوی اونہین پابرا ہی پس نا خیر کیجاوی اونسی بخلاف ہووی اخروی کی بموجب فرمانی اسد تعالی کی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَسَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہا غزالی نی بیچ تفسیر قول اسد تعالی کی اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ کہ لائق ہی مومن کو کہ جب نیکت کری اوسکی لیی اعتبہ خرچ کرنی کا نہ توقف کری پہلی کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنی سی تہی ابو الحسن پاخانہ مین پس پکارا اونہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا اوتار میری بدن پر سی قمیص کو اور دی اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نی کیون نہ صبر کیا تم نی یہانتک کہ نکلتی پاخانہ سے کہا اونہون نے کہ میری دل مین آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن ہی مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونی سی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت عبد اللہ بیٹی سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کاموں میں اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال وافعال میں اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ میں ہی اسراف وبخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ میں تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچمین ہے جبر وقدر کی اور اسی طرح میانہ روی معیشت میں جیسیکہ حدیث میں فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنی میں کہ بیچ بیچ میں ہو اسراف وتنگی کی آدہی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال وافعال میں جیسیکہ بعضی چیزونکو اسد تعالی نی بیان فرمایا وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ الاٰیۃ اور قول اسد عزوجل کا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب علم کو اس حیثیت کہ نہ منع کری تجکو عمل سے اور عمل کر اس حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیی اور جزو ہے یعنی سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزو کی ہین یا ہر ایک انہین سے جزو ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی سی اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی انتہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ وروش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہ ہی کہ ہدی تعلق ہی ساتھ احوال باطنہ کی اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کی پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتھ اسکی حقیقت اور اس حدیث مین ایک جزو پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جزو سی پس ہو سکتا ہی کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہو یا بسبب اور کسی کی اللہ اعلم اور احتمال ہے کہ پہلی یہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم وعنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوسکی حدیث مین گذرا یا یہ کہ اون تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا مل کیسے ہیں صورت مین نسبت کرنی خطا وہم کیطرف راوی کی کچہ ضرورت نہین واللہ اعلم مؤلف **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے اونسے نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسوقت کہی کوئی شخص کوئی بات کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفا کا پہر غائب ہووی یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی یہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیی کہ اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین انتہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دو بندی پس آئی آنحضرت کی پاس جب عدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونوں میں سی کہا اونہی تم پسند کرو مجھکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جب ہمیں مصلحت پوچھی مشورہ چاہنے والی کی ہووی وہی کہی اور خیانت نہ کری اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تو نی مشورہ مجھسے کیا اور مجھی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک کی طرف ان دونوں میں سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکی کے احسان کرنی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث میں آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گہر میں آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنی اسکی حق میں وصیت کی ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کرو پس

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسیں امانت کی ہیں یعنی جو بات مجلس میں سنیں اوسکو کہیں نقل نکریں اور سخن چینی نکریں مگر تین مجلسیں یعنی تین باتیں کہ مجلس میں سنیں واجب ہی نقل اور پہنچا دینا اونکا غیر کو وہ یہ ہیں خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اگر کسی کہی یہ بات کہ میں ارادہ رکہتا ہوں کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتوں کو پہنچاوی اون لوگوں کو تا بر حذر رہوں اور اپنی کو بچاویں یہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہ ہیں کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چہپا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسیں یعنی ایک مجلس تین مجلسوں میں سی الخ

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سر اوسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہی ایک باب المباشرۃ میں کہ کتاب النکاح میں ہی صحاح میں کہ کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سی لایا اور صاحب مشکوۃ نی باب المباشرۃ میں بحال خود چہوڑدی اور باب الحذر والتانی میں ذکر نہیں کی بسبب تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کی نسخوں میں کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخوں میں کہ ہمنی دیکہی ہیں اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالبًا لکہنے والوں نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِيْ وَبِكَ أُعْرَفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو پس کہڑی ہوئی پہر فرمایا اوسکو پیٹہ پہیر پس پیٹہ پہیری پہر کہا اوسکو مونہہ کر میری طرف پس مونہہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہہ پس بیٹہی پہر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسے کمال میں اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیری لیتا ہوں

یعنی عبادات ابھی سے ندوں سے یا جس سے کہ نعمت لیتا ہوں تیری ہی سبب سے لیتا ہوں کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری ہی دیتا ہوں
یعنے ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہوں بواسطہ تیری دیتا ہوں کہ خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہوں مین اور
بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہوں یعنی مدار تکلیف اور خطاب و عتاب و ثواب و عقاب دنیا و آخرت
مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علما نے اور کہتی ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسے کہ پیدا کیجاوی گی موت بصورت دنبہ کی اور ذبح کی جاوی گی درمیان مین جنت و دوزخ کی **وعن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اہل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ
حتی ذکر سہام الخیر کلہا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیوں مین سی اور روزہ داروں مین سی اور زکوۃ دینی والوں مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالوں مین سی یہانتک
کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزیں خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین واسطے للاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاوی گا وہ شخص روز
قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد و مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر
اور احتراز کرنا گمراہیوں اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور وصل ہونا ساتہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین
واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہہ مین ہی اختلاف علما کا اور حکما کا بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضے علم کو
افضل کہتے ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بہی اوپر معنی تمیز و دریافت کی حمل کریں کہ اثر عقل کا ہو یا ان معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہ
اس معنے کے علم و عقل فضل ہے عمل و عبادت سی لکہا ہی علما نے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہو گی اور کی ہزار رکعتون سی **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے
ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہی ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہی حسب و بزرگی مانند
خوش خلقی کی **ف** تدبیر کی معنی ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتہ ہو
اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ
متورع بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سی ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی بہی اور صواب یہ ہے کہ دونون کے
ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم میں اسی طرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ
ورع بہ معنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سے
یا باز رکہنا زبان کو لا یعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین معنے
باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع میں شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معا اور اگر بمعنے اجتناب کے ہی ہون تو ترک کرنی امتثال امر سی بہی اجتناب
کرنا چاہی اور وجہ بہر شامل امتثال و اجتناب کو ہو گی اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر باز راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کی لیے دو چیزین
چاہیین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکہا ہی علمانے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب
امتثال میں اقتصار کری فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہونچ جاوی گا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کی اور
قرب الہی کی ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسے کہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہونچی گا

اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کہاتا تو اچھا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچھا ہو اور اگر دوا کہا دی اور پرہیز نکری تو کبہی شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی لکہو لکہتا ہون مین نہ کورہی اور نہین ہی حسب بے فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیی آدمی مین بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسی کو کہتے ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کے کلام اہل تصوف سے ڈہونڈہی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذای خلق سی باز رہنا اور واسطی نی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہ خلق کے اور راضی رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ؑ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ** روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچھی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدہا مدار ہے زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی مین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ بنای خرچ میانہ روی پر چاہیی پس غایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبین کے اور رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچہہ کسب و کار کری اور آپس مین محبت بہی کہی اور یہ اس صورت مین ہی کہ محبت اونکی موجب تفاوت ہونے دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی ساتہ زیادتی علم کے اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہ تمام شقوق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچہہ نرہ جاوی جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور روا نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ سمجہا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنی طالب کی ہی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے ساتہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہے علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف صوم مین کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو مانند گدہی کی ہی اور جب چپ رہی تو مانند دیوار کی ہی ؑ ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کے یعنے مدارات کرنی ساتہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سی اور حیا شرم رکہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب لگانی کی اور حیا اچہی انقباض نفس کا ہے کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکہنے نعمتوں الہی کی اور قصورون کی

نعمتون کی شکر گزاری مین کہ ماننے او ہون اونکے پایا جاتا ہی بسبب کا ملین ساتہ حشمت کی ہی بسبب باہون گذشتہ کی اور کہا دقاق نی کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگی

مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہ ہین کہ اتباع کری او سچیز کا کہ لائی ہین اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت

چنانچہ ایسا ہی جبکہ پوچہین کہین حضرت عائشہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ وارد ہی اونکی حق مین انک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہ رضہ نی کہ خلق آپکا قرآن

تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچہی ہین تہی حضرت متصف ساتہ اونکی اور جو خصلت کہ بری ہین اوسین پرہیز کرتی تہی حضرت اوسنے ہر اتباع بقدر محبت اور

توفیق متابعت کے ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ

لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ روایت

ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ہے

چیزون کی کہ طاقت نہین رکہتی اونکی یا یہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہ کہ نرمی کرین بندی آپس مین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی

ہوتا ہی اوس سی اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا او سچیز پر کہ سوای نرمی کی ہی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک

روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بیچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتے

ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا کہ آپس مین نرمی

اور مہربانی کرین اپنی کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتہ اختیار کرنی طریق نرمی

کی بیچ طلب کرنی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہے

سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا او سچیز پر کہ سوای نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا

اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کی اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجایش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ

سختی سی ہین تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہ کہ یہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت سے ہی اور مقصود

یہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر

بنسبت سختی کرنی اور منہمک ہونی کی بیچ مباشرت اسباب کے اھ **وَعَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوی نیکی سی نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنی سب بہلائیون سی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہے پس اسمین فضیلت ہے نرمی کی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہے سختی کے

اور یہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیون کی ہی اھ **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی

صلے اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار مین سی کہ وہ نصیحت کر رہا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑ دی اسکو

اسلیکہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کرتا ہی کہ اس سے باز رہتا ہی آدمی حق سی اور

علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اسپر کی بہائی نی جب یہ کہا تو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑ دی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کے

ہین ینذر یعنی ڈرا رہا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتہ خیر کی ہی اسطرح کہ دل اوس سے

نرم

نرمی ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان معنی عتاب کی ہی جیسا کہ ایک ایت مین انعظ لعاتب کا آیا ہی ترجمہ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب اس کا یہ ہی کہ جس جگہہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہ جواب علما نے دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنے قبیح کی سی کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر تر جواب مین یہ ہی کہ یکلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتہ اوسکی کہ موافق رضای حق کی ہو ترجمہ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیزی کہ پایا ہی لوگون نے پہلی انبیا کی کلام مین سے یہ کلام ہی جسوقت شرم نکی تونی پس جو چاہی کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہی کہ مانع بری چیزون کی کرنی سے حیا ہی اور جب حیا نہ رکہی تونی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسا کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنے جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاوگی ترجمہ **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے سی کہ کہا اونہی کہ پوچہا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینے مین اور مکروہ جانی تو یہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق مین ہی کہ کہولدیا ہی خدای تعالی نے سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہ نور تقوی کی اور یہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس بات مین ہو نہین اور اقوال علما کی وہان مختلف ہوا اور علامت دوسری گناہ کی پیچہان کی بعد اسکے فرمائی کہ مکروہ جانی تو الخ اور یہی اچہی ہی لوگون کا حال ہی ترجمہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچہی رکہتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ترجمہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہاری نیکترین تمہاری ہین از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی

سی محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سی نقل کی شرح السنہ میں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ شرم رکھنی بری کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہین اور بیحیائی بدی سی ہی اور بدگو مین ہین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **وعن** رجل من مزینۃ قال قالوا یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی الانسان قال الخلق الحسن رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی شرح السنۃ عن اسامۃ بن شریک اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا بہتر ہی او چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سی ہی **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری قال والجواظ الغلیظ الفظ رواہ ابو داود فی سننہ والبیہقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیہ عن حارثۃ وکذا فی شرح السنۃ عنہ ولفظہ قال لا یدخل الجنۃ الجواظ الجعظری یقال الجعظری الفظ الغلیظ وفی نسخ المصابیح عن عکرمۃ بن وھب ولفظہ قال والجواظ الذی جمع ومنع والجعظری الغلیظ الفظ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راویت کرنیوالی نی اور جواظ سخت گو سخت خو ہی نقل کی یہ ابوداود نی اپنی سنن میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نی بھی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سی اسیطرح شرح السنہ میں نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اس طرح ہین نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتہ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہین اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سی ہی والاکثر نسخوں میں حارثہ سی ہی اور لفظ حدیث اون مصابیح کی نسخوں میں یون ہین کہ کہا راوی نی اور جواظ وہ ہی کہ جمع کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہی **ف** یعنی بعضے روایتون سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کی ایک ہی معنی ہین اور بعض سی تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابون سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنے متکبر کی ہی اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہ کہ یہ دونون لفظ قریب ہین معنون میں اور ظاہر تر یہی کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اور ایسی لئے خطیب نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیی توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیی نہیں اسلیے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوس سی بڑی میں اور حرف لا زائد جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتہ ہر ایک کے دونون خصلتوں میں سی نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتہ نجات پائی ہوون کی اگر ہی مومنین سے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اثقل شیء یوضع فی میزان المؤمن یوم القیمۃ خلق حسن وان اللہ یبغض الفاحش البذی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی ابو داود الفصل الاول اور روایت ہے ابی درداء سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیز ون میں سی کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو میں اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فحش بکنے والی بیہودہ گو کو کہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابو داود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نی بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی قاری نے کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہین اور لکھا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین اور یہ بھی لکھا ہی کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ میں لائے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عائشة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار رواه ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے سبب خلق نیک کی درجات کی نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سہل نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ تحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اوسکے لیے اور شفقت کرے اوسپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن رواه احمد والترمذي والدارمي اور روایت ہے ابوذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اسد کا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کی نیکی تاکہ مٹا دے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کر یعنے ساتھ بجالانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کی تمام برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اسد سے اور مابین ان دونوں درجوں کی اور مراتب ہیں کہ بعض اونکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور رجحان ہووے تو یعنے خلوت میں اور جلوت اور وطن میں اور سفر میں اور نعمتوں میں اور بلاؤں میں اسلیے کہ اسد تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسے کہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنے کی گناہوں اوسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہے کیا نہیں کو روزے میں نے تیرے کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہاں اے دشمن اسد کے کیا تو نے یہ سب کچھہ ولیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اسد کا ساتھ کرنے گناہوں کی اور نہ لحاظ کیا تو نے اوسکا اور پیچھے کر برائی کی نیکی الخ یعنے تجھسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کرتا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہی توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد ہیں ان برائیوں کے کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹانے آثار سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کی فارغ تھو اور ہر بدی کی بدلے کرے نیکی کہ اوسکی جنس سے ہے جیسے کہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے اونسے کہ جو گرفتار ہیں اسمیں تو اوسکی بدلے میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اوسکی بدلے میں حلال چیزیں پینے کی اسد کے اور تکبر کی بدلے میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کی انتہی اور مٹانے سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کے دل سے یا اعمال کی لکھنے والے فرشتوں کی دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اسد تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دے جاتی ہیں نیکیاں عوض کو یعنے مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کرے اسد تعالی اوسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اسد نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر اونسے حساب لیا مجھسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کا کہ تھا میں روزہ سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہے پس ڈالدیا میں نے اوسکو گیہوں پر پس لیے گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنے اوسکی کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسی طرح اون گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہے کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کی نکفر عنكم سيئاتكم اور بسبب عام ہونے حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر میں سے اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم النار عليه

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوئے آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت
نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے
دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنی دور رہنا آگ سے اور نہ داخل ہونا
اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف بان پر یہی ہی کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بد خلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابو داود نی **ف** غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کھائی والا اور صراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار
اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھاجاتا ہی ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب
لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہی اور بعضے
یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک کہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینون کی کینہ پر
مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کہاجاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس اپنے کی ہی کار
معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہاجاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی ور باوجود اسکی تنبیہ کے
حضرت نے ساتھ قول اپنی کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہی کہ ہمیشہ فریب کہاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سی دیوی پہلی اسکے
بیان مین گذر چکا ہی کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنیوالا
فساد مین اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی لیے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ
اور اپنی اختیار سی نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ہی **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ
هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے
مکحول سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد مین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کھینچا جاوی کھینچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی
پتھر پر بیٹھ جاوی نقل کی یہ ترمذی نی بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کے امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسی طرح چلتا ہی
اپنا کچھ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت
مین اطاعت امر الٰہی کی ہی ہی **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ
اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون مین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگون مین اور نہ صبر کری اونکی
ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین ہے اسی پر ہین اور یہ افضل
و اکمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اوپر تقوی اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین
اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملی ہونا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ ہونا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل اوس باب العزلت مین کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور راونکی عوام سی اور ملا رہی صالحین مین خواص مین اور جمع ہو اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور یہ عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث کمال ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کر لی چنانچہ ایسی کہا ہی بعضے عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زای زہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے کہ لوگون سی الگ بھی تہی اور ملی بہی تہی ع ہمہ ع **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية لابي داود عن سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه قال ملأ الله قلبه امنا وايمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دی گا اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ بسبب کسی کی آیا تہا امن سے اور ایمان سے **ف** بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دی گا اوسکو لوگون مین اور ثنا کری گا اوسکی اور فخر کریگا ساتہ اوسکی اور کہا جاوی گا اوسکی حق مین کہ یہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دی گا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہنچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف ایسی کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور ایسی تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس اور رجوع نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹہکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصی کی روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتہ عفو کرنیکو یا احسان کرنی اوسپر کہا توربشتی نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر ایسی ہی احسان کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی ہع **وذكر** حديث سويد من ترك لبس ثوب جمال في كتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ مراد اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زيد بن طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل دين خلقا وخلق الاسلام الحياء رواه مالك مرسلا ورواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن انس وابن عباس روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہی اوسمین اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نے یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی ایسی کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور سمین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اور سمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنی کی ساتہ حق اور قائم ہونی کی ساتہ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسکہ چاہی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والو کے ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص جیسے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہماری دین مین

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوئے آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی ور متعارف بان پر بھی یہی ہی کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** غر ساتھ زیر غین کی مرد فریب کھانی والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھاجاتا ہی ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش و رکاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کی نہین ہے بلکہ بسبب کرم و بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہی اور بعضے یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب و سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک کہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینون کی کینہ پر مطلع نہین ہوتا ہو کچھ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کھاجاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس اپنی کی ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کھاجاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ حضرت کے ساتھ قول اپنی کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہیی کہ ہمیشہ فریب کھاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوی پہلی بیان ہو گذر چکا ہی کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین و فتنہ انگیز ہی اور اصلاح چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی لیی ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور اپنی اختیار سے نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ہی **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد مین مانند اونٹ مہاردار کی اگر کھینچا جاوی کھینچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی پتھر پر بیٹھ جاوی نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسی طرح چلتا ہی اپنا کچھ اختیار نہین کہتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت مین اطاعت امر الٰہی کی ہی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون مین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہی لوگون مین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھی اور یہ افضل و اکمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اوپر تقوی اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون

اور

لہ یعنی بسبب ... نزدیک ... عظمون مین اور ... ابن ... ۱۲

لہ ترجمہ نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ف یعنی مومن کی شان سے بعید ہے کہ ایک بار ایک سے فریب کھاکر دوبارہ فریب کھاوے ۱۲

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملی رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سے الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل آداب العزلۃ میں کتاب احیا سے نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور راوتکی عوام سی اور ساتھ رہی صالحین کی خواص مین اور جمعہ اور انکی علوم کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث کمال ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کی چنانچہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زادی زہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے کہ لوگون سی الگ بہی تہی اور ملی بہی تہی ۱۲ ع **وعن** سہل بن معاذ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ لابی داود عن سوید بن وھب عن رجل من ابناء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کیا انہی باپ سے اونہون نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی حورون کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسی کی آیا تہا امن اور ایمان سے **ف** بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق مین کہ یہ وہ ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہنچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حورعین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصی کی روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنیکو یا احسان کرنی کو اور پہر کہا ثوری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اور یہی احسان کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی ۱۲ ع **وذکر** حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ سر اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زید بن طلحۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء رواہ مالک مرسلا ورواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس وابن عباس روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب رعدہ ہی اور عمدہ خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور جس مین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اور جس مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنی کی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسکہ حیا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین اور کی ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص ہمسے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہماری دین مین

بدایت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسا کہ اسلی فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیت تک اور انس اور ابن عباس سے یہ بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جسکیمہ
وہم جاتا ہی سیاق حدیث کی سے بہ ظاہر ہی کہ ہر ایک نی اون دونون مین سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی نی روایت کیے ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن عباس سے
اور احتمال ہی یہ کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نی انس سے روایت کی اور بیہقی نی ابن عباس سے واللہ اعلم پھر کہا مین نی جامع صغیر مین کی اسناد کیا ہے
اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی روایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی بھی دونون سی روایت کیا ہو گا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا
تَبِعَهُ الْاٰخَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان ہم نشین کیے گیے
ہین پس جس وقت کہ اوٹھایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹھایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جسجگہ دور کیا جاتا ہے
ایک ان دونون مین سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کی ہی آئین دلیل
ہی اوسکی یہ کہ کہنا ہی اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخون مین قرناسا تہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آتا ہی ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ
مَا وَصَّانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ
مَالِكٌ اور روایت ہے معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تہی آخر اوس چیز کے کہ وصیت کی مجکو ساتہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکہا مین نی پانو اپنا رکاب مین
یہ کہ فرمایا ای معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہ مالک نی **ف** آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بہیجا تہا اور وقت
بہیجنے کی بہت سی نصیحتین کین اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پونہچانی کی لیے گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو پہر نہ دیکہی مجکو اور بعد انکی جانی کے
رحلت فرمائی پس اوسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگون سی یہان وہ لوگ ہین جو مستحق خلق اور نرمی کی ہین اور اہل کفر و فسق اور
ظالم اس سی خارج ہین واسطی اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتہ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کی ہی
کہ تربیت اور تہذیب اونکی اس مین ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اونکی اوسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان حلم اور درگذر کرنا کہا
ح **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ وَرَوَاهُ
اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی مالک سے کہ پونہچا اونکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کے
نقل کی یہ مالک نی موطا مین اور نقل احمد نی ابی ہریرہ سی **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ع **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ
مِنْ غَيْرِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مرسلا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ بزرگوار امام باقر سی کہ کہاتے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی وہ خوب
بنائی مجہسے یعنی میری پیدایش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضے
آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتہ یا ایک پاون نہ پیدا کیا یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح و سالم رکہا یہ مولانا اسحاق نی لکہا ہے
اور ملا علی نی بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب بیچ پیدایش اوسکی کی یا خلق اوسکی کی اور اسمین دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت
کی بہت خوب تہے بہ نسبت غیر اونکی کی کہا طیبی نی کہ اسمین معنی قول آنحضرت کی ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق کیونکہ انا نقصا انکو عیب اور بیشک اسمین کی حمد داود
اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ اسکی معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں ہیں اسکی بخشی ہوئی ہیں اور جب ہے شکر کرنا اوپر انہی باتوں کا کہ حسن ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اوسکو اوسکی ساتھ کیوں ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یوں کہا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا اور کو بہ بہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہی یہ حمد یا خاص حضرت ہی کی لیے ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہیں کہ اوسکی بعد کی حدیث میں ہی جواب اسکا یہ کہ جائز ہی ہر مومن کو لیے کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور صاحب ایمان نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ❁ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الہی اچھی کی تونی پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی **ف** فرمائی یعنی مطلق یا وقت دیکھنی کی آئینہ میں جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہ اسکی جزری نی حصن حصین میں اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت میں طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ❁ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوسکی کہ بہتر ہیں تمہاری کون ہیں عرض کیا صحابہ نی کہ ہاں خبر دیجیی فرمایا بہتر ہیں تمہاری وہ ہیں کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہیں خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں اور عبادتیں بہت کرینگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر میں مشغول ہی ❁ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل تر مومنوں کے ایمان میں نیک تر ہیں اونکی بیچ اخلاق میں نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی ❁ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کہا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابو بکر نے بعضے بات اوسکی کا یعنی کچھ اونہوں نی بہی اوسکی مقابلہ میں کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھہ کھڑی ہوی پس پیچھے در پایا آنحضرت کو ابو بکر نی یعنی عذر کرنی کی لیے یا پوچھنی کی لیے گئے اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص کہتا مجکو اور تم بیٹھی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا میں نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ اور اوٹھہ کھڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تہا تیری ساتہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنے

اور داخل کیا اوس بیچ شیطان نے آپ پر شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کی
بندہ اوس سے بندہ یعنی بواسطے طلب رضا اور ثواب اوسکی کی نہ واسطے سنانی اور دکھانی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس
خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوس
بخشش کے سلوک کرنا ناتے دارون اور مسکینون سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین
کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی
بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نی **ف** تعجب کرتے تھی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب
صبر ابو بکر اور کثرت وقار اونکی کی اور مسکراتے تھی یعنی بسبب دیکھنی فرق کی دونون شخصون مین اور نیز بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کے
فعلون پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کا مال کی ہوا اور ابو بکر پر رحمت نازل ہوئی تھی اور جواب بالمثل الخ یعنی عمل کرنی کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنی کو
عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابو بکر رضی نی درمیان لہ
یعنی بعض حق اپنی کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیے کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت
کو اور غصہ ہوئے یعنی تر بتر ہوئی مانند تر بتر ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹھہ کھڑی ہوئے یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالی پر
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس فرماین تجھ پر یہ کہ تعدی کری تو اپنے
دشمن پر اور ہو جاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تھا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ
یعنے درگذر کری اوس سے اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی الخ **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باھل بیت رفقا الا نفعھم ولا یحرمھم ایاہ الا ضرھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھ کسی گھروالون کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ
اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقے نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

باب ہی غضب کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت
غضب کے ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی
ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی منہہ اور پھولجاتی ہین رگین
جیسیکہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہی خارج کی طرف تا پیش آوی محبوب کے چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا
بسبب نکلجانے تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور
اس جگہ بھی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلے جانے روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی کی مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا اللہ اوسپر
غضب ہوتا ہے یہ مجاز ہی یعنی کرتا ہی اوس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کے اپنی زیردستون پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد
غضب کے حلم ہی اور حلم عبارت ہے تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنی کی محبوب کے پاس ہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے
آیا ہی کہ جب وقت دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسا کہ اوسکی قوم نی کیا آنحضرت نے اوسکی لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر
حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیے ہو تو محمود ہے اور مقصود یہ بات ہے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

اور غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی جیسا کہ فرمایا حضرت نے روایت اور اسلئے جبکہ نباتات میں قوت غضبیہ نہیں کہ ہی تو کوئی قادر اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الہی نی حیوانات میں آلات پیدا کی ہین کہ اونسے دفع کرین موذی کو مانند سینگ اور دانت کی اور آدمی کی ذات میں اگرچہ ایسی چیزیں نہیں پیدا کی ہین لیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہا دی ہی کہ اوس سی ہر طرح ہتیار بنالی اور مناسب حال کی چیزین بنا کے اور موذی کو دفع کری اور اسپر کبر منشا اوسکا عجب ہے کہ اچہا دیکہنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب کہ اظہار کری وہ بسبب اوسکی اپنی سبقت اور بلندی ہونیکی اور فرمانبرداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ہونیکی تو اوسے متکبر ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی کہ بر خلاف واقع کی ہو اور بیچ ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہوں اور رسالہ تکلف اور تصنع کی نفس سے اظہار کری اور واقع میں وہ فضائل کہ سبب اوسکے سبقت اور بلندی ہونیکی موجود ہوں تو مذموم نہیں اور مقابلہ میں تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہی کہ جو کچہ کہ نا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہ ہی کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قائم ہوتا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس میں غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ میں کیا کہ صغر کو جگہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع میں ٹہہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال میں انتہی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواه البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا کہ غصہ مت کیجیے پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلئی کہ اوس شخص میں صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تہی اسلئی اوسکی حق میں اسکی منع کرنی کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسوں شیطانی سی ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت میں اور سیرت میں یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دلمیں کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیاں بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والی سی اسلئی کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جامع الحکم سی ہی یہہ علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہ جانی کہ سب کچہ اللہ ہی کی طرف سی ہی مین ضرر پونہچانی والی پر کیوں غصہ کروں اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور رو غصہ نہیں ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہے ہمارا جل شانہ و عز شانہ تو ایسا کہاں کا بڑا آیا کہ چہینکے ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہتا ہی اور وضو کری تاکہ شغل میں لگ جاوی نفس انتہی ع

وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑتی لوگوں کو قوی اور پہلوان حقیقت میں وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنوں کا ہی جیسی کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی سعدی نه زور بازو دانی نه زور کتف + بالنفس گر برآئی دانم کہ شاطری انتہی ع

وعن حارثة بن وهب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بن وہب کی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر
لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یاد اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کے
ہر سخت کو جہگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا
حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سے یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی
جو ذکر کیا گیا اور بعضون نے زیر سے پڑہی ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونی سے یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے
جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سے معنی بیان کیے ہین علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنے پر یا نہ کرنے پر بطمع امید
وکرم الہی کی اور اعتماد کرنے کر اوسکی لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی
قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچہہ قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری
کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنے قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ
وہ کہ اپنی کو کسی قوم کیطرف منسوب کرے اور واقع مین وہ وی نہین اونمین سے جیسے کہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن
مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ۲ع ح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشگی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی
کی ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سے نقل کی یہ مسلم نے
ف ایمان سے یعنی ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے
اور ظہور ایقان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبے اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین
حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسے کہ اس
حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اس لیے کہ اجماع
ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنے حدیث کے یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سے اور
خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کی پہر داخل کریگا بہشت مین اوسکو کہا خطابی
نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت
مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سے کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سے
تکبر کرنا لوگون پر ہی ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ
يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہووے بیچ دل اوسکے کی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے

ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص پوچہنی والے سی معاذ بن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی پہننی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین تو یہ خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اشیا اوسکی جمال کی ہین پس نہیں ہی جمال و جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیی اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت و حسن جمال کا ہے اور بعضون نے کہا نیکو کار ساتہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتہ حق کی اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا ۔

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم وفی روایۃ ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہین کہ نہیں کلام کریگا اون سی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہی گا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب دردناک ایک تو بڈہا زنا کار اور دوسرے بادشاہ جہوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی

ف دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل و عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالے کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہیں پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سے ساتہ عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور یہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اوپر اونکی کہ جو کوئی کسی سے ناراض و خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہیں کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیی کہ جب برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی معذور طبعا تو بڈہی کی حق مین کہ شہوت نہیں رکہتا اور غفلت اوس سے دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق مین برا ہی اور پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور یہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور پادشاہ خود قادر ہی اوپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیی بدنما ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور دلیل ہے اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی پر ۔ کبر زشت از گدایان زشت تر ۔ روز سرد و برف وانگہ جامہ تر ۔ اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکہتی ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین اور عیال کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سی سبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

بیچ ذلیل و خوار ہوا پایا اور سبب ہونے کی بدتر ہاں کی ہی بیچ عار ... اور بہت سی گناہ ... پیدا ہوتا ہے

بیچ آئینہ مسند الشیخ و تشبیہ اذ ارشیا فارغ جو ہاں کلام میں اسد و اسد عزیز حکیم ہے اور مراد پادشاہ سے غنی ہے اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی بغرض فاسد کی یعنی کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا سطرف پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ شخص ہے کہ تکبر کری فقر اوپر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین کی صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سے وہ ہی کہ تکبر کری کسب سے اسلیے مشقت کرنی سے اپنی لیے اور اپنے عیال کی لیے باوجود قادر ہونی کی کسب پر جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہے کہ یہ تکبر متضمن ہے واسطے عزت اور ریا اور شہرت کی ساتھ ضرر پہنچانے نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کے بغیر وجہ حلال سے پس بدتر ہی تکبر اغنیا کی سے خصوصاً جبکہ تکلف کری اور بناوے وضع بزرگوں کی سی مانند بعضی فقرا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہے واسطے سبب بیماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہی پس یہ بیمار مرکب سخت بیماری ہے کہ عاجز ہیں اس سے حکما اگرچہ پہنچیں حد کمال کو رجوع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما ادخلته النار وفي رواية قذفته في النار رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اسد تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہارے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ چھینے مجھسے ایک کو ان دونوں میں سے یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات اپنی کی اور چاہی اس طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا میں اوسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جسکے حق میں فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین و بئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت میں ہے کہ پھینکونگا میں اوسکو بیچ آگ میں یعنی اس عبارت میں حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسا کہ ڈھیلی کو پھینکا کرتی ہیں روایت کیا اوسکو اور باعتبار کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے بیان کی ہی واسطے سمجھانے اپنی کی صفت کبریا اور عظمت میں یعنے یہ دونوں صفتیں خاص میری ہی ذات کی لیے ہیں کہ کسیکو مجال شرکت کی نہیں اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہیں یعنی جود و کرم اور مہربانی صفتیں میری ہیں خلق کو بھی اونسی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی متصف ہونا اونکا ساتھ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق مجاز کی بھی میرے غیر کو متصف کرنا انکو درست نہیں جیسا کہ کپڑوں کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسری کا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت میں دونوں ایک ہی معنوں پر آتی ہیں کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونوں میں کہ ایک کو چادر کی ساتھ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اسد تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانی یا نجانے اور عظمت عبارت ہے ہونی اوسکی سے اس طرح کہ اوسکا غیر یعنے خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی اور یہ ضروری ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس انہیں کے لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ رجوع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتى يكتب في الجبارين فيصيبه ما اصابهم رواه الترمذي اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنی نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشوں میں یعنی ظالموں اور متکبروں کی دیوان میں پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچتی انکو یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسه میں ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

اوسکو

اوسکو لوگون سی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کی لیی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی بیچ جانی اوسکی کی طرف کبر کی اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی الخ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا ہوگی اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام کہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر اونکی اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سی بہینگی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علماء نی کہا بعضون نے کہ یہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پایمال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکی کہ اونکا اوٹہنا اور اعود کرنا بدنو ساتھ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکہتا نہین چنانچہ آگے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورت مین مردون کی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹہینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتھ اس صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی ح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی ایسی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگی کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوی گی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہا چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سی نقل کر کر پہر اوسپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کری گا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال پہر کر دیگا اون کو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کی گئی کی ازراہ اہانت اور ذلت دینی اونکی کی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت الٰہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون انہی کی پس اثر جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھ پیش ب اور زیر لام کی مشتق ہے بلس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور نار الانیار یعنی آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو

اور خون لہو کا دوڑ جیون سی ہی نبع **وعن** عطیۃ بن عروۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطٰن وان الشیطٰن خلق من النار وانما تطفی النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداود

اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی واسطی اللہ تعالی کی نبع **وعن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنۃ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہے کہڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی نبع **وعن** اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی ولھی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقالا لیس اسنادہ بالقوی وقال الترمذی ایضا ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہا اسماء نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور ونسی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو باین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگے و بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صلحا کے تا کہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدھر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ
کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں
اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبروریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور
بیہقی نی کہ نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بھول گیا مقبروں کو یعنی اہل مقبروں کو
کہ عبرت نہ پکڑی ساتھ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سے یعنی بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیے اور طمع الخ
عجب نقل ہی سید شاذلی سے کہ وہ پوچھی گئی کیمیا سے اونہوں نی کہا کہ وہ دو کلمے ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اہمات
کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سے کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بھی اور بیہقی
نی نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بھی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہیں ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی
ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سے تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کے
اور نہایت کار یہ کہو گی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقا پس واعظوں میں لائق
ہی یہ کہ ہوا وسپر عمل بطریق اولی ہوع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُہَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ اور
روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کی گھونٹ غصے
کی سے کہ پی جاوی اوسکو واسطے ضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ
قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَہُمُ اللّٰہُ وَخَضَعَ لَہُمْ عَدُوُّہُمْ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس
نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھی خدای تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سے اور
پست ہوتا واسطے اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا
یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتھ اوس
چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے تجکو یعنی اگر کوئی تجھسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء
پس ابن عباس اوسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی کی ہی ساتھ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کری اور اگر کسی سے برائی پہنچے
درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا
یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہی نقل کی بہز کی دادا سے کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ
القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو
یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ہوع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَہُوَ عَلَی
الْمِنْبَرِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَہُوَ فِیْ نَفْسِہٖ

صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ
كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اس حال مین کہ منبر پر تھی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیی کہ مین نی سنا ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص تواضع کری ساتھ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکھنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکھہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اون خصلات نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنی
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوارتر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکھاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بھی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکھاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہی ع **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ
عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قابو پاوی درگذر بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سی
کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیی کہ تھا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کری گا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ع **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکھی زبان اپنی یعنی عیب نقصان
لوگون کی سی ڈھانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکھنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنی لوگون سے باز رکھی گا اللہ تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ
فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى
مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس پہر چیزین نجات دینی والین ایک ڈرنا ہی خدا سی چھپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسری
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور رای پر ہلاک کرنی والی چیزین پس وہ بھی تین
ہین اول خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کی یعنی اپنی تئین نیک
جانی اور اپنی صفتون کو خوش کہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون
ذکر کی گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کے
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بھی سوای سچ کی نہ کہی مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اوسکی

خلاف واقع کی نکری اس سبب سے اور اگر کسی مصالح کے لیے رنجیدہ و ناراض ہو تو درست ہے برائی نکری اوسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسا کہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہونچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکے کرتا ہی اور سلہ حاطہ فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خرابی نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی انہین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانی کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ﷺ

بَابُ الظُّلْمِ

باب ہے بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہ زیادتی یا نقصان کے یا بہوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ❊

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسا کہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسا کہ اس آیت مین قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ﷺ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہ آیت اور ایسا ہی ہے پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی ہے اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور رہو ساتہ مہلت دینی کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ﷺ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سی ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

اور سلف وقوع عذاب کا ہی یاد رہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمہی بہی مثل ان لوگونکی وجود میں آوی اور انکی سزا کو پہنچو پہر ڈہانکا آنحضرت نی سر اپنا
چادر سی اور جلدی چلی یہانتک کہ گذری اوس مکان سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حجر ساتہ حای حطی اور جیم کی نام زمین قوم ثمود صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان سی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر وہانسی جلدی سی گذری مانند ڈرنی والی کی کہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید یا واسطی کہ
حضرت نہایت خوف الٰہی رکہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نی منع کیا کہ اوس جگہ پانی بہی پیوین اور کہانا کہاوین
اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہ رہنی کی نہ ٹہراوی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان
لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سی
ساتہ کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی کی یا کچہ اور سو خون اور مال سی اسپر چاہیی کہ معاف کرا دوی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا مین
پہلی اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کی کہ کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کی یہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہینگی اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہ کہ بخشوا دی حق اوس سی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا
اون بخشنی والی پر آسان تر ہی لینی حسنات کی سی یا رکہنی سیئات کی سی بر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت اور معصیت کی از روی
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الٰہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی جاوینگی اور کہا ابن مالک نی احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی سی
نفس اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہوجاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہی ہی کہ نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی ملین **وعنہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان
المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا
وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ
اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین ہی درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
و جنس سی کچہ نہ رکہتا ہو حاصل یہ کہ اونہون نی جواب یا ساتہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آوی گا دن قیامت کی ساتہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح بطرح کی
عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آوی گا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق اوسکا ہی یعنی یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنی جمع

کیا درمیان ان علماء وقت کے اور ان پر انہوں کی پس دیا جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سی اور یہ یعنی اور شخص صاحب حق
نیکیوں اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ جزا گناہ کی کہ اوسپر ہو یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہو گی کچھ باقی رہجاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلوموں کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اسد کسی کی لیی تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھ
اوس چیز کی کہ چاہی گا کہانو دی فی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس کے یہہ ہے کہ جو ذکر کی ہین فی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکے
پاس مال نہین ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہی اسلیی کہ یہ افلاس منقطع ہو جاتا ہی بسبب مرنے اوسکے کی اور کبھی منقطع ہو جاتا ہی
بسبب توانگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہو گا ۱۲ح **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ
القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حقداروں کے
دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطی بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی عدالت اوس دن
یہانتک ہو گی کہ ادا کرنا حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل اثرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علما نے
کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ۱۲ح اور ملا علی قاری نے لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس کہا جاوی کہ
بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ
کرنا ہی بندوں کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر**
حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس
احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم
ولیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگوں کا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو نہین
کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہے کہ کہی مین ہوون گا ساتھ لوگوں کی جیسی کہ ہوون گی وہ ساتھ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بہی برائی کرونگا جیسکہ ساتھ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو اسلیی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا
احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو
حد اعتدال جیسکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینی کی مقید نہو بلکہ احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانوں کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور
تیسرا درجہ خص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نے اپنی بعضوں رسالوں مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین
جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگوں کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس حد کی محبت نہین ہی وہ ابتدا
کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی غالب ہی کہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سے کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہ درجہ صدیقون و مقربون کا ہی رزقنا اللہ ۲۰۳ع **وعن** معاوية انه كتب الى عائشة ان اكتبي الى كتابا توصيني فيه و لا تكثري فكتبت سلام عليك اما بعد فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس رضى الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط الله وكله الله الى الناس والسلام عليك رواه الترمذي اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونھون نی لکھا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکھو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو پس لکھی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجپر اما بعد پیچھی سلام کی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہی رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوس مین ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنے کی اوس سے ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہی رضامندی لوگون کی ساتھ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجپر نقل کی یہ ترمذی نے

ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضای خدا ہی اگر یہ ہوئی تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بھی لکھی اور آخر مین بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ۲۰۴ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم شق ذلك على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا يا رسول الله اينا لم يظلم نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس ذاك انما هو الشرك الم تسمعوا قول لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم وفي رواية ليس هو كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه متفق عليه روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونھون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی بگمان اسکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونھون نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہ یعنے مراد ظلم سی جو تم سمجھی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنے قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کرو ساتھ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتھ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہے مراد ظلم سی جیساکہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیساکہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اولئك لهم الامن وهم مهتدون یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہی اور یہ راہ سیدھی پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سے گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکھتی تھی اور پھر بت پرستی کرتی تھی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تھی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت

(حاشیہ: ولا تکثری یعنی بہت لکھاؤ ... ولا تطولی ... ؛ یعنی انکا گمان ...)

دلالت کرتی ہی اوسپر وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ یعنی ایمان نہیں لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہیں یا مراد ایمان لانا ہی
ساتھ زبان کی اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی
ظلم ہی یہ استیناف تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ
يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہیں ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور
تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجھا تہا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کی اسلیی کہ شرک نہیں متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے
کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا
ایمان باللہ نہیں معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہوا وپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیی اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سی ورنہ لازم
آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ولیکن اللہ تعالی نی نہیں
رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ الخ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے
کہ کہوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطے دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے
عامل امرد وکار ظالمون کی کرتی ہین الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ
دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ
عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کے
ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر
ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہیں مہمل چہوڑی گا اوسکو خدای تعالی اور بالضرور
حکم کری گا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الہی بعض انکا بعض سے یعنے فیصل کری اللہ بعضون پر ساتھ راضی
کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اوسکے
یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کے
حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری
اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہیں بخشا جانے کا اور باقی موقوف
ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی الخ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ
وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہپر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہیں مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہیں منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشیٰ مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے کہا اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سی **وعن** ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم لایضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق ابو ہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس کو یعنی ضرر اوسکا سرایت اور نہیں کرتا پس کہا ابو ہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغذری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنی گہونسلی مین بلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** حباری ساتھ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو تغذری کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدای تعالیٰ مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری ہی اور تخصیص کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہانتک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بطم کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مارنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور مینہ کی باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نی اوسکو ساتھ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکے یہ بیان کیا اور غالب یہی ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو یا اوسنے استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو

باب الامر بالمعروف

باب ہے بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سی ہی معنی پہچانی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتھ اوسکی وارد ہوتی ہی مثل مرد آشنا کی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکے منکر ہی ساتھ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی شرع مین کہ نہ وارد ہوئی ساتھ اوسکی شرع جیسیکہ مرد ناآشنا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب نہ ہوا ان سی کہ شروع باب میں النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودی کہ اکثر کتابون مین دونون اکہٹی آتی ہین اور بعضی حدیثون مین ہی کہ اس باب مین نہ کور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی ہ ع

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہے ابی سعید خدری سے اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیی کہ تغیر کری اوسکو ساتھ ہاتہ اپنی کے یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور شیشہ کی چیزین اوندہا دی اور غصب کی چیز مالک کو دلوادی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونے فاعل اوسکے قوی اوس سے پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید اوسکے آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہے اگر سیاست طرح نمانی پس اگر تغیر نہ کرسکی زبان سے پس تغیر کری ساتھ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور نیست ہو اوسی اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کرے اوسکی کرنی والی سی نہ مرا انکار اور بی رضامی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی سست ترین ثمرات ایمان کا ہی آنکہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اور یہ انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کے اوپر انکار

قلب کی یہ معنی ہین کہ تغییر فقط دل ہی سی انکار کرنا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی یعنی کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور مشہور ہے
اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ امر
اول واسطی امرا کی ہی اور دوسرا واسطی علما کی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل ہی سی یعنی تغییر کرنا ہاتہ سی زبان سی یعنی برا جاننا
ضعیف ترین آثار ایمان کا ہی اسلیے کہ جب دیکہی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکہی اوسکو اور راضی ہو ساتہ اوسکی
اور اچہا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف
بہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے
اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سی اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان
کرے کہ وہ نہین قبول کرنی کا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعائر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کی لیے یعنی امر بالمعروف منکر خلاف شرع
اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہی کہ یہ واجب ہونی امر معروف کے یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنی والا
خود بہی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنی کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے
واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا امر معروف و نہی منکر مین ہے مراد اوس
زجر اور منع کرنا نہ کرنی سی ہی نہ کہنی سی یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اس مین شبہ نہین کہ اگر آپ کرے تو
تو بہتر ہی اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف و نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے ساتہ کتاب سنت
اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض سو اونکا کچہہ اعتبار نہین اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اوسکی ذمہ
سی ساقط ہو گیا اور بعد اوسکی کچہہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکرے اوسکو
بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہی جیسی کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ
پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکہی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین
فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین وما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف و نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون
ہی کی لیے اور امر حاکم کا ہی اوسمین شرط نہین ہی بلکہ عوام الناس کو بہی پہونچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرتی تہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ عالم ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے
اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سی اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتہ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سی مانند نماز اور روزہ اور زنا
اور شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکہتی ہین انکار کرین شوق سی اور اگر دقائق افعال اور اقوال سی ہی اوس قبیلہ سی کہ تعلق ہی ساتہ اجتہاد کے
نہین ہے عوام کو دخل اوسمین اسلیے کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہونچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہی اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہی حنفیہ جو مذہب اہل سنت کے
کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کی کرے اور واسطی خدا کی نہ واسطی نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب
پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی نصیحت سی منع ہے **وعن النعمان بن بشير** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهموا سفينة فصار بعضهم في أسفلها وصار بعضهم في أعلاها
فكان الذي في أسفلها يمرون بالماء على الذين في أعلاها فتأذوا به فأخذ فأسا فجعل ينقر أسفل السفينة فأتوه

فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑہنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹہی کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹہا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان مین اور ہوی بعضی اوپر کی مکانین پس تہے وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے سے آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سی پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تم نی بسبب میرے آنی میری کی اور گذرنی کی تمپر ساتہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہ کو نجات دین گی اوسکو اور نجات دین گی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہ اوسکا اور کہودنے دین ہلاک کرین گی اوسکو اور ہلاک کرین گی آپکو نقل کی یہ بخاری نی

ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نہ کری اوسکو اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت کہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بی جہتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی واسطی دفع کرنی ظلم ظالمون کے کری اور مداہنت کہ واسطے حظ نفس اور طلب کیسے دنیا اور طلب منافع کے لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنے بسبب قائم کرنے حدون کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کرنی سی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود خدا مین اور کرنی والون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹہنے کی لیی الخ یعنے تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین متصور ہی یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکی ساتہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم حسب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اون کا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پاخانہ پہینکنے کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر ایس مین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرین گی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوترے گا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پونہچی گا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خاص کر یعنے بلکہ تم سبکو پونہچی گا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالی کو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ میں ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود میں پڑنی والی کو یعنی گناہ کرنی والی کو ساتھ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچی کی درجہ میں ہی جو مشابہت دی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود میں ساتھ اوسکی نہ چھوڑنی کو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھ کھودنی اوسکے کے نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنی والی کی نہی کو گناہ کرنی والی کی تئین سلامت رکھنی ہاتھ اوسکی کی اور ساتھ منع کرنے اوسکی کے اوسکی تئین کھودنی سی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنی والی کی اور منع کیے گئی کی اور تعبیر کیا منع کرنی والون کی نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینی کی اور تعبیر کیا مداہنت کے گناہون کی جنہون نے نہ منع کیا اور کرنیوالون کی گناہون کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی کی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سی کہ گھیری ہوئی ہی دونون فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالون کی فرقہ کو واسطی ہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانون کو ضرور ہی کہ مدد کرین ایسی نہیون پر اور مفرد لائی گناہ کرنیوالون کو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنے ہی ہون

ع **وعن** اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اى فلان ماشانك اليس كنت تامرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت امركم بالمعروف ولا اتيه وانهاكم عن المنكر واتيه متفق عليه

اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاوی گا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری میں بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاوی گا آگ میں پس جلدی سی نکل پڑین گی انتڑیان اوسکی آگ میں پس پیسی گا اپنی انتڑیونکو یعنی پہری گا گرد اوسکے اور پامال کری گا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی آسیے کو ساتھ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر کہینگے ای فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہی گا تہا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نی **ف** پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہ سزا بسبب نہ عمل کرنی اوسکے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنی کی کہ اگر یہ بہی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے

الفصل الثانی

فصل دوسری ع **عن** حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي

روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی البتہ امر کروگی تم ساتھ نیکی کی اور البتہ منع کروگی تم برائی سے یا قریب ہے کہ بہیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پہر البتہ دعا مانگون گی تم اور نہ قبول کی جاوی گی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون میں سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تم سی یا عذاب بہیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بہیجی گا خدای تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیے اور قبول نہین کیجاوی گی دعا تمہاری یعنی اور عذاب و بلائین دعا سے احتمال دفع ہونی کا رکہتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہین رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہی بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر و معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کری گا اللہ تمپر تمہاری بدونکو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاوی گی دعا اونکی

ع **وعن** العرس بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابو داود

اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل سی برا جانی ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اونسی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اونسی یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہو اونسی یا اچھا جانی اونکو وہ ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ جانتا ہو گناہوں میں یعنی اور خبر اجانا او نکو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہی نہ تن سے جب ایک چیز کو مکروہ و ناخوش رکھی دل سے تو حقیقت میں اوس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہی اور جب دل سے اوس سے راضی و خوش ہو حکم حاضرین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے **وعن** ابی بکر الصدیق قال یا ایها الناس انکم تقرؤن هذه الآیة یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروه یوشك ان یعمهم الله بعقابه رواه ابن ماجة والترمذی وصححه وفی روایة ابی داود اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیه اوشك ان یعمهم الله بعقاب وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشك ان یعمهم الله بعقاب وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی هم اکثر ممن یعمله اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ کہا انہوں نے ای لوگو تحقیق تم پڑھتی ہو یہ آیت ای لوگو کہ ایمان لائی ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو و تم یعنی اس آیت کو پڑھتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اس سے وجوب امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہی اسلیے کہ میں نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکریں اور منع نکریں اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدای تعالی اپنی عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے یوں ہی کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتی پس نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدای تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کے یہ ہی نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اون میں ساتھ گناہوں کی اور قدرت رکھتے ہیں وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پھر تغیر نکریں اوسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کی یوں ہی کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں اون میں گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سے کہ کرتی ہیں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے اور منع نکریں اون کو گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہ ہی حکم قدرت میں ہی کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہیں قدرت رکھتی ہیں کم پر اور اصل مدار قدرت پر ہی کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا کیونکہ جائز ہو پس آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتھ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور اون میں تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل سے خوش اور مغرور ہو جیسے کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہی کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کی آگے پڑھی اونہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمیں لوگ سنتی ہیں اور قبول کرتی ہیں ولیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سنیں گے یہ آیت اونکی آنیکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہی وہ بھی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہی اور مراد انفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنی پر صلاح آپس کے ضرر نہیں کریگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہو و گی تم اور گناہوں سے منع کرتی رہوگی اور بعضے آیت کی یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کی گناہوں سے پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسوں کے نہیں ضرر کریگی تمکو عاجز ہو و تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم طرف بچنی کی گناہوں سے **وعن** جریر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیه ولا یغیرون الا اصابهم الله منه بعقاب

قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کرتا ہوا وہین گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر
پہونچاتا ہی اونکو اللہ اپنے پاس سی یا بسبب تغیر نکرنی کی عذاب پہلی اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا مین اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بہی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کے
کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ح **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ
فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی
اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَّا یَدَانِ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ
وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْہِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْہِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْہُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچہا مین نے اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرو نہین مقتضای اس آیت کے امر معروف و نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش کرنا
اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ
اور جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی کو گناہون سی اور چہوڑدی امر عوام کو اور تعرض
نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیی کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیی ابتدا ان ایام کی بعد خلفائی راشدین
کی ہی تا آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والی کی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین ایسی بلا مین اور نہین
ہین ان ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اونکی لیی اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہے نقل کے
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری ہی کہ اگر درمیان لوگون
کی آوی تو اور رہ نہین رہی تو نی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑی تو اس صورت مین کنارہ کرنا اون سی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال
الطیبی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابدی سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونی کی نہی منکر سی اور یہ معنی موافق ہین اوسکے
کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی ید لا یدان لک ساتہ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرۃ لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکہی تو کار ضروری کہ احتیاج ہے
تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سے اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکہی تو بعضے لوگونکو
گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہ نفس اپنے
کی اور چہوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیی کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتہ مین لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

الاثر اتی ہی صحابہ پر اہل سنت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے اونکی ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کے کہ بیان اونکی بھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ اس سے صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت فرازحضرت سے رکہی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیی تہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کی اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچہ کہلتا ہی اور وہ کار برابری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھ چلون کے حاصل نہو واللہ اعلم ع ح **وعن** أبي سعيد الخدري قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا بعد العصر فلم يدع شيئا يكون إلى قيام الساعة إلا ذكره من حفظه ونسيه من نسيه وكان فيما قال إن الدنيا حلوة خضرة وإن الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون ألا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وذكر إن لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته في الدنيا ولا غدر أكبر من غدر أمير العامة يغرز لواؤه عند استه قال ولا يمنعن أحدا منكم هيبة الناس أن يقول بحق إذا علمه وفي رواية إن رأى منكرا أن يغيره فبكى أبو سعيد قال قد رأيناه فمنعتنا هيبة الناس أن نتكلم فيه ثم قال ألا إن بني آدم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کی کہ ہونی والی تہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال و اسرار تہا بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا ہی کیونکہ عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر توڑنی والے عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کی دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی ویسا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا پہچانا جاوے بسبب اوسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کی لیی نشان گاڑا جاوے گا اوس سے پہچانا جاوی اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاوی گا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی کی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسی کو تم مین سی ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیی کہ کلمۃ الحق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان ہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہے یعنی بجائے کہنی حق کی سی الخ یہ عبارت چاہیے کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی ہی پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہے خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی اوس مین پہر فرمایا پیغمبر خدا نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتون مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین و وقت سن تمیز سی آخر عمر تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہی کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اوسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہو نمین خوش رنگ اور اوسکے

بہت

بہت میٹھا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب ہر چیز نرم کو خضر اور کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزیوں اور ساگون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرنی کی اور یہ مین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اوسکی شہوتون کی فریب اور حسن جمال لمعہ اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہیں ہین تمہاری بلکہ مالک اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین انکی جیسی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تھی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتھ مین تھا پس دیکھنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کس طرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوون کی اور تصرف کرتی ہوا ون کی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نفع ہو آخرت مین اور بچو عورتون یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور تشنیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید چورونی کلام کو ذکر کر تو غرض اونکی یہ تھی کہ ہم سی اولویت ترک ہوئی والا اونہون نی بہی عمل کیا تھا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پہ در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہیں قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ و انا الیہ راجعون اس شک نہیں ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھی رہنی گہرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہ اسلیی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہیں مگر باعتبار علم الٰہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہیں ہی اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیی کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع بواعث گمراہی ہی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی والا بعضی ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمیں نہیں ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوس سی کہ ذکر کیا گیا اجمالا الخ **قال** وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ

هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب میں اور
جلد جاتا رہے غصہ ان میں یعنی تھوڑی چیز میں جلدی غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونوں میں سے بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہے اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے یہ شخص مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ یہ بین بین ہے واسطے برابر ہونے دونوں حالتوں کے
اسمیں پس تو اوسکے حق میں کہا جاوے گا کہ یہ بہتر ہے لوگوں میں اور نہ کہا جاوے گا کہ برا ہے اونمیں اور بعضا اونمیں سے وہ ہے کہ ہوتا غصہ دیر میں اور جاتا ہے غصہ دیر میں
پس یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے اور
بہترین تمہارے وہ ہیں کہ دیر کر غصہ آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سے
اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے
اوسپر وقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنے رگوں گردن غصہ والی کی اور سرخی آنکھوں اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور اوٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پھولنے رگوں کا ہوتا ہے جیسکہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں پس ظاہر عنوان باطن ہے
پس جو شخص کہ پاوے کچھ اسمیں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنے احوال
واقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں یعنی جبکہ ہوتا ہے اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے
قرض اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنے میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کی اور ستاتا ہے اوسکو تقاضا کرنے میں اور تشدد کرتا ہے طلب کرنے
میں پس یہ شخص اوسکی ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بعضا اونمیں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے برا ادا
کرنے والا دین کا اور اگر ہوا اوسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہے یعنی پس یہ ادا میں بد ہے اور طلب میں نیک پس ایک ان دو خصلتوں
میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب ہووے اونپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہوا اونکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدترین تمہارے وہ
لوگ ہیں کہ جب ہوا اونپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہوا اونکا کسی پر سختی کریں اوسکی طلب کرنے میں آنحضرت نے خطبہ میں یہ نصیحتیں بیان فرمائیں
یہانتک کہ جسوقت ہوا آفتاب کہجوروں کی درختوں کی سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں
باقی رہا ہے زمان دنیا سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوس سے مگر جیسکہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوس سے نقل کیا
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اوسکو کہ اصل میری مٹی ہے مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہے دفع غضب میں ۲ع **وَعَنْ** اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب اونکی ذاتوں اونکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش ی کے اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سے صراح میں ہے کہ اعذار
بہت یا عیب و گناہ ہونا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبه وعیوبه اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی کی ہے اور جب
کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوئے بیچ عذاب کرنے حق تعالیٰ کی اوسکو اور منع اور نہی کرنے لوگوں کی اوسکو منکرات سے جای عذر نرہی پس اوسنے
بسبب کثرت گناہوں اور عیوب کی سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونے کی بھی آتا ہے اور یہ معنی بھی یہاں درست آتے ہیں یعنے
ہلاک نہونگے لوگ یہانتک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویل میں پڑے ہیں اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں یعذروا ساتھ

(حاشیہ: یعنی سبب غصہ کی سنت یا بچھونے ساتھ پناہ مانگنے سے کہ اوس سے ستارہ ہے ۲۳)

(حاشیہ: یعنی جو بہت ہوسکے گناہ اوسکے اور عیب اوسکے ۱۲)

زیر عتاب کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھ ربعین کی یعنی معذور رکہتا اور یعنی اسکی یہ ہین کہ ہلاک نہونگی لوگ یہان تک کہ معذور رکہین ملامت کرنی والونکو
منع کرنیوالونکو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی ہی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہی کہ نہ
تو جبہون گا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا ہر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب کے منع جرائو منع اور نہی کی اونسی ہو **وعن عدی**
بن عدي الكندي قال حدثنا مولى لنا انه سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تعالى
لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على ان ينكروه فلا ينكروه فاذا فعلوا ذلك
عذب الله العامة والخاصة رواه في شرح السنة اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی سی کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی
کہ اونی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہانتک کہ دیکہین اکثر
خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر
اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کرنے گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وآكلوهم وشاربوهم
فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داود وعيسى بن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون قال فجلس رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال والذي نفسي بيده حتى تاطروهم اطرا رواه الترمذي وابو داود وفي رواية قال
كلا والله لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتاخذن على يدي الظالم ولتاطرنه على الحق اطرا ولتقصرنه على
الحق قصرا او ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو
علما اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون
اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکہا پس خلط کیی خدای تعالی نی اور آمیز
ملائی دل بعضون اونکی کی ساتھ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب رہتی
تہے اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یعنی لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی تہی حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ
کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتھ حلال جاننی اور مانند اونکی کی اور بسبب اصرار ہونی کی گناہون سی اور بسبب اچہا جاننی گناہون کے
کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اوٹہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہو یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤ گی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے
یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہوادو سی بات اچہی اور منع کرو
بری بات سی اور پکڑو ہاتھ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہ کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کرے گا اللہ تعالی دل بعضون تمہارے کی بعضون پہ پہر لعنت کرے گا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی اونکی کفر اور گناہون پہ یعنی ایک امر ان دونون مین سے ہونے والا ہے **تطعاف ف** جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ نے تو یہی لکہا ہے جو لکہا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہے کہ لفظ بعضہم مین ب سببیت کی ہے یعنی سیاہ کیے اللہ نے دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تہا اونہون نے بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہوگئے دل سبہون کے سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہون اور مخالطت بعض اونکی کی بعض سے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکہا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹہ اونکی آگ کی مقراضون سے کہا مین نے کہ کون ہین یہ اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علماء اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتے تہے لوگون کو ساتہ نیکی کی اور بہولتے تہے اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتے تہے اور لوگون کو حکم کرتے تہے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہتے تہے وہ چیز کہ نہین کرتے تہے اور پڑہتے تہے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتے تہے **ف** یہ سزا بسبب عمل نکرنے اونکی کی ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے وَيْلٌ لِّلْجَاهِلِ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسیکہ وارد ہوا ہے حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا يوم القيامة عالم لم ينفعه الله بعلمه ع **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کرین یعنے ساتہ تقسیم کہانے بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کی یعنی واسطے دن کی کہ پیچہے آوے خوان کی اوترنے کے دن سے پس خیانت کی اونہون نے اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا کل کی لیے پس تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ بڈہے اونمین کے بصورت بندرون کی ہوئے اور جوان بصورت سورون کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہنچین گی امت میری کو آخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سے بلائین اور سختیان یعنی دین کے یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاوے گا اوس بلا سے یا اوس بادشاہ سے کہ وہ بلا اوس سے پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنے دین خدا کو یعنی نہین خلاصے پانے کا ہیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنے درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہ تفصیل اوسکی کی اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنے کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضے ہے اوسکو امر شرع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنے اعلاء دین

۱؎ ترجمہ کترے جاتے ہین ہونٹ اونکے ساتہ قینچیون کے ۱۲
۲؎ اور بہولتے ہین اپنے نفسون کو ۱۲
۳؎ ترجمہ وائے واسطے جاہل کے ایکبار اور وائے واسطے عالم کے سات بار ۱۲
۴؎ ترجمہ سخت ترین لوگون کا عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع نہ دیا اللہ نے اوسکو ساتہ علم اوسکے ۱۲
۵؎ یعنی عمل نکیا ۱۲
۶؎ تفسیر ... کی ۱۲ ... غرض کو ... اعلاء بلند کرنا ۱۲

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت قوت اور ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سے برا جانا
وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پہنچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین
خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کی نہ ہاتھ کی یہ مطلب معلوم ہوا ساتھ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان دونوں سے ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
لیکن اختیار کی خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہ وہ شخص کو کہ کام
نیک کرتا ہی دوست رکھتا ہے اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہ شخص نجات
پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس جہاد کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا اور پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکھنا دل سے ہی اور یہی مراد ہے حدیث میں
فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارفوں اور پہچاننے والوں دین کی ہیں بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیۂ کریمہ میں ہی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو
میانہ دار اور اول کو سابق اور ہیں تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت میں فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ الخ
اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لے گیا ہی لوگون پر
اسکا رہین پس حاصل یہ کہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنی سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور بشارتوں میں ساتھ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت میں اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور
درجات علم وعمل کی اور تعمیم کی اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ لوگ مقرب خدا ہین ت ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَةَ کَذَا وَکَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ عَبْدَكَ
فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دی شہر ایسے
اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اون لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا
کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت کبھی **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک
ساعت کبھی اور اسمین فرمانی ہی کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ وفات عمر کی ت ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَسْأَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ مَا لَكَ اِذْ رَاَیْتَ الْمُنْکَرَ فَلَمْ تُنْکِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُلَقَّی حُجَّتَهٗ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا
تجکو جب دیکھا تونی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونی اوسپر یعنی تغییر نکیا تونی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

سکہایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینی کا پس کہیگا اے رب بھروسا کیا مینے لوگون سے یعنی ہوا اونکے تعدی کی پس نہ تغیر کرسکا زبان اور ہاتہ سے اور امید کہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** اسمین اقرار ہے اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے کرم رب پر کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دبدبہ اور غلبہ سے اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنے کی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کی نکرسکے تو جائز ہے اور امید عفو کی ہے اوسمین کہا اوکی طیبی و الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہے کہ ایسا شخص معذور ہے شرع مین پس نہین عتاب کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہے سکہانی حجت کا بلکہ یہ اوسکی حق مین ہے کہ تصور کیا اوسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہ معذرت

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنی بصورت آدمیون کی مانند تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگی واسطے لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہے انکو دن قیامت کے پس امر مشروع بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور امر خلاف شرع پس کہیگا یعنے اپنے یارون کو دور رہو مجہسے اور نہین طاقت رکہینگے یہ واسطے اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونی کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جدا اوس سے نہین ہوسکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہے اس سے الگ نہین ہوسکنی کی اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون مین خوشبودار قبر مین اور اسیطرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہ صیغہ مؤنث کی ہے اوپر بنا مجہول کی اور ایک نسخہ مین ساتہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ ت خلیقۃ مین تانیث کی لیے نہین بلکہ مبالغہ کی لیے ہے اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات سے کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲ ع

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کے ہے معنی بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت اون سے حاصل ہوتی ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہین اون مین بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑرہی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہ سے دیتی ہین اور بیچ معاملہ اونکی کی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسی کہ بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہے اور متاع کو مفت ہاتہ سے دیتا ہے اور نقصان زدہ ہوتا ہے وہ دو نعمتین یہ ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا شواغل سے اور تشویشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی ان مین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جسوقت کہ بیمار ہوں اور ساتہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر اونکی جانین جیسا کہ کہا ہے علما نے النعمة اذا فقدت عرفت اور معنے اسکی یہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسے اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وذلک

پہونچی اونکو نعمتین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال مین کہ نہین یاد کیا اونہون نے اللہ کو اوسمین ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کی سے کہ کہا اونے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کی پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر پانی اوسمین لگتا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سوای رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کی پس ایسی ہے دنیا قلیل حقیر ہے بہ نسبت آخرت کی اور یہ بھی تمثیل ہے واسطے سمجھانے لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت وحقارت کی کچھ نسبت رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی اور حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہو اور نہ اوسکی تکالیف و تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اوسکو طاعت مین ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہے کہ یہ ہووے اوسکی لیے بدلے ایک درہم کی یعنی کوئی ہے تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہماری لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سے نزدیک تمہاری نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبی مین اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا براوس چیز کی کہ روایت کیا ہے اوسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کی جیسیکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین ہوتا ہے اوسکی اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اوسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضون عارفون نے صاحبان یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکینگے اوسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکینگے اوسکو تمام مفسد ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قیدخانہ کی ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اوسمین اور منہیات سے اپنی تئین بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہے یا تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اوسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اوس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کی ہے کافر کی لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اوسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اوس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قیدخانہ کی ہے مومن کے لیے بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیے آخرت مین اور مانند بہشت کی ہے کافرون کی لیے مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے اوسکی لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین ہے ہنوز کم ہے اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکھے دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا ۔ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر کیونکہ صادق آوی یہ نسبت میری اور تمہاری تم تو کہوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین مین رہتی ہو اور مین ہمیشہ
اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نی یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہو مؤلف **وعن** انس قال قال رسول
الله صلی الله علیہ وسلم ان الله لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بھا فی الدنیا ویجزی بھا فی الآخرۃ واما الکافر فیطعم
بحسنات ما عمل بھا لله فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بھا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام
بھلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیرہ ذالک نعمتین اور بدلہ دیا جاوی گا بسبب اوسکی آخرت مین اور کافر پس کھلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطے اللہ کی یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی کی یہانتک کہ جب
پہونچیگا طرف آخرت کی نہو گی اوسکی لیے نیکی کی جزا دیا جاوے بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا
اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بھی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراخ خاطر اور سلامتے
آفات و ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور
اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتہ انواع محنت اور
مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب پاوی اوسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت
کہ روایت کیے ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابوبکر نے کہ کون نجات پاوی گا ساتہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجکو اے ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اوٹھاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا
اونہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا یہ وہ چیز ہی کہ بدلا اور سزا دیے جاتی ہو تم ساتہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور
جزا ہین دنیا مین ح ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم حجبت النار بالشھوات و
حجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہ شہوتون اور لذتون کے اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے مگر
نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی معنی گہیری جاتی کی بدلے حجبت کی **ف** یعنی جب ہمیشہ مداومت کرنیکی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنیکی شہوات
و لذتون سے سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پہونچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہوتی ہے جب تک پہونچیں اوسکو درمیان سے اوٹہاوین وہ چیز ظاہر
ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتونکو پہونچیں یا دیکہین اور برا اونکو کرین پس اونسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسی طرح
شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہونچینگے اور انکی مرتکب ہون دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب
اور زنا اور غیبت کے مانند انکی کی ورنہ مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب آنے آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے روک
ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچین اور اوس مین
درآوین معرفت حق کو پہونچین فافہم مترجم **وعنہ** قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرھم
وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان
فرسہ فی سبیل الله اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود وجبار کی رضا پر اسطرح
کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہی اوسکو
اور بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب وزینت مین بقصد تکبر وتجمل کے اور صفت اوسکی یہ بیان ہے بندہ
ہونی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی ورحرص اوسکی اوسکی
جمع کرنی مین ہے اگر دیں راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا
اوس سے ہو پھر کہہ دعا بد کے تاکید کی لیی ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا
جائیو یعنی جب شدت ومحنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حریصون طمع کی چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بیزار بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین
خوار وذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوشحالی ہو جیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین کم امکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال وجاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار وبیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نی ف بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سی کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو پہلی ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس وشیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتہ زبر خ کی
اوپر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو پہلی ذکر کیا کہ اکثر اسکے
پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندہ
اوسکی ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانو سی نکالنا یعنی جب شدت ومحنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانو
سی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کا ہی نفی کی اوسکی اس سی یاد دہا ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہو گا اور رجحان کہ محمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے
کیا ہی یہی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت وخواری اونکی سی دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی جیسکہ
نہین پوشیدہ ہی یہ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا
اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ
ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ

بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَہِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمہاری صحابہ یا امت پیچھی وفات اپنی کے وہ چیز ہی کہ کھولی جاوی گی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاوی گی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہی حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیرتک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پوچھا آنحضرت نی اپنی چہرۂ مبارک سی پسینا کہ وقت اوترنی وحی کی آتا تھا اور فرمایا کہاں ہی وہ شخص پوچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین ایسی کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سی ہی اور اس سی برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سی اور تحقیق جو اوگاتی ہی بہار کہ نہین اوگاتی مگر جو کچھہ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانی کی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہی یعنی اگر مر انہین قریب پہونچتا ہی یعنی ہلاک کے مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گہانس یہانتک کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹھا سامنی قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بہت کھا لیتے ہیں تو آفتاب کے سامنی بیٹھتا ہی جب ہضم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنے پس اپنا پیٹ ہلکا کیا پہر جاتا رہا پہر طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھہ میں اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لیتا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتھہ حق اوسکی کی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سی اور رکہی اوسکو بیچ حق اوسکی کی یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مددگار ہونیوالا ہے وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوسپر یعنے اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمہاری کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکہی تمکو اچہی اعمال سی اور علوم نافعہ سی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سی اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنی موت کے سے اور پہر پہر الخ یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہے اور پیٹ سی نکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کے پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوات و حرص کی کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہ پاک کرنی نفس کے گناہون سی علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی نپائی اور ساتہ قیاس ان دونون قسمین ذکر کی گئی کی ایک اور قسم بہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ ہلا ہاتہ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بیرغبتے کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیونکی کرنی مین ایک سابق نے اصلا ہاتہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصد نی آلودہ کیا ولیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہ آلودہ ہی دنیا سی گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا

قسم دوسری یہ ہے کہ بعد گناہ کی تدارک کیا جیسا کہ مضمون حدیث میں بیان کیا اور قسم پہلی ظالم کو بھی ذکر کیا ۱۲ منہ

طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکی کی پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز اور شیرین ہی پس جو شخص لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع کیا اوسکو حرام سی اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنی کی اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیر نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور پیٹ پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو صح ع **وعن** عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فو اللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تم پر یعنی اسلیے کہ اوسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر اس سی کہ فراخ کیجاوی گی تم پر دنیا یعنی پس کیے گی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہووگی ساتہ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تھی پہلی تم سی یعنی پس ہلاک ہوئی وہ بسبب نہ رحم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوسمین نہایت جیسی کہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کری گی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سی یہ ہی کہ نہووی اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سے صح ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل رزق ال محمد قوتا وفی روایۃ کفافا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد آل محمد صلعم سی ذریت و اہل بیت حضرت کے ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت صلعم کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکھی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سی اور بعضون نی کہا کہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہ زبر کاف کی وہ ہی کہ بار رکھی اور بی پرواکری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اوسکا کہ اکتفا ساتہ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کے بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی اونکی کا اور رہانا چاہا کچہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو یہی کہ عادت ساتہ قلیل کہانی کی ہی جیسی کہ دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سی طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت پر ہو اور حرکات اوسی قوت سے ہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اپنی کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی ہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی صح ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پونہچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری اوسکو دنیا میں اور بازرکہی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم
رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
العبد مالی مالی ان مالہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو
ذاھب وتارکہ للناس رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی بسبب اوس کثرت کی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہین جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزین
ہین یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال مین سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون مین سی حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت صورت
مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونی والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اسد دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبے کی لیی اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی ف ذخیرہ کیا اشارہ ہین طرف اوسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہی کہ بخشی اور اسد دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کے قیامت مین ع ح وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقی معہ واحد یتبعہ اھلہ ومالہ وعملہ
فیرجع اھلہ ومالہ ویبقی عملہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتھ جاتی ہین
میت کے تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہین
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کچھ
مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ قالوا یا رسول اللہ ما منا احد الا مالہ احب الیہ
من مال وارثہ قال فان مالہ ما قدم ومال وارثہ ما اخر رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اسد دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی ف پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ اسد دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچہوڑی اور
چونکہ آگی نہین بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوے تو
افضل ہے جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگون کے آگی ہاتہ پہیلاتی پہرین ع ح

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کرے اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سعی آپس کے فخر کرنی نی ساتہ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہتا ہی آدمی کہ مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطے تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ساتہ قناعت کے اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور رنجنی کی سوال سی اور ساتہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر ومحتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہ قوت اور کفاف کی اور دور ہے حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال✝ کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال✝ کہا بعض ارباب کمال نی **نظم**

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا✝ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ✝ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ✝ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ✝ اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی✝

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہ اونکی یا سکہا وی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مین نے کہ سیکہتا ہون یارسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہ اپنا یا ہاتہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابدترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہ اوس چیز کی کہ قسمت کے ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تونگرترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنے اگرچہ برائی کری وہ تجہسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکہ سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سے نقل کیے یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کری ساتہ اون کے اس سے معلوم ہوا کہ عمل فی نفسہ افضل اور شریف ہی عمل کیا اوسپر فہو المراد و کرنہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنی اونکی کی بہی ثواب پاتا ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہی اور مجاہدہ شامل ہی تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی مامورات کو اور عابدترین لوگون کا اسلیی کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سی اور عوام لوگ ترک کرتی ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہ فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پیچ قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سے اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک پیز زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقرا کو اور بناتا ہی مسجدین اور مدرسے اور مانند انکی کی اور راضی ہو تو الخ پوچہا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی سے حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اسد سی طمع یہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری آور کہا سید عبدالقادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونی کی تجسے بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچنی کا تو اوسکو بسبب حرص نی اپنی کی طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہے تو یعنی مثل اوس چیز کی کہ دوست کہی تو اوسکو اپنی لیی خاص یہانتک کہ دوست رکہے تو ایمان کا فرکی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکی کی اور بہت ہنس یعنی ہوبیگا تو خوشدل اور زندہ ساتہ ذکر رب کے ❊ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأُ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدُّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق اسد تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دل کو واسطی عبادت رب اپنے کی بہر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار بیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے رہی تو بہر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونی کی واسطے عبادت کی آسائش ہے ہی اور غنا ہی حاصل یہ کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنی مال کی اور نہین پونہچیگا تو مالکو مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیری لیی ازل مین اور محروم رہیگا تو غنای قلب سی بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ❊ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَّاجْتِہَادٍ وَّذُکِرَ اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَۃِ یَعْنِیْ اَلْوَرَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتہ عبادت بہت کرنیکے اور ساتہ کوشش و مشقت کرنی کی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتہ پرہیزگاری کی پس فرمایا نبی صلی اسد علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہ پرہیزگاری کی اگرچہ اس قدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ساتہ لفظ یعنی کی تفسیر کے ہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون سی پس ورع کبہی مقتضے ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ❊ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّہُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ہَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سُقْمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹی میمون اودی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اوس حال میں کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہوون نے پہلی
پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ میں غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف ہوجانے
طاعت سی اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلی
فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوشات سی پہلی مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کی اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلی موت
کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنی والی ہین جبتک کہ نہین پہونچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل
مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنی سی ہاتہ لگی اور معنی پانی مقصود بی مشقت کی بہی آتا ہی اور غُنۡم اغتنام سی ہی معنی لینی غنیمت
کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخروی پر یہ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود
کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی ۱۲ع **وعن** اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنۡتَظِرُ اَحَدُکُمۡ
اِلَّا غِنًی مُطۡغِیًا اَوۡ فَقۡرًا مُنۡسِیًا اَوۡ مَرَضًا مُفۡسِدًا اَوۡ هَرَمًا مُفۡنِدًا اَوۡ مَوۡتًا مُجۡهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ یُنۡتَظَرُ
اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدۡهٰی وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرۡمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنی والی اور حد امر و نہی سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی
ہی طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یاد دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکی یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپے کا کہ نفی عقل و حواس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنی والی ہی اور ہلاک کرنی والی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ رہے
یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آوی گا اور گمراہ کری گا اور فتنہ مین ڈالی گا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا او
حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہ ترمذی اور
نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا
انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی
مین ڈالی اور راہ راست سی لیجاوی اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین
کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسی طرح معنی اور جملون کی سمجھ لے ۱۲ع نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے
بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنی کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل
اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ۱۲ع
وعنه اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنۡیَا مَلۡعُوۡنَةٌ مَلۡعُوۡنٌ مَا فِیۡهَا اِلَّا ذِکۡرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ
اَوۡ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرۡمِذِیُّ وَابۡنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار
ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی اسی لیے کہ دور کرنی والی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی سب ہے
ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی خدا اوسکو اور عالم اور
سیکہنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ

یا ادا کرنا حقوق کا ہی ... حبیث مشغول یعنی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات ذکر کی سی ہی یعنی قسم اتباع اور امداد بعلوم الٰہی جو اسمکی ہی اور والاہ و طور اول پر ولی سی ہی یعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر ولی سی ہی یعنی قرب کے اور او پر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تبعیت کی اور پہلو میں تقدیر پر یہ ہے کہ مراد ساتہ ذکر اسم الٰہی کا ہو عزاسمہ جیسی کہ متعارف ہی اور اگر مراد ساتہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بنیت تقرب اور تعبد کی کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد ساتہ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوسپر ہیں قسم کفاف معیشت ورا اور ضروریات کی سی اور ذکر کرنا وعالم اور متعلم کا قبیل تخصیص بعد تعمیم کی سی ہوگا ۞ **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس میں سی گھونٹ پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھہ بھی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیی کہ عدو اسکی ہیں اور عدو کو نہیں دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافروں کو دیتا ہی اور اپنی دوستوں کو نہیں دیتا جیسی کہ اشارہ کیا اس حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة لہ اور اوسکی دناءت ہی کا سبب ہے اللہ تعالی کی نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امة واحدة الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوین کی لوگ جماعة واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہیں واسطی گھروں اونکی کی چہت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی ما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۞ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا میں نہو نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ضیعہ ساتہ زبر ضاد اور جزم ی کے صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونی سی ان میں اور مانند انکی میں کہ جو مانع ہوں عبادت مولی سی اور متوجہ ہونی سی طرف امور عقبی کی منع اسلیی کہ ان چیزوں کی اختیار کرنی میں حرص اوپر طلب کے زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہ اوسکی حق میں ہے کہ گرفتار ہونا اسباب میں اوسکو مانع حضور کا سبب ہوا اور ادای حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا نہو تو منع نہیں اور ان دونوں معنوں کو آیہ کریمہ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله محتمل ہی معنی اسکی یہ کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکہتے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی بیع اور تجارت نہیں رکھتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا اونکا ذکر سی باز نہیں رکہتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوة وایتاء الزکوة مناسب پڑتا ہی سه کثرت مال و جاہست زرع و تجارت ۞ چو دل با خدا ہست خلوت نشینی ۞ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکہتا ہی دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکہنا کہ غالب ہو محبت آخرت پر نقصان پونہچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت میں اسلیی کہ مشغول رہتا ہی ظاہر و باطن اوسکا دنیا میں نہیں ہوتی اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت مولی کی اور وہ شخص دوست رکہتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پونہچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی بسبب متوجہ ہونی اوسکی کی امور دنیا میں بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت میں و مہمات اوسکی میں پس جب جانا تم نی کہ دوستی دنیا اور آخرت کے ساتھ

ہیں یعنی جانی ... دنیا کی ... اور ... غفلت ... اسکی ... ان چیزوں ... مشغول ہو ... دونوں ...

نزع

جمع نہین ہو سکتین تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف علامت اختیار کرنی عقبے کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہ ہی کہ مستعد ہی موت کی لیے پہلی آنی اوسکی کی ۱ع **وعن** ابی ہریرۃ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اونی نقل کی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جو کوئی گرفتار ہے

محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنے ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۲ح **وعن کعب**

ابن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء

علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بن مالک کی ہی اونی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسکی باپ نے

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بھیڑیی بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کی نی شخص کے

سی اوپر مال اور جاہ پر واسطی دین اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **ف** لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر

بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی کی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیون بھوکون کی ریوڑ

بکریون کو یعنی وہ بھیڑیی ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ

کی نسخون مین لیکن یہ سبب سہو و خطا کی ہی اور صواب ہی یہ کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہین ہوا

اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک

سی ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین تنون مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی ۳ح **وعن** خباب عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیھا الا نفقتہ فی ھذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہی خباب سی اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے مین مگر کہ ثواب

دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی گھر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ملتا اور

یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی والا بنانا گھر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان

خیر کی مانند مساجد اور مدارس مانند انکی کے بنانا انکا مستحسن و مستحب ہی ۴ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب کہتا ہی اگر بہ نیت تقرب

کی کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سی پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے **ف** واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اسمین مست کہتا اسراف کو اور سوای اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمین اسراف نہین ہے

اسلیے کہ وہ قبیلہ کہلانی اور انعام کی سی ہی اور یہ دونون چیزین برابر ہین کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۵ع **وعنہ** ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ھذہ قال اصحابہ ھذہ لفلان رجل

من الانصار فسکت وحملھا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبھا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک

مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکا ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لانکر الی رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَاى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ
اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال میں کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے
انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنے بطریق انکار و تحقیر کے کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بری ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے
صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرتؐ نے اور کچھہ نہ کہا ولیکن کہا اس بات کو بطریق کراہت کی
اور غضب کے اپنی دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنے حضرت پر لوگون میں پس مونہہ پھیر لیا حضرتؐ نے اوس سے جواب اوسکی سلام کا نہ دیا
یا دیا اور مونہہ پھیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطے ادب دینے اوسکی کی اور تنبیہ کرنے غیر اوسکی کی کیا آنحضرتؐ نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور
آنحضرتؐ مونہہ پھیر لیتے تھے اور جواب اوسکی سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرتؐ کی اور روی مبارک پھیرنا
اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اپنی حضرتؐ کی یارون سے یعنی خاص یارون سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کے
مین ناآشنا دیکھتا ہون اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہون حضرتؐ پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا مین نے
سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرتؐ اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پھر اوہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرادیا اوسکو یہانتک
کہ برابر کردیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرتؐ ایکروز پس نہ دیکھا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے
نے آپ کی مونہہ پھیرنے کی اوس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہے پس گرادیا اوسنے
اوسکو پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اوسکی کی الا ما لا الا ما لا
یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہے اسقدر مصافات نقل کیا یہ ابوداؤد نے **ف** معنی حدیث کی یہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوے اوسکو
مالک اوسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال اصل میں بوجہ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کے لیے
زیادہ حاجت سے نہ عمارتیں خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہ آخرت کی چیزون میں سے ہین اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہو
آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مکان سے کی سے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہے اپنی مالک پر دن قیامت کے
مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعًا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتیلے اپنی کی یعنی تھوڑی سے
بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوسپر ع وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ
سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا ہے اسکی نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کی سے ایک خادم کہ سفر ضروری
میں خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا میں یعنی جہاد میں یا حج میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچھہ رکھا چاہیے تو یہ دو چیزیں کہ زیادہ اسے
اختیار نکر یا صرف کردے اور نہ رکھہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزون میں سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی احمد
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کی نسخون میں عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کی بدلے ت کی اور یہ غلط ہے کسی آدمی

سے غلطی ہوئے ہے ٭ **وعن** عثمان ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حق فی سوی ھذہ الخصال
بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوسمین یعنے بقدر ضرورت کے اور کپڑا کہ ڈہانکے ساتہ اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد
ساتہ حق کے وہ چیزیں ہیں کہ واجب ہیں واسطے اوسکے اللہ تعالی کی طرف بغیر رنج وسوال کے اوس سے آخرت مین یعنی جب اکتفا کریگا اونپر حلال سے
نہیں سوال کیا جاوے گا اوس سے یعنی کہ یہ چیزیں ان حقوق میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچہ کہ سوائے انکی ہیں حظوظ النفس سے سوال کیا جاویگا اوس سے
اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتہ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی ہوتی خشک بغیر لاون کے اور ساتہ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی معنے
ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے ١٢ ع **وعن** سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علے
عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس
رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جس وقت کہ میں اوسکو دوست
رکہے مجکو اللہ اور دوست رکہیں مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتہ ترک کرنے محبت اوسکی کی اور اعراض کرنے بیچ زائد اوسکی ہی اور متوجہ
ہونے کی طرف آخرت کے تا دوست رکہے تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنے تیرے کی عند اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہے یعنی مال و
جاہ تا دوست رکہیں تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہیں میل نکرنے کو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے
تلذذات کے بے رغبتی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں مقصود ہوتا زہد اوس سے کہ نہیں ہے اوسکی لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہوں نے
کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہے کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہوں نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر
ضرورت کے ہر چیز میں مانند کہانے اور پہننے وغیرہ کے اور چہوڑے فضولیوں کو جنسے اللہ ہوتا ہے ١٢ ع **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نام علے حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک
ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹہے حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریے نے حضرت کی
بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یعنی کہ بچہا دیں ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بنا دیں ہم واسطے آپ کے
کپڑا اچہا تو بہتر ہوتا سونے آپ کی ہے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہے ساتہ میرے
اور نہیں ہے حال میرا ساتہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہے کہڑا رہا پہر چل کہڑا رہا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتہ دنیا کی اور نہ واسطے
دنیا کی الفت ومحبت ساتہ میری تا کہ رغبت کروں میں طرف اوسکی پہونچاؤں اوسپر اور جمع کروں اوس چیز کو کہ اوسمیں ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی
الفت ومحبت ہے واسطے میری ساتہ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میری ساتہ میل کرنے کی طرف دنیا کی یا میل کرنے اوسکی کی طرف میرے اس لیے
کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہرنے اور جلدی چلے جانے کی ہے اسلیے کہ معلوم ہے
کہ گہوڑے کی پیٹہہ پر کس قدر ٹہر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہرتا ہے اور یہ بہی ہے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور اہتمام

کرنی کی ساتھ قطع مسافت اوسکی کی اور نہ تعلق اور التفات کرینگی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے **وَعَنْ** اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِی عِنْدِی لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستون مین سے نزدیک میری یعنی بہت اچہا اونکا از روی حال و فضل ونکا از روی مال کے نزدیک میرے دین مذہب مین البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور رہی وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہ انگلیون کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہی بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کی اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نی ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہر چٹکی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتہ تخفیف معجمہ کے پیٹہ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سے سبکدوش ہی پس اوس خالق کی پہر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب حصہ بڑی کا نماز سے یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتہ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کی چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہو گا در پس کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین ایسی کرتی ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی بحضور کر سکین اور رہی گمنام لوگون مین اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین نکل جاتا اونمین سے ایسی کہ نکل جانا اونمین موجب شہرت کا ہی اونمین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہانتک کہ سنی گئی اوس سے آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتہ اونگلیون دست مبارک اپنے کی جیسی کہ وہی نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک پہر اور پہر اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مراد مارنا انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب و تقلیل کے یعنی حال و حکایہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کے دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَّاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اونہین ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیی مکہ کی سنگریزونکو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ ای پروردگار میری و لیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کہا نہین ایک روز اور بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون تجکو اور جسوقت سیر ہون تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا ... یا معنوی اور ظاہر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا تجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو تو شہر بنا وسیقے کا بلا حساب و عقاب اور بطحا اور

الطبع جگہہ جاری ہونی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونی کرینی لٹھا رکھی ہو مینا اونٹ لکا ہی ساتھ سونی کی یا کرینا سنگریزہ جکھنو یا
اور یہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونی کی کردون اور اخیر حدیثکا
حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہو تا فضیلت مقام صبر و شکر کے پاؤن مین اور یہ تعلیم اگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی
فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غناسی ہے ع ح **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری
تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے
پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب
عذاب خدای تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم را کی ہی یعنی نفس اور طریق اور حال
اور دل کی اور یہ معانی ہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اوٹھا صبح کو فارغ البال اور دل تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون
نی کہا کہ سرب یعنی جماعت کے ہی پس معنی یہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم را کی ہے معنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نے
کہا سرب ساتھ زبر سین اور را کی ہے معنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی یہی
مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ع ح **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ
بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹھتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ
سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹھ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کے لیی و درستی کرنی وجہ معاش کی لیی اس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیے
تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی حق واجب یہ ہے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی کری بسبب اوسکی
پیٹھ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہرایا پیٹ کو اول ظرف
مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بد ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین اوسچیز مین کہ
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوت جب حاصل ہو گی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس بہت برا ہی اور ظروف سے کہا ابو حامد نی کہ بہوک
مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کے اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر و حرص اور
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہ کہ نہین بہول جاتا بلا الہی اور عذاب اوسکی کو اور اہل بلا
اسلیی کہ پیٹ بہرا بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ یہی ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب یعنا افضل مادہ یہ اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی اور شہوت و قوت کو اور تمام معاصی میں اسمین یہ ہی کہ مالک ہوتا آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اسمین یہ ہی کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور چھٹی منفعت ہلکو
ہی نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بھر کھایا بہت پیتا ہی اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہی عمر
اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اوسکی سخت دلی ہوتی ہی اور بیکار عمر جو نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کرے اور منافع
حاصل کرے بہت سا ہونا اوسکا نقصان کرنا عمر مین سے ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کھانے مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمین طعام اور پکاوے اوسکو پھر محتاج ہوتا ہی
ہاتھ کے دھونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات
مین تو بہت نفع اوٹھاوے اور سری کہا سقطی نے کہ دیکھی مین نے علی جرجانی کے ستو کہ پھانکتے ہین پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسپر او نہوں نے کہا کہ مین نے حساب کیا مین چبانے کی پھانکنے تک ستر تسبیحیں پس نہین چبائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھوین کم کھانے سے صحت
رہتی ہی بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہی پھر مرض باز رکھتا ہی عبادات سے اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچھنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کے اور بھوک مین ان سب سے امن ہی اور نوین خفت محنت کے اسلیے کہ
جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کھانے کی کفایت کرتا ہی اوسکو تھوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتھ اوس طعام کی کہ زائد
حاجت سے پیٹ بھرنے کی بس ہوئیگا دن قیامت کے اپنے صدقہ کی سایہ مین پس جو کچھ کہ کھاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالیٰ کا ہی ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِکَ
فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَطْوَلُھُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سے اسلیے کہ دراز ترین لوگون کا
بھوک میں دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بھرنے مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہی آخرت مین بہت بھوک لگی گی اوسکو نقل کی یہ
بغوی نے شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** نام شخص ڈکار لینے والے کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنے گئے ہین چھوٹے صحابیون مین کہ حضرت کے
زمانہ مین بالغ نہوئے تھے منقول ہی اونسے کہ کہا اونہون نے کہ کھایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بھر کھانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگون کا الخ آیا ہی کہ پھر اونہون نے پیٹ بھر کر کبھی نہین کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جب رات کو کھاتے تھے تو صبح کو نہین کھاتے تھے اور اگر
صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہین کھاتے تھے ۱۲ ع **وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ
اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی کعب بن عیاض سے کہا اونہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالیٰ اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوے کہ حد استقامت
رہتے ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ اَنَسٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ بَذَجٌ
فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ
وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ
اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ

اور روایت ہی انس سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کی دی تہی مین نی تجکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کی اور دی مین نی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا مین نے تجپر یعنی ساتہ اوتارنی کتاب کی او بہیجنی رسول کی وغیرہ ذلک پس کیا کام کیا تو نی یعنی کیا شکر گذاری کی تو نی انکی پس کہی گا ای رب میری جمع کیا مین نے مال کو اور بڑہایا مین نے اوسکو یعنی ساتہ سوداگری کی اور چہوڑا مین نے اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی اپنی کی بہت زیادہ پہلی چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہیر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن وہ سب تیری پاس مال سارا یعنی ساتہ خرچ کرنی اسکی کے تیری راہ مین جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تو نی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر ہو پہنچنا پس کہیگا بیٹے چونکہ کچہہ آگے بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانی کا نہین ہی کا دوبارہ جسکی عادت ہی گنہگارون کی اور ہوونگے کہ جو عذر صحیح نہین رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مین نے اوسکو اور بڑہایا مین نے اوسکو اور چہوڑا مین نے اوسکو بہت اوس چیز سی کہ تہا پس پہیر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اون نی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون مین پس لیجایا جاوی گا اوسکو اور حکم کیا جاوی گا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکی نی مال تا کہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمانبرداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام رکہنا سوا اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہوا آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچا وین طرف سعادت اخرویہ کی اور مدد ہوون اوسکی ساتھ ایک واسطہ کی یا کئی واسطون کے اگر اون کو نعمت کہیں تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پہونچاوین گی طرف نعمت حقیقی کی ۞ **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسئل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد رواہ الترمذی** ۞ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جا بندی کا روز قیامت کے نعمت سی یہ ہی کہ کہا جاوی گا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدنکو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** طیبی کہ ٹہنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک رک نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی اور انچی واللہ سی یاد رکہتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تہوڑی تہوڑی تابحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا جوہر ہی اور کچہہ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی ہی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوسپر اور قیمت کچہہ نہین رکہتا اور اسمین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پونہچا ہلاک کی پس ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی پہر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک ورد و ن گا پس علاج کیا اوسنے پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لے ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی
رونق پر اور بیچ جمع کرنے کی درمیان نعمت صحت و ربانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہ دونوں نعمتیں جو کہ ہمی بیان فرمائیں تو اشارہ ہی اسپر کہ یہ ایسے
بڑی نعمتیں ہین کہ تمام ملک وسلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف واللہ اعلم ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ**
قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا
اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا نہیں سرکینگی پاؤن آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہینگی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچہا جاوی گا پانچ حالتوں سے
پوچہا جاوی گا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاوی گا جوانی اوسکی ہی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ
رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاوی گا مال اوسکی سی کہ کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت
مین یا معصیت مین اور پوچہا جاوی گا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا یعنی علم کہ پڑہا یا عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہوں نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوی گا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہی گا
تو کہ عالم تہا تو مین تو کہا جاوی گا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور کہی گا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاوی گا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل
رہنی مین کیون نہ علم پڑہا تو نی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی ہی مگر یہ کہ زیادہ ہووی تو ایک دونون مین سے ساتھ تقوی اللہ کے
نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت وشکل ظاہر و کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی کی اکثر اور ظاہر
یہ ہی کہ مراد ساتہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد
ساتہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اوپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوے
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہیں کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی **اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ** اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی اونکا
تقوی کرنا شرک جلی سی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی ہی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ ہو تمام اعضو ساتہ
اللہ کے اور نہ رکہنی والا خطرہ ماسوی اللہ کا ع ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا**
اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں
بی رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قلیل ضبط ہی مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی
دلمین اور گویا کیا ساتہ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شرکا اور سرعت فنا
اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دکہنی والا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا
ساتہ معجون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کا اوس سی اور صبر قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور باتیں سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونی کی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی بہشت کے
اشارہ ہی آمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکمال در آخرت مین اور بہشت مین ہی ایک درویش سے پوچھا لوگون نی کہ کیا حال کہتی ہو تم
کہا خیر و سلامت ہی انشاء اللہ اگر بہشت مین آون مین **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً
وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطی ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق مذموم اور احوال بدسی مانند
حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سی اور بھول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہی یعنی غیر مائل
طرف کجی اور باطل اور افراط وتفریط کی اور کیا اوسکی کان کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اوسکی آنکھہ کو دیکھنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون کو دیکھنے والا
پس لیکن کان قیف ہین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنے والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی
نی دل اوسکی کو یاد کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لیکن کان الخ یعنی کان سبب
پہنچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکھتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اوس مین روغن
اور شراب مانند انکی کی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی
ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دل کو اور دراتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑہا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھہ کی راہ سی بہی دل مین چیزین دراتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسی کہ کان
کی راہ سی بعد ازان حاصل دونون عضو کا بیان کیا ساتھ قول اپنی کی وقد افلح الخ **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ
مُبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکہی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا
ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوای اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی پہر پڑہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیی گئی تہی
ساتھ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر و نہی اوسکی کو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوی
ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ نا امید اور متحیر تہی نقل کی یہ
احمد نی **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اوپر پہر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہی کہ جب گناہ
کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہ لطف ہی پروردگار کی طرف سے میری حق مین پس
توبہ و استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے **وَعَنْ**

أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اوسکی مسجد تھی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تھی مقدار ستر اسّی تن کی اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور اونکی لیے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تھی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تھی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تھی اور قوت پہونچاتی تھی اور اپنی گھر میں بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کی گھر سے طعام کہاتی تھی اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیے گئے تھی اونکی ساتھ بیٹھنے کا پس بارہا اونکو اپنی حضور شریف میں مشرف کرتی تھی اور فرماتی کہ میں تم میں سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہووگی اور میری ساتھ بہشت کو جاؤگی اور ابوہریرہ بھی اونہین میں سے تھے ع دلا خوش باش کان محبوب جانانہ ۔ بدرویشان و مسکینان مہری ہست ۔ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتھ اونکی ہے اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کی چھوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ کچھ جمع کرنی اور نگاہ رکھنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھی بعد ادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اوس میں سے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھتی ہیں اور رہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہے چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد یہ کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کی ہیں اور اونکی صحبت میں بیٹھنا اور دعوی حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کی ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے ع ح اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ لوگ تھی ساتھ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تھی اونپر بنابر نہایت حاجت و فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھی یا از روی قال یا حال کے اور حلال ہی نہیں کسیکو یہ کہ سوال کری اس حال میں کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بنادی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچھہ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی او چیز سے کہ لوگوں کی ہاتھ میں ہے اور کہاوی تو وہ حرام ہے اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہے کہ شیخ ابو عثمان گازرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتی ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطی مستحقوں کی پس کہا اے کہانی والو حرام کی پس باز رہے وہ کہانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھہ دنیا سے کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہایا بعضوں نے اور باز رہی بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کہانا حرام ہے واسطی ایک قوم کی اور حلال ہے واسطی اوروں کی پس چاہیے کہ ڈرائی جاویں اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کہاوی

کوئی اونمین سے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اور قاف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ ہوی حجرون مین کہ وقف کیی گئی ہون
مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتہ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین اسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ع **وعن** معاوية انه دخل على خاله ابي هاشم بن عتبة يعوده فبكى ابو هاشم فقال ما يبكيك
يا خال اوجع يشئزك ام حرص على الدنيا قال كلا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الينا عهدا لم اخذ به
قال وما ذلك قال سمعته يقول انما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله واني اراني قد جمعت
رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رولایا تمکو ای ماموں میری کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تمکو یا حرص
دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصیت کی تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نی
آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تمکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نی مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ اراني ساتہ پیش ہمزہ کی معنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ع **وعن** ام الدرداء قالت قلت لابي الدرداء ما لك
لا تطلب كما يطلب فلان فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان امامكم عقبة كؤودا لا يجوزها المثقلون
فاحب ان اتخفف لتلك العقبة اور روایت ہے ام درداء سی کہ بیوی ابو درداء کی تہین کہا کہ کہا مین نی ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم
یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذر سکتی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکہتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہو وی مین
یعنے ساتہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطے چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان
داخل ہونے جنت کی اور مراد اوس سی موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹہانی والی بوجہ مال و جاہ کی اور
وسعت حال کی اور اسلیے کہا گیا ہی فاز المخفون وهلك المثقلون ۱۲ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل من احد يمشي على الماء الا ابتلت قدماه قالوا يا رسول الله قال كذلك صاحب الدنيا لا يسلم من الذنوب
رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدموں اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہوں قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت نہین رہتا
گناہوں سی نقل کین یہ دونوں حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہوں سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والوں کے لیے
اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیوں کی لیی اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کہتا ہی
اونکی نقصان مین کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۱۲ع **وعن** جبير بن نفير
مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اوحي الي ان اجمع المال واكون من التاجرين ولكن

اُوحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي حِلْيَةٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئے طرف میری یہ کہ جمع کرون مین مال اور ہون مین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتہ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنی والون مین یعنی نمازیون مین اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصاً نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین رہون مجکو فرصت مشغول ہونی کی ساتہ تجارت و خرید و فروخت دراور اسو دنیا کی کہان ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیے اور واسطی احسان کرنی کی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنی والا ہی مال مین اور فخر کرنی والا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدای تعالی سی اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر غصہ ہوگا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنی جبکہ یہ سزا ہی بیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنی کی آپس مین اور ریا کرنیکی تو یہ حال ہی بیچ طلب کرنے مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنی کی طرف اسکی کہ نہین ہی یہ کار اہل اسلام کا اور یا اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سی آپ ہی سمجھا جاوی گا ہے **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیے کنجیان ہین یعنی با خیر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکی کا اور سبب بند ہونی دروازی خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکھا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ یہ خیر یعنی جنس خیر پوشیدہ معلوم سی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکہی گئین درمیان بندون اوسکی کی اور واسطی اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتہ وہ جو بمنزلہ وسیلون اوسکی کی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال اور حال کی اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتہ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کرین اوسمین سب مانند عقل کی مثلاً اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہ کہ ہو خیر واحد شر دوسری کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی اہتی اور اسیطرح علم نسبت بعض کے حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بشیت اوسکی سبب ہے کاہل رضا اسد تعالی کی اور قیاس کسی پر اور رہا تو تلو کا جیسے اونہین سبب باعث تعجب اور رغبت بکی ہین اور بعضی باعث غرور و سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کی کبھی ہوتی ہین اسلحہ جہاد کی ساتھہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اون سی قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور یہہ سمجھتا ہی بسبب اپنی نیچی کی درجی دوزخ کی ہین **وعن علی** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بعبد شرا اخضر له فی اللبن والطین حتی یبنی وفی روایة اذا لم یبارك للعبد فی ماله جعله فی الماء والطین روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ جسوقت نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی خرچ کری اوسکو بیچ رضا ی مولی اور عمارت عقبی اپنی کی کرد انتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سے **وعن ابن عمر** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا الحرام فی البنیان فانه اساس الخراب رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیی کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی سے لدوا للموت وابنوا للخراب اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہ بھی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بچون کی صحبت کرو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی انتہی اور ملا علی قاری نی دو احتمال لکھی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکھا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتھہ باب کے **وعن عائشة** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الدنیا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها یجمع من لا عقل له رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گھر اوس شخص کا ہی کہ نہین گھر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکے نقل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گھر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گھر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بھلائیون اور مرضیات آلہی میں اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس معنی کا بھی معنی اول کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکی لیی آخرت میں اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا و مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اوسکی اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوة الدنیا واطمأنوا بها اور فرمایا یحسب ان ماله اخلده اوسکی لیی آخرت مین گھر اور غنا نہین ہو نیکا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوٹھانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائدہ ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہی

مجمل معنی اسکی یہ ہیں کہ دنیا نہیں لیاقت رکھتی اسکی کہ گنی جاوی گھر اوسکی لیی نہیں گھر اوسکی لیی اور نہ لیاقت رکھتی ہی اسکی گنی جاوی مال مال اوسکے لیی کہ جسکا
مال اوسکی لیی اور مقصود جہات دنیا ای اور ساقط کرنا رتبہ اوسکی کا ہی اس سے کہ گنی جاوین گھر یا مال اوسکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرارگاہ اور مال ؏ **وعن**
حُذَيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ
الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اوس سے وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتی تھی پیچھے
ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچھے ڈالا ہی اونکو خدا ہی تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اون کو
چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نی نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق
ارسال کے سی متقارکہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پھر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہونکو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان مین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی ؏ **وعن جابر**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانی والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور دراز آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کی پس اپر خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکھتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سی اور اپر درازی آرزو جینی کی پس بھلا دیتی ہی
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے
اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرت سی بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی
ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹے گری سی نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیی کہ تم آج کی دن دنیا مین ہو گھر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل ہی اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہو وگی کہ نہین ہی عمل اوس مین بلکہ جگہہ حساب کے ہی نقل کی یہ
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح سے کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹھنی والا اوسکا اور
اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہی اسلیی کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوسطرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب اپنی

تحسب

بحسب ظاہر کی بہشت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ح **وعن** علی قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فکونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کہا کوچ کیی جاتی ہی دنیا پشت دیی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی بیٹی ہین پس ہو تم آخرت کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیی کہ آج کی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین **ف** یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ۱۲ ح **وعن** عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الاخرۃ اجل صادق ویقضی فیھا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایکدن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کری گا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن و کافر کی ساتہ ثواب و عذاب کی آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہی گا جزا اوسکی یعنی آخرت مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برائی دیکہی گا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر یہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوین گی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیی جاؤ گی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاؤ اللہ تعالی کے ساتہ افعال اپنی کی اور جزا دیی جاؤ گی اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر ۱۲ ع **وعن** شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا اور روایت ہی شداد سے کہ کہا اوسنی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کری گا اوس مین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہی گا اوس مین حق کو اور نابود کری گا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دی گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹوں میں سے اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سے اسلیے کہ تحقیق بیٹا تابع ہوتا ہے اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ
ہی اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کی ہین وہ اوسکی ساتھ
جنت مین ہونگی یہ تو ملا علی قاری نے لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ
یَا اَیُّہَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْهٰی رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہی ابی درداسے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر دونوں پہلو اوسکی ہین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو
یعنی سنتی ہی اونکو خلائق سوا ہی جن و انس کے ای لوگو آو طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی یا انقطاع کر کر اور طرف اسکے رجوع ہو و
طرف اوسکی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اس مال سی
کہ بہت ہو اور باز رکہی عبادت خدای تعالی ہی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ نہ سنانے
جن و انس کی مین یہ ہی کہ نہ اوٹھ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب انہون نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اونمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سی خطاب خاص انسان کیطرف کیا
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا
اونکو کہ یہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سی آو طرف عبادت رب اپنی کی ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پہونچاتی تھے
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور
پوچھتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بھیجا ہے اپنے اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ہی
وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْهِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَی الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا یَذْهَبُوْنَ
وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْهَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ
رَزِیْنٌ ع اور روایت ہی امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو ای بیٹے میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد دم سی آجتک ان تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ
دی جاتی ہین ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹے میری تحقیق پشت دی ہی تو نے
دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کیطرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کیطرف ہی گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو
طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سے نقل کی یہ رزین نی **ف** دراز ہوئی الخ معنے اسکی یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہے
لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کئی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی
لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹھنے والون کشتی بھری ہوئی کی پھر بیان کیا معنی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سے دور پڑتا ہی اور
جس چیز کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی ہوگی اور وہان پونہچیگا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی

متر ح **وَعَن** عَبدِاللّٰہِ بنِ عَمرٍو قَالَ قِیلَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفضَلُ قَالَ کُلُّ مَخمُومِ القَلبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعرِفُہُ فَمَا مَخمُومُ القَلبِ قَالَ ھُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا اِثمَ عَلَیہِ وَلَا بَغیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ وَالبَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا اونسی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولی پس کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت و کینہ اور حسد نقل کی ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی یعنی جہاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوین سی یہان مراد یہ ہی کہ دل اوسکا جہاڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سی اور پاک ہی بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی اِلَّا مَن اَتَی اللّٰہَ بِقَلبٍ سَلِیمٍ اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لغت کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبہی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کے اور کہنی فصاحت اور بلاغت کے سمجھتے تہی اور معنی اوسکی نہ جانتے تہے لیکن اضافت مخموم کی قلب کیطرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہی واللہ اعلم متر ح **وَعَنہُ** اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربَعٌ اِذَا کُنَّ فِیکَ فَلَا عَلَیکَ مَا فَاتَکَ الدُّنیَا حِفظُ اَمَانَۃٍ وَصِدقُ حَدِیثٍ وَحُسنُ خَلِیقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِی طُعمَۃٍ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالبَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ اور روایت ہے اوسی عبداللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجھمین ای مخاطب پس نہین ہی خوف تجھپر اور ضرر نہین ہے تجھکو فوت ہونی اور نہ ہونی دنیا سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندگی اور حقوق نفس کے اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کرنی حرام سی اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہانی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضرر نہین الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نی بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور بادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پونہچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل و وحشت کا رخانہ جمعیت حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور پرجال لطافت نور کی پیدا ہوتا ہی متر ح **وَعَن** مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّہُ قِیلَ لِلُقمَانَ الحَکِیمِ مَا بَلَغَ بِکَ مَا نَرَی یَعنِی الفَضلَ قَالَ صِدقُ الحَدِیثِ وَاَدَاءُ الاَمَانَۃِ وَتَرکُ مَا لَا یَعنِینِی رَوَاہُ فِی المُوَطَّأِ اور روایت ہی امام مالک سے کہ کہا پونہچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کے کہ کس چیز نی پونہچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پونہچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادای امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑنی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین **ف** اسی جگہ سی کہا ہی کہ حکمت اسے گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہے درمیان علما کی اسمین کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تہی نہ پادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریان چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور

جو اثر دی یو عمل ہی اور اپنی کتاب میں کر اوسکا کیا اوح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجيء الاعمال
فتجيء الصلوة فتقول يا رب انا الصلوة فيقول انك على خير فتجيء الصدقة فتقول يا رب انا الصدقة فيقول
انك على خير ثم تجيء الصيام فيقول يا رب انا الصيام فيقول انك على خير ثم تجيء الاعمال على ذلك يقول الله
تعالى انك على خير ثم تجيء الاسلام فيقول يا رب انت السلام وانا الاسلام فيقول الله تعالى انك على خير بك
اليوم آخذ وبك اعطي قال الله تعالى في كتابه ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من
الخاسرين اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگی اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں
نماز ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہے پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو
اوپر خیر کی ہے پہر آوے گا روزہ پس کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پہر آوینگی اور اعمال
یعنی حج اور جہاد اور طلب علم و مانند انکی کی اوپر اسی طرح جیکہ مذکور ہوئی فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہے یعنی موقوف رکہیگا اللہ
تعالی ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کے قبولیت کو بڑی مہربانی پہر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ
وارد ہونی اوامر و احکام کا ہے پس کہے گا اے رب میرے نام پاک تیرا سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے
والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع اور تابعدار تیرے حکم کا ہوں اوسے فرمایا ہے تونے
ان الدین عند الله الاسلام پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہے یعنی بسبب تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے
جس سے کہ مواخذہ کروں گا ساتھ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دوں گا میں یعنی ثواب پس تو اصل ہے اور مدار ہے تجہ پر طاعت و معصیت کا جیسا
جو کچہ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اوس سے
وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں سے ہے **ف** آوینگی اعمال بندوں کی یعنی نیک اعمال خصوصا خداوند تعالی کی تا حجت کریں اور
شفاعت کریں اپنے کرنے والوں کی یا جہگڑیں اپنے ترک کرنے والوں سے اور اعمال کا تو اچھی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچھی صورتیں عطا فرماوے گا
جیسیکہ بعضی حدیثوں اور آثار سے سمجہا جاتا ہے اور یا قدرت الہی ثابت ہے اور پلانے اعراض کی اور کلام کروانی انکی کی اور میں نماز ہوں آئی ہوں
بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کروں بندے کی باعتماد قبولیت و آبرو کی کہ تیری درگاہ میں رکہتی ہوں کہ مجکو ستون اپنے دین کا فرمایا
ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹہایا ہے تونے اور فرمایا ہے ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر یعنی کہ نیا میں منع کرنے والی فسق و فجور کی تہے
میں امیدوار ہوں آجکے دن کہ مانع غضب و عذاب تیری سے ہوں میں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہے اور
یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اوسکی میں ساتہ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچھی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہے اور بجای خود مگر
تو لیکن شفاعت کار وصفت ایکدوسری کی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتوں ہم مثل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتوں کا
کہ وہ اسلام ہے جیسیکہ آگے آتا ہے اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت میں سزاوار اوس ذات کی ہے کہ جامع ہو کمالات کی
جیسیکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہیں کہلواسکی گا
مگر وہ اسیطرح اعمال میں وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسیکہ آخر حدیث میں بیان ہوگا اور میں ہوں صدقہ شفاعت کرتا ہوں اس
بندی کی اور مجکو ساتہ لطف اپنی کی نوازا تونی اور میری حق میں فرمایا الصدقة تطفى غضب الرب اور میں ہوں روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونے ساتہ جزا اپنی

کی کہ سوای تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنی کہ مجکو پایا اور زحمت وحق نکالا کہا میرا بخشا تونی اور وعدہ بہشت میں جانیکا کیا تونی اوس نے مئی اور
اسلام جو کلام مذکور ہی گا اسلیے کہ دربارہ شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنای آلہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کرینگے کار کی کرینگی بعد ازان شفاعت کرینگی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم و ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ۱ھ **وعن عائشۃ**
قالت کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذا رایتہ ذکرت
الدنیا اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا عائشہؓ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورونکی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہ تعلیل دلیل اسپر کہ
صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ چین کی تئین
ساتہ اسکی اغنیا لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو ۱ھ **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس
مما فی ایدی الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنی والا اور چہوڑنی والا ہی سوای اسکے
کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذرخواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کو نیکو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سی یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کے ہاتہ مین ہے
یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہے کہ مراد
رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیت مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیئے کہ ہر نماز
اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث میں اشارہ
ہی طرف اسکی کہ نسبت پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کی ہی اور غنای قلبی یہ ہی کہ نا امیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہ مین ہی ۱ھ
وعن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی
ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث
الاربعۃ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کرکر
طرف یمن کے نکلے ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانی کی لیے اس حال مین وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چلتے تہی ہمراہ سواری اوسکی کی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی کہ یہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرت نی یعنی منہ پہیر معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کی ساتھ میری پرہیزگار ہین جہان ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شریف ہون یا رذیل ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی **ف** لفظ فاقبل الخ تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پہیرنی کی معاذ سی یہ تہی کہ تا نہ دیکہین رونا اونکا اور ہو سبب لئے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا اسپر کہ ضروری ہی چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نی اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سی کہ تو جدا ہوئی گا مجہسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سی اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کیطرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین غیر ذلک پس دیکہہ طرف تبلہ اویس قرنی کی یمن مین بسبب کمال التقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہون نی باوجود دور رہنی تقوی سی کیا درجہ پایا اور نیز بسبب تقوی کی کیسی محروم رہے مقام قرب سی بلکہ اشقی ہوئی بسبب پونہچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق پر غم نکہا جبکہ متقیون سی ہووی تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھ ہی ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد خبر دینی کی اوسکو ساتھ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پہر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہی ابو بکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پہر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی اہل قیامت کی کہ جنہون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر تقوی کرینگی تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ آمین **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ہل لتلک من علم تعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نے آیت یعنی جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کے کچہہ نشانی ظاہر کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتہ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرت نے ہان اوسکی لیی نشانی ہی دور رہنا گہر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہی اور مراد دور رہنی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کے پہلی اوترنی اوسکی کی یعنی ساتہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کے اور صرف کرنی وقت کے طاعت مین **ف** یعنی قبول کرتا ہی تمام شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن اور دنیا مکر کرنیوالی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوة الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنے دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین ایسی ہوکی مین پڑرہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنے موت کے یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کی کہ مرض ہی اور بہت بڑہا پا کہ نہ قادر ہوا اوسمین اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندیگی ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اور پہلی حدیث بہت سے طریقون سے ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور واسطی بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کہ نیوالا ایسا واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہمکلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت رکہو ساتہ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامات انشراح صدر سے یا اس حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بیرغبت کری یارون اپنی کو دنیا سے یعنے تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہونچاوی طرف آخرت کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے **ف** مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونون مضمونون کو کہی کی جمع کرنی مین نکتہ یہ ہی کہ حضرت کے اوقات بسر ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ علما کو خلاف ہی آپسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہ سے خیرات اور تصدق کے چیزین مثل زکوة اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوة کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین باب کے تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی سے منقول ہی کہ اونسی کسی نے پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہی اور اس مین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنے فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیی نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیی شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سے نقل کرتی تہی کہ جبتک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہم سے نہ کروالیا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہ پکڑا اور مرید کیا او جاننا چاہیی

اور بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکی قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** دہکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہہ ہاتہہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازی پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلے گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیی جاوینگی اور یہ اسلیی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچھہ النسبت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی ہی ظالمون کے دروازون پر اور کہاتی مال حرام اونکی بہی سکہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی ہی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی بخلاف کسی کی بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیاداروں کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلتے ہین انکے دروازون سی اور آتی نہین دیتے اپنی گہرون مین اسلیی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ۱۲ ع حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو۔

وعن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری اور روایت ہی مصعب بیٹی سعد کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جواب کیلیی اور اونکی سنانی کیلیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد بہت سے فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین سبب بڑی کرنی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورونکی کہ نہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت عاسی بہرہ مند ہوتی ہو ۱۲ ع ح

وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہہرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور سوال نہونگا بہشت سے اور کافر بکلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل ہوی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت خرچ اہل کسب نی اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکی کی مردون کو راہ عقبی سے اور ٹہہرائی گئی الخ یعنی صاحبان دولت اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطی

بہت حساب دینے کی اور رنج مین ہونگے بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس و
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت مین عوض مین ان نعمتون کے کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین انکی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِہَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِہَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھانکا مین نے بہشت مین پس دیکھی مین نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا مین نے دوزخ مین پس دیکھی مین نے اکثر رہنی والی اوسکی عورتین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُہَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیون سے دن قیامت کے جنت مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس دنیا کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کے لیی ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دینے کے رکی ہون گی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب
جنت مین داخل ہو کر چین مین ہونگی انتہی **وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٌ مَا رَاْیُکَ فِیْ ہٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ ہٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُکَ فِیْ ہٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ہٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ
الْاَرْضِ مِثْلَ ہٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان کرتا ہی تو اوس شخص گذرنی والی کی حق مین یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنے والی کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگون مین سی قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سردارون سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطی اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکی پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے
حق مین پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین مین سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کرے طرف اوسکی بسبب
نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین سے مانند اوس
شخص کے سی کہ تو نی تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام دنیا مین مثل اوس شخص کے سے کہ تو نی تعریف کی ہی بھر جاوی تو وہ
ایک کہ تیری گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ و فضیلت مین ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی تھا پس ہوئی اوسکی سوال
جواب مین تنبیہ اوسکی لیی اوپر فضیلت فقرا کی اور یہی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرنا ہی امر پروردگار کا بخلاف اغنیاء کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتی ہین قبول حق مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین
یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکہا جاتا ہی علماء کی شاگردون مین اور صلحاء کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا
حیل و حجت کرتی ہین اور یہی سبب ہی کہ مخالف اول ہی اغنیاء ہوتی ہین سے تہا کافرون مین سی ایسی کہ نہین ہے منشا فساد درمیان کفار اور مسلمین کے سوای ایسی کہ نہین ہے غیر کفار
مین یہانتک کہ کہا ہی بعضی علماء نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیریت ثابت کی اونکی نہین ہے خیر اونمین اور جزم
نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی کہ وہ قریب ہی ساتہ حق کی ۱۲ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ
آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا آل محمد نی یعنی اہلبیت اونکی کی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ
وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایکدن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکے رہے
بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کردین تمہاری لیے
پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوؤن ایکدن پس شکر کرون اور ہمین روایت ہے کہ کہا جسنی کہ ہوگئی
تہی آنحضرت آخیر عمر مین غنی ہان مال بہت ساہاتہ لگا حضرت کے لیکن اوسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ
دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتین بہوک مین پے در پے حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی
طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقرا سی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فعل مین ہی تسلی ہی فقراء کی لیے ۱۲ع اور یہ بہوک حضرت کے اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا
کی اور لذتون اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی
نفس کے حاجت پر ۱۲ح وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى
أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید مقبری سی
کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نے ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیے پس
انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا
روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گراں اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ
مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ
عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ
لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبو دار یعنی بسبب
بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہ جو واسطی اہلبیت اپنی
کی اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی تحقیق سنا مین نی انس سے کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نے اور نہ صاع اور دانون
غلہ کی نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنے رات کو غلہ کل کی لیی درحالانکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہ ذخیرہ نکرتی تہی
نقل کی یہ بخاری نی ف شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سے تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ نے پیس دینے وہ آپکے

حاشیہ: قولہ ... منشا فساد ... ۱۲
حاشیہ: صاع ایک پیمانہ ہے کہ اوس مین ساڑہی تین سیر گیہون آتے ہین ۱۲ ع یعنی بعد تقسیم کے ۱۲

شریف کرکر اور ظاہر تر یہی ہی کہ اسمین خیانت تنزہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرت اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی
نی قُل لاَّ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللّٰهِ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹھہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سی قرض کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فهو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی
کہ آنحضرت نی اپنی بیبیون کی لیی قوت ایک سال کا اکٹھا بہر وادیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علماء کہ یہ نہ رکہنا ذخیرہ کا اوائل حال تہا کہ فقر اونکی
حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک سال کا اونکو اکٹہا بہر وادیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل آیا ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین یعنی ذخیرہ نہ کرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف
اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا ہی ع ح **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا
عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتہون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بورئی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئے
اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے
اے ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت نقل کے
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہ سمجھا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتھ پیش راء اور زبر اوسکی کی معنی بُول
کی یعنی بُنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتھ زبر لام کی اور جزم یا کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقراء پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکہا
عمرؓ نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گے
اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب ساتھ حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا کی نعمتیں طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمرؓ نی کہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک وباس پڑی ہوئی
روئی عمرؓ فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو اے بیٹی خطاب کی کہا عمرؓ نی یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتھ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

دوم الفصل وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ عَلَیْہِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ فَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْھَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُہٗ بِیَدِہٖ کَرَاھِیَۃَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکہا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سے کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہا اور کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضے اون تہبندون اور کملیون مین سے وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹہنے مین بسبب ناخوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَھُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی سستی نہ کری شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سے ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہووی منعم سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پست نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچتی ہی[1] ف حاصل یہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا یہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اسکی وبال ہے تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال و منال کی اور آخرت مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال سے کہتا ہو اور کوئی اسکی بہ نسبت پس جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہونچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ اسیلیی شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سے کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مین نی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی کہانا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہونچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا کبہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اونسی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ اوسکا کیا حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مریدنی بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

[1] اور فائدہ ہے کہ اگر دنیا مین نظر نیچے کی طرف رکہے اور دین مین اوپر کی طرف سے زیادہ بہتر ہیں دوسری فصل مین ۱۲ نسبت ۱۲ اس حدیث کی مین ۔۔۔ اور افضل ۔۔۔

اور یہ کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہون گی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہی پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوس دن کی کفار پر جیسیکہ لمبا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم ممکن ہی یہ کہ مراد اغنیا ہی اوپر کی حدیث مین اغنیای مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیای مہاجرین سی اور دوسری حدیث مین اغنیای غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض ہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہی کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر ازراہ تفنن کی اور یا دونون کا ایک ہی ہا یا خبر دی اول ساتہ چالیس برس کی جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہ پانسو برس کی ازراہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا اختلاف ساتہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہی کہا اوسمین کہ وجہ جمع دونو حدیثون مین یہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سی یہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہوگی غنی حریص سی اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہ ہی کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی اللہ اعلم ع

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کسواسطی یہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکر اور فضائل و حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سی چالیس برس اے عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو اے عائشہ دوست رکہ تو مسکینون کو یعنی دل سی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیی کہ خدای تعالی نزدیک کری گا تجکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہی **ف** مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تاکہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین ہوین اونکی تاکہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کے لیی اور آگاہ کرتا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہ

کہ ادا کیا جاوی مسکین کہنی سی یہ کہ عطا اسد تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور ہمیشہ مشغول کہی انکو ساتھ مال کی اسلیے کہ کثرت مال کی مشغول
کی حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا و صلحا پر پس اونہون نی کچھہ التفات نکی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوی اوسپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اونکی اور رو گذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو
تمہاری عداوت کی اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون
اغلب ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخیر اپنی کا بر تقدیر غنا کے
اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخیر اپنی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت کرنی
اونکی کی پس فرمایا ای عائشہ نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ نی اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نی سنا ابی سعید سی کہتی تہا ای لوگو نہ برانگیختہ کری
تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اسد مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور
حشر کر بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بدبخت تر بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہے
اسمین غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہوتی کوئی اور دلیل سوای اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہ حجت واضحہ ہونی مین اوپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچہہ اصل
اوسکی بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی پر
کہ باعث ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونی کا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس
وزین عند اسد یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نی ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ
فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی درداسی کہ اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین تو روزی دی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر
ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہ ابوداود نی ف بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتھ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سے مظلوم
ہین گرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی کی اور لفظ او تنصرون مین او تنویع کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو
روایت اول کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی کی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اسلیے کہ
اونہین اقطاب بہی ہوتی ہین اور اوتاد بہی اور بسبب اونکے انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی اور
خوش کرنی دلون اونکی کی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتھہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا
اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور مؤید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ع وَعَنْ
أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اسد بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی
یعنے کفار پر اسد تعالی سی ساتھ برکت و دعا فقراء مہاجرین کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کی یعنی فقیر کی اور ملا علی قاری معنی اس جملہ کی یہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی کی اور بعد اوسکے

ظاہرا یہ کلام ابو سعید کا ہی اور حدیث سی علیحدہ ملا علی قاری کہتے ہین ۱۲ حدیث الفقر فخری باطل لا اصل لہ ۱۲ ترجمہ تم روزی دیے جاتے ہو اور مدد کیے جاتے ہو ... نزدیک لوگون کے اور زینت ہی نزدیک اسد کے ... ترجمہ ... ۱۲

ابن ملک نے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تھی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اس طرح کہ فرماتی اللھم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراکی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیے ثابت
کی اور مخصوص و مشرف کیا اونکو ساتہ اوسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ھو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ کیا چیز
پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب تہا وی گا تحقیق فاجر کی لیے نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان یہی ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی اور کہتی تہی
حضرت اوس سے آگ نقل کی شرح السنۃ مین **ف** یہ تفسیر ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور بسبب
نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیے
ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قیدخانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
قیدخانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کے کہ
اوسکے لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکہتا ہی
اور چہین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المؤمن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع ح **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبیٰ
مین کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ ملوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ع **وعن** محمود بن
لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمومن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حال آنکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے
فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اس لیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنی کی اگرچہ دل میں قرار ہی ایمان کو لیکن بات میں پہلا نا اوسچیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہی یہ بہی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلای دنیا اور شدت و محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہیں اور کمتر ہی حساب کے لیے یعنے بعید ہے عذاب سی اور بہتر ہے مسلمان کے لیی اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اسکے پونہچی سہل ہی یہ سب چیزیں میری یہ تمام شافیین ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکھتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا میں بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکھنی اور تعلق کرنی کی ساتہ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سی کم نہیں اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی کی اور قناعت کرنی کی قدر کفایت پر ذکا فی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی ہی ترجمہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپکو یعنی بہت الاہی میں دوست رکھتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکھہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اچہی طرح میں کہ کہتا ہی تو اسلیی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکھتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالہ کی سی طرف انتہا اپنی کی نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہی **ف** تجفاف ساتہ زیر تا اور جزم جیم کی پاکہر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہے مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتہ تجفاف کی صبر سے اسلیی کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسی کہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد پہونچنی نالے کی سی الہ معنے یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤں اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضروری اسلیی کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں کی از روی بلا کی انبیا ہیں پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت ہی ان نہیں ہیں سی تہی اور یہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی کے حصہ پونہچے گا بموجب المرء مع من احب کی ترجمہ تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہ کنایہ ہی صبر سی کہ آفت فقر سی نگاہ رکھتا ہی اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنے طریقہ اونکی کی ناروا اور جہوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت لیے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب لمن یحب مطیع + ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بہنا دل کا ساتہ خوبی کی اور اچہا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتہ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ترجمہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت ہے

انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار حق کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوسکی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنے تہا میں ابتدای اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ اور البتہ تحقیق گذرتی تہی مجھ پر تیس شب و روز یعنی پے در پے حالانکہ نہ تہا میری لئے اور بلال کی لئے طعام کہ کہاوے اوسکو کوئی جگر والا یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز کہ حیوان اوسکو کہاوے نہ تہی چہ جای آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل میں کس قدر سماتا ہی پہر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہ ہو اور باہر سے نہ دکہائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور معنے وقت اس حدیث کا اوس وقت تہا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تہی نہ تہا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹہاتا تہا نیچے بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملوں کی معنی طیبی نے اسطرح لکہی ہیں کہ چند کو ہوئی لیکن ظاہر یہ ہی کہ معنی یوں ہیں کہ ڈرایا گیا میں دین میں اور نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میری جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلئے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تہی اور خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی ہی بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تہی اس سے معلوم ہوا کہ قصہ وقت ہجرت کا نہیں کیا مکہ سے مدینہ کو نہ تہا اسلئے کہ اوس وقت بلال نہ تہی حضرت کی ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اوس وقت کا ہی کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ نے بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تہی پس حضرت مہینہ بہر تک وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کیطرف کرتے رہے اونہوں نے کچہ کہنا نہ مانا اور اپنی لڑکوں اور نادانوں کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تہی پای مبارک پر حضرت کے پتہر مارتے اور پاپوشیں خون آلودہ کردیں اور جب پتہر کی زخموں سے آنحضرت بیٹہ جاتے تہی دونوں بازو آپکی پکڑ کی اوٹہاتی تہی اور جب چلتے پہر پتہراو کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کرتے تہی یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بہیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیری پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچہ انہوں نے رد کیا تجہپر اور پہاڑوں کی فرشتی کو حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ میں آباد ہی آپس میں ملا دیں ہم اور انکو اونکی بیچ میں پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکہتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میری پروردگار کو ساتہ وحدانیت کے پوجیں الی آخرہ اس حدیث میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہی پہر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہی ہونی زید بن حارثہ کو ساتہ آپ کی یعنی دونوں میں لیکن کتابوں میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ میں اللہ اعلم ؟ع

وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس کہولی ہم نے اپنی پیٹوں سے ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہی ہوئے تہی پیٹ کہولکر پتہر دکہائی پس کہولی حضرت نے اپنی پیٹ سے دو پتہر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتہر پیٹ پر بہوک میں اسلئے باندہتی ہیں کہ پیٹ میں قوت اور راہ چلنے اور کہڑی ہونے کی قوت بخشتی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاویں اور کہنچ جاویں اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتہروں کی باندہنے کی ہوتی ہے

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی ورتھی آپ نے بھی ریاضت کی آپ نے دو پتھر باندھی تھی ۴+ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ
فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہونچی صحابہ کو بھوک
پس عطا کی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اونپر
مرحلہ کو پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتی تھی ۴+ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى
بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ
نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ
اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اونہی نقل کی اپنی باپ سی اونہی اپنی دادا سی
اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتیں ہین کہ جسمین ہوں وہ لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھی بیچ امر دین اپنی کی یعنی
اچھی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم مین اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرنی مین طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سی یا تاسف کری ان کمالات پر کہ فوت ہوئی
اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سی یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سی مال و جاہ مین پس تعریف و شکر کری اللہ کا بنابر
فضیلت دینی خدا کی تعالیٰ کی اوسکو اوپر لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نہیں لکھتا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ
نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سی یعنی اعمال صالحہ مین اور پسند کرتا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کی
کہ وہ زیادہ ہو اوس سی یعنی مال و جاہ مین اور پسند ہو اوس سی حرص و آرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی بسبب صابر ہونی ایک چیز کی بھی اوس سی دو چیزون ذکر کی گئین ہین بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور
جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی جیسا قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین سیئات سی اور
شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سی ۴+ ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ
فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سر اوسکا یہ ہی ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اوس باب کی کہ بعد
فضائل قرآن کی ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عَمْرٍو وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ
تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ
اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ
مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ
خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا مین نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہتی تھی

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اوسی ایک شخص نے یہ کہ کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی ہیں ساتھ سبقت
دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اوسکے عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا اوس نے ہاں میری بیوی ہے کہ جسکے پاس جاتا
ہوں میں پاس اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیری مکان کہ رہے تو اوسمیں کہا اوس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبداللہ نے پس
تو ہے دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کی دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنی جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونی سے اوسکو غنی کہا تو اوسنے کہا کہ میرے لیے خادم بھی ہے یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے ہے یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجھکو فقیر کہنا نہیں درست کہا ابو عبدالرحمن نے اور آئے تین شخص طرف
عبداللہ بن عمرو کی اور میں پاس تھا اونکی پس کہا اونہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہیں ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنے
تاکہ جہاد اور حج کریں اوس پر اور نہ کسی اسباب پر یعنی اسباب خانہ پر تاکہ بیچیں ہم اوسکو اور صرف کریں اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو
تم یعنی یہ کہ دوں میں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس پس دونگا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کریگا اللہ تعالی واسطے تمہارے یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں
پھر آؤ دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کروں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کی کہ اوسوقت میں معاویہ تھے یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کردیں اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والوں کا ہے اسلیے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلے جاوینگے
دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی کسی بادشاہ سے یا نہ مانگیں گے کسی سے
بعد اسکے نقل کی مسلم نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال بينا انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل
النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر
وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رأيت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن
عمرو حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنے
مسجد نبوی میں اور حال آنکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس متوجہ ہوکر طرف فقراء کے
پس کیا میں کھڑا ہوا میں طرف اونکی یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اونسے اور تاکہ مطلع ہوں اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاویں فقراء مہاجرین ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کی کہ روشن و تاباں ہوئے یعنی بسبب
اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے پس روشن ہوئی منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اونکی یعنی دنیا میں عیشہ اونکا جیسا یا اونمیں
یعنے عقبے میں اونہوں اونکی جماعت میں نقل کی دارمی نے **ف** وجوہ جمع وجہ کی ہے مراد وجوہ ذوات ہے یا بمعنے منہہ کی ہے یعنی خوش کرے اونکو اور ظاہر ہو اثر
اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کی اور بعضے نسخہ میں لفظ او تنویع کی لیے ہے اور معنی اوسکی کہ کبھی کہی یا شک کی لیے ہے یعنی شک ہے کہا میں نے کہ ہوں
میں جملہ فقراء مہاجرین سے **وعن** ابی ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني
ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسال
احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول
لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوسکے یعنی ناموزونشا مین ونہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھ سے

مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہ کہ ملاؤن رشتہ ناتے کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی نالے مُلا اور چوتھی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچھہ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ ہو کڑوا اور ناخوش آئیندہ ہو یعنی سننی والی پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتین اون خزانی سی ہین کہ رب العزت کے لیے ہین نیچی عرش کے کہ فیوض اور برکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی قاری نی اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیطرف کہ کہاکہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ رکہاگیاہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہونچتا طرف اوسکی کوئی مگر بہ حول خدا اور قوت اوسکی کی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیے کہ عرش چہت اوسکی ہی اور کہاکہ بعید ہی قول اوسکاکہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیے کہ یہ بات بلادلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہی علما نی اسکی معنون مین پس بعضون نے تو کہاکہ اس کلمہ کا نام کنز رکہاگیا اسلیے کہ یہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیے کہ یہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہ کہ اوسکے کہنے والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے یہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا ہے توکیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نے عرض کیاکہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاو اللہ کی گناہ سی مگر ساتہ بچانی اللہ کے اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطی توفیق عمل کی نہین ہی ؂ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَأَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہاتہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا یعنے واسطی حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنی کی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنے یہانتک کہ نو تہین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سبطرح کی خوشبوون سے خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہی اسلیے کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سے دو دن پے درپے تادم وفات اور یہ بات تہی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نی جو اپنی حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ؂ع **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہتا نماز پڑہین اور رنج اور مشغولی

ور سبب بیمار ہونے دل کی آرام جاتا ہی اور سبب ادس لیعرفت میں ملتا اور سبب دیکھنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ جاتا ہی اور یا سبب ہی قرہ ساتھ بمعنی قر کی یعنی سردی اور خنکی آنکھ کی اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب میں چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنی دشمنون کی آئے اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت میں لفظ ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسیکے اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور سیرہ ہین کہ جو کتاب میں مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نی تینون معجمون اپنی میں اور خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عدی نی کامل میں اور حاکم مستدرک میں بسند لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ جعلت کی اور روایت نسائی میں بہی وجہ دوسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب میں حدیثون کی کتابون میں سے پایا نہین گیا باوجود تنقیر و تفتیش کے مگر دو جگہ احیاء العلوم میں اور تفسیر آل عمران میں کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب میں نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث میں جسیکہ اس کتاب میں مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دونون لفظون میں سی کہ من الدنیا اور ثلث میں نہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم میں مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعۃ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی پہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی معنی معروف پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث میں درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور آسائی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا ای تعالی کی نہین آرام و استراحت میں ہوتی نقل کی یہ احمد نی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانو قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی تقاضا شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون میں رہنا اور حرص کرنی کہانی میں اور خواہشون میں ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تہوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تہوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنے نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچھ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچھ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز و جل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پہونچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتھ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا اور الا تصریح کی ہی علما نی کہ ایک آدمی اگر مر جاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ہو کر ع وَعَنْ عِمْرَانَ

رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ایک

مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونی کی بچتا ہی حرام اور سوال کرنی سی پس وہ مومن

کامل ہے ایسی دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيئَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ

اِنَّهٗ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن

حضرت عمرؓ نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نی کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں

سنتا ہوں ضلع ای تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس اونکی کو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لی گئی تم اور بہرہ ور

لیں تمنے لذتیں اور نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہ اونکی پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو

ثواب اونکا ہمکو اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نی **ف** یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں ڈرتا

توڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہی اور آخرت

میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی

نہ خصوص سبب کا ح ع **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا

نہ پیٹ بہرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتہ آنحضرت کے کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کو کہ وہاں کہجوریں بہت تہیں نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب ہے بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنی کی **ف** امل ساتہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے

معنے ہیں بہت آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدٰہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کری تو بیچ ہدایت اونکی کی اور قاموس میں لکہا ہی

کہ بدترین حرص یہ ہی کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ میں انتہی ور مراد امل سی یہاں ازگی امل یعنے آرزو کی ہی مرد نیا میں اشتغال

میں کہ غافل ہو تیاری کرنی سی موت کے لیی اور توشۂ آخرت سی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور ایسے درازی آرزو کی بیچ حال

کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک

تو البتہ روزہ رکہوں گا نویں کو بہی یعنے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہے والاحرص نی جہاد پر اور علوم کے

حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک مستحسن ہے بلا نزاع ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ

جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ

الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے

کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کو چار خطوں نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ میں اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا

تہا اوس شکل سی اور کہینچے چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان میں ہی جانب اوسکی سے کہ درمیان میں تہا یعنی دونوں جانبوں اوسکی سی وہ جو درمیان

میں تہیں اسلیے کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنی یہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی

مربع سی نکلا ہوا اوسکی ... ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی ... اوسکو پہلی آتی اجل اپنی ... اسلئے کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہیں فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سی اور یہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس وغیرہ ذالک ان چیزون مین کہ پیش آتی ہین آدمی کو اور ہلاک کرتی ہین ہر جانب سی متوجہ ہیں آدمی پر اور متصل ہین ساتہ اوسکی اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پونہچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بہی پونہچا حادثہ دوسرا نقل کی بخاری نے **ف** حاصل یہ ہے کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پونہچیگا ان امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتہ اوسکے آرزوون سی اور آرزوون اور امید کو بغیر پونہچی جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکہی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اسکے جاوین عدد خطوط کی سات اسلئے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لئے کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کے جاتی ہی ساتہ اوسکی کثرت اور معہذا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی مینے ایک اور صورت غیر صورت لکہی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقد بروہ صورت یہ ہی ۱۲ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور سا انہی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پونہچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پونہچے ناگہان اجل ہو پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل کہڑا رہتا ہی ۱۲ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوس مین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتین اوس سی شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلئے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکی کا بسبب ضعف بدن کی بہی اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہتی ضعیف ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کر سکتی ع بجہای خوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازی آرزو و عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۱۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چہوڑی خدای تعالی نے جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نے اوسکی اجل کو

سید نے یہ شکل لکہی ہے

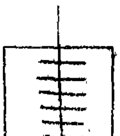

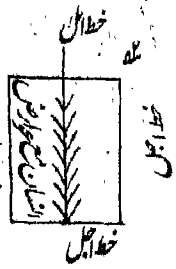

یہان تک کہ پونہچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی باقی عمر بخشی اور فرصت دی پہر بہی وہ سدرہا اپنی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا تو بہ کرونگا بڈہا کیا کہی گا اور بعضی کہتے ہین کہ معنی عبارت کے یہہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیے دو جنگل بہری ہوی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس کی اوس سی اور اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی م ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے پکڑتی پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون ہی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہے اسلیی کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا واسطی تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ہی ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کے ہین پس مشابہ ہونا ساتہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ متصف ہو ساتہ قطع کرنے علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہے دنیا سے اوسکے ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہ ہی کہ اوسکی جاتی رہنے سے غمگین نہو اور رہنا اوسکی ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتون کی متصف ہووے مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد اسکی رعایت کری اون تمام
آداب کی کہ بسبب اونکی مشابہ ساتھ مردون کی ہوا ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ پھرآنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسیکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ پھرآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی اور وہ
پھرآنا ہی قید اسباب سی جیسی کہ موت سی اور قناعت ہی اور وہ پھرآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور وہ منہ
پھیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی کیونکہ نہ رہی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل وعلا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آنا ہی
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت بھی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بے منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ معنی ہی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی نے
بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع
من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور میری مان مٹی سی لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گرپڑنی اوسکی کی یا زیادے
استحکام کی لیے فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب
ہی خراب ہونی اس گھر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گھر کو بخوف گرپڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مر جاوی گا پہلے
گرنے اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گھر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا
بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیے ہوگا ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یھریق الماء
فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی
شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب
کرتی یعنی کبھی پس تیمم کرتے تھے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کریں پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہنچون مین پاس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے اور اجل آ پہنچے
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل رہی ۱۲ ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور کہا

آنحضرت نی ہاتہ اپنا نزدیک کدہی اپنی کی یعنی واسطی صوبیر اور تمثیل قریب ہونی موت کی ساتہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہ اور دور رکہا گدہی سی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دورتر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو دور گئی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافت نزدیک کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پہر پیچہی ہٹایا ہاتہ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلی اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی درازتر ہی اجل اوسکی سی جیسی کہ کسا ایک شاعر نے رحمت کری اسد اوسپر کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون مجہی سوجہا ہی اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وعن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَیَلْحَقُہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دونون سی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یہ یعنی کیا ہی دانسی اور کسکی مثال ہین یہ کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہی مین نے مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابوسعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کی کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہی مین نی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہونچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسی کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ہو ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹہ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماء بنتی ابو بکر کی سو برس کی اور حال و حکایہ تہا کہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹہ برس کفر کی حالت مین ہی اور ساٹہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مری واللہ اعلم **وَذُكِرَ** حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ وہ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِينُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کے سے اونسے نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکہنا آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کیے یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بی رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل سبب بی یقینی پہونچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہاونگا اور جب زہد کیا دراز کی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین ہی کہ اس سببسے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین یقین کی رزاقیت حق کی اور زہد کہ نیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب جزم کو پہونچی اور سند پکڑی ہو ساتہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو علما اور متکلمین کے اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر یا اون چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلا سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکے دلپر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کے ہین یعنی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول انکی چار چیز ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پونہچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر بہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنی رزق کی اجمال ہے بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسیکہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی نی اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین

اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین ایک اعرابی کی آگی سورۂ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم پس
اعرابی نی بس کہ پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا
طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف میں اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم
اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم
پہر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچھ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض
انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ
مانا کہنا اوسکا یہانتک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا **ع** مدارک **وعن**
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ
الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کے
اور ساتہ کہانی دال دلیے اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہ زبرخ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے
کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لادن کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہ جلدی کرنے کے
طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہووی حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف
عقبے کے اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی لیی کہ برابر ہین دونون امر اسمین باعتبار حقیقت کے
اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ
حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی
کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ بودیتا ہی اوسکو مع بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری
کرتا ہی اوسکو اور پونہچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ و ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرانہ واسطے
چہپانی احوال اپنی کی **مع** **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ**
طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے
کہا ہی امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اوس سے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا
آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیی
کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی
اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ رد ہے
اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نری ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکھی روٹی اور سستی کی ہے

اوسکو دیکھا اللہ نے نہین ہی حقیقت یہ ہولی وہ جو ہر کی ان کیا تو فی بلکہ حقیقت اوسکی یہی ہی کہ کھاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے
مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ اوس چیز پر کہ تیری ہاتھ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بنسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتھ مین ہی بیچ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہوگا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطی صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت مین بیچ استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی الیہی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جیسا اوسکا پیش عین اور پیش میم کی بھی آیا ہی اور یہ فصیح ہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو و لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی بھی نہین ہی غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد کامل ہی غنا مین اور بہتر ہوتا ہی اوسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور خفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس مین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے تفضیل دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط بُرون کے بیچ

وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہوں عمل اوسکے پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بُری ہوں عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس وہ نادر ہی ہی **وَعَنْ** عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سی ایس مار گیا ایک ان دونوں میں سی اللہ کے راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پھر دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بھائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تم نی اور کیا پڑہا تم نی نماز میں کہ اسپر پڑہی یعنے کیا دعا کی اسکی لیی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہم نی خدای تعالی ہی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوپر اور پونہچاوی اسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکھتے تھی آپس میں اور رہتی تھی اکٹھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچاوی اسکو ساتہ یار اسکے کے کیونکر پہونچ سکے کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بھائی اسکی سی ہی پس کہاں گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کیی یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الہی میں دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہاں اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچھلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اوس شخص کے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص پچھلا سے مرابط تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

بِنِيَّتِهٖ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ اونی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین پہرکہتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پہلی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی
نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا کیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کیلیے خدای تعالیٰ نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پہ دروازہ سوال کرنی کا یعنے
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالیٰ نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پروہ حدیث کہ کہاتہا
مین سے بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین سب
اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا
تعالیٰ کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالیٰ کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ
اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالیٰ نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہوتی علم اور ہونی کثرت

درصورت ... ہی عمل کرتا اوسمین ساتھ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اسد کا ہو خواہ بندون کا یہ حدیث ... ہی
مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اسد نی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اوسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاس
وہ بدنیت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیے آدمی عزم
گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور یہی عزم کی یہ ہین کہ مجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا
اوسکو اگر قدرت پاوی اور پونچی اوس تک کوئی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھی گنہگار ہی او ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ
عزم زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی
بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھی اور باطن مین جولان کری اور
پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہ خصائص
امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کے رکھی اور حسنات مین بمجرد قصد ونیت کی حسنہ کامل لکہتی ہین او سیئات مین
بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اوسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جانب عمل اسد فیہ مین مال کی طرف
پہیری ہی اور ملا علی ... نے علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسد کی علم مین بحق علم کی یا اکرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسکے
ساتھ حق اسد کی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت
شیخ نی یہ لکھی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین اور بہاتا اور پامال کرتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طرف خیر وشر مین
اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسی فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکھی ہین کہ اوٹہتا ہی او بیٹہتا ہی ساتھ جمع کرنے مال
کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی او امساک کی اپنی مال مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ
لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد
تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھ بندی کی بھلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سی بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا
آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بھلائی اوس سی یا رسول اسد فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی
ف یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کرسکتا ہی **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل
اور فرمان بردار کری اپنی نفس کو اسد تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور
جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ
کہ نفس چاہے جیسے حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی

او خلاف فرمان حق کی چلتا ہی او عمل نہیں کرتا اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہی اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہی خدای تعالی سی کہ بخشش ہو اور بخشدی او بہشت مین اہل کری عقل کی ہتمندی او راین امانی اغنی یعنی حال تو وہ ہی او تمنا رزو رکھتا ہی اور کہتا ہی کہ سبہ کریم و رحیم ہی بخشش ہی دی گا مجکو حال آنکہ اسد تعالی نی فرمایا ہی ماغرک بربک الکریم اور فرمایا ہی نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پھر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پھر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اسد بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما ربانی نے کہا ہی کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا او سپر او باز رہے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت بی سبب دنی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی او امیدر کہنا رحمت کا اوس سے کہ فرمانبرداری نکری اوسکی حمق و جہالت ہی او حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوون نی یہان تک کہ باہر نکلے دنیا سی اور حالت ہی کہ نہین ہے اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک او نمین سی کہ اچھا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچھا ہوتا گمان اوسکا ساتھ پروردگار کی تو اچھی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو اے بندگان خدا اون آرزوون باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی ندی خدای تعالے نے کسی بندی کو اوسکی آرزوون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین او رعمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکہتا ہی دراز عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالی سی ساتہ کار بد اپنی کی ہوش مین آکہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اسد منہ اور لفظ وان کا جواب ابتدای حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا او رذکر کیا نووی نی کہا ترمذی نی اور اور علما نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال او راقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچھی تو حمد کرے اسد تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اسد تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی راسہ اثر ماء فقلنا یا رسول اللہ نراک طیب النفس قال اجل قال ثم خاض القوم فی ذکر الغنی فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اسد علیہ وسلم کی ہی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کے پس کہا ہمنے یا رسول اسد دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کہ نہین ہی مضایقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اسد عز وجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی اور خوش دلی اور خوش حالی نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی رسول کیا جاوین گے بندے اون سے قیامت میں جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانی مین مکروہ و ناپسند یعنی اگلی کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کے لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف پادشاہون اور امیرون کی پہونچتا تہا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہونچتی تہی پس اب پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خوارے اوٹہائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام و شبہہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دنیار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ پادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہی کہ اصلاح کرے اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کرکر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیئے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ ہاتہ دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنے کے لیئے اور کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہی اور اوسکو نگاہ رکہی یا صدقہ خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوس مین اسراف کرسکین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹہہ برس عمر والے یعنے وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی اسکی حق مین یہ آیت کیا نہ عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس مین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہ کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس ڈرانے والا یعنے بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقے نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِنِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا

بَيْنَهُمْ وَاٰخِرُهُمْ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کہ تھی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تھی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا ٹھہرنی کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تھی وہ فقر وفاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکے خبرگیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطا اور نیت رکہنے والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنی بستر پر آگے اونکی اور دیکہا مین نی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے ساتہ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہیی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس قضیہ مین سے یعنے آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سے جگہہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کے خدای تعالی کو ساتہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکی کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو مرابط الخ ۱۲ ع ح **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْخَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی منہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدائش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نمازہی مین موہنہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے پڑی رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہے گا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہو وی اجر و ثواب عمل کا یعنی اس جس قدر کہ عمر زیادہ ہو وے سب اوسکا عمل کے ہو بہتر اور درست تر ہو گی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی

باب التوکل والصبر

باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** وکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر او اور زیر کے اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہی اوس سے اور شرع مین عبارت ہی سپرد کرنے بندی کی سے اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونی حق عز وجل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب وکسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہتی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب کار ساتھ اوسکی منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہوا اور یہ کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تشبیہ کیا ہے توکل کو ساتھ نکل آنی کی کسب اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل ہی ساتھ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل ہی نہین ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہے مثلا منتہی اگر درخت کا لگاوی اور بطریق خرق عادت کے اوسی وقت وہ پہل لاوی تو پہل اوسکا قدرت صانع تعالی پر او سمجھتا ہی ویسا ہی درخت کا بعد برسا برس کے بطریق عادت معمولی کی پہل لاوی یکسان جانتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اوسکی کی بیچ صورت اسباب کے اور سبب سے اوسکے زیادہ ہی اور بیچ اس کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم مین اور وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کے ہی ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضے کی اور شیخ نجم الدین کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کے محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدای تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جاہے نفل صبر کرتا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مختص ہی ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسی شکر کا استعمال رزق مین ہی **ف۲** جاننا چاہیی کہ مانع قوی عبادت سی فکر کہانی اور پہنی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہتا ہی سب چیز سی باز آیا مین اور زہد و تقوی بہی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس و غیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب و مخالطت کے ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

حلاوت اوسمین ہاتہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہ فراغت قلب کے نہین ہو سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر مخص اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچہ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کہائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدے اوسکے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کے کوئی نہین ہے لے سبب
دنی کسب بہی پونہچاتا ہی وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونے کو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکرے اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدای تعالی روزی پونہچاویگا اور یہ درجہ ادنی
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور اعلی تر
اس سے درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سے ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتہ تمام اسباب سے باز رکہے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ سے پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان ہی اور
امید خلق سے منقطع رکہے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بہی ہاتہ سبب سے باز رکہنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکہے اوسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہووے اور
جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سے کہ قطعًا کاربرآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتہ سے کہانا کہانا چہوڑ دے بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالی نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سب کا وہی ہی یہ سبب
اس کار کا ہی کہ خدای تعالی نے بنا دیا ہی اور اعتماد ہاتہ پر نکرے اور جانے کہ ہاتہ کتنون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور اسپر
ہاتہ باز رکہنا اوس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتہ اونکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین
جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سے ہی

اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ ہوں اور رضا مند نہ ہوں اوسکو ترک کسب روا نہیں اور نہ ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تلک روا ہی نفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کہا ہی اور دوا پینی ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند پاسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نہ رکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکہ سوا ذخیرہ کی تو فراغ عبادت اور جمعی حاصل ہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علمانی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہیں آتا اور مراد توحید سی یہان یہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا ئیش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہیں جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہو گا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول ہو سکے کیساتہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا صبر کی سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے سے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چہٹی محبت اللہ تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہئی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری آدمی کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی تغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنے روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہو گا اور گناہون سی امن مین رہے گا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاوی گا اور بہت سی ثواب کا وارث ہو گا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سے محروم رہے گا اور عبادت نہین کر سکے گا خاطر جمع سے اور اگر کچہہ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہون سے حبط ہو گا + بحر العلوم ومغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہون گے بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر بلا حظہ تا بعین ... کے پس نہیں

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہرایک کی ساتھ انہین سے ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسمار الہیہ کے اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننی سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے اللہم لاطیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہ صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اسپر عوام پس رخصت ہی اونکی لیئی دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھ دعا کی ہوتا ہی جماعہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق رضی نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آن حضرت نی اسی لیی کہ جانتے تہی یقین و صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا مین کچہ مالک مین نہین رکہتا پس حضرت نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے اور شارع نے انکو روا نہین رکہا اور امن نہین ہی اوس مین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیی کہ یہ ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بیحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیی تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتہ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہے ساتہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتہ خدا کی ہین اور یہ نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہی ہے اور جزا اونکی سبب سی زیادہ ہی انتہی اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور پچہنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہ برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ کا کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسپر موہوم پس شرط توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اسی پر درجہ متوسطہ کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہین ہی مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا منہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا اصل اسنے اوسطے
بعض احوال مین او بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العادیۃ ہی **وعن**
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ
وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ
فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ
لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَآءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ
فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ
اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے
کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجکو امتین یعنے ساتھ انبیا اونکی کے
بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی دکھائی اونکی ہی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے
پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتھ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا نہین تھا کوئی تابع اوسکا
سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتھ ہین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکے
ساتھ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اونکی پس دیکھا مینے
یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید رکھی
مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تھی اونپر پہر کہا گیا واسطی میرے کہ
دیکھہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا دیا تھا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تھا اوس جگہہ سے کہ جہان سی لوگ گذرتے تھے پہر کہا گیا
آپکو کہ دیکھو دیکھو گی امت اپنی پس دیکھا مین نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو تب مین قناعت
کی مین نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تیری لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکھہ ادہر اودہر یعنی دائین بائین
پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور دائین اور
بائین ہین امت تیری ہین اور ساتھ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب
کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑھواتی ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین
پس کہڑا ہوا عکاشہ[1] بن محصن[2] صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون مین سی یعنی متوکلین مین سی کہ داخل
ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آن حضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص دوسرا پس کہا دعا
کیجیی اللہ سی یہ کہ گردانی مجکو اونمین سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسے ساتھ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف مراد نبیسی سی اس مین رسول ہی حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہون حتی اسکے
یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین ہی سوای اونکی اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہون منی اسکی یہ کہ نہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور

[1] بضم العین وتشدید الکاف وتخفیفہا علی ما فی القاموس ۱۲
[2] بکسر المیم وسکون الحاء وفتح الصاد ۱۲

موئی ہی انکی روایت بخاری کی کہ بدرہ اشتاک وبدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی بکر وقت ضرورت بہی نہین
اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ انہین سے سعد بن ابی وقاص بہی ہین عشرۂ مبشرہ مین سے بالطلق داغ
نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونیکی قضا وقدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین
ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتے کوئی چیز حقیقت مین سوائی اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود
سے فانی اپنی نفسون کی حظوظ سے ع نہ داغ لیتے ہین معنی انکی یہ ہین کہ وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی
رکہتی ہین نہ ترک داغنی سے اور نہ منتر پڑہوانی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے
کہ ہوا اس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتی بلی وغیرہما جانورون چرندہ سے پس مراد یہ ہے
کہ وہ چہوٹتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سے کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص ف
کہ انی داغ کرنا بہی اسباب وقایہ سے ہے اور حدیثون مین نہی اوس سے آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووی تو اجازت بہی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کے حق مین اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس
مجلس مین دعا کرنیکے مگر ایک شخص کے لیی پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکے صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہے بلکہ جواب دیا ساتہ کلام
مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون
مین سی تہا اس سبب سے اوسکی لیی دعا نہ کی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہ کلام مجمل کے اور بعضون نی کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہ قول صواب تر ہے اس سبب سے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن
عبادہ تہے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اوپر کہ جلدی اور سبقت کرنی طرف نیکیون کے اور طلب
دعا کے کرنے صالحین سے **وعن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر
فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطی شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہین ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیی اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج وبلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نی **ف** مقام صبر
وشکر کی دونون عالی ہین اور اجر وثواب ونیز مرتبہ ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہین پس وہ بہرحال بہتر ہی بہر منحصر
ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیی ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع وفزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہین ہوتی ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر
واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک

شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ رواه مسلم

ترجمہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان دل ساتہ
خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امو خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون سے
ہمنشینے پر اور تحمل کرنے مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین ہر مسلمان
مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتر ہین صفتون خیر کی حرص
کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب
و استعانت سی بیٹہی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نے
کہا کہ معنے اسکی یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی او سچیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پونہچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت
دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا
یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی ایسی کہ لفظ لو کہنہ سبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز کی
اور بسبب معارضہ تقدیر آلہی کی اور بنسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو ورلاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتہ مدافعت
اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ کہنا ایسی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین کہتا ایسی کہ جو مقدر ہی وہی ہوتا ہی فرمایا
اللہ تعالی نی قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتہ تقدیر کی لازم آوی و الا وارد ہوا ہے
قرآن مین لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین
یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت رواہتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ
تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ ہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت آلہی پر یا مقدمہ ہو اوس ہی پر نہین مضائقہ
اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی بس لائق ہی کہ
گنا جاوی قبیل احتساب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوسی
قریب ہوا دوزخ کی ہیبت ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سے ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی
نے جامع مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَکُّلِهٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر
حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین
سیر نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوای اللہ تعالی کے
اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ
ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب نیکی اچہی وجہ پر
یعنے رنج بہت نہ اوٹہاوی و حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کریں کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے یہ بات نہیں ہے بلکہ ترک کرنا ڈالی گئی کی زمین پر وہ جاہل ہیں اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کے
قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہی پس وہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد و وثوق خدا ہی پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دی ساتھ جانور
پرندہ کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالیٰ ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ کسب واسطے رزق کے
کی نہیں منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ
کرنے کی ہی اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالیٰ ہی ہی نہ واسطے منع کرنے کی کسب سے اسیلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہی
پس نہیں منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیاجاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکی کی پہونچتا ہے
رزق اللہ تعالیٰ کا بسبب برکت اسکی کی جیسی کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالیٰ کی سی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور
منقول ہے کہ بچی کوؤں کی وقت نکلنے کی انڈوں سے ہوتی ہیں سفید پس بری معلوم ہوتی ہیں وہ کوّے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہی اونکو
اور باقی رہتی ہیں بچی اکیلی پس بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ طرف اونکی مکھی اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتی ہیں وہ اونکو یہانتک کہ بڑی
ہوتی ہیں کچھہ تو سیاہ ہو جاتی ہیں پس پھرتا ہی طرف اونکی کوّا تو دیکھتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹھتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اون کو
پس پہونچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجیب حکایت یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے عزرائیل کو فرمایا
کہ آیا رحم بھی کیا ہی تونے کسی پر وقت روح نکالنے کی پس کہا عزرائیل نے ہاں ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور
بچہا اونمیں سے باقی رہی کشتی کے تختوں پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تونے اوسکی روح قبض
کرنے کا پس رحم کہا یا میں نے اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرہ پر اور بھیجی میں نے
طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہانتک کہ کچھہ بڑا ہوا پہر متعین کیے میں نے کچھہ جن تاکہ تعلیم کریں اوسکو زبان اور
کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹہارہ اور داخل ہوا علماء میں اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا
تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنے الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان
ہی اپنی بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنوں کو وہ کیونکر بہولی گا اپنی دوستوں کو ۲ع **وعن** ابن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس ليس من شيء يقربكم الى الجنة ويباعدكم من النار الا قد
امرتكم به وليس شيء يقربكم من النار ويباعدكم من الجنة الا قد نهيتكم عنه وان الروح الامين
وفي رواية وان روح القدس نفث في روعي ان نفسا لن تموت حتى تستكمل رزقها الا فاتقوا الله واجملوا في
الطلب ولا يحملنكم استبطاء الرزق ان تطلبوه بمعاصي الله فانه لا يدرك ما عند الله الا بطاعته رواه
في شرح السنة والبيهقي في شعب الايمان الا انه لم يذكر وان روح القدس اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہیں ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ
چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی میں نی تمکو ساتہ اوسکی اور نہیں ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سے اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز
کہ تحقیق منع کیا ہی میں نی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونوں عبارتوں سے
جبرئیل ہیں پہونکا میری دل میں یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لیلیتی ہی رزق اپنا

یعنے جو کہ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نے اسد الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو جسپر ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنے والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈنے رزق کی یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کی پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نے اوسکی کی ساتھ گناہوں خدا کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی جملی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سے اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنے جان آدمی اور وحی اور جبرئیل و عیسیٰ کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ہین اور وصف لانا اسکا ساتھ امین کی بسبب امانتداری انکی کی ہی علم و وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کے بمعنے طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب میں اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دی گئی ہو طلب رزق کی فرمایا اسد تعالی نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اسد ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اسد عز و جل نے وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لانسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اوسکی کی ساتھ گناہوں اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہونچے تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت و عبادت اور دیانت اور لینے کی بیت المال سے زیادہ حاجت اور مانند انکی کی اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچے اور جسوقت کہ پہونچے رزق وہی ہی اور مقدر وہی تہا اور گناہ سے زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سعی اور گناہ کی حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھ گناہ کی نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سے پہونچتا ہی اگر گناہ سے حاصل کروگی حرام ہوگا اور بد ست رجوع ہوگی اور اگر طاعت سے بہم پہنچاؤ گی حلال ہوگا اور مدح رجوع کری گی اور یا مراد وہ چیز سے کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی البطا کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی جیسی کہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اسد تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزھادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزھادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بھا ارغب فیھا لو انھا ابقیت لک رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی ابی ذر سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہی ساتھ حرام کرنی حلال کی اور ساتھ ضائع کرنی مال کی لیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں تیری کے ہی قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھوں اسد کی ہی اور زہد دنیا میں یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہونچایا جاوی تو اوس

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس میں اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا میں الخ یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہی ساتھ نہی ترک کرنی لذتوں اور شہوتوں کی کہ بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہی ہوا ہی حضرت سے زیادہ کون کمال کہتا ہی پس فرماتی ہین کہ یہ جو بعضی جاہل کرتی ہین گمان اونکی کہ یہ کمال ہے پس باز رہتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور میوون اور پہننی کپڑون نفیس اور مانند اونکی کی سی اور اسکو زہد جانتی ہین یہ زہد نہین ہی اور نہ ساتھ ضائع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین پہینک دینا اسکو دریا مین یا دیدینا اونکو لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتھ کا اموال ظاہرہ سی پر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہی ساتھ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتھون تیری کی ہی یعنے اموال اصنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کی ہے یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانون مین او معنی یہ ہین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسے ساتھ پہونچانی رزق کی تجہکو اور ساتھ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اور کمایا نہین تو نی قوی تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتھ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہہ تیرے پاس ہی تلف و فنا ہونی والا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ تعالی کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہی ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بہی ہی کہ نہ التفات کری تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنیکی ساتھ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہ جانی نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہونچنی بلاؤن کے ہی اوسمین تا کہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کی پس ہو وی تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کے بسبب اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاوی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصیب کے اور جواب لو کا وہ ہی دلالت کی اسپر ما قبل اوسکے نی اور خلاصہ اسکا یہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہ ہونی مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جاننا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد مجرد اسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نآدی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پونہچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب نہ ہو اوسکی نہ ہونی سی اگر یہ بات حاصل ہوی تو زہد ہی والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہی تیع ح

وعن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا مین سوار پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہی گا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من کان اللہ کان اللہ لہ نگاہ رکھ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا
پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا اور
آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکین گے تجکو مگر او چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پونہچا سکین گے تجکو
مگر او چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کیا یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پاوی گا تو
اوسکو سامنی اپنی یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کری گا تو اوسکو بیچ مقام احسان
اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوی گا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کری گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو
اور مدد کری گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووی گا تو اور سہل کر دی گا تیری لیی وہ امور کہ قصد کری گا تو اور بعضون نی
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوی گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کری گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا
تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت دنیوی یا اخروی
کہ بندی کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس ہی سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکے عذاب سی
اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسیکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر
ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پونہچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہین
چاہی غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا
اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ و ابن آدم حین یسئال یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی معنون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسیکی طرف سی جان ہر حال
مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانی والا اور ضرر پونہچانی والا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضے
کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ امید کہتا
غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا ہون
اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید کہتا
غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کے
اور میری ہاتہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجسے انتہے
اور اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہو گئی صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہ ہونی والا ہی
اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی ہین نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ

اللہ سی غضب ہوتا ہی اگر نہ کری تو سوال ... اور بنی آدم ... جب سوال ... [illegible]

یعنی جو کچھ کہ لکھا گیا قسم بعد یہ بات کی البتہ کچھ نہیں لکھا جاویگا بعد فارغ ہونی کی اس سی پس تشبیہ کی گئی صفت قضا وقدر
کی ساتھ اوٹھنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتھ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتاب میں
حدیث گذر بھی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اسد تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھہ قلم نی کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھہ تقدیر
پس لکھا اوسنی جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہ منافی ہی قول اسد تعالی کی یمحو اسد ما یشاء ویثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو واثبات بھی انہیں چیزون میں سی ہی کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کی ہے
طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتھ اضافہ کرنی کی طرف علم اسد کی نہ تبدیل ہی نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اسد
کی پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو واثبات کی ہی اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی رضای مولی پر اور نفی کرنی حول وقوت کے
اپنی سی اسواسطی کہ نہیں ہی کوئی حلونہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اسد کی اور قضا وقدر اوسکی کی کہ مقدر کرے ہی آسمان وزمین کی پیدا کرنی سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونی والی ہی پس برابر ہی تحرک وسکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر میں اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے
ہی محنت وبلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب میں کہ لائق ہی ہر مومن کو کہ کری اس حدیث
کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات وسکنات اپنی میں تا کہ سالم رہی دنیا اور آخرت میں اور پاوی دونون جہان میں عزت
بسبب رحمت اسد تعالی کی اور بعضی روایتون میں بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بھی آئی ہی تعرف الی اسد فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کی حالت فراغ اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہنچانی گا
اور جزا اوسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کی اور بلا اوی گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل اسد بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام واسطی خدا کی ساتھ راضی ہونی کی یقین میں تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھہ کام نکر سکے
تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنی کی اوپر بلا اور محنت ومکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی
اصل شکر گزاری حق کی ہی ہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر وباطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہی
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشاد کار ساتھ
محنت اور غم کی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی ہے ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ میں عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہیں ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکھی دو آسانیان پاوی ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسی کہ مسلمانون
نی رنج ومحنت اور تنہائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کی اور آخرت میں کہ ہمیشگی کی نعمت اور راحت اور
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئی ہین کہ مشکوۃ ومصابیح میں نہیں ہیں **وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَ
مِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی سے ہے راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اوسکے اور بدبختی بیٹے آدم کی سے ہے چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہے اللہ تعالی نے واسطے اوسکے روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کے کرے اللہ سے پھر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اوسکے اور مقدر کیا ہے اوسکو پس یہ کہ دلالت کرتا ہے اوپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہ ہے آور بدبختی الخ اور چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدای تعالی سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہرحال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالی سے طالب خیر ہوتا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضای الہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا الہی سکا علم انجم اور راضی ہونے کو قضای الہی پر یہ کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کی کی سبب دو امروں کی ایک تو اسلیے کہ فارغ ہو عبادت کی لیے کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہے گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بیچ سبب غضب اوسکی کی اور غضب بندی کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالی نے اور اسکی لیے کہ یہ ہے اعلی اور اولی ہے بیچ اوس چیز کی کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعای استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اوسکا یہ کہ کہے اللہم خر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ

روایت

له قریب ہے یہ کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو اور وہ بہتر ہو تمھاری لیے اور قریب ہے یہ کہ دوست رکھو تم کسی چیز کو پس وہ بری ہو تمھاری لیے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۱۲

سلہ خیر ہی تیرے ہاتھ میں ہے اور بری نہیں منسوب طرف تیرے ۱۲

سلہ یا اللہ کر خیر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے پس نہ سونپ مجھکو طرف اختیار میرے کے ۱۲

سلہ نا امید ہوا وہ کہ مشورت کیا اور نہ نادم ہوا وہ کہ مشورہ کیا اور نہ محتاج ہوا وہ کہ میانہ روی کی ۱۲

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہر چلا برساتہ حضرت کی پس پونچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا فر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کہینچی مجہپر تلوار میری اس حال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاوی گا تجکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچاوی گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی اوٹہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاوی گا تجکو مجہسے فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچاوی گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاوی گا تجکو مجہسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اسپر کہ نہ لڑونگا مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتہ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ سی **وعن** ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني لاعلم اية لو اخذ الناس بها لكفتهم ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب رواه احمد وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ ساتہ اوسکے یعنی فقط اوسپر توالبتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال و احوال سی اور وہ آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیے خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** بعد اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه ان اللہ بالغ امره قد جعل اللہ لکل شیء قدرا اور مراد حضرت کی اسی پیاری آیت سے پس من یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈہتا ہی امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا ہے امر اپنے کو اور اوسمین بیان ہے واسطے واجب ہونے توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اوسکی اسلیے کہ جب اوسنی جانا کہ ہر چیز قسمت رزق اور مانند اوسکے سے نہین ہوتی ہی مگر بمقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے

اور توکل ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکھائی مجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور استوار نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہ قرأت شاذہ ہی اور قرأت مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ نہ بھروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا
تھی دو بھائی حضرت کی زمانی مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین سی کہ آتا تھا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت
کی خدمت مین پہونچتا تھا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونون
ساتھ کھاتی تھی پس شکوہ کیا اوس بھائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بھائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتھ بٹاتا
ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہ اسکی خرچ کا ہی مجھی پر پڑتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری ونکی اپنی ذمی
کرنی خصوصا ذی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ
اَهْلَكَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچھی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جا دے
اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس مشغلہ مین اتفاق
پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہنچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ
عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی
بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ
اپنی امور کسبیون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین انکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس

نقل کیا اوسکو احمد نی **وعنہ** قال دخل رجل علی اھلہ فلما رای ما بھم من الحاجۃ خرج الی البریۃ فلما رات امرأتہ قامت الی الرحی فوضعتھا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللھم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنۃ قد امتلأت قال وذھبت الی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدی شیئا قالت امرأتہ نعم من ربنا وقام الی الرحی فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انہ لو لم یرفعھا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ رواہ احمد اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کے پاس سے بسبب حیاء کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یار کہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا یعنی یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان گراند چکی کا بہرا ہوا تہا آٹے سے کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تا کہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے آٹے کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جالگین یا آٹا گراند مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تا کہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا ✝ **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈہی اور حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے ایسی سے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈنا بہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچہہ طلب متوسطہ کرین واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سعدی رو توکل کن ملرزان پا و دست ✝ رزق تو بر تو ز تو

عاشق تر ہے + کذا ذکرہ الشیخ سہ اور ملا علی قاری بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہوں مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہی پہونچنی اجل اوسکی سی اسلیئی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سے کہ جو اوپر لکہی مین نی اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت +

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ وَیَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور وہ کہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موہنہ سی اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میرے کے اسلیئے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجہے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ یعنے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سے غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اونکے طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اسداور رسول سی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ گناہ ساتہ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہ علم کی چنانچہ ایسی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد وہ پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ع ح

بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریا مشتق ہے رویت سی اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتہ نیکی کے خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہ کہ قسم عبادت سی نہو اوس مین ریا نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہا وی تو قبیلہ تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کہ یہ حقیقت مین ریا نہو گا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سے کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیئے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال نہ

اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکھاوی اور دوست رکھی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نا ہو وکو دکھاوی وہ کذب
ہی اور نفاق بدتر ریا بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمار نی غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود
افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت حق
تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکھائی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہے
اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتھ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الٰہی
کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابرا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون
ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو
اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور
قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی نہ باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون
ہو ونگی نیست عمل پر اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی این
اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب اور
وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بہی فرق کیا ہی آئمین کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین
عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونی سی جو کچہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور
یہ بہی فرق ہی آئمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آگی اور رکہہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت
اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علماء نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت موجود ریا کی ہی اور اگر
خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال اوسکا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو
ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہ ڈہانکی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار
دین اور طاعات کی تا اوسکی پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور
مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے
ڈہونڈنی چاہی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہے اور سمعہ ساتہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہ
ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع کے
ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم رواہ مسلم
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف
صورتون تمہاری کی یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے
یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین
ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری کی نی اپنی اعمال اور بری اعمال کی بہ جزا دیتا ہی سمجھو موافق اونکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریٔ ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز تر ہون شریکون کا ہون شرک سی اپنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص وتنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک پہر بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہی علماء نی کہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم **وعن** جندب قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریاکارون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہ ہی کہ ظاہر کری گا عمل بری اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کری گا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوے اوسکو لوگونکو سناوی گا اور دکہاویگا خدای تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی یہ پیرایہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکہاویگا خدای تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی **وعن** ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجکو اوس شخص کی کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بجای یحمدہ الناس علیہ کی یہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملیگی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا

اوسکو

لاو ... بشارت دی ہی اوسکو ساتھ ثواب آخرت کی اور یہ ریا نہین ہی اسی لئے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نے
اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید بن ابی فضالۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جمع اللہ الناس یوم القیمۃ لیوم لا ریب فیہ نادی منادٍ من کان اشرک فی
عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد اور روایت ہے
ابی سعید بیٹی فضالہ کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کری گا خدای تعالی لوگون کو دن
قیامت کی واسطی حساب و جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاری گا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو
سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے
کہ شریک کیا اوسکو اسلیے کہ خدای تعالی بی نیاز تر ہی شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا
متعلق ہے جمع کی اور معنی اسکی یہ ہین کہ جمع کری گا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی
واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا
جیسکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لا ریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر
ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق لیوم القیمۃ لیجزیہم فیہ **وعن** عبد اللہ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمّع الناس بعملہ سمّع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتھ عمل اپنی کی سناوی گا اللہ تعالی اوسکی عمل بد کو کانون
خلق اپنی کی تئین یعنی پہنچاوی گا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کری گا اوسکو ساتھ اوسکی لوگون
مین اور فضیحت کری گا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کری گا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی فی شعب الایمان
مین **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الآخرۃ جعل اللہ غناہ فی قلبہ
وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب الدنیا جعل اللہ الفقر بین عینیہ و
شتّت علیہ امرہ ولا یاتیہ منہا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید
بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر
علمی او عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کرتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنی
غنی بی پروا کر دیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتھ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پہونچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی
پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتھ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی
پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ بقدر او قسمت کی لکہی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہوتی ہے
نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب او سعی اور محنت و خواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد
اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہیں آتی اوسکو دنیا سے مگر جو مقدر کی گئی ہی اوسکے واسطے
داخل کیا ترمذی نی اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نی ابان سے کہ نقل کے اونسے زید بن ثابت سے **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت
کی اور عمل کرنے کی واسطے اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی
ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ام ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ
إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَآنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا مینے یارسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گھر اپنی کی مصلے پر تھا یعنی نماز مین تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا
مجھکو وہ حال کہ دیکھا اوس شخص نی مجھکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آنا ریا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابوہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل
کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکھنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی
کہ وہ مرد دیکھنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بھی ساتھ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا
وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اوسکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ
مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہی یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی بری
حالت مین قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا وسمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ
وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ پس مومن خوش ہوتا ہی
بسبب توفیق اعمال کی جسکی غیر وس خوش ہوتا ہی بسبب ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکھنی اوس مرد کے
اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتھ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور جماعت قائم
کرنیوالون نماز کی سے کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب مین ساتھ
سر وعلانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ
الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ
وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ
فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکلین گے آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنین گے واسطی لوگون کے یعنے نہ واسطے اللہ
کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنین گی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب
عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سے ہونگی یعنے
بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنی کی اور دل اونکی دل بھیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے
کی اہل تقوی کی اور غالب ہونی صفات بہیمیہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چھوڑ دینے

پھیرتی اور مکر و فریب ہوتی ہین اور فریب کہانی دین کی اور بہین بہاتی کہ ہین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان نہ ڈرنا ہی اسد تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کی جرات کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر اونہین مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگی مرد عاقل کو اون مین متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا بدل لینگی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکی یہ ہین کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنی لباس زہاد کو بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اسد تبارک و تعالی نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی سی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہووی گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور رہو ساتہ زہد و عبادت کی اور رہو اشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اوسکو یعنی کچہ اونسی اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہ زیر ش اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عملون کے بیچ اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر رہو میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط تفریط سی اور رہو چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب یابون کاملین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار رہو

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ ہی ... العافیۃ
اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکا ظاہر میں اہل فلاح سے نہ ہونا اور عاقبت دار دونوں کی بہم
کہ خاتمہ کیا ہو سے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد * لیکن امید ہے کہ جسکو توفیق عنایت
کی گئی ہے اور سیدھی راہ پر لگی ہے ان عاقبت اوسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی ہے جاری ہے کہ بدکاروں کو
آخر نیکی کی طرف کھینچتی ہیں اور توبہ نصیب کرتی ہیں اور نیک کاروں کو راہ پر رکھ لاتی ہیں نسال اللہ تعالی العافیۃ

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بحسب امرئ من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین
او دنیا الا من عصمہ اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکی ساتھ انگلیوں کی دین میں یا دنیا میں مگر
جسکو بچاوے اللہ نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ محل آفت
اور سبب باہر پڑنے کی راہ امن و سلامت سے ہے اور دین میں اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا ہے حال ریا اور حب ریاست
اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکروں نفس اور دھوکا نے شیطان کا ہے
اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اسمیں مگر مقرب اور صدیق جیسا کہ کہا ہے مشائخ کرام
نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک
اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوس شخص کی حق میں ہے کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگوں
کی دلوں کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنی ہیں اس سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی
کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندوں اپنی سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری کو کہا کہ تو انگشت نما
ہوا ہے لوگوں میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور
فاسق دنیا میں ہے یعنی جو کہ دنیا میں غنی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کی اور فسق و فجور میں نہ پڑے اور دین میں اوپر طریقہ
سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہیں واللہ التوفیق

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی تمیمۃ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ
ومن شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ قالوا اوصنا فقال ان اول ما ینتن من الانسان بطنہ فمن استطاع
ان لا یاکل الا طیبا فلیفعل ومن استطاع ان لا یحول بینہ وبین الجنۃ ملء کف من دم اہراقہ فلیفعل رواہ
البخاری روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اوسکی یاروں کے پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تھا صفوان کو اور اوسکے
یاروں کو یعنی مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت میں یا احتراز کرنے کی سمعہ و ریا سے اور اشارہ ہے ظاہر دونوں باتوں پر
خبر کی ہیں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر اسکے سوال و جواب پس کہا صفوان اور اوسکی یاروں نے کہ آیا سنا ہے تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنی
کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اونکی کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے

جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچھ کرنی کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے مشقت و محنت مین ڈالی گا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اوسکے یاروں نی جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نے اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی سی اور بہو بخشی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکھی کہ نہ کھاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکھی یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سے اگرچہ بمقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف و عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی + ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتی پس کہا عمرؓ نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوای اونکی اور اسباب رونی کی نی کہا معاذؓ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیز گارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلای نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلای جاوین پاس نہ بٹہای جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین وسی تو یا پہ جاہی ضعفا پس منجملہ اسباب رونی کی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا
کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی
بدزبانی سی ساتہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کئیہین مینے ساتہ قول اپنی کی ومن عادی اللہ الخ
اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلئی کہا ہی بعضی عارفین نی
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر آلہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سی اور رسنا ہی اور لہو ون کی
اور اخفیاء یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنی والا
حقیقت دلی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈہی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین
بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس ہین نہین نزدیک کیی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین الخ یہ
تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین
راہ راست کی پس مستحق ہین عنایت کی لائق ہی کہ طالب ہی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی
اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین
تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانہ کہاوی اور ساتہ ترک تعظیم
اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ۔ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد + اور یہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی
اور نورانیت باطن نہو الخ اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور
نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان
کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وعن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے
ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ
السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی
ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی
طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جو غرض رکہتی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہو گی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول اغراض کی دشمن ہونگی حاصل یہ
کہ نہین ہونگی وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگی ایک قوم
مین واسطی غرضون کی پس ظاہر کرینگی اونکی لیی دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگی ایک قوم کو کسی سبب سی پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیی اور خلاصہ اسکا یہ
کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیی کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی **وعن** شداد بن اوس
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق
یرائی فقد اشرک رواھما احمد اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہا اونہی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ
نماز پڑہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانی کو پس تحقیق
شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونو روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کی کری شرک ہی غایت
یہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریا کار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ
کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بہی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور
علت بیان کی ہی اوسکی یہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتھ عدم
صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزی مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتھ اوسکی اللہ کے
خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونی کا بہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب
جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہی ع **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ
اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان
یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور
روایت ہی شداد سی یہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مین نے آنحضرت سی کہ
فرماتی تہی اسی لئے ذکر کیا مین نے اوسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سی
یعنی شرک خفی سی اور خواہش چہپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی ہی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہا مین نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجی گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی
نہین کرینگے ولیکن کرینگی دکہلانی کی واسطی عمل اپنی یعنی یہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چہپی ہوئی یہ کہ مثلا صبح کری ایک اونمین سی روزہ دار پس پیش آوی اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت
کہانی یا پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور
توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہو اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت
نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آ جاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہانا وغیرہ لکہا ہے
جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تمام اوقات اوسکی مین

پس مل ہو طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی ترجیح کی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم اور شروع عمل لزوم ہوتا ساتھ شروع کرنی کی پس واجب ہی تمام کرنا اوسکا شروع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيَزِيدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تھی آپس میں مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس چیز کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ دجال کی سی پس کہا ہم نی ہاں خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ کھڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑھتا ہی پس زیادہ کرتا ہی اپنی کمیت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی میں یا تحسین میں بسبب اوس چیز کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا آنحضرت کو اسلیئے کہ علامتیں دجال کی جہوٹی ہونی کی ظاہر ہیں اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سی نہیں معلوم ہوتی برائی اوسکی کلمہ دور خوش است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز **وَعَنْ** مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ يَقُولُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً أَوْ خَيْرًا اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت سولی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں تمپر شرک چھوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چھوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان میں کہ فرماوی گا اللہ تعالیٰ واسطی ریاکاروں کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملوں کی جاؤ طرف اون لوگوں کی کہ اونکی دکھلاوی کو کرتی تھی عمل دنیا میں پس دیکھو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بھلائی یعنی یہ شک سی ہی کہ جزا فرمایا یا خیر **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ لَخَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتھر کی کہ نہیں دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشندان نکلی گا عمل اوسکا طرف لوگوں کی جو کچھ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتھر کو کہتی ہیں اور یہاں مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتھر کی اندر جاوی کہ اوسمیں دروازہ نہیں ہوتا تا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمیں سی دیکھی اور مطلع ہو اور کوہ ساتھ زبر کاف او پیش اوسکی کی اور تشدید واو کی معنی کی آخر میں جو سوراخ کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتھ زبر کی اور یہ بھی ہی کہ اگر ساتھ تے کی ہو تو روزن چھوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تے کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتھ تے کی اور پیش کی ہی مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی یہی ہی اور حاصل یہ کہ فرماتی ہیں کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کری اسطرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگوں کی جو کچھ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہیں ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالیٰ کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالیٰ کی اقتضا کری اور صلاح

[illegible] کہ احتیاط اور [illegible] اخفای عمل اور اعمال کی اخلاص [illegible] کہ عمل ظاہر
اور شائع ہوتا ہی اوس جگہہ بھی کہ بندی کو چہپانا اور اختیار اوس مین نہو **وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم من کانت لہ سریرۃ صالحۃ او سیئۃ اظہر اللہ منہا رداء یعرف بہ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدای تعالی اوس خصلت سے
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھ اوس علامت کے **ف** رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت سے کہ اوس ایک چیز پہچانی جاتی
ہی او ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسی کہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت صورت ہی حاصل کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہے
وعن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اخاف علی ہذہ الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ
ویعمل بالجور روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ مین ڈرتا ہون اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر شر ہر منافق کی سے یعنی ریاکار یا فاسق کی سے کہ کلام کرتا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور
نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتھ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی لیے اور
آپ عمل نہین کرتا جیسا منافقون کی ہی ایسا فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کی سے اور اس صفت سے اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت
مین پیدا ہوا اور یہ صفت ونمین بادیا وی ع **وعن المہاجر بن حبیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ**
تعالی انی لست کل کلام الحکیم اتقبل ولکنی اتقبل ہمہ وہواہ فان کان ہمہ وہواہ فی طاعتی جعلت صمتہ
حمدا لی ووقارا وان لم یتکلم رواہ الدارمی اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا
ہی اللہ تعالی نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچھ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت
اوسکی کو ساتہ کس چیز کے رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت وفرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اگرچہ نہ کلام کری وہ نقل کی یہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کے اور محبت اوسکی ہی خاموش
اوسکی بہی حمد اور مایہ علم ووقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہین سے کلام
اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکہائی اور ستائی کی کہتا ہی ع

باب البکاء والخوف

باب رونے اور ڈرنے کا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر
ہی کہ مراد ساتہ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور ریز در رونا ساتہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ سولا دین
اور ابکا رلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب
آخرت سی اور عتاب الہی تعالی سے ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ**
والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہے اگر جانو تم او چیز کو کہ مین جانتا
ہون یعنے احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا ومعاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کا اور صفات قہر

ہنسی البتہ ... سے دیری لیکن انجام کار تمہاری

جلالیہ باری تعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہی اون ف ... البتہ روتے تم بہت اور ہنستے تم تہوڑا نقل کی یہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر رونے اور انحصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الٰہی و معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے کی گنجایش رکہتی ہی انتہی **وَعَنْ** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوی گا ساتہ میرے اور ساتہ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت ہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کے خصوصًا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سے تہی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ مین مہاجرین مین سے مری ہین یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عنایتین بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا انکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی بیچ بی ادبی کی وجہ حضرت کے اور اوپر حکم کرنی کی غیب پر اور جزم کرنی کی ساتہ اوسکی اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ کنایہ ہی عدم تصریح سے ساتہ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے عالم الغیب کے کسیکو نہین معلوم اگرچہ مجملًا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سے مرون گا یا قتل سے اور نہین جانتا ہین کہ نازل ہوگا امت پر عذاب جیسے کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیت کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم انتہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین یا بیداری مین پس دیکہی مینے اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکی قومون مین سے کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سے یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مر گئی وہ بلی مارے بہوک کی اور دیکہا مینے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصونکا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈونکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کے تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچہا ہوتا کوئی بیمار سے تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہ

اوسپر وضع نظری اوسکو پانی اور کہانا نہیں سے کہ جہان سی کہ کہانی پیتی اور دود و دہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سمجہو کر
جاتی تہی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو نے کو رتی نکالی اور یہ بہی لکہا ہی علما نے کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا
تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن یحی آیا اور ظاہر او دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور یحی نام دادا کا بالعکس کہیں نسبت باپ کیطرف کی ہی
اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی آب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیجاتی ہین
اوسمین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کے ہوگا او صورت اوسکی کہادی گئی واللہ
اعلم **وعن** زینب بنت جحش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوما فزعا یقول لا الہ الا اللہ
ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی
تلیہا قالت زینب قلت یا رسول اللہ انہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث متفق علیہ اور روایت ہے
زینب بیٹی جحش کی سی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین
کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وائی ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہونچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آجکی دن
سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مین نے
یارسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہماری وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہین ہوگی
واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ
بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف**
مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد ازان وہ امر مستمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت
دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو اونگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا
علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ
خبث ساتہ زبر خ اور ب کی بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے
کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی
اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی
جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہے بمعنے فحش اور فسوق کی ہا معنی دونون کی ایک ہین
ح ع **وعن** ابی عامر او ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن
من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف ولینزلن اقوام الی جنب علم یروح علیہم بسارحۃ
لہم یاتیہم رجل لحاجۃ فیقولون ارجع الینا غدا فیبیتہم اللہ ویضع العلم ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر
الی یوم القیامۃ رواہ البخاری وفی بعض نسخ المصابیح الحر بالحاء والراء المہملتین وہو تصحیف وانما ہو

بالخاء والزاء المعجمتين نص عليه الحميدي وابن الاثير في هذا الحديث وفي كتاب الحميدي عن البخاري كذا في شرح المطالب تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة اور روايت هي ابي عامر سي يا ابي مالك اشعري سي كه كها ابو عامر نى يا ابو مالك نى كه سنا مين نى رسول خدا صلى اللہ عليه وسلم سي فرماتي تهى البته هونگى ميري امت مين سے يعني ايك قوم مين كه حلال كرينگى خز كو اور ريشمي كپڑى كو اور شراب كو اور باجونكو اور البته اوتريگى قومين يعني اونمين سي بيچ پهلو پهاڑ بلند كى يعني هوگى منزل اور مقام اونكا بيچ جگهه مشهور اور نمايان كى كه گذرا اور محتاج سب اونكى گهر كو آوينگى اور حاجتين اپني طلب كرينگى رات كى وقت آوين كى اونپر مواشي اونكى كه چرنى كو گئي تهى پيٹ بهري اور پر شير لاوى گا اونكو چرانيوالا اونكا آوى گا اونكى پاس ايك مرد بسبب حاجت كے يعني ايك سائل آوى گا كه مواشي كى دوده سي محفوظ هووى پس كهين گى وه يعني بقصد رد سوال اوسكى كى پهر آنا طرف همارى كل كو پس اونپر رات بهيجى گا اونپر اللہ تعالى عذاب اور ركهديگا اور ڈالى گا پهاڑ كو يعني اوپر بعضون اونكى كى تا هلاك ہو سب اون نيچى پهاڑ كے اسطرح باقي نرهي اون سي كچهه اثر او مسخ كريگا اللہ تعالى بعضونكو اونمين سے يعنے كردي گا بصورت بندر اور سور كى قيامت تك يعني باقي رهين گے اوسى صورت پر قيامت تك يا باقي رهى گا يه عذاب اون قومون پر كه يه عمل كرينگى ورقيامت تك اور بيچ بعضے نسخون مصابيح كى بجاى الخز كى الحر هي ساته مهمله كے يعني ساتهه مهمله ورا كى واقع هوا هي اور معنى حر كى ساته زبر ح اور تخفيف ر كى فرج عورت كى هي كه مراد اوس سي زنا هي اور يه واقع هونا الحر ساته مهمله كے غلط هي اور خطا كرنا بيچ صورت خطى كى هي كه بعضے اويون سي واقع هوا اور نهين هي يه لفظ الحر ساته ح مهمله زير ترجمه تصريح كى اس معني پر حميدي اور ابن اثير في اس حديث ميں وارد واقع هي بيچ كتاب حميدى كى بخاري سى اور اسطرح واقع هوا بيچ شرح بخاري كى كه خطابى كى هي تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة **ف** يا ابي مالك اشعري سى يعني شك تردد كيا هي بخاري نى بيچ روايت اس حديث كى كه ابي عامر اشعري سى هي كه وه چچا هي ابو موسى اشعري كا بڑى صحابه مين سے يا ابي مالك اشعري سي هي كه اوسكو بهي كهتى هين وه بهي صحابي مشهور هے اور شك تردد صحابي مين جب طعن كا حديث مين نهين چونكه صحابه سب عدل وثقه هين جس سے كه صحيح هوگى اور خز ساته مع اور زشده كى نام ايك كپڑى كا هي كه زمانه قديم مين پشم اور ريشم كا بنا جاتا تها اور وه مباح هي اور صحابه اور تابعين اوسكو پهنتى تهى پس نهي هي بسبب مشابه هونى كى ساته عجم كى اور هونے اوسكى كى لباس اهل تنعم واسراف كا اور اب خز متعارف هي وه خود حرام هي اسليے كه تمام ريشم هي سے بنا جاتا هي اور يه حديث محمول اسپر هے اور اس طرحكا آنحضرت صلى اللہ عليه وسلم كى زمانه شريف مين نهتا پس حديث سبب خبر دينى غيب كے معجزات سى هي اور اس تقدير پر عطف حر كا خز پر قبيل تعميم بعد تخصيص سے هوگا اور معازف ساته زبر كى معني دف اور طنبوراور مانند اونكى كى هى جمع عزف يا معزف كے ساته زير ميم اور جزم عين اور معنے عزف اصل مين معني آواز جن كى هي اور كهنٹى كى كه سنا جاتا هى جنگل مين شب كو اور معنى آواز هوا كى بهى آيا هى كذا في القاموس اور معنى يه هين كه شمار كرينگے ان حرام چيزونكو حلال ساته وارد كرنى شبهات اور تاويلات واهيه كى جيسي كه بعضے همارى علماء نى ذكر كيا هي كه حرير وه پهننا حرام هي كه متصل هوبدن كى يعني ابره حرير كا هو تو حرام نهين اور بهت سے امراو رعوام كو بهكاكر كها جاتا هي كه پهننا حرير كا حرام نهي كهنى كه اگر حرير حرام هوتا تو نه پهنتے اوسكو قاضي اور علما پس اسى طرح بهي بيچ حلال جاننى حرام كى اور اسيطرح بعضى علما كى تعلق ساته مزامير كے هى كه بيان اوسكا طول كهتا هي اور روايت كي ابن ابي الدنيا نى بيچ مذمت آلات لهو يعني مزامير كى انس سے مرفوع ليكونن في هذه الامة خسف وقذف ومسخ وذلك اذا شربوا الخمر واتخذوا القينات وضربوا بالمعازف يعني جب كرينگى يه چيزين حلال جانكر تو ان بلاؤن كو وه مين هونگے اور تصريح كى اسمين مؤلف نى تائيد كى غلطي كى ساته قول حميدي اور ابن اثير كى واسطى رد كرنيكى اوس كسى پر كه گمان كيا هي كه صحيح الحر ہے ساته

مہملتین کے اور جز ساتہ معجمتین کے غلط ہی اور سارت ح ساتہ قول انکی فی ہذا الحدیث کا اخر ساتہ مہملتین کے اصل حدیث مین ہی کرانی اور دیگر ہ نے
روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کولایاہی اور اس حدیث مین کہ بخاری کی روایت کی ہی ساتہ معجمتین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری
کی اکثر روایتون مین ساتہ مہملتین کے ہی اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہوئین واسد اعلم اور ترویح الخ ساتہ تے فوقانیہ کی ترویح میں اور سارحہ ساتہ معجمہ کی
فاعل ترویح کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ تصحیح بسارحہ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ ترجیح وجہ اول کے کہ ترجیح تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیاہی اور اسی طرح ان دونون کتابون مین یا تیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون مین ہوا بعض حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ
اس امت کی اور آخر زمانہ اوس سے مستثنے ہی اور یا محمول ہے اوپر خسف او مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واسد اعلم **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْھِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے جسوقت کہ اوتارتا ہی اسد کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان
اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت آلہی یعنی گناہون میں اور کبہی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون میں سے پہر اوٹھائے جاوینگے
موافق عملون اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتے ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے
کہ اوٹھایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوسپر نقل کیے یہ مسلم نے **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت
پر یا معصیت پر دلیری یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسکہ کہا ہی کسی نی سہ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ ست
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد + ولیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جسکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر
بسبب سختی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی خلاف و فتور اوسکی استحضار مین آوے یاد ی ضرر نہین کرتا بعد از مفارقت روح کی ان سے
وہ حال عود کریگا پس مالک ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے و باسد التوفیق **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ھَارِبُھَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ
طَالِبُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ نہین دیکہا مین نے مانند آگ دوزخ کے
یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنے والا اوس سے اور نہین دیکہا مین نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا
نقل کیے یہ ترمذی نے **ف** بہاگنیوالا اگر کوئی شر دشمن قوی کی ہی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی
مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہ اس شدت اور شناعت کے ڈرتی ہی اور لوگ بہاگنے ہین اوس سے غفلت کیے ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتے
بہی ہین تو نہین بہاگنے ہین سعی کی ہین اور غافل ہوتے ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سے ساتہ ترک کرنی گناہون کے اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور
طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنے مین
اور دوڑتا ہی اوسکی پانیکی کی لیے جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمین ہے آدمی اوسکی طلب مین نہین
دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہ کرنی طاعات کی اور بچنی کی گناہون سے ہوتا ہی **وَعَنْ**

ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لہا ان تئط والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجأرون الی اللہ قال ابو ذر یا لیتنی کنت شجرۃ تعضد رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کرے یہ بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی نہیں آسمان میں جگہہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتے کھڑے ہوئے ہیں پیشانی اپنی دہرے ہوئے سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتونکی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتی ہوئی طرف اللہ کی یعنی جیسے شان غمگینوں کی اور غم سے بہت تنگ آنیوالوں کی ہی کہ گھر سے نکل جاتی ہیں اور سر بصحرا ہوتی ہیں تاکہ دل سے کہلیں اور دل ہلکا ہو کہا ابو ذر نے یعنی بعد از روایت کرنے اس حدیث کی از راہ درد کی اور حسرت کی ہی کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچی کا سبب بوجہ کے اور آواز نالہ کرتی ہیں کی چنانچہ سوق حدیث سے ظاہر ہی بسبب کثرت و ازدحام ملائکہ کی اور بوجہ افزونی کی جیسے کہ جانور سواری کا بوجھ سے بسبب مشقت سے آواز کرتا ہی اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہی اور جبکہ آسمان باوجود اوسکی لاجماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان کہتا ہی اور آلودہ گناہوں میں ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کرے یعنی مناسب ہی بیان مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہی یہ بات اور کھڑے ہیں الخ یعنے تا عبادت میں تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہو اسکو ساتھ ذکر کے آسمانوں میں سے اللہ اعلم اور صعدات جمع صعد کی ہی اور صعد جمع صعید کے ہی یعنی روی زمین جیسے طرقات جمع طرق کی اور وہ جمع ہی طریق کی اور بتا ہوں میں درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتی ہیں مرجاتا رہتا ہی ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل اس کی بندوں بزرگ کی اور بڑے بڑے صحابہ سے کہتے آئے ہیں کہ ایک نے کہا کاش میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کہا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچھ تکلیف اوسپر نہیں اور سبب ایسی تمنی کہ بشارت پائی ہی انہوں نے جناب رسالتمآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور ونکو کیا کمی اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑی ڈالتا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنے دشمن کی سے وقت سحر کی بھاگتا ہی اول شب میں تاکہ نجات پاوی دشمن سے اور جو شخص کہ بھاگتا ہی اول شب میں پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوا جان و مال نفیس کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کیے یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزو میں باطلہ مددگار اوسکی

ہین پس لازم ہی ہوشیار ہو اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو دینی عمل مین اور بچا اپنے تئین شیطان سے اور اوسکی مکر سی والا مارتا ہی راہ اوسکی اپنی
مددگارون کو ہمراہ لیکر سپہ ہمانی کی حضرت نبی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتے
تھوڑی سی سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو واورا خیر جملہ کی معنی یہ ہین کہ اصول اسکی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین جسکی طرف اشارہ کیا اسد تعالی
نی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیرا لا آمر فرمایا ان اسد اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ وَعَنْ اَنَسٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْخَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم
نی کہ فرماوی گا اسد تعالی کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتونکو کہ تعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو
یعنے بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہی مجسے کسی جگہہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی
ف ڈرا ہی مجسے یعنی بچ کر کسی گناہ کی گناہون مین سی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر سی اخلاص اور وہ ایک جاننا اسد کا ہی خالص دل سی اور صدق نیت سی اور اتمام کا ذکر کرتے
ہین اسکا زبان سی بھی مطابق سے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اسد خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد
خوف سی بند کرنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگانا اونکا طاعات مین اور وہ صدیث نفس یعنی وسوسہ ایسی حرکت ہی کہ جسمین نام
کہا جاتا اوسکا خوف اور حقیقت اوسکی یعنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پھر پھرتا ہی دل طرف غفلت کے
کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوی تجکو کیا تو ڈرتا ہی اسد سی تو سکوت کر اچہی کہ اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جھوٹ بولا تو شاید
کیا ساتہ اسکی طرف وس خوف کی کہ وہ باز رکھتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد
کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اسد تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین لیجاوی اول ہی سے
بہشت مین بھیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُہُمْ وَجِلَۃٌ اَہُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ
لَا یَا ابْنَۃَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّہُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَہُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْہُمْ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلی
اسد علیہ وسلم سی مطلب اس آیت کی یعنی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین جو چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان
ہین یعنی بخوف سے کہ نہ قبول ہو اون سی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور یا خوف ہون اوسمین آیا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی
ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور
چوری کرتی ہین و لیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی ڈرتی ہین کہ نہ قبول ہو
اونسی یہ لیلا اسکی کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی نہایت رغبت کرتی
ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سئیات پر اور
آیت مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون ... یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون

ہین وقرائین ہین قرارت قرأ سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتھ پیش سے کی فعل مضارع ایتاہی اورآتو ساتھ مد ہمزہ کی فعل ماضی اوسکے ہی وا اعطا
عطا یعنی دیتی کی جیسے کہ معنے اسکی بیان کیی گئی اور قرارت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق ایتان سے معنی یکارکرنیکی اور معنی اسکی یہ ہین کہ
وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچھ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرارت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین بہی
اوپر لفظ قرارت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرارت دوسری کی ہو طیبی نی تفسیر جاج کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین
مراد قرارت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی وہ مراد ہی کہ گمان کیا
عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہی خیر وشر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتھ قول حق
سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قرارتون
کی نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادات مالیہ کی جیسے کہ شاذہ متعلق
ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرارت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ
دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہو گی دونون طرح کی عبادتون کو ۔ع۔ **وعن**
اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ
اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت
ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اوٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو
یعنی ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب وثواب اوسکا تا کہ ہو تم درمیان خوف رجا کی
اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا
کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہو گی اور سب مر جاوین گی پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہین گے
قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھ
اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو
مراد اوس سی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہے ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تا کہ مشغول ہو وین ذکر اللہ مین اور تہجد مین ع۔ اس مین
اشارہ ہی طرف مستحب ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور حضور کو اور
آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا
کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی ہول نی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا
رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکے ہین ۔ع۔
وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ
ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا
تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى

صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا
أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي
الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اونہی نے کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکھا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو
ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنے سی اور کلام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی
موت ہے پس بہت رکہو فکر کاٹنی والی لذتونکا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتہ زبان قال کے یا زبان
حال کے پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا یعنی دوری کا کہ جو مجھمین آیا اپنی لوگ و آشنا ؤن سی اور اپنی گہر سی پڑا پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین
ہون گہر تنہائی کا یعنی یہین نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع
مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سی حق نسبت مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا
نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہپر آجکی دن اور رہا تو مقہور و مجبور طرف
میری پس نزدیک ہی کہ دیکہی گا تو نیکی کرنی میری ساتہ تیرے یعنی ساتہ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نی پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس
بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی
لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوسمین جگہہ اپنی اور آتی ہی اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی
اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی
بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسے کہ نا آشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ
مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہپر آج کے
دن اور رہا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہی گا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نی پس ملتی ہی قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین
پسلیاں اوسکے یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نی اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی کہانی صورت
اختلاف پسلیون کے ساتہ اونگلیون اپنی کی یعنی داخل کین بعضی اونگلیاں اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے کہ متعین کیے جاتی ہین واسطی اوس کافر کی
ستر اژدہا اگر ایک اون مین سی پہنکار ماری زمین مین تو نہ اوگائی زمین کچہہ جبتک کہ باقی ہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین
اوسکو یہانتک کہ پونچایا جاوی اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کی ہی یا گڑہا ہی گڑہون آگ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی
لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہی غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی
نی کہتی سنے ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہے

نہ دور ہیں کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسیکو اپنی امر میں یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ
پیچھے اونکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اونکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت
حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہون گھر کیڑون کا یعنی بس نہیں لائق ہے کہ یہ ہو بہت مقصود
تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کہانے کی چیزون اور پینے کی چیزون سے اسلیئے کہ انجام کار اونکا فنا ہے اور نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح پس سبب
صدق ہے عمل کا کہا ہے بعضون نے کہ پیدا ہوتی ہین کیڑے بدبو سے اور کہا جاتی ہین اعضا کو پھر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہے بسبب بھوک کی اور مستثنی ہین اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیئے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کی حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر کے وشتائی اونکی افضل ہے شہیدون کے خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہ کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت
دشمن نزدیک میرے اونمین سے کہ چلتے تھے مجھپر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہے عادت
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی ہے واسطے پردہ پوشی اوسکے
کی ہے یا اسلیئے کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور سپر
اژدہا احتمال ہے اسمین تحدید کا اور تکثیر کا اور مؤید ہے دوسری احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ مسلط
ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ۱۲ وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا اونسے کہ عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئے
آپ پر آثار ضعف کی پہلے پہونچنے بڑی عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنون اوسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے ف
یعنے جو سورتیں مانند اسکی ہین کہ جن مین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے لیں اونکی مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کیطرف
کہ دیکھیے کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہ حال ہو گیا ہے میرا ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ
قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا ابوبکر نے یارسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئے آپ فرمایا بوڑہا کردیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند انکی نے کہ جن مین ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے وَذُكِرَ
حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ
الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک ہین بیچ آنکھون تمہاری کی بال سے یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور
تم چہوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات سے اور اونکی کرنے سے نہیں ڈرتی تھے ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانے مین
موبقات سے یعنی ہلاک کرنیوالون مین سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوی بدن انبیا کے ۱۲ نہ گمان کر تو ان لوگون کو کہ قتل کئے گئے راہ میں اللہ کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک رب اپنے کے ۱۲

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ دور رکھہ اپنے تئین اون گناہون سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ اون گناہون کی لیے خدای تعالی کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کیے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہے کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اوسمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پہ جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنے تمہارے کی کبائر سے نہ بسبب بچنے کی کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چھوٹی گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلا شبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نی ۱۲ع

وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کے کہا ابو بردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کے ای ابو موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکے اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاصی ہووین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کیے ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئی ہماری ہاتہ پر یعنی بسبب ہماری بہت دمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اونکی یعنی ثواب چیزون کی کہ کی تہی تا زیادہ
اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میرے نے یعنی حضرت عمر رضی لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہ
مین ہے البتہ دوست کہتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہین مین نے ثابت اور باقی رہین واسطی
ہماری اور یہ جو کچہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارا
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہونچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہوے طاعت ناقص با موجب عفو ان الشود
ارضیم کرید علت عصیان نشود ہذا اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ہمنی اور یکمان اونکی قبولیت کا
رکہتے ہین باقی رہین تو نہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کئی ہین ہمنے وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے
ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا ہی نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہمنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ
اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چہپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات
وسئیات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ رض کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہ کہ فضل کری اللہ ساتہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو ساتہ نیککارون کے
بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی
مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سے اور مقام اوسکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سے یہ کچہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَنُطْقِیْ ذِكْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتہ نو چیزون کی ایک تو
ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل و جسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی
تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب
اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو
یعنی فقر مین شعلہ و جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک

کرون اوسی کہ کاٹی مجہسے یعنے اگر کوئی ناتی دار مجہسے انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سے کہ ظلم کری مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتہ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہے ساتہ معروف کے نقل کے یہ رزین نی **ف** یعنی اس حدیث مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچہی بات کی اور نہی عن المنکر کی سیلی کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہے اچہی بات کرنیکو اور بری بات کے کرنیکو اور خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہے تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خالق و حق کی کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی یعنے تہوڑا سا سبب خوف خدا کی پہر پہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر مگر کہ حرام کری گا اوسکو اللہ آگ پر

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان تغییر و تبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسرے حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بیرغبت تہی دنیا سی اور مغرور نتہے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو ای مخاطب اون میں ایک قابل سواری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ اوٹہانی پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کے لیی ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سے ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون میں سے کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد انسے آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی ہیں اور مراد عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کہا گیا ہی

ہی چنانچہ اسلیی بعضی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکہا اونہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی ہیں کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین او رمخلص ونیین تہوڑی ہین او رحق سبحانہ تعالی نے
آگاہ کیا اس معنے پر کئی آیتون مین ایک ون مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ماہم
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا
بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور
روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون ان لوگون
کی کہ پہلی تم سے تہے بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی مراد ہی اس سی موافقت اور مطابقت یعنی متابعت اگلون کے
ہیچ ہیچ سب کامون مین یہانتک کہ اگر بیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اوسکے
عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سے تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود ونصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود
ونصاری نہیں ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود ونصاری سے ہین نقل کی یہ بخاری او رمسلم نی **ف** سنن ساتہ
پیش سین کے جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا وبدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سے
بعد انبیاء اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا **وعن**
مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ
الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جب اول
گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہیں پروا کریگا
اونکی اللہ پروا کرنا یعنے کچہ قدر واعتبار نہیں کریگا اونکی نقل کی یہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک
ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی اونکے
بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹی فارس وروم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس وروم کو بندی کرین گی اور
خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا اونکی آن کر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو
اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس
اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا
پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچہ کہ کیا اور
لفظ مطیطاء ساتہ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود ومقصور اتراتی ہوئی اور ہاتہ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی

اور طیبی اور بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوٰۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھ ایک ہی کی درمیان دو طا کی ہی یہ دوسری بعد از طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بہی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف ی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہے بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۱۲ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطانکو اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہ آوی گی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ قدرت بدون اور فاسقون کی پڑی گا نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مندترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب سے کہ کہا علی رضی نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوئی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین ایس آئی ہمپر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوئی ساتہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اس وسکے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب و تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلی گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلی گا بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول وقت ایک لباس پہنی گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور کہا جاوی گا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹہایا جائی گا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین کے ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کے اور ڈہانکو گی تم اپنی گہرونکو یعنی اپنی دیوارون پر دیوارگیریان لگاؤ گی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف

بیچ لباس و طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکھتے ہوں گے بہتر ہوں گے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یوں نہیں ہے کہ اوس روز میں بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہے میں نے اسکے ماں اور باپ کو کہ کہلاتے تہے اوسکو خوشترین طعاموں کا اور دیکہا ہے میں نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکہتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہیں اجلا اور فضلاے صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تہے جاہلیت میں متنعم ترین لوگوں کے طعام و لباس میں اور جب مسلمان ہوئے سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد میں اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تہے یا کچہ زیادہ اور ظاہر یہ سمجہا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تہے عزیز اپنی قوم میں اور مستغرق تہے نعمت میں اور اب یہ حال ہوا لیکن آخر بات کی کچہہ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت میں اور عمرؓ میں جبکہ روئے عمرؓ آنحضرت کو دیکہکر لیٹے ہوئے کہری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے عیش کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام میں ہے اے عمر کیا نہیں راضی تو اس سے کہ اونکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت میں اختیار کرنا زہد کا دنیا میں اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اون چیزوں کی کہ مددگار ہیں عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کی واسطے علما و مؤید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم الخ اور تم آجکے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا میں اور نہیں فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اوسکے کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتہ تحصیل کسب مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کی کہ وہ اقویاء ہیں ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکے کا ضعفا میں سے اور مؤید ہے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس میں ابن عمر سے بطریق مرفوع کے مازویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له کہتا ہوں میں کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ میں پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی میں تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار میں *

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانے کے لوگوں میں اپنے دین پر یعنی نگاہ رکہنے امر دین اپنے کی ساتہ ترک کرنے دنیا ہی کے مانند مٹھی میں لینے والے انگارے کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انکاری کا اور صبر کرنا اوپر شور ہی اسی ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوپر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے اور غلبۂ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوپر حق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَھْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہون یعنے مسلمان ایک راہی پر ہون اور متفق ہون آپس مین مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سی ایسی کہ تم عمل کروگی ساتہ اوس چیز کی کہ کتاب و سنت مین ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچہی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری پہر ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتونکی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا سا حال رکہتی ہین یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی اوس چیز کو کہ اوسکی ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوا امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسی کہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہی انتہی **وعن** ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضے اونکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارے کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اونکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سے اور بلا مانع اور بلا حفظہ کی جمع ہوتی اور کہاتی ہین یعنے اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہو کہ نگلتے ہین اور ہلاک کرتی ہین اوسکو پس کہانی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نی کہ یہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہو ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوت و شجاعت ہوگی تم مین اور البتہ نکالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنون کے سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلون مین ضعف و سستی کہا کہنی والی نے یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہماری دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگے اور موت کو ناخوش رکہوگے نہین سکنے کی اور نہ دلاوری کرسکوگی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس قال ما ظهر الغلول في قوم إلا ألقى الله في قلوبهم الرعب ولا فشا الزنا في قوم إلا كثر فيهم الموت ولا نقص قوم المكيال والميزان إلا قطع عنهم الرزق ولا حكم قوم بغير حق إلا فشا فيهم الدم ولا ختر قوم بالعهد إلا سلط عليهم العدو رواه مالك روایت ہی ابن عباس سے کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور مانند اونکی مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتہ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی احکام مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتے ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی یہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اونپر دشمن کہ اللہ تعالے مسلط کرتا اوسکو نقل کیے یہ مالک نے

باب

یہ باب ہے بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کی ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنے فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عياض بن حمار المجاشعي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم في خطبته ألا إن ربي أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته عبدا حلال وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانا وإن الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم عربهم وعجمهم إلا بقايا من أهل الكتاب وقال إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك وأنزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه نائما ويقظان وإن الله أمرني أن أحرق قريشا فقلت إذا يثلغوا رأسي فيدعوه خبزة قال استخرجهم كما أخرجوك واغزهم نغزك وأنفق فسننفق عليك وابعث جيشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن أطاعك من عصاك رواه مسلم روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتہ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نے آج کے دن مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہین کر سکتا جیسے کہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسے کہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سے اور حرام کی شیاطین نے اونپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطے اونکی یعنی جو کیا تہا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ مین ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتہ میری اوس چیز کو کہ نہین اتاری مینے ساتہ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکے غالب آوین یعنے بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچہ دلیل و حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین رکہتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض کہا اونکو عرب اونکی کو اور عجم اونکی کو یعنی
مبغوض کہا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہونی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب
کفر اونکی کی کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹا
اللہ کی ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت تھی اوپر دین و ایمان کی ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف و تبدیل نہ کیا
دین اونکی اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہین بھیجا ہی مین نی تجکو پیغمبر کر مگر اسلیے کہ آزمایش
کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہین
تجھپر یا کفر کرتی ہین اور بھیجی مین نی تجھپر ایک کتاب کہ نہین ہوتا اور نہین مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سی دھوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک اوسمین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہ نابود ہون اور کچھ اثر نہ رہی اونکا پس کہا مین نی ای پروردگار میری اوسوقت کچلین گے سر میرا پس کر دینگے میرے سر کو مانند روٹی کے
یعنی کر دینگی اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ مین اونسی کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اوپر غالب آونگا لشکر میرا کم ہی
اور وہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہون نی تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرینگی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرینگی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگون پر اموال اور اگر نہ رکہتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور بہم پہنچا دینگی اوسکو تیری لیی اور بھیج اونپر لشکر بھیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچ ہزار فرشتی واسطے
مدد لشکر اسلام کی بھیجی اور مشرک اوس دن ہزار تھی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجھپر ساتھ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجسے اور فرمانبرداری نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نی

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہ اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہوگیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر
اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین کہ پڑھتی
تھی سوتی مین اور عجب اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سی دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا ورد پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر مین
سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نی بہی پڑہین دس آیتین اور چپ رہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نی
یہ ماجرا کسی اپنی یاری سی پس موقوف ہوئی یہ بات ٭ ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی

اجتمعوا فقال ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي قالوا نعم
ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر
اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونے جبکہ اتری
آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑھی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد
عدی کی واسطی فرقوں قریش کی یہاں تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو یہ کہ ایک
لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہوں نے ہاں اسلیے کہ نہیں تجربہ کیا ہمنی تم
مگر سچ کا اور نہیں سنا ہمنی تم سے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق میں خبر دیتا ہوں اور ڈراتا ہوں
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجھپر تو اوتری گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی
تمام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام میں کیا اسی بات نادرست کی لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہو جیو دونوں
ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے قریش قبیلہ ہے
باپ تکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکی بطون اور افخاذ ہیں حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اونکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سے اونکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس وادی سے کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی
کی کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتھوں کی ہلاک ہونی سے ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتوں کو ہلاکت میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد دونوں ہاتھوں سے دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونوں جہان
اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ ہاتھوں کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتھر اوٹھایا
تا آنحضرت پر پھینکے وفي رواية نادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل راى العدو فانطلق
يربا اهله فخشي ان يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے
بیٹوں عبد مناف کی نہیں ہے حال میرا اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس کیا وہ
شخص نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑھی تا آواز
اوسکی سنیں پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاویں دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچیں طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا او لفظ یا صباحاہ ساتھ جزمہ ہ کی ایک
کلمہ ہے واسطی ڈرانے ایک امر دہشتناک سے کہتی ہیں اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہیں
صبح کو تا اوس سے آگاہ ہوں اور معنی یہ ہیں کہ اے قوم مجھکو غارت کرنی سے ساتھ پہلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے
فرمایا مجھکو اللہ کی عذاب سے ساتھ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی شرع **وعن** ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك
الاقربين دعا النبي صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لوي انقذوا انفسكم
من النار يا بني مرة بن كعب انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد شمس انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد مناف

انقذوا انفسکم من النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار
ویا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلّها ببلالہا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسی اپنی یہ حدیث ساتہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابو ہریرہ سی کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنی کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کے یعنے پکارا اونکو ساتہ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتہ بعض کے پھر بیان کی راوی نی کیفیت عموم و خصوص کے کہ پس ملایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ سبب اوسکی آگ دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیے عذاب خدا سی کسی چیز کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے مجہپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہ تری اوسکی کی اور ساتہ پانی صلہ اور احسان کے بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کے یہ مسلم نی **ف** لوئی ساتہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتہ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہ پیش میم کی اور تشدید رے کی باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فرق اسکا نیچے واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل اس ڈرانی کی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سی اللہ کی عذاب مین سی کچہہ بہی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی امر آیت سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتہ تری اوسکی کی یعنی ساتہ صلہ اوسکی کی اور ساتہ احسان کرنی کی اون سی اور حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطے معنی وصل کی اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈرلانا اور مبالغہ ہی اور مین والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کے لیے چہ جای اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہ بہی سکتا ہے کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو ع ح

وفی المتفق علیہ یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس ابن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خرید واپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کی نہین دفع کرسکتا مین تمسے
عذاب اللہ سی کچھ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سے کچھ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تم سی عذاب اللہ سی کچھ ای صفیہ پھپھی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کا عذاب کچھ ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسی جو چاہے میری مال
مین سے نہین دور کرسکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ **ف** بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ
میری مال مین سے یہ بات کچھ نہین پیدا کرتی ہے اوسکو آیت و وجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کی سب
قول مفسرین کی اور دوسرا اسکی اطلاق مال کا تھوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تھا اور
باوجود اسکی یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک مین ہو کا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک مین نہین ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میری یہ امت
یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی نسبت اور امتون کی بسبب نبی اونکی کی رحمۃ للعالمین ہین نہین
عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیے یہ ابوداود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب اونکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی بیچ قول
اللہ تعالی کی من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن ہے یہ کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہین اور کہا مظہر نی کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین پاجائی گا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کری
اللہ تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سے ۱۲ ع زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافرون اور مبتدعون کی ساتھ ہی
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کیسی سے
تا برزخ مین خالص کر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب دیکھین گی نہ ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً
ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِي الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ وَيُرْزَقُوْنَ
عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین

اور بہ ساتھ ... کی ہی بیہقی نے روایت ابو ثعلبہ سی اور حذیفہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت کی اور رحمت کی تھا پہر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پہر ہوگا امر بادشاہت
گزندہ پہر ہوگی والا ہی بیکار تکبر اور تجبر اور حد سی گذرنا اور فساد بڑہتا ہی زمین میں حلال جانین گے یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانین گے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دی جاوینگے
باوجود ان کامون کی اور مدد دی جاوینگی اوپر کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیی جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی دوزخ کی لیی اور شاید کہ اللہ تعالی کو اسمین کچہ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین گی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کیا یہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** لفظ بدا ساتھ الف کی ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کی ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکہتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا او سمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہ مہینی باقی
مین حضرت امام حسن پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عض کے معنے ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی معنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگو نپر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ ایسی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی ایسی کہ نادر پر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ و لک بُری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی
ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہہری خلافت ظالمون کی ہاتہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیی مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیی کہا ہی ہماری بعضی علما نے کہ جو کوئی کہے
کہ ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجود کے
شہرین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف و بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہ تہی حالانکہ شہر والے
ملت حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت کے مین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کے کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پاویں جاوین اونمین ہزارون اہل حرب لیکن اون مین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس قلعہ مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ و ما لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ہی ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ؎ ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الرَّاوِیْ

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی تحقیق اول او چیز کا کہ اولٹا جاوی گا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین باین طریق کہ نام کہینگے اوسکا اور نام سواے شراب کی پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** لفظ یکفا ساتہ صیغہ مجہول کے ہی معنی کفا سی بمعنے اوندہانی باسن کے تاکہ بہی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہوگیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کی اول ما یکفا پس بیان کی اوسی نے خبر محذوف ساتہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہ ہی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاوینگے احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگون کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسیکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہین گی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اونکی کے اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سی پیوین گی یا بناوین گی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہے اور حلال جانینگے حقیقۃ پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونسی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہی گا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا نبوت کو اللہ تعالی یعنے ساتہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنے کاٹنی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے

روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ سے جب بادشاہ ہوئی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی حسن بصری نے طرف انکے کہ بیشک والا تھا مین اونکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید کہتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیگئی پیچہی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی سے کے پس خوش ہوئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو مرور کہتا ہی کہنی والا اسماء دونون ضمیرین کی عمر بن عبد العزیز نقل کیے یہ احمد نے اپنے مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن

یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے بمعنی آزمایش اور خوش کرنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتھ اوسکی اور آتی معنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیے کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصا باب فضائل و مناقب کے اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ نہین کہنا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتھ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ متفق علیہ روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قصہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتے ہین اسکو مفصل یعنی کہ واقع ہوا ہی انکو کچہہ نسیان کہ جو خاصہ انسان سی ہی اور مین بہی انہین مین سے ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتھ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو تشخص یعنی ایسی ہی ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ مادامت السموات والارض والآخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ھواہ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی یعنی حذیفہ سی کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی پیش کیے جاوینگے اور کیے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی یعنی جیسے کہ ملا یا گیا ساتھ اون فتنون کے نشان کیا جاوے گا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوے

انسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر فتنون کی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ نہین
کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی دل ہونگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہے بلکہ سختی اور قوت بہی ملحوظ ہی اور ضرر
نہین کریگا واسطے حکے دل مین کوئی فتنہ جبتک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند بادیہ الٹی کی کہ جو کچھ اوسمین
ہو گر پڑی یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی و معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو منکر اور جو چیز
کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوای نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا تابع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ
اچھی یا بری نقل کی یہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت
کیا ہی اول تو ساتہ پیش عین کی اور دال مہملہ کی اور یہ مشہور تر ہی اور روایتون سے اور معنی اسکی یہ ہین کہ آوینگی فتنی لوگون پر ایک بعد دوسرے کی جیسا کہ دراتی بنتی ہین
بیچ بننی بوریی کی ایک بعد دوسری کے یا مراد تشبیہ پیش آنی فتنون کی ہی لوگون پر ساتہ پیش آنی بوریی کی تنکون کے اوسکی بننی والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی یعنی مانند چمٹنے اور تاثیر کرنی اوسکی کی بیچ بدن سونیوالی کی اور دوسری ساتہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی
اور معنی اوسکی پناہ چاہتی ہین ہم اللہ تعالی سی فتنون کی شر سی جیسا کہ اثنای کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ
اور تیسری زبر سی عین کی ساتہ دال مہملہ کی اور مراد عود اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی یعنی پہر بار بار اور روایت پہلی ساتہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی
اور دوسری اور تیسری ساتہ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور
فتنہ اسمین ہو گیا اور سمایا اور رچ گیا رنگ اوسکا مانند جیسا کہ در آتا ہی رنگ کپڑی مین اور اشراب پینا رنگ کا کپڑی مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا
واشربوا فی قلوبہم العجل بہی اسی قبیل سے ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کی کہ چہوٹی لکڑی وغیرہ کی اسنی مین ہو جاتا ہی اور معنی نقطہ کی بہی آتا ہی اور
معنی نقطہ کی اوس چیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتہ تا کی پڑہا ہی بر تقدیر تی کی ضمیر پہرتی ہی انسان کیطرف
کہ مفہوم ہوتا ہے سیاق کلام سی اور بر تقدیریت کی پہرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتہ زبر میم اور جزم ری اور تشدید دال کی سیاہ اور
خاکستر رنگ ہے ساتہ پیش ری کی خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتہ ہمزہ مکسورہ کی بعد با کی آیا ہی ع ع **وعنہ**
قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين رأيت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر
قلوب الرجال ثم علموا من القرآن ثم علموا من السنة وحدثنا عن رفعها قال ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه
فيظل اثرها مثل اثر الوكت ثم ينام النومة فتقبض فيبقى اثرها مثل اثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه
منتبرا وليس فيه شيء ويصبح الناس يتبايعون فلا يكاد احد يؤدي الامانة فيقال ان في فلان رجلا امينا ويقال
للرجل ما اعقله وما اظرفه وما اجلده وما في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان متفق عليه اور روایت ہے اوسی
حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکہی مین نی ایک اونمین سی یعنی
وہ امر امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدق اوسکا بہی واقع ہو **ف** یعنی وہ اوٹہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے
یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیت کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض
الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسا کہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ مین فلا یکاد احد یؤدی الامانۃ
وہ بہی معنی ہی اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی دلون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی ہم کو کہ تحقیق امانت یعنی

ف اس سے ظاہر ہوتی دو حدیثون سی قرآن اونکی باب مین کہا نووی نی کہ حدیث اول حدیث ان الامانۃ نزلت الی آخرہ اور دوسری حدیث عن رفعہا ۱۲ لمعات

ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین **ف** یعنی اول ایمان اترا لوگون کی لونہیاد اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنے کا کتاب و سنت پر جیسیکہ
فرمایا **ترجمہ** پہر جانا لیعنے ساتہ نور ایمان کے قرآن سے **ف** یعنی احکام اجب ہین یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سے **ترجمہ** پہر جانا
سنت سے **ف** کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل و علا سے سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کے اور بہیجنے رسولون کے جسکو سابقہ
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہ بہی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی مرتبہ ایمان کا
ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی کی جڑ لوگون مین ساتہ کتاب و سنت کے بہی اوسکو موید اور موکد کیا ہی اور حدیث دال ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ رسول
مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہہ جانے اور کم ہونی امانت کے کہ بعد زمانی آنحضرت کے ہوگی جیسیکہ کہا
ترجمہ اور حدیث کہی ہمسے اوٹہنی امانت کی ہی **ف** یعنی اوٹہہ جانی ثمرہ ایمان کی ہی اور ناقص ہو جانے اوسکی سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر مین **ترجمہ** فرمایا حضرت نے یعنے بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سویگا شخص سونا **ف** یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب
اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سے **ترجمہ** پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سے یعنے بعضے انوار اور ثمرات اوسکے
کم اور ناقص ہو جاوینگے پس ہو جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی **ف** اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی ہی علامت اور بقیہ اوسکی ہی اور
وکت ساتہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین خلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نے
کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کے سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب واسطے دہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال اپنی
تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوس سے نشان باقی نہ دیکہیگا **ترجمہ** پہر سوویگا شخص وہ سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تہا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کے **ف** مجل ساتہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتہ کا کام کرنی سے کہ جسکو گہٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہ قول اپنی کی **ترجمہ** مانند انگاری کے یعنے وہ اثر مجل کا مانند انگاری کے
کہ لنڈہاوی تو اوسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکہی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کچہہ اور نہ جاوے کہائی دیتا
ہی کوئی چیز کہ کام آوے **ف** بلکہ پانی خراب ہے اسی طرح شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل سے نکل گیا اصل اوسکا ظاہر دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور
وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کے ہی کہ دل مین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر
وکت سے اور مناسب ہی یہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ مجل ایک چیز خالی ہی فائدہ ہی قلیل و حقیر کا وکت سے
اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ہی **ف** کہا صاحب تحریر نی معنی حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلونسے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوس سے
زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچہہ اور اوس مین سے ہوگا مانند
مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سے پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونے اوسکی کے
دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی کی لمبین اور اوسکی پیچہی تاریکی کی آنی کو ساتہ انگاریکی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کرے
اوس مین اور زائل ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علمائین سے کہ مراد یہ ہی کہ امانت اوٹہہ جاوی گی لوگون سے بسبب زائل ہونی اونکے
بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگین گے اپنی نیند سے نہین پاوین گی اپنی دلون کو اوس حالت پر کہ تہی اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند
مجل کے اور مجل اگرچہ مقصد سے لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہی اور یہ اقل ہی مرتبہ پہلی سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی
کہ ارادہ کیا ساتہ اوسکی خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اوسکی کی **ترجمہ** اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرینگی آپسمین اور نہین قریب

کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگونکی حق میں کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون میں تحقیق بیچ فلانی قبیلہ
کی یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان جو امانتدار اور کہا جاویگا واسطے اوس زمانہ میں کسی شخص کے **ف** یعنی دنیا دارون
مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی او رشاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکو کہینگے **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہے
کاروبار دنیا میں او رمعیشت میں اور کیا خوش اندام اور خوش رو اور زبان آور و خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے اوسکی دل میں رائی
دانہ کی برابر ایمان **ف** احتمال ہے مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اوسکی کمال کے واللہ اعلم اور حاصل یہ ہے کہ تعریف کرینگے اوسکی کثرت عقل اور ظرافت
اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اوس سے اور نہیں تعریف کرینگے کسی کے کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی
برباد ہونا ہو اگرچہ دنیا دار اوسکو خوب جانیں اور بسبب اوسکی تعریف کریں اور معتبر تعریف ساتھ تقوی اور قوت ایمانی کی ہے **متفق علیہ وعنہ** قال کان الناس

يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني قال قلت يا رسول الله إنا كنا في
جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن
قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم
دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا
قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل
تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك متفق عليه وفي رواية لمسلم قال يكون بعدي
أئمة لا يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي وسيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان إنس قال حذيفة
قلت كيف أصنع يا رسول الله إن أدركت ذلك قال تسمع وتطيع للأمير وإن ضرب ظهرك وأخذ مالك فاسمع وأطع

اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے لوگ یعنی اکثر اونکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اوسکو یا وسعت رزق
تاکہ خوش ہوویں ساتھ اوسکی اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کی آخرت پر **ترجمہ** اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ تنگی ہی وسعت رزق پر
واسطے خوف سے اس بات کی کہ پہنچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطے خوف اسکی کہ اوس شر سے مجکو پہنچے بسبب اسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکمانے اور بعض فضلا
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کی استعمال دوا کی اور اسی کلمہ توحید میں اشارہ ہے اوسکی طرف کہ نفی کی ماسوی سے پہلے ثابت کیا مولی کو اور کہا
طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سستی ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اوسکا ہے **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ
تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی اول اسلام میں کہ غالب تھا ہم میں جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور آخرت کی اور جو چیزیں کہ تابع ہے اونکی یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ
شر عطف تفسیری ہے یا مراد اوس سے کفر ہے پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے **ترجمہ** پس لایا ہماری پاس اللہ اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے ہمراہ برکت بعثت آپکی اور مقصود
اس کنایہ ہے کہ دور کیے اللہ نے شر سے ساتھ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کے **ترجمہ** پس کیا بیچ اس خیر کی کچھ شر ہونیوالا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہے کی بعد اس خیر کی شر
کہا میں نے اور کیا پیچھے اوس شر کی خیر ہوگی کہ پھر دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر میں بعد شر کی آنیکی کدورت ہوگی **ف** دخن ساتھ
زبر خ اور دال کے بمعنے دخان کے یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگون کے اوس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل میں تھے نہیں ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال
صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بدساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے
ترجمہ کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت اور تاریکی اوس خیر کے فرمایا کدورت کہ کہی میں نے کنایہ ہے ایسی قوم کی پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میری

اور راہ بتاوینگے لوگونکو غیر راہ میری کی اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو اونسی کار وبار دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی منکر و
معروف اور مشروع و نامشروع دونوں نہیں جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سے نعم و فیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سے یہی ہی کہا بعضوں نے
کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہیں کہ واقع ہوئی وقت عثمان رض کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و
تنکر سے امیر ہیں کہ پیدا ہوئی بعد اونکی پس تھے بعضے اونکی تمسک کرتی ساتھ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضے وہ تھی کہ بلاتی تھی طرف بدعت کے اور ظلم کرتی تھی یا بعضی اون میں سے
وہ تھی عمل کرتی تھی اچھی کبھی اور عمل کرتی تھی بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی مو دنیا نہ کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا
اور رعایت کرتی تھی امر آخرت کی جیسیکہ حال بعضی امرائی زمانہ ہماری کا ہی و بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان رض کا اور ما بعد اسکے کا ہی مراد خیر ثانی سے وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضی امرا ہی مانند زیاد کی عراق میں ہوا ت کہا میں نے اور آیا ہی بعد اس خیر کے
شر اور فرمایا ہاں بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازوں دوزخ کی کھڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگونکو طرف گمراہی کی اور روکینگے اون کو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کی فریبوں کے گمراہ نہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی کیونکو سبب واسطے داخل کرنی اونکی کی اونکو جہنم میں اور
داخل ہونی اونکی کی اوسمیں اور گمراہ اسی قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازوں جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالونکی اور جاوے طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمیں ف ع اور نہ ہوگا سبب پڑنی اوسکی کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں قائم
ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن میں نہیں پائی جاوینگی شروط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازوں
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے بیان کیجیے احوال اونکا
یعنے کیا وہ ہم میں سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہمارے سے یا ابنائی جنس ہماری سے یا اہل ملت ہماری سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانوں ہماری کے ف ع یعنی عربی
ہیں یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمتوں کے حال آنکہ نہیں ہوگی اونکی دلمیں بھلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کروں
اونسی اگر پاوے مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہوں اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہا میں نے اگر نہو مسلمانوں کے لیے جماعت یعنی متفق اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کروں فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقوں سی اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتھ
لازم پکڑنی جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنی کی ساتھ اوسکی جنگل میں اور ساتھ اوٹھانی شدائد اور مشقتوں کی اور چبانی کھاس لکڑی کی اور قناعت
کرنیکی ساتھ اوس کھاس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوی اور پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہیں چلینگے سیدھی راہ پر میری یعنی من جہۃ العلم اور نہیں پکڑینگے روش طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنے یہ ہیں کہ نہیں عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور اوٹھینگے اوس زمانہ میں کتنے اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانوں کے سے ہونگے یعنی ظلمت میں
اور قساوت میں اور وسوسوں میں اور فریب دینے میں عقلوں کی سدہ اور خواہشوں فاسدہ میں بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کیسی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے کیا کار کروں میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں اوس وقت کو فرمایا سنا تو یعنی جو کچھ کہی میر اور فرمانبرداری
کرنا امیر کے یعنی اوسے بچنے میں کہ نہیں ہے گناہ اوسمیں اگرچہ مارے جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوے
مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول اور معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر ذلت کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کریں تو اور ہی بات ہے
لیکن بلا ہے اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنا اور اطاعت کرنا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وعن** ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ

مؤمنا ويمسي كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلد
کرو ساتھ اعمال نیک کے اون فتنوں کے پہنچنے سے جو مانند ٹکڑوں اندہیری رات کے ہونگے ف ع کہ معلوم نہیں کر سکینگے سبب اونکا اور راہ نہیں ملیگی خلاصی کی اونسے یعنی پہلی اس سے کہ آوے فتنے
پیش آویں کام نیک کرو کہ اوس وقت میں میسر نہیں ہونگے اور بیچ محنت اور بلاؤں کی گرفتار ہووگی اور حال لوگوں کا اوس وقت میں ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع
یعنی مومن ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اوسکے کے ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافروں کا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ صبح کریگا حلال میں کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نے اور شام کریگا حلال
میں کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور برعکس اوسکے اور حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا دین میں اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمیں کئی وجہ ہیں ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت
مسلمانوں کے قتال واسطے صرف عصبیت اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانونکی اور لیوینگے
اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضی لوگ کہ یہ حق پر ہیں اور فتوی دینگے اونکو بعضی علماء بد اوپر جائز ہونے اون چیزونکی کے کرینگے
قسم خونریزی اور لینے اموال اور زنا اور حرام چیزونکی اور تیسرے جو کچھ کہ جاری ہی درمیان لوگوں کی مخالف شرع کی چیزوں میں معاملات بیع و شراء وغیرہ میں پس حلال جانینگے اونکو
واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ یہ ہوگا بسبب استحالہ فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتوں میں اور
درماندگی اونہیں تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اونکی کی اون امروں میں کہ دین اسلام سے نہیں ہیں اور جائز ہی کہ یہ معنی ہوں کہ صبح کریگا
ساتھ ایمان کے بسبب حرمت کرنی خون اور مال اور آبرو مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی کی انتہی یہ مراد فتنوں سے جنگ و قتال ہی اور یہی اول مناسب ہے ساتھ قول
حضرت کے کہ بیچیگا دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کی نقل کیے مسلم نے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد
فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا
فليعذ به متفق عليه وفي رواية لمسلم قال تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم والقائم
فيها خير من الساعي فمن وجد ملجأ او معاذا فليستعذ به اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنی بڑے بہت پس بیٹہنے والا اون فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے ف ع اسلیے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہی سب چیز کو کہ نہیں دیکھتا سنتا اوسکو بیٹھا پس
ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اون فتنوں سے بسبب دیکھنی اوسکی کی اوس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اوسکو بیٹھا اور ممکن ہے یہ کہ مراد بیٹھنے والے سے ثابت رہنے والا ہو مکان میں غیر متحرک
فتنہ کا کہ واقع ہوا اوس زمانی میں اور مراد کھڑے سے وہ ہی کہ ہوا اوسمیں ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی میں ت اور کھڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالت میں
بہتر ہی چلنے والی یعنی جانیوالی سے طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالی اور جلدی چلنے والی سے طرف اوسکی پیادہ یا سوار ت جو شخص کہ
جہانکیگا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی ف ع یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی موجب پڑنیکا ہوگا اوسمیں اور خلاصی اور نجات اوسکی شر
نہیں ہے مگر بیچ دوری کے اوس سے ت جو شخص کہ پاوے جگہہ خلاصی اور رہائی کی یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب جانے کی طرف اوسکی اور
بسبب پناہ پکڑنی کی ساتھ اوسکی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی ف ع یعنی جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کی یا ساتھ اوسکی کی کہ مذکور ہوئی کہ ملجا اور
معاذ ہے یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اون دونوں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ت اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا
اوس فتنہ میں کہ خبر نہ رکہی اوس سے اور نہ سنی خبریں اوسکی بہتر ہی جاگنے سے ف ع اور غافل بیچ سونے ہی کے حکم میں ہے اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ
کو برابر ہے کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ت اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہی کھڑے سے اور کھڑا اوسمیں بہتر ہی کوشش کرنیوالے سے ف ع مراد سعی سے یہاں سعی مشی
یعنی چلنے کی ہے کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح میں ہے السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کار کرنا پس یہاں معنی اخیر مراد ہونگی ت جو شخص کہ پاوے جگہہ بھاگنے کی

یا پناہ کی پس چلی ہی کہ پناہ پکڑی ساتہ اوسکی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت آگاہ ہو پہر پایا جاویگا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنے والے سے اوسمین اور چلنے والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہووہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکی اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملی ساتہ اونٹوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکی بکریاں پس چاہیے کہ ملی ساتہ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی زمین اور گانو ومکان فتنہ سی پس چاہیے کہ ملی ساتہ زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوں اونٹ ورنہ بکریاں اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نے کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکی پاس پس چاہیے تیزی تلوار کی ساتہ پتہر کی **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنی تا کہ نجاوی طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان جو آپسمین لڑتے ہیں اونکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے تو پہر چاہیے کہ جلدی بہاگے یعنی تا کہ نہ پونہچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکی **ف** جانا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اوسکی سے اہل بدعت نے اوس شخص نے کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب فرقے مسلمانوں میں سے آپسمین لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف داری نہ کرنا اون فرقوں میں سے نہ ہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضی صحابہ کا بہی یہی ہی اور ابن عمر کہتی ہیں کہ قتال انکا پایا جاے ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی دین حق کی اور قتال کرنا ساتہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اونکی ہے یہ قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیہ تک ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے بیچ اونکی اور اگر بغی کری ایک اون دو جماعتوں میں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتہ جماعت باغیہ کے تا پہری جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا تین مرتبہ اے بار خدایا تحقیق پونہچا دی میں نے حکم تیری بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہانتک کہ لیجایا جاوی مجھکو طرف ایک صف کے اون دو صف قتال سی پس مارے مجھکو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آوی مجھکو تیر پس مار ڈالی مجھکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل ومقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پہریگا وہ قاتل تیرا ساتہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی **ف** اس عبارت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پہریگا ساتہ گناہ اپنی کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض التقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجہپر ہوتا وہ بہی اوسکی سر رہیں اسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جبر واکراہ کی اور دوسرے معنے یہ کہ پہریگا ساتہ گناہ اپنی کی کہ پہلے کرتا تہا مثل بغض وعداوت مسلمانوں کے جو سبب قتل کا ہوا اور ساتہ گناہ مارنی تیری کی کہ صادر ہوا اوس سے اب اور ہوگا دوزخیوں میں سے نقل ہے مسلم نے **ف** اور اس سے یہ سمجہا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اوس سے یہ بہی سمجہا جاتا ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتہ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنی قطرات مینہہ کی پہرے **ف** چند بکریاں کہتا ہوں

پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل میں ہے کہ اوسمین مینہ پڑتا ہی تلاش میں ہی وہان رہے اور بکریان چرا کر قوت اپنا اوس سے پیدا کرے نقل کیا یہ بخاری نے ترجمہ یہ بھاگے
یہ مسلمان اپنے دینکو ساتہہ لیکر فتنون سے تا لوگونکی ساتہ خلا ملا نکرے اور فتنہ میں نپڑے **وعن** أسامة بن زيد قال أشرف النبي صلى الله عليه و
سلم على أطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما أرى قالوا لا قال فإني لأرى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کے مکانوں میں سے **ف ح** اطم ساتہ پیش اور طا کے معنے چوبی بہار اور
قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتہ مد اول کے جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کے قلعے تہی کہ یہود وغیرہ وہان رہتے تہی اپس اسامہ بن زید کہتی ہین کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ پر ان قلعوں میں سے
چڑہے **ت** پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اوس چیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین بیچ گہرون تمہاری کی مانند پڑنے
مینہ کے نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** معنی اسکی یہہ ہین کہ دکہایا اللہ تعالی نے اپنی نبی کو کہ جسوقت کہ چڑہے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ اونکی اسلوگ پہچین
اونسی بچا دین کہ وہ مقدم ہوین گہ نین اوس کی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة أمتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتہون کئی ایک
نو جوانون کے ہی قریش میں سے نقل کیے یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلکہ ساتہ زبر دون کے بمعنے ہلاک کی اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت سے تہی اور لفظ غلمہ
ساتہ زیر غین اور جزم لام کی جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکی کی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا ہے
اوسکو ساتہ نو نہالون بیباک کی کہ ادب میں عاقلون اور باوقارون کا اور مراد ان لڑکون سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین مانند انکی اہل فتنہ
اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار میں ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تہے اونکو ساتہ اسما اور اشخاص انکی کی اور سکوت کرتے تہے تعین نام لینی اونکی سے بسبب خوف فتنہ کی اور مراد یزید بن معاویہ
اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند انکی ہین نو عمرون بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسی قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہی اچہی مہاجرین
اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تہا سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اوسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا
وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپسمین زمانہ **ف ح** یعنی زمانہ دنیا کا
زمانہ آخر کا یعنی ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپسمین قریب ہونا بعض اہل زمان کا بعضون سے ہے شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول
اوسکا ساتہ آخر اوسکی کی اور بعضون نے کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگون کے آخر زمانہ میں اور احتمال ہی یہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کی سے بسبب کثرت گناہون کے اور یہ احتمال ہے کہ
مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگے آپسمین زمانے اونکے یا مراد ہو کوتاہی دنون اور راتون کی جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ آخر زمانہ مین سال
مانند مہینے کی گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاوے اور اوٹہا جاوے گا علم یعنی اوس زمانہ میں بسبب اوٹہ جانے علما کی اور پیدا ہونگے فتنے اور
ڈالا جاویگا بخل **ف ح** یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کے دلونمیں ڈالا جاویگا آخر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفہ کی بتانی میں اور
مال والے مال کے دینے میں غیر زکات اور نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بہی موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** قاموس میں
ہی کہ ہرج الناس کے معنے ہین پڑے لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ پیدا ہوا ہو ساتہ فتنی کی اور اختلاط کی پس لام اوسمین عہد کی ہے **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا
المقتول فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی ایک روز
عظیم کہ ہوئینگے ایسے ہی شر ہوگی نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا اپنے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان ماری گئی یا اہل اوسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا **ف** یعنی سبب شبہ کے یعنی غیر شرعی حاصل ہوگا کہ نہیں اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہیں کرینگے کہ حق پر کون
ہے اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانے میں پائی جاتی ہیں پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کے قتل کی واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج **ف** یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں کا ہوگا **القاتل**
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** مارنیوالا اسسبب سے کہ اسنے مسلمان کو قتل کیا دوزخمی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور جو بعض اور قصد کرنیوالا اور سیر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونے تمیز کی ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہو گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمیں دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الیّ
رواہ مسلم اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھ استقامت مداومت اوسکی کے بیچ زمانہ فتنہ کی اور
وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہے طرف میری نقل کیا یہ مسلم نے **ف** یعنی جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کی ہجرت کی ہے طرف آنحضرت کی اور ہجرت کرکے شرف صحبت آنحضرت سے
مشرف ہوکر ثواب پایا ایسے ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسی سنہ پھیر کر عبادت مولی میں مشغول ہوکر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن
مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی سے کہ تابعی ہے کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اونکی
اوس چیز کی کہ پیش آتی ہے ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے **ف** پس کیا بات ہو تم شاید کہ بعد اوسکی اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ
ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی مرو اور آخرت کے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اوس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اوس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اوسکا دیا ہے کہ یہ فرمانا اور خبر دینا
حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسی اور مہدی کا مستثنی ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور
تعلیم اور ترغیب اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنی ہے شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی شی کی باعتبار کسی شی کے کسی جگہ کسی امر
میں از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت غیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہے خرابی زیادہ
ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آکر جاتا رہا بعد
ایک مدت کے جو آیا وہم ہوا اسمیں سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کی ہے نفس زمانہ حضرت کے سے سبب حالت فی احدی کی

الفصل الثانی

عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلث مائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ
ابوداود کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئی یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم ہے خدا
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا **ف** یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگونکو

اوسکی نکالا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال کا ت تمام ہوئی تھا کہ ایسا کہ پہنچنے والا فتنہ کا کہ تو نہیں مقدار تابعدار اون سکی کی تیس کو اور زیادہ کو مگر کہ بعض
ذکر کیا اوسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اوسکی کی اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکی کی ف ظاہرا قید عدد تیس کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اس قدر آدمیوں کا باعث ہو منفسدہ کا اور اتفاق
ہونی خبر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں کہتی وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمۃ
المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہم الی یوم القیمۃ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے ف یعنی لوگونکو بسبب گمراہی انہی کے اسلیے کہ ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر
اور رونکے گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اوٹھائی جاویگی اونسی قیامت تک نقل کیا ابو داؤد اور ترمذی نے ف ع
یعنے کبھی نہ کبھی لڑائی ہوتی رہی گی او مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المؤمنین عثمان کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں بعد ازاں باہمی ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق
کی ہو ز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتی ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کی یا فعل یا اعتقاد کی وعن سفینۃ
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا اوس نے
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی خلافت یعنی خلافت حق پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت و اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ یا متصلہ تیس ۳۰
برس تک ہے کی پھر آگی ہو جائی کی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ع ترجمہ حضرت شیخ کی ہیں یعنی لفظ ملکا کی عضوضا ہے یعنی گزندہ کہ لوگ گزند و ستم اونکی سے
امن میں نہ ہوں اور راہ عدالت اور دین و ریکی جیسیکہ چاہیے جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور سنی اہل کی کہ خلفت گذری ہے اونکی ہیں سے لیکن حقیقت
خلافت ہے کہ آنحضرت نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہے کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمیں تھے اور اگر انکو امیر المؤمنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر حاکم ہیں مسلمانوں پر احکام
ظاہر میں اور شرح عقائد میں ہے کہ اس حدیث میں اشکال ہوتا ہی اسلیے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ کہ شاید مراد ہو
کہ خلافت کاملہ کہ جسمیں آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہو گی اور بعد اوسکی کبھی ہو گی اور کبھی نہیں ہو گی اور جاننا چاہیے کہ مروانیوں میں اول یزید بن معاویہ ہوا پھر بیٹا اوسکا معاویہ
بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی اونسی
خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہی سفینہ ف ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی حدیث کا ہے اپنی اوپر یا عام خطاب کرتا ہے واسطی سمجھانی حساب تیس برس کے ت کہ حساب
کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہ احمد او ترمذی اور ابو داود نے ف
یہ حساب تقریبی ہی مبنی ہے اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابو بکر کی جیسیکہ جامع الاصول وغیرہ میں کہ رہی دو برس اور چار مہینی اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینی اور
خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینی اس حساب سے خلافت چاروں خلفا کی انتیس برس اور سات مہینی میں تمام ہوتی ہی اور
پانچ مہینے جو باقی رہی تھی اونمیں حضرت امام حسن خلیفہ رہی اور بیعت ہی خلفا میں سے ہوئے وعن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ھذا الخیر شر
کما کان قبلہ شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وھل بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وھدنۃ علی
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظہرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت
عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نہر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع
فی نہرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المہر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ھدنۃ علی دخن وجماعۃ
علی اقذاء قلت یا رسول اللہ الھدنۃ علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت ھل بعد ھذا الخیر

ثم قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على أبواب النار فإن مت يا حذيفة وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدا منهم

رواه ابو داؤد اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہاں ہوگی بعد اسلام شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مارے انکو ساتھ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہیں گے اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافرون سے اور صلاحیت رکھیں گے اوس ملک کی لوگ امارت و امانت کے اور جمع اور متفق ہونی لوگون کی اوپر فرمایا ہاں جمع ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی ف ح اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہیں اوس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ یا پانی میں قسم غبار اور تنکی وغیرہ سے یعنے اجتماع لوگون کا امرا پر ساتھ کراہیت اونکے فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتھ خوشی و رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ آنکھ کہ اوس میں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اوسکا اچھا معلوم ہوتا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنے یہ ہیں کہ ہوگی امارت ہوئی ساتھ کچھ عیوب کے اور رکھنے مہمات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے ف ح ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل میں معنی سکون آرام کی ہے اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کی دخان یعنی دھوان یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کے جیسے کہ پہلی گذرا اور جملہ یہ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کردینی ملک کے اونکو اور قرار پانی امارت کے اوپر اوسکے اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کے نہیں ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہے بعضون نے اوسکا ت کہا میں نے بعد اسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والی طرف گمراہی کے ف ح یعنے ایک جماعت پیدا ہوگی امرا میں سے کہ بلاوینگے لوگونکو طرف بدعات اور گناہون کے ت پس اگر ہووے اللہ کے واسطے خلیفہ زمین میں یعنی امیر جو دنیوی میں اگرچہ ہو صفت یہ اوسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنے از راہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے اوسکے حکم کرے تا نہ اوٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال میں کہ تو لازم پکڑنیوالا ہو جڑ کسی درخت کے ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کی جنگلون میں نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ کھانی گھاس اور لکڑی کی اور بعضون نے جملہ والا فمت کو متعلق قاطعہ کی کہا ہے یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی میں اور بعضے نسخون میں بجائے فمت کی فقم آیا ہے ساتھ لفظ ماضی کی قیام سے یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹھ اور جا اور کسی درخت کے جڑ میں پناہ پکڑ ت کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ میں بعد اسکی یعنی بعد واقع ہونے شر اور فتنون مذکورہ کے اسطرح کہ اوسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہ دونون چیزیں نوع تخییل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت میں آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی اور شیخ نے لکھا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ وعید ت پس جو کوئی پڑا اوسکی آگ میں ف یعنی جسنے مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اوسکو اپنی آگ میں اور آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہیں ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنے بسبب صبر اور ثابت رہنے اوسکی کی دین پر اور بسبب طلب کرنے رضا اوسکی کی اور اوتارا گیا بوجہ اوسکے پہلے گناہ ہونگے اوسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر میں ف یعنی بسبب فرمانبرداری اوسکی کی اور ایمان لانے کی اوسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی کی اوسکی کی ثابت ہوا بوجہ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گہوڑی کا پس سوار نہیں ہوگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہے انتاج سے اور کہا ہے علما نے کہ نتج کے معنی تولید یعنے جنانے اور خدمت اور تدبیر اوسکی جننی کی کرینگی جیسے کہ دایہ انسان کی کرتی ہے اور انتاج کے معنی پہونچنی وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کی معنی بچھیرے کے اور مہرہ ساتھ ہ کی مادہ یعنی بچھیری اور ترکب ساتھ پیش ر اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسے علیہ السلام کا ہی یعنی کہ اوسوقت سے روز قیامت تک سوار گہوڑے پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کی اور نہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کی آئی قیامت

زمانہ دراز میں پہنچیگا قلیل ہوگا یعنی اوس وقت سے قیامت بہت ہی قریب ہے بقدر زمانہ پیدا ہونے پہیری کی تا پہونچنے وقت سہولی کی بیچ اوس کے اوسی طرح اور
ہین بیانات اور حدیثوں کی کہ اسی باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی یکون اکاذیب علی اقذار اخبر ہون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی میان لوگون کے اوس وقت کے ظاہر مین
ساتھ کدورت باطن کے اور احتمال ہوگا ساتھ ناخوشیون دل کی کہا مین نے یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کیا ہے آپ نے فرمایا اوسکے کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگے دل ایک قوم
کے اوپر اوس حال کے صفت کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگے دل اونکے صاف کینہ اور بغض سے جیسیکہ تہی صاف پہلی اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کی جیسی کہ
تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مین نے کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتھ شر کے ہو بعد اس صلح باتفاق کی اور شرکے فرمایا ہان بعد اسکی شر ہوگی
وہ ایک فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف یعنی لوگ اوس فتنہ میں نہ حق دیکہینگے اور نہ سنینگے اور ہونا اندہی پن اور بہری پن کے طرف فتنہ کی مجاز ہی اور حقیقت
مین لوگ ایسی ہو جائینگے اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قائم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول
کرنے اوسکی کی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اگر تہی مر جاوے ان میں لگا ہوا تو ایسی جگہ اس حال مین کہ
لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ مین سے نقل کیا ابو داؤد نے **وعن** ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول
الله صلی اللہ علیه وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بك یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ جوع تقوم عن
فراشك ولا تبلغ مسجدك حتی یجهدك الجوع قال قلت اللہ و رسوله اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بك یا ابا ذر اذا کان
بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انه یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ و رسوله اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بك
یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ و رسوله اعلم قال تاتی من انت منه قال قلت والبس السلاح قال
شارکت القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبهرك شعاع السیف فالق ناحیۃ ثوبك علی وجهك لیبوء باثمك
واثمه رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابو ذر نے تہا مین پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن گدہے پر ف یعنی لائق ہے بیچ کمال تواضع
اور حسن خلق آنحضرت کی صحابہ اور بیچ کمال قرب ابو ذر کی حضرت سے اور اوپر خوش طبعی سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس جبکہ آگے بڑہے ہم مدینہ کی گہرون سے فرمایا آپ نے کیا حال
ہوگا تیرا اے ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام تو اوٹہے گا تو بچہونی اپنی سے اور نہین پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک
ف یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہ پہنچ سکیگا نماز کی لیے ت کہا ابو ذر نے کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا دانا
ہی ساتھ اوسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرونگا جو کچہہ فرماوے سو کرون فرمایا پارسائی کر اے ابو ذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز
رکہنا اپنی تئین حرام سے اور شبہہ سے اور سوال کرنی سے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابو ذر جس وقت کہ ہوگی
مدینے مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگے پہنچیگی گہر قیمت غلام کو ف مراد گہر سے قبر ہی یعنی پہنچیگی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اسلیکہ
لوگ بہت مرینگے جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سے ہاتہ لگیگی اور اوسمین تنگی اس حد کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہ لگیگی چنانچہ واضح کرکر فرمایا
اس بات کو ت یہانتک کہ بیچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا
آنحضرت نے صبر کرنا اے ابو ذر ف لفظ تصبر ساتھ تشدید با مفتوحہ کے ہے امر بالتفعل سے ہی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع
نکرنا صبر پر اور رضا سے رہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینے سے ت پہر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابو ذر جس وقت کہ ہوگا مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لیوے خون احجار الزیت کو
ف احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کی کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین گویا کہ اونپر تیل زیتون کا ملا ہی اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا
واقعہ ہی کہ بیان اوسکا طول کلام کرنیوالا ہی اور سننے والی کی تحمل کہنی اور سننی اوسکی کا نہین رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمانہ شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از

واقعہ قتل امام حسینؓ کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہت سی حرمت شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت سے خرابیاں کین کہ نہیں لکھے گئے اور بعد خراب کرنے مدینہ کی بھی لشکر مکہ کو بھیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نے جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہی ف یعنی پہر جا تو اوسکی پاس آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سے یعنی جا تو اوس کے پاس جو موافق ہو تیری دین تیرے
یعنی ساتہ تیری ہیں اور کہا قاضی نے کہ مراد یہہ ہی کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کے پاس اور اپنی گہر میں جا بیٹہہ کہا طیبی نے کہ مراد یعنی امام کہ معروف کہ جسکا تابع ہی اور ظاہر تر
اور مناسب ہے ساتہ قول ابی ذر کی ت کہا میں نے اور پہنو نہیں ہتہیار اپنی اوس وقت اور لڑو نہیں قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت تو قوم کی اوس وقت
ف یعنی ہتہیار پہنکر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ میں فتنہ انگیزی میں یعنی ہتہیار پہننا اور رہنا امام کے ساتہ اور ارباب صلاح کی ساتہ اور لڑنا نہیں یہانتک کہ
حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اس پر شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتہ اوسکی اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرت کا مشارکت واسطی تاکید زجر کی ہی خونریزی سی فی الاشرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو ت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو کہ دشمن ہو اور غالب ہو تجہ پر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی کہ تجہ پر تلوار چلاوی
اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنی کپڑے کا اپنی منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈہانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھی تو اور ڈرے نہیں یعنی اوس سے نہیں لگے چہرہ پر تیرے تجہ سے بالکل تابعدار
کر اپنی نفس کو قتل کرنے کی لیے اسلیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگی اور جائز ہوگا ساتہ اونکی لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتہ قول اپنی کی ت تاکہ پہری قاتل
ساتہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہ گناہ اپنی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی ساتہ گناہوں اپنی کی اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ ۶۳ میں ہے
اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمانؓ کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرتؐ پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین
وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرتؐ نے اوسکی واقع ہونیکی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوس میں اور فرض احتمال پانی اوسکی کی اوسکو اور
وقوع ہو کر اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوا ہو اور ابو ذر نے اوسکو پایا ہو جیسیکہ عالم الرباد وغیرہ میں یا حال اسکا بہی قیاس ہی واللہ اعلم وعن

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُبْقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُہُوْدُھُمْ وَاَمَانَاتُھُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَکَانُوْا ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَاِیَّاکَ وَعَوَامَّھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلْزَمْ بَیْتَکَ وَاَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ
چہوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف حثالہ ساتہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست بہوسی اور جانور وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ت حمیہ مل جاوینگی و فاسد ہو جاوینگے
عہد اونکے اور امانتیں اونکے ف یعنی نہیں ہوگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ت حمیہ اختلاف کرینگی آپس میں پس ہونگی اسطرح اور داخل کین آنحضرتؐ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی سمجہانی کی لیے حدیث کہا دی اختلاف کی
اسطرح ایک دوسرے سے نزاع کرتی ہونگی اور دینی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکی کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نہ نیک کار بد سے ہے اور داخل کرنا انگلیاں
انگلیوں میں لاتی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کے بہی ہوتی ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے گذر گیا اور اصل معنے
تشبیک کی ملانی اور دوانی چیزوں کی آپس میں ہیں دونوں صورت مد نظر ہی ت حمیہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتی ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا
اوسکا حق اور چہوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئیں عوام لوگوں سے ف یعنی اپنی دین کی محافظت کیا اور لوگوں کے

خیال مت پڑو یہ رخصت ہے بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ ہمت نہ ہو بیچ شر اور ضعیف ہو ہمت ترجمہ اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ لازم پکڑو اپنی گھر کو اور ہمیشہ رہو اپنی گھر میں اور باہر نکلو مگر بضرورت اور مضبوط کرو اپنی پر زبان اپنی کو ف ع اور نہ کلام کرو بیچ احوال لوگون کے تاکہ نہ ایذا دو تم کو ترجمہ اور لی لو اوس چیز کو کہ پہچانتی جانتا ہی اور چھوڑ دی وہ چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑو تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کیے یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف ع جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے لوگون میں بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کی خاصۃً اور نہ تعرض اونکا واسطے نفس کی احوال عوام لوگون کی اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنی کا لوگون سے طرف جنگل کے اور لازم کرنی عزلت کے بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی کی تہا اور صلاح اوسکی اوس میں تہی اور یہی تہا حاصل اونکا اوسکا اوسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی اور رات کو سوتی نہیں اور عورت کیطرف میل نکرتی پس باپ انکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کے پاس لائی پس آپ نی شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکہا اور روزہ رکہنی میں ترک کا اور قیام تہائی یا چہٹے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکہنی حق ماں باپ کے و بیبیت کے پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں اپنی باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تہے ملی ہتی اور حق و بیبیت آنحضرت کا بجالاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کار دین رہتی بار بار وہ کہتی کہ تو نہیں ہے کسو واسطے ہم مرتہ نہیں ہتا یہ کہتی میں خیر میں تہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں اور باطن میں اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکہتی + **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی فکسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی ادم رواہ ابوداود وفی روایۃ لہ ذکر الی قولہ خیر من الساعی ثم قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم وفی روایۃ الترمذی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفتنۃ کسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم والزموا فیہا اجواف بیوتکم وکونوا کابن ادم وقال ہذا حدیث صحیح غریب اور روایت ہے ابی موسی سے اونہی نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت میں اور اندہیری میں اور نہ ظاہر ہونے اونکی امر میں صبح کریگا شخص بیچ اون فتنون کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر **ف ع** یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگون کے کبھی عہد باندہینگے اور کبھی توڑینگی کبھی امانتدار ہونگی کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت کبھی سنی ہونگے کبھی کافر و غیر ذلک بیٹھنے والا اونمیں بہتر ہوگا کھڑی سی اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنی والی سی **ف ع** یعنی جتنا اون سے دور رہو گا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہی پس جب دیکھو تم ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو اونمیں چلی اپنی کمانون کی **ف ع** اسمیں نہایت مبالغہ ہی ایسی کہ نہیں ہے نفع چلون کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانی کمانون کی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارون کو پتھر پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر دخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہتر دون بیٹون آدم کی **ف ع** یعنی صبر کرلے اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کے اور نہ ہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کیے یہ ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی **ف ع** اور اسمیں فکسروا فیہا الخ نہیں ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے کی یہ عبارت ہے پہر کہا بعضے صحابہ نی پس کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اوس میں کہ کریں اوسمیں فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنے گھرون کے **ف ع** یعنی جیسے ٹاٹ اچھی فرش کے نیچے ہمیشہ بچہا رہتا ہی ایسی ہی تم بھی اپنی گھرون میں ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ میں کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنون میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمیں چلے اپنی کمانون کے اور لازم پکڑنا اونمیں گھرون کی اندر کو یعنے ہمیشہ گھرون میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنون میں اور رہو تم مانند بیٹے آدم کی یعنی ہابیل کے کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے **وعن** ام مالک البہزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربہا قلت یا رسول اللہ من خیر الناس فیہا قال رجل

فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام مالک بہزیہ سی ف بہزیہ ساتھ زبر با اور جزم ر کی منسوب ہے طرف بہز بن امرا القیس کے جاریہ ہی صحابیہ ترجمہ کہا اونہون نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس کہا اوسکو ف یعنے خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال اسکا تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن میں یا خارج میں ہے اسلیے کہ جب ذہن میں آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج میں ہے متخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگوں کا اوس فتنہ کی بیچ مانی میں فرمایا بہتر ہی لوگوں کا اوس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشے میں چراوی ونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنے زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی اپنے رب کی ف بموجب قول اللہ تعالے کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکے کی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی کی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہوکر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور ڈراتے ہیں وہ اوسکو نقل کیے یہ ترمذی نی ف یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کی سی بھاگ کر قصد کیا کفار کیطرف لڑتا ہی اونسی اور وہ لڑتی ہیں اوس سے پس بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان درازکرنی اوس فتنہ میں یعنی ساتھ عیب اور برا کہنی کے سخت بہتر ہوگی مارنی تلوار کیسی نقل کیے یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف مراد اس فتنہ سی وہ ہی کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کی لڑیں اور مقصود اوسمیں احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی ہوا ورنکا حال ہوتا ہی کہ اندہا دہند آپسمیں لڑنے لگتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا ف یعنی باعتبار لوگوں اوسکی کے باین حیثیت کہ نہیں پانے کی راہ اوسکی فریاد رس اور نہیں دیکہیں گے اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہ معنی ہیں کہ نہیں تمیز کرینگی درمیان حق و باطل کے اور نہین سننے کی نصیحت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمیں حق ایذا دیا جاوی گا یا پڑی گا بیچ فتنوں اور محنتوں کے ترجمہ جو کوئی دیکہی گا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکے کہ دیکہیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوس سے کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان فتنہ میں مانند مارنے تلوار کے ہی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اوس سے جیسیکہ کہا گیا ہی بیت جراحات السنان لها التیام ولا یلتام ما جرح اللسان اسلیے کہا پہلی روایت میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تھی ہم بیٹھی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگی آخر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر فتنوں کا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی کی ہی اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہیں کہ نیچے فرشوں نفیس کے اوسکو بچھاتی ہیں اور وہ نیچے اونکے ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹھایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی

یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ بیٹھ رہناسات گہرون کے پچہاڑ بچہاڑ ہتی بیٹھی ہی وقت فتنہ مین لازم کرین لوگ گہرونکو اور گوشہ نشینی اختیار کرین ترجمہ پوچہا ایک کہنے والی نے کہ کیا اوس وقت
احلاس یعنی کیا حال کہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگی کا بعضونکا بعض سے بسبب عداوت کے اور لڑائی آپس کے اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کے
پہر فتنہ سراء کا **ف ع** لفظ فتنہ السراء ساتہ رفع کی عطف ہی اوپر حرب کے یس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس حرب لیکن فتنہ سراء کا ہی اور ایک نسخہ مین ساتہ نصب کے
ہی کہ عطف ہی فتنۃ الاحلاس یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہ ہی کہ سبب اوسکی ہونی کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہو گویا یہ کہ واقع ہوا
اوسکا خوشحالی کہ بیگانہ دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو ترجمہ نکلیت دخنہ اوسکا یہوگا نیچی دونوں قدمون ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت مین سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزی ہوگا گمان
کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت مین سے ہی یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجہہ سے نسب مین نہین ہوگا مجہہ سے **ف ع** یعنی میرے اہل سی فعل مین اسلئے کہ اگر وہ ہوتا میری اہل
فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یعنی نہین وہ میری دوستونمین سی حقیقۃ مین مؤید ہی اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ اسکے
نہین دوست میرے مگر پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف ع** یعنی استقامت نہ کرتا ہوگا
اور
احوال اوسکا منتظم نہ ہوگا اسلئے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کی نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے
پس نہین واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسا کہ کولا واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پہر فتنہ دہیما **ف ع** یہان لفظ فتنہ کی ہی دونوں اعراب
ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتہ پیش دال اور زبر ہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک اور تصغیر مذمت کے لئی ہی اور بعضون نے کہا کہ دہیما
مراد دہیما سے حادثہ کی اور روح ہمیم اسما روا ہیہ ہی ترجمہ نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا
پہنچیگا سب لوگونکو پہنچی گا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہ ہوگا کچہ فتنہ وہ ہوگا بلکہ زیادہ ہوجاویگا
صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی کی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی کی چیزون مذکورہ کو
اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے **ف ع** یعنی دو فرقون کے اور بعضون نے کہا دو شہر اور کہی اور فسطاط ساتہ پیش اور زیر ف کی اصل مین
خیمہ کو کہتی ہین پس تقیید فسطاط کی مجمل اور اراد حال کے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا
اوسمین **ف ع** یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب اعمال منافقین کی مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہووے یہ پس منتظر ہو ظہور دجال کی اوس دن
یا اوسکی اگلی دن نقل کیے یا بو داود نی **ف ع** مؤید ہی اسکا کہ مراد فسطاط سے وہ شہر ہین پس ہونگی امام مہدی بیت المقدس مین گہیر لیگا اوسکو دجال اور تشریف لاوینگے
حضرت عیسی پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کے پانی مین پہر نکلینگے اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتہ
پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ آخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنون کے کچہہ کلام نہین کیا ہی علماء نے خصوصا
بیچ فتنہ سراء کی کہ وہ کون شخص ہی اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدموں کے نیچی سی فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نے لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا
ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی کی مدینہ سی اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرت اہل بیت کا ساتہ اونکی محمد بن حنفیہ کی پہر جنگ کیا
اوسپر مروان نے منتظم کی اور شروع ہوئی یہان سی فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانونکو اور شہرونکو پس جو بلا اونسی ہونا ہی انتہی **وعن**
ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی واسطے عرب کے خرابی ہی کہ نزدیک پہنچی **ف ع** یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی کے
اور معاویہ کا ہی کہتا ہوں شاید مراد اس سے فتنہ یزید پلید ہی ساتہ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب ہی مین اسلئی کہ شرارت کی ظاہر ہی نزدیک عرب و عجم کے نجات پائی اور
مطلب پایا وہ شخص کہ روکا ہاتہ اپنا نقل کیے ابو داود نی **ف** یعنی ایذا سے یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سی **وعن المقداد بن الاسود قال**

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابو داود اور روایت ہے مقداد بن اسود کی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے

ف تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ وہ نہو فتنہ سے اور صبر نکیا نقل کیا ابو داود نے **ف** یعنی تقدیر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہاوس سے اور معنی واہا کی تحسر مین یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر نکیا در صورت ابتلا کی یا معنی عجب اور اچھی کی ہی یعنی کیا عجب اور کیا اچھا ہی صبر اور بچنا فتنون سے اور بعضون نے لام کو زبر ہی پڑھی ہے متعلق فواہا کی یعنی تعجب کے **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھی جاوے گی تلوار میری امت مین یعنی بعضون مین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹھائی جاوے گی تلوار اوس سے قیامت تک **ف** چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی ساتھ معاویہ کے اور جاری ہے اب تک جیسا ہو فرمایا حضرت نے **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت مین ساتھ مشرکون کے **ف** چنانچہ کچھ تو اوسمین سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گے کتنے ایک قبیلہ میری امت مین سے بتون کو **ف** حقیقۃً اور شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ مین یا معنی اور بعض انہین سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگی میری امت مین سے جھوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کے تیس ہونگے سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچھے میرے **ف** لفظ خاتم ساتھ زبر ت اور زیر اوسکی کی ہی اور یہ جملہ حال ہی اور جملہ لا نبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے ہی اونکی یعنی بسبب ثابت ہونے اونکی کی دین مین یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کیا یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا یزال کا **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی کہ اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہے گی چکی دین اسلام کی **ف** یعنی مستقر اور منتظم رہے گا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہینگے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے **ف** پس نہایت انتظام امر اسلام کی یہ برس ہونگے اور ابتدا اونکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اسمین شبہہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین **ف** لفظ او تنویع کی لیے ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہو کہ یہ وہ برس تیس برس کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہی انمین ملا دین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ جو ذکر ہی اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد استقرار انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدا بعثت ظہور وحی سے اعتبار کریں

پس تمام ہوئے پینتیس کا وقت تمام ہوئے خلافت حضرت عمر کی ہوگا یعنی امر دین اور ایمان و سنت و جماعت اور محبت و قلبی کی خلافت شیخین کی ہے بعد وقت فتنہ ظلم ظہور تھا اور حضرت عثمان کی خلافت میں بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ ظاہر ہوا کہ سبب حضرت علی اور ہر پا ہوئے فتنہ کا ہوا **ت** پس اگر ہلاک ہوں **ف** یعنی اگر خلاف کریں انتظام امور کے مذکورہ بالا اور سہولت کریں امور دین میں اور گناہ کریں **ت** تو ہے راہ اونکی راہ اونکی جو کہ ہلاک ہوئی **ف** یعنی اگلی امتوں کی لوگ جو ہوئے کجروی کی طرف اور اختلاف کیا امور دین میں سستی کی دین میں اونکے اسباب ہلاک کا اور مشغول ہوئے نیک ساتھ اور بیچ کہ باعث ہلاکت کے ہلاکت **ت** اور اگر قائم اور تمام ہوئے اونکی کا دین کا اونکے **ف** یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور قائم شرائع اور احکام اور شوکت و دولت اسلام کی **ت** تو قائم اور پورا ہوگا دین اونکی لیے ستر برس تک **ف** اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کی خوب بند و بست کی ساتھ اور کامل ہونگی ہیں **ت** تک نسبت بعد نبی کی ساتھ خبر دینے مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتے ہیں ابن مسعود کو کہتے ہیں **ت** کہ کہا اور پوچھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا یہ ستر برس تمام کامل ہوگا اور نہیں ہیں اوس وقت سے ہیں کہ باقی ہیں یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس کی ہوگا یا اوس وقت سے کہ گذرا یعنی ابتدای اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں سال بہی انہیں فرمایا تمام قائم ہوگا ابتدا اوس وقت کہ گذر **ف** نقل کی یہ ابو داود نے بعد گذرنے پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی اوس توضیح کی ہے کافی ہے بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی بھی یہی ہے اور شارحین نے اس مقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ کی معنے حدیث کے یہ لکھے ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس ۳۵ میں بسبب قتل عثمان کی اور چھتیس ۳۶ میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس ۳۷ میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ خوارج کے اور مغلوبیت امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکی ہے کہ ہلاک ہوئی اگلی امتوں میں سے اور ہوا اسی طرح جس وقت کہ مضطرب ہوئی حضرت حسن طرف مصالحت کے اور اگر قائم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قائم رہیگی ستر برس تک انتہی

الفصل الثالث

عن ابي واقد الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خرج الى غزوة حنين مر بشجرة للمشركين كانوا يعلقون عليها اسلحتهم يقال لها ذات انواط فقالوا يا رسول الله اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا كما قال قوم موسى اجعل لنا الها كما لهم الهة والذي نفسي بيده لتركبن سنن من كان قبلكم رواه الترمذي روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے **ف** کہ بعد فتح مکہ کی ہے اور حضرت کے ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کی احکام جانتے نہ تھے **ت** گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکوں کا لٹکاتے تھے اوس پر ہتھیار اپنے **ف** اور اعتکاف کرتے گرد اوسکی **ت** کہا جاتا تھا اوس درخت کو ذات انواط **ف** انواط جمع نوط کی ہے کہ مصدر ہے معنی لٹکانے کی چونکہ ہتھیار اوسپر لٹکاتے تھے اوسکا نام ذات انواط رکھا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا **ت** پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہماری لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتھیار لٹکا دیں ہم اور اوسکا ذات انواط نام کہیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ اوسپر ہتھیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب انکار کی سبحان اللہ کہنا تمہارا ایسا ہی کہ جیسا کہا قوم موسیٰ نے اے موسیٰ علیہ السلام ٹھہرا و ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسے کہ کافروں کی لیے ہیں معبود **ف** لیکن تفاوت ان دونوں کلاموں کا پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ تشبیہ بہی ہوتا ہے مشبہ ہے **ت** قسم ہے اوس ذات کی کہ بقدرت میری اوسکی ہاتھ ہے البتہ سوار ہوگی یعنی چلوگی تم راہوں لوگوں کی جو پہلے تم سے تھے **ف** نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ تشبیہ کا یہ ہے اونکی احوال کی کہ ایسی باتیں کہتی اور کرتی ہیں کہ سبب گمراہی اور حد سے گذر جانے کے ہوں جیسے کہ اگلی امتوں سے ہوا

وعن المسيب قال وقعت الفتنة الاولى يعني مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنة الثانية يعني الحرة فلم يبق من اصحاب الحديبية احد ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواه البخاري اور روایت ہے ابن مسیب سے **ف** مسیب زہری مشہور کی ہے اور کبھی ابن سے بھی پڑھتے ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفای اربعہ کو پایا ہے **ت** واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اوس سے کوئی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تھا مراد رکھتے ہیں ابن مسیب پہلے فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مارڈالنے عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

سلہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت پہلی ہی ... جزای اعمال ہیں ... ۱۲ منہ ... بیچارہ ... ۱۲ منہ ... ۱۲

حاضر ہوتے تھے **ف** لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی وہ نفی تفسیر کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ یعنی مرتی تھی انکی اور قلم یعنی الخ کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر سے رہی لگی اوس وقت کے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا شنہ پینتیس ہجری میں کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمانؓ کے بیچ مارے گئے اور مر گئے اور اسیطرح اسکی بعد کے جملہ کی معنی سمجھنی چاہییں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا انہیں ہوئے فتنہ میں اور یا بسبب اسکے کہ بچایا اونکو اللہ تعالیٰ نی ببرکت غزوہ بدر کی اور سب بدریون میں سے آخری ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری **ت** پہر فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا **ف** حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتھر بہت ہیں وہان کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تھا اونکی لوٹنی مارنی کی لیئی اور بہت ظلم و زیادتی اوس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ ہجری میں ہوئی **ت** پس نہ باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا اور نگیا وہ فتنہ یہانتک کہ لوگون میں قوت اور رفاہیت **ف** نقل کی یہ بخاری نی طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف باء کے اور کبھی ساتھ پیش طا کی بھی آتا ہی معنی قوت اور رفاہی کی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنے میں یہ کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنے عقل نہیں ہے اوسکو اور خیر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہ ہی کہ اس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگون میں یعنی تابعین میں کوئی صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اور اسمین تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور یہ معرکہ سنہ چوہتر ہجری میں بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے ہوئی لیکن اتفاق پر صحیح نہیں ہو تا کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نتہا اسلیے کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی

بَابُ الْمَلَاحِم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے **ف** لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہے جمع ملحمہ کے یعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہونے گوشت ماریگیون کے اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑا کی ہی کہ بانی کی ہی بسبب بہت اور اختلاط لوگون کے اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسبات قریب ہیں اور ملحمہ یعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آتا ہے اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اسلیے بیج کسی اون لڑائیون کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہون معین کے بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اوسمین قتال کا اکثر مجمل مبہم تہا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک **ف** یعنی دونون دعوی دین اسلام کا کرینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی یا دونون دعوی حقانیت کا کرینگے اور ہر ایک اپنی گمان اعتقاد میں حق پر ہونگی کہا علمانی کہ مراد ان دو گروہون سے تابعدار معاویہ اور علیؓ کی ہیں جیسے کہ علیؓ نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اونکی پاس قید کر کر لائی ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے اوسکی حال پر تاسف کیا کہ میں جانتا ہون کہ یہ مسلمان اچہا اسلام کہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہیں دونون جماعتین کافر ہین

اور امیر المؤمنین ... افضل ہے کہ ... علامت علی کی ... نہین قائم ہوگی قیامت ... ہوگی

ہوگی کہ جھوٹے ہیں اون میں کی ہر ایک دعوی کرے کہ وہ رسول خدا ہے قریب تیس کے **ف ع** یہ ایک حدیث میں تیس فرمایا اور یہان تیس کے تو دہان بھی سبب بھی تیس کی مراد ہون ساعۃ
تیس فرمائی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال ابہام کی ہوئی ہو اور پہر تقیید تیس کے اور اسی طرح نہین منافی ہی یہ روایت طبرانی کی عن ابن عمر
لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلئے کہ مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس مقید ہین ساتھ دعوی نبوت کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے کہ عصر غیر تیس کے ہون کہ
سب ہوجائین اسداعلم **ت** ایک اون مین سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قائم نہین ہوگی قیامت یہانتک لیا جاوے گا اور اوٹہایا جاوے گا
علم **ف ع** یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سے ساتھ مرنی علمای اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگی جاہل یعنی موت علما فوت عالم ہی **ت** اور نہین
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہوجاوینگے زلزلے **ف ع** یعنی حسی کہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائین ہین **ت** اور قریب ہوگا زمانہ **ف ع** مراد
ہی اوس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین مین خوش گذرے گی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسیکہ خاصیت ہی زمانۂ عیش و راحت کے کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو **ت** اور قائم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنے اور لڑائیان مسلمانون میں بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہی
ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنے کی وجود مین آویگا اور یہ تفسیر کسی راوی کی ہی **ت** اور یہانتک کہ بہت ہوجاوینگے درمیان تمہارے مال پس بہت ہو
یہانتک کہ قریب ہی فکر مین ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اوسکا **ف ع** یہ جو عبارت ہی حدیث مین حتی یہم الخ کہ اسکا یہ ترجمہ لکہا اسمین کئی
وجہین ہین اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش کے ہی اور زیرہ کی ہین اور رب ساتھ نصب کے بنا پر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف
کی کہ قصد ہی اور یہ روایت مشہور ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ فکر مین ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا اوس شخص کا کہ قبول
کرے اوسکو قصد کو یعنی بہت ڈہونڈہیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لے اور کم پاوے گا بسبب کم ہونی محتاجون کی دوسری یہ کہ ساتھ زبر کی ہی پیش کے
کی پڑہین یہم سے یعنی قصد کرے اور رب مرفوع اوس صورت مین رب المال فاعل ہے اور من یقبل مفعول ہی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈہونڈہے صاحب مال اوس شخص کو
کہ لیوے صدقہ اوسکا اور تیسرے یہم ساتھ زبر ہی کے اور پیش ہی کے اور رب منصوب ساتھ یہم کے ہی غمگین کرنیکی کہ متعدی ہی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پانا
فقیر کا کہ قبول کرے اوسکی صدقہ کو **ت** اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی دینے کا تب وہ اوس شخص کو کہ گمان کرتا ہی اوسکی قبول
کرنیکا پس کہے گا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہین حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنای قلبی اور ظاہری کی کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانے
لنبی عمارتون کی **ف ع** جیسے اس وقت مین لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بنائے ہوئے ہین اونکو ڈہاتے ہین اور گہر اور باغ وغیرہ
سیر کے مکان ٹہرائے ہین **ت** اور یہانتک کہ گذرے گا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہے گا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اسکی **ف ع** یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دل و دین کے
یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہ آرزو کریگا کاشکی مین مرگیا ہوتا نہ دیکہتا یہ فتنے **ت** اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے **ف ع** شرح اسکی بیچ باب
العلامات بین یدی الساعۃ کی آویگی اور اوس دن سے توبہ کی دروازے بند ہوجاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہین ہوگی جیسیکہ فرمایا **ت** پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کی طرف سے اور دیکہیں گے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے سب امر آخرت ظاہر ہوجاویگا پس وہ وقت ہی کہ نہین نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس نفس کو ایسا
نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلے اوس دن کے اور نہ نفع دیگا کسب نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر کسب کی تہی پہلے اوس دن کی **ف ع** اور بعضون نے کہا تقدیر اسکی
یہ ہی کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلے سے یا نہ کسب کی تہی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہون سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ گناہ سے ہو
ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نے کپڑا اپنا درمیان اپنی **ف ع** یعنی بیچنے خریدنے کے

ہی اور اضافت گہری کی ایک کیطرف اوس مونون مین اسلیے ہے کہ وہ مالک اسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اسکا ہی ت البتہ پھیلاوینگے دو شخص کپڑا
نہیں کہ چلیں گے اوسکو اور نہیں لپیٹیں گے اوسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہیرا ہوگا ایک شخص ساتہ دودہ
اونٹنی اپنی کے پس نہ پیویگا اوسکو ف یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہنچیگی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت
مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت
اس حالت مین کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہنچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت ایکایک
آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ ناگہ پہنچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مر جاوینگے لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہینگے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالہم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر
الوجوہ ذلف الانوف کان وجوہہم المجان المطرقۃ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار سے بافت کی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکون سی ف
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پہلا اونکا ہی اور صورت اونکی یہ ہی ت چہوٹی آنکہون والے سرخ چہرے بیٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکے سپرین ہین
چمڑون تہ بتہ کی ف مجان ساتہ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے ہی ساتہ کسرہ میم کی زیر سی ہی بمعنی سپر کے اور مشابہت اونکی مونہون کی ساتہ سپر کے بسبب پہیلے ہوے ہونے
اونکی کی اور اونکی گول ہونے کو ساتہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی کی بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اونکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف
صغار الاعین وجوہہم المجان المطرقۃ نعالہم الشعر رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن عمرو بن تغلب عراض الوجوہ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیون مین سے ہین ف خوز ساتہ پیش خا اور جزم واو کی آخر مین زی ہی نام ایک گروہ کا ہی رہنے والے بلاد خوزستان کی اور کرمان ساتہ زیر اور زبر کاف کی
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے ت صفت خوز اور کرمان کی یہ ہی کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم منہ اونکی مانند سپرون تہ بتہ کی پاپوشین
اونکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلہم المسلمون حتی یختبی الیہودی من وراء الحجر و
الشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللہ ہذا یہودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیہود رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی مسلمان یہودیون سے پس مارینگے
یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کے پس کہیگا پتہر اور درخت یعنی دونون
یا ایک ان مین سی ای مسلمان ای بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچہی میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف یہ استثنا ہی درخت سے یعنے سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین بتاویگا اور غرقد ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسی کی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تہی یہ درخت یہود کی ہی کہ ساتہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین
دیگا اور پوشیدہ رکہیگا ت اسلیے کہ وہ درخت یہودیونکا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور اوسکو اونکی ساتہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کے نہین جانتے اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہوگئے دجال کے **وعنہ** قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی او
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف** قحطان بفتح قاف ایک جد ہم
جد کا ہی یمن ہی **ت** ہانکیگا وہ شخص لوگونکو ساتہ لاٹہی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف ع** یہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اوسکی اور
اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتہ عصا کی اور کہا بعضون نے شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْہَبُ
الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آنی کی
قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف ع** موالی ساتہ زبر
میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگونپر **ت** کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضی نسخون مین جہجا ساتہ
دو ہیو کے اور بعضون مین جہجا ساتہ حذف ہ اخیر کی ہی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ
عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتی تہی کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** آل کسری مین لفظ آل کا
زائد ہی یا مراد ہی اوس سے اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع ساتہ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس
اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کی نکالا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَہْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ
کُنُوْزُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچہی اوسکے **ف ع** ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا مالک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کے
یا واسطے تفاول ہے **ت** پس نہوگا کسری بعد اوسکے **ف ع** یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ
روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام کہا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف ع** اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام کہا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا
اور لینا اونکی خزانونکا ہوگا ساتہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ رض کو ساتہ جائز ہونی اوسکی کی تاکہ نہ وہم کرین
وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتہ دشمنون کے فریب اور حیلہ روا پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکہتی ہین جیسی کہ
اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکہون مین بہت دکہاوین یا معرکہ مین ایکطرف جاوین تو دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون اونپر یکایک جا پڑین
اور مانند انکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کے اور ساتہ پیش دال کی اور زبر اسکی کی بہی آیا ہی اور ساتہ
زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُہَا

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص
سے کہ تہے صحابی بیٹے عتبہ بن ابی وقاص کے اور وہ صحابی ہی اسلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگی یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے ف یعنی ولایت عرب سے
اور اوسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اوسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے یہ معنے ہیں کہ جنگ کروگی بقیہ جزیرہ یا سارے جزیرہ یا بایں حیثیت کے
نہیں فتح ہوا تھا اوس وقت تک ف اوسمین ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتہ پر پہر جنگ کروگی ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پہر جنگ کروگی روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالیٰ پہر جنگ کروگی دجال سے پس فتح دیگا اوس پر اللہ نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنی اوسکو مغلوب کریگا اور ہلاک کریگا اوسکی ہاتہ آگیا ہو گا تمہارے
ہاتہ لگیگا اور ہلاک ہو گا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتہ سے کہ وہ اوس وقت مسلمانوں کے مددگی ہیں اور خطاب اسمیں صحابہ کو ہے مراد امت ہے وعن عوف بن مالک
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا
یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل
غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہ کا
ہی بیچ شام سے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ میں تہے فرمایا گن تو چہ چیزوں کو پہلی آنی قیامت سے یعنی چہ چیزیں علامات قیامت سے جان پہلی اوسکی واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگی قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتہ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتہ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی
ت تیسری وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کی ف قعاص ساتہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے اوسکا ایک
وہ مرجاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہی کہ حضرت عمرؓ کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئی اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اوسوقت عمواس تہا
اور اسی لیے اوسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتہی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیجاویگا مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں ہے کا کوئی گہر عرب سے مگر
داخل ہوگا اثر اور شر اوس فتنہ کی اوسمیں ف لکہا ہی علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہی یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئی ت چہٹی صلح
ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کی ف بنو الاصفر نام روم کا ہی اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہی زرد رنگ تہا مائل بسفیدی
ت پس عہدشکنی کرینگی وہ پس آویں گی تمپر نیچے اسّی نشانوں کے ف لفظ غایہ ساتہ غین معجمہ اور یہ نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایتوں
میں غابہ ساتہ بی موحدہ کے آیا ہے معنی بیشہ کے تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نیزوں کے ساتہ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کیے یہ بخاری نے ف
مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق
او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم فیخرجون
وذلک باطل فاذا جاء الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسی بن مریم فامّھم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ
فیریھم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ اوتریں گے روم اعماق میں ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہ کا ہی اطراف مدینہ میں ت یا دابق میں ف دابق ساتھ زبر بے کے
اور کبھی بے بھی جاتے ہی نام ایک جگہ کا ہی بازار مدینہ کی مفاتیح میں ہے کہ وہ دونوں موضع ہیں اوس شام کی لیے ہی ت پس نکلیگا طرف انکی ایک لشکر
مدینہ سے ف ع کہا ابن ملک نے کہ کہا بعضون نے کہ مراد مدینہ سی حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اوسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے اور کہا
اور بعضون نے جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ مدینہ منورہ خراب ہوگا اوس وقت میں ت بہترین لوگوں میں سے
اوس دن ف ع من خیار اہل الارض بیان ہے جیش کا اور لفظ اوس دن کا احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ت پس جس وقت کہ صف باندھینگے یعنے لڑائی کی لیے
کہینگے روم خالی کر دو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کی جو بندی پکڑ لائے ہیں ہم میں سے لڑیں ہم اونسے ف یعنی جن مسلمانوں نے کہ ہمارا کیا ہی ہم پر اسیر کر لیا ہے
ایک جماعت کو ہم میں سے اونکو ہمارے سپرد کر دو تاکہ لڑیں ہم اونسے اور بدلہ اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانوں کا اور تفرقہ ڈالنی اونکی باہم میں ہے ت پس کہینگے مسلمان قسم اللہ کی
نہیں خالی کرینگے ہم درمیان تمہاری اور درمیان بھائیوں ہمارے کی اور نہیں چھوڑینگے ہم تمکو ساتھ اونکی پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست کہا وینگے تہائی مسلمان
اور بھاگ جاوینگے نہیں رجوع کریگا اللہ تعالی ساتھ رحمت کے اونپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہی اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب دیگا اونپر ہمیشہ ت اور مارے جاوینگے
تہائی اونکے وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگے تہائی مسلمان یعنے روم کے شہر کو نہیں فتنے میں ڈالے جاوینگے کبھی ف ع یعنی نہیں مبتلا کیے جاوینگے
کسی بلا میں نہیں امتحان کیے جاوینگے ساتھ مقاتلہ کی یا نہیں عذاب دیے جاوینگے کبھی اس میں اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا ت پھر فتح کرینگی قسطنطنیہ ف ع لفظ
کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتھ پیش قاف اور جزم سین اور پیش ط اور جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور تی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ مہملت کی اور بعضوں نے ساتھ
زیادتی تی مشددہ کی بعد نون مکسور کی تصحیح کی ہی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی نسخوں میں اسی طرح ہی اور بعضی نسخوں میں ساتھ زیادتی ہی مخففہ کی بدلی تی مشددہ کے اور ان دونوں صورتوں میں
نون اخیر کو زبر ہیگا اور یہ بڑا شہر روم کا مشہور ہی کہ دار السلطنۃ روم کا ہی اور اوسکو استنبول بھی کہتی ہیں اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی اور کہا ترمذی نی
کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کی زمانہ میں فتح ہوئی اور زمانہ نکلنے دجال کے پھر فتح ہوگی جیسیکہ فرمایا ت پس جسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتیں حال آنکہ لٹکائی
ہونگی تلواریں اپنی درختوں زیتون پر ناگہاں آواز دیگا اونمیں شیطان کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد میں پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا خبر
سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی دجال ابھی نہ نکلا ہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام میں نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے
کہ وہ اوسی میں سے ہی اسلیے کہ بعض روایات میں تصریح ہی ساتھ اسکی ت پس اوسوقت یہ تیاری کرتی ہوگی لڑائی کی برابر کرینگی صفیں ناگہاں قائم کیجاویگی نماز
ف اور صحیح میں اذن ساتھ الف کی ہی یعنی وقت تکبیر کہنی مؤذن کی نماز کی لیے ت پس اوتریں گی عیسی ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کے
پھر آوینگی قدس میں ت پس امام ہونگی حضرت عیسی مسلمانوں کے ف ع نماز میں اور جملہ مسلمانوں سے امام مہدی بھی ہونگی اور ایک روایت میں ہے کہ آگے بڑھا دینگے امامت
کی لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیے قائم کی گئی ہی اور اسمیں اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ میں امیر نہیں ہوں بالاستقلال
بلکہ مقرر اور مؤید ہوں پھر بعد اسکے امامت کرتے رہینگے عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانے میں کہ امام ہونگے تغلیب ہے یا کرینگی امامت مجاز یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا
اور ہوگا دجال اوسوقت گھیری ہوئی مسلمانوں کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنے دجال گھلنی لگیگا جیسا نمک گھلتا ہی پانی میں پس
اگر چھوڑیں حضرت عیسی اوسکو بحال خود اور نہ ماریں البتہ گھل جاوے یہاں تک کہ مر جاوے وہ بلا ہی ولیکن قتل کریگا اوسکو خدای تعالی حضرت عیسی کے ہاتھ پر
یعنے حکم اور ارادہ الہی یوں ہے کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کے ہاتھ پر ہو پس دکھا دینگے عیسی اونکو یعنی مسلمانوں کو یا کافروں کو یا سبکو خون دجال کا اپنی برچھی

وعن عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينما هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر
الأرض يومئذ رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث ف یعنی بسبب کثرت
مارے جانے مسلمانوں کے یا بسبب اٹھ جانے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانے میں یا بسبب کثرت دعوؤں کے نوبت تقسیم کی نہیں پہنچے گی ت اور
خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی غنیمت کے ف یا تو بسبب نہ ملنے کی یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اسکے اہل دیانت ت پھر کہا
ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان
بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اپنے میں سے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کریں اور مر جاویں پھر وہ فوج مگر غالب ہوکر پھرے
ف ح جملہ صفت کا شرطہ ہے یعنی موصوفہ ہے شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں ثابت رہیں
یہانتک کہ مارے جاویں یا غالب ہوویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور ضم اوسکی کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کی اور تشترط باب تفعل سے نکالا گیا
ہے اور تشترط باب افتعال سے بھی آیا ہے ت پس لڑینگے مسلمان و کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات یعنی باز رکھے گی انکو لڑائی سے پس پھر جاوینگے
مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی و غیر مغلوب ہوکر اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاوے گی وہ فوج کہ بھیجی
گئی تھی لڑنے کے لیے ف ع یہاں شرطہ یعنی جنس کے ہیں یعنی جانبین کی اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسی کا
دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہوتا غلبہ ایک کے لیے کہ فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال آنکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر
کو واسطے مرنے کی کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ
فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ شام کرینگے پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور
فنا ہو جاوے گی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اٹھیں گے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام کے پس کریگا اللہ تعالیٰ شکست کفار کو
ف دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کے اسم ہے ادبار اور روایت کیا گیا ہے ساتھ ب کے بھی اور معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست کے ہیں ت پس لڑینگے ایسا کہ نہیں
دیکھا گیا ہے مانند اسکی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا اونکی جوانب و نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنی نہیں تجاوز کریگا انسے یہانتک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ ف یعنی اگر چاہیگا اڑ جاوے اونکے اوپر تو نہیں پہنچیگا انکی آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب بو اونکی بدبو یا بسبب دراز ہونے مسافت اونکے اور لاشوں کی
طرف تک نہیں جانے پائیگا اور زندہ بھی نہ رہیگا گر پڑیگا مر کر ت پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے ف یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک بیبی ہی ہو نگی مرد جوانی کی انکا کہ ایک ہی نہ ہوگا بیشک نوبت پہنچیگی اور ایک سو کو باقی رہیگا مگر ایک مرد **ف** خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگے لڑنا قصد کا
پس شروع کرینگے ہر جماعت کا تا قریب ایکدوسرے کا پس ہمیں پائینگے سو مین مگر ایک سبب سے بری جائیگی **ت** پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے **ف** لفظ فبای
یمین تفریعیہ ہی یا سبحیہ ہی کہا طیبی نے کہ یہ جزا ہی شرط محذوف کے یعنی جب کہ فہم یا یہلی ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کیا اوسکو پہلے
کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی عدوا لہم بالطیں وکیچ یہ مقید ہی ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث و خوشی غنیمت سے اسلیے نہیں ہوئی کہ جہاں انحصار جاوینگے تقسیم کہاں اور خوشی
کہاں ایسی صورت مین صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس ساتھ ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہو نگی انہی **ت** یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اوس وقت مین وہ ہونگی سی طرح
ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہے پہلی لڑائی سی آپہنچی کی مسلمانونکو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال پیچھے انکی آیا ہی
اونکی اولاد میں پس پھینک دینگے اور ڈالدینگی اوس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکی کی ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بھیجینگے دس سوار
تا اطلاع ہو حال دشمن کے سی **ف** لفظ طلیعہ بروزن فعیلہ ہی وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے برابر ہی بیچ مین اسکی واحد اور
جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہون نام اون سوارونکی اور نام اونکی باپونکے اور رنگ اونکی گھوڑونکے **ف** اسمین معجزہ ہے حضرت کا اور
دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سوار ونکے ہونگے یا فرمایا بہترین سوار نمین سے ہونگے پشت زمین اوس دن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سمعتم بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ
قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاءوھا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسھم قالوا لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیھا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر فیسقط جانبھا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لھم فیدخلونھا فیغنمون فبینما ھم یقتسمون المغانم
اذ جاءھم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہے اور ایک جانب دریا مین کہا صحابہ نے ہان یا رسول اللہ سنا ہے ہمنے **ف** کہا ایک شارح نی کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضون نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی نہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہو گا ساتھ بہت کشت و خون
کی اور یہ شہر فتح ہو گا ساتھ تہلیل و تکبیر سے **ت** فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اوس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق مین سے
ف کہا مظہر نی کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سے ہیں اور وہ مسلمان تھے انہی اور احتمال ہے کہ اونکی ساتھ اور بھی ہوں سوای اونکی اولاد اسمعیل مین سے کہ وہ عرب
ہیں یا غیر اونکی اور مسلمان ہوں اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ یعنی اونکی کی اونپر کہ سوای اونکی ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں **ت** پس جب آوینگی اولاد
اسحاق اوس شہر پر بارادہ جنگ کے اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کر کر اوسکی ہنی والونکو پس جنگ نہین کرینگی اوس شہر والوں سے ساتھ ہتھیاروں کے اور
نہ پھینکینگے طرف اونکی تیر **ف** یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہی واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ **ت** کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب وہ
جانبوں اوسکی مین سے یعنے ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نی کہ راوی اس حدیث کا ہی نہیں گمان کرتا مین ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہی یعنی جزم
نہیں مجکو اسکا گمان ہے کہ یون کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پھر کہینگے تیسرے بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیے پس داخل ہونگی اوسمین پس لوٹینگے یعنے جو کچھ اوسمین ہوگا پس اوس وقت کہ بانٹتی ہونگی لوٹ
ناگہان آویگی اونکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہے گا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چھوڑدینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھرینگی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جلدی سے دجال کی لڑائی کی لیے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

من بلاد الروم ... عمران بیت المقدس ... خراب یثرب ...

بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خرابی مدینہ کے ہوگی ف یعنی
آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاریٰ ہیں اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے یعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا اس نے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہے ت اور خرابی یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوس میں سو میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطینیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا
سبب علامات نکلنے دجال کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اس ترتیب سے واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی
ہوگی اگرچہ مہلت اوس میں تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر کوئی کہے یہاں کہا فتح قسطنطینیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آواز دیگا
اونمیں کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردانا فتح
قسطنطینیہ کو علامات نکلنے دجال کے نہ یہ کہ وہ پیچھے اوسکی نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنی غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتے
ہیں اسپر حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطینیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى
وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے اوسی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطینیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہے کہ جسمیں کٹ
جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور زمین پائیں گے سو میں سے مگر ایک جیسا کہ اوپر گذرا مگر ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے فتح اوس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب تسبیح اور تکبیر الٰہی کے جیسا کہ حدیث
ابی ہریرہ میں گذرا اور سات مہینوں میں جمع ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کی طرف اون شہروں کے اور ظہور دجال کے اور اسپر باعتبار
فتح اون شہروں کی پس دجال پیچھے آویگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان ان دونوں کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ
وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونے شہر مذکور کی یعنی قسطنطینیہ کے چھ برس ہیں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں ف اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
اختلاف فاحش ہے لیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ت نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے ف اور حدیث سابق کے اسناد میں کلام ہے اور بعضے
راوی اسکے مجروح ہیں اور اسمیں دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع ممتنع اور ترجیح ضرور ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے ہونا سات برس کا
صحیح تر ہے ہونی سات مہینے کی سے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ
قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا قریب ہیں مسلمان کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں ف یعنی دشمن گھیرینگے اونکو یا بھاگ جاوینگے
مسلمان کفار سے رجوع ہونگی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کی یعنی اونکی اصل ہوگی بیچ کی اندر اور بعضی ثابت ہیں کہ اسکی اور اسکی نگہبانی
کی یہی اور یہ ظاہر تر ہے ساتھ قول حضرت کے ت یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحدوں اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کی نقل کی یہ ابوداود نے
ف کہ چند منزل ہے مدینے سے اور یہ تفسیر اوسکی کی ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اسکو ساتھ رفع کی بنیں سے بنا بر اسکی کہ اسم مؤخر ہے اور خبر مقدم
اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اوسکی کی تنوین سے اور اور نسخہ میں ساتھ زبر ح کی ہے وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا
بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

لقوم الا ... المسلمون الی الشام

اونکی جماعت ... اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ تہا وہ خادم حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھی نزدیک ہے کہ صلح کروگے تم اہل روم سے
امن والی پس جہاد کروگے اور فتنے سے محفوظ رہوگے پس جنگ کروگی تم اور وہ رومی باتفاق دشمنون سے کہ سوائے تمہارے ہین پس مدد کیے جاؤگے تم یعنی فتح کریگا تمہاری
اسد تعالی اوپر اور غنیمت پاؤگے اور سلامت رہوگی یعنی نہ کوئی تم میں سے مارا جاویگا پھر پہروگے یعنی دشمنون کے پاس سے یہانتک کہ اتروگی تم اور اہل روم ایک سبزی کی
جگہ کہ ٹیلے ہونگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے صلیب کو **ف** مراد اہل نصرانیت سے قوم روم ہین اسلیے کہ وہ قوم نصرانیت پر تہی اور صلیب ایک لکڑی
مربع ہے کہ گمان کرتے ہین نصرانی کہ عیسے سولی دیے گئی ہین اوس پر اور دی کی تہی اس صورت کے **ت** پس کہیگا وہ شخص غالب آئی صلیب یعنی غالب آئے ہم بسبب
برکت صلیب کی پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانون میں سے **ف** یعنی بسبب اوسکے کہ نسبت کی غلبے کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان صلیب کو پس بسبب
اس قصے کی عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگی لوگون کو جنگ کے لیے **ت** اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگی مسلمان طرف ہتیارون اپنی کی پس لڑینگی مسلمان
اور شہید کریگا اسد تعالی اوس جماعت مسلمانون کو ساتھ شہادت کی نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا
الحبشة ما ترکوکم فانه لا یستخرج کنز الکعبة الا ذو السویقتین من الحبشة رواه ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے نقل
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چہوڑو تم حبشیون کو اور تعرض نکرو اونسے جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تم سے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب پنڈلیون چہوٹی کا حبشیون میں سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہے سویقہ تصغیر ساق کی ہے یعنی
پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کی اکثر چہوٹی اور باریک ہوتی ہین مراد گنج سے گنج ہی خزانے کعبے کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہے اوسمین اور بعضون نے کہا کہ مراد ہے
مال کہ بطور نذر کی آتا ہے اوسکو خادم وہان کے جمع کرتے ہین اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چہوٹی پنڈلیون کا حبشیون میں سے اور نہین
معارض ہے یہ قول اسد تعالی کے حرما آمنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنی والا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اسد تعالی نے گردانا ہے
اوسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی کا یا مراد حرم یا امن سے وہ نہی ہے یعنی اسد تعالی نے
حکم فرمایا ہے کہ امن میں رکہین کسی کو اور نہ تعرض کرین کسی سے اوسمین چنانچہ آیا ہے کہ رئیس بدبختون کا قرامطہ میں سے جسکہ بیٹھا فسادی یعنی قتل کرنی لوگون
کی ہے اور خراب کرنی شہرون کے سے کہا اوسنے کہ کہان ہے کلام اسد کا ومن دخله کان آمنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ امن ہے اوسکو کہ داخل ہو
اوسمین اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتھ لوٹنی اور قتل کرنی کی **وعن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشة ما
ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواه ابوداود اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابیون میں سے ہے کہا چہوڑو تم حبشیون کو
جبتک چہوڑین تمکو اور چہوڑو تم ترکون کو جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اگر کہیں قرآن شریف مین حکم ہے قاتلوا المشرکین کافة یعنی عموما
فرمایا ہے کہ مشرکون سے قتال کرو پہر کیون حضرت نے یہان فرمایا کہ اونکو چہوڑو کہو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک کو عموم اس آیت سے مخصوص کیا ہے
اسلیے کہ شہر اونکے بعید ہین اونکی شہرون میں اور اسلام کی شہرون میں بیچ دشت بیابان بہت ہین جبتک کہ تعرض نکرین اہل اسلام کی شہرون سے تو تعرض اونسے نکرنا چاہیئے ہان
اگر وہ قصد کرین اہل اسلام کی شہرون کا ساتھ قہر اور غلبے کے تو فرض ہوگا قتال اونکا یا کہین کہ آیت ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدای اسلام میں تہا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وعن** بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین
یعنی الترک قال تسوقونهم ثلث مرات حتی تلحقوهم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة الاولی فینجو من هرب منهم
واما فی الثانیة فینجو بعض ویهلک بعض واما فی الثالثة فیصطلمون او کما قال رواه ابوداود

قرامطہ ... فاسد ... اوسمین ہوگا

اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے اونے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ یہ حدیث ہے لڑیگی تم سے ایک قوم چھوٹی آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر اوس ہی کی وہ صحابی ہے یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے تم اونکو تین بار یعنی ہونگے وہ مغلوب و مقہور ہانکے جانے والی کہ تم اونکو بھگا دوگے یہانتک کہ پہنچاؤگے اونکو جزیرۂ عرب مین ف ع کہا بعضوں نے کہ یہ نام ہے عرب کی شہروں کا اسلیے کہ گھیری ہوئی ہین انکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمامہ اور یمن ت پس ایک پہلی ہانکنے مین نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکونمین سے اور ایک پھر دوسرے ہانکنے مین نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور ایک پھر تیسری ہانکنے مین پس کاٹے جاوینگے اور بیچ اوکھاڑے جاوینگے یا مانند اسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح یہ لفظ اوسجگہ کہتے ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتے ہین اور لفظ اوسکے خاص یاد نہین ہوتے اور اسمین نہایت ورع ہے راوی کا **وعن** أبي بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ناس من أمتي بغائط يسمونه البصرة عند نهر يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر أهلها ويكون من أمصار المسلمين وإذا كان في آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الأعين حتى ينزلوا على شط النهر فيتفرق أهلها ثلاث فرق فرقة يأخذون في أذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة يأخذون لأنفسهم وهلكوا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف ظهورهم ويقاتلونهم وهم الشهداء رواه أبو داود اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوترینگے لوگ میری امت مین سے زمین پست مین کہ نام رکھینگے اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر با اور زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زیر اوسکی کی اور زبر بھی آئی ہے ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتھ زبر دال اور زیر دال کی بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں مین سے حلبی نے حاشیہ شفا مین لکھا ہے کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہے اور زبر فصیح شہر ہے بنایا ہے اوسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمر کی اور اسمین بت پرستی کبھی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہے نام بصرہ کا نہین ہے اور علما نے کہا ہے کہ مراد اوس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہے نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہے بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد و متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نے ازراہ معجزہ کے خبر دی اوسکی بنی کی اسلیے فرمایا ساتھ لفظ استقبال کے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانوں کے شہروں مین سے اور بہت ہونگے رہنے والے اوسکے اور یہ بھی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطے لڑنے مارنے کے اس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہین آئے اور اہل تواریخ نے اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئے ہین جیسے کہ معروف و مشہور ہے پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہے کہ بصرہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریے اور مواضع کہ بغداد اونہین بنا ہے منسوب اوسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع ہے باہر بغداد کے قریب اوسکے دروازہ کے کہا جاتا ہے اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اوسکے کے کہ بصرہ ہے یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالی کے بیچ ہے واسئل القرية اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بعضے شخص میری امت مین سے اوترینگے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہاں اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانونکے شہروں سے اور وہ بغداد ہے اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑے شہر کو کہتے ہین بعد اوسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یعنی حال آخر زمانے مین آوینگے اوس شہر والوں کے لڑنے کے لیے بیٹے قنطوراء کے ف ح یعنی ترک اور قنطوراء ساتھ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ مدہ کے بھی آتا ہے نام ہے ایک لونڈی کا ترک کی کہ نسب اوسکی اولاد سے ہین ت منہ اونکے چکلے ہونگے اور آنکھین چھوٹی یہانتک کہ اوترینگے اوس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہونگے اوس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑینگے بیلونکی دموں اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت مین اور تلاش کرینگے بیلونکو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانی کی ہلا

سے بسبب جہل کی بالاوینگی اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا بیشتر فرقہ ف ع ح اونکی
اونکی شر سے بسبب اس حیلہ کی نجات نہیں پاوینگی اسلیے کہ آگ شر کی اونکی فتنہ کی ایسی نہین بھڑکی کی کہ اس حیلہ سے بچا سکیں اور ایک فرقہ طلب کرینگی
امان منظور اسے واسطے جانون اپنی کی اور ہلاک ہونگی ف ع یعنی اونکو ہاتو نسے لیوینگی شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ او ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی
اونہون نے امان ہلاکو سے اپنی لیے اور اہل بغداد کی لیے اور ہلاک ہوئے اور ہاتو نسے کہ مار ڈالا اونہون نے اونکو کسی کو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا ہے نبی ﷺ
نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تہا قریہ حضرت ﷺ کی عہد مین بصرہ کی قریہ مین سے از راہ اطلاق کرنے اسم جز کی کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تہا اور اگر ارادہ
کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سنا گیا ہے کہ کفار او ترے ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گرداننگا
اپنی اولاد و عورتونکو پیچہے پشتون اپنی کی ف ہ یعنی تغافل کرینگی اونسے اور قطع کرینگی علاقہ مہر و محبت کا اونسے یا پیچہے چہوڑ لیوینگی اور ہمراہ لیجاوینگی ت
اور لڑینگی ترکونسے اور مارے جاوینگے اکثر اونکی اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابو داود نے ف ع ح تحقیق کامل شہادت ہمین کہ پیچہے ڈالنا اونکا مال و اسباب کو مگر ہمت کے باندہی اور
مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگی ترک سے پہلے غالب ہوتی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی
اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونہین سے تہوڑی اگرچہ ذکر کیا اشرف اور کہا غیر اونکی نے کہ یہ حضرت ﷺ کی معجزات مین سے ہے اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسا کہ خبر دی تہی حضرت ﷺ نے اور
ہمارے واقعہ بیچ صفر سنہ چہ سو چپن ۶۵۶ مین اور یہ قضیہ اشارہ ہے طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی او طرف جلا دینے بلاد اسلام کی اور لگنے اوس آگ کی
اور بلند ہونے شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور جلا دینے اوسکی عالم کو اور وہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر اسکی بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علما نے کہ ابتدا
آبادی کی ہے سکونکی سے مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سے واقع نہین ہے کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منہا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت بہا
او دخلتہا فایاک وسباخہا وکلاءہا ونخیلہا وسوقہا وباب امرائہا وعلیک بضواحیہا فانہ یکون بہا خسف وقذف
ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر رواہ ابو داود اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا ﷺ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق تیار کرینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون مین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رہ تو بچا
تئین اپنی اوسکی اون مواضع سے کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہ اپنی تئین اوس موضع سے کہ نام اوسکا کلا ہے اور اوس کی کہجورون سے اور اوس کی بازار سے
اور اوسکی پادشاہ اور امیرونکی دروازونسے اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہے ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہے معنی کنارہ مین جیسے کہ ظاہر
اور کہلی ہوا آفتاب مین اور ضاحیہ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اوسمین اور بعضون نے کہا مراد اوس سے پہاڑ اوسکی ہین اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا و ہانکی جانے سے دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہون مین ایک قوم کہ شام
کرینگی اچہی بہلی صبح کرینگی اس حال مین کہ کیجاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہوجاوینگی اور بڑہے سور ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسخ اس امت مین ہے جائز الوقوع ہے اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سے فائدہ نرکہتا اور بلا شبہہ جیسا کہ نہین واقع ہوا اور وعید اوس سے بیچ حق فرقہ قدریہ
کی اور اسی سبب سے کہا ہے بعضی شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت مین تقدیر کے
کی جہٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کے ہے اور بروزن کتان کی نام ایک جگہ کا ہے بصرہ مین کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندہتی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ چرنی جانورونکی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہے یعنی گہاس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہے پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی کی اور کہجورون مین

سبب خسف ہونیکے زمین اور بازارونمین بسبب ہونے غفلت کی یا کثرت لہو کی یا فساد عقود اور باجہنا باجہ وغیرہ کی درواز پر بسبب ظلم کی یا اور شہر والی اوس شہر

مین بعد لفظ رواہ کی سفید چھوٹی ہوئی ہی بسبب نہ پانی مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداود من طریق لم یجزم بھا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداود نے ایسی طریق سی کہ جزم نہین کیا ابوداود نے اوس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا اوسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سی لیکن انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت کرتا ہی ایہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لھا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ھذہ لابی ھریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شھداء لا یقوم مع شھداء بدر غیرھم رواہ ابوداود وقال ھذا المسجد مما یلی النھر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کہتا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نے واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ **ف** ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور ب کی اور **ت** بدلام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ لی اور تکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کے ہی **ف** ح عشار ساتہہ زبر عین اور **ت** شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اوسمین واسطے برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدین اوٹہین گی یعنی قبرونسی یا مرتبہ مین ساتہہ شہیدون بدر کے غیر اونکی **ع** ح اور یہ تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور اوسکو پہنچتا ہی اور اکثر علما اسی پر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل ہی یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذکر** حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر مین یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظ کما قال قال ھات انک لجریء وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال قلت مالک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط قال فھبنا ان نسأل حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسألہ فقال عمر متفق علیہ

روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ نے کہا تہی ہم نزدیک عمرؓ کی پس کہا کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا کی ... درباب فتنہ کی
فرمائی ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہٖ بی زیادتی او نقصان کے کہا عمرؓ کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث
کی کہ جو کچھ فرمایا او بیان کر کیفیت اوسکی **ف** ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کے درمیان مین سامنے حضرت عمرؓ کی دعوے حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جیسے حضرت
نی فرمائی ناگوار ہوئی بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب دلیر ہی جرات کی تو نی اوس چیز پر کہ نہین جانتا مین اوسکو یعنی یا تیری او تو دعوی کرتا ہی کہ مجھکو بعینہٖ یاد ہی جو کچھ فرمایا
تہا آنحضرتؐ نی اور ہو سکتا ہی کہ یہ تحسین او تعریف ہو حذیفہ کے بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچھنی کی آنحضرت سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت
پوچھتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی **ت** کہا حذیفہؓ نی کہ کہا مینی سنا ہی مینی پیغمبر خدا سے فرماتی تہی فتنہ اور ابتلا او آزمایش مرد کی اوسکی اہل و
عیال مین ہے او اوسکی مال مین او اوسکی نفس مین او اوسکی فرزند مین او اوسکی ہمسایہ مین **ف** ح ع یعنی مرد مبتلا ہوتا ہے اونکی رعایت حقوق مین او اوسکی ادا کرنی
مین جیسا کہ چاہیے او اوسمین تقصیرین کرتا ہی او برخلاف فرمودہ کے چلتا ہی او اونکی تقریب سے مرتکب منہیات کا ہوتا ہے او اوسکی محنت و ایذا او اوٹہاتا ہے او رنج و تعب
مین پڑتا ہے پس لائق ہی کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کے بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ کی ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتہہ قول
اپنی کی **ت** جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو او تقصیر اونکو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی روزے او نماز او صدقہ او امر معروف او نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمرؓ نی کہ نہین ارادہ رکہتا
مین **ف** ع حضرت عمر نے جب پوچہا کہ کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سی امتحان او آزمایش
ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اوس سے واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا
دوسرے شق سی او حذیفہ نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ یہی مراد نہین رکہتا اس سوال مین **ت** نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا
مانند موج دریا کے **ف** ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال او لڑائیان ہین کہ پہیلین او شایع ہو شر و محنت اونکے لوگون مین **ت** کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مینی عمرؓ سی کہ
تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سے غم نہین ہے او خبر او سکے تمکو نہین پہنچی گی او تم اوسکو نہین پاؤ گی تحقیق درمیان تمہارے او درمیان
اوس فتنہ کے ایک دروازہ ہی بند **ف** ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سے جیسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان ہے وہ فتنہ
راہ نہین پاویگا او جب تم اوس سی اوٹہہ جاؤ گی وہ فتنہ آویگا او راہ پاویگا **ت** کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کے پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سے آویگا
یعنی بسبب شدت او سختی اوسکی کی او یا کہولا جاویگا **ف** ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان ٹوٹنی دروازہ کے او کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ
کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا او بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہے اور شاید کہ مشابہت دے فتنہ کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کے گہر کی او عمرؓ کی حیات کو
ساتہہ دروازہ بند کے او اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کے پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنے کے قتل سی او ساتہہ کہلنی کی موت سے یعنی جب عمرؓ نے سمجہی کہ دروازہ کنایہ اونکی
وجود سے ہے او رو بہ ایسے اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت کے **ت** کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج
پذیر نہو وے او پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمرؓ نے کہ یہ یعنی دروازہ کہ جسکی وصف سے یہ ہی کہ توڑا جاویگا او کہولا نجاویگا لائق تر یہ ہے کہ نہ بند کیا جاوے کہی شقیق نی
پس کہا ہمنی واسطی حذیفہؓ کہ کیا تہی عمرؓ جانتی کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتے ہین کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی **ف** ع یعنی
بعلم یقینی ضرور جانتی تہی جیسی کہ کل نہین ہے تو مگر پیچہی اسکی او سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا **ت** تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا
شقیق نی پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سے پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سے عمر ہین یعنی روکنی والے فتنہ کی اصحاب واجباب سے نقل کی یہ بخاری او مسلم نی **وعن انس قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة رواه**
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہا اونسی کہ فتح قسطنطنیہ کے قریب ہی قیامت کی نقل کی یہ ترمذی نی او کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعة باب ہی بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف ع شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا یعنی کہیں اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکی جمع شروط ہو اور شرط ساتھ حرکت کی علامت اور نشان ایک چیز کو کہتے ہیں اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے ہو اور ساعت کہتے ہیں ایک جز کو اجزا شب و روز سے اور یعنی وقت حاضر بھی آئی ہے قیامت کو یا بر پا ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہیں اسلیے کہ جب آنا اوسکا سبھی اسی ساعت میں ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہے اور علماء نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹی امر کی کہ واقع ہوں پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہوں اونکی لوگ مانند جنی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنے کے بیچ بنانے اونچی اونچی مکانوں کو اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت عورتوں کی اور ضائع کرنے امانت کی اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند اونکی کی کہ اس باب میں مذکور ہیں وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی یہ ہیں کہ بڑی سلامتیں متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ میں مذکور ہیں وہ اور ہیں اور کہتی ہیں عالم کہ شرط لغت میں معنی اول شی اور زوال مال اور چھوٹی مال کی بھی آیا ہے اور باعث اونکی انکار کرنے کا اونسی یہ ہے کہ یہ امور عالم میں ہمیشہ واقع ہیں پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کریں گی اور یہ چیزیں جو علامت ہیں مراد یہی ہے کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب میں امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگی اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا بیان تقریب ذکر لڑائیوں اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ میں آویگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویکثر الجهل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأة القیم الواحد وفی روایة یقل العلم ویظهر الجهل متفق علیه روایت ہے انس سی کہ کہا اونسی سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق نشانیوں قیامت کی سی یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کی یا بسبب کم رتبہ ہونے اونکی کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانوں کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کم حیائی کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** ع بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادوں کی بیچ بلاد و عباد کے **ت** اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگے عورتیں **ف** ع کہ جنسی نہیں سر انجام پاتی ہیں امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنے دنیا و درہم کا **ت** یہاں تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتوں کے ایک مرد خبر گیری کرنی والا **ف** ع یہ مراد نہیں ہے کہ پچاس عورتیں بیویاں ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائیں اور دادیاں اور بہنیں اور پھپیاں اور خالائیں اور بیویاں وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبر گیران اونکا ہوگا **ت** اور ایک روایت میں بجای یرفع العلم ویکثر الجهل کی یہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن جابر بن سمرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تھی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کے جھوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع مراد جھوٹوں سی یا تو وہ ہیں کہ حدیثیں جھوٹی بناوینگی اور یا وہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتیں نکالینگے اور خواہشیں فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگوں کی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کے یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروهم نہیں مذکور ہی صحیح مسلم میں ولیکن آیا ہی بعضی روایتوں غیر اوسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع میں مانند لفظ مشکوة کی ہی بعینہ اور اسنا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سی

وعن ابی هریرة قال بینما النبی صلی اللہ علیه وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعة قال اذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة قال کیف اضاعتها قال اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة رواه البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا اور

نے اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تھی یعنی کسی امر مین صحابہ سے گفتگو کر رہے تھے ایک گنوار اور پوچھا کہ قیامت کب ہوگی فرمایا جسوقت ضایع کیجاوی
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگونکی
اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود مین آوینگے
اور نشانی اوسکی قرب کے ہونگی مقرر کین ہین انمین سے ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتونمین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی نے کہ
کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو مثل سلاطین کے اور یہ ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر و شان اور ارباب منصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتھہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہوجاوینگے اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سے سادہ ہے یعنی تکیہ کیے اور جس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہے گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض
حتى يخرج الرجل زكوة ماله فلا يجد احدا يقبلها منه وحتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا رواه مسلم وفي رواية له
قال تبلغ المساكن اهاب او يهاب اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری ہے یعنی بہی گا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند نالہ کی تاکہ بہت میل
کری خلق اوسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص کوئی اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی یون ہے کہ فرمایا پہنچینگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زبر کے اور یہاب ساتھہ زیر یے کے
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ زبر کی اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کی لیے ہے مراد کثرت عمارت مدینہ اور گردنواح اوسکی کی ہے اور حضرت
شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھہ زیر کی بھی پڑھا ہے **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده وفي رواية قال يكون
في آخر امتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده عدا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا آخر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضونے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور شمار
نہین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی او نہ گنی گا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنی گا اوسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس سے اپنی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضر فلا يأخذ منه شيئا
متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کہلجاویگا گنج سونی کی سے ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہوجاویگا اور اوسکی نیچے سے گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کسی نہر کا ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لی اوس سے کچہ نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے ف ح اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضونے کہا اسلیے نہ لی کہ لینا اوس گنج

سی باتھ مصیبت سبب اوسکی تاقیامت وبلیات کا ہو اور وہ ایک نشانی ہو نشانیوں قدرت الٰہی سے یا مضمون فرمایا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہے
قتل مال والونکی یہاں انقطاع اوسکی حرام ہوگا **وَعَنْهُ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات
عن جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی اکون
الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھل
جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہ ہو کہ قضیہ متحد ہی اور روایت متعدد ہیں معنی یہ ہونگی کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سرکہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونے
سی اور احتمال ہے کہ یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس ماری جاوینگی ہر سو میں ننانوے اور
کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ میں ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس
توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وَعَنْهُ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب
والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ
فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے
جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتھ زبر ف کی اور ذال کی اخر میں یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول میں اور قاموس
میں ہے کہ فلذ ساتھ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونا اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کی اسلیئے کہ وہ جلا
زمین کے بیچ جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب ہی جیسے کہ جگر محبوب ہے تر اونچہ زمین کے پیٹ میں ہین پیٹ یہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانوں اپنی کو اپنی
پیٹ میں سی طرف پیٹھ اپنی کی **ت** مانند ستونوں کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اس نی لوگونکو واسطے مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی
اسکی کی قتل کیا میں لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکھنی والا سلوک و احسان کا اپنوں سے پس کہیگا واسطے اسی مال کی کاٹا میں حق ناتے داروں اپنے کا
اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتھ میرا **ف** ح یعنی یہ مال ایسی چیز ہی کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہ گناہ کیے میں اور محنتیں کھینچیں میں اور
اب کچھ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں کہتے ہم **ت** پھر چھوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوا پس نہین لینگی اوس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ
علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاشکی ہوتا میں جگہ اس قبر والی کی اور نہیں اوسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہیں علما نی
ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور دین بمعنی عادۃ کی بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہیں ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین سے مشہور معنی اوسکی مراد ہی یہ کہ نہیں ہے لوٹنا وہ لوٹنا اور آرزو
کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یون ہون کہ اوس وقت میں لوٹیگا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین میں سے اوسکی ساتھ نہ رہا ہوگا اور دین بسبب فتنے اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نہ رہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وَعَنْهُ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل
ببصری متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

نہین جہاسی روشن کردیکی گردنین اونٹونکی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی فتح البصر ساتہ پیش سب ابو حزم صاہ کی شہری شہرین شام اور انمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار پیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس اور چار مین روز جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سی روز اتوار ستائیسوین جب تک ہوا کہ سب باون روز ہوا اور پہنچا اوسکا عجائب حجاز تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کر دیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹھنڈی اوس سی طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین پہیل گئی تہی اور حرم ہوا اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتونکو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصرہ مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہ تہا کہ پتہرونکو جلا دیتی تہی اور درختونکو اوس سی کچہ اثر واسیب نہ پہنچا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی وزاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کی اور سینیا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی ہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر عاجزی وزاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی کی لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ح مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی سوا اوس آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی اس آگ سی تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی **ف** ع یعنی برکت زمانی کی کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بربی بڑی فتنونمین اور اوترنی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگی کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلد بیٹہ جاتا ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة یومئذ اقرب من الناس من یدی هذه الی راسک روایت ہی عبداللہ بن حوالہ سی کہا بہیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیئی تا غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچہہ جنس مال سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچہہ اپنی لیئی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیئی کہ غزا کا صریح نام لیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا ت پس بہیجا
ہمکو اوپر قدمون ہمارے کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت نہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و پاس پس نلائی ہم غنیمت سے کچہہ یعنی پہری
غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہمارے کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور اثر غم اور خجالت اور حیا ہمارا پس کہڑی ہوئی
ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہمارے لیئی پس کہا یا اللہ نہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف اپنی میری کہ پس ضعیف ہونگا مین انسی ف
ح یعنی نہین اوٹہا سکتی کا بار غمخواری اور خبر گیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کے خبر گیری
سی چہ جای غیر کی اور اسیلیئی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ماشاء اللہ اور یہہ ہے توحید ہی کہ مذکو ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتی ہین ہر سال موسم مین یعنی ڈہونڈتا ہی ہر ایک اونمین سی دوسرے یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہ کلمات کہکر بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ
ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قریب اسکی اکہتی تہی مقدم کیا
انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کے اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سرانجام کرنی سی اور نہ چہوڑ
انکو اور انکی کامونکو طرف لوگونکی اور محتاج نکر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم کہین گی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری
اور عادت گرفتارون نفس کی ہی معنے اور حاصل تمام کلام کا یہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین سرانجام و کفایت کرسکتا انکی امور کو اور نہ سونپ
انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبر گیری سے بسبب کثرت شہوات اور شر نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کے مقدم کہین گے اپنی
نفسونکو اونپر پس ضائع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیرے ہین کر انسی جو کچہہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامونسی اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کے طرف سے امت کو کہ کام
اپنی اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر کہین اسلیے کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا اوس نی
ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار کت نیست ازین بہتر کار کہا عبداللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہے ت پہر رکہا آنحضرت نی
دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت نبوت کو تحقیق اوتری ہے زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی شام تک
جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ ایک
شیء عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بہی ساتہہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلبلی ف ح بلبلہ ساتہہ زبر کے
یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کے ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سے اور قیامت اوس دن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میرے سے
طرف سر تیری کی ف ح اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیث مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ
کی سفید چہوٹی ہوئی ہی اور جزری نی یہ عبارت الحق کی ہی ابو داود و اسنادہ حسن رواہ الحاکم فی صحیحہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ

اولها فاذا تقبلوا عند ذلك ريحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتابع كنظام قطع سلكه فتتابع رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ٹھیرائی جاوینگی غنیمتین دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان بانٹینگی اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھ پیش دال اور زبر اوسکی بمعنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانی مال کی اور بعضونی کہا کہ ساتھ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھ زبر کی انتقال حالت شدت و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹھیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت مین رکھینگی کہ کالوٹنی کی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹھیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی ادا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کی اونسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیویکی یعنی اوسکی چیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکی مخالف امر خدا اور رضایت اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی مانکا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی اور تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکے کی ہی بنسبت باپکی ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہیگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکہیگا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہ ہماری زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہماری بعضی علمائی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہ بہی بہت ہی اور ظاہر ہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہی ورنہ انمین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونسی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھ زیر قاف اور جزم ی کی مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی الآت گانیکی کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور طنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہری جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہین گی پچہلی اس امت کی اگلونکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتونمین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت نابکار رافضیونمین پائی جاتی ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم اور فرمایا لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوی ہین انکی مناقب و فضائل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین بیچ اللہ راہ جیسی کہ چاہیین اور فتح کیی شہر کی شہر اور برپا کیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کرتی ہین اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی لی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلی پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی ہی کتاب سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جنہی مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مرا ہو توبہ کرکر

یا باقی محبت خویشی کی ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی بہ برکت اونکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی رضی اللہ عنہ سی حدیث مرفوع کہ فرمایا
میری اصحاب کی لیی لغزش ہی یعنی لغزش بخشیگا اللہ اوسکو اونکی لیی بسبب بقاء اونکی کی ساتھہ میری انتہی پس ہم باوجود لغزش گناہ ہونے اونکی قسم صغائر و کبائر سی جیسی کہ
ہوئے امید رحمت رب کی اور شفاعت نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھی اونکو عیب اونکا لوگونکی عیب سے اور فرمایا آنحضرت
نی کہ نہ ذکر کرو مردونکو اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان ہی اور بغض
رکھنا اون دونونکو کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جس نے برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے
اللہ کی اور جسنے محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی
گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلی ٹری کی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانیکی اور پتہر برسنی کی او منتظر رہو اور
نشانیون قرب قیامت کی کہ پی درپی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم دانی اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَقَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوترنگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین ف ح کہ مذکور
ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیی کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی درپی اور شمار کین بیچ ہر ایک کی اون دونون
سی پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہ بات کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین کی اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہی ہی کہ کہا
حضرت علی نی بجای اونی صدیقہ کی اور سلوک کریگا دوست اپنی سی اور بجای اقصی اباہ کی او ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شربت الخمور کی اور پی جاویگی
شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاویگی ریشمی کپری نقل کی یہ ترمذی نی ف ح اور کہا صاحب
مختصر نی کہ یہ بدلی بعض کی ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیی کہ بعض مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہی ہی کہ بدلی تعلیم لغیر الدین کی ہی پس مطابق ہوجاتے ہین دونون
عدد دونون روایتونمین پس صحیح ہو قول طیبی کا انہ عدّ کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق
فستۃ عشر انتہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تمام ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری سے موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی ف ح
یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اونکی اور شرافت اونکی کی ہی اور حدیثون مین
آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیی کہ سب عجم مین عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہوگا
عرب کا اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی یس ح کہ مسلمان ہوا ساتھ عرب کی ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود
مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجیگا
اللہ تعالی اوس مین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سی ف ح یہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ وہ اولاد حسن
سی ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور ماکی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی اور نام اوسکی

باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کی ف ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ او سمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود وقائم منتظر ہی محمد بیٹی حسن عسکری کا
کی ہین ت بہردینگی ساری دنی ہین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد ہی دالی اوسکی ہین داد وعدل ہی ف ح یعنی قسط وعدل کی
نزدیک بعضی کے ایک ہین یعنی ظلم وجور کی چنانچہ صراح مین ہی قسط داد وعدل عدل داد و دادی دینے والا اور وہ خلاف جور کی ہی جو ظلم وستم کرنا ہی حکم مین اور
اصل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین کو یا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہ کہ تغایر ہو یعنی کہ مراد قسط سے داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت
اور برابر حقوق مین کرنی اور ظلم داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابر حقوق مین نکرنی واللہ اعلم **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة رواہ ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا اونسی سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
تہی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داود نے ف ح عترة ساتہہ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے
ہین اور رہو کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہی کہ عترة مرد خویش اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون
نے کہا نزدیک اہل بیت مین ہی یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہی کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد
ہاشم ہین اور موجب تمام قولونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمة تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین **وعن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین
رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میرے اولاد مین سے ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا
زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سے مالک ہوگا زمین کا ساتہہ برس نقل کی یہ ابو داود نے ف ع اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان
او تسع سنین وہ شک ہی راوی سے پس احتمال ہی کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود ام سلمہ کے
سے اور احتمال ہی یہ کہ ہو شک کو اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقین کے واللہ اعلم **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قصة المهدی قال فیجیء الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید ہی سے نبی بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی
مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر دیگا مہدی اوس شخص کے لیے بیچ کپڑی اوسکی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی
یہ ترمذی نے ف ع یعنی بہت دینی شمار دیگی اوسکو دینار و درہم سبب بہت حرص اوسکی کی مال پر پس بہ پیدا کر دیگی اوسکو سوال سے اور خلاص
کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سے **وعن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج
رجل من اهل المدینة هاربا الی مكة فیاتیه ناس من اهل مكة فیخرجونه وهو كاره فیبایعونه بین الركن والمقام ویبعث الیه بعث من الشام فیخسف
بهم بالبیداء بین مكة والمدینة فاذا رای الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبایعونه ثم ینشا رجل من قریش اخواله كلب
فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم وذلك بعث كلب ویعمل فی الناس بسنة نبیهم ویلقی الاسلام بجرانه فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی
ویصلی علیه المسلمون رواه ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سے اونہی نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی فی ما بین اہل حل و عقد کے نزدیک مرنی
خلیفہ کی ف ع زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین ف ع یعنی واسطے
مکروہ جاننے اپنی منصب امارت کی یا ڈرنی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اومین یعنی مراد مدینہ سے مدینہ مطہرہ ہی یا وہ شہر کہ اوس مین خلیفہ ہوگا ت در حالیکہ بہاگنی والا اور
جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیے کہ وہ جای امن ہی ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے

بیلیل لائی ابو داؤد نے اس حدیث کو باب المہدی مین مطلب یہ آوینگی اونکی پاس لوگ اہل مکہ سے یعنی بعد ظاہر ہونی امر اونکی کی اور پہچانی قدر اونکی کی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گہر سے اور امام بنینگی اونکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کی ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اوسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسا یا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** بیدا لغت مین یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہی اور قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سے ہی اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین تواتر کی ایک او نمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کیسی ہی ایک مرد گران سیر چیچک رو تعلیم سفید آنکہہ مین اوسکی نکلیگا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سے ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگونکو یہانتک کہ عورتونکی پیٹ پہاڑکر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لئی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتہہ لشکر کی زمین مین دہس جاویگا اور کوئی اونمین سے نجات نہین پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہنچاویگا **ت** پس جب دیکہینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی **ف** ابدال ایک قوم ہی کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر ہین چالیس تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اور انکا نام ابدال اسلیئی ہی کہ جب کوئی اونمین سے مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سے جگہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیئی یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر انکا حدیثونمین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داؤد کی اور حاکم نی بہی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی نے جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سے بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثونمین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب نماز اور روزہ اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور بسبب انکی تمام لوگونسی ممتاز نہین ہوئے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانونکی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای علی میری امت مین جو ابدال ہین لوگونکا کہ اونکی صفت بدال کی ہین کمتر کبریت سرخ سی ہی اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا کہ جسمین یہ تین صفتین ہون جملہ ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد او سکی لیئی درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہ کہ جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور بجائی اونکی خلق نیکو کا ہووہ ابدال اونمین سے ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ انکا نام عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگونمین سے ہین اور عصب القوم لغت مین قوم کی نیکونکو کہتی ہین **ت** پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سے ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تہی پس بہیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعون اونکی کی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین پس غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی کی سی ہی اور کار کرینگی مہدی لوگونمین موافق سنت اور شریعت پیغمبر اونکی کی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر **ف** یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ جیم کی اور خفت را کی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا ہی ذبح سی تا جگہ نحر اوسکی کی کیبیج وقت بیٹہنی اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور بیان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام سی کہ بیچ درمیان مین سی اوٹہہ جاوی اور جنگ و جدال سی نشان نہووے اور

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نرہی ت پس ٹہیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کرینگے
وہ اور نماز پڑہینگے اونپر مسلمان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادہ کیا ہین معنی لغوی
یعنی ہدایت والی ہین پس اسمین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئے اونپر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ کیا فساد کا مشہور ہین
پس ماری گیی وہ اور راحت پائے اونسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئے ہند مین مشہو ساتہہ ہندو کے کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہ تہا کہ مہدی موعود شیخ
ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہی یہ نہین سنی ہے یہ تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی
چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علمانی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اون امرا پر کہ قادر ہون اونکے قتل پر اور ایساہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود بن حسن
عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگونکی نظر وسنی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداب مین تہے اور قول واعتقاد
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نے
انتقال فرمایا **وعن ابی سعید** قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم
فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض
لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع
او ثمان سنین او تسع سنین رواہ اور روایت ہی ابوسعید سی کہ کہا اونسی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پاونیگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکے ظلم سی یعنی بلا سی کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی پس بہیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہے ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی اوسکے سبب زمین کو عدل
وداد سی جیسی کہ بہری گیی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء اور رہنے والی زمین کے یعنی سب جن
کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سی کچہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہ
مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصلین کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ح یعنی وجود او حیات اونکیکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش
ونشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خداتعالی
اونکو یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا نزا احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس بیچ او کام دوا
مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت پر مبہم رکہا اور او وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن علی** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نی کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صاحب پیچہی نہر کے یعنی اوس شہرون مین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث
نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون
نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑا امام مشہور ہین بعد اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ مین ت جگہ دیگا او متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا

وہ حارث ف ع لفظ اوسکا ہین شک ہی اوسی سی یا لفظ اوجبی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال در خزانہ او ہتیار اپنی اور ٹھکانا دیگا اور جگہ اوسکو
اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل
کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تھی اونہین سی مانند حضرت ابو بکر وغیرہ
کی اور داخل ہی ٹھکانا دینی مین ابو طالب بھی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تھا اہل سنت کی نزدیک ت واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا
فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود نی ف ع یہ شک راوی کا ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ معنی اور یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوس کے
مددگاری مین سو قاس حدیث سی جلسی کہ سباق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اس باب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ موقوف رہی
اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی **وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ الترمذی**
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام
کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف
ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی
کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا
اور وہ پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی **وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فیها خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ** اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس
حاضر ہو واونہین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیی کہ اونہین
خلیفۃ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی
کہ ابتدای ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین **وعن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملا الارض عدلا رواہ ابو داود ولم یذکر القصۃ**
اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی رض نی اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا اسکا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سی ایک
شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین ف ع یعنی سب
چیزون مین اور سب جہات کر والا اسد تو نہین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کہ ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا ت پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیی انتساب ماں
کی طرف سی طرف حسین رض کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کہ تمام منتظر ہیں اسلیے کہ وہ جیسے ہیں بالاتفاق اور نہیں کہا جا سکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نے اسی غیر مہدی کی اسلیے کہ ہم کہہ چکے کہ باطل کیا ہے اونکو قصہ بہر دینے زمین کا عدل سے اسلیے کہ نہیں پہچانا جاتا ہے یہ سادات حسینیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنے زمین کو عدل سے سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہے یہ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اوسکو اوسسے صاحب مشکوۃ نے **وعن جابر بن عبد اللہ قال فقد الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیہا فاہتم بذلک ہما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق وراکبا الی الشام یسال عن الجراد ہل اری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرہا بین یدیہ فلما راہا عمر کبر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر واربعمائۃ فی البر فان اول ہلاک ہذہ الامۃ الجراد فاذا ہلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس میں برسون خلافت امیر المؤمنین عمر رض کی سے اوس سال کہ وفات پائے اوسمین عمر نے یعنی ٹڈی اوس دیار میں پیدا نہو سے پس غمگین ہوے عمر رض بسبب ناپیدا ہونے ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام گروہونکی جیسے کہ آگے آتا ہے پس بہیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہے ہر سوار لوگون سے ٹڈی کی سے آیا دیکہا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار آیا جانب یمن سے ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگے عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کے اور کہا کہ سنا مینے آنحضرت سے کہ فرماتے تہے تحقیق خدا تعالی نے پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سے چہہ سو اونمین سے دریا میں ہین اور چار سو جنگل میں ہیں پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ میں سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پے در پے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنے ڈوری موتیونکی لڑیکی اور پے در پے گرنے موتیون کی اوسمین سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیونکی آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب میں اخیر کی بڑی علامتیں قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسے کہ ذکر کین پہلے باب میں علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب میں کرتے و لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون میں ساتہہ ذکر فتنون اور لڑائیونکی کہ پہلے اونکی نکلنے سے واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنے کی اوٹہہ جائینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب میں ہوا دوسرے جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیونکی کہ مولف نے ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی کی بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سے مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل معنی غلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کرے اور فرق دے اور معنی کذب کی بہی آتا ہے پائی جاتا ان معنونکا دجال میں ظاہر ہے اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس میں مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہے درمیان دجال و عیسی کے اور اکثر یہ ہے کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتے ہین یعنی مسیح دجال کہتے ہین اور عیسی میں مطلق چہوڑتے ہین اور عیسی کو مسیح اسلیے کہتے ہین کہ جب اندہے اور کوڑہی کو چہوتے وہ اچہے ہوجاتے اور اس سبب سے کہتے ہین کہ ماں کے پیٹ سے مسیح یعنی پونچہے یا نچہے نکلے نے آلایش کی کہ اکثر جنین وقت پیدا ہونے کی ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہے یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتے تہے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کے ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسیح کی گیی یعنی پونچہی گیی اوس سے دور کی گیی اوس سے خیر و خوبی جیسے کہ مسح کی گیی عیسی سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدی ہین اور اونکی نام میں مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین کا تشدید کی ہی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسی کا اور کہا ہی کہ نام دجال کا مسیخ ہی ساتھ خا معجمہ کی

پڑھا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشر وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم** روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین

پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہان تک کہ دیکہو گی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلی گا اور بہر دیگا مشرق او رمغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہو جاوینگے اور کافر مانند مستو کے جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور وہ آیت جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسیپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اور سکے کی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی بدعا سی کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردار او ردیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کی اسلیی کہ بہوک کا سبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی او ریہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست او رقلت مینہ او رکثرت غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض **کاف** ح کہ نکلی گا مسجد حرام سی میان صفا او رمروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسیپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سی پہاڑ کر نکلی گا اور اوسکی ساتہہ عصا موسی کا اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتھ اوسکی نپہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا مار یگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر سات چہاپ کی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلی گا ایام امام مہدی مین پہر ایام عیسی مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سی اور اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سی یہین پر **ف** ع یعنی ملا ہوا ساتھ ہوا امام مہدی کے اور نکلین گے عیسی نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسی کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیی کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلی مغرب سی پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسی کے تو نہو وے ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کے ہی بیان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سی ہین اور ہمزہ کی سی بہی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہی یہ کہ ہو مراد تین خسفون سی اندازہ سی کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلی گی جانب یمن

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی **ف** ح کہ شام مین ہونگے لیکن ظاہر یہی ہی کہ مراد یہی کہ ہوگا مسیلا اوسکا شام سی کیجا دیکھی شام نشانیان کرنیجاتا ہی کا
سب عالم اوسمین اور اس سی یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تا کہین کہ علامت قیامت کے پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے شاید کہ وہ آگین جمع ہونگین کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سی اور ظہور اوسکا حجاز سی
ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کے آگ ہوگی کہ نکالیگی لوگونکو
مشرق سی طرف مغرب کے ساتھہ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہی کہ مذکور ہین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی ہی
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھہ آنی اون کی نفخ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھہ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتھہ نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اوسکو بعضی علماء نی توفیق دینی والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ
ہوگی کہ نکلیگی پری کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائے نکلنے
آگ کی یمن سی تا کنارہ عدن سی ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی مسلم نی **ف** ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہی ہی کہ مراد ناس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ جہکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا استقرار کی
جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالیٰ کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لیی ہوگی منزلہ کوڑی
کی ہانکنی کی لیی طرف حشر کی اور موقف عظیم کی واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھہ کامون نیک کی چہہ چیزون سی **ف** ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کے اسلیی کہ وہ شتابی ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اونہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی کی اور وہ چہہ چیزین
یہ ہین **ترجمہ** دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ
کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھہ ایک کی تم مین سی اور ہو سکتا ہے
کہ مراد ساتھہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّهُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اِثْرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تحقیق اول نشانیون قیامت کی از رو نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف
سی **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گے ہم کہ نشانیان یا تو
نشانیان ہین قریب قائم ہونی قیامت کے اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سے اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اسکی کی اور دوسری مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا
لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع
الشمس من مغربہا **ترجمہ** اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہو چکی ہے لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتھہ اونکی وقت چاشت کے **ف** ع لفظ خروج ساتھہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول سعد نے کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور مؤید ہی اسکا وہ ایک روایت ہی کہ

میں ہے او خروج الدابۃ علی الناس ضحیٰ پس موافق تھے ساتھ قول حضرت کے وا ایمانت اور نیز دونوں علامتوں مذکورہ میں پہلی دوسری کے ہوگی پس دونوں
واقع ہونگے بیچ ایک وقت کے نزدیک نقل کی ہے مسلم نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونوں میں تھوڑا ہوگا بنسبت فاصلہ کی اور نشانیوں میں پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اوسکی ہوگا اور وحی بیچ باب ترتیب اور تقدم و تاخر ان
دو علامتوں کی متعین وارد نہیں ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونوں اور علامتوں میں سے کہ جنس انکی سے ہوں پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہیں ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع
نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا
ایمان لایا پہلی سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اوسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نے بیچ ایمان اپنے کی بھلائی کہ نکی تھی پہلی اس سے یعنی
توبہ گناہوں سے بھی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح اس لیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہے اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ
ہے متاخر وقوع میں اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسی پر ہے اور ملایا گیا ہے نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن
فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذالک قولہ
والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذر کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہے یہانتک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ع کہا بعضی محققین نے کہ نہیں مخالف ہے یہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد ساتھ
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کی بعد غروب ہونے کی ہے اور اس حدیث میں رد ہے اوسپر کہ گمان کرتا ہے
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہے کہ پہنچے طرف اوسکی بلندی میں اور یہ ایک دن ہے سال بہر میں تا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونے دنیا کی کہا
خطابی نے کہ احتمال ہے یہ کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہے کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا انہیں احاطہ کرتا اوسکو تب پہر اذن مانگتا ہے تا او حضرت حق
میں پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے تا مشرق کو جاوی اور طلوع کرے ف ح او ظاہر یہ ہے کہ مراد استیذان سے طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود
اور اذن دنیا ساتھ اوسکے ت اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور قبول کیا جاویگا سجود اوس سے اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہاں سے آیا ہے تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے اسی سے مراد قول اللہ تعالے کی ہے کہ فرمایا اوس
آفتاب روان ہوتا ہے واسطے قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہرنی کی جگہ نیچے عرش
کی ہے ف ح ع کہ بعد غروب کے وہاں جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے اوسکو اور جانا ہے بیچ تفسیر بیضاوی کی اور جو معنی ہے
بیچ حق اس آیت کی لکھی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کی ہے بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہو متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہے کہ اس وجہ کو اصلا ذکر نہیں
کیا اور کلام طیبی سے بھی شک دلی اس باب میں ظاہر ہوتی ہے نسال اللہ السلامۃ **وعن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق ادم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے عمران بیٹے حصین کی سے کہا سنا میں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی درباب فتنہ اور ابتلا اور خلاف
اور استدراج کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح
الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبة طافیة متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تم پر **ف** ع یعنی چھپا نہیں ہے تم سے اور سکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اور جیسے کہ شرع مین آیا ہے پس گمراہ نہو بسبب دیکھنے سحر و فریب
وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی **ت** تحقیق اللہ تعالی نہیں ہے کانا **ف** ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضاء کا ساتھ صفت کمال
کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سے نہیں اور اوسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو **ت** اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ
اوسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کی اور نہیں منافات درمیان
اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی انہا لیست بناتیة ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کے ساتھ
اختلاف دونوں آنکھوں کی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ اون حدیثوں کی کہ وارد ہوئی ہین بیچ دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلف آئی ہین
کہ مشکل ہے توفیق اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سے علحدہ سو حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث مین تو ہے کہ آنکھ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی
اور اور حدیث مین ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور مین آیا ہے کہ آنکھ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق نہیں ہے مگر کہ اختلاف
وصفوں کا بحسب اختلاف دونوں آنکھوں کی ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ ہے جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حدیث
حدیث مین آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین
یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسرے عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ معنی عور کی اصل مین عیب کی ہین
پس اوسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائین بھی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ
الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے **ف** ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال
کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلی قیامت سے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنے اوسکا بھی متعین نہیں
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات مین
اور صفات مین اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانے کی لیے ہے کہ اونکی عقل وفہم مین آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکھا ہوگا درمیان
دونوں آنکھوں اوسکی کی لفظ کفر کاف **ف** ح ع مصابیح اور مشکوۃ کی نسخوں مین ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا دجال کی نسبت سے بہ صورت
سے لکھا گیا ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف
اس امت کی حق مین کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اوسکی کی **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنة والنار
فالتی یقول انہا الجنة ھی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دون نہین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی ہون یا لطف

وہ پس جسکو کہی گا یہ جنت ہی وہ ہوگی آگ **ف** ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جوکہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی
کا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونون منقلب ہو جائینگی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اوپر جیسکہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالے کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور دنیا ہی ہی یکمد رکہ جسکا نام رکہا گیا ہی سجن ہو جاتا ہے جنت عارفین
کی لیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی سراب ایسی کی مانند ہی عسل سم کی ہی وسم مین اور سم کی ہی درہم مین اور نار کی دینار مین اور چونکہ
مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول پر ہیچ فقط اور بعضی حدیثو مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس بیان یہ مقدر ہی ولہی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اوسکے
مانند ہی دنیا عارفین کے نظر مین کہ نعمت کی نقمت ہی اور نقمت کی نعمت اور محنت اوسکی منحۃ ہی اور منحۃ اوسکی محنت اور حسن و قبح اوسکا مختلف ہے مانند نیل کی
کہ مارہی مچہونکی لیے اور ردماہی مچہونکی لیے **ت** ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسی کہ ڈرایا ساتہ اوسکے نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونے اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ
نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ
مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَءُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَّغَیْرِ کَاتِبٍ اور روایت ہی حذیفہ
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حالمین کہ اوسکی ساتہ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم
اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت لاوی گا طرف اوسکے اونکو کہ اطاعت کرین اوس کی
ت اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب مشقت کا ہوگا وا انہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی **ت** پس
جسکو دیکہینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہینگے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین **ف** ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالے
اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جھٹلادیگا اوسکو اور ڈالیگا اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسکہ کردیا سرد کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوس کی آگ جلانی والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ جو کچہ نفتنی اوسکی ظاہر
ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بہی ہی کہ اللہ تعالے بدلدیگا ماہیت اوسکے پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر **ت** پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کیے گئی تم مین سی پس چاہیے کہ گر پڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکے اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا **ف** ع یعنی ایک آنکہ حقیقت مین یا ساتہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی پس رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک امر عذاب اور حجاب ہوگا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور زیادہ کی مسلم نی یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہ کا **ف** ع یعنی ایک آنکہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے اثر
آنکہ کا **ت** اوسپر یعنی دوسرے آنکہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوئی آنکہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا **ف** ح یعنی وہ کہ جانی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا

کہ ذاہر ہیکہ نا خنیچ اونکہ عیب دار ہو گی ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کی یہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ او رہو ولی مثل اونکی جو اوپر ہے ہو یا اور مین ہوگا
رکھتا ہی مگر یہ کہ مراد مسح سی معیوب مطلق کہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال
الشعر معہ جنتہ و نارہ فنارہ جنتہ وجنتہ نارہ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا
ہوگا بائین آنکہہ کا گھنی ہونگی بال اوسکی ساتھہ ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اوپر
لکہا کہ وہ کانا ہوگا دہنی آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہ ہو کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہو گی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہو کہ کہا جاوے ہر ایک آنکہہ کو عور اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کی پس ایک
قوم تو دیکھی گی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب وہ کہا نی دیگی خلقت کے اوسکی عیب کی
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہ کہ ہو ایک اون دونون میں سی بسبب عور اوسکی **وعن** النواس بن سمعان قال ذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی
علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرا علیہ فواتح سورۃ الکہف
وفی روایۃ فلیقرا علیہ بفواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا
قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم
الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ
الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیؤمنون بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ
ضروعا وامدہ خواصر اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونہون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا سبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جھگڑونگا اوس سے سامنے
تمہاری **ف** ع یعنی غالب آونگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اوسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جھگڑتی اور غالب آتی اوسپر دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قرائن سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اور اسطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم رکہنے وقت اوسکی کی اور ڈالنی خوف فتنہ اوسکے
کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی کا اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور اوس تقدیر پر ہی کہ وہ معنی حجت والا پس معنی یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے
شر اوسکی ساتہہ جھٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین رد ہے
امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکیکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان
ہوگا **ف** مہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی وقار سے **ت** بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی ہوئی ہوگی
گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بیٹی قطن کے **ف** ع یہ عبد العزی کہ ایک یہود کا نام ہی اور ظاہر ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا
اوسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہی اور موید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اونہون

بزعم مین کی مشابہت کا یقین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھہ اور یہ حدیث ہی بزعم تشبیہ کا بہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کافی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بالک سطی دلالت کرنی ان
آیتونکی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی اور آنی رسول کی ساتھہ معجزات ایسی کی کہ
کریگی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا بیکار ہلاکت و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی
سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جابر کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول
کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثونمین پڑہنا آخر کا وقت سونیکی بہی آیا ہی
اور لفظ جوار ساتھہ زیر جیم کی اور رآخر کی ہی اکثر صحیح نسخونمین یعنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر جیم اور رکی آیا ہی یعنی کا غذ یعنی جسطی کی کہ لکہتا ہی
اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبونسی تا کوئی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر و پیش کی ہی اور زبر خیم تر ہی یعنی امان کی
پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین دو آیتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سب نور کی مقام اوسکی
سو مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور
روایت ہی جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہ ہی کہ کمتر اوس چیز کا کہ محفوظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی بیچ اون
شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت ای بندو اللہ کی
ف ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن بغوی نی
شرح السنہ مین کہا ہی کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور برتقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھہ ٹہرنی کی دونون ٹہرنی مین سے ٹہرنا خاص
ہو اوپر وصف معین کی کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس دنکی ہوگا یعنی دراز زمانہ مین اور ایکدن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایکدن
مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین
نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادای نماز کی لیی مقدار اونکی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اونمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور
مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازہ سی پڑہ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس دنکا گذری
اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضونکی
کہا ہی یہ بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا رواۃ کا حضرت سی صلعم مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی حیثیت وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہینگی یہ شبہہ ہیچ ہی جب شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہ حکم ٹہرا دیا پہر کسیکو جگہ چون وچرا کی ہی اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ
لی ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہ کی ف ع ہر طرف سی بہا ہو یعنی

جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنے ابر کی **ت** جس وقت کہ آتی ہو پیچھے سے اوسکے باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی
پس ایمان لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کیطرف سے پس شام کو
آوینگی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تھی صبح کو چرنے کیلیے دراز ترین اوسکی کہ تھی ازروے کوہانونکی **ف** ح لفظ ذری جمع ذروہ کے ہے یعنی کوہان اونٹ کی اور
اعلاے ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہین مراد فربہی مواشی کی ہے کہ کوہان اوسکی فربہی سے دراز ہو جائینگی **ت** اور خوب پورے اوسکی کہ تھے ازروے تھنون کی
یعنی تھن خوب بھرے ہونگے دودہ سے اور خوب کھچی ہوی اوسکی کہ تھی ازروے کوکونکی یعنی بسبب کثرت کھانے اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ
فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ
رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پھر آویگا دجال ایک اور قوم
کی پاس پس بلاویگا اونکو **ف** ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی **ت** پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین
لاوینگی اوسپر پس پھریگا اونسے یعنی پھیریگا اوسکو اللہ اونسے پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ حالیکہ نہوگا اونکی ہاتھ مین کچھ مالون اونکی سے
ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاون اور محنتون اور ضررونمین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دیے ہونگے اونکو
اللہ تعالی نے صفتین اولیاء کی بہ برکت سید الانبیا کی **ت** اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانونکو پس پیچھے جاینگے دجال کی خزانے
اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کے مکھیونکی **ف** ح یعاسیب جمع یعسوب کے ہے یعنی سردار شہد کی مکھیونکی یعنی جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے اور شہد
مکھیان اوسکی ساتھ پیچھے پیچھے ہوتے ہین اسیطرح دجال کی ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتے ہین روایت کی دیلمی نے
حضرت علی سے بطریق مرفوع کی علی یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہے کہ متابعت کرتے ہین وہ اوسکے اور پناہ ڈھونڈتے ہین اوسکے
اور مال سردار منافقونکا ہے کہ اوسکی پناہ ڈھونڈتے ہین اور اوسکی پیچھے چلتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بھی آیا ہے کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتے
ہین کنت للدین یعسوبا **ت** پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتھ تلوار کی **ف**
ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول نکرنے دعوۂ الوہیت اوسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کی اور تمہید کرنے خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑے مانند پہنچنے
تیر کی نشانی پر **ف** ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑونکی مقدار پھینکنے تیر کی ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرر
اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنے تیر کی نشانی پر **ت** پھر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی در روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا ہشاش بشاش **ف** ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونیکی **ت** پس درینگامیکہ دجال ایسے کامون اور خراب و گمراہ کرنے مین ہوگا کہ
ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹے علیہما السلام کو پس اوترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی **ف** ع اور اور روایت مین آیا ہے
کہ عیسی اوترینگے بیت المقدس مین لع اور روایت مین ہے اردن مین اور اور روایت مین ہے کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہے جزری حدیث اوترنے اونکی بیت المقدس مین نزدیک ابن
ماجہ کے ہے وہ میرے نزدیک ارجح ہے اور نہین منافی ہے تمام روایتونکی اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہے اور وہ معسکر مسلمین کا ہے اسلیے کہ وہ اور اردن نام ہے بعض

بیت المقدس کا کہا فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اوس میں اگرچہ نہیں ہی بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہی کہ بنیگا پہلی اوترنی عیسیٰ کے
واللہ اعلم **ت** درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی **ف** ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفرانی یا ورس کی کہ نام ایک گہاس زرد رنگ
کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی بہی **ت** رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتھیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی **ف** ع
یہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوترنی اونکی جیسی کہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وجمال اونکیکی پہر بیان کیا اونکا اور حال **ت** جس وقت جہکاوینگی
سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اور ٹپکینگی اونکی بالون سی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون **ف** ع ح یعنی صفائی اور سفیدی
میں تشابہ میں لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوئی ہیئت بڑی موتیونکی اور واحد اسکا جمانہ
ہی کہا طیبی نی کہ مشابہت دیگئی عرق کی قطرونکو ساتھ جمانکی برائی میں پہر تشبیہ دی جمانکو ساتھ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ
جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی بنیں اور بیان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگی اونکی سر کی بالون
قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی **ت** پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں واقع ہوگا کسی
کافرکو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کیسی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی **ف** ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی واسطی حکمت
دکہانی خون اوسکیکی نیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دو نہیں اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکیکی پہر جاتی
رہی جسوقت کہ دیکہیں دجال کو اسلیئی کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضون نی کہا کہ جس دم سی کہ کافر مریگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم سونگہنا جیسی نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ دم سی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی **ت** پس ڈہونڈین گی عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر **ف** ع لد ساتہ پیش
لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کیسی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی
فلسطین میں پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسیٰ کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچہینگی عیسیٰ اونکی مونہ سی
گرد وغبار شدت ومحنت کا **ف** ع احتمال ہی یہ کہ ہو یہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد ازراہ اکرام اونکیکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف
کی اوسی **ت** اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکیکی کہ پاوینگی بہشت میں درینحالیکہ عیسیٰ اسطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے
کہ تحقیق میں نی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہیں طاقت وقدرت کسیکو واسطی لڑنیکی **ف** ع طاقت وقدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیئی کہ آثار قدرت کی کام
میں ہاتہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کیلئی **ت** پس جمع کر اور محافظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ
جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندی سی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی
ف ع طبریہ ساتہ اضافت کی ہی اور بحیرۃ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ میں

کہ نام ایک قریہ کا ہی شام میں ت پس پی جاوینگی جو کچھ اوسمیں ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پچھلی آوینگی اونسی پس کہینگی وہ تحقیق تھا
اسمیں کبھی پانی پہر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس میں ف ع اور لفظ خمر ساتھہ زبر خ اور میم کی معنی گنجان
بیٹھی ہوئی کی یا جو کچھ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ میں درخت بہت ہیں اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین میں تھی آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان میں ہیں پس پہینکینگے تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالے
اونپر تیر اونکی رنگی خون میں ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہو جاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسیٰ اور یار اونکی
یعنی اوس امت کی مومن کہ وہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک اونکی بہتر سو دینار وں سی واسطے ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل میں بہتر ہوگا سو دینار وں سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسی قیاس کیا چاہیے کہ
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب میں قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعای دراز کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسیٰ اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنوں میں ف ح نغف ساتھہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک میں پڑجاتی ہیں
ت پس ہو جاوینگی وہ مانند مری ایک جانکی یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی پیغمبر خدا عیسیٰ اور اوترینگی یار اونکی طرف
زمین کی پس نہین پاوینگی زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسیٰ اور یار اونکی طرف اللہ
پس بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتھہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہیں
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا میں ت پس اوٹھاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالی وفی روایۃ تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن
منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت اباطہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم
تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی ــــ
اور ایک روایت میں ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل میں ف ح نہبل ساتھہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس میں اور بعضون
نی کہا کہ وہ جگہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخون میں اور مجمع البحار میں کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتھہ میم کی اور معنی اوسکی گہری
گڑہا گہرا زمین میں اور قاموس میں بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑہا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں فتطرحہم بالنہبل نون سی
لایا ہی اور صواب مہبل ہی میم سی لیتی ہی ت اور جلادینگی مسلمان کمانون اونکیسی اور تیرون اونکیسی اور ترکشون اونکیسی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالے ایک مینہ کہ
نہین چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان شہرون میں مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوارونکی جنگل میں رہتے ہین صوف کی کمل ناکی گذران کرتی ہین اور مراد یہ ہی کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہین ہی کہ وہان مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ
کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن سی اور پیش ی اور زیر کاف سی اکنان سی دونوں طرح آیا ہی معنی ستر کی ت پس دہوئیگا

دالیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر حکم دیا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہیر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاویگی جماعت
دس سے لیکر چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور پیدا ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکی مین ف آ
کہا ایک شارح نی کہ مراد ہو آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس بسبب
مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنو مین بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فیام ہمزہ سے اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی
سے یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سے جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گای دودہ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زیر فا اور جزم
خ سے ہی فقط معنی جماعت کی اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہی اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بمعنی ران کی زیر خ اور جزم خ سے بہی ہی ت پس اسی حال مین
وہ ایسی ہین وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باو خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باو کی طرف مجاز ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور معلوم ہوا
کہ مومن و مسلم دونون ایک سے ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ کہا ہی علمانی یہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتی ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تا کوی اونسی باہر نرہی ت اور باقی رہین گی شریر لوگ ملینگی
اور ڈہنگی زمین مین مانند اختلاط گدہونکی آپسمین ف ح اور بعضون کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتونسی بی حیائی بی لحاظ ہوکر علانیہ سامنی لوگو
جیسیکہ عادت ہی گدہون کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوس سی کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی
قیامت ف ع یعنی نہ اونکی خیر اور اگی آتی ہی حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی **وعن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون
لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راٰہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی قال فیقول
انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی
قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سی ف ع
بعضون نی کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علمانی اسمین جمہور فقہا اور محدثین غیرہم اور بعضی صوفیہ اسطرف
کہ وہ گئی اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہی صحیح ہی ت پس ملینگی اوسکو ایک شخص کہ نگہبانی کرنیوالی

نسخہ میں ہے اور بیچ میں دونوں ہاتھ کے دجال کی **ف** ح مسالح بکسر میم اور بالام سی جمع سلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہ ہتھیار ونکی ہی بعد ازان اطلاق کیا دران ہتھیار بند پر کہ نگاہبانی کرتی ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین **ت** پس کہینگی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد کرتا ہی تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہون کہ جاؤن طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہینگے تابع دجال کی کیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر **ف** ع مراد کہینگے رب سی دجال کو بسبب ملک و جاہ اوسکی **ت** پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی ہیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدہ **ف** ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی اور رزق دینی وغیرہ ذلک سی اور وہ سر بسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت اور کمال کی دلیلین سب موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی **ت** پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگا بعض انکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی یعنی دجال نی اسی کہ مارو کسیکو بغیر حکم اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنی اوسکی سچائی کا علامتین اوسکی کہی گا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہی کہ ذکر کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون میں کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین یا ہین علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور پھر وسکو کہا پیٹ پر لٹانیکا ہین مسجیکہ گنہگار کو لٹاتی ہین مارنیکی لیئی پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی ازراہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور زخمی کرو اسکا پس ساج ورم کیجاویگی پیٹہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہ اور پیٹ پر **ف** ح ع لفظ فیوسع ساتھہ جزم واو اور تخفیف سین کے وسیع سی اور بعض نسخون میں ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی ہی تفعیل کیا ہی اور لفظ شجوہ صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتھ شین معجمہ اور میم حدہ مشددہ اور جیم جسمانی کی تشجیج سی یعنی جوڑا کرکی ایک جیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بپیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی شج سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہ روایت صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت میں کہ تشجیح جیسا کہ کہا گیا تشجیح سی اور شجوہ بہی امر ہی باب سے اور روایت تیسری میں فیشج وشجوہ دونون شج سی یعنی زخم سر کی اور جزری نی کہا کہ مولف ذی تیسیر پہی روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نی اوسی تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت کی اصحاب ہماری سی اول ہی واللہ اعلم **ت** فرمایا حضرت نی پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نی پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرت نی پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہانتک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا درمیان دونون پاؤن اوسکی **ف** ع ح یعنی ازسر تا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی لفظ میشار بکسر میم سی ساتھ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی آلہ و شر معنی نشر یعنی پراگندہ کرنی او چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی اور مفرق زبر میم اور زیر سی بیچون بیچ سر کا **ت** فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اترانا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا دجال وسکو او ٹہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹھہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا یعنی بیچ بیچانی تیری کی مگر زیادہ علم و یقین اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجہکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہی فرمایا حضرت نی پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق دجال نہین کر سکیگا کسیکی ساتھ لوگون میں سی جو کچہ کہ کیا ساتھ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتھ میری **ف** ع اوسنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراجیکے اوس سے اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈر سی **ت** فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس تانبا گردانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان گردن اوسکیکی ہی اوس سے ہڈ تک کہ درمیان منحر اور گلہ ہی اوسکیکی ہی **ف** ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنۃ مین ہی کہ معرفی کہا کہ پہنچی ہی مجہکو یہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا **ت** پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہی پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو بطرف آگ کی

اور وہ نہین پہنچیگا یا حضرت [illegible] سے یا بہین تک یا مدینہ مین ہی یا یہ مراد ہی کہ پہنچیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ہوگی بعد اوسکی اور یا اوسکو

اوسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت جنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتہہ پر سو اوپہلی ہونگی

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمونکی ف ع باعتبار یاری جانے

اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد از ان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک

حق تعالی کی **وَعَنْ** اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ

شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی البتہ بہاگین گی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچین گی پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوسدن ف ع لفظ

فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور منع کرنا شر و فتنہ کا دین سی ت

فرمایا حضرت نے عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہین گی بہاگ کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ

الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی ف ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتہہ زبر ی اور جزم تا اور زبر بے کے

ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید تے سی ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی بہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا

شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوّی ہی اور صحیح مشہور ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور

عجم وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتہہ اسکی کہ روایت

کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان

کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثین ثابت ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہوا اور انکار کرنا

انس کا اسکو اسی سبب سی ہویا یہ سبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا پیچ اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کی کندہی

پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب

وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہننا وا عرب کا ہی اور

اقتناع پہنا وا ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دنمین فتنہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِى الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِىْ تَلِى الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ

اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِىْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِى الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ

فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّى الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اوتریگا بعضی

زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہتر لوگ ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا بہتر لوگ ہوگا ف ع سباخ

راوی ہی اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی وصف دجال اوسکی کی پس کہی گا دجال یعنی اونسی کہ گروہ اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین
یعنے میری خدا ہونی مین پس کہین گی لوگ شک نہین کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد
حقیقت کلام ہی والا بسبب خوف اور دفع الوقت کی کہین گے اور ہو سکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا
دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہی گا اوس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نہ تہا مین یعنی پہلی اس سے تیری حق مین قوی تر اور سخت تر
ازروی یقین کے اپنی سی جیسا کہ صحیح آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہسی دیکہا مین یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنے علامت بطلان
تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین ہوا ترجمہ پس چاہی گا دجال کہ
قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہو جاوی گا اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوسپر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجال لیکہ قصد اوسکا مدینہ مطہرہ مین آنی کا ہوگا یہانتک
کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونے قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جاویگا
ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہے اوسکی عجز ونقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونیکی اوس شہر کی کہ جسمین ہین فخر بنی
سید الوری کا اور ظاہر یہی ہی کہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی باب لد پر کہ شام کی
قریون مین سی ہی اوسکو مارینگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال
لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہے ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینے اوسدن کہ دجال آویگا اوس سات دروازی ہونگی یعنی یا مدینہ کی دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ نہ دینگی
اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہوا ہی زبانونپر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسکی کچہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلانکی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور روایت کی
ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی
مجکو تا کہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ
جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وہو یضحک فقال لیلزم
کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن
جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال
حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی البحر فارفاؤا الی جزیرۃ
حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ
من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور

اور ... سے ... بیت ... سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ ... پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف ع یہ کلمہ واسطے طلب اور ترغیب نماز کی کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہوں جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کے پس نماز پڑہی مین نی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہو یا ہو اتمین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسحالت مین کہ وہ ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی تعجب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مین نے قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر عنوف کی یعنی کچہ دینی کی لیی اور نہ واسطی امر وہشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی ولیکن جمع کیا ہی مین نی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی یعنی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مین نے کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری کے ہو اور خبر ہمعصرین معاینہ کی ہوت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینہ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصون کی لخم اور جذام سی ف ح لخم زبر لام اور جزم خا معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کے موج نی ایک مہینے بہر تک دریا مین ف ح یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہوت پس نزدیک لگی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونے آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور پیش سی جمع ہی قارب کے کہ زیر راور زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑیکی تا اوسمین بیٹہکر حاجت وائی کنارہ سی کرین ت پس داخل ہوئی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوسجگہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی سی یعنی تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا بسبب کثرت بالونکی کہا اونہون نی یعنی از راہ تعجب کے وای ہی تجکو کون ہی تو اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہے ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادتگاہ نصاری اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف سی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا کہا تمیم نی جب ذکر کیا اوسنی ہماری لیی ایک شخص کا ڈری ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوئی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ تر اور وحشتناک زیادہ ہی آدمیونکا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کے ف ع لفظ رائیناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے کہ نہین دیکہا اور بعضون نے اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوے

ہین ہاتھہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان اوسکے مونڈھون اوسکی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتھہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب کے وای تجھکو لوگون ہیچ کیا اوسکی
تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس ہمین چھپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہ مدونگا حال اپنا پس خبر دو تمکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچھتی ہو اوسکو
تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سے کہ سوار ہوئے ہم کشتی دریائی مین پس طوفانی ہوا ہمپر دریا ایک مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم
اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑی محل مین ہے پس آئی ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجھکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان زبر ب اور جزم ی سی نام ہی ایک بستی کا شام
مین اور اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سے ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہے ت کہا ہمنی
ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی
اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زیر ط اور ب سی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب ہین اوسکی
طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہی اور خشک ہوجاوی کہا اوسنی کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کیسی آیا ہی
اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتھہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سے
ف ع زغر بپیش ز اور زبر غ بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان **قال اخبرونی عن** نبی الامیین ما فعل
قلنا قد خرج من مکۃ ونزل یثرب قال اقاتلہ العرب قلنا نعم قال کیف صنع بہم فاخبرناہ انہ قد ظہر علی من یلیہ من العرب واطاعوہ
قال اما ان ذلک خیر لہم ان یطیعوہ وانی مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی یوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر فی الارض فلا ادع
قریۃ الا ہبطتہا فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ ہما محرمتان علی کلتاہما کلما اردت ان ادخل واحدۃ منہما استقبلنی
ملک بیدہ السیف صلتا یصدنی عنہا وان علی کل نقب منہا ملئکۃ یحرسونہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
طعن بمخصرتہ فی المنبر ہذہ طیبۃ ہذہ طیبۃ ہذہ طیبۃ یعنی المدینۃ الا ہل کنت حدثتکم فقال الناس
نعم الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو واوما بیدہ الی المشرق رواہ مسلم کہا اوسنی خبر دو مجھکو نبی امیون کی
یعنی عرب کی سی کہ کیا کیا ف ع یہ از راہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسے گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس طعن سی ساتہ
مبعوث ہوئی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسطرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑائی کی
ہین اونسی عرب نی کہا ہمنی ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون عرب سی ہمنی خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اونپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون
نی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ نہی اوسکو اوس وقت مین کچہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنے دین کی اپنی پوشیدہ رکہا کفر
مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اذن دیا جاوی
مجھکو نکلنی کا پس نکلون پہر سیر کرون زمین مین پس نہ چہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون مین اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کی
گئی وہ دونون مجہپر یعنی منع کیا گیا ہی مجھکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین کہ داخل ہوون ایک مین
اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتھہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون ہر ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہی طیبہ ہی طیبہ ہی طیبہ مراد رکہتی تہی حضرت مدینہ ف ج جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت کی

فرمائی الی آخرہا یعنی وہ جو خبر دی اوسکی بارہ مین بابت حضرت کے کلام کو سبب تغیر اوسکے ظاہر کرنے تفصیل کو اوسکے نہ کہ تفصیل کو جو پہلے معلوم ہو چکی ہی سو آگاہ ہو
آیا تھا مین کہ خبر دیا تمکو تمیم نے اس بات کی مطابق اس خبر کے جو بیان کیا لوگون سے آپ نے خبر دیتا تھا آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریاے شام کی ہی یا دریا
مین یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی طرف مشرق کی نقل کی یہ مسلم نے ف حرف ما لفظ ما مونین زائدہ ہی نافیہ نہین اور جو کچھ
حق تعالی نے قیامت کے قائم ہونیکو مبہم رکھا ہی اور ساتھ تعیین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو معین نہین کیا ہی آنحضرت نے بھی
مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبطن کی آخر انکی مین اور وہ بھی معین نہین فرمایا سواے اسکی کہ اس جانب مین تعیین
کسی موضع مخصوص کی ہے ہین معنی نفی دو احتمال اول کی او اثبات تیسری اور احتمال ہی کہ تردد درمیان ان جگہون کی سبب انتقال اوسکی کی ہو بعض سے طرف بعض کی
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو شیخ نے احتمال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلیگا اوس سے کما افرق ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رکھتی تھی دجال کی جگہ مین اور تھا حضرت کے گمان مین کہ ان تین جگہون مین سی کسی کسی جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا یقین حاصل ہوا
حضرت کو سبب وحی کی باطل خیالہ ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اوس سی اور ثابت کی تیسری جگہ
وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايتني الليلة عند الكعبة فرايت رجلا آدم كاحسن ما انت رائي
من ادم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على عواتق رجلين يطوف بالبيت
فسالت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كان عينه عنبة طافية
كاشبه من رايت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا فقالوا هذا المسيح
الدجال متفق عليه وفي رواية قال في الدجال رجل احمر جسيم جعد الراس اعور عين اليمنى اقرب الناس به شبها ابن قطن
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکھا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک
کعبہ کی پس دیکھا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردونمین سے اور واسطے اوسکی بال ہین نزدیک کندھی کی مانند بہترین
اوس چیز کی کہ تو دیکھنیوالا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگھی کی ہی اوسنے اونکو پس اون بالونمین سے ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی
کہ اوس سے کنگھی بھگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ت اسحال مین کہ تکیہ کیے ہوئے ہو اوپر مونڈھون دو شخصونکی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچھا مینی یعنی طواف کرنیوالونسی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونھونے یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہان مین گذرا ایک شخص پر کہ مرد ہو گا
بالون والی پر کہ بہت پیچ ہین بال کانا داہنی آنکھ سی گویا کہ آنکھ اوسکی انگور ہی پھولا ہوا یا نور ف کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکھ مثل بیٹھے ہوگی اور
اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پھولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگونمین سی کہ دیکھی ہین مینی ساتھ ابن قطن کی ش یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کی کہ وہ
اوسکا اور گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائدہ ہی مبالغہ کی لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکھ کی ٹینٹ کی ت
اسحال مین کہ رکھی ہوی ہی دونون ہاتھ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈھو پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا مینی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ ہی مسیح
دجال ہی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے اوسکی باطل پر اوسکی امر مین سی جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے
حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون مین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف
سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی علمانی کہ یہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز
ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پھرینگے واسطے قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بھی پھریگا گرد دین کی بقصد خلل اور

فساد ڈالتی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تھی پہلی اس سی کہ منع کیا جاوین قریب ہوئی مسجد حرام کی سو اگر دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہو نا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سی خارج ہیئے ہی فافہمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہے سرخ جسم مری ہوئی ہین بال اوسکی سر کی کانا دہنی آنکھہ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتھہ اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہی **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داود اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتھہ روایت مسلم کی گذری بجای فلقیتہم دابۃ اہلب کی بیچ روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی درازگی بالون اوسکی سی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوس نی مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرون مین طوقون کی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کی پس کہا مین نی کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی یہہ کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عالم مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی زمین پر چلنیوالی کی ہی یعنی چلنیوالی ہی زمین پر اور تخصیص ساتھہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا معنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہہ کہ احتمال رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیی کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہہ احتمال قریب تر اور وجیہہ تر ہی واللہ اعلم اور تحقیق عالم کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہی مگر یہہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی تہی اور مخالفت ان دونون حدیثونمین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اس حدیث مین سوال و جواب مخصوص ساتھہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اونمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہی یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہی اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین سی کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف تمام جماعت کی کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیست بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم **ف** یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی مینی تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوسکی کی کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کئین مینی

تم سے حدیثیں متفرق و متعدد وہانتک کہ ڈراہین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تم پر حال اوسکا پس چاہا ہے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تم پر حال اوسکا بعد
ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھیں ساتھ قول اپنے کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم
انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہیں ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مرد ہوا اور ٹھیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہے واسطے ہونی اوسکی کثیر الفتنہ
با عظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹھنگنا ہو جاوے ت بہت بڑا
ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جہدری کذا قالہ الشارح
اور مثل اسکی قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہے کہ فجج دوری ہونا بیچ دونون رانون کی ت مٹی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ کا
یعنی سل پیٹ ہموار ہی دوسرے آنکھ سے نہین ہے آنکہ اوسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئے ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطے ثابت کرنی آنکھ مٹی ہوئی کی
اور منافی نہین ہی اسکی کہ دوسرے آنکہ پھولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی اللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اوسکے
حال مین شبہ پاوی بسبب بھول جانی حال اوسکی کی کہ بیان کیا مین تم سے یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات
کی تو ت پس جان لو یہ ہی مقدمہ مختصر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع یعنی اول جو واجب ہے تم پر پہچانی صفات
ربوبیت سی تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سے وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض
من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلها یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابو عبیدہ بن جراح کی
کہا اونسی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نی
دجال سی اپنی قوم کو ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بھی ڈرایا ہی اوسی اپنی قوم کو پس بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہو نہ بعد از وجود نوح ت
اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتھ بیان کرنی وصف اوسکی کی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال
کا یعنی بعض حال اوسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون مین سے کہ دیکھا ہی مجھکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر
اوسکی کہ بیچ دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود و خروج اوسکا متیقن ہے اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابہ ہون نی پایا فیہا والا اونکی
کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکھین گے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سے دی ہی سنی چاہیے کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسی
ہونگی دل ہمارے اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسیکہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سے ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی
دل اوسکا ثابت ہی اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس وقت بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکھی گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد نی وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لها خراسان یتبعہ
اقوام کان وجوههم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق
سے ساتھ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہ بتہ پہولی ہوئے نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی موٹہ اونکی چوڑے ہونگی اور رخسارے اونکے پہولی ہوئے
مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فلینأ منہ فواللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابو داؤد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سنی خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سی یعنی دور رہنا اوس سی نزدیک رہنی سی اچھا ہوگا فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابع ہوگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں ہی تخفیف سی ہی اور تشدید بھی کی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون چیزونکی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزونکی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سی اور مانند انکی استدراجات سی نقل کی ابو داود نی وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سی کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ہ اور پہلے گذر چکا کہ مدت اوسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ اول سی ٹھیرنا اوسکا ہی ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کی اور اسکے مطلق ٹھیرنا ت برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اسی طرح جو کہا ہم نی تو وہ محمول ہی نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلنے کی شاخ خرمای خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسی پتی جلاتی ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہی ایسی وہ دن جلد گذر جائیگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی دجال کی میری امت میں سی ستر ہزار کہ اوپر ہونگی سیجان کہ قسم بیٹا ویکی ہی نقل کی بغوی نی شرح السنۃ میں ف ع سیجان کے سین جملہ اور جیم سی کہ بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سی امت اجابت ہی یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی سی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سی ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارأیت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید بن سکن سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کی تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ بند رکھی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تھی شہر و زمین برسنی کی اور باز رکھی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوی گی غیر مینہ سی اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینی دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیان اور میوہ اور نہریں اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتی ہیں مانند گائیں اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی کی اور صاحب دانت کا وحشی چارپایوں میں سی یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہو جائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مر جاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہی کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل کم رکھتا ہی پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر جلاؤں میں تیری لیے تیری اونٹونکو جو مر گئی تھی قحط سی کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار مقرر جانونگا کہ تو

میری ہی اپنی صورت بناکر لاویگا دجال واسطی گمراہ کرنی کی یعنی شیطانونکو اونکی ماننداونکی صورتونکی شکل اور ہیئت مین اوسکی ماننداونکی صورتونکی اور صورت اونکی اور ویکھ مانونگی قال

وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ

وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَجْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ

أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا **ف** ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی

الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سی **ت** پس کہیگا دجال اوس شخص سی کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کرون تیری لیے تیری باپ کو اور تیری بہائی کو کیا نہین

جانیگا تو کہ تحقیق مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کہا اسمار نی پہر تشریف لیگئی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال انکہ صحابہ فکر وغم مین تہی سبب خبر دینی آنحضرت کے حال دجال سی کہا اسمار نی پس پکڑی

آنحضرت نے دونون طرفین دروازہ کی **ف** ح ع لفظ لجمہ ساتہ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخونمین ہی یعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک

اور صحاح اور قاموس اور اور کتابونمین بایں معنی مذکور نہین اور طیبی نی کہا صواب لحفتی الباب ہی ساتہ جیم کی جگہ ح کی اور ساتہ ف کی بدلہ میم کی بمعنی

بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخونکی توجیہ کرنی ضرور ہے زیادہ کیہ قاموس مین لحمہ کی معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکہی ہین پس مجاز کیا جاوی اور کہا جاوے

کہ مراد ان دونون سی دونون ٹکڑی دروازے کی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سی واللہ اعلم بالصواب

پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا مین نی یارسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نی اگر نکلی دجال

اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین فتح کرونگا اوسکو ساتہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل ہی میرا ہر مومن پر

یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مین نی یارسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک

کہ بہوک لگیاتی ہمکو یعنی بسبب لگنی کی روٹی کی پکنی میں قلت صبر طبیعت انسان کی بہوک سی باین حد ہے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی بیچ

وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی کی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والونکو یعنی فرشتونکو

کو قسم تسبیح و تقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اسحالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسیکہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح

و تقدیس ہوگی جیسیکہ غذا فرشتونکی تسبیح و تقدیس ہے اور طیبی نی یہ معنی بعید بیان کیے ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیے پس نہین سکتی ہم روٹی

یہانتک کے بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالی ڈالتا ہی دل ہمارے ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین اور جب

اس معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالے صبر و تسلی دیگا اونکو بکثرت تسبیح و تقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسمار نی یہ بات بعد اس مجلس کے

انکی عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس مین اور توجیہ کہ کہا قصے

آنی کا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور پہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد و ابو داؤد و طیالسی

اور بعضون نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا و نفرد بہ عنہا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ

يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا مغیرہ نے نہین پوچہا کسی نی پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کی بابت اسقدر کہ میں نے پوچھا ہے نہیں اور تحقیق حضرت نے فرمایا تجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجکو حمایت عنایت الہی کی کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکی ساتھہ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہنچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اوسکی ہاتھہ پر مانند ان چیزوں کے حقیقۃ اور جو کچہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتھہ پر سحر باطل ہے صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر اسکے کرنے کے اور شک ڈالنے مومن کی کہ یقین کہی دین ہیں بلکہ جو کچہ دیکھیگا اوس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین کا ہوگا اوسکی جھوٹ پر وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونوں کانوں اوس گدہے کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونوں ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی ف ح ع اکثر نسخوں میں ابن صیاد ہے اور بعض نسخوں میں ابن صائد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا درمیان اونکی اور تھی اوسمیں کچہ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کی گئی تھی ساتھہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی اوسمیں اختلاف تھا پس بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تھا کہ اخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں کے ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کی ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہونگے اور دلیل اس جماعت کے یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تھا ولیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج ادا کیا مسلمانوں کی ساتھہ اور اوسکی فرزند ہوے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تھا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی حاصل کلام کہ حال اوسکا مبہم ہے اور آنحضرتؐ پر بہی اسباب میں وحی نہیں اتری اور مبہم رکہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کی اصحاب آنحضرتؐ کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کھیلتا ساتھہ لڑکوں کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور دجال کے تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دونوں میں بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹہ پر ہاتھ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرتؐ کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر امیوں کی ہو ف ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب بے پڑہے لکہے ہوتے تہے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرتؐ کی رسالت کی منکر تہے ولیکن خاص عرب کا نبی جانتے تہے اور یہ بات اوسکی باطل ہے تونکی قبیلہ سے تہی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور یہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوئی ت پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بہیجا

آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح نظر رفض نے پیر او ر ضاد مہملہ سی استوار کرنا اور آپس مین ملانا او ر چیزونکو اسلیے بنا او مرصوص بنیاد استوار کو کہتی ہین حاصل یہ
کہ اعضا اوسکی آپس مین فرسی ملای اور پہنچی کرہ الخطابی اور روی کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین ف رفضہ ف او ر ضاد معجمہ سی ہے یعنی چہوڑ دیا اوسکو اور
ترک کیا سوال و جواب اوسکا او ر جدال اوسکی ت پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کی رسولون پر اور
تو اونمین سی نہین پس اگر تو بہی اونمین سی ہوتا تو البتہ مین تجہ پر ایمان لاتا اور یہ بنا بر فرض و تقدیر کی ہی ورنہ پہلی اسکی کہ جانین حضرت اپنی تئین خاتم النبیین جو انبیا
بعد نہ آنے خاتمیت کی فرض و تقدیر یہ بہی نہین جائز او ر صریح بیان کیا ہی ہمارے بعضی علما نے کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پہر طلب کرے اوس سی کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے
اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنی سو برا نکی نبوة کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کیے گئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنی لڑکون کسیی
اور دوسرے یہ کہ یہود اور ونکی ذمی تہی او ر صلح کی تہی اسپر پہر چہوڑ دیا اوسنی اپنی حال پر اور وہ اونمین سے تہا یا اونکی خلفا سی ت پہر فرمایا حضرت نے
کیا دیکہتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہ پر امر غیبی سی کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا ف
بعضونکی کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا کہتا ہی تجہسی اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہی مجہسی کچہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی
جہوٹے یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین او ر بعضی جہوٹی جیسیکہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین او پر خبرین سچی او ر جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نی کہ مشتبہ کیا گیا تجہ پر امر ف ح یعنی جہوٹ سی ساتہ سچ کی اور کہا شیخ نی کہ مختلط او ر مشتبہ کیا گیا تجہ پر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ ایسی
خبر لاتا ہی اور اس سی ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سی آپ اقرار کیا اوسکا حال
کاہنون کا ہوتا ہے نہ پیغمبرونکا ت فرمایا آنحضرت نی تحقیق دلمین چہپایا ہی مینی تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تا کہ بتا دے تو اوسکو اسطرح حضرت
نی امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر او ر جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہی اوسکو جہوٹی سچی باتین
ت حالانکہ چہپائی حضرت نے اوسکی لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پیش او ر زبر دال
و تشدید خ سی بمعنی دہوین کی پس پہنچا اوسنی اوس آیت دل مین لیے ہوے سی مگر ایک لفظ ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرتی یہ سبب عادت کاہنونکے
تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر اونکو القا کر دیتی ہین او ر احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سی آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نی اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نی دور ہو پس ہرگز تجاوز کریگا تو اپنی قدر سی ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنونکا سا ہی
کہ بعضی چیزین ناقص بسبب القا شیاطین کے معلوم کر لیتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد او ر قدر مرتبہ سے کہ جو حد و مرتبہ کاہنونکا ہی بسبب انکی بعضی
خفیات ناقص ناتمام کی اور دعوت کرنی نبوت کا کہ وہ حد میسر ہی او ر اخسار کلمہ زجر اور اہانت کا ہی کہ واسطی ہانکنی کتی او ر سور کے کہتی ہین تا لوگون کی پاس آدمی
ت پس کہا عمر نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر یہی ابن
صیاد دجال موعود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکی عیسی ہین او ر اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اوسکی مارنی
مین ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہی او ر یہود مین سے ہی کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوس وقت مین وہ لڑکا نابالغ ہی تہا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نی کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ
قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَأَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
کہا ابن عمرؓ نے چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختونکا وہ جنمین کہ ابن صیاد تھا پس
شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخونمین حالانکہ آنحضرت فریب دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کے کلام مین سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو
ف ع یعنی او جانین حضرت اور اصحاب آپکے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کہولنا احوال اوسکا کہ خوف ہو اوسکی فساد کا
ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی لیے تھی اوس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجھہ مین نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو
اس حال مین کہ حضرت چھپتے تھے شاخون خرما کی بیچ پس کہا ابن صیاد کی ماں نے ای صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہین پس اٹھ گیا ابن صیاد کلام کرنے
سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے وجود مین آتا کہ اوس سے
حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہا ہے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوس چیز
کی وہ لائق ہے اوسکی پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہے یا بقریب فتنہ گری او متصف ہونے اوسکے ساتھ بعضی صفتون اوسکے
کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر تحقیق ڈرایا ہے اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد
نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کی ولیکن مین کہتا ہون تمسے دجال کی مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے اوسکو
کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا ف ع یعنی بے تشنہ رہ ہونی اوسکی جاسہ عین بینائی کی سے تا کانا ہی لاحق ہو
ساتھ اوسکی اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ
قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعیدؓ نے یہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکرؓ نے اور عمرؓ نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہ صیاد بیچ ملے اوس سے
بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین رسول
اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابو اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی کیا دیکھتا ہے تو
کہا اوسنے دیکھتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ح جیسے کہ اول کتاب مین باب
الوسوسہ مین گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے
کہ دیکھتا ہون مین دو سچونکو کہ لاتی ہین خبرین سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہون یا دیکھتا ہون دو شخص جھوٹون کو اور ایک مرد سچے کو ف ح یا تو شک
راوی ہے کہ اوس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک ہے ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہون یا یہ اور اوسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ
جزم نہین کہتا تھا او حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبھی اس طرح دیکھتا ہون اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ملتبس ہو گیا
سے کہ خلط کیا گیا ہے کام اوسپر یعنی اسکی کہانہ مین پس چھوڑ دو اسکو یعنی اسلیے کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کیا یہ مسلم نے وعنہ

إن ابن صياد سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن تربة الجنة فقال درمكة بيضاء مسك خالص رواه مسلم اور روایت ہے ابو سعید سے کہ تحقیق
ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدے کے سفید ہے اور خوشبو میں مانند
مشک خالص کی نقل کی یہ مسلم نے وعن نافع قال لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له قولا أغضبه فانتفخ حتى ملأ السكة
فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها فقالت له رحمك الله ما أردت من ابن صياد أما علمت أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال إنما يخرج من غضبة يغضبها رواه مسلم اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض
راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بھر دیا کوچہ یعنی اوسکو
بدن پھولا ہوا نے پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تھین اور بیوی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچی تھی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو
کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا
دجال مگر سبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا جب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ لا تو ابن
صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوس سے تا کہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنے اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو سبب احتمال اور ممکن ہونے اسکی تھا کہ ابن صیاد دجال ہو
یا یہ سبب اسکی کہ وہ یقین کرتی ہوں اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وعن أبي سعيد الخدري قال صحبت ابن صياد إلى مكة فقال لي
ما لقيت من الناس يزعمون أني الدجال ألست سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه لا يولد له وقد ولد لي أليس
قد قال هو كافر وأنا مسلم أوليس قد قال لا يدخل المدينة ولا مكة وقد أقبلت من المدينة وأنا أريد مكة ثم قال لي
في آخر قوله أما والله إني لأعلم مولده ومكانه وأين هو وأعرف أباه وأمه قال فلبسني قال قلت له تبا لك سائر اليوم قال وقيل له
أيسرك أنك ذاك الرجل قال فقال لو عرض علي ما كرهت رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعد خدری سے کہا
کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجھکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا پھر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتے
ہین یا کہتی ہین لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں
فرمایا ہے حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھکو بیچ آخر کلام
اپنی کی آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں میں اوسکے
ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس مشتبہ کیا دجال نے امر مجھپر ف ح یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجھکو اوسکی امر میں اور زیادہ سبب
اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کی اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہے ایسی کہ
اس عبارت کو کبھی کلام کرنیوالا کنایۃ اپنی نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیرے لیے باقی دن بیچ تمام دنوں عمر تیری کے کہا
ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرین میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجکو وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے
اگر پیش کیا جاوے میرے یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم گمراہ کرنی اور فریب وغیرہ کی تو ناخوش نہ رکھونگا میں ف ع یعنی بلکہ قبول کرونگا میں حاصل کیہ راضی
ہے دجال ہونی پر اور یہ دلیل صحیح ہے اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عمر قال لقيته وقد نفرت عينه فقلت متى فعلت عينك
ما أرى قال لا أدري قلت لا تدري وهي في رأسك قال إن شاء الله خلقها في عصاك قال فنخر كأشد نخير حمار سمعت رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ملا میں ابن صیاد سی اس حالت مین کہ سوج لئی تہی آنکہ اوسکی پس کہا مین کب کی آنکہ تیری نی وہ چیز کہ دیکہتا ہون میں کہا نہیں جانتا مین کہا پس کیونکر نہیں جانتا تو حالانکہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کرے اوسکو تیری عصا مین ف ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہ کو عصا مین اور اوسکی درد کو اور عصا کو شعور نہین ہوگا آنکہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز نکی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز گدہی کی کہ سنی ہی میں نی نقل کی مسلم نی **وعن** محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن الصیاد الدجال قلت تحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذالک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم متفق علیه اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا میں نی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا میں نی کہ قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ میں نی سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت نی ف ع ح یعنی اگر نہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبیون میں سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگی لوگونمیں نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہی اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہووہ اور اگر نہووہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود مراد ہی پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** نافع قال کان ابن عمر یقول والله ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواه ابو داود والبیهقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث النشور کی **وعن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اوس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نی نہ جانا کہ کہان گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہی تو کچہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال ابوه طوال ضرب اللحم کان انفه منقار وامه امرأة فرضاخیة طویلة الیدین فقال ابو بکرة فسمعنا بمولود فی الیهود بالمدینة فذهبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویه فاذا نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهما فقلنا هل لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه قال فخرجنا من عندهما فاذا هو منجدل فی الشمس فی قطیفة وله همهمة فکشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عیناه ولا ینام قلبی رواه الترمذی اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی اضرس سی یہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمتر جنس غلامونکا از روی منفعت کے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر او سے منفعت مین سوویگی دونون آنکہین اوسکی اورنہین سوویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون وسپی دپی آنی فکرون فاسدہ کے لقا کرنیگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار حسنہ کی بسبب پی درپی آنی وحی اور الہامات کرت یہہ بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہی یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور ماں اوسکی ایک عورت ہے موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتہونکی پس کہا ابوبکرہ نے پس سنا ہمنی ایک لڑکیکا بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی ماں باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی ماں باپ کے حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی ماں باپ سے کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہوں نی کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کانا بری دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کی سوتی ہین آنکہین اوسکی اورنہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نی پس نکلی ہم اون دونونکی پاس پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابوبکرہ نی کچہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین بیچ اور کچہ اوسپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تونی جو کچہ کہا ہمنی کہا ہاں سوتی ہین آنکہین میری اورنہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن**

جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضونے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت پر اس سے کہ ہووہ دجال پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لپٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی ماں نی پس کہا ای عبداللہ یہہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونکی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کام کیا اوسنی ماری اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتداء باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیی مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہوگی مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ ماری ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ح اور سیاجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی یہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تہا اسکا کہ دجال ہو اور یہہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہہ ہے کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو

گمان کیا تھا دجال ہونا تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی ہین جیسا کہ خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال وقصہ تمیم داری کی صحیح حدیث میں اور یہ موافق ہوا یہ اوچیز کی کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہو گیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال معہود ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی اوسنے تمیم نی وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو صفون کیسے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوفو کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اسکے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلی ظاہر ہونی حال کی اور دجال میں بعضی باتین ایسی ہون گی کہ سبب خوف کی ہین پس بہ نسبت امت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تھا بنابر احتیاط کی حق نقل کی یہ بغوی نی اشعۃ اللمعات میں

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان اوترنے عیسیٰ علیہ السلام کی ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوترینگی آسمان سے زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اوپر بعضی احکام کہ ہماری شریعت میں نہین ہین اور حکم کرینگی حضرت عیسیٰ اونکا پس وہ قید بیان مدت کی ہی جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ میں شریعت محمدی ہوگی جیسی کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس خدا کی کہ بیچ قبضہ اوسکی جان میری کا اوسکی ہاتھ میں ہی تحقیق اوترین گی آسمان سی تمہاری اہل دین میں عیسیٰ بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑین گی صلیب کو ف ع یعنی باطل کرین گی دین نصرانیہ کو اور حکم کرین گی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاریٰ میں دو لکڑیاں ہین مثلث ایک دوسری سی گذری ہوئی اوپر ہیئت مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاریٰ بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اوسے گردن میں لٹکاتی ہین مانند زنار ہندوون کی اور کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطے یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا ت اور قتل کرین گی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کھانی کو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکھدین گی جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاوی گا اونسی سوا دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ کہا جاوی گا جزیہ اوسنے اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اوسنے بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمانہ میں یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا اور اوسی ہر چیز سی کہ دنیا میں ہی ف ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتھ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت وعبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین ولیکن اوس زمانہ میں طبیعتین اور نفوس لوگون کی بھی اسی پر آجائین گی اور اون کی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئی گا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی نرہی گی اور بالکل اوس سی اعراض کرین گی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت محبت نرہی گی پس نرہی گا ذوق محبت بغیر نماز کی ف

ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہو اوس چیز میں جو خبر دی گئی ہی تو پڑھو یہ آیتہ کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصارٰی مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلی
مرنی اونکی کے پڑھو ساری آیتہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف
درمیان سی اوٹھہ جاویگا اختلاف کہ یہود و نصارٰی حضرت عیسیٰ کی حق میں کہتی ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی بطرح دین اسلام میں ہی کہ وہ بندی
اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی اور لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مرادین کہ جو اونکی زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ ہی اس آیتہ کی تفسیر
مین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی اسی وجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور وجہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان
لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اسوجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ
تعالیٰ کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت موت کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کہتا پس چاہیئے کہ باختیار خود پہلی اوس وقت
کی مستعد اوسکا ہو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن
الصليب وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية وليتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد
وليدعون الى المال فلا يقبله احد رواه مسلم وفي رواية لهما قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی آسمان سی حاکم عادل ہو کر
پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدینگی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑ جاوینگے اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کی حاجت اونکی نہیں رہنی کی یا معنی یہ ہین کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری
اونکی لانی پر زکوٰۃ کی لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہی کہ یہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی مین مین واسطی طلب مال کی
حاصل کرنی ما یحتاج الیہ کی واسطی استغناء اونکی ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سی کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزین حب دنیا کی
ہوتی ہین پس جاتی رہین گی یہ عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلونمین سی ت اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہین
قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت
کہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف ح یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی
اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور مہدی ہی اور یہ بسبب تعظیم و تکریم
امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہی اسمین اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خیر کی ہونگے اوس زمانہ مین اور یہ
امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جب اوترینگی مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور چاہینگی کہ پیچھی ہٹ جاوین
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کرین پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہین ہونگی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی
کرینگی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سی عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم
کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور ایک روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتھہ کتاب
پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی کی دین و ملت تمہارے
اور حکم کرنی والی ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي
يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم

تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین کہ لڑیگی حق پر اور واسطی حق
کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی پس
کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی امیر سی
سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوی کہ میری امامت سے تمہاری دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین بعضون پر امیر اور امام ہین بسبب
بزرگ کرنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسرے فصل سی کہ حسان
سی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل عیسی ابن
مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن
مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس
برس **ف** ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور رہینگی
زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس متعین ہوا
جمع سات اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف
کردنی کسور کی **ت** پہر مرینگی عیسی پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر
کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہ
ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رض کو چاہا کہ وہان گاڑین اور عائشہ رض گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین
بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر ہوا اور
حضرت عائشہ رض کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین کہین کہا مین راضی نہین ہون اسی جگہ میری سوکنونکی ساتھ بقیع ہی مین کہتا کہ سکت اور یہین
یہ تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین

باب قرب الساعة وان من مات فقد قامت قیامته

باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کے اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہ ہے کہ
نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہ کہ رہا ہی اوس مدت سے کہ اوسکی لیی رکہی ہی بہت کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ نہین
لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نے یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہ کہ قیامت مین احوال اہوال واقع ہونی ہین کچہ نمونہ اوسکا
اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہی **ف** ع کہا توربشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی
اور وہ عبارت ہے مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر و زمین ہیں ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد
یہان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساعة سی کبری ہی یا یہ ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوة والسلام کی لا تقوم الساعة
الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہے کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوة والسلام کا بعثت انا
والساعة کہاتین احتمال دونونکا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **الفصل الاول** فصل پہلی

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی نی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا ہوں مین اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کی یعنی انگلی شہادت اور بیچ انگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ساتہہ قیام قیامت کے ان دونون انگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہا ہوا ایک کے اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سے بہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور تعیین سے کہ انس سی ہو اسپر ہی یہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی **وعن** جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة يأتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہے اونہین سی ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہین ہے اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو مین سی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر برس اور وہ زندہ ہو اوس دن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ مہر دینی میری کی موجود ہین سو برس کے مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بنا بر غالب کی والا جیتی رہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان وغیرہما کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائة سنة کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا بعضون نے کہ پیدا ہوئی ہو اوس نفس فانی کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نے اکابر علمای محققین سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سے روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علما کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہی کہ میری امت سے جو لوگ کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا دوسرے نبی کی امت سی اور بعضون نے کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس علیہ السلام کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہ تہے کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سے زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کی مشایخ سی تواتر کو پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا ہی اسلیے کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی **وعن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يأتي مائة سنة وعلى

الا صوی نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین رہیگا سو برس تک صحابیون
پر کوئی شخص زندہ ادسکن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فیسألونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول ان یعش ہذا لا یدرکہ الہرم حتی تقوم علیکم
ساعتکم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑہاپا
یہانتک کہ قائم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاوگی اشارت کی طرف کہ
ہوجاتی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا اور جواب
علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی بہت نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور غلبہ اکثر
کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ الترمذی
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کی قیامت کی
اور اوائل علامات اوسکیکی پس بڑہا مین قیامت سی جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس انگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دو
اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی
لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید کرتا ہون کہ نہ عاجز ہوا مت میری نزدیک
پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس
کا ہی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** ح یہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار
تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ امت
کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر اس سی نہوگا زیادہ
ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قائم نہین ہوگی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچہہ چاہیگا
ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو آفتین نہین پہنچینگے
کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالونمین ثابت کیا ہی کہ بقا امت بعد ہزار برس کی
رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الدنیا مثل ثوب شق من اولہ الی آخرہ فبقی متعلقا بخیط فی آخرہ
فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب ہان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی
رہا لٹکا ہوا ساتہہ ایک تاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بابـ

باب لا تقوم الساعة الا على شرار الناس یعنی یہ باب بیچ بیان اس کے ہے کہ نہیں ہوگی قیامت مگر بدوں پر
یعنی نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قائم ہوگی قیامت اونپر جب تک وجود نیکوں کا دنیا میں ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا
آخر عہد عیسی کی میں ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب جاوینگے اور بدکار باقی رہینگے کہ آپس میں گدہوں کی مانند اختلاط کرینگے پس اونپر قائم ہوگی
قیامت **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى لا يقال
في الارض الله الله وفي رواية قال لا تقوم الساعة على احد يقول الله الله رواه مسلم روایت ہی
سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے یا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا
کری اور اوسکو پوچہی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت میں یوں آیا کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوپر کسیکے کہتا ہو گا اللہ اللہ **ف**
ح اس سی معلوم ہوا کہ بقا عالم بسبب برکت علمای عاملین کی اور ذاکرین او صالحین و نیکوکاروں کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹہالینگے عالم نہیں رہیگا یعنی
کا نقل کی مسلم نی **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة الا على
شرار الخلق رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر
بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع مراد خلق سی آدمی ہیں اسلیے مراد شرار سی گنہگار ہیں او متصف ساتھ معصیت گناہ کی آدمی ہیں نہ تمام خلق
اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث میں اور حدیث سابق میں لا یزال طائفة من امتي حتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة کہینگے ہم کہ پہلی حدیث وارد
ہی تمام زمانوں کو عام ہی او نہیں اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس حول ذي الخلصة وذو الخلصة طاغية دوس التي كانوا
يعبدون في الجاهلية متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ ہلینگی سرین عورتوں بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتھ فتح معجمہ اور لام کی اور دونوں
کی پیش سی بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہاں ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتے
تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تہا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہیں کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہو جاوینگے اور عورتیں اونکی
گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی کہ ابو ہریرہ ہیں یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہاتے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتے
تہی اوسکو زمانہ جاہلیت میں **ف** ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں مسامحہ ہی **ت** نقل کی یہ
بخاری او مسلم نی **وعن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد اللات
والعزى فقلت يا رسول الله ان كنت لاظن حين انزل الله هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين
كله ولو كره المشركون ان ذلك تاما قال انه سيكون من ذلك ما شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفى
كل من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون الى دين ابائهم رواه مسلم
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہیں جاتی رہنی کی رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا
یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتوں مشہوروں کے ہیں لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا میں نی یا رسول
اللہ تحقیق تہی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بہیجی اللہ تعالی نی یہ آیت کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب

و ہوئے ہین اگرچہ نام و نشان لیکن اونکا مثل ف ح چونکہ مدلول اس حدیث کا یہی کہ سب دین باطل ہوجاوین اور بت پرستی کہ زائل ہوا تھا دین اسلام سے غالب
ہوگی پس مین گمان کرتی تہی بلکہ یقینا جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہوئی اور زائل ہوئی اور نہین ہوئیگی بعد اسکی پس جب یہ خبر سنی مین فرمایا آنحضرت
نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اوس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نے اور بیان کیا اوسکو
قول نبی کی پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہے کچہ نیکی
اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس تمام ہونگی اور پھر جاوینگی طرف دین باپون اپنے کی نقل کیا یہ مسلم نے ف
ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قائم ہوگی نہ نیکون پر **وعن عبد الله**
ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين
يوما او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين
ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة
من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار
الناس في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون
فيقولون فما تامرنا فيامرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه احد الا
اصغى ليتا ورفع ليتا قال واول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه
الطل فينبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم
انهم مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان
شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا
چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سی چالیس دن ہین یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ف پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی
ذکر کی گئی ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈینگی عیسی دجال کو پس مارینگی اوسکو پھر
ٹہیرینگی عیسی علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کی اور طریقہ کی ہونگے
کی دوست ایک دوسرے کی ہونگے لوگ نہین اور ٹہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہرنی عیسی کی
پینتالیس برس ہونگی ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کے بہلائی
سی ہی یا ایمان سی شک راوی سی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی
بالفرض و التقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندے اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و وحشت
اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگی وہ نیکیات کو اور نہ انکار کرینگی نامشروع سی پس صورت پکڑکی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا نہین

ہوں شر میں کرتی تھی ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس
کہینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کریں ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی از راہ توسل کی کہ استاد اوس سے اچھے
ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اسحالت میں بکثرت
ہوگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور میں اور قائم ہوگی قیامت پس نہیں سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سے لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی مختل و سست ہو جاینگی اور
اثر اوسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت میں ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس آسمیں ایک طرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اوٹھی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اثنا کار میں مر جاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگی لوگ بیچ اوس کے و پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی سبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبروں میں
پہر پہونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئی ہونگی اوٹھ کہڑے ہونگی اور دیکہینگے ہول قیامت کے پہر کہا
جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہراؤ ان لوگونکو اسلئے کہ یہ پوچھی جاوینگی کردار سے اور حساب لیا جاویگا اونسی
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتے
جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنوں میں سے کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنوں میں یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیے ہر ہزار شخص میں سے نوسو ننانوین ف ع اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کی میں آیا ہے
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سے ہونگی ت پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کر دیگا بچونکو بڈہا ف ع یہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سے یا
شدت و محنت سے کہ اوس دن میں ہوگی ایسی کہ بڈہا بناتی غم و محنت میں جلدی پہنچتا ہی ت اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا
اوسمیں امر عظیم سے اور محنت سے ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یعنی مشہور ہی عرب میں اور اصل اسکی یہ ہے
کہ جو کوئی شدت محنت میں پڑتا ہی اوسکی اہتمام میں دامن پنڈلی سے اوٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سے کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس
آیہ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثر ونکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی وذکر حدیث معاویۃ لا تنقطع الہجرۃ فی باب التوبۃ ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف صور
بیش سے شاخ کہ اوسمیں پہونکتی ہیں اور مراد یہاں وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخے ہیں ایک ہلاک کرنی کی لیے زندوں کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ
النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَہْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَبَیْتُ
ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ اِلَّا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَہُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْہُ یُرَکَّبُ
الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُہُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْہُ خُلِقَ وَفِیْہِ یُرَکَّبُ
روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہیں پوچھا لوگوں
نے ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن ہی کہا ابوہریرہ نے نہیں جانتا میں کہا لوگونے آیا چالیس مہینے ہیں کہا نہیں جانتا میں کہا لوگون نے چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا ہے یا مفصل سنا ہے

اسمین مجمل ہے اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی

اور پیدا ہونگی آدمی اور اوجانداجیسیکہ اوگتاہی اور پیدا ہوتاہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اوسکے

اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی **ف** ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی ہی بیچ

ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بھی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور چونکہ

چونکہ وہان ہی اوسکا یہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل

کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی

ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس ہی سی اگایا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا **ف** ع اور بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین

اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوے جساد انبیاء کی اور ایسے ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور زمین مین سی جو موذن ہین

کہ جو سدا اذان دیتی ہین پس یہ اپنی قبر مین زندہ ہین مانند زندون کی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ

الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیچے مین لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان

کو اپنی دائین ہاتھ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض

والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوپر خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی بیچ

کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہی

اوسکو تخصیص کیا ساتھہ دائین ہاتھہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتھہ مین **ت** پہر فرمائیگا

اللہ تعالی کہ مین ہون پادشاہ یعنی نہین ہے بادشاہت مگر میرے ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین پادشاہ کہ زمین مین دعوی پادشاہی

کا کرتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ

يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ

اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ

آسمانونکو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتھہ مین پہر فرمائیگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی

یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتھہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتھہ مین پہر فرمائیگا مین

ہون پادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ

عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا

آگی ... یا تو مٹھی ... کہ ایک انگلی پر ہلاوے اونکو اور فرماوے گا مین ہون بادشاہ کہان ہین بادشاہ زمین کے ... خدا ... کہنا انکا

تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اور جلال شان کی ہی اور جو یا معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین وہ مثل کلام عرب کے یہی کہ جب
وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کا تو کہتی ہین کہ دونون ہاتھ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتھ نہوون کہ دونون ہاتھ کٹی ہون یا اول
پیدا ہی سی بی ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا ایسیکو سلطنت و ملک رانی کا وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور
بیٹھنی کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیکن سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتھ سی یہ ہی اور تخت سی فلانا
اور ہنسی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ت پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوس چیز
سی کہ کہا اوس عالم یہود کی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب آنحضرت کا سبب تکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ سبب اوسکی تصدیق اور راست گوئی کی
اوسکی تہا پہر پڑہا آنحضرت نی یہ آیتہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکیکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسا کہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگے
اوسکی داہنی ہاتھہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو بکیے کہ یہودی نی کہا تفسیر تفصیل
اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ
وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پوچھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیت کی
اوسدن کہ تبدیل اور تغیر دیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی مین زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس
کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا جسر صراط کہ ہوا اور اصل صراط معنی راہ کی ہی اور
تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدجاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاوینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی یہانتک
کہ فارغ ہوں حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جہڑجانی ستارون اوسکیکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکیکی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارونسی یعنی دراہم کی
بدلی دینارین لین مینی اور دوسرے تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی حلقہ کو پگہلا کر شکل انگوٹھی کی بنایا
پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمانکی ساتھ او زمین و آسمانکی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگے او ابوہریرہ نی کہا کہ فراخ کریگی زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی و پستی اوسمین نرہیگی اور
تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار سی ہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رض سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی
چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کریگی سفید پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ رض اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹے
جاوینگی دن قیامت کے ف ح یعنی اوٹہا کر گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی ت نقل کی یہ بخاری نی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ واصغی سمعہ وحنی جبہتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا یا رسول اللّٰہ وما تامرنا قال قولوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی ع اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین سی اور خوش ہوؤں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل ہیں رکہی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنی موںہہ میں پہونکنی کی لیی اور جہکائی ہوئی ہی کان اپنا کان لگا رہا ہی جناب حق میں کہ جب فرماوی پہونکنی کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ عادت ہی نرسنگا بجانی والونکی یعنی طیار ہو رہا ہی بجانی کی لیی منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوی صور پہونکنی کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللّٰہ جب حال یہہ ہی تو کیا فرماتی ہیں آپ ہمکو یعنی ہم کیا کریں اپنی لیی اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیونکی فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللّٰہ اور اچہا ہی کارساز ف یعنی التجا درگاہ حق میں لی جاؤ اور اوسکی فضل وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب کہتے اور محنت وخوف پیش آوی تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نی اوسکو آگ میں ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی بہی جسوقت کہ منافقوں نی ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللّٰہ بن عمرو عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ع اور روایت ہی عبد اللّٰہ بن عمرو سے اونقل کی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پہونکا جاویگا اوسمیں ف یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نی کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانونکی اور زمین کے

الفصل الثالث

فصل تیسرے **عن** ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب ع کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللّٰہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سی صور ہے اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور میں پس وہ دن سخت ہی کافروں پر کہا ابن عباس نی بیچ تفسیر قول اللّٰہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچہی آویگا اوسکی رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہی کہ زمین وپہاڑ اوس سے ہل جاوینگی اور حرکت میں آوینگی مشتق رجف سی بمعنی ہلنی اور لرزنی میں پڑنی کی اور مراد رادفہ سی نفخہ دوسرا ہے کہ پہلی نفخہ کی پیچہی پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کی پیچہی پہنچنی کی نقل کی یہ بخاری نی ترجمۃ الباب میں **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہی ابوسعید سے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی صور پہونکنی والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ دائیں طرف اوسکی جبرئیل ہونگی اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت **وعن** ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللّٰہ کیف یعید اللّٰہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللّٰہ فی خلقہ کذلک یحیی اللّٰہ الموتی رواہما رزین ع اور روایت ہی ابی رزین سی کہ کہا میں نی یا رسول اللّٰہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللّٰہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونیکی اور کیا ہی نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکیکی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت نی کیا نہیں گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی مینہ کی کہ کچہہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہی تو اوس جنگل پر اسحال میں کہ ہلتا ہی یعنی لہلہاتا سبزہ سے کہا میں نی ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہی اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللّٰہ تعالی زندہ کریگا مردونکو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نی

باب الحشر

ف باب ہے بیچ بیان حشر کی ف حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر قیامت کو کہتی ہیں کہ مردے قبروں سی زندہ کرکے نکالی جاوینگی اور جمع کیے جاوینگی اور جگہ کہ اوسکو محشر کہتی ہیں اور حشر دو ہونگی ایک بعد قیامت کہ معنی ذکر کیی گئی اور دوسرے پہلی قیامت کی اوسکی نشانیوں سی جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کیطرف سی پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام میں ہانک لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علما نی دونوں احتمال لکہی اور اختلاف کیا اور ظاہر یہی ہی اول

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہو بلکہ مائل بسرخی مانند چپتی ہوئی آتی کی روٹی کی یعنی میدہ کی رنگ مین اور نگلائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا او سمین نشان واسطی کسیکی یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہو گیجیبیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَّاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالیٰ اپنی ہاتھہ مین **ف** یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھہ سی دوسرے ہاتھہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم ہو بل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو **ت** جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاینگی اور طعام بہشتیونکی ہوگا اول بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ استبعاد نہین ہی قدرت حق تعالیٰ سی وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دی اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتہہ خبر یہودی کے تو آنحضرت سی خبر دی تہی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کے پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگا کر کہائینگی وہ بالام ہی اور نون **ف** بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی **ت** کہا اونہونی اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑہ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ وہ جماعت ہے کہ بی حساب بہشت مین جاینگی اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگے اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا ہے ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گواراتر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اس سے کہ یہودی بیان کری بوحی الٰہی بیان کیا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگی لوگ یعنی بعد بعث کی اوپر تین فرقون اور قسمون کی ت ایک رغبت کرنیوالی
تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور شہ چلنی والی جیسا کہ آتا ہی دوسری فصل مین ت ایک فرقہ
رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین لیکن اجتناب کرتی ہین اوس سے اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سے خوف
ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب
اپنی کی استراحت پاوینگی اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہوے اپنی قدمونپر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی سبیل کنایہ و تمثیل کی پس
جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیے قیاس پر
چھوڑ اور ہونا گنتی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نکیا اس لیے کہ وہ آگ یعنی اونکی تیسرا
گروہ مرتبہ مقربونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہی ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ ساتھ اونکی جہان قیلولہ کرینگی اور
رہیگی جہان وہ رہینگی اور استراحت کرینگی اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکی جہان رات گذارینگی اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکی جہان صبح کرینگی اور شام
کریگی آگ ساتھ اونکی جہان شام کرینگی ف یہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکی جدا نہین ہوویگی اور شاید ہو نکو اختلاف ہی
اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اوٹھنی مردونکی گور سے یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سے کہ جاوینگی محشر کیطرف کہ زمین شام کی ہی اور اول
وصواب تر ہی واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ
عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین و اول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال
فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت
علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی اونسی نقل کی نبی
سی فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤ گے اوٹھائے جاؤ گی ننگی پاؤن ننگی بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب مردی قبرونسی اوٹھینگی تو اجزاء اونکی
بدنکی پیوستہ ہو جاوینگی اسلیی کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین پیوستہ ہو جاویگا تو اور اجزا بال ناخن وغیرہ بطریق اولی پیوستہ ہونگی
اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی نسبت اشیا ممکنات کے ت
پھر پڑہی حضرت نی یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کی یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدا ہوئے ہین یعنی ماں کی پیٹ سی ننگی پاؤن ننگی بدن بے ختنہ
ویسا ہی پہر پیدا کرینگی ہم قبرونسی دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہم نی اوسکا
اور فرمایا آنحضرت نی اور اول اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگی کپڑی روز قیامت کے ابراہیم ہین ف اسلیی کہ اول اون شخصونکی ہین کہ ننگا کیے گئے
ہین یا اسلیی کہ اول راہ خدا مین ننگی کیے گئے ہین آگ مین ڈالنی کی لیی پس اس فضیلت سی اسوجہ کر دلیل نہین ہو سکتی ہی اوپر افضل ہونی
اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کے علاوہ یہ کہ بعضی روایت مین آیا ہی
کہ آنحضرت بہی ساتھ کپڑونکی کہ دفن کیے گئے ہین اوٹھینگی گو اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکھو

یعنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق گنتی ایک آدمی میرے صحابیونمین سے پکڑی جاوینگی اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتھ

کی طرف لیے جاتے ... یعنی ... پس کہونگا میں میرے اصحاب ہیں
پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق یہ ہمیشہ پھر گئے ہیں اپنی ایڑیوں پر اوس وقت سے کہ جدا ہوا تو انسے پس کہونگا میں جیسا کہ کہا
صالح نے یعنی عیسیٰ نے اور تہا میں انپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا میں بیچ اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہے العزیز الحکیم **ق** اور
مضمون تمام آیۃ کا یہ ہے کہ عیسیٰ نے کہا کہ جب تک میں انمیں تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نہیں کہا میں نے کہ کفر کریں اور سوا حق کی کہیں اور جب اٹھا لیا
تو نے مجہکو انمیں سے تہا تو نگہبان اور واقف انکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہے اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو انکو انکی کرتوت پر تو بندے
تیرے ہیں جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیوں کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو انکو اور درگذر کرے اونکی عذاب سے تو غالب اور حکیم ہے اور
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہیں ہیں اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم ہے کہ کوئی انمیں سے بعد آنحضرت کی مرتد نہیں ہوا بلکہ مراد انسے وہ اعراب
ہیں کہ اسلام لائے تھے حضرت کی زمانہ میں اور پہر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب و اسود کے اور مانند انکی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر الناس یوم القیمۃ حفاۃ عراۃ غرلا قلت یا رسول
اللہ الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضھم الی بعض فقال یا عائشۃ الامر اشد من ان ینظر بعضھم الی بعض متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن ختنہ نہ کیے
کہا یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکھیگا بعض اونکا طرف بعض کی یعنی مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردوں اور عورتوں کو پس انکی ننگا
جمع ہونیکی حالت میں پس فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ کار اوس دن میں سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کریں بعضی بعضوں کو یعنی کہاں فرصت شعور ہوگا
اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس
ان رجلا قال یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجھہ یوم القیمۃ قال الیس الذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ
علی وجھہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ کی بل دن قیامت
کی یعنی کیونکر ممکن ہے کا منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اوسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہے چلانی اوسکی اوپر
منہ کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابرھیم اباہ آزر یوم القیمۃ
وعلی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابرھیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یا رب
انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالیٰ انی حرمت الجنۃ علی
الکافرین ثم یقال لابراھیم انظر ما تحت رجلیک فینظر فاذا ھو بذیخ متلطخ فیؤخذ بقوائمہ
فیلقی فی النار رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنی باپ
آزر سے دن قیامت کی اس حالمیں کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگے اوسکو ابراہیم کیا نہیں کہتا تہا
تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوس چیز میں کہ خبر دون تجکو حقتعالیٰ کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اونکا پس آجکے دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تہا مجسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوس دن کہ اوٹہائے جاوینگے لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سے کہ بہت دور ہے اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق میں حرام کی بہشت کافروں
پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہیں کہ یہ کافر ہے پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیری پاؤں کی نیچے پس دیکھینگے ابراہیم اپنی

پاؤنکے نیچے پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی کو بیچ میں پس پیرین جاوینگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** ۔ آزر کی ایسی خوارصورت اسلیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہی اور کہا ہی علما نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی اور بیزار ہو گئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکہین گی تو پہر پکڑے دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہین گے شاید قبول ہو جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہین گی ناامید ہونگی اور بیزار ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہیں تہا کہ آزر کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہو خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوس حکم ظاہر پر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرق الناس يوم القيمة حتى يذهب عرقهم في الارض سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ اذانهم متفق عليه اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا کرینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا اوسمین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک **ف** ۔ لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق اولی پسینا آئیگی پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین انسی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولونکی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی تاہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** المقداد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تدنى الشمس يوم القيمة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر اعمالهم في العرق فمنهم من يكون الى كعبيه ومنهم من يكون الى ركبتيه ومنهم من يكون الى حقويه ومنهم من يلجمهم العرق الجاما واشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده الى فيه رواه مسلم اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب بقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملونکی پسینہ مین پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اور خوب تر ہین اور ایسی قیاس پر اونکو سمجہنا چاہیے کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکا عرق لگام کرنا یعنی وہان تک پہنچیگا بلکہ اندر وہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نی **ف** ۔ کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسری کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگی ہم کہ تہا نب کریگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا اوسکی عمل اوسکی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کیطرف کچہ جیسی کہ تہانب کہا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیی کہتا ہون مین کہ یہ جواب متمہی اسلیے کہ تمام امور آخرت کی سب خرق عادت کی ہونگی نہیں ہی عجب سمجہنا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا آرام مین اور ایک دوسری کا حال نہیں جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا عوض بالا ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین اور دوسرا درد و مصیبت مین **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا ادم فيقول لبيك وسعديك قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد قالوا يا رسول الله وايُّنا ذلك الواحد قال ابشروا فان منكم رجل ومن ياجوج وماجوج الف ثم قال والذي نفسي بيده ارجوا ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبرنا فقال ارجوا ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبرنا فقال ارجوا ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبرنا قال ما انتم

فی الناس الا کالشعرۃ السوداء فی جلد ثور ابیض او کشعرۃ بیضاء فی جلد ثور

اسود متفق علیہ ★ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ فرماویگا
اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی حشر میں اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگی آدم حاضر ہون میں اور مستعد ہون تیری خدمت میں اور سب بہلائیان تیری دونون
ہاتہون میں ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو حصہ آگ کو یعنی جنکو دوزخ میں بہیجنا ہی انکو نسلون سی اپنی فرزندون میں سے انکو نکال اور جدا کر کہینگی آدم اور کیا ہی
مقدار دوزخ کی حصہ کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار میں سی ایک جنت کیلیے ہی اور باقی دوزخ کو ف ع یہ حدیث
مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہر سو میں سے ننانوے دوزخ کی لیے ہی اسکا جواب کرمانی نے یہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اس سے
تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرون کی اور احتمال ہی یہ کہ مراد حصہ آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ میں گنہگار ہون پس ہونگی ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے
کافر اور ہر سو میں سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ
کا اوپر ماسوا یاجوج وماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث میں ذکر یاجوج وماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث میں یا اول متعلق ہی جمیع خلائق کی ہی اور
دوسرے مخصوص ساتہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار اور گنہگار دونوکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی بیچ گنہگار مومنین کی ف ت پس
نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جاویگا خوردسال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اوسوقت میں خوردسال ہو تو ہیبت اوس حال اور صدمہ اوس مقام کی سی بوڑہا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوسوقت میں کوئی عورت حاملہ ہو بارے ہیبت کی
پیٹ اوسکا گرپڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ مری ہی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گرپڑی اور اسیطرح خوردسال ہی اوٹہی اور
وقت وقوع اس حال کی بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین ت اور دیکہیگا تو ای مخاطب لوگونکو مست یعنی نشہ
مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی لیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہ مستی و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و ہراس
سی جبکہ یہ سنا کہ بہشتی ہزار میں سے ایک ہوگا اور کون شخص وہ ہم میں سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت میں جاویگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجہانی اور تسلی اونکو کہ
خوش ہو اور غم نکہاؤ پس تحقیق تم میں سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار ف ع یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ باقی جا بجا ہونگی
بشمار ہر شخص کے تم میں سی ہزار اونمین سی پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سے اور شاید کہ اہل
جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہ کثرت اپنی
امت کے ہی سوا یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار میں سے تو گنجایش رکہتا ہی جیسا کہ کہا راوی نے ت پہر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہ میں ہے امیدوار ہون میں کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے
پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنی بتعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جائین دل انکی بہت خوشی کی مارے دفعۃ یا بنظر دخل ہوا دنکی
کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی ہو خوش خبری سنانی کی لیے پس کہا ہمنے
اوتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہین ہو تم درمیان لوگونکی قلت میں مگر مانند
بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود احادیث
کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کا ہوگی پہلی کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہونگی اسی صف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی او رچالیس تمام امتونکی او ممکن ہی یہ کہ ہو یہ نصف بنسبت اول داخلین کی او ظاہر یہ ہی کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہی **وعنه** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی کہ کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** یعنی دکھاویگا شدت محنت اپنی خلق کی لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر وغم سے بغیر نظر کرنیکی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کہتے تاویل نہیں کرتے اور علم اسکا سپرد خدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ مین واسطے طلب دور ہوجانی شدت کی سبب اس قربت کے اور مراد مومن مرد وعورت سے خالص مومن ہین یا بعضی ضعیف روایت مین آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا او سکو سجدہ کرینگی لوگ **ت** اور نہین سجدہ کریگا وہ کہ سجدہ کرتا تھا دنیا مین واسطے دکھانی اور سنانی لوگونکی ازراہ نفاق اور شہرت کی کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس ہو جاینگی پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑیگی نہیں وقت جھکنی اور اوٹھنی کی پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ ومال مین یا تن میں قیامت کی دن موٹا فربہی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہین ہوگی کچھ قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی تاحاکو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین او سپر اور گروا کر اچھا جانتی ہین عمل اونکی ضائع او رنابود ہین اس آیتہ کو پس قائم نہین کرینگی ہم اونہین کہ ہین کی کافر او نکی لیے دن قیامت کے کچھ قدر و وزن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیتہ اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کیا ہین خبرین زمین کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد وزن کی ساتہ او سچیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرح سے کہ کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانی مہینے مین اور فلانے سال مین فرمایا پس یہ یعنی شہادتین مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جان تو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کر تو بھلائی و خیر پہلی فوت ہونے کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکو کار تو پشیمان ہوتا ہی واسطے یہ کہ زیادہ نہ کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ کیوں باز رکہا اپنی نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ

اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون
بوجوھھم کل حدب وشوک رواہ الترمذی ت اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیی جاوینگی
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی **ف** ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتھ بدون کے اور مترددہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتھ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف** ع یعنی اور مانند اوسکی
قسم موذیات سی یعنی منہ اونکی بجای اونکی ہاتھ پاؤن کی ہو جاینگی جیسی کہ ہاتھ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرین گی اور منہ اونکی کام پاؤن کی کرین گی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کی اللہ تعالی نی
اونکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رای
عین فلیقرء اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکھی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کی ہو پس چاہیی کہ پڑھی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف** ح اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑھنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑھی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکھ سی دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث

عن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین
کاسین وفوجا تسحبھم الملئکۃ علی وجوھھم وتحشرھم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الافۃ علی الظھر
فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیھا بذات القتب لا یقدر علیھا رواہ النسائی روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والی یعنی جنکی پاس
اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتی ہونگی اور ایک قسم کہ کھینچینگی اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکینگی طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلینگی اور دوڑین گی **ف** ع چلین گی سہولیت و راحت سی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹھو نپر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پاینگا اوسپر اور بہم نہین پہونچیگا **ف** ح جاننا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نی کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نی قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کرکی ترجیح ہی کو دی ہی کہ یہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی
قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی دفع کرنا
اوسکا یون توجیہ کر کہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتھ پس لائق ہی یہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھ تو جیہ انکی تورپشتی سی ہے

یہ نقل کی ہی ابو ہریرہ کی حدیث مین

باب الحساب والقصاص والمیزان

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا ف ح حساب گننا اور بیان مراد ہی گناہ کردار بندہ کا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی لیکن یہ اسلیے کرین گی کہ تا حجت ہو اوسپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا تا نصیحت کے مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنے چنانچہ مارڈالنا مارڈالنے کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کی اور مارنا عوض مارنے کی روز قیامت کی اور جسنے کسی سے کچھ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سے لین گی اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو سیلی اوٹھائین گی جیسے کہ بکری شاخ دار نی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لین گی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سے کہ جانی جاوین اوس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوڑی درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق اور مغرب کی تلین گی اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمالنامی ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بناکر لاوین گی اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولین گی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی مقوی قول اول کی ہی ظاہر نصوص سی

الفصل الاول فصل پہلا **عن** عائشة رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیمة الا ہلك قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلك العرض ولكن من نوقش فی الحساب یہلك متفق علیہ

روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سے عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نی یہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت صلعم سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطی دفع اشکال کی کہا مینے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب اوسکی ہاتہہ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا ف ح جیسی کہ مین یہ کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کد و کاوش کرین اوس سے اور دقت ڈالین اوسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوین گی تا دیکہی پہر درگذر کرین گی ت لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا جاوی حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھ نچھوڑا جاوی قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے اور اول عرض و اظہار ہی فقط ف ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کی کہ حساب کیا جاوی اور لفظ آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دی جاوین گی اور راہ تطبیق کی یہ مین یہ ہی کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض ہی ظاہر کرین گی اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاویگا اوس سے واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ دار و گیر کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجہپر اور سلوک کری تو اوس سے کہ انقطاع کری تجھسی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم من عملہ وینظر اشأم منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرة متفق علیہ اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی بیان کرنیوالا

کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ ہوویگا درمیان اوسکی اور درمیان اوسکی کوئی ترجمہ کرنیوالا اور نہ حجاب کہ چہپا دیوی اوسکو پس دیکہیگا داہنی طرف اپنی پس نہ دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورت بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہیں دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی برے عمل **ف** ع یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچہہ اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکہتا ہی پس یہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکہیگا آگی اپنی پس نہ دیکہیگا مگر آگ سامنی منہہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب یہ حال تہی یہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** ع یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچہہ ایسی کہ تصدق کرنا یہ وہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظلمین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن معنی مین نفل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد ہو مومن جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کبہی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو ازراہ جزاء مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مین نی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عملنامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک گرو چہڑانی اور نکالنی زیرف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گرو چہڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرو تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کی ہین بیچ جگہون اونکی کی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنون کی سبب خلاصی کی ہوونگی آگ سی اور مراد نہین ہی کہ کافر دنکو بسبب مومنون کی گناہون کی عذاب کرینگی کیونکہ آ چکا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہہ عداوت مومنین کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیامۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم یا رب فتسئل امتہ ھل بلغکم فیقولون
ما جاءنا من نذیر فیقال من شھودک فیقول محمد وامتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیجاء بکم فتشھدون انہ قد
بلغ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا انکو کیا پہونچائی
تھی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچادی تھی مین نی ای رب میری ف ع نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ
الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پھر پوچھی جاویگی امت انکی یعنی امت
دعوت کو کیا پہونچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت انکی اور کہیگی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا
نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کی
پس کہینگی نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت انکی ف ع یعنی امت انکی گواہ ہوگی اور وہ فرع ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچھ
بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیی کہ وہ جگہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو
ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اور غرض اکبر ہی پہر لائی جاوینگی رسول اور اول انکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی
گواہ انکی کہ وہ یہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہونچا دیی تھی احکام الہی امت کو ف ع اور نبی تمہاری فرع تمہاری ہونگی یا تم اور نبی
تمہاری ساتھ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نرا انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا ت پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور
تصدیق اس حال کی یہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور معادل افضل تا کہ ہو تم گواہی دینی والی لوگو
یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہو پیغمبر تمپر گواہ ف ح گواہی دینی انکی لوگون پہ ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائی
نوح نی تمپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ انپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی
منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچھ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچھا جاویگا انسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو تو
وہ کہینگی کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتھ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی
پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ انکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ انپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا
کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور انکی گواہی امتون پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اونپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد و امتہ فافہم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مم اضحک قال قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من
مخاطبۃ العبد ربہ یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی قال فیقول کفی
بنفسک الیوم علیک شھیدا وبالکرام الکاتبین شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق
باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون ف ع یعنی اشارہ ہی
طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سی ت کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون سبب مخاطبہ
کلام کرنی بندہ کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تونی مجہکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہ کرونگا مین اپنی بندی

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرتؐ نی فرماویگا اللہ تعالی ان بندہ دی مین نی تجھکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرتؐ نی پہر کہیگا بندہ کہ لیکن گنہگار
دیتی ہون تجھکو ظلم سی تو مین نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوای اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سی ف ع یعنی اوسکی گواہی اپنی حق مین نہین روا رکہتا اگر مجہہ مین سی کوئی
گواہ پیدا ہوں تو قبول رکہون گا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہپر کون گواہی دیگا ایسی کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نجانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اوسپر
کہ وہ اوسکی ذات سی اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار کی گنجایش مر مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرتؐ کا یہ کلام کرنا تہا بندی کا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندیکی
کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کیا اور پہر اکیلا چہوڑنا بندیکا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسی کہ آگی آتی ہی ت فرمایا آنحضرتؐ نی پہر کہیگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہی
نفس تیرا آج کی دن تجہپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ع گواہ پکڑنا اون فرشتونکا زیادہ ہی بطور مقصود دو پر جواد التقریر
و تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندی سی گواہ قرار دی گئی کہ اب وہ سپرد نہی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کی ہوتا ت
فرمایا آنحضرتؐ نی پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانی پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہ افعال اوسکی کی کہ
کیی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی منہہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق
عادت کی پس گواہی دینگی اونکی زبانون کی آیۃ مین مراد ہی ساتہ اوس طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نی پہر کہیگا بندہ اپنی اعضا کو
کہ دوری ہو تمکو خیر سی اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین ف ع اور تمنی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یعنی
کہ تمہاری سبب سی خصومت کرتا تہا مین لوگون سی اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری نکلی

اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون
ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی رُؤْیَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِیْرَةِ
لَیْسَتْ فِی سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِی رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِی سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا تُضَارُّوْنَ
فِی رُؤْیَةِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِی رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْأَسُ
وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّی قَدْ اَنْسَاكَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ
لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِکِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ یُقَالُ
اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْكَ وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ
وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ سَخِطَ اللهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہؓ نی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی رب کو دن قیامت کی فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک رکہتی ہو
بیچ دیکہنی آفتاب کی دوپہر مین کہ نہو چہپا ابر مین کہا صحابہؓ نی کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس
خدا کی کہ نفس ذات میری بدست قدرت اوسکی ہی مین ہی نزاع و خلاف نہین کرنی کی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کی جیسی خلاف و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی قسم
یعنی بیچ دیکہنی انکی کی خلاف و نزاع و شک نہین کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی مین بہی نہین کرنی کی جان کہ لفظ تضارون ساتہ تشدید کی اور تخفیف کی
دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سی ہی بمعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سی ہو تو ضیر سی ہی کہ وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کرینگا
ایک دوسری کو ساتہ مجادلہ اور منازعت کی تا بیچ مخالفت ایک دوسری کی پڑو اور تکذیب ایک دوسری کی کرو دیکہنی مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت ظہور واضح
ہونی کی اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ بعضی حاجب بعضون کی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسری کو اور مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع وازدحام کی ہی بیچ

نظر کی اور تنہی عیاض مالکی نی کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کذرد یک معنی انکی ہجوم اور اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضا یہ سب بیچ دنیا اور جنگ
ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ تیم کی جگہہ رکی اور وہ بہی ساتھ پیش تیکی
اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم سی معنی اجتماع اور اژدحام کی اور ضیم سی معنی ظلم وستم کرنیکی اور مآل معنی کا تقریبا
ایک ہی ہی **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نی جب دیکھینگی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی کیا نہ بزرگی
دی تہی مین نی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مین نی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سی اور
پیدا کی مین نی تجہہ مین اور اوسمین محبت دلبستگی اور الفت اور کیا نہین تابعدار کیی مین نی تیری لیی گھوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا مین نی تجکو کہ رہیں
اور سردار قوم کا ہووی تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت **ف** ح جاہلیت مین یہ رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سی لی لیتا تھا
اور باقی قوم کی لیی چھوڑ دیتا تہا **ت** پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نی اور دیا تو نی مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نی فرمایا آنحضرت صلعم نی پس فرماویگا پروردگار تعالی
آیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ تحقیق مین بہول جاؤنگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سی جیسی کہ بہولا تو مجکو **ف** ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو چھوڑا کہ مین نی ایسی انعام کیی تہی تجکو
شکر کرنا اور امیدوار میری دیدار کا ہونا چاہیی تہا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین ہی اب معاملہ بہولنیکا سا کرونگا جزا دینی مین اور
اپنی رحمت سی محروم رکہونگا یہ مضمون اس آیہ کا ہی کذلک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی **ت** پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی
پس ذکر کیا آنحضرت صلعم نی بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی
پس کہیگا اوس سی مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجہہ پر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مین نی اور روزہ رکہا مین نی اور تصدق کیا مین نی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکیگی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹھہری یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکرگزاری کیا تو نی تو ٹھہر تا دکہاوین تجکو اعمال تیری گواہ قائم کرکی پہر کہا جاویگا اوس سی کیو
کہ ہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجہہ پر پس سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجہہ پر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی
ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی **ف** ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان
اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسی کہ حدیث انس مین گذرا **ت** اور
یہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندے کے منہہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیی ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سی اور ثابت ہوں
گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا یہ معنی ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسی کی نفس کیطرف سی اور یہ بندہ کہ حال اوسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ
یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گیی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
مین ساتہہ روایت ابن عباس کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گیی ہی ابوہریرہ کی روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر
کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور صواب یہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون
جیسی کہ اوپر گذری

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی
ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ

روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا ہی مجہسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت سی
ستر ہزار نہین مناقشہ انکی لیی حساب مین اور نہ عذاب ساتہ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سی ف ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی ہی یا کثرت
اور اسیطرح لپین بہی کنایہ ہی کثرت و مبالغہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن الحسن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ
الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاخذ بیمینہ واخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال
لا یصح ہذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ہریرۃ وقد رواہ بعضہم عن الحسن عن ابی موسی
اور روایت ہی حسن سی اونہی نقل کی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگی لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کی تین بار
پس لیکن پروردگار دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار مین تو منع کرینگی اپنی نفسون سی ملامت کہینگی نہین پہونچائی ہمکو انبیائی احکام
اور جہگڑینگی اللہ تعالی سی اور دوسری بار مین اقرار کرینگی مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نی یہ ازراہ سہو اور خطا کی یا جہل کی یا امید کی اور مانند انکی کی ت
اور لیکن تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہونچینگی نامی اعمال کی ہاتہون مین یعنی سب مکلفین کی ہاتہون مین سبب تمام ہونی معاملہ حساب کی پس بعضی اونمین سی
لینی والی ہونگی اپنی دائین ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی اونمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہون مین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی پس اوس وقت
تمام ہو جائیگا قضیہ اور متمیز ہو جائینگی اہل ضلالت اہل ہدایت سی ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سی کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سی ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین
کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سی نقل کی ہین اور ابی برزہ اسلمی نی اوس سی کچہ روایتین نہین کی نقلہ میرک ت اور تحقیق
روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نی حسن بصری سی کہ اونہون نی نقل کی ابو موسی اشعری سی ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہی اور اسکی طرق سی اور
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نی کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سی مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم وعن
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ
فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ہذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب
فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات فیقول انک
لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سی دن قیامت کی پہر کہولیگا اوس پر
ننانوین طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کی ہوگا یعنی دراز جہانتک کہ بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کہ ان طومارون مین ہی
کچہ کہ نہین کیا مین نی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میری لکہنی والون نی یعنی کراماً کاتبین نی کہ نگہبان تیری افعال و احوال کی تہی پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میری
کچہ انکار نہین کرسکتا اور نہ تیری کاتبون نی ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہ عذر ہی یعنی اوس جیسا نہین کیا تو نی کہ سہو آگیا ہو
یا خطا ہوگیا یا جہل اور مانند انکی کی کہیگا نہ ای پروردگار میری کچہ عذر نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قائم مقام تیری عذر کی ہی
تحقیق تیری لیی تحقیق ہماری پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ شادی گی تمام اون گواہونکو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہ کم کرنی ثواب کی ...

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجہیر بحال جاوی گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوسمین یکلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہی کہ
یکلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سی کہا ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو
وزن عمل اپنی پہ یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت چٹھی ساتہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بہی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو
تجہیر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا مناسبت ہی ایک چٹھی کو ساتہ ان بہت سی طوماروں کی پس فرماویگا تحقیق
تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہیر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی
دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بھاری اور غالب آوی گی وہ چٹھی پس نہین بھاری آوی گی ساتہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی
بڑا اور بھاری ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ رض انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل
وعند الکتاب حتی یقال ہاؤم اقرءوا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام
فی شمالہ من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری جہنم رواہ ابوداود
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق حضرت عائشہ رض نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہ رض نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سی پس آیا یاد کروگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت
کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیی ایک تو
نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بھاری ہوی دوسری وقت دینی اعمالناموں کی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی ازراہ خوشی کے
کہیگا وہ شخص کہ جسکی داہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنی ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی
پیچہی سی ف ع دایان ہاتہہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہی سی ت
اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہ
گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگی اوس پر سی سب لوگ
پس مومن نجات پاوینگی بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوس پر سی دوزخ مین گر پڑینگی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران
اور درماندہ ہونگی اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث تیسری فصل

عن عائشۃ رض قالت
جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخوننی ویعصوننی
واشتمہم واضربہم فکیف انا منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ یحسب ما خانوک وعصوک و
کذبوک وعقابک ایاہم فان کان عقابک ایاہم بقدر ذنوبہم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاہم دون ذنوبہم
کان فضلا لک وان کان عقابک ایاہم فوق ذنوبہم اقتص لہم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یہتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا
بہا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولہؤلاء شیئا خیرا من مفارقتہم اشہدک انہم کلہم احرار رواہ الترمذی

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ایک شخص ... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ... پس کہا میرے لیے بردے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے اور خیانت
کرتے ہیں میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور میں برا کہتا ہوں انکو اور مارتا ہوں میں انکو یعنی از راہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا سبب انکے قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جو سزا دی تو نے غلام
تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہ ہونے انکی کی یعنی عرفاً اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہ ہونے انکی کی کہ تجھکو اونسے ثواب ملیگا اور نہ تجھپر اونمیں عذاب ہلاک کرتا اوسکا سزا دینا تھا کہ نہیں ہے تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکی سے
ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہ سے
بدلہ لیا جاویگا واسطے انکی تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلاتا اور روتا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تاکید
اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہے اور رکھینگے ہم ترازوئیں انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا
کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگر چہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگے ہم اوسکو اور کفایت ہیں ہم حساب لینوالے یعنی ایسے کہ نہیں نہایت ہے
اوسکو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطے اپنے اور واسطے ان غلاموں کی کوئی چیز بہتر جدائی انکی سے یعنی الگ کیا جاویں اپنے نفس
اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت سے دشوار ہے گواہ کرتا ہوں میں آپکو کہ یہ سب آزاد ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہا** قالت سمعت
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی بعض صلاتہ اللّٰھم حاسبنی حسابا یسیرا قلت یا نبی اللّٰہ ما الحساب
الیسیر قال ان ینظر فی کتابہ فیتجاوز عنہ انہ من نوقش الحساب یومئذ یا عائشۃ ھلک رواہ احمد
اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض میں سے یا نوافل میں سے
یا بعض اجزا نماز میں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدہ میں یا قعدے میں یا الہی حساب کر تو میرے عملوں کا حساب آسان **ف** ع اور یہ یا تو
واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنے انکی کی ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الہی کی **ت** عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان اور صورت
اوسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہے کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامہ میں پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سے **ف** ح یعنی عملنامہ اوسکو دکھاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر نظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیریں تو یہ بھی ہو سکتا ہے یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہے
جس شخص سے کد و کاوش کی گئی حساب میں اوس دن اے عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے **وعن**
ابی سعید الخدری انہ اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال اخبرنی من یقوی علی القیام یوم القیمۃ الذی قال اللّٰہ
عز وجل یوم یقوم الناس لرب العلمین فقال یخفف علی المؤمن حتی یکون علیہ کالصلوۃ المکتوبۃ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجھکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونے کی یعنی آگے
اللہ تعالی کے حساب کیلیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اوسکے حق میں اوس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے
ف ع آیا ہے کہ ابن عمر رض نے پڑھی یہ سورت پس جب پہونچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین رو دیے اور نہ پڑھ سکے مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** ع یعنی مقدار ادائے فرض کی کہ نہایت
اوسکی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وعنہ** قال سئل رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ما طول ھذا الیوم فقال والذی نفسی بیدہ انہ

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہو گی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس دن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کٹھن سختیاں لگیں گی اونمین باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیے جاوینگی لوگ ایک میدان مین دن قیامت کی پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تہین پہلو اونکی خوابگاہونسی **ف** یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا صلوٰۃ الاوابین پڑہنی والی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد انسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین **ت** پس اوٹہین گی اہل حشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بی اسکی کہ حساب لیا جاوی انسی **ف** یہ ایسی ہی کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت کی اور سونی کی لیے اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب **ت** پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیے حساب لینی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کے **ف** حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہوگا روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لگ نکلین گی پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وی پیغمبر آپسمین فخر کرینگی کہ دیکہین کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرتؐ نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی زمین ہی کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص انہین کی لیے ہونگی اور بعضی مشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کہولین گی آنحضرتؐ ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین جو ہین حضرتؐ ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیے اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنیکی طول توقف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سی ہوگی جیسیکہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک مخصوص حضرتؐ ہی پر ہی تیسری اوس قوم کی لیے کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین در آوین چوتہی اوس قوم کی لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرین گی اور بہشت مین پہچاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

پانچویں گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ میں گئی ہونگی اور شفاعت نکالنی انکی ہوگی اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین
بیچ کہولنی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون
قبر شریف کی ہر وجہ ہے امتیاز و خصائص کی کہ ذکر کیا علما اور کہا ہی علمار نی کہ شفاعت کی لیے کئی ہین ہونگی اول یہ کہ گنہگار ونکو درگاہ عزت مین لا دین
میدان قیامت مین کہڑا کرین اور عرق خوف وخجالت مین غرق ہون او ہول اور دہشت عذاب سی کانپین او سوقت شفیع درخواست کرینگی تا چہوٹین اور
آرام پاوین اور رحم لائین بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرینگی کہ انکی حساب سی درگذر کرین اور یون ہی عفو کردین اور
جیحساب بہشت کو لیجاوین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بہیجین گی یہ جگہ بہی محل شفاعت
اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین بہیجین اور بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالین گی امیدوارہی کرم غفار اور شفاعت رسول

مختار صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت ہی باقی جو کچہ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شئ قدیر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ
رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد ہین موتی تہوتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سی ہتی کی لیے کہا مین نی کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی **ف** ع ح اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سی مفسرین نی کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اوس سی خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب انکی نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ انکی مقام محمود
اور لوا رحمد وداور حوض مورود ہین اور سب مین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہ کہ سب چیزین معنی ہون گی کہ
یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علمار امت یہ بہی خیر کثیر سی ہین داخل ہین **ت** بس نا گمان دیکہتا ہون مین
کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ
شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاءُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَشْرَبُ مِنْہَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی
طول وعرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سی زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوسمین سی پیس نہ پیاسا ہوگا کبہی **ش** ع پیس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسی کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کی ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ
وَلَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا
یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ
قَالَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ
بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی عدن سی ف ع ایلہ بسیر ہمزہ اور جیم کی سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام اور ... ایک
شہر ہی آخر شہرون یمن کی نیچے عدل دریای ہند کی یعنی حوض کی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارو میں اور بعض
اور حدیثون میں اور حدیث آئیہ میں ہی کہ اوسمین ہی مابین عدن اور عمان کی کہ عمان بضم عین مہملہ اور تشدید میم کی نام ہی ایک شہر کا شام میں اور ایک روایت میں
کہ اوسمین ہی مابین صنعا اور مدینہ کی اور مانند اسکی کی یہ ہی کہ خبر دینا بطریق تمثیل تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنی تقریبا جسکو موافق سمجھا ذکر کیا
فرمایا ہی نہ تحدید یات تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھ دودہ کی اور البتہ پیالی اوسکی بہت بہ زیادتی
گنتی تارون کی سی اور تحقیق میں البتہ روکونگا اور ہانکونگا اوس سی لوگونکو اوسی طرح جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی پانی کی لیے مشارکت و
مخالطت سی کہا بعض صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرینگی آپ ہمکو اور نیز کہ اونکو ہانکینگی فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کی لیے امتون میں سی آؤگی مجہپر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتہ پاون بسبب نیت وضو کی نقل کی مسلم نی
اور مسلم کی ایک روایت میں انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دکہی جاوینگی اوس حوض میں ابخورے سونے اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکے
اور مسلم کی روایت میں ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور
شیرین تر ہی شہد سی زور سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہالی سکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کی نہرون سی یا حضرت کی
اوس حوض سی کہ جنت میں ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالا اونمین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سہل بن سعد قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم
ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں میر ساماں ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہپر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہپر کتنی قومین یعنی میری امت میں سی کہ پہچانونگا میں اونکو اور پہچانینگی وہ
مجکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا میں کہ تحقیق وی ہین یعنی میری امت میں سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہیں جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** ع یعنی سلب کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہیں منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی
اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت کا سحقا سحقا پس کہونگا میں دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی
لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کے **ف** ح یعنی اس حدیث کی نزدیک ہین مضمون اوس حدیث کی باب الحشر
کی پہلی فصل میں گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یہموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا
فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک
ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر
خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض
فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم
خلیل الرحمن قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا موسی

عَبْدٌ آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھیری ہونگی ساکت کی حالت مین
یہانتک کہ فکر مین ڈالی جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس چہٹکارا
دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی
سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی
بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی
شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہ اس فضائل وکرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و
دشوار ہی پس کہین گی آدم علیہ السلام کہ نہین ہون مین اس مقام ومرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی یہ رتبہ ہمکا نہین کہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ وتقصیر اپنی
کہ پہونچی تہی اونکو کہانے درخت سے یعنے گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاؤ تم نوح علیہ السلام کی پاس
کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم علیہ السلام اور
شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ سبکو بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح علیہ السلام
بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علماء نی لیکن وہ مخفی وغیرہ ہین ت
پس آوینگی حضرت نوح علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی
اور بعد اسکی حضرت صلعم سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت صلعم کی ظاہر ہووی اسلیی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت
رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت صلعم سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کی
اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسول آدمیون
اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کرسکیگا سوای آنحضرت صلعم کی ت اور یاد کرینگی نوح علیہ السلام گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ سوال
کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کئی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم
نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم علیہ السلام کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس آوینگی لوگ ابراہیم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ بلاشبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ح اور حقیقت مین
وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورۃً تین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات
المقربین ایک اون تین جہوٹون مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم علیہ السلام کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم علیہ السلام نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اونکی
بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر وشرک
سی ملال پیدا رکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون کی ساتہ
اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی [illegible] نی کیا مراد اونکی تہی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہ عبادت اور تعظیم تمہاری

حسنات ومنفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسی کہ کوئی کچھ خوشخط لکھی اور دوسرا شخص کہ دیپا نا لکھ سکی کہی کہ تو نی لکہا ہی یہ خط وہ کہی کہ مین نی
نہین لکہا ہی تو نی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانیکی ظلم اوس کافر سی کہا کہ
بہن میری ہی اور مراد یہ کہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اونکو اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا
اونکو اور رازدار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوین گی وہ حضرت موسیٰ ع کی پاس پس کہین گی وہ کہ تحقیق مین نہین
اس مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک نکتہ مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی مردو
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہین گی عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت
عیسیٰ نی کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت و افترا لی نصاری سی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچھ ذکر نہی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین ڈر آنی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوای
سید المرسلین امام النبیین کی کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ آتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سب انبیا کہین گی کہ ہم
اہل اس کام کی نہین ہین بی آپکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہین خدا تعالی
نی اونکی اگلی پچھلی گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہوتی ہی ایسی اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولی اور تاویلون
سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کی بی آپکی کہ گناہ ہوں او مغفرت ہو جیسا کہ مالک جب اپنی بندی کی خاص سی
راضی اور خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین کہ ہمنی تجھکو بخشا جو کچھ کہ کیا تو نی اور جو کچھ کہ کری تو
تیری لیی معاف ہی اور تجھ پر کچھ گرفت نہین **قال فیأتونی** فاستأذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا
فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء
وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ فاستأذن علی ربی فی دارہ
فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ
قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود
الثالثۃ فاستأذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع
محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج
فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود ثم
تلا ہذہ الآیۃ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال وہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم متفق علیہ
فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی
کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگین گی آپ اللہ تعالی سی یہ کہ داخل ہوں اوس مقام مین کہ کسی کو وہاں دخل نہین یعنی جو کوئی دعا سوال کی

اوسمین قبول ہوا اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ ... ہی کہتی ہین اور
حکمت حضرتؐ کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہوسلیی اللہ تعالی یہ نہان کریگا حضرتؐ کو کہ
مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجات کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالی کی پاس پہر جب
دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گر ونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدی مین جب ت تلک چاہیگا یہ کہ چہوڑ رکہی مجکو
ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرتؐ سجدہ مین ہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت فرمایگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹہا ای محمدؐ اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نی پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ع یعنی اوسی وقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کر مشرف ہو اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرینگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور
اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد یعنی ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار ونکی لیی مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی بارہ میں
حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی طرح پر اور ونکو سمجہہ لینا چاہیی ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سی اور نکالونگا اون جماعتونکو آگ دوزخ سی اور
داخل کرونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ رو کی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند
ہونگی بسبب اوسکی اور طلبگار ہین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ
جواب یہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کرواوینگی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگی اونکو جنت مین
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرتؐ کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر سلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق
اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قضیہ کی بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء محمود سی بموجب فرمودہ حضرتؐ کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی
رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیی اور یہ شفاعت خاص حضرتؐ ہی کرین گی اور بعد اسکی حضرتؐ اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ الہی
کیطرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر ونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نی پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنی کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین اوس حد کو پس نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ یا جاویگا فرمایا حضرتؐ نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو حق تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نی **ف** ح یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انس کی نیچی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یا انس نی یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی آیہ نزدیک ہی یہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا استقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسی کہ کہا انس نی یا قتادہ نی یا حضرتؐ نی اور یہ ہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر تمہاری سی **ف** ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیے لائی کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سی کہ حمد کہینگی اوسمین آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالی کی جیسی کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیجاویگی آنحضرتؐ کی اوس مقام مین بان لیویں آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضھم فی بعض فیاتون اٰدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ خلیل الرحمن فیاتون ابراھیم فیقول لست لھا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لھا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لھا فاستاذن علی ربی فیؤذن لی ویلھمنی محامد احمدہ بھا لا تحضرنی الاٰن فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردل من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منھا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضو مین یعنی کہبرا جاویگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدمؑ کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتھ ثواب کی یا عذاب کی پس کہینگی آدمؑ کہ نہین ہون مین اہل اس مرتبہ کا واسطی شفاعت کی ولیکن لازم پکڑو جاؤ ابراہیمؑ کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی لیکن لازم ہی تمہیر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالی
سی پہر سب آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہین اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کی پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس
آوینگی عیسی کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہین اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمہیر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون
اہل اوسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین اپنی پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین اللہ
تعالی اسطرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتہ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین جانتا مین اونکو اب یعنی اسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہ اون حمدونکی
اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانیکی یا سجدی ہی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی
پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی ف ش ع اختلاف کیا ہی علما نی اسکی تاویل مین موافق خلاف اپنی کی اصل ایمان مین
اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہی ساتہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانی رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی اون مین
قسم ثمرات ایمان سی اور لمعات اتقان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی اقرار لسانی نہین خالی ہوتی ہی اون مین تجزی
اور تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوس چیز کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی اونہون نی اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی
اور نزاع صوری کی ت پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین پس تعریف
کرونگا اللہ تعالی کی ساتہ اون تعریفونکی کہ الہام کریگا پہر منہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض
تیری اور مانگ جو کچہ چاہے دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا
جا اور نکال اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پہر آونگا مین پس حمد کرونگا مین اللہ کی ساتہ اونہین حمدون کی
پہر گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول
کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین ادنی ادنی
مقدار دانہ رائی کی ایمان سی ف ح یعنی کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی ت پہر جاونگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا
اللہ کی ساتہ اونہین تعریفون کی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ
جو کچہ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ
ف ح یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سی نرکہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس حجاجہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا
اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا کہ اچہا کری عمل اور سبب مطابق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی اعتبار اسکا ہی کہ تبدیل ہی دخل اولی اوسکی کو
اول یا آخر کہا طیبی نی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی
کہ پایا جاتا ہی لیکن ثمرات ایمان سی ت فرماویگا اللہ تعالی نہین ہی یہ تیری لیے ف ح یعنی نہین ہی نکالنا اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ
الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونہین تیری لیے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگی ہم یہ سبب تیری بلکہ کرینگی اسلیے کہ ہم احق ہین اونکی کرنی ہم اوسکو
از راہ کرم و تفضل کی پہر بیان کیا ساتہ اس حدیث کی کہ صریح نکالنی اوس شخص کی کہ نہین کی ہی بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سی بلکہ
منسوب ہی سیدہی طرف محض کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر یعنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے

کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہے یعنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اولی
یعنی اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت
کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتہ عمل بد کی ت ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ
نکالونگا مین اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا سچا ہی اپنی قلب سے کی یا نفسہ
نقل کی یہ بخاری نی ف یہ شک راوی کا ہی پہر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہتی ہین کہ اپنی آنکہ سی دیکہا یا کان سی سنا یہ لیکن خلاص دل سی ہوتا ہی اور جگہ
اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہان یعنی سعید کی ہی یہ لیکن کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہین ہی اہل توحید سی یا مراد
من قال سی وہ شخص ہی کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی یہ لیکن اوسکو شفاعت کی بہت حاجت
ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس
منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم
والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال
فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی
احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی
یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی
ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت
دست کا پسند آتا حضرت کو پس کہایا اوسمین سی دانتون سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی
ف ع اپنی نیت کی جتانا ہی کہ میری شفاعت کی اور ذکر سبب تعبیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن
کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سرونسی پس پہونچی گی لوگونکو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالت
کہ نہین طاقت رکہین گی یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہین گی لوگ آپس مین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری
نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی
کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرکی
یعنی جاؤنگا مین لوگون مین سی اور آونگا نیچی عرش کی ف ع اور اس سی جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہی کہ مین اپنی رب کی گہر مین آونگا تطبیق اونمین
اور اسمین یہ ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گرونگا مین بیچ اوسکی سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا
اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہپر بہی پہلی اوس وقت کی جیسی کہ حدیث ماتو مین ہی

طاہر ہیں ... شفاعت میری ... سنا ہی ... اور سعادت ... امت

اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی
طرف طبقات گنہگارون کی ت ابس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سی ان لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب
بیجا بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب راست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگی لوگونکی سوای اس دروازہ کی اور
دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوسمین دخل نہین اور
باقی دروازی مشترک ہین نہین اونغیر انکی مین کچہ ممانعت نہین اونکو نہین سی جانی کی بہی ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نی قسم اوس خدا کی کہ ہاتہ میری ذات کا
اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ہجر ساتہ زبر ہ اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمینًا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکی لیے اور حقیقت حال اوری
کچہ ہی **وعن** حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی
الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی
امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگی
واسطی امانت والا اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی برائی پر
اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ متمیز ہو جاوی ہر ایک
اونمین سی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی
فانہ منی وقال عیسی ان تعذبہم فانہم عبادک فرفع یدیہ فقال اللہم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی یا جبرئیل
اذہب الی محمد وربک اعلم فسئلہ ما یبکیہ فاتاہ جبرئیل فسألہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قال فقال اللہ لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیہ بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تحقیق بتون
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوی سبب ان کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین
پس وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیہ یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرتؐ نی قول حضرت عیسیٰؑ کا کہ اپنی
امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ع کچہ چارہ نہین کرتی اور کوئی نہین
روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور ظلم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو
پہیر نہین ٹال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرتؐ نی شفاعت دو نبیونکی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد فرماکر
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت ... دعا کی جیسی کہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرتؐ نی دونون ہاتہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

غم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیلؑ جا طرف محمدؐ کی حالانکہ پروردگار تیرا اے جبرئیلؑ اناتر ہے احتیاج پوچھنے کی سے لیکن پوچھا
ولیکن باوجود اسکی واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمدؐ سے کہ کس چیز نے رولایا اوسکو پس آئے آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ اور پوچھا
آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیلؑ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوس چیز کے کہ کہا تھا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کی وہ غم
ہے واسطے امت اپنی کے پس جبرئیلؑ درگاہ کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیلؑ کے کہ جا طرف محمدؐ کی اور کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے
کہ راضی کر دینگے تجھکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نہ کرینگے تجھکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں ہرگز
راضی نہیں ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتوں میں سے نہیں بخشیگا اب منتی اونکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہیے مشکل کم ہے یہ
اور کچھ نہیں **بیت** خاک او باش بادشاہی کن * آن او باش ہر چہ خواہی کن * اس حدیث میں طرح بطرح کی فائدہ ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کی یعنی موجب وعدہ
الٰہی کے راضی کر دینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہے آنحضرتؐ کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ ھَل
نَرٰی رَبَّنَا یَومَ القِیٰمَۃِ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَعَم ھَل تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ الشَّمسِ بِالظَّہِیرَۃِ صَحوًا لَیسَ مَعَھَا سَحَابٌ
وَھَل تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ القَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ صَحوًا لَیسَ فِیھَا سَحَابٌ قَالُوا لَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ اللّٰہِ
یَومَ القِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَومُ القِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَت تَعبُدُ فَلَا یَبقٰی
اَحَدٌ کَانَ یَعبُدُ غَیرَ اللّٰہِ مِنَ الاَصنَامِ وَالاَنصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُونَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَم یَبقَ اِلَّا مَن کَانَ یَعبُدُ اللّٰہَ مِن بَرٍّ وَ
فَاجِرٍ اَتَاھُم رَبُّ العٰلَمِینَ قَالَ فَمَاذَا تَنظُرُونَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَت تَعبُدُ قَالُوا یَا رَبَّنَا فَارَقنَا النَّاسَ فِی الدُّنیَا اَفقَرَ مَا کُنَّا
اِلَیھِم وَلَم نُصَاحِبھُم وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی ھُرَیرَۃَ فَیَقُولُونَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا
عَرَفنَاہُ وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی سَعِیدٍ فَیَقُولُ ھَل بَینَکُم وَبَینَہٗ اٰیَۃٌ تَعرِفُونَہٗ فَیَقُولُونَ نَعَم فَیُکشَفُ
عَن سَاقٍ فَلَا یَبقٰی مَن کَانَ یَسجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِن تِلقَاءِ نَفسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُودِ وَلَا یَبقٰی
مَن کَانَ یَسجُدُ اتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھرَہٗ طَبَقَۃً وَاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَن یَسجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ دیکھینگے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاں دیکھو گے ف ع ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک مرد اور عورت مومن سے
یہانتک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاینگے بعد اسکی تاکہ ہوا اونپر حسرت اور اسمیں بحث ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کی
کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور اسی پر رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولوں اور صدیقوں کے
ہر امت میں سے اور مومن مردوں کو بشر اس امت کی میں سے اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگے اور دوسرا یہ کہ
دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدوں کی میں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کی حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگے اپنی پروردگار کو
اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اوسکو اور جنات کی دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہونچائی جاتی ہے تم
بیچ دیکھنے آفتاب کی وقت دوپہر کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمیں ابر اور کیا ضرر پہونچائی جاتی ہے بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمیں ابر کہا لوگوں نے نہیں
یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائی جاؤگی تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے اون دونوں میں سے ف ع یعنی آفتاب و مہتاب کے

آفتاب چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین پہونچائی جاینگی آپس مین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کی
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمانی کہ یہ روایت کہ بیان
مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کیطرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اونکی
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اونکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسی کہ دنیا گہر امتحان کا ہی کبہی
واقع ہوتی ہی اوسمین بہی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیی کہ پیچہی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب طاعت کی
اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اہلکی انصاب اور
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون
مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد کرتی ہین ہم اوسکا بی اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا
اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسلی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کی
کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو
کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پروا ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رضہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنی والی
حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی
اور جہت سی اور مانند انکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ ہو چکا
اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہین گی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اور
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی
بچنی کی تلوار سی اور لوگونکی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جس سی جہک سکی

اور سجدہ کرتی ہے لیکن پیٹھ انکی مانند تختہ کی ہو جاوینگی جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف س کہا نووی نی کہ اس حدیث سی وہم جاتا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگی
اللہ تعالی کو آخرت میں اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہیں ہی تصریح اسمین انکی دیکھنی کی بلکہ اسمین یہی ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگی اللہ تعالی
کو بہر امتحان کریگا سجدہ کرنیکی پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہ نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگی اللہ تعالی کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ
وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا
كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ
الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچوں بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگی یعنی انبیا اپنی
امت کی لیے بطلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی کہ حدیث ابو ہریرہ میں کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی الٰہی سلامتی سے گذار انکو صراط سی تا دوزخ
میں نہ گریں پس گذرینگی مسلمان ف ح صراط سی طرح طرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہ پل تمثال صراط المستقیم شریعت
کی ہی کہ باریک شمشیر سی ہی اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہی اور اسی معنی میں کہا گیا ہی بیت بس کار غریب است عجب مشکل و آسان +
چون چہر صراط است بسی روشن و باریک + ت پس گذرینگی بعضی مومن مانند جھپکنی آنکھ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان میں چمکی اور بعضی مانند
باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گھوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیے گئی
ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہیں پہونچیگا اونکو کچھ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگی اور خلاص کیے جاوینگی دوزخ سی ف ع یعنی بعد عذاب کے
نجات پاوینگی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیے جاوینگی انکڑون سی پھر بھیجے جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی
چھوڑے جاوینگی قید طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیے جاوینگی ایک مدت ت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دھکیلے اور ہانکی جاوینگی آگ میں ف ح
لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس سین مہملہ سی بھی روایت ہی ساتھ اسی معنی کی اور مکردس ساتھ پیش میم اور زبر کاف اور جزم را کی اور زیر دال کی
سی آیا ہی یعنی باندہ کر اور قید میں کر کی اور جمع کر کی ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ میں ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگی مومن آگ سی ف ح
یعنی چھوٹ جاوینگی اوسمین پس حتی غایۃ ہی واسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ میں اور کہا طیبی نی کہ حتی غایۃ ہی مکدوش
فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ میں یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونیکی بقدر گناہوں اپنی کی یا کسی کی شفاعت سی یا فضل سی

اللہ سبحانہ کی اور یہاں سی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب میں نہیں رہنی کی بلکہ نکلیں گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرینگی اوروں کی کہ جو ہونگی دوزخ میں نہیں نکلی تہی
سبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرینگی سوال کرنی میں حق جل وعلا سی ساتہ نکالنی بہائیونکی کی جیسی کہ فرمایا ہے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ میں ہی کہ نہیں
ہی کوئی تم میں سی سخت تر از روی طلب و سوال جھگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیے مومنوں سی بیچ طلب و سوال کرنی اور جھگڑنیکی
خدا تعالی سی روز قیامت کی اپنی بہائیونکی لیے کہ آگ دوزخ میں ہین **ف** ح یعنی تم اوس حق میں کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیوں اپنی کی کہ دوزخ میں رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال
کرنیکی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین گی کہین گی مومن ای پروردگار ہمارے تہی یہ روزہ رکہتی ساتہ ہمارے اور نماز پڑہتی یعنی ہمارے سی نماز
اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگی صورتیں اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا نہ کہ پہچانی جاوین منہ اونکی حاصل یہ کہ منہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانین گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتوں سی **ت** پس نکالین گی بہت سی خلق کو اوس سی پہر کہین گی ای پروردگار
ہمارے باقی نہیں رہا آگ میں کوئی شخص ان لوگوں میں سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہیں پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل میں مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو **ف** ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی نری ایمان پر اسلیے کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متغیر نہیں ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اوس چیز میں ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرتی ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ **ت** پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل میں مقدار آدہی
دینار کی ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل میں مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گی وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہیں چہوڑا ہمنی آگ میں نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوس میں کہ
کہ ادنی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتوں نی
اور شفاعت کی پیغمبروں نی اور شفاعت کی مومنوں نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتہ اون لوگوں کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمیں سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ میں اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والوں سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہیں کی کوئی بہلائی کبہی **ف** ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہیں اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا **ت** وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی تہی دوزخ میں مانند کوئلوں کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازوں پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس نکلین گی ترو تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ ترو تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی ترو تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنوں میں مہریں اور علامتیں
ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہوں اونسی کہ بخشی گئیں ہیں بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہروں سی یہاں کچہ چیزیں ہیں سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنوں میں تاکہ پہچانی جاویں اونسی **ت** پس کہین گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیے
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت میں بے سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکا پس کہا جاویگا اون آزاد ہوؤں کو کہ تمہارے لیے ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکے

یا تمھاری لیے ہی جو کچہ کہ دیکہا تمنی انعام و اکرام یہانتک اور مانند اسکی ہی ساتہ اسکی قسم قسم حور و قصور ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل
من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما ینبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انہا
تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت
اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اونشفیعونکو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہی جیسی کہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہووے
دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو ف ع یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹہی سی
ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سی ایمان پر نہ کافر جیسی کہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہ مخالف ہی اجماع کی ت پس نکالی جاوینگی
اس حال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگی نہر حیوۃ مین پس اوگینگی یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا
بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکہی ہو کہ تحقیق دانہ گہانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری او مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ
ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط
بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم سلم سلم
وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من
یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان
لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل
ابن ادم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگی ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیے ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرتؐ نی یا ابو ہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوسی کی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگی رسولونمین سے ساتہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرینگا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا اوس دن
یعنی اوس مقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی
ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اوچک لیوی لوگون کو بسبب بری عملون
اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیے جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمین سی ٹکڑی ٹکڑی کیے جاوینگی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی
ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی ف ع یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پائیگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا ت یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتہ اوس چیز کے
کہ مستحق ہی ہر ایک جزاء عمل اپنی کا اور چاہی گا کہ نکالی آگ سی اوس کسی کہ چاہی گا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین کہ نہین کوئی
معبود بحق سوای خدا کی اور محمدؐ بہیجی ہوئی اوسکی ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان کہا اور اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پس
نکالینگی فرشتی انکو اور پہچانینگی اونکو ساتہ نشان سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر کہ کہاوی نشان سجدہ کا تمام آدمی کو کہ کہاتی ہی آگ مگر نشان

سجدہ کی جگہ ف ع یعنی نووی نے ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا کہ آگ نہیں کھاوے گی تمام اون اعضا کو کہ جن سے سجدہ کرتے ہیں یعنی سات اعضا پیشانی
ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں قدم اور بعضوں نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے ت پس نکالے جاوینگے آگ سے اس حال میں کہ سوختہ
اور سیاہ ہو گئے ہونگے پس ڈالے جاوینگے اوپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالے جاوینگے نہر حیات میں پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہے
ت پس اوگیں گے وہ جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کوڑے رو کے **ویبقی** رجل بین الجنۃ والنار وھو آخر اھل النار دخولا الجنۃ
مقبل بوجھہ قبل النار فیقول یا رب اصرف وجھی عن النار قد قشبنی ریحھا واحرقنی ذکاؤھا فیقول ھل عسیت
ان افعل ذلک ان تسئل غیر ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما شاء اللہ من عھد ومیثاق فیصرف اللہ وجھہ
عن النار فاذا اقبل بہ علی الجنۃ وراٰی بھجتھا سکت ما شاء اللہ ان یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول
اللہ تعالی الیس قد اعطیت العھود والمیثاق ان لا تسأل غیر الذی کنت سألت فیقول یا رب لا اکون اشقی خلقک فیقول
فما عسیت ان اعطیت ذلک ان تسأل غیرہ فیقول لا وعزتک لا اسألک غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء من عھد ومیثاق
فیقدمہ الی باب الجنۃ فاذا بلغ بابھا فرای زھرتھا وما فیھا من النضرۃ والسرور فسکت ما شاء اللہ ان یسکت فیقول
یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تبارک وتعالی ویلک یا ابن آدم ما اغدرک الیس قد اعطیت العھود والمیثاق
ان لا تسأل غیر الذی اعطیت فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک فلا یزال یدعو حتی یضحک اللہ منہ فاذا
ضحک اذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن فیتمنی حتی اذا انقطع امنیتہ قال اللہ تعالی تمن من کذا وکذا اقبل یذکرہ
ربہ حتی اذا انتھت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ وفی روایۃ ابی سعید قال اللہ تعالی لک ذلک وعشرۃ امثالہ متفق علیہ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں متوجہ کیے ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کے پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پھیر منہ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنی بسبب جلنے دوزخیوں
کے اوسمیں اور ہو سکتا ہے کہ آگ دوزخ میں فی نفسہ بوے بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلوں اور تیزی گرمی اوسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجھسے کہ
اگر کروں میں یہ یعنی پھیر دوں منہ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوا اسکے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہونگا میں کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچھ کہ چاہے گا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سے پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکھیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوسوقت تک چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پھر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجکو طرف دروازہ بہشت کے
پس فرماویگا اللہ تعالی و تبارک کیا نہیں دی تونے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تھی تونے کہ منہ میرا دوزخ سے پھیر دے پس کہیگا
اے رب میرے نہ ہوؤں میں بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق میں کہ میں محروم رہوں بہشت کی داخل ہونے
سے کہ میں تو باہر پڑا رہوں اور اور اندر رہیں بھلا اگر بہشت کی اندر نجاؤں تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازے پر جا پڑوں ت پس فرماویگا اللہ تعالی تو توقع ہے کہ
اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کے دروازے پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہیں مانگونگا میں کچھ بھی
سوا اسکے ف ح اگر کہا جاوے کہ کیوں عتاب نہیں کرینگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنے قسم و عہد کے جواب اسکا یہ ہے کہ حال اوسکا مجنونوں کا سا ہوگا
اور وہ اوسمیں معذور ہے یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہیں ہے یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو اس بارہ میں بھی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی
عہد میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازے پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمیں ہے

رزق وخوشی سی یعنی ... خوشی کی چیزونکی ... تصور ... بسبب ... جسقدر چاہیگا

مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو تیری مجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو تو ہی تو اپنی عہد نہین کیا نہین تو نی عہد پیمان لیے
نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اوس سوال کی
کہ کیا نہین دی تہی نی الخ جواب یہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تو نی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مین نی تیری کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین لاتیاسوا
من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ نا امید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مین نی تیری کرم اور وسعت رحمت مین مانگا
مین نی تجسی یہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسی کہ فرمایا ہے پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سی یعنی سبب کلام اور دعا اوسکی کے
پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع
ہوگی اور نہایت کو پہونچی گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر یہی اور یہی یعنی آرزو کر ہر جنس سی جو کچہ چاہی تو پیش آویگا پروردگار اوسکا اوسکی حال مین
کہ یاد دلاویگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہو چکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یہ یعنی جو کچہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی یعنی
از راہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اس سی
رفع ہوجاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
آخر من یدخل الجنة رجل فهو یمشی مرة ویکبو مرة وتسفعه النار مرة فاذا جاوزها التفت الیها فقال تبارک
الذی نجانی منك لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاه احدا من الاولین والآخرین فترفع له شجرة فیقول ای رب ادننی من
هذه الشجرة فلاستظل بظلها واشرب من مائها فیقول اللہ یا ابن آدم لعلی ان اعطیتکها سألتنی غیرها فیقول لا یا رب
ویعاهده ان لا یسأله غیرها وربه یعذره لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منها فیستظل بظلها ویشرب من مائها ثم ترفع
له شجرة هی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من هذه الشجرة لاشرب من مائها واستظل بظلها لا اسألك غیرها
فیقول یا ابن آدم الم تعاهدنی ان لا تسألنی غیرها فیقول لعلی ان ادنیتك منها تسألنی غیرها فیعاهده ان لا یسأله غیرها
وربه یعذره لانه یری ما لا صبر له علیه فیدنیه منها فیستظل بظلها ویشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة هی
احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من هذه فلاستظل بظلها واشرب من مائها لا اسألك غیرها فیقول یا ابن
آدم الم تعاهدنی ان لا تسألنی غیرها قال بلی یا رب هذه لا اسألك غیرها وربه یعذره لانه یری ما لا
صبر له علیه فیدنیه منها فاذا ادناه منها سمع اصوات اهل الجنة فیقول ای رب ادخلنیها
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار
اور منہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی
جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی
مجکو تجہسی قسم ہی خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی ہی کسی کو اگلی پچہلون مین سی ف ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا دیگا کیونکہ اپنی
نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکہتی کا کسی کو ہمراہ اپنا آگ سی نکلنی ہین اور
نہین جانتی کا کہ نیک جین مین ہین جنت مین ست پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص

اى پروردگار ميرى نزديك كر مجكو اوس درخت سى تا مستفيض هوؤن اوس درخت كى سايه مين اور پيون مين پانى سى كه اوس درخت كى تلى هى پس فرماويگا
الله تعالى اى بيٹى آدم كى شايد كه مين اگر دون مين تجكو يه آرزو تيرى مانگى تو مجهسى اور كچهه پس كهيگا وه شخص اى پروردگار ميرى اور عهد كريگا وه شخص
پروردگار سى كه سوال نهين كرنيكا سواى اسكى اور پروردگار اوسكا معذور ركهيگا اور ملامت نهين كرنيكا اوسكو اسليى كه وه ديكهيگا ايسى چيز كه نهين صبر هويگا
اوسكو اوسپر پس نزديك كريگا الله تعالى اوسكو اوس درخت سى پس بيٹهيگا وه شخص اوس درخت كى سايه مين اور پيويگا اوسكى پانى سى پهر بلند كيا جاويگا
اوسكى ليى ايك اور درخت كه وه بهتر هوگا پهلى درخت سى يعنى اسليى كه چاهيگا اوسكى ليى ترقى ادنى سى طرف اعلى كى پس كهيگا اى پروردگار ميرى نزديك كيجيى
مجكو اوس درخت كى تا پيون مين اوسكى پانى سى اور بيٹهون مين اوسكى سايه مين سوال نهين كرونگا مين تجهسى غير اوس درخت كى پس كهيگا حق تعالى اى بيٹى
آدم كى كيا عهد كيا تها تونى مجهسى يه كه سوال نكريگا تو مجهسى غير اوس درخت كى پس فرماويگا الله تعالى شايد كه اگر مين نزديك كردون تجكو اوس سى سوال
كرى تو مجهسى غير اوسكى پس عهد كريگا وه الله تعالى سى يه كه نه سوال كريگا غير اوسكى اور رب اوسكا معذور ركهيگا اوسكو اسليى كه وه ديكهيگا ايسى چيز كه نهين
صبر هوگا اوسكو اوسپر پس نزديك كريگا الله تعالى اوسكو اوس سى پس بيٹهيگا اوسكى سايه مين اور پيويگا اوسكى پانى سى پهر بلند كيا جاويگا اوسكى ليى ايك
درخت تيسرا نزديك دروازه جنت كى كه وه اچها هوگا پهلى دونون درختون سى پس كهيگا وه اى رب ميرى نزديك كر مجكو اس درخت سى تاكه بيٹهون
مين اسكى سايه مين اور پيون مين اوسكى پانى سى نهين مانگنى كا مين تجهسى غير اسكى پس فرماويگا الله تعالى اى ابن آدم كيا نه عهد كيا تها تونى مجهسى كه
نه مانگيگا مجهسى غير اوسكى كهيگا وه هان اى رب ميرى نهين سوال كرونگا مين تجهسى غير اسكى اور رب اوسكا معذور ركهيگا اوسكو اسليى كه وه ديكهيگا ايسى چيز
كه نهين صبر هوگا اوسكو اوسپر پس نزديك كريگا الله تعالى اوسكو اوس سى **ف** حاصل يه كه هر بار درخت دكهائين گى بهتر پهلى سى اور وه طلب كريگا
قرب اوسكا اور عهد كريگا كه مين اونهين طلب كرنيكا اور هر بار عهد شكنى كريگا اور پروردگار تعالى جب بى صبرى اوسكى ديكهيگا معذور ركهيگا اوسكو نزديكى
درخت تك ت پس جب نزديك كريگا اوسكو اوس درخت سى سنيگا آوازين بهشتيون كى كه اپنى بيبيون اور يارون سى كلام كرتى هونگى پس كهيگا اى
رب ميرى داخل كر مجكو بهشت مين **فَيَقُوْلُ** يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ يُّعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ
رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَ
كَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا
اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ —— پس فرماويگا الله تعالى اى بيٹى آدم كى كونسى چيز پهچها چهڑاوى ميرا تجهسى يعنى
تيرى سوال و خواهش سى كه هر بار كرتا هى تو كيا راضى كرتا هى تجكو يه كه دون مين تجكو جگهه بهشت مين مقدار مسافت دنيا كى اور مانند اوسكى ساته اوسكى
كهيگا وه بنده يعنى از راه نهايت خوشى كى كه اى پروردگار كيا ٹهٹها كرتا هى تو مجهسى يعنى كيا كيا هى تونى مجكو محل ٹهٹهى كا حال آنكه تو رب العالمين هى
پس هنسى ابن مسعود اور كها كيا نهين پوچهتى هو تم مجهسى كه كس سبب سى هنسا مين پس پوچها لوگون نى كه كس سبب سى هنسى تم پس كها ابن مسعود نى
كه اسيطرح هنسى رسول خدا صلى الله عليه وسلم پس كها صحابه نى كه كيون هنسى آپ يارسول الله فرمايا كه هنسا مين بسبب هنسى پروردگار عالمين كے

اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالی کی ہنسی سی کمال اوسکی خوشی ہو تا ہی نہ معنی اسکی ہی
اور ہنسنا آنحضرت کا از راہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب ہنسنے
آنحضرت صلعم کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہون تجھسی اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کی نہیں ہی و لیکن
مین دیتا ہون تجھکو واسطی کہ مین اوس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند اسکی ہی مگر
تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکھاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ کہ آرزو کی
تونے وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نے پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی ف ع حور جمع حوراء کی ہی یعنی عورت سفید رنگ کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی ت پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ کے
کہ پیدا کیا تجھکو واسطی ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت اوس مین فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سی
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبۃ ثم یدخلهم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لهم الجهنمیون رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کی گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ سی کہ تغیر
کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیے تہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نی ف ح سبب داخل ہونی اونکی دوزخ مین اول بار ارادہ یہ
اونکی تحقیر و تنقیص کی لیے نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہینگی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال و مسرور ہون **وعن**
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ ویسمون الجهنمیین رواہ البخاری
وفی روایۃ یخرج قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجهنمیین اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نی
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم آخر اهل النار خروجا منها وآخر اهل الجنۃ
دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذهب فادخل الجنۃ فیاتیها فیخیل الیہ انها ملأی فیقول یا رب وجدتها
ملأی فیقول اذهب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالها فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اهل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روی نکلنی کی اوس سی
اور آخر بہشتیونکا از روی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی باین صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی
لوگون سی اور اوسمین جگہہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مین نی بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیی اوسمین

جنکہ ستین سی پاس فرماویگا اللہ تعالی جاؤ اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی
کہ کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا ہنستا ہی تو مجہسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
اس بات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی اور تہا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیونکا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا
عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا
كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ
كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ
جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیون کا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا
یعنی فرشتون کو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تونی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مین نی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہون سے
کہ مبادا عرض کیی جاوین گی اوسپر یعنی کبیری کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہ ہر بدی کی نیکی ہی ف ظاہر تر
یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی ازراہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سی ت پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کئین ہین مین نی بہت سی چیزین
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامۂ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ
فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا
تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی
آگ سی چار آدمی یعنی یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلین گی دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جاویگا اونکی پہیجنی کا طرف دوزخ کی پس
پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا کہ ای پروردگار میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجہکو پہر نہین پہونچیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین ف ح یہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت کی تہی
اونکی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ ہی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ
كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي
الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگی

مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعضی اونکی کی بعض سی حقوق کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا ف ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنون کا دوزخ مین اونکی پاک صاف کرنیکی لیی ہوگا تا پاک وصاف کرکی بہشت مین کہ مکان اونکی خلود ہی دلاوینگی نہ بطریق غضب عداوت کی جیسی کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہون کا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین ایسی کہ سوای آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہونی کی جیسی کہ سونا اور چاندی بغیر گہلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ح یہ اشارہ ہی طرف قوت نور ہدایت دل اوس ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونیکی گناہون سی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی راہ پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکی کی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیی ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اور سکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی کی بہشت سی کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکہانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صار اہل الجنۃ الی الجنۃ واہل النار الی النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت فیزداد اہل الجنۃ فرحا الی فرحہم ویزداد اہل النار حزنا الی حزنہم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکارنی گا پکارنیوالا ای بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعدہا ابدا اول الناس ورودا فقراء المہاجرین الشعث رءوسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لہم السدد رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب روایت ہی ثوبان سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک ف ح عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریای ہند کی اور عمان ساتہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر با اور جزم لام اور قاف ممدودہ ہی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسکا یمن اور بعضی یہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبا مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون کی ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین بیچ بعضی کی سب ... آئی ہی

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول وعرض کی ہی نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ت پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرینی زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوس مین سی ایکبار پیاسا نہوگا پیچہ بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترینگی اوسپر پانی پینی کی لیے فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسا کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر ہی پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور انہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکی اپنی وطن اصلی سی گئی مکہ یا مدینہ زادہ اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور رہا کیا ہیچ حاصل کرنی مال وجاہ کی او مشغول ہوئی علم وعمل مین رضای مولی کی لیے ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سرکی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیجاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اور نہین کہولی جاتی اونکی لیے دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوی اونکی لیے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمان مائۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی اصحاب حاضرین سی کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سی نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہ ابوداود نی ف ع مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب غیر محصورہ زیادہ نسی ہون سلیی کہ ظاہر یہ ہی کہ وارد تمام امت ہوگی مگر مخصوص ہو ساتہ بعضون کی اونہین سی واللہ اعلم **وعن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوویگی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سی بہت زیادہ ہی از روی امت کی کہ وارد ہون گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک تردد کو ہی بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی ہذہ الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مین نی آپ سی یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سی نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مین نی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈہونڈہنا مجکو اول بار کہ ڈہونڈہنی میری بیچ پل صراط پر کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا پس اگر نہ پاوی تو تو ڈہونڈہنا مجکو نزدیک میزان کی کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک

میزان کی طرف کہ ان ڈھونڈہوں آپکو فرمایا پس ڈھونڈہنا مجھکو نزدیک حوض کی اسلئے کہ تحقیق مین نہین چھوڑونگا ان تین جگہون کو فرق ع یعنی کبھی یہان
ہون اور کبھی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو بیچ اس حدیث
مین اور حضرت عائشہ رض کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ رضہ نی آنحضرت صلعم سی پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سی کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد
کرین گی حضرت صلعم کسی کو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہون گی حضرت صلعم کی
امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرین گی اور طیبی نی یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضہ کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی
تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کرکے بیٹھین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین
ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور
درجہ شفاعت حضرت صلعم کی بہی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **وعن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قيل له ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله تعالى
على كرسيه فيئط كما يئط الرحل الجديد من تضايقه وهو كسعة ما بين السماء والارض ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول
من يكسى ابراهيم يقول الله تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن
يمين الله مقاما يغبطني الاولون والآخرون رواه الدارمي اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ سلم
سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ پہونچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا جہہر یکا
تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی **شرح** اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین
نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس حدیث مین جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور تعین اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا
السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہ زین کی اور آواز
کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور
حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ ہی کہ اوسپر بیٹھی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کری **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اوس شخص کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھی ابراہیم
کی **شرح** سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین
آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی
کو فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الی آخرہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹھین گی ظاہر مین یہ منافات رکھتا ہی حضرت صلعم کی قول سی کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچھی ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹھین اور باوجود اسکی انبیا صلوۃ اللہ علیہم کی ساتہ بہی لباس

دیوی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی تب پہر کہڑا ہونگا عرش کی داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہپر اگلی پچھلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا
وجہ مطابقت کی درمیان سوال و جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا او وقت
کہ ہونگا آپ مین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب
یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی آپ حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہ
کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہ سلامت رکہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار تمین کی نیچی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون
کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور ہدایت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی کہینگی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ
وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سی بطریق
مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہؓ
سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی
گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر کی خاص ہی امت کی لیی گئی اور متقیون کی لیی اور کہا طیبی
نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور
اتقیا اور صلحا کی ہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا اور حدیثین شفاعت مین
آئی ہین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچتی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ
اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سی اور
دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت
اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین
کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی
مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت
کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو بیچ اسکی کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کی

مین نے شفاعت کرنے یعنی واسطے امت اجابت کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نہ نکل جاوے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے اوسکی
لیے کہ مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنون کے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عبد اللہ بن
ابی الجدعاء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم
رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہے
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جائین گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے ایسے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت
کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمان رض ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور
بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعن** ابی سعید ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام ومنہم من یشفع للقبیلۃ ومنہم من یشفع للعصبۃ و
منہم من یشفع للرجل حتی یدخل الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضے افراد امت سے جنس علماء اور شہداء اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعض اونمین سے وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹیون کو کہتے ہین **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
ف ح عصبہ بیش عین اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے
اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل
وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی اربع مائۃ الف بلا حساب فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ قال وھکذا فحثا
بکفیہ وجمعہما فقال ابو بکر زدنا یا رسول اللہ قال وھکذا فقال عمر دعنا یا ابا بکر فقال ابو بکر وما علیک ان
یدخلنا اللہ کلنا الجنۃ فقال عمر ان اللہ عز وجل ان شاء ان یدخل خلقہ الجنۃ بکف واحد فعل فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق عمر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنی بے حساب و کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابوبکر نے زیادہ کیجیے
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالیٰ سے اور چاہیے اوس سے کہ زیادتی کرے ہمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اوس خبر سے کہ وعدہ کیا ہے تمسے تمہارے پروردگار نے
ف ح اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہون گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہون گے اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نے اور زیادتی اسیطرح پس واسطے
بیان ہکذا کے لپ بنائین دونون ہاتھون سے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف** ع یعنی جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ
حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ ایسی ہی کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ تمثیل لپ بنانے کی ایسی کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہے کہ جب طالب زیادتی کی کیجاتی
ہے تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتیلی ہے اور نہ لپ **ت** پھر کہا
ابوبکر رض نے کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھونسے پس کہا عمر رض نے کہ چھوڑو ہمکو اے ابوبکر رض یعنی تا
عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الٰہی کی عمل سے باز رہین پس کہا ابوبکر رض نے نہین ضرر تمہارا اے عمر رض کہ داخل کرے
اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر رض نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کرسکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی تب فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر رض نی ف ح کہا ہی علمار نی کہ جو کچھ ابو بکر رض نی کہا قبیلہ صحابی کی
اور سکینت و نیاز مندی سی ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا اور تسلیم سی اور آنحضرت صلعم نی جو اول جواب ندیا ابو بکر رض کو ساتھ اوس چیز کی کہ عمر رض نی کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رض کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمر رض کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی پس مآل دونون کا
ایک ہی ہوگا فافہم ت نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اہل النار
فیمر بہم الرجل من اہل الجنۃ فیقول الرجل منہم یا فلان اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ وقال بعضہم انا
الذی وہبت لک وضوءا فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی صف باندہ کر کہڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علمار خیار
او صلحار ابرار کی بہیئۃ مسکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی
اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیکر اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نی تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف ع یعنی سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت
سی بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نی کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصا صلحا سی اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی
صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی ابن ماجہ نی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحہما فقال الرب تعالی اخرجوہما فقال لہما لای شیء اشتد صیاحکما
قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال فان رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فیلقی احدہما
نفسہ فیجعلہا اللہ علیہ بردا وسلاما ویقوم الآخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تعالی ما منعک ان تلقی
نفسک کما القی صاحبک فیقول رب انی لارجو ان لا تعیدنی فیہا بعد ما اخرجتنی منہا فیقول
لہ الرب لک رجاؤک فیدخلان جمیعا الجنۃ برحمۃ اللہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سی کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ
کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگی کہ کیا ہمنی یعنی چلانا تا کہ رحم کری تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجسی فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیی یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پر
جواب یہ کہ قبیلہ حمل کرنیکی سبب سی ہی سبب پر اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نی دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنی مین حکم کیی
جاوینگی دنیا مین اوسکا کہ فرمان برداری کرین سمجہکر اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر ت پس
ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضای مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت ف ح جیسی
حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کردیگا
تا الم اوسکا اوسکو نہ پہونچی ت اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت باری تعالی کی

پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنی سے تیری ہی اپنی تئین آگ مین بہی کہ ڈالا یا تیری نے پس کہیگا وہ شخص ای رب میرے تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی **ف** اح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سی مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمان برداری سی باہر نکلتی **ت** پس داخل کیی جاوینگی وہ دونون شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**

ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب گذرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور گذرینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس اول اونمین اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی پہر مانند چلنی اوسکی کی یا پیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جربا واذرح قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء من وردہ فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی **ف** ع کہا صاحب قاموس نی کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح **ت** اور ایک روایت مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اور سیر اور پیویگا پانی اوسمین سی پیاسا نہین ہوتی کا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حذیفۃ وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق قال الم تروا الی البرق کیف یمر ویرجع فی طرفۃ عین ثم کمر الریح ثم کمر الطیر وشد الرجال تجری بہم اعمالہم ونبیکم قائم علی الصراط یقول رب سلم سلم حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیء الرجل

فلا يستطيع السير الا زحفا قال وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مامورة تاخذ من امرت به فمخدوش ناج ومكدوس في النار والذي نفس ابي هريرة بيده ان قعر جهنم لسبعين خريفا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ رضی سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت ت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہمرت سی آدم کی پاس پس کہینگی ای باپ ہماری کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس ہی حال بنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگی ابراہیم کہ نہین مین لائق اس کام کی نہین تہا مین خلیل مگر پیچہی اسکی پیچہی اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر یہ بہی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسی کی کہ کلمة اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسی کہ نہین مین لائق اس کار کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیی نہ کہا کہ آوینگی میری پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہی یعنی حمد کی اور مشعر ہی کہ ہی ہوتی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا ت پس کہڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت دینی کی سختی توقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ کہا مین نی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو تمپر ماں باپ میری کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد افضل سی انبیا ہین اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد انسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کی ہون ت پہر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگی مانند گذرنی پرندون کی اور دوڑنی مردون کی یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سلم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگی اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتہ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتہہ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابو ہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسے ہین **ف** تشبیہ دی گئی آرین کی ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہوجاینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوینگی جھٹ پٹ تازہ توانا ہو جاینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیاء پہر علماء یعنی علماء باعمل پہر شہداء **ف** عطف کرنی مین لفظ ثم سی دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کی شہداء پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تینوں پہ بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہونکی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نی

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی **ف** جنت اصل لغت مین معنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مین نی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر **ف** اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سی اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش **ت** پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی اس آیہ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب ٹہنڈک آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہ زیر قاف کی معنی قرار اور ثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہ پیش قاف کی یعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ اسلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقراء مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح یعنی کہ جنت اور شئین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور سارا اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بسبب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور کوئی وہان نہ اوتری **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول دن مین جانا راہ خدا مین یا ایک بار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی **ف** ح اور جزا در ثواب اور بال مین او تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادتمین راہ خدا سے اور جب کہ کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا **ت** اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی **ف** ع اور ضمیر تثنیہ کی یا آسمان زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی اسلئی ذکر ہوئی انکی کی عبارت مین صریحا **ت** اور البتہ بہر دی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کی سو برس منوز قطع نہ کری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی **ف** ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تقریر مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین وہ معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چکلائی اوسکی یعنی بس طول اوسکا بقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی **ف** ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سے **ت** سات کوس کی اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گی یعنی ایک کونہ والی اور گھر والونکو کہ اور کونون مین ہونگی پہر اکریگا اون سب گھر والونپر مسلمان **ف** ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد ہین بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سی **ت** اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی **ف** ح ظاہر اس حدیث

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونی کی ہی اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین
صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورۃ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب جنتان آنیتہما وما فیہما من فضة کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہ موید ہی اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین و
جنتان من فضة لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سی یعنی آیہ مین دو قسمین ہون جنت سی کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری
چاندی سی اور کبہی ہونگی کاملین کی لیی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی داہنی بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی نہ بسبب مقصود ہونی
سونی کی اور یہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی ہی کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور موید ہی سکو کہ دروازی جنت کی اور طبقی اوسکی آٹہہ ہین جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامة ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار
اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین
طبعی کہ درمیان بندی اور درمیان رویت رب کی مانع ہین اوٹہ جائین گی مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بہی
ازراہ مہربانی و تفضل رب کی اوٹہ جائین گی ت اور اوسکو عیانا دیکہین گی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبادة بن الصامت

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض
والفردوس اعلاہا درجة منہا تفجر انہار الجنة الاربعة ومن فوقہا یکون العرش فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ
الفردوس رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجون کی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی ف
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سی کثرت ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ رض سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنة عدد آی القرآن فمن دخل الجنة
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجة اور ممکن ہی کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچین گی اوسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر ہی
از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورت اور معنی جنت فردوس سی روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن و انہار من لبن لم یتغیر طعمہ و انہار من خمر لذة للشاربین
و انہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی ت پس جب مانگو تم اللہ سی بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سی بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ
ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہین پائی مین نی یہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل
کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا توجیہ ہی
اور بعضی شارحین نی لکہا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین

موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خوش کی گئی ہین جمع ہونگی
اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات ودن کی **ت** پس
چلی گی ہوا شمال کی **ف** ح شمال بفتح شین سی اور زبر بھی آئی ہی وہ ہوا کہ داہنی ہاتھ کیطرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی شمال
ہوا شمال کی **ت** پس ڈالیگی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہوں مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس
مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن وجمال کو پس پہر ہیرینگی یعنی بازار سی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہوگئی
ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگی بہشتی گہر والون
سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن وجمال کو **ف** ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی
جمال ونکی کی تاثیر جمال تا اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم
علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن
من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون
ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم
المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ
اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات
کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی
بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تاری سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی
اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کچہ
آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی **ف** ح حور جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہ کی
سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی
اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہون گی اس جنس سی کہ حور العین
ہونگی ساتہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا
عورتون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرینگی بہشتی
اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ رینٹہ چہنکینگی باسن
اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیاں اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف** ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

لکڑی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی وہ لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور یہ صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ جس مین رکہی جاوی آگ جلانی کی لیے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوة زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ دہونی دیجاتی ہی اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب متفق خلق اور متفق اور اختلاط کرنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی دراز قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورة ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان سیرت کی اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس برس یا تینتیس ۳۳ برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورة ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونون صحیح ہین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پائخانہ پہرینگی اور نہ ناک چہنکینگی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرینگی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کیی جائینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسی کہ باہر نکلتا ہی تمسی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہینگی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلنی کا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ رض سی کہا دونونی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین **ف** ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد یہ اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کی لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کہی ہی **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا **ف** ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمانی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی لیے اور اوسط مقتصدین کی لیے اور اسفل مخلطین کی لیے **ت** عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچینگی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی بیچ قبول کرنی اوس چیز کی کہ حکم کہی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین **ف** ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکی کا تو رزق دیوی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا بہشتیونکو اور پکاری گا کہ ای بہشتیون پس کہینگی اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماوی گا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہینگی اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہماری حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہینگی ای پروردگار ہماری کون سی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی **ف** ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا

تمام تین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اترا ور نتیجہ اسکا یہی اول پوچہنا اونسی کہ آیا راضی ہو تم بسبب رضا اونکی اور ملی ہنار
حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اوسپر مرتب کی ج اسلام ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال مین نگاہ کر
اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانین ہم
کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہی صحابان بشارت دی کہ رضا اوسکی
اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسین ہی جیسی کہ فرمایا و رضوان
من اللہ اکبر جبکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ
ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوسقدر ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ
اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہی گا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہی گا یعنی بہت کچہ چاہی گا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی
تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزو تہی تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تجہکو
یہی ہی جو کچہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور چشموں سی ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف
لیکن تعیین سیحان و جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضوں نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما
نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اصلی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ
جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کرتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضوں نی کہا کہ
سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہ ہونی ان چار نہروں کی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی اونکی
بہ نسبت اور پانیون کی اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہروں مین سی ہین اور بعضوں نی کہا کہ چاروں نہرین کہ
اصول جنت کی نہروں کی ہین اور اونکو ساتہ نام ان چار نہروں کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہروں کی ہین
نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کی ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مراد ان
نہروں مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سی اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی
کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حق تعالی نی انکو پہاڑ و نکو سونپا ہی اور وہان سی زمین پر جاری کیا
کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ
جہنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملان ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین
من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر الا جائے

کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاوی گی اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازے کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار چالیس برس کی ہے البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدحام کی نقل کی یہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناءھا قال لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا المسک الاذفر وحصباؤھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران من یدخلھا ینعم ولا یباس ویخلد ولا یموت ولا یبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم رواہ احمد والترمذی والدارمی۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی **ف** ح ع اختلاف ہی علماء کو کہ پہلی چیز کہ جہان سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا ساتہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس گہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلی ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہر گئی اور بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یا بسبب یا زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہمنی آنحضرت صلعم سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہی **ف** ع اور ٹہنیان اوسکی مختلف ہین کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسی طرح طرح کی میوے لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین **ف** ح ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نی ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احداھن لوسعتھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

تحقیق بہشت مین سو درجی ہین ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجی مین اون درجون مین سی تو البتہ کفایت کری اونکو نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسی کہ مسافت ہی درمیان آسمان زمین کی
پانسو برس کی راہ **ف** ع یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما
بین السماء والارض اور بعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فائق و فاضل کی حسن جمال مین دنیا کی عورتون سی
لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات حسن ہونگی حورون سی بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ
عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ
انبیاء علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحاء مین ہین اوپر
مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اونمین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف** ع اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر
بی بیان اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اونمین اور اسمین یہ ہی دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سی معلوم ہوگا
اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہ منافی نہین ہی اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہی کہ ہر ایک کی
لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ
ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی عورتون سی مثلاً دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھی گا مرد جماع کرنی کی اتنی
عورتون سی فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا
لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ
الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی
ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمان زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون
مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسی کہ مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نی

اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھیں اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** ح حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پہ بال نہون اور مُرد جمع امرد کی یعنی انکی داڑھی نہوگی اور کحلی کاف کی زبر ہی اور بروزن فعلی کی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی دارمی نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی **ف** ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مردی اسی وقت مین ہی اور لفظ او جملہ او ابنا ثلث اور ثلثین سنة دنیا مین شک راوی کی لیی ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِیْ فِیْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رض سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرة المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائة سنة یا یستظل بظلہا مائة راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت پہ ٹڈی ہین سونی کی **ف** ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین باز و اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسکی اوپر ہین اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرة ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرة المنتہی کو جو کچھ کہ ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو **ت** گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین **ف** ح سدرة المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام ایسی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پرے اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِیْهِ اللّٰهُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْهِ طَیْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** ع لفظ نہر

ساتہ زبرجد کی اور جو ہر سرخ سی ہی آیا ہی یعنی مہربانی کی کہ دونون طرف اوسکی دو حوض ہین ایک تو ...
لینی والی نی **ت** یعنی بہشت مین **ف** بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا ایسی کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی **ت** نہایت سفید ہی پانی او
دودہ سی اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی
ف لفظ جزر پیش جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتہ زبر جیم کی یعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر وذبح کی اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی
لیئی تاکہ کہاوین اونسی اوس نہر والی **ت** کہا عمر رضنی کہ تحقیق وہ پرندی تنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ
فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ
لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس یا
نجایگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہی تو
مگر کہ کریگا تو **ف** ع لفظ فعلت کو ساتہ صیغہ خطاب کی پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی
مطلب یاب ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتہ ت تانیث کی صیغہ مجہول ہی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیئی اور فرس
مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہ چاہیگا پاویگا **ت** اور سوال کیا آنحضرت صلعم سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ
آیا بہشت مین اونٹ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت صلعم نی اوس شخص کو جو کچہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب
دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالی بطریق تکلیم
کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیئی بہشت مین جو کچہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہ تیری نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ
الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اونہی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑونکو
کیا بہشت مین گہوڑی ہون گی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو
ہون گی پہر سوار کیا جاویگا تو اوس پر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اوسکی قوی اور
ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نی محمد
ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

رواه الترمذي والدارمي والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی ان صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث
والنشور مین ف ح ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی بہ نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امید پہلی
آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکھتی تھی اور یہ زیادتی فضل
کرم سی کا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بہی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس
صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم باب امتي
الذي يدخلون منه الجنة عرضه مسيرة الراكب المجود ثلثا ثم انهم ليضغطون عليه حتى تكاد
مناكبهم تزول رواه الترمذي وقال هذا حديث ضعيف وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا
الحديث فلم يعرفه وقال يخلد بن ابي بكر يروي المناكير اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ
بن عمر رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار
مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑی کا یا سیر سوار گھوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور ظاہر تر
یہی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہوا اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوون کی دروازون جنت سی مسیرہ چالیس
برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھ قلیل کی پہر اعلام کیی گئی ساتھ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون
کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی
البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیجی جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پہ باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکی
ہل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ
حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچھا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال
اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہی کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی
اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث
ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال
کی کتابون مین **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لسوقا ما فيها شرى ولا بيع
الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهى الرجل صورة دخل فيها رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی علی رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا
اور خواہش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہی **وعن** سعيد بن المسيب انه لقي ابا هريرة فقال ابو هريرة اسأل الله ان يجمع بيني

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اونکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی **ف** ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہ اشارہ و نتیجہ ہی جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کی لیی ہوگی **ت** پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا **ف** ع یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا او پر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی **ت** اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکہی جاوین گی اونکی لیی منبر نور کی کہ اونپر بیٹہین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات و اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ **ف** ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی بمعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مین نی یہ تعیف ساتہ دنارت اور خساست کی حدوثات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی **ت** بیٹہی گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی **ف** ع یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اونپر بیٹہین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پر **ت** گمان نہین لیجاوین گی یہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹہنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہہ اور نشست گاہ کی **ف** ح یعنی اسلیی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا **ت** کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان دیکہین گی کیا شک و شبہہ رکہتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین شب مین

کناہون نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ
کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اونمین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا
تو اوسدن کو کہ کہا تھا تونی ایسا اور ایسا **ف** ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون
گناہون مین کہ کیی ہون گی **ت** پس یاد دلائیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا
عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونے
میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مین نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ
رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ
سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ
عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى
عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ
اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ
الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا
انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہون گی ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا
مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہو اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مین نے تمہاری لیی تم بزرگی سی لو جو چاہو تم پس
آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور
نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دیی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ
چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی بعضی اپنی
ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی
کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع و عالی ہون گی اگرچہ نسبت
بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوپر اپنی قسم لباس سی **ف** ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ترجمہ بمعنی ڈرانے
اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوس پر کہ کمتر اوس سے
قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملاتہا یہانتک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پہ
لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کر فرمایا اور پہلے لباس سے بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید سبب اوس بات
کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہوا ور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہونا فہم **ت** پہر
پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوشی آئے تم
اور اپنی گہر مین آئی اور کہینگی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہ پر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسی سبب
کہینگی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور
لائق ہی اور پہونچنا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پہری ہم **ف** ح ایسی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہ کہ تمام حسن وجمال پرتو
اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ
زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ
مَّاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ
اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ
فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی
الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمتر بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسّی ہزار خادم ہونگی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور ستّر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاویگا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین ایسی
ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی
یعنی جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہوجاوینگے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہونگی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تا عیش اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ
درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند
اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ
بیان اس حدیث کی کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہینگی کا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نقل ہے

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونی کی اور ہم ہین چین کرنیوالے پس نہین دیکہینی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونی کی خوشی اور خنکی ہو اوس کسی کی لیے کہ ہی ہماری لیے اور ہین ہم اوسکی لیے یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد از درآنی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونہین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْہَہٗ فِیْ خَدِّہَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْہَا تُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُہَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْہَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُہَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِہَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْہَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْہَا لَتُضِیْئُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگاویگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج ودلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا ما بین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہیگا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی

کی ہی کی ہی اور زیادہ وانکو ایسی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال پر محسنین کی لیی اور زیادہ مذکو فضل تفضل ہی ترجمہ او تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگی اوس عورت پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی سب پہنی ہوی اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پارہی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھی گا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچھی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی او تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کہ ادنی موتی اون تاجون مین سی روشن کردیگا ما بین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نی **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتحدث وعندہ رجل من اھل البادیۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ الست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فبذر فبادر الطرف نباتہ واستواءہ واستحصادہ فکان امثال الجبال فیقول اللہ تعالی دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء فقال الاعرابی واللہ لا تجدہ الا قرشیا او انصاریا فانھم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سی کہیتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجہکو حکم ہو تا بہشت مین کہیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس وقت جی چاہی تو موجود ہی پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو وی گا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بووی گا پس جلدی سی یک مارتی مین ہوجائیگی روئید گی اوسکی اور برابر ہو پہونچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہووی گی کہتی ہی پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی اَی فرزند آدم کی لی جو کچہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجہکو کوئی چیز **ف** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی نژاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوس سی ہرگز نہین نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی **ترجمہ** پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاوگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی ایسی کہ وہ ہین کہیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرانشین نہین ہین کہیتی والی بلکہ اکثر اکتفا کرتی ہین تیسیر روزگار یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینام اھل الجنۃ قال النوم اخو الموت ولا یموت اھل الجنۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بہی نہین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب رؤیۃ اللہ تعالی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلا اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچہ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوی تو یہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ و بصر مین رکہدی اور

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کرتی ہین علما اوپر واقع ہونے
رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر معد ہین اور رد دلائل سلف اقوم مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور رد دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوی اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانًا دنیا مین سر کی آنکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت تحاجب بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بی آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نہ کری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نی کہ تخصیص رویت کی ساتہ مومنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہتی کی محجوب ہون گی او حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیی کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص واردہ کا رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضہ اور خدیجہ کبری رضی اور عائشہ صدیقہ رضہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود نہایت اور اکملیت اونکی کی بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالیٰ کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مین نی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معنی سمجہکر پڑہی یا بدون اوسکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا
الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو **ف** ح تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند تمہاری مقابل مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہو گی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دی جاؤ گی تم بیچ دیکہنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر ت کی اور تشدید میم کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول یہ ضیم سی ہی بمعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جانی کی بیچ دیکہنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری یہ تضام سی ہی بمعنی آپسمین ملنی اور اژدہام کرنیکی یعنی اجتماع اور اژدہام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کے چاند مین بخلاف دیکہنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکہتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ح ع یعنی تاکہ ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر پر ہاتہہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق ہی ساتہ دیکہنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا نہین سی بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضلیت اونکی کی ہی ایسی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شان ان دو وقتون کی اور بسبب انکے کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور نماز پڑہ در حالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ
وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا
شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہون گی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ کرون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہین گی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تو نی منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

پس اوٹھایا جاوی گا پردہ وقت ع اور اوٹھنا پردہ کا منع حجب کی ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے
حجاب سی لیکن وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلئی کہ محجوب منظور ہی یہ ہی معنی ہین کہ اوٹھایا جاوی گا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سی جیسی کہ
دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھین گی طرف ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت
وغیرہ سی پس نہ دیگی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سی طرف پروردگار کی ف ع منتہا ہی تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت
اون لوگون کی لئی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالیٰ کی نقل کی یہ مسلم نی **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من
ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی

روایت ہی ابن عمر رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے
کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت
کری گا اوپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھی گا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اور اسلئی حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسی کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلئی کہ اگر
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لئی پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی
اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرت صلعم نی یہ آیت کتنی
منہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **وعن**

ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ
واللہ اجل واعظم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک
ہمسی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھی گا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت صلعم نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اوسے دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور
اللہ تعالیٰ کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہ ابو داؤد نی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ آیا دیکھا ہی آپ نی اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالےٰ
کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموت والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند
آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور
اوسکی نامون مین سی نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتہ زبر ہمزہ اور
تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکہون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتہ تشدید
ی کی نسبت کی لیے ساتہ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی
نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی
آنحضرت صلعم کی اللہ تعالیٰ کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیے بحسب اختلاف روایتون کی اسلیے کہ لفظ انی
روایت کیا گیا ہی ساتہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بہی پس
ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیے اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ
اور روایت ہی ابن عباس رض سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی جہوٹ نکہا محمد صلعم کی دل نی ساتہ محمد صلعم کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوس نے
بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت صلعم
نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی اونکی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیے کہی کہ مذہب ابن
عباس رض کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اورون کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے
کہ ابن عباس رض دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اوادنی
سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی
یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رب تعالیٰ کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی
اور بعضون نی کہا کہ نہیں آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علمار کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکھون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رض اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا جبرئیل علیہ السلام کا
اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ
حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالیٰ سی
بغیر واسطہ یا نہیں پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی
روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہ کہا مین نی ابن عباس رضی سی اور استدلال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رضی نی بیچ جواب عکرمہ کی یعنی ہی
تجلی اوسکی عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا
ہی ف ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ و فنا کری اوسکو قوت بشری پا سکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہہ بہی علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکہنا عام تر ہی اس سی ترجمہ اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار جل و علا کو دو بار ف ت ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دوبارہ دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہہ سے
اسلیی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ کو دیکہا آنکہون سی دوبار **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ
أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل و علا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہ
غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نی
تامل و تفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسیٰ ع کی پس کلام کیا اللہ نی
موسیٰ ع سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد صلعم نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکہنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مین نی عائشہ رض سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رضی نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتھ ایسی چیز کی کہ کھڑی ہو گئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی جو حکم
مین معتقد ہون اوسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی مارے عظمت و ہیبت اوسکی کی میرے بدن کی بال کھڑی ہو گئے
کہا مین نی ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تھا تا کہ سوال و جواب اوس سی کرین پہر پڑہی مین نے
یعنی اثبات رویت کی لیے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مسروق کی
پڑہنی آیت سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سی رویت بصری ہی اگی
ترجمہ پس کہا عائشہ رضی نی کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نی آیتون کی معنی سمجھنی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نی سوا اسکی
نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل عم ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد صلعم نی دیکھا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت صلعم نی چھپایا کچھ اوس چیز
سی کہ حکم کیی گئی ساتھ اظہار اوسکی کی ف ع یعنی احکام و شرائع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سی یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت کی
ساتہ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ
نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکھا جبرئیل عم کو یعنی اونکی صورت اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیل عم کو اونکی صورت اصلیہ مین بی تشکل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کی
ف ح جیسی فرمایا و لقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرت صلعم نی
جبرئیل عم کو درحالیکہ اونکی لیی چھہ سو بازو تھی تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین نی عائشہ رض سی پس اگر نہ دیکھا محمد صلعم نی پروردگار کو تو
کہان ہی اور کیا محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پہر نزدیک آیا پس اوترا یا او تعلق ہوا ساتہ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ
ضمیر دنی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس و ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
او ادنی اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ رض نی کہ یعنی مرجع ضمیر کا یہان
جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ رض نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی جبرئیل عم کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ رضی نی ت کہ آتی
تھی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل عم آئی آنحضرت صلعم
کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اون کی جیسی
کہ دیکھا تھا اونکو شب معراج مین اونکی صورت اصلی مین پر وجہ تحقیق کی یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتھ قول کعب کی
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا اللہ تعالیٰ کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکھ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت سی
اور دوسری بصر سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو آنکھ سی دو بار واللہ اعلم اور ایسی نفی عائشہ رض کی پس احتمال
ہی یہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتہ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سی اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رض کی یہ ہی کہ حمل کیجاوی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر

رویت دل نے بچ دوم ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم یعنی ولی اللہ تعالیٰ کا علی ...
سی گئی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکہ کی واسطی یعنی عیاں اللہ تعالیٰ کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا
كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى
قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بمقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تھی ف ع یعنی یہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل عم کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علماء ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جہوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل عم کو بیچ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بہر دیا تہا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون ایسکو کہ وہ جبرئیل عم پہنی ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمان کو ف ح تنبیہ یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رضہ اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ... جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو سر کی آنکہون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضہ نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچہ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بہی اور ایسی نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوای سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور سزا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر رضہ نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نی کہا کہ عائشہ رضہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا

ناظرۃ فقیل قوم یقولون الی ثوابہ فقال مالک کذبوا فاین
یومئذ لمحجوبون قال مالک الناس ینظرون الی اللہ یوم القیمۃ باعینھم وقال لو لم یر المؤمنون ربھم یوم القیمۃ لم یعیر اللہ الکفار
بالحجاب فقال کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ اور پوچھی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی سی کہ منہ
ہوں گی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنے والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت میں سے
کہتی ہیں کہ مراد آیتہ مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نے جھوٹی ہیں وہ پس کہاں ہیں وہ
اور کیوں دور پڑی سمجھنی سنی قول حق تعالیٰ کی سی کہ بیچ شان کفار او تقبیح حال اونکی کی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنا پروردگار کی سی اوس روز
منع کیے جاوینگی ف ع یعنی نہیں دیکھینگی اوسکو اور حجاب شد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سی افضل ہیا او معنی یہ ہیں کہ کہاں گئی ہی
اونکی عقل کہ پڑی ہیں اس سی غفلت او بعید میں مفہوم اس قول سی او مراد یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی بلکہ دیکھینگی ت کہا مالک نی کہ لوگ
یعنی مسلمان دیکھینگی طرف اللہ تعالیٰ کی روز قیامت کی اپنی آنکھوں سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکھتی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کے
تو نہ عار دلاتا اللہ کافروں کو ساتھ ہونی اونکی کی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی یعنی کفار کی حق میں حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی
اوس دن پردی میں ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت میں ہی کہ اونعمت دیدار سی محظوظ او مخصوص ہوں او یہ محروم
و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہوں تو سرزنش کافروں کو کیوں ہو نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں **وعن** جابر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بینا اھل الجنۃ فی نعیمھم اذ سطع لھم نور فرفعوا رءوسھم فاذا الرب قد اشرف علیھم من
فوقھم فقال السلام علیکم یا اھل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالیٰ سلام قولا من رب رحیم قال فنظر الیھم وینظرون
الیہ فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحتجب عنھم ویبقی نورہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی جابر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہونگی ناگہاں نکلیگا اور بلند
ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اوٹھاوینگی سر اپنی تا دیکھیں نور کو پس ناگہاں دیکھینگی کہ پروردگار تعالیٰ نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سی
پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر ای بہشتیو۔ اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیوں کی
لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف اونکی او دیکھینگی وہ طرف
اللہ تعالیٰ کی پس نہ التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت میں سی جب تک کہ دیکھیں گی طرف اللہ تعالیٰ کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ
اونکی نظروں سی یعنی ساتھ واقع کرنی حجاب کی اونپر او باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق او سرور اوسکا نقل کی ابن ماجہ نی ف ح
یہ پردہ او پوشیدگی بھی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی اپنی بندوں پر ہا ہی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور میں رکھنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہیں ہی ایک زمانہ چاہیی کہ اوسمیں بحال خود آویں او نعمتیں جنت کی دیکھکر مستغرق او تجلی کی بعد
او سرپا لذت و ذوق جدید پاویں **باب صفۃ النار واھلھا** باب ہی بیچ بیان دوزخ او اہل دوزخ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءا
من نار جھنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءا کلھن مثل حرھا متفق علیہ و
اللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن ادم وفیھا علیھا وکلھا بدل علیھن وکلھن

روایت ہی ابوہریرہ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگ تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک جز ہی ستر جزؤن سی آگ دوزخ کی سی

ف یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا مقصود و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینی میں پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزون مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ کی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اوروں کی عذاب سی اور اسی لیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر عذاب کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیی گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہون گی کھینچین گی اوسکو ف ع یعنی یہانتک کہ رکھین گی اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی ہی گی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہی گا اللہ تعالی نگاہ رکھی گا اوسی اور بچالی گا نقل کی یہ مسلم نی

وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونہم عذابا متفق علیہ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکتر دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا ان دونون سی یعنی دونون نوعون سی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسی کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبکتر دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گی عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھون اھل النار عذابا ابو طالب وھو متنعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکتر دوزخیون کا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماری گا اونسی دماغ اوسکا ف ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منع عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دیا جاویگا جزا موافق ت نقل کی یہ بخاری نی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ناز والا اہل دنیا کا دوزخیون مین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسی کہ کپڑی کو مشکی مین رنگ کرنی کی لیی ڈالتی ہین پھر کہا جاویگا اى فرزند آدم کی کیا دیکھی تونی بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی اى پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی رہی تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کبھی تہا ہی نہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا اى فرزند آدم کی آیا دیکھی تونی محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اى پروردگار میرے نہین گذری مجھپر سختی کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مین نی سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیون کی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیا دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتہ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چھٹاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مین نی تجھسی اور حکم کیا تہا مین نی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہ میرے کسی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان معنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہ ہی کہ جو چیز جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہ ہوتا ہی اوسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت في صلب ادم اور حمل کیا جاوی ابا ریعنی یہان نقض عہد پر **ت** پس توڑا تونی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑی گی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین **ت** نقل کی مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

وَالنَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت تین دن کی ہوگی تیز سوار تیز رو کی **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی پیچ صورتون مردون کے پھر ہانکی جاوینگی طرف قیدخانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہی کہ اسوقت مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی **ت** اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹا پا اوسکی جلد کا مقدار مسافت تین شب کی ہوگا یہ پہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی مسلم نی **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضـ کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ رضـ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی **ف** ع آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی ایسی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی **ت** پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی **ف** ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ساتہ صیغہ ماضی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی **ف** ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوؤن مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ بدل ہی یا بیان ہی ثلث کا یعنی بعد ربذہ کی تین دن کی مسافت کے جتنا ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹا پا جلد کافر کا بیالیس ہاتہہ ہوگا **ف** ع لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار **ت** اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس باران دن کی **ت** کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی ہی جگہہ بیٹہنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجہنا چاہیی واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچی گا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندینگی

اوسکو اوگ یعنی قدموں سی اوچلیں گی اوسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا و یہوی بہ کذالک فیہ ابدا رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید میں واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ کی
چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ میں ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہتی اور اوترنی میں رہی گا نقل کی
یہ ترمذی نی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجھہ سقطت
فروۃ وجھہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت صلعم نی بیچ قول اللہ تعالی
کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹوں میں پس آنحضرت
نی بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوسمیں یعنی ماری گرمی کی
نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رءوسھم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وھو الصھر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی اوس نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پہ
پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ میں ہی یعنی آنتیں وغیرہ یہانتک کہ نکلجاویگا
اوسکی دونوں قدموں سی اور یہ ہی صہر **ف** ح صہر ساتہ زیر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی بمعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کے
یصب من فوق رءوسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں میں
ہی اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن میں **ت** پہر اوسی طرح کیا جاویگا
جیسا کہ تہا **ف** ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ میں اور گلایا جاویگا جو کچہ کہ پیٹ
میں ہی جیسی کہ قرآن مجید میں فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرھہ فاذا ادنی منہ شوی وجھہ
ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءھم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا
پانی سی کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلعم نی
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کردیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوادیگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی
اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد
کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیجاوینگی ساتہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا
موہنوں کو بری پینی کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی تھا یا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیون کے
زخمون سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً
مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیۃ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی یہ تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ایسا ہی
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اہین تو کچہ اشکال ہی نہین ہی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرون نی **ت**
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف** ح یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور نہ ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى
حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ دوزخی
دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی **ف** ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت صلعم کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کا اوٹہہ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ
يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتُقَرَّحَ الْعُيُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگون روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی ایسی کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلف کر کر رونی مین
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو روین گی دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو اونکی بہین گی خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیان ہوت گی یہانتک کہ ہو چکین گی آنسو پس بہین گی خون پس زخمی ہو جاوین گی آنکہین

یا بھی کریں گی خون آنکھوں کو پس اگر کشتیاں جاری کیجاویں اونکی آنسووں میں تو البتہ جاری ہوں نقل کی یہ بغوی نی شرح سنۃ میں
یعنی ساتھ اسناد اپنی کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع
فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون
بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب
فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم
فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم
رسلکم بالبینت قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعؤا الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک
لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم
الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا
قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال
فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن
عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک شدید پس برابر ہوگا
عذاب بھوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمیں ہوں گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع رح یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں اونکی کی ہوگا اس سی
معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کریں گی الم بھوک سی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتھ کھانی کی ضریع سی **ف** ع
ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہی کہ حجاز میں ہوتی ہی نہیں پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کھایا جاتا ہی تو مرجاتا ہی
اور مراد یہاں کانٹی ہیں آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہوں گی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا
کریگا بھوک سی پھر دوبارہ فریاد کریں گی کھانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کھانی پہلی کی پس فریادرسی کیی جاوین گی ساتھ کھانی گلوگیر کی
ف ع یعنی جو کہ گلی میں جا پھنسیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی ہوں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا
انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تھی کھانی حلق میں اٹکی ہوئی ساتھ پینی کی چیز کی پس فریاد
کریں گی واسطی پینی کی ایک چیز کی یعنی اون کھانوں کی اوتارنی کی لیی پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبوروں
کی یعنی جب پاس منہوں میں گرم پانی ہوں گی وہ زنبوروں سی اوٹھا کر دیی جاوین گی یعنی ملائکہ کی ہاتھ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس
جب نزدیک ہوں گی پاس گرم پانی کی اونکی مونہوں سی بھون ڈالیں گی اونکی مونہوں کو پس جب داخل ہوں گی یعنی اقسام اوس چیز کی یا
کہ اون ظروف میں ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹوں میں ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیں گی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹوں میں ہوگی یعنی
آنتیں وغیرہ پس آئیں گی دوزخی دعا کروا ای نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہم سی عذاب ایک دن پس کہیں گی نگہبان
دوزخ کی کہ آیا نہیں آئی تھی تمہاری پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلوں واضح کی کہیں گی دوزخی کہ ہاں آئی تھی ولیکن ہم گمراہ ہوئی
اور ایمان نہ لائی کہیں گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہیں شفاعت کرتی کافروں کی اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی

نہ کہ صحیح بیان کا ہی اور ہیچ فائدہ نہ کی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہیں نفع دیتی دعا انکو اسوقت اور نہ یہی دعا اور کسی کی اور یہ دلیل نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہیں قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجھا ہی اس سی بعضی علما نی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سی پس موت ہی طلب کرو یعنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پھر نوع ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم کری ہماری مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہارے پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت پس کہین گی ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوة زبر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراة مین شقاوة زبر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کی ترجمہ اور تھی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پھرین ہم طرف کفر کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہین گی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجھسی یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونی کا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی نا امید ہون گی ہر بھلائی سی ف ع دوزخ کے نگہبانون کو پکارنا کچھ سودمند نہوا مالک سی جاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرین گی نالہ وفریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ع یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیی کہ یہ خبر دینا قیامت کی روز گفتگوئی دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح طرح کی عذابوں سی کہ تا بچو اوسی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرة ت پس متصل ذکر کرتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تھی اوسکو اور بلتی جاتی تھی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ میری کہ مین ہون

تو سنتی آواز اوسکی بازاروالی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہاں تک کہ گر پڑی کالی مکمل خط دار کہ تھی حضرت کی قدموں پر حضرت صلی
پانوں کی پاس یعنی بسبب ہانپی کی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ
وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ
خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ایک رانگا شیشہ کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی
راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت صلی نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ
کی طرف مانند کھوپری سر کی **ف** ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونوں صفتیں سبب سرعت
حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہیں **ت** چھوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان زمین کی
مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تھوڑی سی مدت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوی سر زنجیر سے
تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تہاہ کو **ف** ح یہ شک راوی ہے
کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر وزخیوں کی باندہ لینی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ میں ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا
فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافروں کی مقعد میں ڈالی جاوی گی اور منہ میں سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی
ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمیں کہاں سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہیں ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوی
کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہاتھ کا
ہوگا اور ہر دو ہاتھ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تھی نوف بکالی رحبہ کوفہ میں اور حسن بصری
نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چھوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو
برس کی تھوڑی سی دیر میں زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بھاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی
ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چھوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس میں بھی پہونچی
اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اوسکی عیاذًا باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہی گا اوسمیں ہر متکبر
سرکش حق سی و خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتھ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور
ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ گنہگاروں کو اوسمیں عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمیں آگ کی شعلہ تیز اوٹھتے ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ
حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ فرمایا ... کی دوزخ مین یعنی تا کہ ... ہو جیسا کہ تحقیق درمیان دو شانون ایک اونکی کی اوسکی کندہی
مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق شاید اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہون گی **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند خچر دن پالان بندہے ہو کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہی حسن بصری رض سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابی ہریرہ رض نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی بنیر ہونگی لپیٹی گیی اور ڈالی گیی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رض نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حسن بصری نی پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ رض نے جواب مین کہا کہ مین نی حدیث جو حضرت صلعم سی سنی تہی تجہسی نقل کردی اس سی زیادہ مجھکو علم نہین بعضی علمار نی لکہا ہی کہ سبب اونکی ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہی تا دوزخیون کو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کی مسند فردوس مین مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیی ڈالی جاوین گی کہ کافر اونکو پوجتی تہی اونکی جلانی کی لیی ڈالین گی کہ دیکھو جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہ حال ہی **ت** پس چپ ہو رہی حسن نقل کی یہ بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کی رضامندی کی لیی طاعت یعنی واجبہ ورنہ چھوڑی خدا کی لیی یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **فائدہ** بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے **ف** یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ اسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فمالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم فقال اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحد منکما ملؤھا فاما النار فلا تمتلی حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فھنالک تمتلی ویزوی بعضھا الی بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشیٔ لھا خلقا متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑتی آپمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کا ظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور سلئی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ مقتضای مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا **ت** پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرین اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہی مجھکو کہ نہین داخل ہونگی مجھہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لایعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علما اور صلحا سی اور مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیا اور رسول اور بادشاہ ہی اس مین داخل ہونگی یا مراد اس مین ضعفا ہی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکھنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک **ت** اور نہین داخل ہون گی مجھہ مین مگر بھولی فریب کہا جانی والی **ف** ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور ر کی تشدید سی معنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ حق تعالی کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع ح حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کی اور یہ وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طرف فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کی بھر دونگا لوگون سی جیسا پیر دوزخ پس نہین بھرنی کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بھرنی کی دوزخ یہان تک کہ مقرر ہین اوسکی لیی **ت** یہانتک کہ رکھی گا اللہ تعالی اوس مین پانو اپنا کہی گی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور دری دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین دریاب تاویل گئی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہے

اور

اور بہشتیون کی اور انکی جگہ نہ دیکھی ہی اپنی ساتہ اور پیر شبا ہت سی قدم اللہ کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ ولاوی تشبیہ اور موجب پہر جاوی گی سخ
اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیجی جاوین گی بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالے
اپنی مخلوق سی کسی کو ف ع کہ بی گناہ کیجی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی ازروی صورت کی ہی
والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین
کرنیکا ت اور ایسی بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیے ایک خلق جدید ف ح کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا
فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نہ ڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ یُلْقٰی فِیْہَا وَتَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْہَا
قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُہَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِیَ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا
فَیُسْکِنُہُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی
دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوین گی اوسمین یعنی جن و انس اور کہی گی دوزخ آیا ہی کچہ زیادتی یعنی بہر نیکی نہین اور بس نہین کرنی کی
طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوین گی بعضی اجزا دوزخ
کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جاویگی پس کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہی گی بہشت مین وسعت
وزیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہون گی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کری گا اللہ تعالی بہشت کی لیے ایک خلق کو پس بساوی گا اوس
خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ**
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ کلمی ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض **عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا فَذَہَبَ**
فَنَظَرَ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَہْلِہَا فِیْہَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِہَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا ثُمَّ حَفَّہَا بِالْمَکَارِہِ
ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَہَا اَحَدٌ
قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ
بِہَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُہَا فَحَفَّہَا بِالشَّہَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ
وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل
کو کہ جا اور دیکہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مین نی وہ پس گئی جبرئیل عم اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی
کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندون کی لیی تیار کر کہی ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے
دیکہی ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل عم حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار
میرے قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونی کی اور کوشش
کریگا اوسکی حاصل کرنی مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہی گا کہ اوسمین

داخل ہووے پہر گہیرا اوسکو ساتہ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ آ کی کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل ع اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہووے بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل ع جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بُری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سُنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ف** ع یہ شہوات و معاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہنیکا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ہٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتہ زیر قاف اور زبر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب بمعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مین نی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزون سی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی مین نی آج نیکی و بدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزون سی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین لازم آتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مین نی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علمار نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کی ف ح کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح اور انتظام
امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والی بالکہ مجوس متفق ہین
اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یعنی کہ کوئی چیز نتھی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق
کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ پہر پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش وکرسی
اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمار نی کہ اجسام حادث ہین ساتہ
ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی
جب لطیف ہو ہوا ہوجاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین
آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکمار کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمار نی کہ اوسنی یہ قول مشکوٰۃ نبوت سی یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت
وجلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی
پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس
سی نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ
اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا
بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ
عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ
اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ
قبیلہ مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف** ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ موجب
بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقائد دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے
دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہ دین وتفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو **ف** ع ح
یعنی بشارت سنا کر پی ہمنی اور قبول کی کچہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیار فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور
مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی ازراہ غصہ کی
نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس
تا دانشمند ہوویں ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکو
یہی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطار کی پڑی پستی مین

پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسی کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتھ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئی وہ مزار میں پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتھ تہا اونکی ای بہائی میری
طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون مین سی ایک دینار
پہر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای
دنی الہمۃ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت
تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی و وافی **ت** اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتدا اس امر کی یعنی پیدایش سی اور
سبب ابتداء عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف** ع یعنی ازل الآزال مین جیسی کہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک
وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا
عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی
گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہے
کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے
جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا
اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ
کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی **ت**
اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو **ف** ح اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلے
پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین **ت** کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اوٹہنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اوٹہنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی مجلس سی
ف ح عمران دروازی پر اوٹہنی باندہ کر حضرت صلعم کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اوٹہنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اوٹہنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت صلعم کی سی اور
حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وعن** عمر قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی امیر [illegible] سی کہا کھڑی ہوی درمیان ہمارے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا
عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی [illegible] بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین **ف** ش ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب اشیون کا تا وقت دخول جنت
و نار کی اور بیان کیا احوال بہت اشیا کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین **ت** یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ
رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکہا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلائق سی اوٹہائی گئی کہ کسی کی خبر و ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہے
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور یہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ ہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اسپر اور تمام خلائق سی اوٹہائی
گئی کہ کسی کی خبر و ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیء یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وعن** عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی **ف** ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ دہوئین ملی ہوی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم علیہ السلام اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم علیہ السلام کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز و جل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہو مین اور ایک قسم مین کہ اوپر حساب
و عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَکَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّتْرُکَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِهٖ یَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا یَتَمَالَکُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا ف ع ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ
اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلون مین سی ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی
روح کی بہشت مین لی گئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہی یعنی پیدا کرکی رکہا بہشت مین اور تورپشتی نی کہا کہ مجہی
گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم ع کو ت پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد پتلی اونکی کے
دیکہتا تہا کہ کیا ہی یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا
کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر منضبط ف ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر
متغیر الحال ہیتی کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوت سی
یعنی ہین خوش ہوا ابلیس اور کمر امید کی باندہی اوسکی گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت ت
نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاھِیْمُ النَّبِیُّ وَھُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ
سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم ع
نبی نی اس حال مین کہ وہ اسّی برس کی تہی ساتہ قدوم کی ف ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید
و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سی قریہ ہی شام مین پس حسنی کہ زیادہ
کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثروں نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل
کہ اکثروں کی نزدیک معنی یہ ہوں گی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْھُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ قَوْلُہٗ اِنِّیْ
سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا وَقَالَ بَیْنَا ھُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ
لَہٗ اِنَّ ھٰھُنَا رَجُلًا مَعَہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْھَا مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ
فَقَالَ لَھَا اِنَّ ھٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَّعْلَمْ اَنَّکِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْکِ فَاِنْ سَاَلَکِ فَاَخْبِرِیْہِ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَاِنَّکِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ
لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا فَاُتِیَ بِھَا قَامَ اِبْرَاھِیْمُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا دَخَلَتْ
عَلَیْہِ ذَھَبَ یَتَنَاوَلُھَا بِیَدِہٖ فَاُخِذَ وَیُرْوٰی فَغُطَّ حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُدْعِی اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ
اللّٰہَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَھَا الثَّانِیَۃَ فَاُخِذَ مِثْلَھَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِی اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰہَ
فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِہٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَھَا ھَاجَرَ فَاَتَتْہُ
وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ مَھْیَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰہُ کَیْدَ الْکَافِرِ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَخْدَمَ ھَاجَرَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض تِلْکَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم ع مگر تین جہوٹ تین بار
ف ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہ نسبت سنی والون کی ہی کہ یہ باتین صورۃً تین
جہوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیی کیا کہ جو تہا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین
نتہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہ اعتبار نہین ت دو جہوٹ ان تینون جہوٹون مین سی تو ذات خدا مین ہین ف ح یعنی

واسطی خدا کی اور طلب اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیی نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی
تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیی تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل ہی **ت** ایک قول
اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون **ف** ح یہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کی لیی بلایا اور اونہون نی چاہا کہ مین
نہجاؤن تا بتون کی شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نتہی لیکن
تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا
دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہ علامات
علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور شاید یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب
ایک بزرگ نی کہا **بیت** اگر ترا بتماشای عید خود طلبمند ❊ خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم ❊ **ت** اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا
یہ بڑی اونکی نی **ف** ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہ کام کیا ہے
ہماری خداؤن سی ای ابراہیم ع اونہون نی فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض
اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہوت
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی
اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم
کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت
ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیی پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع
سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے
پاس یعنی اونکو تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا تہا اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجہہ پر
یعنی مین یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت
کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری **ف** ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت
مین کوئی وہان اور اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا
اختی کی اور شاید کہ قتصار ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط ع بہی تو ایمان لا چکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط ۛ جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان
یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ نتہی ایک اور اعتراض کیا ہی علما نی کہ کیون نکہا ابراہیم ع
نی کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہ بہی ہی کہ ظالم کہان باک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن لی لیتا
اسکا جواب یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو
تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نی کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی
رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا **ت** پس بہیجا اوس ظالم نی کسی کو طرف سارہ رض کی اونکی بلانی کی لیی پس

لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع نماز پڑہنی ف ع اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی
یاد ہی اور عادت مقرر ہی درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین
آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال و جواب کی یا سبب اوسکی سبب
غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ع لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی یا اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علما نی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جاتی کسی کی دل کی سبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ و حیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغطّ ف ع ساتہ پیش غین معجمہ اور تشدید
طا مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ پہنسی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خرّاٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قریب
تہا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب انکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجرہ تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم ع کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمٰعیل ع ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحٰق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بد اندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور بیہودہ حرکات
کی اور کچہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ رض نی کہ وہ ہاجرہ ماں تمہاری ہی ای بیٹیون آسمان کی پانی کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یہ خطاب حضرت اسمٰعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی
اور پانی آسمان کا شکل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی اسکی طرف
کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمٰعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی وہ نافع
اوسکو آسمان ہی سی پہنچتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا اسلیی کہ اوسکی قوم سینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین

اور یہاں نسبت ہوتا ہے وہیں کہ ادن کرتی ہیں اور ... عرب ... نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمعیل سے ہیں پس بسبب شرف اور بزرگی یوں کہا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنے کے ابراہیم ع سے جس وقت کہ کہا ابراہیم ع نے اے پروردگار میرے دکھا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردوں کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کی آیت یوں ہے قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابراہیم ع نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کے ابراہیم ع سے اور بظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ثابت کیا شک حضرت ابراہیم ع کے لیے اور اپنی ذات شریف کے لیے حال آنکہ دونوں محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنوں اور موحدوں کے ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم ع میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہو کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس جانو کہ ابراہیم ع بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے عین الیقین کی کہ اطمینان قلب عبارت اوس سے ہے یا جب ابراہیم ع دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اوسکی عیانا لیکن نکلتا یہ آتا ہے کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیم ع کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہیں اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہے اوس حدیث کی جو کہ منع ہے اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **ت** اور رحمت کرے اللہ تعالی لوط پر تحقیق تھے لوط ع کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہیں اور یہاں مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایذا دینے کا اونکے مہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردوں کے تو کہا حضرت لوط ع نے لو ان لی بکم قوۃ کاشکے مجھکو ہوتی قوت یعنی بدن میں قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی رکھتا میں او آوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کے کہ اونکی حمایت اور قوت سے باز رکھتا اپنے تئیں تمہارے شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرت صلعم کہ رحمت کرے اللہ تعالی لوط ع کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیوں میں سے حال آنکہ رکن شدید پکڑ رہا تھا عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہے اور یہ عرب رحمت وہاں بھیجتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن الملک وغیرہ سے نقل کر کے لکھا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی لینی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہیں اچھے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہوں خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو اونکے نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہ ہیں کہ وہ مقتضای جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ میں میل کرتے تھے طرف استعانت کی ساتھ جماعت قویہ کے اور جائز ہے ہمارے لیے بھی اب اچھے کہ ہم مامور ہیں ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدائی کلام میں یرحم اللہ کہنا اچھے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اونپر جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب فرمایا آنحضرت نے **ت** اور اگر ٹھہرتا میں قیدخانہ میں اوس مدت دراز میں کہ ٹھہرے یوسف ع تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانیوالے کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسف ع کی بلانے کو آیا تھا اور قصہ اسکا یہ ہے کہ حضرت یوسف ع نو برس سے قیدخانہ میں تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا

اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف عم نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتون سی کہ جنکو دیکھکر ہاتھ
کاٹ ڈالی تہی عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف عم کی ہوتا
اور اتنی مدت دراز قیدخانی مین جہپر گذرتی اور کوئی میری چھٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین
اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف عم نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت عم نی یوسف عم کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائی کیا
یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہری اور بادی محنت اور شدت اوسمین اور پھر کوئی اوسکی چھٹانی کو آوی اور وہ صبر وثبات
اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سی نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم
کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح وثنای یوسف عم کی ورنہ استقامت آنحضرت عم کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی بخاری
اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ
شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ
يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ
فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکھا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہ بسبب شرم کرنی کی
یعنی ماری شرم کی تمام بدن کو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل
مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسیٰ اسطرح کا ڈہانکنا ساتہ تکلف ومبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو
کوڑہ ہی یا فیتی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسیٰ کو عیب سی اور ظاہر کری لوگون پر بی عیبی اونکی اور ثابت کری
اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی عم لوگون سی ایک روز تنہا نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر
اوسی کیا کپڑی موسیٰ کی پس دوڑی موسیٰ اوس پتہر کی پیچھی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسیٰ طرف
جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس دیکھا اوس جماعت نی موسیٰ کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب ونقصان سی کہ اونکی
حق مین ثابت کرتی تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی عم مین کچہ نقصان وعیب **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہوکر معزز ومکرم ہون خلق مین
ت اور شروع کیا موسی عم نی پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسیٰ کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ
ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی ایک نشان اوسمین پڑ جاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو
معجزی ہوئی حضرت موسیٰ کی ایک تو چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑ جانا اوسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی
خلوت مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور
وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسیٰ کو یہ کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی
عصا سی ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَاغِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوسوقت ایوب ع نہاتی تہی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسی دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسیٰ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی مولی سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گہر مین **ت** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب ع کو اوسکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ ای ایوب ع کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی اون کی کہ اوٹہائی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کرین کہا ایوب ع نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ع ح ہرچند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک ومن فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکرگذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی **ت** نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا صلعم عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَہُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَہُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَہُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَاتُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَلَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا بدکہا اور کیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد صلعم کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ ع کو جہان کی لوگون پر پس اوٹہایا مسلمان نی ہاتہہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طبانچہ مارا یہودی کی منہ پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تہا اور یہ یہودی برگزیدہ گی حضرت موسیٰ ع کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت صلعم کی برگزیدگی کا انکار اسلیی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتہ

اوس چیز کی کہ تھا مراد اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھ کہ گذرا تھا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجھکو موسیٰ پر اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تھی موسیٰ درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجھسی اور متعلق ہوئی ساتھ عرش کی یا تھی موسیٰ اون لوگون مین کہ مستثنیٰ کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالیٰ نی ف ش ح ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسیٰ بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسیٰ پہلی میری تو یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہی یہ اصطلاح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین برابر ہین ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا صعقہ نسبت موسیٰ کی ساتھ صعقہ روز طور کی ف ح یعنی اوس روز کہ موسیٰ نی دیدار طلب کیا تھا اور اوس سی منع کیی گیی اور حق تعالیٰ نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آج اس صعقہ کو ساتھ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی بدلی اب نہوا ت یا صعقہ (بیہوشی ۱۲) ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجھکو نہین ہی تو فضیلت کیون دیتی مجھکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اترنی وحی کی سی ساتھ افضلیت آپ کی کی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت پھونکنی صور کی روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑی ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ یعنی اوس صعقہ نفخ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بیٹا متی سی ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید تا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہ نام اونکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیی کیا کہ یہ اولو العزم نہ تھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دین پس حضرت صلعم نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح

[illegible] تفضیل کی [illegible] نبوت مین یا اسطرح کی تفضیلات [illegible] حقارت اور ذلت [illegible]
کہ یکفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی
کی لانفرق بین احد منہم **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی
خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **ف** ع
یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونس سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی
نہ کہی اسلیی کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی بیشک تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف** ح ع اور معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی
کفر ہی اسلیی کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت ع نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی
راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن**
ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارہق
ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضر ع نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنی تقدیر الہی مین یہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیی کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی
شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی مان باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنی ہونا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہ کہ علۃ اوسکی قتل کی کہ رب
تہی اس سی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا مان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر ع کا ہی اس باب مین اور اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا لیان بن ملکان
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاس ع کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم ع کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوح ع سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین مع
پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات
کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین
شیخ عبد القادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون فرمایا قف یا اسرائیل واسمع کلام محمدی اور مشائخ
وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کر دا اپنی یہ جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیی کہ وہان برکتین اور ترقی ہین اور حاصل ہوتی
ہی اوس سی سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی

الْخَضِرَ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تھی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی ع کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنے کی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پس طمانچہ مارا موسی ع نی ملک الموت کی آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت صلعم نی پس گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت صلعم نی پس پہیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتھہ اپنا یعنی ایک ہاتھہ یا دونون ایک بیل کی پیٹھہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈہانکی ہاتھہ تیرا بالون سی یعنی جتنی بال تیری ہاتھہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہی گا بشمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی ع نی پہر بعد اس زندگانی درازی کیا ہی کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی ع نی پس اختیار کی مین نی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سی اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازی کی ہو **ف** ح ع یہ مناجات حضرت موسی ع نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تھا نسبت اور جگہون کی اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت صلعم نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیی آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہہ پر چہ یارا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کی لیی آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد بیگانہ اونپر چلا آتا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہ بہی ہی کہ موسی ع نی اوسکو دروغ گو جانا ہیں کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ
اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب تقصیر کی کہ منع کرنی گوسالہ پرستی کی تہی پس حاصل یہ کہ حدیث صحیح ہی ایمان
لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ
مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاہِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ
جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گئی میری انبیا **ف** ع یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیاسی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواح انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی
کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور
دیکہا مین نی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی
عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت کہتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکہا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا
کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد کہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرتؐ ہین اور حضرت ابراہیم عؑ مین
بہت مشابہت تہی اور دیکہا مین نی جبرئیل عؑ کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی
نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل عؑ اکثر
انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی اونہین کی صورت مین آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا
مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاہُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ
فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین
بال ٹیڑہی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد تہی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی
کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر
مراد رکہی ہین سلیی کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی
ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مین نی عیسیٰ عؑ کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور
نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی وسفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کی
اور دیکہا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرتؐ نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ
علامتین اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ملنی سی مخاطب دیکہنی اور پانی آنحضرتؐ کی سی ان کو گئی تہی
ف ع یہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ عؑ کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةٌ اَحْمَرُ

کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ

فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مین نی شب معراج مین موسی ؑ سی پھر بیان کی آنحضرت صلی صفت موسی ؑ کی کہا پس ناگہان دیکھا مین نی کہ موسی ؑ ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علما نی بعضون نی کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یعنی ہلنی والی کی ہی خوف الٰہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی ؑ نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تھی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہ زیر جیم کی اور جیم کی جزم سی بھی پڑہی گئی ہی اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدھی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلا یعنی گھونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہی یعنی مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی ؑ جعد تھی **ت** گویا کہ موسی ؑ مردون شنوءہ کی سی تھی اور ملا مین عیسی ؑ سی میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تھی **ت** گویا کہ نکلی ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتھ صفائی رنگ اور تروتازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ ونیت کی **ت** اور دیکھا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو حال یہ کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سی ساتھ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک باسن دودہ کا اور دوسری مین شراب تھی **ف** ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہ لائی ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی لائی گئی تاکہ ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مین نی دودہ اور پیا مین نی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکھائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر **ف** ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی قوت اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسب اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکھی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیی کہ اگر حضرت ؑ پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بھی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تھی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعدارون اونکی کی اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** ع احتمال ہی کہ مکہ سی مدینہ کو

پہنی یا غلس ہلالیت پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا حضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا اصحاب نی کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرتؐ نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف موسی عم کی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نی رنگ اونکی ہی اور بالون اونکی سی کچھ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد ہیں کہا اونہ گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسی کہ اذان مین رکھتی ہین بلندی آواز کی لیی واسطی ہوئی کی آواز بلند اور زاری و فریاد کی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسی عم اس جنگل مین کہا انہون نی پھر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑکی راہ پر کہ ایک پہاڑ ہی دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہ عرض کیا اصحاب نی یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی کی ہی پس فرمایا حضرتؐ نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس عم کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اور پہنی جبہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تھا یا بسبب انقیاد کرنی زہد کی اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور انکی تبعین کی علما مین سی مانند کسائی وغیرہ کی **ت** مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی **ف** ع ح اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیا سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہی حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل انسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکھنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسی کہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور عبد بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دکھایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خفف علی داود القران فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرء القران قبل ان تسرج دوابہ ولا یاکل الا من عمل یدیہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تھی داود علیہ السلام کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی **ف** ع یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تھی اور کتنی عرصہ مین کسی جاتی تھی لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجرا علی دستی خارج تھا حاصل یہ کہ خرق عادت سی کہ اللہ تعالی اپنی اچھی بندون کی لیی زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی منقول ہی کہ رکاب مین پانوں رکھتی اور دوسری رکاب مین پانوں رکھنی تک قرآن ختم کرلیتی اور ایک روایت مین ہی ملتزم کعبہ سی اوسکی دروازی تک جاتی مین پڑہ لیتی **ت** اور نہین کہاتی تھی داود عم روزی مگر کسب کار ہاتھون اپنی کی سی کہ زرہ بناتی تھی نقل کی یہ بخاری نی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت امراتان معھما ابناھما جاء الذئب فذھب بابن احدھما فقالت صاحبتھا انما ذھب بابنک وقالت الاخری انما ذھب بابنک فتحاکمتا الی داود فقضی بہ للکبری فخرجتا علی سلیمان بن داود فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینکما فقالت الصغری لا تفعل یرحمک اللہ ھو ابنھا فقضی بہ للصغری متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تھی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لی گیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لی گیا بھیڑیا مگر تیری

بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہیں لی گیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح ع یعنی دونوں عورتوں مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی کو لیگیا
بہیڑیا میری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک ان دونوں میں سی چہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ نسلی لڑکی ساتہ موجود کی بدلی مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہو ت پس یہ قضیہ لی گئین وہ دونوں عورتین حضرت داود ع کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان انکی پس حکم کیا داود نی
ساتہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کی کہ بڑی تہی ف ش ع ح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس ادسی کی لیی حکم کیا بموجب قاعدہ شرع کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا لیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہ حکم کیا جیسی کہتی ہین شافعی یا کسی اور دلیل
سی یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود ع کا باجتہاد تہا یا وحی تہا والا اوسکی خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکہتا ت پس نکلین وہ دونوں عورتین اور
آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان ع کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان ع نی یعنی اپنی خادموں سی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اس لڑکی کو درمیان تمہاری ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو اس سی
امتحان کرنا اون دونوں عورتوں کی شفقت کا تہا تا ظاہر ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکی کو رحمت کری تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہی یعنی راضی ہون مین اسپر کہ یہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی مین کہ چیرا جاوی اور مر جاوی پس حکم کیا سلیمان
نی ساتہ اوس بیٹی کی واسطی چہوٹی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ش ع ح یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی اوسمین اور ثابت ہونی
سنگدلی اور عداوت کی دوسری مین اور ظاہر یہ ہی کہ بڑی نی اقرار ہی کیا کہ یہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین
کہ کیونکر سلیمان ع نی نقض کیا داود ع کی حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سی بطریق فتوی اور تقطیع کی تہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہوا انکی شریعت مین واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نی البتہ صحبت کرونگا مین
آجکی رات یعنی شب آیندہ نوّی ۹۰ بیبیوں سی اور ایک روایت مین ہی سو بیبیون سی ہر ایک اونمین سی جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین
یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہ عہد کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سی
فرشتہ نی یعنی وحی لانیوالی فرشتہ نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ انشاء اللہ ف ح یعنی کہو کرونگا مین یہ کام اور یہ مراد پاؤنگا اگر چاہا ہی خدا نی
کرین چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہیں آتی اور خواہش بندی کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہین رکہتی ت پس نہ کہا سلیمان ع نی انشاء اللہ
یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکی کہ بہول گئی ف یہ معنی توضیح شرح نی لکہی ہین اور ملا علی قاری نی کہا کہ نہ کہا بسبب
اسکی وہ سمجہی کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہین دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی بمعنی ترک کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سی
اور سین کی تشدید سی اور یہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان
والوں کی یا ارادہ کیا کہنی کا اور بہول گئی ت پس پہری سلیمان سب عورتوں کی پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اون عورتوں مین سی
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقا ہی ذات محمد صلعم کا اوسکی ہاتہ مین ہی اگر کہتی سلیمان ع انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالی تو ہر عورت سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا مین درحالیکہ وہ سوار ہوتی سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع لیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان عم سی اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیے اوسلیے توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسی کہ قرآن مجید مین ذکر ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کی کرنی کا تو مستحب ہی یہ کہ کہی کر یگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا و تیمنا اور اوس کام کی سہل ہونی کی لیے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی قولہ تعالی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان عم کو کمال قوت و شہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردون کی لیے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے خصوصا حضرات انبیاء علیہم السلام کی لیے **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّاءُ نَجَّارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑہئی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سے اور سہین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سی ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِّنْ عَلَّاتٍ اُمَّہَاتُہُمْ شَتّٰی وَدِیْنُہُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیک تر اور متصل تر ہون لوگون کا ہون ساتہ عیسی بیٹی مریم عم کی دنیا اور عقبی مین **ش** ح یا آغاز اور انجام مین اسلیے کہ نہین ہی درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی عم کی کوئی پیغمبر اور عیسی عم بشارت دینی والی تہی ساتہ آنی آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت صلعم کی تہی اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت صلعم کی ہونگے **ت** انبیاء بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی جدا جدا ہین **ش** ح تشبیہ دی ساتہ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شریعتون کو کہ مختلف اور جدا ہین ساتہ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی کی **ت** اور نہین ہی درمیان ہماری یعنی میری اور عیسی عم کی کوئی پیغمبر **ف** ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہ عیسی کی ہی **ت** نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطٰنُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَہَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کو چبوتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہ دونون انگلیون اپنی کی جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی بیٹی مریم کی **ف** ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم سی ارادہ کیا تہا شیطان نی چبونی کا عیسی عم کی پہلوون مین پس چبوکا پردی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور نہین اونگلی چبوئی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اس سی اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کامل ہوئی مردون مین سی بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون بیبیان اکمل ... ہین تھی کہ فاطمہ اور خدیجہ رض اور عائشہ رض اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہوچکی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رض کی شان مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ ع سیدة النساء اہل الجنة اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ ع کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین اونمین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتھ تخصیص عمومات کی قائل ہون واللہ اعلم اور یہان تخصیص فضیلت عائشہ رض کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ رض کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر **ف** ع مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنی مریم و آسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اوس زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ روٹی توڑ کر شوربا اوسپر ڈال دیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تفضیل کی درمیان عائشہ رض اور خدیجہ رض اور فاطمہ ع کی پس کہا سبکی نی کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رض سی یہ کہ عائشہ رض بعد خدیجہ رض کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ ع افضل ہین خدیجہ رض اور عائشہ رض سی اور سوال کیی گئی سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہ ہی کہ فاطمہ ع بنت محمد ص افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ رض پہر عائشہ رض **ف** مؤلف کا جاننا چاہی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا ع سیدة النساء اہل الجنة کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجة الکبری اور خدیجة الکبری رض افضل ہین حضرت عائشہ رض سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع افضل ہین خلفاء اربعہ رض سی باعتبار جگرگوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رض افضل ہین حضرت فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسی کہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتی ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ بجہت باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا ع سی نہ باعتبار فضیلت جگرگوشہ ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ع ہی کی ساتھ مخصوص ہی اسلیی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی باتون مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجة الکبری رض اونکی باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر** حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِیَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریة ہی یعنی یہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت ص کو آپ نی فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن الکریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہوچکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلعم نی
کہ تھا عما مین **ف** ع کہا علما نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوس سی
یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف **ت** نتہی نیچی اوسکی ہوا اور نتہی اوپر اوسکی ہوا **ف** ع کنایہ
ہی اسکی طرف کہ نتہی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شی کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کی اسلیے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ساتہ ہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ این کان عرش بنا اور اسلیے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نتہی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن** العباس بن عبد المطلب

زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم فمرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان
قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ
واما اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ
بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین سماء الی
سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک رواہ الترمذی وابو داود

اور روایت ہی عباس رض بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نتہی اور حدیث
ابی ہریرہ رض کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی **ت** حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین **ف** ع یعنی اوسوقت اور احتمال کہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا **ت** پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام کہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کچہ اوپر ستر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان **ف** ع یعنی اس ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی **ت** بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی **ف** ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی نیچی
ایک دریا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی **ت** پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکرون کی مسافت درمیان کہرون

اونکی کی اور کونون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی ا... آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش اس
مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف ح ع یعنی باعتبار علو ومرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار
اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور وراء کل کی ہی جیسی کہ قرآن میں فرمایا واللہ من ورائہم محیط
پس معنی یہ ہوی کہ وہ بڑا ہی عالی شان وعظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات
کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تاوہان سی بھی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی متوجہ
کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ
وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ
بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا
وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکی ہوئی اہل
عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت
وتعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجھ پر ف ع
یعنی اللہ سی فریادرسی چاہتی ہین تجھ پر امین کہ شفاعت کر تو ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہر گاہ
کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی
لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی ت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی از راہ تعجب کی
مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب وغضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب وغضب کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین ف ع ایسی کہ صحابہ سمجھی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت کو غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا
اوس گنوار کی طرف ت پھر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل وغافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ
خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بہت بڑا ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای تجکو آیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوپر آسمانون کی اس طرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی
اور سمجہانی صورت اوسکی ساتھ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسی چہائی زمین پر اور تحقیق عرش
باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب عظمت الٰہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابو داؤد نی

ف ح یعنی عاجز آتا ہی عرش بسبب ہیبت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری سی کہ بہاری سواری سی چرچراتا ہی بولنی لگتا ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب عظیم الشان ہوا اوسکی شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرانا چاہیی **وعن** جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذن لي أن أحدث عن ملك من ملائكة الله من حملة العرش أن ما بين شحمة أذنه إلى عاتقه مسيرة سبعمائة عام رواه أبو داود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتون سی جو اوٹھانیوالی عرش کی ہین یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** زرارة بن أبي أوفى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجبرئيل هل رأيت ربك فانتفض جبرئيل وقال يا محمد إن بيني وبينه سبعين حجابا من نور لو دنوت من بعضها لاحترقت هكذا في المصابيح ورواه أبو نعيم في الحلية عن أنس إلا أنه لم يذكر فانتفض جبرئيل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سی ہین قاضی بصرہ کی تھی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سی ہین ابن عباس اور ابو ہریرہ رض سی سماع رکھتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تھی آیت فاذا نقر في الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ھ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ تھی مری عثمان رض کی زمانہ مین **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل ع سی کہ کیا دیکھا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالیٰ کی دار البقا مین اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالیٰ کی ہوگی یا نہین پھر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل ع ماری ہیبت کی **ت** اور کہا ای محمد صلعم بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالیٰ کی ستر پردی ہین نور کی **ف** ع یہ عبارت ہی اللہ تعالیٰ کی کمال سی اور جبرئیل ع کی نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل ع کی ہی مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتہ صفت کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردی آئی ہین پس ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو **ت** اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت مین ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله خلق إسرافيل منذ يوم خلقه صافا قدميه لا يرفع بصره بينه وبين الرب تبارك وتعالى سبعون نورا ما منها من نور يدنو منه إلا احترق رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ نی پیدا کیا اسرافیل ع کو اس حال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین اوپر دونون پاؤن اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہین اوٹھاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع ح یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹھاتی نگاہ صور سی اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہنچنی صور کی کہ شاید ابھی حکم آپہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالیٰ کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی ایا اون ستر پردون مین سی کوئی

نور کہ قریب ہوں اوس سے اسرافیل فرشتہ اگر جل جاوے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق الله آدم وذريته قالت الملائكة يا رب خلقتهم يأكلون ويشربون وينكحون ويركبون فاجعل لهم الدنيا ولنا
الآخرة قال الله تعالى لا أجعل من خلقته بيدي ونفخت فيه من روحي كمن قلت له كن فكان رواه البيهقي في شعب الإيمان
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی
کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کھاتی ہیں اور پیتی ہیں اور جماع کرتی ہیں یا نکاح کرتی ہیں اور سوار ہوتی ہیں یعنی جانور پر جنگل میں اور کشتی پہ
دریا میں پس گردان واسطے انکی دنیا اور ہماری لیے آخرت **ف ع** یعنی جو کچھ بہرہ مند ہیں اور ہم محروم ہیں اوسکی لذتوں سے انکی لیے یہ دنیا بطریق
دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیے نعمتیں آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم میں اور اونمیں اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکی لیے زیادتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے نہیں گردانونگا میں عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اوسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی بغیر
واسطے کسی کی بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال وجلال کی اور پہونکی میں نے
اوسمیں روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا میں نے اوسکی لیے یعنی پیدا کرنے میں ہو تو پس ہو گیا کہا فتح طیبی نے یعنی نہیں برابر ہو سکتا بزرگی میں وہ شخص
کہ پیدا کیا میں نے اوسکو بذات خود اور نہیں سونپا میں نے اوسکی پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پہونکی میں نے اوسمیں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں
اور اولاد اونکی ساتھ اوسکی کہ ہوا مجرد امر کن کی کہ وہ فرشتے ہیں اور اضافت روح کی اپنے نفس کیطرف بزرگی کی لیے ہے جیسے بیت اللہ میں کہا
ابن ملک نے یعنی نہیں برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے اور منزلت اوسکی اعلی ہے اور یہ منجملہ دلیلوں
اہل سنت کی سے ہے اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس ہوئے دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کی اور بچنے کی معصیت سے پس جو کوئی دونوں کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین میں
اور جسنے اعراض کیا دونوں سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین میں **ت** نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہیں بزرگتر ہیں اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی
بعضی فرشتوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف ع** یعنی خواص فرشتوں سے یا اونکی عوام سے کہ جو برگزیدہ ہیں اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عام اونکی ہے
مراد ملائکہ سے بھی عوام اونکی ہیں کہا محی السنہ نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہیں خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پہ تہی اور پوشیدہ نہ ہو یہ کہ مراد خواص مومنین سے
رسل اور انبیا ہیں اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہیں اولیا میں سے مانند خلفا اور تمام علما کے
اور تفصیل اولی ہے اجمال بعض اونکی سے اس کہنے میں کہ بشر افضل ہے ملک سے اور حدیث المؤمن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ میں دو سندوں سے آئی ہے
وعنه قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فقال خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال
يوم الأحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الأربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس
وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق وآخر ساعة من النهار فيما بين العصر إلى الليل رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نے مٹی دن ہفتہ کی **ف ع**

اور یہی معمول اس کی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو خفیۃ الاصلی کہتی ہین سب وہ اقوال کی کی ہین ہر ایک ہین منافی ہی یہ قول اسد ...
خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین
بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی **ف** ح مسلم مین لفظ نور کا ری سی پایا ہی اور یہی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور صحول
معتمدون مین ری سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچہلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچہلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون
ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم ع کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کی درمیان
عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدائش سب کی اوسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو
اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهٗ
اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا
الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تھی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت نی
یہ عنان ہی **ف** عنان اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہ ابر روایا زمین کی ہین **ف** ح روایا رے مہملہ سی جمع
راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سی پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابر کو ساتہ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر
زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف**
ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کی کہتی ہین مطر نا بنوء کذا مینہ برسائی گئی ہم بسبب فلانی
منزل ستاری کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف** ع یعنی نہین یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سی کچہ اور نہ عبادت کرتی ہین

اوسکو بلکہ پہنچتی ہیں بیتون کو اسکی بین سعادت ہی و ناشکری کرتی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور وہ مدحت یہ دیتم

دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو سے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا اصحاب نے اللہ اور
رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے بیشک تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان
دنیا کا اور بعضون نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نے نگاہ رکہا ہی اوسکو گرنے سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو
ساتھ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتھ موج کی بہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی
ویسی ہی آسمان بہی معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نے کہ آیا جانتی ہو تم کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان
ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی بہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے اسیطرح
یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور بیچ کا فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر ان مذکور کی کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان
سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا اصحاب نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر
فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون
زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین ہی فاصلہ پانسو برس کا
ف ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون
کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور آیتین ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ ہی زمین کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور اور زمینون سی سروکار نہین رکہتی بخلاف آسمانون کی
کہ سب سی فیوض اور آثار پہونچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد ص کی اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر چھوڑو تم
رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو
ترمذی نے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی
چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور
اسی لیی کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تہ مچھلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر پھر
پھر پڑہی آنحضرت نے یعنی استشہاد کی یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کی لیی یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر
ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑہنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی

اوسکی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر شامل علم اللہ تعالی کو سمجھا ... اور قدرت اوسکی بھی کہی سو الاول

والآخر یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ ہی اور ... اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہ

باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سی کہا انہوں نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا

غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ

نہین ہی فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ علما ہی اور ساوای سوای اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی ترجمہ اوسکا

علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہہ ہین والا یہ صفات حق ہین کہ کافی نہین ہیا

اور خدا ساتہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا **ف** م الرحمن علی العرش استوی

وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا و لیکن حقیقت مین کنایہ ہی اور مراد ہی غلبہ سلطان اور عظمت اور قدرت

وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول ادم ستین ذراعا فی سبع اذرع عرضا اور روایت ہی اوسی

سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہہ ہاتہہ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتہہ **ف** ع ح ذراع زیر کی کہنی

کی سہری سی بیچ کی اونگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہی لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتہہ سی آدم کا ہاتہہ ہی یا ہاتہہ اوسوقت کی لوگون کا اولا

یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتہہ ہی ایسی کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساٹہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت چہوٹا ہی

بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید **وعن** ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول

قال ادم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا

وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون

الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کونسا

انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام

کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اوپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچہہ اوپر دس

ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول

ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت **ف** ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول

مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی عام ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو

یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کی تعیین عدد انبیا سی منع کیا ہی علمانی

بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وعن** ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح

فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثۃ احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہہ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی

پس نہ ڈالین موسی عنے تختیان کہ اونمین توریت لکہی تہی یعنی بسبب تاخیر کرنی خبر کی اونمین اسی تاخیر کی باعث [illegible]
تختیون کا پہر جبکہ موسی قوم مین آئی اور آنکہ سی دیکہا جو کچہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی بچہڑا پوجا اور ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کی اور ٹوٹ گئین
تختیان ف ع یعنی بسبب نہ دیکہنی کی ڈالدین اونکو بسبب غصہ کی اور اونکی ڈال دینی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ یہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس
جب اونہون نی اختیار کیا کفر ڈالدیان تو نہ فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین تمیون

حدیثین احمد نی

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہو جیو اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مؤلف نی کچہ اونمین سی لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی صراحۃً نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد
ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کی باپ اوس طبقہ مین تہی
اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمعیل عم کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اوسی قرن مین
کہ ہوا مین اوس سی ف ع ح اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہ اونکی اہل کرم کی ہین گر بہ
نہ اعتبار دین وایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ
مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اونہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالی نی چن لیا
کنانہ کو اولاد اسمعیل عم سی گو چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب
نی مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نی اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرشہ مشہور ہی کہ
قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباس رضی سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا کہ دریا
مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی
اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم
سی اسمعیل عم کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سی بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبداللہ
بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وعن ابی ہریرۃ قال [illegible] وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ
[illegible] القبر واول شافع واول مشفع [illegible] ریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین

دن قیامت کی **ف** ع یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرتؐ سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید روز قیامت کی یہان اسلیی لگائی کہ اوس دن ظہور حضرتؐ کی سرداریکا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی۔ یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور یہان سی آنحضرتؐ کی بزرگی فرشتون پر بہی لازم آئی از بعضی حدیثون مین آنحضرتؐ کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰؑ اور یونسؑ پر جواب اوسکا او پر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کہ پہٹی انکی قبر یعنی پہلی قبر سی مین ہی اوٹہایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع پس آیت دلیل ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین ازروی تابعون کی قیامت کی دن **ف** ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی تفضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی خط وافر ہی اس لیی کہ اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری ہین **ت** اور مین اول شخص ہونگا کہ کہٹکہٹاؤنگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواؤنگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پہر کہلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کیا گیا ہو مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین لینی اپنی امت کی گنہگارون کی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلندی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین ازروی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہر نی لگی اوسکی دیکہنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہ میری دیوار

اور ختم کیگئی رسول ساتہ میری اور ... مین ہی پس مین ہون خشت اور ... اور مین ہون ختم کرنیوالا نبیون کا ف ع

انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب انبیا پیدا ہوچکی تو پان بن گیا

ہوا لیکن کچہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت صلعم کی وجود با جود سی پوری ہوی اور آپ خاتم النبیین ہوی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ

الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سی اسقدر کہ مثل اوسقدر کی

ایمان لاتی اوسپر بشر **ف** ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہی کہ اظہار معجزہ بآن کیف نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر انکی بعد

منقطع ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوسوقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور

مردونکو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہی مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ ع کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو

عاجز کیا اسیطرح ہماری آنحضرت صلعم کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سی اہل عرب

کہ سب اسکی آگی اچہی اچہی دعویدار مغلوب ہوی اور کچہ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا **ت** اور بیشک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون حی کہ

وحی کی اللہ نی میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق الیقین کی پس امید

رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہونا

اسلیئی کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا

فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ

وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی مجہسی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنی سی ایک مہینی کی مسافت سی

یعنی میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کہ اتنا فرق مجہہ مین اور اونمین ہوتا ہی

اور بہ مارے رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف** ع یعنی سوای حمام و مقبرہ

کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہوچکا جس جگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوای ایک جگہہ معین کے

کہ عبادت خانہ اونکی تہی نماز درست نتہی اور آگی سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری ملت الٰہی درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسی کہ

فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سی کہ اوسپر نماز وجب ہوا اور وقت آجاوی اور پانی ملی نہین تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال

کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہسی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹہا

کرتی اور آگ آسمان سی آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والون کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہماری آنحضرت صلعم کی لیی مخصوص ہوا پانچوان

حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سی جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لی لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ

شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ سی پہلی اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اور نہین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کی مگر بہیجا ... بازن کی طرف

بعد اون کی ہوا ہی تعرض ... **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء
بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی
الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین پیغمبرون پر
سات چہہ خصلتون کی **ف** ع پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اونکر آپ مخصوص وممتاز ہین بہت ہین
بیشمار ولیکن بعضی اونمین سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہی **ت** اور دیا گیا مین کلمی جامع **ف** ع یعنی

کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار موتمن اور مانند
انکی کی کہ ہر ایک بہت سی معنون کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی
کہ تہوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام
اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتہ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری
لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بہیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتہ نبوت نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی وحی منقطع ہوئی
اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی بہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا بہی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعنہ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ
الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹہایا گیا
اور بہیجا گیا مین ساتہ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتہ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکہتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی
کنجیان پس کہی گئین میری آگی **ف** ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانون کا نکالنا
یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ
الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ
فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ
اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ
وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ بَعْضًا وَیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بی شک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی
کر دکہایا پس دیکہا مین نی اوسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکہی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچی اوسکی بادشاہی اوس
مسافت کو کہ اکہٹی کی گئی میری لیی زمین سی یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیی گئی میری لیی دو خزانی سرخ
اور سفید **ف** ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو
بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مین نی مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتہ قحط عام کی

جمع ہوئی کی ہو سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن غلبہ اونکی ہو ... ورسب کو ہلاک کرڈالی اور بیشک فرمایا میری رب نے ای محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلا شبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیے یعنی امت اجابت کی لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتھ قحط عام کی اور کیہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانون کی پس ہلاک کرے وہ جگہہ زندگی بودباش کی اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہون اونسے لڑنی کی لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضی بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنی کافرون کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکین گے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسطرح قضای ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوے **وَعَنْ** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر **ت** ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور اب تک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہے **ت** پس آگئے آنحضرتؐ مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنے بہی پڑہین حضرتؐ کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرتؐ نے اپنے رب سے بڑی سی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مین نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنی پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کی سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بہی عنایت ہوئی مجھی اور مانگا مینے یہ کہ نہ گردانے آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو **ف** ح اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہا اونہون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مین نے مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑہی ہے یا آنحضرتؐ سے یا بعضی اہل کتاب سے جو ایمان لائے تہی سنی ہے اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سے کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہتی تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرتؐ کی حدیثین اور یہی کثیر الاحادیث مین جیسے ابوہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرتؐ کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرتؐ توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین ای نبی تحقیق

بہیجا ہی مجکو تا پہ امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ امیوں کی
امیون کی ف مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکھنا اکثر نہین جانتی تہی یا ایسی کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور
تخصیص عرب کی ایسی ہی کہ آنحضرت انہین مین سی ہین اور انہین مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون
شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی
قوم کی ہی برباد ہوتی اور عذاب کی اوترنی سی اوپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم و
انت فیہم ت تو بندہ خاص ہی میرا ای محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مین نی
تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کا بار اپنی تو نی مجہی سونپی اور ہلا اپنی زور اور طاقت پر بہروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہین بد خو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور
نہ غل مچانی والا بازارون مین ف تخصیص بازارون کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دفع کرتا بدی کو بدی کی ساتھ
یعنی جو اوسکی ساتہ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہین دیتا لیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانکتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہے
اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اونکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتہ اسطرح کی کہ کہین نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور یہانتک کہ کہولی خداتعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کی آنکہین اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ
مین ہین نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس
حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہی عبد اللہ بن عمرو سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ
نحن الآخرون گا ہی بیچ باب جمعہ کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ
رَغْبَۃٍ وَّرَہْبَۃٍ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ
فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ
بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی
دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی مین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا
تہا ایسی نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین مین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دیگئی
ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی
نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہ درجا مانگا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی
نہ دی ایسا کہ وہ بالکل ہلاک کر ڈالین اور دفع بالاکفر کا چاہتی ہین آپس کی دشمنون سی یہ بات نہین ہوتی ایسا ہی دی مجکو اور مانگا مین نی کہ نہ چکہاوی
اونکی بعضون کو بعضون کا عذاب یعنی آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک کرین ایک دوسری کو پس منع کی مجکو نقل کی ترمذی اور نسائی نی **وَعَنْ**
اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوْ
عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَہْلِکُوْا جَمِیْعًا وَّاَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَہْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی

تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم سبھی جیسی بہت سی امتین ہلاک ہوئین دوسری یہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر بتحقیق اگر وہ غالب

ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہی حضرت عمر رض سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک

گروہ میری امت مین سی غالب رہی گا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ

میری امت مین سی قائم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہونچا سکی گا اونکو مخالف اونکا تیسری یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہ دلیل

اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع نہ کری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سی

اور دوسری اونکی دشمنون سی ف ح تورپشتی نی کہا اسکی معنی یہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سی ہلاک استیصال

بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین او رطیبی نی کہا ظاہر یہ ہی کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی

کہ نہ اکٹھا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپس مین بھی لڑائی کرین اور کافرون سی بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ

ابو داود نی وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ

فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ

جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصہ مین بھری ہوئی پس گویا کہ عباس نی سنا تھا کافرون کا

کچھ طعن ف ح آنحضرت صلعم کی شان مین کہتی تھی آنحضرت سی زیادہ مستحق تھی ساتھ نبوت کی کبرای عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر

کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اور ون سی ت پس کھڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پھر فرمایا

کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین

محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت

یعنی جن وانس پس مجھی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ

عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین گھرانون

مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی ترمذی نی

ف ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کی اور کتاب کی یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل

سی معلوم ہوتا ہی اور یہ بزرگی نبیون کی لیی لازم رکھنا اونکی گمان پر کہ کہتی تھی کیون نہ اوترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر کہ نہ

نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ

من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ

قال

ثابت ہوئی تہی اس وقت مین آپ نبوت اور مامور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی نبی میری ہی اور اس حال مین کہ آدم علیہ السلام درمیان روح اور بدن کی ہی یعنی
یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا ابہی جان اوسمین نہ آئی تہی یعنی یہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی کی بدن سے یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے
وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان
آدم لمنجدل في طينته وساخبركم باول امري دعوة ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رات حين وضعتني وقد
خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام رواه في شرح السنة ورواه احمد عن ابي امامة من قوله ساخبركم الى اخره
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکہا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا
نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اوس حال مین کہ تحقیق آدم علیہ السلام البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنی مٹی گوندہی ہوئی مین **ف** طینت گوندہی ہوئی مٹی
اور خلقت اور جبلت کی بہی معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوس حال مین کہ آدم علیہ السلام درمیان آب وگل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا
بن نہ چکا تہا اور روح اوسمین پہونچی تہی بیان کرتی ہین علماء کہ آنحضرت صلعم کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیاء کی
نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون
مین جیسا کہ وارد ہی لکہنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حورعین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختون کی
اور درخت طوبی کی اور فرشتون کی آنکہون اور بہون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت صلعم کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت
کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم **ت**
اور اب خبردون مین تمکو ساتہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی **ف** ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور دعا کی قربی
میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم
اسپر دلالت کرتی ہی **ت** اور نیز بدستور اول امر میرا خوش خبری دینا عیسی علیہ السلام کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو **ف** ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو
دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ
آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت
تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس
امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر
یہ قول حضرت صلعم کا **ت** اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی **ف** ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی
کہ آنحضرت صلعم کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایاں ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت کی
نبوت ما بین مشرق اور مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی **ت** نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہ اسناد
اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ

آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعیدؓ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ع
بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجالانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور طیبی بہی کہتا ہین
کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد کہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتھ مین
ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اونہین فخر سی کہتا مین مراد نام و نشان ہی اور یگانہ ہونا آنحضرت کا حمد مین
ہی اوس خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کھڑا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کو حمد کی ساتھ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمدؐ اور احمد ہی
اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود
ہونگی اور حمد الہی کی ساتھ دروازہ شفاعت کا کہلواوینگی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اونہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن
کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈہونڈہینگی اور میری تابع ہونگی ف ع اس جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ
آنحضرتؐ کو ظاہر کا بہی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سردارون کی لیے ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء حمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون کہ
کہ پہٹی اوسی زمین یعنی اول قبر سی مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی بطریق تحدیث کی

وعن ابن عباسؓ قال جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون قال بعضهم ان الله اتخذ ابراهيم خليلا وقال آخر موسى كلمه تكليما وقال آخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال آخر آدم اصطفاه الله فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجي الله وهو كذلك وعيسى روح الله وكلمته وهو كذلك وآدم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيامة تحته آدم فمن دونه ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيامة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين على الله ولا فخر رواه الترمذي والدارمي

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہا کہ بیٹھی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین نکلی آنحضرتؐ گہر سی یہانتک کہ جب نزدیک ہوئی
اونسی سنا اونکو کہ آپس مین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیمؑ کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسیٰؑ سی خدا تعالی نی
باتین کرین اور اورون نی کہا پس عیسیٰؑ کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتھ بی اسباب مقرری کی پیدا ہوئی اور پنگوڑی مین باتین کین لڑکپن مین
لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اونکی مان کی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سی عیسیٰ پیدا ہوئی اور بہی اونکی
روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اورون نی آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہائی
اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس یکایک آ گئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق سنا مین نی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور ہین وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسیٰؑ ہمراز ہین
خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسیٰؑ خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہی ہین اور آدمؑ کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسی
ہی ہین خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علماء نی کہ حبیب دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین
پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیاء اور رسول بلکہ تمام ایمان والی بہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اس جگہہ کلام کیا ان تینون اعلیٰ

اور خاص دوستون مین سی اپنی اتخذ اللہ خلیلا فی کہا خلیل وہ دوست ہی اپنی حاجت کی لیے اور حبیب وہ دوست ہی بلا غرض اور شبہی یہ دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلا دینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرینگی جب کہول دیگا خدا تعالی میری لیے
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتہ فقیر مسلمان ہونگی
اور نہین فخر ف یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا اغنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سی نہ غیر اوسکی سی اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو حال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرت نی اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکہی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیے حق تعالی نی انبیاء و اولیا کی لیے مقرر رکہی اور اور دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین تنگی کا فر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگتر اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیاء ہین **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ
وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم
بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی ح اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پچھلی
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتہ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجسی یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتہ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکہیڑ ڈالیگا اونکو
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
دارمی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع
ولا فخر رواہ الدارمی ح اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین پیشوا رسولونکا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ پیچھی میری آوینگی بہشت کو
یا حشر کی میدان مین نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیونکا اور نہ کچھ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون
نقل کی یہ دارمی نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا
وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون

لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اوٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطیب یعنی بولنے والا ہونگا جسوقت چپ رہین گے وہ **ف** ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کر سکین گے اوسوقت مین اونکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اوسوقت کلام کر سکونگا اوس مقام مین ثنا اور کوئی جتنے کہ بڑے بڑے انبیا ہیں ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سواے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سے هذا یوم لاینطقون ولایؤذن لهم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین **ت** مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین **ف** ح ع یعنی جب غالب ہوا و پر نا امیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے **ت** بزرگی اور بزرگی و نیز اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اوسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کی نزدیک **ت** خصوصا اوسدن گرد پھرین گے میرے اور خدمت کرین گے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہین پوشیدہ **ف** ح تشبیہ دی حورونکو ساتھ انڈون شترمرغ کی کہ محفوظ ہوتے ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتھ اور نظر کی پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسے موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسے ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلے ہوئے حاضر ہونگے **وعن** ابی هريرة

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري رواه الترمذي وفي رواية جامع الاصول عنه وانا اول من تنشق عنه الارض فاكسى

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کی دہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے عبارت زیادہ ہے کہ مین پہلا اونشخص ہونگا کہ پھٹے اوسے زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنہ** عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال سلوا الله لي الوسيلة قالوا يا رسول الله وما الوسيلة قال اعلى درجة في الجنة لا ينالها الا رجل واحد ارجو ان اكون انا هو رواه الترمذي

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ **ف** ع یعنی جو کہ ذکر کیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کی ہے خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا لیے کہ فائدہ پاوے امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگے ہر ایک اونمین سے اپنے یار کی لیے دعا **ت** کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد **ف** ح یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندیکا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی بن کعب عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال اذا كان يوم القيمة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر رواه الترمذي

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگی مین اونکی طرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا یعنی فخر کی کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیی دوست نزدیک ہین نبیون سی اور تحقیق میری دوست اور قریب باپ میری اور دوست میری پروردگار کی یعنی ابراہیم ہین پھر پڑہی انحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکی ساتھ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہ ہی یعنی انحضرت کہ مامور تہی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانون کا اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بہیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچھی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچھی کامون کی یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی کی اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلاۃ اذا جاء وقتہا یتأزرون علی انصافہم ویتوضؤن علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلاۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی النحل ہذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی اور اہل کتاب کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتا ہون ہم یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی **ف** ح ع بادشاہی سی مراد ہی دین ونبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی انحضرت کی ساری جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی کی اور ایام خلافت اونکی کی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرین گی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہر حال حمد وشکر کرینگی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جب مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین نیچی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوی چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع وغروب وزوال کا دہیان کہین گی نماز وعبادت کی وقتونکی لیی اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچھی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرینگی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورتمین یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتہہ اور پاون اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کری

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اوقات کو بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صفت اونکی قرآن ہین اور صفت اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر
کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور
تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑہنی ہین جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسیٰ بیٹی مریم کی دفن کیے جاوینگے
آنحضرتؐ کی ساتھ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رضؓ کی حجری مین کہ جہان آنحضرتؐ
مدفون ہین ایک قبر کی جگہ یہان نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کے
دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسکا یہ تھی اور خبر دی ہی بعضون نی جو کہ حجرۂ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکھین اونہون نی تین قبرین اس طرح
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکرؓ کی متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرتؐ کی اور سر عمر رضؓ کا مقابل
پشت ابو بکر رضؓ کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رضؓ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰؑ بعد اوترنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہانسی پہر آوینگی
اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگی حجرۂ شریفہ مین حضرت عمر رضؓ کی پہلو مین پس ہونگی
وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا
عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ
فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ
قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالیٰ نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر
کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالیٰ نی آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رضؓ نی کہ یون فضیلت دی
کہ بیشک اللہ تعالیٰ نی فرمایا فرشتونکو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم
دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ع یعنی پس حق تعالیٰ نی فرشتون کی لیے اسطرح کا سخت اور دبدبہ اوپر دی
کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اوپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق
ہمنی کھولدی تیری لیے دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کھولدینا کہ سمجھا اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالیٰ گناہ تیرے
جو پہلے گذری اور جو پیچھی آوین **ف** ع اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا
ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچہ کری تو تجہپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام
بی گناہ ہوت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیاء پر کہا ابن عباسؓ نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیاء پر فرمایا اللہ تعالیٰ نی اور نہین
بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

ف اور خاص کر ان آدمیون کا آیت مین ذکر ہی کہ وہ اشرف مخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون ہی کی ہی تخصیص عرب کی یا بعضی اہل کتاب کی جیسا کہ کہتی تھی باطل ہو جاتی اور ایسی آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرتؐ نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذرٍّ الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاریؓ سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا تم نی یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اونپر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ جہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ سبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرتؐ نی پس کہا ایک نی اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بیشک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بھا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرتؐ پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ ہت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہی کہ آنحضرتؐ کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرتؐ کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبدالمطلب نی رکہا اور جب لوگون نی کہا کسیی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی تاکہ خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین اور آیا ہی کہ عبدالمطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون نی کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی میں اور صف اونکی نماز میں برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہیں کافرون سی لڑنی کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتی ہیں شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی میں جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن** عبد اللّٰہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی ابن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توریت میں صفتیں آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی آنحضرت کی ساتھ اونکی حجری میں کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویوں میں سی ہیں تحقیق باقی رہی گھر میں یعنی عائشہ رض کی حجری میں کہ جہاں آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ وہاں نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی میں وہاں باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا اوسیکا یہ تھی اور خبر دی ہی بعضوں نی جو کہ حجرہ شریف میں داخل ہوئی ہیں کہ دیکھیں اونہوں نی تین قبریں اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اوسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد ٹھہرنی اپنی کی زمین میں حج کرینگی اور وہانسی پھر آوینگی اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹھا کر لیجاوینگی مدینہ میں پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریف میں حضرت عمر رض کی پہلو میں پس ہونگی وہ دونوں صحابی بیچ میں دو نبیوں کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان اللّٰہ تعالی فضل محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللّٰہ علی اہل السماء قال ان اللّٰہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللّٰہ تعالی لمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال اللّٰہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللّٰہ من یشاء الایۃ وقال اللّٰہ تعالی لمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہوں نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتوں پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس رض نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتوں میں سی تحقیق میں معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی میں دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہیں ہم ظالموں کو جو حد سی گذریں **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتوں کی لیی اسطرح کا سخت اور دبدبہ او تہدید کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کھولدی تیری لیی دروازی برکتوں اور بزرگیوں کی صاف کھولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلے گذری اور جو پیچھے آویں **ف** اس آیت میں تاویلیں بہت ہیں اور سب توجیہوں میں یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہوں آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہیں تو کہتی ہیں ہمنی سب تیری گناہ بخشدی جو کچھ کری تو تجھ پر مواخذہ نہیں اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہیں بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت لو

یعنی ... یہ مضمون ... رسول کی ... اللہ تعالیٰ نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف ...

ف: اور خاص فخر کرنا آدمیون کا اس آیت مین اسلیئی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اس آیت مین تسلیم اور تسلی ہی تخصیص عرب کی جیسا
بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاتی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بھی **وعن** ابی ذر
الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء
مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال
فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم
ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما
لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحاء مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترا
ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین
اونکی ساتھ پس غالب آیا مین اون پر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ سو اون پر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھ پس
تولا گیا مین اونکی ساتھ بہی سو اون پر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ جہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ جہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھ تو بی شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا
بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ ہتی پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر و سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب لوگون نی
کہا کسیلئی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا او نہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالیٰ آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین اور
آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی
اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی
کہا او نہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین اسلیئی

محمد ﷺ نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہؓ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اوسکا محمدؐ رکھیو
اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمدؐ
ہو چار شخصوں نے اپنی بیٹوں کا نام محمد اسی آرزو میں رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت ﷺ کی نام سے پہلے نہیں ہو سکتے
کیونکہ آنحضرت ﷺ کا نام سنکر یہ نام رکھتی تھی آور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرت ﷺ کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نے
ننانوے 99 نام جمع کیے ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علا نے تیس ۳۰ نام اپنی نامون مین سے اپنی حبیب کی لیے خاص کیے اور
بعضون نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت ﷺ کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بھی آئی ہین اور
قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سے ہین کہا بعضی صوفیون نے کہا ہے کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بھی
ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت ﷺ کی نامون مین تالیف کی ہے اور طیبی نے یہ باب نام کہیں
اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرت ﷺ کی صفات سے بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت ﷺ کی
اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد و انا احمد
و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ
روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے کہ تحقیق میری لیے نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ﷺ ہے اور دوسرا احمد **ف** ح بعضی روایتون مین
محمود بھی آیا ہے اور مشتق حمد سے ہین محمود و تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد ﷺ بہت تعریف کیا گیا بے حد و بے شمار اور احمد سب سے زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسے مقام محمود مین ہوگا اور کھڑا ہووے
اونکی لیے لواء حمد اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہے کہ اوٹھائی جاوین گی اور جمع کیے جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سے اوٹھونگا پھر اور لوگ میری پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب
وہ ہے کہ نہووے پیچھے اوسکی کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح عاقب کے معنی ہین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان پیچھے آنیوالا پیغمبرون کے **وعن** ابی موسی الاشعری
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر و نبی التوبۃ
و نبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیے اپنی ذات
شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد ﷺ اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا
ف ح یعنی ساری خلقت نے آنحضرت ﷺ کی ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت ﷺ کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتی تھی اور زبان
کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تھا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف
مین وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون
کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش و لعنھم یشتمون مذمما و یلعنون مذمما و انا محمد رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالی نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین
مذمم کو اور مین محمد ﷺ ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت ﷺ کو مذمم کہتی تھی کہ معنی مین نقیض محمد ﷺ کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور بعض طعن کرتی سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن مذمم کو کرتی ہین اور مین مذمم نہین ہون کیا ہی اللہ تعالی نے
اونکی بدکہا سی بچایا مجکو یہ نقل کی ہی بخاری نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط
مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجھہ
مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمامۃ یشبہ جسدہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب مین اور
جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی **ف** ح اسلیے کہ تیل لگانی سی
بال مجتمع ہوجاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سی اور
آنحضرت کی سر اور ڈاڑہی مین سفید بال بیس سی زیادہ نتھی بڑہاپی مین اور بعضی روایتون مین اس سی بہی کم آئی ہین ترجمہ اور تہی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی **ف** یعنی ڈاڑہی
آپکی گہنی تھی ہلکی نتھی جیسا اور روایت مین کث اللحیہ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی مین کچہ ثابت نہین ہو اور صحابہ عظام سی دراز ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی ڈاڑہی لمبی چوڑی
تہی اور ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکہتی تھی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سی کم رونہین اور زیادہ مین روایات اور آثار مختلف آئی ہین **ت**
پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہ موہم تہا
طول کو بہی کہا جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد **ف** ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی مثل القمر
اور ایک مین آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک حدیث مین
آیا ہی کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہ تشبیہین لوگون نی
اپنی فہم کی موافق توصیف کی دی ہین ورنہ آنحضرت کی جمال با کمال کی ابہت وجلالت اور حسن ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکہتی **بیت**
کسی بحسن ملاحت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد + ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی + یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد + صلی اللہ علیہ وسلم
علی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی وہم جاتی اسکا
اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم
علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ **ت** اور دیکہا مین نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر
بائین شانہ کی پاس تہی **ت** مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہ اور تمام اعضا کا سا
اوسکا بہی رنگ اور آب وتاب تہا نہ داغ تہا بطور برص کی جاننا چاہیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا
تہا بلند تر تمام اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی اور نبوت کی بہ سببی تمام ہونی ایک کارکی بات کی زیر سی یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین
ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت
دیتی تہی تو یہ پتا بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نتہا کہ اوسکی ہاتہ
ہاتہہ مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تہا دونون شانون کی درمیان ہین اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر ہوتی ہی
تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین

لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی اوسکی تھی سواے حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن سرجس
قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأكلت معه خبزا ولحما أو قال ثريدا ثم درت خلفه فنظرت إلى خاتم النبوة
بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآليل رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکھا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتہ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچھی پس دیکھا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹھی کی یعنی
ہیئت مٹھی جیسی کہ او پر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اور اوسپر تل تھی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** أم خالد بنت خالد بن سعيد
قالت أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال ائتوني بأم خالد فأتي بها تحمل فأخذ
الخميصة بيده فألبسها قال أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال يا أم خالد هذا سناه وهي بالحبشية
حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دعها رواه البخاري اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک
کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھ مین
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تھی پرانا کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کری تو اور تھی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت
حبش مین یعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تھی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو
تو انتا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چھوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير وليس بالأبيض الأمهق ولا بالآدم
وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر
سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء وفي رواية يصف
النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر اللون وقال كان شعر رسول الله
صلى الله عليه وسلم إلى أنصاف أذنيه وفي رواية بين أذنيه وعاتقه متفق عليه وفي رواية للبخاري قال كان
ضخم الرأس والقدمين لم أر بعده ولا قبله مثله وكان سبط الكفين وفي أخرى له قال كان شثن القدمين والكفين
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نتھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹھنگنی ف ح یعنی معتدل قد تھی لیکن مائل بہ درازی اور یہ جو آیا ہی
کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکہائی دیتی تھی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تھی تو یہ بسبب درازی قد کے
نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا ت اور نہ تھی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی
اور نہ تھی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھی اور نہ تھی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ خوب سیدھی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تھی اور اوٹھایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کی یعنی جب پورا چالیس برس ہوچکی

کی آنحضرتؐ نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو ساٹھہ برس تمام ہونے پر **ف** دس برس کا رہنا
حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنے مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرتؐ کی عمر تریسٹھہ برس
کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہی کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور
اور یہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین **ت** اور حالانکہ تھی آنحضرتؐ کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرتؐ میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھی بال آنحضرتؐ کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تھی نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ح اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہی کہ مونڈہون پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال
کی ہی کبہی جو کنگہی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چہوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سے تو دراز ہو جاتی
اور جب کترتی تہی تو چہوٹی ہو جاتی تہی اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کبہی بال کترتی تہی کہ منڈوانا بالون کا سوای حج اور عمرہ کی
نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انسؓ نے تہی آنحضرتؐ بڑی سر کی اور موٹی قدمون کی **ف** ح یعنی پانوں مبارک
پر گوشت تہی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چہوٹا ہونا عیب ہی اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند
اور تہی آنحضرتؐ فراخ ہتیلیونکی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نے تہی آنحضرتؐ کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت **ف**
ح مردونکی لیے یہ ممدوح ہی کہ علامت ہی قوت اور شجاعت کی اور عورتون کی لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضای شریف کا مراد ہی خلقت مین سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تہی **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ
شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ
اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ
اور روایت ہی براءؓ سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون مونڈہون کی یعنی فرق آنحضرتؐ کی
دونون مونڈہون مین بہت تہا اور اس سے فراخی سینہ کی بہی لازم آتی ہی واسطی آنحضرتؐ کی بال تہی کہ پہونچتی اونکی کانون کی لو کو دیکہا مین نے
آنحضرتؐ کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر مین کی تہی **ف** ح اور مراد سرخ سے یہ ہی کہ اوسمین سرخ خط تہی اسطرح محدثون نے تحقیق کیا ہی اور سبز سے
بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تہی ترجمہ نہین دیکہی مین نے کوئی چیز کبہی آنحضرتؐ سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نے نہین دیکہا مین نے کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی بال
قریب پہونچتی تہی اونکی مونڈہونکی فراخی تہی درمیان دونون مونڈہونکی نتہی حضرتؐ لنبی اور نہ پست قد **ف** ح آدہی کی بالون کی تین نام ہین
جمہ بپیش جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کی زبر اور فا کی جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائین اور جب کندہی تک
پہونچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچی اور کبہی جمہ معنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی **وَعَنْ** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ
عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سے اونہی

نقل کی ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردون کی لیے اور تنگ دہنی کو مردون کی لیے عیب جانتے ہین اور بعضی مراد رکھتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت وبلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نی بڑی منہ والے کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکھہ کی **ف** ع کہا ہی علمانی کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹھیک ہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتی ہین **ت** کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو الطفیل سی کہا اونہون نی کہ دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی سفید نمکین یعنی خالص سفید نہتھی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین **وَعَنْ** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ **ت** اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچھی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نی کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچی تھی اوس عمر کو کہ خضاب لگاوین **ف** ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تھوڑی سی تھی معلوم نہ ہوتی تھی بادی النظر مین جیسی کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہ ہی کہ بڑہاپا خالص نہتھا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسی کہ ابتدائی بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ ڈاڑہی شریف مین تھی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تھی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہ ہی کہ کہا انس نی نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کنپٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ پسینی اونکی پسینی کی موتی تھی یعنی ہیئت مین اور صفائی اور چمک مین جب راہ چلتی تھی آنحضرت تو آگی کی جانب جھکتی ہوئی چلتی جیسی کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا معنی ہین کہ اوٹھاتی تھی پاؤن بقوت وجلادت جیسی کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہ کہ پاؤن زمین پر گھسٹتی چلین اور نہین چھوا مین نی کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیون سی اور نہ سونگہا مین نی کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تھی ام سلیم کی یہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچھونا چمڑی کا پس اوس پر آنحضرت سوتی **ف** ع کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہیکو آنحضرت سوتی اور یہ ماں ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کی تھی

اور بچھاتیں اور قیلولہ فرماتے اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی سلیمی کہ آنحضرت تہی کثیر العرق پس اکٹھا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکھا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبو تر ہی خوشبویون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی کہ یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیے یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلاؤن سی فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہا تو نی اور خوب کیا تو نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَھْلِہٖ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَاسْتَقْبَلَہٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِھِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِہٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَھَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاہِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگون کیطرف اور مین بہی اونکی ساتہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی اپنا ہاتہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور لیکن مین پس پہیرا میری رخسارون کو بہی **ف** ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی اور ی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میری دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکی لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد بہ ارادہ جنس کی **ت** پس پائی مین نی آنحضرت کی ہاتہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہ عطار کی ڈبہ مین سی **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا ہے سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ مراد اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتہون کی اور پاؤن مبارک رنگ آپکا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اترتی ہین بلندی سی **ف** ح مقصود یہ ہی کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پاؤن مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی **ترجمہ** نہین دیکہا مین نی پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْہُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَھَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْہِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سی کہ تھی جسوقت وصف بیان کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتی نتھی آنحضرت صلعم بہت لنبی اور نہ بہت چہوٹی اور تھی میانہ قد لوگون مین اور نتھی بہت مڑی ہوئی بالون کی نہ سیدہی بالون کی تھی بال کچہ مڑی ہوئی اور نتھی پر گوشت روی مدور مجتمع اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روی مبارک مین کچہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت دراز پلکین موٹی سری ہڈیون کی ف ح کتد ت کی زبر اور زیر سی جگہہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہی وہ بہی موٹی اور پر گوشت تھی ت نتھی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالون کی سینہ سی ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نتھی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہہ بال تھی مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون ترجمہ پر گوشت ہاتہونکی اور قدمونکی جب راہ چلتی اوٹہاتی پاؤن کو ساتہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب منہ پہیرتی داہنی بائین تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتی ف ح یعنی نظر جو یا کر نہ دیکہتی تہی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ کہڑی کہڑی گردن نہ پہیرتی تہی داہنی بائین جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن منہ کرتی اودہر باطمینان یا پیٹہہ پہیرتی باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنیوالی نبیون کی تہی بڑی سخی تہی لوگون مین ازروی سینہ کی ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سی تہی نہ ستانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی معنی لکہی ہین کہ اجود یا تو جودت سی ہی جیم کی زبر سی یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تہی پس نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفار اعراب سی اور یا اجود جود سی ہی جیم کی پیش سی یعنی دینی کی ضد بخل کی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی مین پس معنی یہ ہونگی کہ سخی تر لوگون کی تہی ازروی دل کی ترجمہ اور بہت سچی تہی لوگون مین ازروی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین ازروی طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین ازروی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکہتا اونکو یکایک ڈرتا تہا اور ہیبت ناک ہوتا تہا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پہچانکر دوست رکہتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکہتا اونکو ترجمہ کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہین دیکہا مین نی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رای کی جزم سی اور پیچہی ہی آخر مین تہی

بہت خوشبودار نہ خوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی خوش پر آتا ہے جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی تہی تشریف ہو لی گئی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر ہوتی تہی اوس سی پس پہچان لیتا تہا پیچہی آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف لی گئی ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تہی ترجمہ یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرقہ کی کہ نسی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو یہ حال ہوتا تہا اور یہ شک راوی کا ہی اور آل دونون کا ایک ہی **وعن** ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت یا بنی لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا مین نی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ای بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی تہی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہوا مین کہ کبہی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میری یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میری یہ واسطی ظاہر کرنی استلذاذ وذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** ابی ھریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا نہین دیکہی مین نی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سی زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہتی پروا کرنی والی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف وبی پروا آسانی بطور خود چلتی اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتی اور ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہونچتی اور وہ بآسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہتی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تہا مین جسوقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکہون مین سرمہ دی ہوئی ہین حالانکہ نہتی سرمہ دی ہوئی **ف** ح بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکہین ہین **بیت** بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم * دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ * ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہی ابن عباس سی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح یعنی ان دانتون مین کچھ فرق تھا دانتون کے نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین انکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکی دونون طرفون مین ہین انکو رباعیات رکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تھا اور نیچی کی مین بھی نہ مخصوص اوپر کی ثنیین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کی کہ نکلتا ہی انکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** کعب بن مالك قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھی ہم پہچانتی اسکو **ف** ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک انکی کی حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا مجھی کو خاص نتھا بلکہ ہم سب پہچانتی تھی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَءُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تھا توریت یعنی کچھ توریت مین سی پڑہتا تھا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیے توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو کہ اوٹھا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بھائی کی یعنی اس اسلام کی بھائی کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کی لیے کہ بھیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیے بطریق تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جس نی نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہی اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کی لیے بھیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ دارمی نی

اوبیہقی نی شعب الایمان مین

بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور کرم پیش بہی آیا ہی اور حزم ہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس رضی سی کہ کہا خدمت کی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکی مدینہ مین آئی مان انس کی اور بعضی ناقی والی اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کی تہی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلعم کی مدینہ مین تہی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اُف **ف** ع ح لفظ اُف ساتہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشددکی اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکہنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر کچہ کام کیا مین نی تو یہ نہ فرمائی کہ کیون کیا تونی اور اگر کچہ کام نکیا مین نی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تونی یہ کام اور یہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کی مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی یہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجہپر متوجہ ہو اور پہلی اول انسب اور اوفق ہین ساتہ مقام کی **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور یہ بہی روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بہیجا مجکو آنحضرت صلعم نی ایک روز کسی کام کی لیے پس کہا مین نی قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور تہا میری دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیے کہ فرمایا تہا مجکو ساتہ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکہتا تہا دل مین لیکن زبان سی کہا مین نی کہ نہین جانیکا مین اور صدور اوس قول کا انس سی بسبب صغر سن اور نادانی کی تہا اوس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچی تہی چنانچہ اسلیے آنحضرت نی التفات اونکی قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور خوشی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہی تہی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی کہ انس ٹہہری اون لڑکون کی پاس یا تو کہیلنی کی لیے یا تماشا دیکہنی کی لیے **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑ لی گدی میری پیچہی میری سی کہا انس نی پس دیکہا مین نی طرف آنحضرت صلعم کی اس حال مین کہ آنحضرت صلعم ہنستی تہی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی اے انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

ہین نے مجکو کہا مین نے اون مین جاہا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ
مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونسی انس سی کہا کہ تہا مین چلتا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آنکہ
ساتہ چادر آپ کی کی کہینچنا سخت اور پہیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت صلعم اوسکی سینہ کی آگی کہنچکر
آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا مین نی طرف کنارہ گردن آنحضرت صلعم کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کناری مین چادر کی کناری نی بسبب شدت کہینچنی
اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نی کہ ای محمد صلعم حکم کر میری لیی یعنی اپنی کار پردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہ مال خدا مین سی کہ تمہاری پاس ہی پس پہیر کیا منہ
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ازراہ تعجب کی پہر ہنسی یعنی ازراہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ گنوار نی بعد ال اللہ الذی عندک کی یہ بہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اللہ کی مال سی مال زکوۃ کا مراد ہی اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت صلعم کی جفای لوگون پر اور یہ اعرابی اجہٹ اور درشت خو یون عرب مین سی تہا کہ تہذیب اخلاق
نہین رکہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اونسی اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی حاکم اور والی کو رعایا اور بی دقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین
اور بہی یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیی مال دنیا بہتر ہی **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ
وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ
سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر تین
لوگون کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کی یعنی کرم وسخاوت بہت رکہتی تہی بہ نسبت
اورون کی اور مردانہ ودلیر ترین لوگون کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والون نی ایک رات یعنی کچہ آواز جیسی یا دشمن کی سی سنکر ڈری اور
غل مچائی پس چلی لوگ آواز کی طرف پس سامنی آئی لوگون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نی لوگون سی طرف آواز کے
یعنی سب سی آگی چلی اور دہر حالانکہ آنحضرت صلعم فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوسپر زین
اور لٹکی تہی حضرت صلعم کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تحقیق پایا مین نی اس گہوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوس دن کے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سی سبقت نہین کر سکتا تہا اور یہ بہی معجزہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت صلعم
کی سواری مبارک کی برکت سی ایسا منقلب ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کی جبتک کہ
بتحقیق ہولاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لٹکانا تلوار کا گردن مین **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہین

سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا نہین ف ح یعنی نہین دنیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کی نکرتی تھی
بلکہ اگر ہوتا دیدیتی اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عزالدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی منع کی زبان شریف پر نہین
آیا اور یہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا جو بھیجی فرمایا اجد ما احملکم علیہ اور فرزوق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا
شعر ما قال لا قط الا فی تشہده * لولا التشہد کانت لاؤہ نعم * اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکھا ہی بیت نرفت کلمۂ لا
بزبان او ہرگز * مگر با شہد ان لا الہ الا اللہ * وعن انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ
ایاہ فاتی قومه فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان درمیان دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون
کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اونکی کی اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی جلدی کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھی اخلاق
کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتی ہین ایسا دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہین اور کچھ نہین رکھتی شعر ہرچہ آمدت بدست
بداوی تو بیش ازان * این چنین کس ست کش از فقر عار نیست * نقل کی یہ مسلم نی وعن جبیر بن مطعم بینما هو یسیر مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مقفله من حنین فعلقت الاعراب یسألونه حتی اضطروه الی سمرة فخطفت رداءه فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد هذه العضاه نعما لقسمته بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا
رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنے
آنحضرت صلعم کی غزوہ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تھا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تھی آنحضرت سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کی
اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتی ہی بہت تھی اور اکثر کو مؤلفة القلوب کو دیتی تھی اور بخشنا بکریون کا اوس شخص کو
کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تہا ف اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سی سوال کرنی مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے
آنحضرت صلعم کو اور لی گئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹھہر گئی آنحضرت اور
فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چار پائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خار دار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین
تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہاری پھر نہ پاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کر دون اور نہ پاؤ مجکو نامرد بزدل اور ڈرپوک
ف ح کہ دنیا مین فقر و تنگی سی ڈر دون اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزماؤ گی مجکو وقائع مین تو پاؤ گی تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور اس مین دلیل ہی
اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لئی کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوسپر نقل کی یہ بخاری نی وعن انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء فما یؤتون بإناء الا غمس یده فیها فربما جاؤه
بالغداة الباردة فیغمس یده فیها رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام اور لونڈیان مدینی
کی باسن اپنی ہوتا اون مین پانی یعنی برکت حضرت کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمار کو پس نہین لاتی کوئی باسن مگر ڈالدیتی حضرت اپنا دست مبارک اون باسنون مین
یعنی اونکی خوشی خاطر کی لئی اوسکو تبرک کر دیتی تا شفا اور برکت حاصل ہوا اونکو یعنی پس اکثر آتی حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالتی حضرت اپنا
دست مبارک اون باسنون مین ف ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں مین سی کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس لیجاتی حضرت صلعم کو جہان چاہتی ف ع ح یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی امت پر جو کہ کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچھ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگون سی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکھ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹھ یا کھڑی ہو اوسمین کہ مین بھی تیری ساتھ بیٹھون یا کھڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت صلعم ساتھ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹھہری رہی اوسکی ساتھ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سی ف ع یعنی عرض کیا اوس نی کچھ عرض کرنا تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کی کوچون مین نہین ہی مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھ گھر مین بنا برآنکی کہ بعضی اصحاب تہی کھڑی ہو گئی بعید اونسی بہ نیت حسن ادب کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنیوالی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدکہنی والی ف ح فحش حد سی گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اسمین کہ متعلق ہی اوسکی لیی کہ اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیامند اوس سی اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول اور غایت کو بھی بغیر قضای حاجت وغیرہ کرکرتی ہین اور فحش معنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سی ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سی اور بندون کی جانب سی جھڑکنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہ ہی سخت گناہون مین سی ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق رکھتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہی اوپر موصوف کی ساتھ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اوپر ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی کی پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور جنت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافرون کی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص ہی اور درجہ سابقین سی اور یہ شامل آتی بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سی اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت صلعم وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی ف ح ع یہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سی یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضمندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بھی اعراض کرکی اوس سی کہتی تہی نہ خطاب کرکی اوسکی طرف اور اسی کی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو جائیو اوسکی اور یہ کلمہ بھی ذو معنیین مین سی ہی کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یہ اور سیر یا دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ وجہک کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سجدہ کروادی اللہ تیرے منہ سی ۱۲

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ جاین فرمایا کہ مین نہین بھیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بھیجا گیا ہون مین مگر واسطی رحمت کی ف ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا

۴ [illegible]

رحمۃ للعالمین مومنون کی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کی لیی یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اوسی اوٹھ گیا حضرت کی وجود با جود
کی برکت سی جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹھ گیا بخلاف اگلی
امتون کی کہ پیغمبرون کی بد دعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا میں نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ
اور اوسکی رحمت کی اور سیلیی نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ
نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رای شیئا
یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہو ف ع یعنی
کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی ت پس جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکہتی
اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا
پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوص امر کراہت مین سوای حرمت کی کہا تورپشتی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نکالتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ
رکہتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی انکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک نہ پہونچی نوبت سستی
وجور کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری
منہ لہواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین دیکہا مین نی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام
منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکہون مین اوسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرت مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی
ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسا کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی ت نقل کی یہ بخاری نے وعنہا قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی
عائشہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی ف ع
کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رضی ت کہ تہی حضرت کلام
کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن
الاسود قال سألت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی
خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی
پایا اور خلفا اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین
قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچہا مین نی عائشہ رض سی کہ کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین
کہا عائشہ رضی نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی کی اوپر
وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکہتی تہین عائشہ رض مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور
گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی وعن
عائشۃ رض قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا کہ نہین اختیار دیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامونکی کبھی مگر اختیار کرتی او لیتی آسان تر ہوتا
جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دورتر ین لوگونکی اوس کام ہی **ف** ح اس حدیث مین کلام
کیا ہی علمانی کہ تخیر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن بر تقدیر تخیر کی اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد
مقتضی گناہ کو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال ہی فارغ ہونیکا واسطی عبادت کی ہی اور درمیان
کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخیر جانب
کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امرون مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسی کہ تخیر
درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی پہلی کہ مجاہدہ کہ پہونچا دی ہلاک کو جائز نہین ہی اور یا مراد تخیر خدا کی جانب سی ہو درمیان اوس چیز کی کہ اوسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت
ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین غیرت اور نہین
بدلا لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہوا نکی نفس کی کبھی مگر یہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تھی آپ
اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب اوس حرمت کی **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنی کی پس اشکال
نہین آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتی تھی اونکو اسلیی کہ وہ ارتکاب کیا کی حرام کی ہوئی چیزون کا ہی تو کرتی تھی قتل کی
بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی عائشہ رضی سی کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیی کہ آنحضرت نی بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی کبھی اپنی ہاتھ سی نہ عورت کو اور
نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی اور واسطی بہت واقع ہونی
ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی آنکی کی اگرچہ جائز ہی کچھ مارنا بشرطیکہ لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی
اور سبب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی صلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونون کی کہ وہ حظ نفس کی لیی
ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطی محافظت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا مین **ف** ع چنانچہ حضرت
نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پھر نہین ہی مراد اس سی جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین اور غیر انکی بھی **ت** اور نہین
پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ غور کری اونکو پس بدلا لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ
مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہی انس سی کہ خدمت مین حاضر تہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تہا خدمت کی مین نی آنحضرت کی دس برس کی مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین پس ملامت کی
مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میری ہاتھ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والون مین سی تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو ملامت
نکرو اسلیی کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتھ سی ہوا اور

اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیون کی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارتے نہین کہہ ہر چیز کی ایک اجل اور مدت بقا ہی ت یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عائشۃ قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نتہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازار مین جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتہہ برائی کی برائیکا لیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وعن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار لقد رایتہ یوم خیبر علی حمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی مملوک نادون کی چہ جائی آزاد کی اور سوار ہوتی خر پہ **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی **ت** البتہ تحقیق دیکہا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پہ کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی کپڑا اپنا یعنی نیا یا پہٹا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ رض نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ اوس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکہی آنحضرت پہ نہین بیٹہتی تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کرتی کسیکو حکم نفرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین یعنی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا کہ نبی کی منصب کی لائق نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرت کو بادشاہونکی مانند ٹہرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا ما ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت ساتہہ خلق کی بخلق اور ساتہہ حق کی بصدق پس کرتی تہی جو کچہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی رہنمائی لوگون کی طرف تواضع کی اور رفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی **ت** نقل کی ترمذی نی **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کرہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی

یہی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرتؐ کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کی **ت** کہا زید نے کہ تہا مین ہمسایہ حضرتؐ کا پس تہی حضرت
جب اوترتی اونپر وحی تو بہیجتی کسی کو طرف میری کہ بلا لاوی مجہکو پس آتا مین انکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرتؐ کی حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجہکو بہت
قرب تہا حضرتؐ سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی حضرتؐ کا نسبت اورونکی **ت** پس تہی عادت شریف آنحضرتؐ کی کہ جب کرتی ہم دنیا کا یعنی مدد
اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرتؐ دنیا کا ساتہ ہماری اور جب کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرتؐ ساتہ ہماری اور
جسوقت ذکر کرتی ہم طعام کا ذکر کرتی آنحضرتؐ ساتہ ہماری **ف** ع مراد یہ بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب اتفاق کی ان
چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگون کی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرتؐ انکو اور ذکر کیجانا
مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہین ہی اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ ان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین
کبہی فائدے علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہین اور بر تقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرتؐ اکثر صحابہ سی مباحات مین بہی کلام کرتی تہی
تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان وجب تہا آنحضرتؐ پر **ت** پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہون مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع
مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم
ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ہو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ہو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سی تو کہینچتی ہاتہ اپنا اوسکی ہاتہ سی
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہ اپنا آنحضرتؐ کی ہاتہ سی یعنی آنحضرتؐ اپنا ہاتہ اوسکی ہاتہ مین سی نہ نکالتی نہین جب تک کہ وہ نچہوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرتؐ
کی کمال مہر اور تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرتؐ روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سی یہانتک کہ وہ مرد پہیرتا منہ اپنا آنحضرتؐ کی منہ سی اور نہین دیکہی گئی آنحضرتؐ آگی
بڑہانی والی اپنی زانو ونکو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی انکو آگی بڑہا کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہین اور بعضون
نی کہا مراد یہ ہی کہ بیٹہنی مین زانو اونچا نہ کرتی نہین بقصد تعظیم مجلس انکی اور بسبب یا درکہنی ادب و تعلیم اصحاب کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد کہتین سی دونون قدم ہین
اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی یہ پاس ادب کی اور ان سب باتونمین تعلیم ہی امت کو اسطرح
بہائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم و تکریم کیا کرین **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی
اور روایت ہی اونہی سی کہ تحقیق تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکہتی کچہ کل کی لیے **ف** ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکی خزانون پر اور یہ
خاص نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنی لیے کچہ نہ رکہتی تہی ورنہ ثابت ہوا ہی کہ اہل عیال کی لیے اکثر قوت ایکسال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال اونکی اور نہ تحمل ہونی
اور قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابو ہریرہؓ سی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نی من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبرؓ نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ مین **وعن** جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قراءت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکی پڑہتی تہی اور تہی آنحضرتؐ کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہر ٹہر کر کرتی تہی **ت** نقل کی یہ ابو داود نے
وعن عائشۃؓ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ہذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت تمہاری ہی ہو ولیکن تہی آنحضرتؐ کلام کرتی

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی تھی یعنی ایک دوسری سی یاد کر لیتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہیں دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت مسکراتی ہون آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تھا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن
سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داؤد روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تھی آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تھی آنحضرت دیکھتی آسمان کیطرف حالت کلام
کرنی مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داؤد نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ
فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہیں دیکھا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سی تھی ابراہیم بیٹی آنحضرت صلعم کی
کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تھی دودھ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوئین کہ جانب بلند مدینی کی تھی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ ہی اور دہری
تھین دایہ اونکی وہان رہتی تھی پس تھی حضرت کہ جاتی وہان یعنی عوالی مین اور ہم تھی ساتھ آپکی یعنی بیچ اپنی کی اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تھی پس داخل
ہوتی آنحضرت گھر مین یعنی دودھ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دہوئین دہار مین جاتی بسبب شفقت ومہربانی بیٹی کی تہا دایہ
ابراہیم کا لوہار ظئر ح لفظ ظئر الخ ... اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بھی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسی بچی کو اور اوسکے
خاوند کو بھی کہتی ہین کہ جسکو لگا بھی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف ت پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اونکا پھر پھر آتی اپنی گھر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مرا حیاتی مین یعنی مدت شیرخوارگی مین اور بالتشدید اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت مین ف ع یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیرخوارگی تاکہ دو برس ہین دودہ
پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تھی جب مری تھی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ
والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

البیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہی علی رضی سی کہا تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علمای یہودی تہین اوس یہودی کی تہی آنحضرتؐ پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچھ کہ دون مین تجکو بدلی دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمدؐ تا کہ تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہ تیری اور نہین جاتا کا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرتؐ ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سی معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرتؐ اوسکی ساتہ بیٹہی ہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرتؐ نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکی آپ کو اور مانع ہوکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور غیر اوسکی پر **ف** ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کیی جو اوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہی کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تہا اسلیی کہ مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا کہنی برائی کی اوسکی لیی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دوابین ہی اور شاید کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرتؐ کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا کرنی ہی بسبب بعض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی **ت** پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی یہ عطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تا کہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمدؐ بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازار مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو اوسمین ساتہ اوس چیز کی کہ دکہا دی تمکو خدا تعالی **ف** ت ع یعنی جو مصرف لائق اوسکا دیکہو اور اوسمین رای تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کر گیا **ت** اور تہا یہودی صاحب مال یعنی اور اوسکی حال و مال سی اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوت مین **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوسکی اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین ہتی تہی **ت** اور کم کرتی بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیی کہا امام غزالی نی ضیعت قطعتہ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین واسطی آنحضرت کو بہت ہونی سی کیا علاقہ و رصورت تبلیغ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرمایا ہی و اللہ اعلم من نحو حسنات
اور یہ جو بعضون نی کہا ہی قلت بیان ہی یعنی عدم کی ہی معنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیئی کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین جیسی مانند قلیلا
مایومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی ویکثرت اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصًا جمعہ مین بقرینہ قول حضرتؐ کی اور کوتاہ کرتی خطبہ
ف ح اسلیئی کہ ایک ایک کلمہ حضرتؐ سی جامع مضمون بعید اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا و الا جس جگہہ کہ مقصود ہوتی
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرتؐ کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرتؐ چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی پس کردیتی
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ
نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رضؓ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا
ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور سبب
جہٹلانی اوسکی کی تمکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی
جہوٹ نہ بولین اور اونپر جہوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹ بولین گی اور خدا پر کیونکر جہوٹ باندہین گی اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا
اسپر کہ چلتی تہی کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین
جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہو کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو
نہین جہٹلاتی ہین اسلیئی کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ
وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ
اِلٰى جِبْرَءِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَءِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ
لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَءِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا
يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ
یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونی کی آیا میری پاس ایک فرشتہ
یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی
کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کر وانکی

دونون باتون مین سی جو چاہو پس دیکھا مین نی طرف جبرئیلؑ کی یعنی بطور مشورہ چاہی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نی طرف میری کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیلؑ کی مانند مشورہ چاہنی والی کی اور تھی پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نی اپنی ہاتھ سی یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور اسیلیے اختیار کیا فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم ت پس کہا مین نی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضؓ نی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کھانا نہ کھاتی تکیہ لگاکر اور فرماتی کہ کھاتا ہون مین جیسی کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسی کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ افضل بیٹھنون کی ہی یا اوٹھائی ایک زانو دو زانو مین سی حالت کھانی مین یا غیر اوسکی مین یا اوٹھائی دونون زانو بطور گوٹ مارکی بیٹھنی کی اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

باب ہی بیچ بیان بعث آنحضرتؐ کے اور ابتدای وحی کی **ف** ع مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرتؐ کا ہی رسول کرکی طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء ساتھ زیر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ سی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کی اور واو مشدد سی بمعنی ظہور کی دونون روایت ہین اور مال دونون لفظون کا ایک ہی اور اول ظاہرتر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس چیز کی کہ القا کیجاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کی کئی قسمون پر ہی بعضونکو ساتھ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرتؐ صلعم نی القی فی روعی پیش رسی یعنی ڈالا گیا میری دل مین یہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسیٰؑ کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی ہی جیسی کہ واوحیت الی الحوارئین یعنی امر کیا مین نی طرف حوارئین کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبیعی کی بھی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نی شہد کی مکھیون کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رسول کیے گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہری مکہ مین تیرہ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت مین پھر حکم کیے گئی ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نی اس حال مین کہ وہ تریسٹھ برس کی تھی **ف** ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹھ برس کی تھی جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن عباس کی اور بعضون نی کہا ساٹھ برس کی تھی جیسی کہ انس سی روایت آئی ہی ابن عباس نی دونون برس ولادت اور وفات کی ملاکر تریسٹھ برس کہی اور انس نی کسر کو حذف کرکی ساٹھ برس کہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباسؓ سی کہ کہا ٹھہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین

یعنی بعد تہی ہونکی پندرہ برس یعنی مع دو برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی جبرئیل کی کہ داہنی بائین سی آتی تہی یا محمد اور دیکھتی تہی
روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکھتی تہی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تہی و
نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکھتی تہی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی تہی
طرف آنحضرت کی **ف ع** یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا پس مدت اقامت مکہ کی
کہ پندرہ برس تہی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا
عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا یکایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نہووے اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ
پینسٹھ برس کے تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نی اور یہ تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو ابن ثلث وستین وابو بکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری
ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کی تہی اور وفات
پائی حضرت ابوبکر رضی نی بہی اس حال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کی تہی یعنی بلاخلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور جسقدر بعد حضرت کے
زندہ رہی اوتنی ہی چہوٹی تہی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رضی نی اور وہ بہی ترسٹھہ برس کی تہی **ف ع** اور بعضون نی کہا اونسٹھہ برس کے تہی اور بعضون نی اور
اور بہی اقوال انکی عمر مین نقل کیی ہین کہا مؤلف نی کہ زخمی کیا اونکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدہ کی دن چہبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن
تیئیس مین اور دفن کیی گئی اتوار کی دن پہلی محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تہی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیی گئی ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نی کہا اٹہاسی
برس کی اور بعضون نی اور اور قول بہی اونکی عمر مین نقل کیی ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیی گئی
حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹہارہوین ذی حجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیی گئی نجف مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تہی
اور اور بہی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچھ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی
کہ روایت ترسٹھہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف ح ع** یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تہی
یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل مین تہی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی
عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرت پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارہوین تاریخ تہی یا اٹہارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وعن عائشۃ رض قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت
مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود
لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ

پیغمبر ہی تو پیدا ہوسکتا ان اوصاف میں اور ہوسکتا ہی کہ مراد انسان ہی انسان کامل ہو

طرف اوس الله تعالی و علمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیما ت پس پہری ساتہ ان ایتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اوس حال مین کہ کانپتا تہا دل اونکا
یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹھا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا اودہا دو یا تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی
کہ اوڑہا دو مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پہ آئی پس فرمایا خدیجہ رضہ کو اس حال مین کہ پہونچائی اونکو خبر اس بات کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پہ ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہوجاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنیکا
اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا تا پس کہا خدیجہ نی یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبہی اسلیی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی دارون سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین
تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی ہی آتا ہی اسلیی کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور
بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیی اور دیتی ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتہ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہ پیش ت کی بہی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سی کسب و تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین
اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیی یعنی فقیر دینکہ کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند
اسراف اور غضب اور مانند انکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی
ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضہ نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہ اچہی خلقون کی اور اچہی صفتون کی اوپر
نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضہ کی اور
کیونکر نہو کہ مدتہای مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو انکی ساتہ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا
اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیی جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی پہلی نبوت سی
ت پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رضہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رضہ کی تہی ف ح اسلیی کہ خدیجہ رضہ ہین بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واو اور ر اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عبرانی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کچہ کہتی ہین
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی
کہ یہ کہا خدیجہ رضہ نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ہے جسمین چیز کی کہ لکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہ ناموس ہے یعنی فرشتہ ہے کہ بھیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتھ وحی کی قصہ جو اوپر ہے بیشک

جانتا ہون کا اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تھی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور ذکر

موسیٰ پر اوتر ناکہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسیٰ کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تہا دین نصرانیت کی

ت ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالی گی تجکو قوم تیری

یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالین گی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالین گی تجکو اور سبب اسکا

یہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا

اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو

اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جاننا چاہئے

کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرتؐ پر کچہ خلاف نہین ولیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور

اگر ابتدائی احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرتؐ پر آئی اور نبوت

ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا

مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیلؑ کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیلؑ آتی تہی لیکن قرآن نہین

لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ جاتا رہی آنحضرتؐ سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دیر ست کہ دلدار پیامی نفرستاد

ننوشت سلامی و کلامی نفرستاد ٭ ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر اسکو نہایت

کہ غمگین ہوئی آنحضرتؐ بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث

کی سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور راوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوئی اس سی آنحضرتؐ ایسا غمگین ہونا

کہ گئی صبح کو بسبب غم کی کئی بار تاکہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین

اور ہلاک ہوجاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑون کی تاکہ ڈالدین اپنی تئین

پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لئی جبرئیلؑ اور کہتی ای محمدؐ بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سی امن مین

رہی گا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا سبب اس

کہنی کی حضرتؐ کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرتؐ کا یعنی اضطراب سی وعن جابر انہ سمع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی

جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ھویت الی الارض فجئت اھلی فقلت زملونی زملونی فزملونی

فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاھجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ

اور روایت ہی جابر رضی سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز بہر حال ہونی اونکی ہی

پی درپی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان

فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پس بیٹھا ... کپڑا اوڑھا ہوا مجھکو کپڑا اوڑھا یا اونہوں نی مجھکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہ ... اوڑھنی والی اوٹھ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہ
تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو وسکی غیر سی کچہ اللہ اکبر او منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضی نی اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی
صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہی
کہ یہ قصہ اوہی راوی سی رہگیا کہ تتمہ اسکا یہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی در پی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی حدیث
یون روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مین نی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس نہ دیکہا مین نی
کچہ پہر نظر کی مین نی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کی پس ڈرا مین اور پہرا مین طرف خدیجہ کی اور
کہا مین نی کپڑا اوڑہاو مجکو پس کپڑا اوڑہایا خدیجہ رضی نی پہر آئی جبرئیل اور پڑہا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ ان حارث
ابن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني
مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت
عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہی عائشہ
سی یہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابو جہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کبہی آتی ہی میری پاس وحی مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر ف ع یعنی سمجہنی مقصود مین اسلیی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک مرد کی سی
ساتہ خطاب کرنی معہود کی ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکہتا ہون اوسی اوس چیز کو کہ کہا
فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورت پکڑتا ہی میری لیی فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہسی فرشتہ
پس یاد رکہتا ہون مین اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی علمانی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی
اور یہان دو طریق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تہی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ ظہور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اوس تقدیر پر ہی
کہ صلصلہ اور وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہ تہی
کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کی سننی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہ نرہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع کرنی
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضی نی اور البتہ دیکہا مین نی حضرت کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تہی
اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم مین ہی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ
الوحی کرب لذلک وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس اصحابه رؤسهم فلما اتلي عنه رفع رأسه رواه مسلم اور روایت
ہی عبادہ بن صامت سی کہا اونہوں نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب شدت اوترنی اوسکی کی ف ع معنی یہ ہین

کہ غمز

کہ حضرت ہوتی تھی بسبب ...

جھد و قرانیا ہم اس سبب سی ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی یا بسبب ملاحظت کی حضرت ... جب کہ مطلع
ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی لحیہ جب اوتری وحی حضرت پر جھکاتی آپ سر اپنا اور جھکاتی آپکی یاری سر اپنا پس جبکہ کہ دی
وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹھاتی سر اپنا نقل کی مسلم نی **ف** ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتی اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب ہیبت کی تہی
حال آنحضرت کی تہا اونہین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّخْرُجَ
أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ
بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ
أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا اونھوں جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سی اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑھی پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تھی قریش کی قبیلوں کو نام بنام اے اولاد
فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتی تھی قریش کی بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئی سب قبیلی اور بطنون پس ہوا مرد یعنی اونکی بڑون مین سی جب طاقت رکھتا کہ آپ
باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کی بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سی تاکہ دیکھی کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیی ہی اور کیا غرض ہی پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تھا اور قریش
ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دوں تم سب کو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین
جنگل مین یعنی مکہ کی اس حال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تم پر غارت اور ہلاک کرنیکی لیی یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر
دینی مین کہا اونھون نی ہان سچا جانینگی نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نی پس بلا شبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبیٰ مین کہا ابولہب نی نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیی جمع کیا تھا تو نی ہمکو پس اوتری سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب
یعنی ہلاک ہوجیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ع ح لفظ ید از ائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتہون سی ذات اوسکی اسلیی کہ اکثر کام آدمی کی ہاتہون سی ہوتی ہین
اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالیٰ کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نی اپنی دونون ہاتہون مین پتہری اور آنحضرت کی طرف پہینکی
تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ
فِيْ مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ
الضِّحْكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا
قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلٰثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو
بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ
الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑھتی تھی نزدیک خانۂ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی
اپنی مجلسوں مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنی والی نی **ف** ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہ بھی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والی نے

سا بید الفرق یعنی کیا ہمیشہ لگی تھی ہو اس ریا کار کو یعنی آنحضرت کی حق مین یہ بات کہی ت کونسا شخص ہین کھڑا ہو اور جاوی طرف اوٹ کی ذبح
کیا گیا ہی فلانی کی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کی کہ اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ بیچ بچہ لپیٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنی دی اوسکو یعنی اون چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکہدی اوسکی درمیان دونون
شانون آنحضرت صلعم کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوس چیز کی کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت صلعم نی
رکہدیا اوس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹہہری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک کہ جہک گئی بعض اونکی
اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوئی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی اونکو
اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹہہری رہی آنحضرت صلعم سجدی مین یہانتک کہ ڈالا یا حضرت فاطمہ نی
اوسکو حضرت صلعم پر سی ف ع اور حضرت فاطمہ اون دنون مین صغیر سن تہین لیکن کہ وہ پیدا ہوئی تہین اوس سال مین کہ عمر حضرت صلعم کی اکتالیس برس کی تہی
ت اور متوجہ ہوئین فاطمہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ح اس سی معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کی منہ در منہ
اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوئی ت پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالی کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچھ اللہ تعالی سی
تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ اشقیا تہی
سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہونچا سزای عمل کو پہونچی بیت لطف حق
گرچہ مواساہا کند * لیک چون از حد بشد رسوا کند ت کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مین نی
ان کفار مذکور کو ہلاک کئی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئین مین کہ کنوان بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نی اونکو کہ ہمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور ماری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانی اور بہاری ہو جانی اوسکی کی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہ کتب سیر مین مذکور ہی
اور جاننا چاہیی کہ اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہی باوجود پہونچنی نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ پایا ہی کہ تہا
یہ فعل اوس سی پہلی حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کئی ہوئی مشرک کی پس نہ باطل ہوئی نماز اوس سی جیسی کہ شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونی اوسکی کے
اور نماز اوس سی پڑہ لیتی تہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ رضـ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ
مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ
اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ
فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ
قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ
اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی یہ تحقیق کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کی دن سی ت جہان سی
بہت سختیان آنحضرتؐ کو پہونچین تہین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اونکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی تیری قوم سی جو کچہ کہ دیکہا
سو زیادہ سخت اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مین نی اونسی دن عقبہ کی بہت سخت اون چیزون مین سی کہ دیکہی مین نی اونسی تمام عمر مین ف ح عقبہ زبر دون سی راہ ہی درمیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرتؐ
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرتؐ کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگون کو رغبت اسلام اور اچہی کامون کی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سی ڈراتی اور آنحضرتؐ وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبدیالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سردارون مین سی تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا مین نی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبدیالیل بیٹی کلال کی پس جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہتا مین تہا ف ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہانکی جاہلون اور نادانون نی ایذائین دین آنحضرتؐ کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت ز دور اغیار روا ز دیوار سنگ یار می بارد ✦ بلای در مندان از در و دیوار می بارد ✦ ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی کے
یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور مصیبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان ہون مین بیچ ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیے ہوئی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مین نی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیلؑ تہی پس پکارا مجکو جبرئیلؑ نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑون کی فرشتی کو کہ پہاڑ اوسی کے
حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑون کی فرمایا آنحضرتؐ
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلا شبہہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈہانک دون مین اونپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑونکا ہی کہ
مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالی اللہ تعالی انکی پشتون سی اون لوگونکو
کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم
وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین احد کے
ف ح رباعیہ رے کی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس ہی جدا ہو گیا تہا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور
اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گر پڑتا تہا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اور
بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنکر پہاڑ پر سی نیچی آپڑی اور حضرتؐ کی زخمی کرنیوالی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اور بہی صدمی حضرتؐ کو پہونچے
کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی تہی آنحضرتؐ کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرتؐ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نی

اور جیہ ظلمو یعنی جب کہ ظلم کی اپنی بہی بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہ گئین اسی طرح کہ ابو عبیدہ بن الجراح نی
اپنی دانتون سی اونکو کہینچا اور دو دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نی فرمایا جس نی خون چوسا جہنم نی اوسکی کہینچ
ت پس شروع کیا آنحضرت نی کہ پونچہتی تہی خون اپنی سی اور فرماتی تہی کیونکر چہٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی
پیسلی نی **ف** ح اور آیا ہی کہ حضرت علی رضہ اپنی سپر مین پانی لائی اور فاطمہ زہرا رض نی نمدی کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بہرا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب
آنحضرت صلعم کی مزاج مین کچہ تغیر نی بحکم بشریت کی راہ پائی آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بہی آیا ہی کہ آنحضرت صلعم
خون پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سی زمین پر پڑیگا تو اوترےگا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ
حضرت صلعم کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربین تلوار کی لگین لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نی اون ضربون کی صدمون سی **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ
رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتہ پیغمبر اپنی
اشارہ کرتی تہی آنحضرت صلعم ساتہ اس فعل کی طرف دانتون اپنی کی اور توڑ ڈالی اونکی کی اونکی ہاتہون سی اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا مین کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح احتراز کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہی اور مراد رسول خدا سے
یا تو ذات شریف اپنی رکہی یا ہر پیغمبر سابق کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور جگہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اوسکا صاحب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہ **وھذا الباب خال**
عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** یحیی بن ابی کثیر قال سألت ابا سلمۃ
ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القرآن قال یا ایہا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سألت جابرا عن ذلک
وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال جابر لا احدثک الا ما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما
قضیت جواری ہبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت
راسی فرأیت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فانزلت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک
فطہر والرجز فاہجر وذلک قبل ان تفرض الصلاۃ متفق علیہ روایت ہی یحیی بن کثیر سی کہ پوچہا مین نی ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن بیٹی عوف
کی سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای سبعہ مین سی ہین کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن مین سی کہا یا ایہا المدثر **ف** ع ح یہان تتبعہ ہوا
حال اوس پر بسبب نسیان کی اسلیے کہ اول جو اوتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث مین مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کی اوترنی کو
ت کہا یحیی نی کہ کہا مین نی کہتی ہین یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرأ باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ نی کہ پوچہا مین نی جابر سی احوال اسکا یعنی مثل سوال
تیری کی اور اونہون نی بہی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مین نی کہا اور کہا مین نی اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نی مجہسی کہ کہتی ہین اول اقرأ باسم اوتری ہے
پس کہا واسطی میری جابر نی کہ نہین حدیث بیان کرتا ہون مین تمسی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا حضرت صلعم نی کہ خلوت
اور اعتکاف کیا مین نی حرا مین مہینی بہر پس جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا مین پہاڑ سی پس پکارا گیا مین پس دیکہا مین نی داہنی اپنی
پس نہ دیکہا مین نی کچہ اور دیکہا مین نی بائین اپنی پس نہ دیکہا مین نی کچہ اور دیکہا مین نی پیچہی اپنی پس نہ دیکہا مین نی کچہ پس اوٹہایا مین نی سر اپنا اور دیکہا
مین نی اوپر کی جانب پس دیکہا مین نی کچہ یعنی فرشتہ **ف** ع اور اوپر گذرا جابر سی کہ اونہون نی سنا آنحضرت صلعم سی حدیث بیان فرماتی فترۃ وحی سے

فرمایا ہی اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان مالک آیا تہا میری پاس
سورۂ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہے وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت یہ ہی آیا مین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پاس اور کہا مین نے
یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہا دو مجہکو پس کپڑا اوڑہا یا مجہکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری
یہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنی والی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورۂ مدثر کا تہا پہلی اس
کی فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۂ فاتحہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **باب علامات**

النبوۃ باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامات اوس علم زبر ہی اور علم عین اور لام کی زبر ہی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سری پر
رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت
کی کہ عاقل درست رکہنی والا جب اونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب منعقد
کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَءِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ
الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ
یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اسحال مین کہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین
اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دل مین سی علقہ یعنی
ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور
دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہ ہوتا اور اسکو
اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپ کی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرت کی اور استعمال سونیکا کہ دنیا مین منع کیا ہی
واسطے امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی
احوال سی ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی
معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک
نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مار کر آنحضرت کی اونگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور
پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرت کی دوڑتی ہوئی آنحضرت کی مان کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی مان سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی
تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت کی پس دیکہا آپکو اسحال مین
کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

کہ واجب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کری ساتھ تاویل کی بطریق مجاز کی ایسی کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی اور
کی ہی اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تا کہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیی اور راہ نپاوی طرف حضرت کی
نفس کی اور منقطع ہو جاوی طمع شیطان کی آپکی غافل کرنی سی جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیی کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دائی حلیمہ کی پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتہی شب معراج
جس وقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیی تہا یا اور
پیغمبرونکی لیی بہی واقع ہوا اور ابن عباس رض سی بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اسمین دل انبیاء صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان
یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلاشبہ مین البتہ
پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہو سکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر
کی کہ ہی درمیان مین مسجد اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ رض سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تہا مین
کسی پتہر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اہل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یریہم آیۃ فاراہم القمر شقتین حتی راوا حراء بینہما متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرت
سی کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپکی سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہ اشارہ دست مبارک کی یہانتک کہ دیکہا
اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کی یعنی اس طرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی بخاری
مسلم نی **وعن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود رض سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانی مین دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی
اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوئی اور ایک اون دونون کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کافرونکو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میری معجزہ پر **ف** ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی ہین حاضر ہوا اور دیکہو موجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سی اور بموجب دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیی کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کی لیی اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت
کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور روایت کیا ہی اونسی جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کی کہا کہ صحیح میری نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین غیرہ مین بہت سی طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع
کرتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزی سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت
کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعقیدون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات
مین محال ہی اور یہ نہین جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیی ہوئی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا
روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سی کہتی ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنی مین شریک ہوتی
اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والی متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نی اونہین کو دکہادیا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا اونکا تھا [illegible]

کہ چاند اوسوقت بعض منازل میں ہو کہ بعض اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو نہوا ہو کہ خسوف کو بعض شہرون والے پاتی ہین اور بعضی نہین پاتی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سی وہان پہونچی خبر دی اونہون نی شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی لیکن شبہ اور کتابین سیر اور تواریخ کی اوس سی بہری ہوئین ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کرین اور منکر ہون کچہ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَئَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہا اوس نی کہا ابو جہل نی کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمدؐ اپنی منہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہان پہر کہا ابو جہل نے قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکہونگا مین اوسکو کہ کرتا ہی یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرتؐ کی پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑہتی تہی قصد کیا اوس نی کہ پانون رکہی آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس جا تا تہا حضرتؐ کی طرف سی مگر اس حال مین کہ ہٹنی لگا اپنی ایڑیون پر اور بچاتا تہا ساتہ دونون ہاتہون اپنی کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہی اور وہ اپنی دونون ہاتہون سی اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیری اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سی کچہ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نی درمیان میری اور درمیان حضرتؐ کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہین یعنی فرشتی ہین کہ محافظ تہی حضرتؐ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجہسی تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کی یعنی ہر فرشتہ اوچک لی جاتا ایک ایک عضو اوسکے اعضا مین سی نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَیْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا اوسوقت کہ مین تہا نزدیک آنحضرتؐ کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوسنی طرف حضرتؐ کی فاقہ اور محتاجگی کی پہر آیا حضرتؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرتؐ کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہون مین یعنی بسبب قزاقون کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای عدی کیا دیکہا تونی حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتہ زبر ح مہملہ کی اور جزم یٰ کی نام ہی قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہی نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہی ت پس اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی البتہ

دیکھیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا در حالیکہ نہ ڈریگی کسی سے
سوای خدا کے ف ح ع یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تہا اور بیچ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونکا
حاصل ہوجاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین
ت اور اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی البتہ کہولی جاوینگی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہ لگینگی اور تقسیم ہوینگے
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراؤن مین سی کہ قبول کری اوسکو نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کری اوسکو ف ع بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی
نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ حال ایسا زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب
نزول عیسیٰ کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسہی معنی کو اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت صلعم نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان تقاضا نبوت
کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہوویگا درمیان
اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتہ زیر دونون کے
اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبہاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین
کوئی دوبہاشیا نہین ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مین نی طرف تیری رسول تا کہ پہونچاوے
تجکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تونی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نی تجکو مال اور کیا نہین احسان
وانعام کیا مین نی تجہپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہی یعنی دیا مین نی تجکو مال اور انعام کیا مین نی تجہپر کمال اور قدرت دی مین نی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر
اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تونی مال اور احسان کیا تونی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص
داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنے
برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتہ گذرنی کی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہ
ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نہ پاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوس مین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت صلعم نی اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہ تمہاری
زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری
ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ۶۷ سڑسٹہہ یا اڑسٹہہ ۶۸ یا او نہتر ۶۹ مین عمر بن عبد العزیز کے زمانی سی پہلی ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا
اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ

فَوْقَ رَاسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوئی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین بد دعا کرتی آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر سلیی کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپ کا **ف** ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور فی اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتہ قول آنحضرت کی **ت** اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہ کنگہیون لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر ہڈی اور پٹہی پر پہونچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلی گا سوار صنعا سی حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی **ف** ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور پیش میم کی بہی سی کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا اسلیی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوس مین جبرئیلؑ کی **ت** یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر **ف** ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی اتمین جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پہ اسلیی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جائیگا لیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو واو بمعنی واو جمع کی یا اسکی لیی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ **ت** ولیکن تم جلدی کرتی ہو **ف** ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا کفار کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت یقین کی **ت** نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام حرام

بعضے عطان کی ف ح ع لفظ لعطان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین یعنی انکی ماں کی ام سلیم بہن ہی اور یہ دونو
عورتین خالہ تہین آنحضرت کی دودہ کی علاقہ سی یا نسب کی کہا نووی نی کہ اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہے
کیفیت محرمیت مین کہ کسی نی کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مؤلف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین
اپنی خاوند کی ساتہ زمین روم مین حضرت عثمان رضہ کی خلافت مین ت اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین
سی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی
ت پس آئی آنحضرت صلعم ام حرام کی پاس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرت صلعم کی سر مبارک مین ف ح اور یہ
تحقیق کی گئی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہتین ولیکن یہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئی
آنحضرت پہر جاگی اس حال مین کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مین نی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے
روبرو کی گئی میری اور دکہائی گئی مجہکو اس حال مین کہ جہاد کرتی ہین بیچ راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر یا مثل بادشاہونکی تختون پر ف ح یہ شک
راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہ تخت کی اور ٹہرایا اونکی
بیٹہنی کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالین گی اور قریب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور
دل کی امنگ سی مانند بادشاہون کی تختون پر ت پس کہا مین نی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سی یہ کہ کری مجہکو اوس جماعت مین سی کہ سوار ہونگی دریا پر
جہاد کی لیئی پس دعا کی آنحضرت نی ام حرام کی لیئی ساتہ اس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نی سر مبارک اپنا اور سو گئی اور پہر بیدار ہوئی اس حال مین
کہ ہنستی تہی پس کہا مین نی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سی روبرو کیئی گئی میری جہاد کرتی ہوئی
راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر پس کہا مین نی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئی
اللہ سی یہ کہ کری مجہکو انمین سی فرمایا تو پہلون مین سی ہی ف ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی
کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹہین گی اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہ کام کرین گی اور یہ بہی اسمین اشارہ ہے
کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلون کی مرتبہ سی ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال ہوا
بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئی ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رضہ کی پس مراد زمانہ معاویہ سی ایام ولایت
معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت عثمان رضہ کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنی جانور
کی پیٹہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباسؓ قال ان ضمادا قدم مكة وكان
من ازد شنوءة وكان يرقي من هذا الريح فسمع سفهاء اهل مكة يقولون ان محمدا مجنون فقال لو اني رأيت
هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد اني ارقي من هذا الريح فهل لك فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فقال اعد علي كلماتك هؤلاء فاعادهن
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت
مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر هات يدك ابايعك على الاسلام قال فبايعه رواه مسلم وفي بعض نسخ المصابيح بلغنا ناعوس البحر

... بن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ میں اور ضماد وازد شنوہ سے تھا ش ع لفظ ضماد بکسر ضاد معجمہ کے ... اور جیم سے اور ... اور بعضون نے میم سے آخر میں روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے اور لفظ شنوہ شین کی زبر اور نون کی پیش سے پہر واو ہے ساکن پہر ہمزہ یا ہمزہ ... ایک بڑی قبیلہ کا ہے یمن میں سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے ہے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکہتا تھا پہلے نبوت کی اور یہ ایک شخص تہا طبیب افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام میں ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سے ش ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہین باعتبار کے کہ دکہائی نہیں دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نے مکہ کی بیوقوفون سے کہ کہتی ہین محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو سبب میری کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرتؐ سے اور دیکہا آپ کو پس کہا اے محمدؐ تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطے دفع آسیب جن کی پس آیا ہے تمکو رغبت میری منتر پڑہنے مین اور اس علت کی دور ہونے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفین واسطے اللہ کی ہین تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اور شکر کرتے ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتے ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہا دے اور مقصد کو پہونچا دے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہیں راہ دکہانیوالا اور منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمدؐ بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا اس پیچہے حمد اور درود کی ش ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب التبیین مین کذا بیان کیا ہے تہا آنحضرتؐ نے کہ پیچہے لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی لیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً رکہا اور یہ کلمات پڑہے تاکہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہیں رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین ت پس کہا ضماد نے آنحضرتؐ کو پہر فرمایئے میری آگے یہ کلمے اپنے پس پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مین نے قول کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہیں سنا مین نے مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچے ہین یہ کلمے بیچون بیچ اور نہایت گہراو کی جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرتؐ سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہے بلغنا بجای بلغن کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجای قاموس کی کہ قاف اور میم سے ہے ف ع شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہے یعنی ناعوس ساتہ نون اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہے اور قاموس ساتہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعضون نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہماری شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کی اور تورپشتی نے کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف اور وہم راوی کا ہے اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بہی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہیں ہے **وذکر**

حدیثا ابی ھریرۃؓ وجابر بن سمرۃ یھلک کسری والاخر لتفتحن عصابۃ فی باب الملاحم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی

اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کی لیفتحن عصابۃ ہے بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابن عباس قال حدثنی ابو سفیان بن حرب من فیہ الی فی قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فبینما انا بالشام اذ جیء بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل قال وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری فدفعہ عظیم بصری الی ھرقل فقال ھرقل ھل ھھنا احد من قوم ھذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ھرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ
دَعَا بِتُرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ
وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ
حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ
يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ
يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ
مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ ۔ روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان

بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہونچی ہی منہہ اوسکی سی طرف منہ میری کی **ف** ع یعنی بالمشافہہ بی واسطی کی درمیان میری اور درمیان اوسکی
کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میری ساتہ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابوسفیان
نی کہ سفر کیا مین نی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع مراد ہی اس سی مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی
تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہہری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا
اوسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابوسفیان نی پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کسی مین ہوئی آیا خط آنحضرتؐ کا طرف
ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہ زیر ہ اور زبر رے اور جزم قاف کی اور ساتہ زیر ہ اور جزم رے اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ
روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دینار ون پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول بیعہ یعنی گرجا گہر اوسی نی بنائی تہی **ت** کہا ابوسفیان نی
اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصری کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سی تہا اور بصری ساتہ
پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہروں مین سی **ت** پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا حضرت
نی دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اس جگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی
کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سی وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیی سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ہی ایک شخص
اوسکی قوم مین سی کہ تجارت کی لیی آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہ ایک جماعت کی قریش سی کہ مقدار تئیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی
ہم آگی ہرقل کی یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم مین سی بہت نزدیک ہی نسب مین اوس شخص سی کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونیکا
ف ع کہا علمانی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہی یہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابوسفیان نی
کہ پس کہا مین نی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سی پس بٹہایا اونہون نی مجکو آگی ہرقل کی یعنی تنہا اور بٹہلایا میری ساتہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی
ف ع اسلیی کہ قرار دیں وہ جہٹلاوین شرم نکرین سامنی ہونی مین یا اسلیی پیچہی بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین
ت پہر بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کی یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سی احوال
اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا
کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی خوف میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل جو حضرت کی لیاقت ... [illegible]

تو اللہ کہ جھوٹ بولتا مین اوسپر تہمت پھر کہا ہرقل نی اپنی مترجم سی کہ پوچھ ابوسفیان سی کہ کیسا ہی حسب آنحضرت کا درمیان تمہاری کہا ابوسفیان
نے کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب کہتی ہین کہ شمار کری آدمی اوسکو اور فخر کری ساتھ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سی اور باپون اپنی کے کر
اور مثال ہی نسب کو بہی اور مراد یہان نبی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سی افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نی پس کیا ہوا ہی اس شخص
کی باپون مین سی کوئی بادشاہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی پس کیا تم متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتھ جھوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلی نبوت
کی کوئی جھوٹ اوسپی ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جھوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی نہین کہا ہرقل نی اوگ کون اتباع کرتی ہین اونکا اور
ایمان لاتی ہین اوسپر اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکے ف ح مراد اشراف سی یہان اہل نخوت و تکبر ہین نہ الا کون شریف زیادہ تہی اولاد ہاشم سی مانند عباس رض
اور حمزہ رض اور علی اور جعفر کی اور اور اکابر قریش سی مانند ابی بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور اور صحابہ کی قریش مین کہ پہلی سوال کرنی ہرقل کی سی ایمان لائی تہی ت
کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی بلکہ ضعیف لوگ اونکی ایمان لائی ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون مسکینون اور نو عمرون نی
اسی نسب شرف والون نی بیعت نہین کی ہی اور یہ محمول اکثر و اغلب پر ہی ت کہا ہرقل نی کہ آیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی بیعت مین
یا کم یعنی بسبب جانی بعض اونکی کی طرف دینون اپنی کی یا بسبب جانی بعض اونکی کی بغیر جبر نقصان اونکی کی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینی کم نہین ہوتی ہین بلکہ
زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نی کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہی کوئی اون مین سی اوسکی دین سی بعد داخل ہونی کی اوس مین بسبب ناخوش کرنی کی اوسکی
دین کو کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتی ہو اوس سے کہا مینی ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہی لڑائی تمہاری
اوس سے کہا ابوسفیان نی کہ کہا مینی ہوتی ہی جنگ درمیان ہماری اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی کہ کبہی یہہ بہرا ہی اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہی اور یہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سی اور پاتی ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اون سی مصیبت پہونچتی ہی ہمکو اور کبہی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد و
صلح کہ کرتا ہی کہا مینی نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوس سی عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتی
کہ کیا کرنیوالی ہین وہ اوس سے ڈرتی ہین اس مین یعنی آیا عہد شکنی کریگی مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نی قسم خدا کی ممکن نہوئی مجہکو کوئی بات
کہ دخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوای اس بات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوس مین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مین کچہہ ممکن نہوا کہ بیان کر سکا مین سوای اسکی کہ اسمین احتمال نسبت غدر کا تہا **قال فہل** قال هذا القول احدٌ قبله قلت لا ثم قال للترجمان
قُل له اِنّی سألتك عن حسبه فیكم فزعمت انّه فیكم ذو حسبٍ وكذلك الرُّسُل تُبعث فی احساب قومها وسألتك
هل كان فی آبائه ملكٌ فزعمت ان لا فقلت لو كان من آبائه ملكٌ قلت رجلٌ یطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام
اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرُّسل وسألتك هل كنتم تتّهمونه بالكذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت
انّه لم یكن لیدع الكذب على النّاس ثمّ یذهب فیكذب على الله وسألتك هل یرتدّ احدٌ منهم عن دینه بعد ان
یدخل فیه سخطةً له فزعمت ان لا وكذلك الایمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل یزیدون
ام ینقصون فزعمت انّهم یزیدون وكذلك الایمان حتّى یتمّ وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انّكم
قاتلتموه فتكون الحرب بینكم وبینه سجالاً ینال منكم وتنالون منه وكذلك الرُّسل تُبتلى ثمّ تكون
لها العاقبة وسألتك هل یغدر فزعمت انّه لا یغدر وكذلك الرُّسل لا تغدر وسألتك هل قال

هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ

کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلے اوسکی **ف** ع یعنی سوای انبیا معروفین کے مانند ابراہیم و اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلے اوسکی **ت** کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے **ف** یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا ازراہ منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہات واسطے ترجمانی کی کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق مینی پوچہا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونی یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی اچہی ذات اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچہا مینے تجہسے حال اوسکی تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی **ف** ع کہ سبقت کرتے ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہی معقول و متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک پر ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولے اور اللہ پر جہوٹ باندہے **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سے دین اوسکی سی بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونے نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوے لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی دین و ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی بنفسہ اور اہل اوسکی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزہ وغیرہ سے اور اسلئے اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا لڑتے ہو تم اوسی پس جواب دیا تونے کہ تم لڑتے ہو اوسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی مانند ڈول کی کہ پہونچتا ہی یعنی مصیبت کبہی وہ تم سے اور پہونچتے ہو تم اوسی اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتی ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی عاقبت پیغمبرونکی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تونی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہسے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نے پہلے اسکی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کی کہ کہا گیا ہی پہلے اوسکی کہا ابو سفیان نے پہر پوچہا ہرقل نے مجہہ سے کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنی کی ناتی داروں سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی یعنی

اخیر زمانہ مین اور نہین تہا ف یہ بات مین عجب لگی کہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ نہین ہی تم مین سی کہ اولاد

مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سی ہوئی اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو وہ پیغمبری بلاشبہہ
اگلی کتابون کی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین ہین سو پائی گئین حضرت مین او بسبب علم کہانت اور نجوم کی تہا جیسی کہ صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ
کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سی حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سی اسلیے کہ
اوسنی جنگ کئی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سی کئی بار شکست دیتا تہا
اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سی مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ اسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون نی فتح کیی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی پہر
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قائم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی
اور قائم ہوی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کی کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہم اونکی اور خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی ہی
علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہی جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ پہونچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس جگہ
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی یعنی ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور رکہا اوسکو
محافظت مین پس رہا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اور اسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا منصور بادشاہ مغرب
نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہہرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا سا تحفہ
پہر نکالا صندوق مین سی ایک نلوا سونی کا اور نکالا اوس مین سی ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری ابتک اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جبتک یہہ ہماری پاس ہیگا نہین جانیکا ملک ہمسی پس ہم
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیی ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور گذری ہیان ہی حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سردارونکو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کرین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور
ہرقل نی جب یہ وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سی اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سی
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جبتک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہوا تہا عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محبت دنیا اور جیت ریاست مانع ہے حق کی بات سے واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ

باب فی المعراج

باب ہے بیچ بیان معراج کی **ف** ع عروج بمعنی اوپر چڑھنے کی ہے اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا آنحضرتؐ کی لیے ایک سیڑھی رکھی تھی کہ اوس پر آسمان پر چڑھے اور ایک روایت میں بھی آیا ہے کہ جب آنحضرت سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اونکی لیے رکھی گئی کہ اوس پر سے اوپر گئے اور وہ ایک سیڑھی ہے کہ ملائکہ اوس پر سے چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ معراج ربیع الاول میں تھی بارہویں سال رسول ہونے سے اور بعضی کہتے ہیں کہ ستائیسویں رمضان کو ہوئی اور مشہور یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی تھی عمل اہل مدینہ کا یہی ہے کہ اونکی موسم شریفہ سے ہی اسپر ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ سن پانچ یا چھ میں تھی اور جاننا چاہیے کہ یہاں ایک اسرا ہے اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہے مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سے آسمان تک اور اسرا ثابت ہے نص قرآن سے اور منکر اوسکا کافر ہے اور معراج ثابت ہے حدیثون مشہورہ سے اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہے اور مختلف آئے ہیں اقوال علما کی اس باب میں کہ معراج خواب میں تھی یا بیداری میں اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتی ہوئی اور کئی بار سوتی میں اور جو کچھ کہ سوتی میں تھی تو طلیعہ اور تمہید اوسکی تھی کہ جاگتی میں ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتھ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچ رویا صادقہ کی کہ ابتدا نبوت میں ہوتا تھا پھر کہتے ہیں کہ ہوئی یا جاگتی میں تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتھ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہ ہے کہ ایکبار جاگتی میں ہوئی ساتھ بدن شریف کی مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور وہاں سے آسمان تک اور آسمان سے وہاں تک کہ جہاں خدا نے چاہا نقل کیا ہے علما نے اخیر قصہ تلک صحیح حدیثوں میں مذکور ہے اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہیں اس میں حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سے نہایت کثرت سے اور در واقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہ ہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سے ہے کہ کسیکو انبیا میں سے سوای آنحضرت کی نہیں ہوئی تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سے آنحضرت ہی کی لیے ہوئی اور سمجھنا اس کے گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہے یہاں ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنے چاہیے اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہیں جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل میں آوے نہیں مانی کا میں اور اعتقاد نہیں کرنیکا اوسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام میں ہوتا ہے کہ کچھ حقیقت اوسکی شہود و واضح ہوتی ہے اور پہلی پہنچنے کے اوس مقام کو طور ایمان کا ہے یعنی جو اللہ رسول فرما دیں بشکایات لیوے ہرگز چون و چرا نکریں کہ سلامتی اسی میں ہے نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** قتادۃ عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی ات فشق ما بین ہذہ الی ہذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذہب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید وفی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ ایمانا وحکمۃ ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یقال لہ البراق یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیہا ادم فقال ہذا ابوک ادم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وہما ابنا خالۃ قال ہذا یحیی وہذا عیسی فسلم علیہما فسلمت فردا

... الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة ... جبريل ... قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فقال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن
يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا
نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبريل قال اما الباطنان فنهران
في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت
قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سی اونھون نقل کی مالک بن صعصعہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اونکو خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات
کی کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین **ف** حطیم ع کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہون کا ہی صحن کعبہ مین جنکا
بیان ہو چکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی **ت** کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہانتک کہا مالک نی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی سی کہ جسکو ہنسلی کہتی ہین زیر ناف کی بالون تک پس نکالا دل میرا **ف** ح ع
یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنیکی ہی کہ ہوا صغر سن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہو ئی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ اسطی داخل کرنے
کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین **ت** پہر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سی **ف** ح یہہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کی سی ہی یا یہہ کہ ایمان
ایک صورت بنا یا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگی اعمال وزن قیامت کی واسطی تولنی کی **ت** پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سی یا علم وایمان سی پہر
بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہرا گیا
ایمان و حکمت سی پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق
یعنی بجلی کی اور بسبب شتی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی **ف** ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہہ ہی کہ وہ براق مقرر تہا
واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب تہا در مقام اوسکی کی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک حوض ہی آخرت مین موافق
مقام اوسکی کی اور حدیث اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیی
اور گہوڑا کہنا چاہیی جیسی کہ بعضی شعرا کی کلام میں واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو
اسلیی نظر اوسکی کہ زمین پر سی آسمان پر پہونچتی ہی پہونچنا اوسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہوا **ت** پس سوار کیا گیا مین اوسپر **ف** ح اس عبارت مین اشارہ
ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت ملکیہ
اپنی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہی اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی پہونچنی فیض الٰہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہی کہ خادم بادشاہون کی
کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آن سرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل
باگ براق کی ہاتہہ سی تہامی ہوئی تہی **ت** پہر لی گیا مجہکو جبرئیل یہانتک کہ آیا نیچی کی آسمان پر **ف** ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت
براق سمیت پر ہی یہانتک چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین جو اسی شب اسرا کی بیت المقدس تک
پس اسی پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہی کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی
کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سی انبیا وہان حکم ہی
یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی سے نے طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو **ت** پس طلب کی جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے
کہ مین جبرئیل ہون **ف** ع ح اس سی معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃً اور نگاہ بان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل
بیت المقدس کے ہین اور اس سی ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کری کہ مین جیسی کہ متعارف
ہی اسلیی کہ اس سی منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون **ت** کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام
کی اور تحقیق کو کیا بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون سے نے مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ مین اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جب پہونچا اندر داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوس مین تہے آدم
پس کہا جبرئیل نے یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمانے کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے
تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہہ
بہی کہاہی علمانے کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنے کا رکہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بیٹہی پر
اگرچہ افضل ہوا اوس سے ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نے اور تمام انبیا نے کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی
تمام خصلتون خیر کو اسیلیے کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار عالم نے
نے بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجہکو جبرئیلؑ یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیلؑ ذٰلک جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمدؐ ہین کہا گیا
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بولانیکی لیے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسری آسمان
ناگہان یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپس مین یعنی ایلیی کہ بہن مریم کی تہی گہر زکریا والد یحییٰ علیہ السلام کی تہین
اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ یحییٰ ہین اور یہہ عیسیٰؑ ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے
یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نے مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیلؑ طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے
یہہ کہا جبرئیلؑ نے کہ مین جبرئیلؑ ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسفؑ کہڑی تہی کہا جبرئیلؑ نے کہ یہہ یوسفؑ ہین پس سلام
کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل یہانتک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ
کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریسؑ تہے پس کہا جبرئیلؑ نے یہہ ہین ادریسؑ پس سلام کرو
انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریسؑ آنحضرتؐ کی داداؤن مین سے ہین و لیکن انبیا سب
بہائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نے ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہے
مجہکو جبرئیلؑ طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیلؑ نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمدؐ ہین کہا گیا
اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارونؑ
تہی کہا جبرئیلؑ نے یہہ ہارونؑ ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہے
مجہکو یہانتک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیلؑ نے کہ مین جبرئیلؑ ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے
کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا مین اوس آسمان مین ناگہان
موسیٰؑ تہی کہا جبرئیلؑ نے کہ یہہ موسیٰؑ ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو روئی
موسیٰؑ کہا گیا واسطی اونکی کہ کس چیز نے رولایا تجہکو کہا موسیٰؑ نے کہ رویا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا کا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سے ہی کہ داخل ہونگی اوس میں میری امت سے ف ع علمانی المازری ... موسیٰ علیہ السلام کا سبب اونکی رونی کا فضیلت پیغمبر ہمارے
کی اور اونکی امت کی اسیلیے تھی حسد سے نہین جو مذموم ہے مومنین سے اور بکا لشدہ الا آگیا ہی لوگون سی اون حالات میں پس کیونکر تصور ہو اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالیٰ
نے اور کلام کیا ساتھ اوسکی اور راز کی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی
امت سے مخالفت امر کی اور نہ بجالانا حکم کا کہ موجب نقصان اجر اونکا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسیٰ کی ثواب کا لازم آیا اس لیے کہ ہر پیغمبر
کی لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ رونی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نے
فائدہ نہ اوٹھایا اونکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرون کی اور نہ پہونچے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون میں بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور دون سے پس مراد موسیٰ علیہ السلام از راہ
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت میں کہ وقت نے یادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب کتاب اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت میں زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے
اوس میت اور اتیون میں سی اور کہنا موسیٰ کا کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑاجاننی قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن میں یہہ کچھ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت
گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا میں اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ میں ف پھر چڑھی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا
جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تھا کوئی طرف اونکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہنچا میں اوس آسمان میں پس ناگہان اس میں ابراہیم تھی کہا جبرئیل نے کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکھنی پر آسمانون میں باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون میں ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواحین اونکی متشکل ہوتین تہین بدنون کی صورتون
میں یا حاضر ہی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات میں واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ
ہر نبی کی انبیا مذکورین میں سی کس سبب سے تھا اور حکمت کیا تھی اس میں اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بسبب تفاوت اونکی کی تھا درجات میں اور تفصیل اوسکی
ابن ابی جمرہ نے یون لکھی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلی آسمان کی اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا میں اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلی آسمان پر اور عیسیٰ کی خصوصیت ساتھ دوسری آسمان کے اسلیے ہی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی اور قریب اونکے
یوسف تہی اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت میں بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان میں تہی بسبب فرمانی اللہ تعالیٰ کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا
آسمان ساتون میں اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین میں بسبب قرب بیعت کی بہائی اپنی کی تہی اور موسیٰ اوپر اوس سے تھی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالیٰ کی
اور ابراہیم اوپر اونکے اس لیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہمارے کی کہتا ہون میں کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کہ وہ کہان تھی شاید
وہ بھی موجود ہون آسمانون میں مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان میں مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن میں سی اور اکتفا کیا ساتھ ذکر اونکی کی باقی بزرگوارون
میں سے ف پھر اوٹھایا گیا میں طرف سدرۃ المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان میں اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان میں ہے اور سدرہ لغت
میں بیر کی درخت کو کہتی ہیں اور منتہی اوسکو اس سبب سی کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذرا نہین
سوای ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ع چنان گرم در تیہ قربت براند * کہ در سدرہ جبرئیل از وی باز ماند ف پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی تہی اور ناگہان تہی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی **ف** ح لفظ فیلۃ کی جمع ہی اور ہر کی بہت سی جمع قلل کی ہی جیسی یکطرح ولیکی کی اور بیہ تشبیہ بہت
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا ثمرا باتہیون صرف بڑا ہی **ترجمہ** کہا جبرئیل نی بیہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو یہ تو معلوم کروانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہونچنی کے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بیچارگی کا سہ بگفتا فراتر مجالم نماند بماندم کہ نیروی بالم نماند اگر یکسر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم ویس ناگہان
وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین بیہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ای ہر
دو نہرین چہپی ہوی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی صفت کی کنہ کو نہین پہونچتین **ت** اور ای پیدو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ بیہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین شبیہ بہشت کی پانی کی ہی یا قبیل
موافق اسماکی سی ہی یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور کہ **ف** ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو
پرتو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑے اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ترجمہ** پہر لایا گیا میری پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور
ایک باسن شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علمانی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہوا تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہویگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی **ت** تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری **ش** ع اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب وس زمانہ مین مباح تہی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو طرف شراب دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہر این درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر **ف** ح یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃ یا سہو لۃ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اونہا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کے

پس تمہاری امت کیونکہ ادا کرسکی گی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کو واسطی امت اپنی کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کی طرف دوبارہ پس مع توقف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس ہین پس پہر ا مین طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکی گی چالیس بہی نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگون کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم کین مجہسی دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسیٰ نی کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہین طاقت رکہین گی پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مین آزمایا ہی لوگونکو پہلی تجہسے اور علاج کیا مین نی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کرسکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت کی لیے ف ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نی آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی پاس بہیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تہا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہی ورنہ کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعًا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعًا نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوس مین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نی پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی بندون پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کے جیسے اور بعضی احکام منسوخ ہوتی ہین ت کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مین نی اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرم زدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سے اب نہین جاسکتا مین طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہوا مجہے کہ امت نہ محافظت کرسکیگی و لیکن راضی ہوتا ہون مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الٰہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نی پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام سے آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا مین نی فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مین نی اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار تتمہ اوسکا آگی آتا ہی **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

الی ربک فسله التخفیف قال فلم ازل ارجع بین ربی وبین موسی حتی قال یا محمد انهن خمس صلوات کل یوم ولیلة
لکل صلوة عشر فذلک خمسون صلوة من هم بحسنة فلم یعملها کتبت له حسنة فان عملها کتبت له عشرا ومن
هم بسیئة فلم یعملها لم تکتب له شیئا فان عملها کتبت له سیئة واحدة قال فنزلت حتی انتهیت الی موسی
فاخبرته فقال ارجع الی ربک فسله التخفیف فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت
منه رواه مسلم اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا
سفید دراز یعنی میانہ قد جیسکی فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا
مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنابر
اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین **ف** ع اسقدر اسراء پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتزلہ
کا ہی بیچ اسراء کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی **ت** پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین **ف** ع یعنی
تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا
بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسکی پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا **ت** پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میری
پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو **ت** پس اختیار کیا مینی دودہ
کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی **ف** ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور را کی ہی جیسے کہ
ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ہین بارادہ جلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالے
اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنابر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین بیچ تہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے
مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نے بطریق
مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے
اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسکی پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن
پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی **ف** ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے
تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اس لیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ
یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کر دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس مین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری
نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال و حسن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا
اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی حال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے
یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی تہی یوسف حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کے وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی
کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ
بہی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیساکہ
چاند نسبت تمام ستارون کی بہتر ہی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب و زیادہ اور خوش آواز زیادہ سبب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھ غیر آنحضرت کی جیسی کہ بعضوں نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عمر ہو خطا
مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سی آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا فضل اور کمال اوس قدر کہ جمع ہوا
آنحضرت مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حداور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہی کہ جو کچھ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
سب حضرت کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسی بحسن و بلاغت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد
ہزار سکہ بیازار کائنات زنند + یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد + صلی اللہ علیہ وآلہ بمقدار حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالہ ت اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نی اس سری
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ یہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکھا مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتہ آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مشکون کی ہین جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی اوس چیز نی
کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازو دون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نے کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا صفت اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سے اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھ کہ بہیجی ف ح سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی
اور احتیاط کی بات بہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین در پی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر
رات مین پس اوترا مین بلندی اوس مقام سی اور پہونچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا مینی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نی
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری امت
پر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہو گی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمس سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرت کا ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ کم کین مجسی پانچ نمازین کہا موسی
نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسی کی یعنی اور پہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما
اور اعتبارًا پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نماز کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنیکا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیے وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دہ چند
ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قلب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

کیا ہے اس نے

[illegible] صرف [illegible]
سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کے لیے نہیں لکھی جاتی کی اوسکی لیے [illegible] کچھ ف ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم
کیا تہا اوسکی کرنیکا تو وہ وہ حال سی خالی نہین اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو ثابت نہین ہی اس صورت کو لکھی جاتی گی اوسکی لیے نیکی اور
اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکھی جاتی گی اوسکی لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہا اسکی بہت
علمائی ت پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جاتی گی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی ہی جیسا کی جیسی کہ
فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تہا
فرمایا حضرت نی پس اوترا مین اوس مقام عالی سی یہان تک کہ پہونچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینی اونکو یعنی اس ماجری کی پس کہا موسی نی پہرجا
اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سی بہی کم کرے پس فرمایا آنحضرت نی کہا مینی تحقیق رجوع کی مینی طرف پروردگار
اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک حیا کی مینی اوس سے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابنِ شِہابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَہُ بِمَاءِ
زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَہُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَہُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْہِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ
قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِہِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِہِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِہِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِہِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِہِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِہِ وَعَنْ شِمَالِہِ نَسَمُ بَنِيہِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِہِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِہِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِہِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَہُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّہُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى
وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّہُ ذَكَرَ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ
بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيہِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰہُ عَلَى
أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰہُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً
قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ
رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْہِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهٰى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ
الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سی
کہ نقل کی انس سی کہا تہی ابو ذر حدیث کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہ سے چہت میری گہر کی حالانکہ مین مکہ

مین تہا ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی بہی کہا ہی فرج اور تفریج سی معنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین
بیچ تعیین مکان اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسیکی پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت
ام ہانی اور یہہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوتی تہی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس
لایا اور حضرت لیٹ رہی اسحال مین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی
کو لیگیا ت پس آ تہی جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہویا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا جو کچہہ
کہ لگن مین تہا میری سینہ مین پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر یہان یہہ تہا کہ دہونا
قلب مبارک کا سونی کی لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا
حکمت و ایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فقال ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری
براق کا اور جانیکا مسجد اقصی مین نہین ہی اسی سبب سی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ
اعلم ت پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا
یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی
طرف یعنی بلانی کی لیی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوی تہی کہ اونکی داہنی طرف کچہ
ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی کچہ ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیی کہ دیکہتی وہ بہشتی
کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے
مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکے
اولاد کی پس وے داہنی طرف والی ان مین سی بہشتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین
اور جب دیکہتی ہین بائین طرف اپنی روتی ہین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین
مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس
جسوقت آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ وہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون
مین جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول
آنحضرت کا قسم بینہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کی کہ کہول دروازہ
پس کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہین بیان کی ابوذر نی یا آنحضرت نے کیفیت منازل و مقام اونکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پانا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان
مین ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین
پس اگر کہو کہ متعدد ہی معراج تو تحقیق اشکال [illegible] تو یہی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا اختلاف اور علاوہ اسکی ... مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کا
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعیین آسمانون کی اور دیدنی انبیاکی یہہ ... اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور ابا حبہ کہتی تھی کہ فرمایا
ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو فقد بر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ کہتی تھی کہ فرمایا
آنحضرت نی پھر اوپر لیجایا گیا مجھکو یہان تک کہ چڑھا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تھا مین اوس مین آواز قلمون کی لکھنی کی کہ فرشتی اون تقدیرین
اور حکم الٰہی لکھتی تھی اور لوح محفوظ سی احکام الٰہی نقل کرتی تھی کہا بعضی محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین
پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میری لیے اوامر الٰہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی
خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین
جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اپنے
کچھہ تاویلین کر کی ظاہر معنی سے خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو محمول ظاہر ہی پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی
کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پھرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اوسکی عمل کا
یہان تک کہ گذرا مین موسٰی پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسٰی نی پس پھر جا طرف ربانی کی یعنی
اور سوال کر اوس سی تخفیف کا سلیے کہ امت تیری طاقت نہین رکھی گی اسکی پس پھیرا مجھکو موسٰی نی یعنی وہ ہوی سبب پھرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ
تعالٰی نی بعض پچاس کے ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہین یا دس ایسے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف بہکی
ت پس پھرا مین طرف موسٰی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالٰی نی بعض اونکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیے کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکھی گی اسکی پس پھر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس حسب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پھرا مین
طرف موسٰی کی پس کہا موسٰی نی کہ پھر جا طرف رب اپنی کی اس لیے کہ تیری امت نہین طاقت رکھی گی اسکی پس حسب عرض معروض کی مینی پروردگار سے
پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخرہ ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت
کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ
مینی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پھرا مین طرف
موسٰی کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجھکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین
ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بھی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر پھرنا وغیر ذلک یہہ بھی مانع تھی اور باعث شرم ت
پھر لیجایا گیا مجھکو یہان تک پہونچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تھا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازون
ملائکہ کی نی یا اور کچھہ تھا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اونکی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کے پھر
داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تھی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر
تھی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تھی کہ واسطے موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی
اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کے راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن عبد اللہ**
قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ

الارض فیقبض منها والیها ینتهی ما یهبط به من فوقها فیقبض منها قال اذ یغشی السدرة ما یغشی قال فراش
من ذهب قال فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورة البقرة وغفر لمن لا یشرک
بالله من امته شیئا المقحمات رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا گیا اونکو
سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان مین ہی ف ع کہا ایک شارح نی یہ وہم ہوا ہی کسی راوی کا کہ کہا چھٹی آسمان مین ہی سدرہ اور صواب یہ ہی کہ
ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثر کا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چھا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہی
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الہی یا اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سی ف ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ وہان
کھڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلئی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سی اوپر کوئی نہین گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہ گئی کہ عیان جگہ نہین ہی فقظم بر داشت از طبیعت امکان قدم کرآن + اسری بعبدہ ست عن المسجد الحرام تا عرصہ وجود کہ
انتہای عالم ست + کانجا نہ جہاست ونی جہت ونی نشان تام + سر بسیت بس شگرف و انجا ہیچ بان + انتہای عالم و جہات پس ازین مقام
ت کہا یعنی پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیزون نی اوسکی کنہ کو نہین
پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی یہ حقیقت عدم علم و دریافت
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتا پر فرشتہ کھڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا و اولیا کی سی کہتی
ہین ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ ان انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت
سی تشبیہ دی ساتھ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملاقات کی اور حیرانی
اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی آیا ہی اور یہہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کی
ہی اسیلئی درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹھتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الہی
شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچھ دی گئی تہی آنحضرت
اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعود نی بسبب فوق کرامت
کو کہ تعلق امت سی رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین اخیر سورہ بقرہ مین ف ح یعنی آمن الرسول سی اخیر سورہ تک اور مراد انکی دیجانی سی دیجانا قبولیت
دعاون انکی کا ہی اور اگر یہی تو کہہ ظاہر مین منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اوسوقت کہ جبرئیل بیٹھی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی
دروازہ کہلنی کی سی ہی اوپر سی پس سر اوٹھایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو تو ساتھ دو نور کی کہ دی گئی ہین وہ آپ کو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورہ بقرہ کی
نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاوگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاون اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ کچھ منافات
نہین ہی اسلیئی کہ دیتا تہا آسمان مین پہلی اون چیزون کو کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بطریق دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی

اور اوتر نا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیی کہ جو کلمہ بعض خیر لیی ہی کسی نبی کو نہین ملی ان ان ایک اور اشکال لازم آتا ہی که سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا بس بقرہ مدنی باعتبار اکثر کی ہی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین پس اوہ مکی ہی اونکی نزدیک اور جمہور کہتی ہین کہ ساری سورہ مدنی ہی اور اونکا جواب یہ ہی کہ معنی عطی کی نہین ہین کہ وہ وحی کی گئین بلکہ معنی یہ ہین قبولیت کی گئی انحضرت کی لیی دربار اون الفاظ کی کہ تلقین کی گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اور پڑہنی والون کی لیی سر جمیع اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی وعدہ کی گئی انحضرت اور مشیت ہی اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بہی نہین ہوگا کیونکہ ثابت ہو گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار مومنون کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید یہ سبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی سی **وعن**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہا یا پردہ درمیان مین سی تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جیسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی **ف** ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بہی ایسا ہی کہا ہی اور اسپر جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال کہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون نی ساتہ ارواحون کی پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی اونکی گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیی عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت ذوی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** ع یہ بہی موید اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

مختلفہ کا ہوتا ہی ساتھ اعضا کی تشریح ارواح کی ترجمہ پس ناگہان موسیٰ ایک مرد ہین میانہ قد پتلی گول بدن یا کٹری ہوئی بالونکا کہ وہ مرد ہین
شنوہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن میں سی اور ناگہان عیسیٰ ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مومن
کی ہی اسلیی کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی **ترجمہ** نزدیک ترین لوگون کا ساتھ
اوسکی از روی مشابہت کی عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بہائی عبد اللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیی کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان
ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین مشابہ ترین لوگونکا ساتھ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد لیتی تہی آنحضرت یار اپنی ذات شریف اپنی **ف** ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہی
یا اونکی بعد کی کسی اور راوی کا پہر دیکہنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا تہا راہ مین طرف بیت المقدس کی یا پاس مسجد اقصیٰ میں موسیٰ ہی
دوسری احتمال کی **ف** تعقیب کی لفظ فحانت میں **ترجمہ** پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اونکا **ف** ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہی یا نماز
معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ
حیات حقیقی دنیاوی کی اور جو نکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف ہی ہو اور یہی ہی کہ اوس جہان میں جو منع کیا گیا ہی نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرت کی ساتھ نماز پڑہی
اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال اور تعظیم کی لیی یا اونکی ارواح کو آسمان میں متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کو وہ ساتھ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہی
احتمال ہی کہ نماز پڑہانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کی ساتھ بعد پہرنی کی سدرۃ المنتہیٰ سی ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیا اللہ کو بصورۃ متعددہ
اماکن مختلفہ مین لوگون نی دیکہا ہی چہ جائی انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین
ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کی جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالیٰ کی کہا مجہکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہ ہی مالک داروغہ
دوزخ کا پس سلام کرو اونکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی مالک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نی اوسکی طرف یعنی بقصد
سلام کرنیکی پس پہل کی اوسنی سلام کرنی مین پہیر **ف** ع ح یعنی پہیر آپ کو کہ سلام کرین اوس سی پہلی آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور حرمت
آنحضرت کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی انبیا کی لیی آسمان
پر ہی ہوئی ہو و لیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس میں تہی واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى
اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجہکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور میں اور پوچہین مجہسی نشانیان
اوس مکان کی کہڑا ہوا مین حجر میں پس ظاہر کیا اور دکہایا اللہ تعالیٰ نی مجہکو بیت المقدس **ف** ع ح یعنی اوٹہا اوسکی اور دور کیا پردہ کہ مجہ مین
اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال ہی کہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان لائی ہون جیسی کہ
ابن عباس کی حدیث میں آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کمال تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا
تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کی پاس **ترجمہ** پس شروع کیا مین نی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سی حالانکہ
مین دیکہتا تہا طرف اوسکی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح جاننا چاہیئی کہ معراج کی حدیثوں مین یہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کی دیکہنی کا رب العزت کو معلوم ہو
اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اور دیکہنا آنکہ سی جانتی کی نفی کی اور تحقیق اور تفصیل اسکی ہیچ ... اور دیکہ

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہ باب ہے بیچ بیان معجزون کے **ف** معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق ہین ہیں کہ معجز کرنے والا معجز کا اثبات عجز ہین اور انبیا کی صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اسلیے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سے ساتہ مثل اوس معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لا سکتے اونکے مقابلہ مین امتی اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے یعنی عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہے ادعای دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین محکم کرنا مکان کا ساتہ پتہر اور مٹی کے گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر ہوتی ہین جو کچہ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتے ہین اور جو کچہ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہین اور جو کچہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کی معجزہ وہ خرق عادت ہے کہ ساتہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو مذکور کی ہین اور ایک معجزہ ہے کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اوسے ظہور پاتا ہے اور جو کچہ کہ ساتہ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسی شفا ساتہ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کے باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول پہلی فصل **عن** انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما متفق علیہ روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ ابو بکر صدیق رضی نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت اور رہنے کے غار مین اور پہنچنے مشرکون کے سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مین نے مشرکین کی قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہے **ف** غ مراد اوس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پہ کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے پانون پہ پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنی پانون کی جگہ نظر کرے تو دیکہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہے مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچے اور حضرت ابو بکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسکہ بیان کرتے ہین **ت** پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے ای ابو بکر کیا ہے گمان تیرا ساتہ اون دو شخصون کے کہ خدا ہے تیسرا اونکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی خدا ساتہ اونکے ہے بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کی آنحضرت اور ابو بکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے بددعا کی اوپر لشکر کے خدا نے اندہا کر دے آنکہین اونکی پس گرد غار کے پہرتے تہے اور نہین پاتے تہے اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے **وعن** البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تات عليه الشمس فنزلنا عندها وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله وانا انفض ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل قلت افي غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاة فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي فيها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت ان اوقظه فوافقته حتى استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال الم يان للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده۔ متفق عليه

اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ نقل کی انہون نے اپنے باپ عازب سے کہ بولا ویسو سوئے کہا واسطے ابوبکر صدیق رضی کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کفار سے کہا ابوبکر رضی نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچہ اگلے دن مین سے یعنی آدہے دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہیرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور نظر آیا ہمکو ایک پتہر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غارون اور کونون پر اوسوقت دہوپ پہونچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتون سے تا کہ سووین آنحضرت اوسپر اور بچہایا مین نے اوسجگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکہتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کی آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکہتا ہون مین ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سے کہا مین نے کہ کیا ہے تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مین نے کیا نہ دوہیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہ میرے چہاگل تہی کہ اوٹہایا مین نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے آنحضرت کی **ف** ح سونے مین یعنی مین بہی سو رہا لفظ وافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئی اور ساتہ تقدیم ق کے ف پر بہی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا مین نے اور بیدار نہ کیا آپکو یہانتک **ت** کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہو نیچے تک یعنی **ف** ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہو گیا اور یہ عادت ہے عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائے **ت** پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین **ت** ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک کے یون کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر رضی کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہ بہی ہے کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتی تہی اپنے چرواہون کو کہ راہ کی چلنے والون اور بہوکون کو دودہ دیتے رہا کرین اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ اونہون نے کچہ دیکر خرید ا ہو واللہ اعلم **ت** پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکر رضی نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈہلنے آفتاب کے اور آنے ٹہنڈے وقت کے اور پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک **ف** ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچہے تعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو لاوے اوسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا **ت** پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرتؐ نے تم دعا کرو کہ خدا ہی تعالیٰ ہمارے ساتھ پیش آوے دعا کی سراقہ نے پھر خدا تعالیٰ نے چھوڑ دیا سراقہ کو گھوڑا اوسکا پیٹ تک تخت زمین میں پس کہا سراقہ نے تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تمنی مجہپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سی کہ گرفتار ہون مین اوس مین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دونگا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس پیچ سی ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تھا اور نجات پاتا تھا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے مین کہ نہین ملتا تھا کسی کافر سی یعنی اون کافرون مین سی کہ حضرتؐ کی تلاش کے لیے نکلے تھے مگر کہ کہتا کفایت کیے گئے تم طلب مین یعنی بس کافی ہی میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہی ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تھا سراقہ کسی سی مگر کہ پھیر دیتا تھا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین بہت سی فائدہ ہین از انجملہ یہ معجزہ حضرتؐ کا اور فضیلت ابوبکرؓ کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور رکھنا اوسکا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اوسکی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرتؐ کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تھا کہ چنتا تھا میوہ درختون سے **ف** ح ع یعنی اپنی باغ مین تہا میوہ درختون سی توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقعہ ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اوسکے آنحضرتؐ کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کی توریت مین پڑھ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا ۵ مدتی بود کہ مشتاق لقائیت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم ٭ بحر و سنی رونق افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سی تہا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرتؐ کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلا اصحابہ کرام مین سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ اوسکا پس آیا وہ آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچھتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہی اونکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سی یا اوسکی کتاب سی یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بہی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم الیقین حضرتؐ کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور یہی ظاہری لائی حدیث کی اس بات مین **ترجمہ** ایک چیز اون تین چیزون مین سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلی ہی کہاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے کی یا طرف مان اوسکی کے مشابہت مین یعنی فرزند کبھی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہی اور کبھی مشابہ مان کے سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نے ابھی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونی وہم اس بات کے کہ انہون نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سی سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے **ترجمہ** ای پر اول علامت قیامت کی

پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور آپکا پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو بہشتی پس زیادتی جگر مچھلی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ح ملا علی قاری نے معنی سبق کے علاوہ غلبہ کے لکھے ہین اور شیخ رح نی پیش ہونیکے یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہے اور بعد اوسکے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت ہونے فرزند کا ساتہ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سے ہی اور اور حدیث کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت پس سبقت کو متضمن ہو دونون معنی کے رکہہ سکتے ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اونسے یعنی میرا حال تو جھوٹ باندہ لینگے مجہپر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے یا اتفاقًا اور عبد اللہ چھپ رہے تھے اونسے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہے ہم مین اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤ گے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیجاوے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت برا ہے ہم مین اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہی ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ اونسے پہلے پوچھ لیجیے حال میرا تاکہ جھوٹ اونکا معلوم ہوجاوے **وعنہ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاہَا لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَکْبَادَہَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰہُنَا وَھٰہُنَا قَالَ فَمَا مَاتَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ مین اون سے امتحان کے لیے اوسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتہ قافلہ کے کہ آتا تہا شام سے اور جاتا تہا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اموی تجارت شام کے لیے گیا تہا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تہا اور اوسکے ساتہ چالیس سوار تہے جب مسلمانون نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اوسمین آدمی تھوڑے سے تہے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کے لیے پس اوس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پہر جا لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہونچا تہا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اوترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑے ہوئے سعد جیسکہ کہا **ترجمہ** اور کہڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے **ف** ح یعنی صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کے اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تہا اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتہ حضرت کے جہاد کے لیے اور طلب کے دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تہی اون سے اسپر

کہ بجالاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ بین ایا
وہ موافقت کرتے ہین ایکی یا نہین پس جواب دیا انہون نے بہت اچھا جواب ساتہ موافقت پوری کے اس بارمین بھی اور دریا مین بھی اور اہین رغبت دلائی
اوپر اپنے مشورے کے اصحاب سے اور عقلمندون سے **ت** پس کہا سعد نے یا رسول اللہ صلعم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتہ مین ہے اگر حکم
کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیے تو دریا مین
پیٹہ جاوین اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم **ف** لفظ برک ساتہ زبر ب اور زیر اوسکی کے
اور جزم رے کے اور غماد ساتہ زبر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتہ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پرلی کنارہ ہجر مین یا
انتہا آبادی کا اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شتر ہانکنے اونکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اونکے جگرون پر لگتے جاتے تہے
پس معنی یہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنے کا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالاوین ہم حکم آپکا **ت** کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا
آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا
حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تہے اور رکہتے تہے ہاتہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور
اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تہے اور اشارہ کرتے تہے یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی
اوس جگہ مارا گیا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک
ووعدک اللھم ان تشأ لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابو بکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج
وھو یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری **ت** اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تہے روز بدر کے یا الہی مانگتا ہون مین تجہسے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہے
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد
آج کے دن کے **ف** ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ اور جانتے تہے کہ اللہ تعالے
وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ ہے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا چاہے حصول مطلب کو یا نہ چاہے پہر علم باللہ مقتضی ہے خوف
رکہنے کو اوس سے اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے
پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرۃ موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تہے تاخیر وقت سے
پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو واللہ ھو الغنی الحمید ان یشأ یذھبکم کے معنون کا اور
آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنون کا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالے کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکہا ہے
کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اوسکی کے نہایت وسیع تہا اور نظر ابو بکر رض کی فقط ظاہر
ہی کی وعدے پر تہی اور اوسکی تحقیق ہے اور کہ ساتہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچہ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور ہے
ت پس پکڑا ابو بکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو یہ مقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تم نے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے **ف**
مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تہا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل صحابہ کی اسلیے کہ وہ جانتے تہے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے تہا

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین اوسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمے سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی وہ پڑہتی تہی یہ آیت عنقریب
اونپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگے پشت نقل کی یہ بخاری نی ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی
اب جانب امید کے غالب آئی آپ پر بسبب عبادت الٰہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا
اونہی بسبب مطلع کرنی خدا تعالیٰ کی اونکو غیب **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ھٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ
الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور یہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑی کا یعنی
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیی درحالیکہ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی **ف** ع ح معجزہ بیان یہ ہے کہ دیکہا آنحضرت نے جبرئیل کو
واسطی جنگ کے نکلی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترہوین
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا
فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْھُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہ بہی ابن عباس سی ہی کہ کہا اوسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی مارنی کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام و آنا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم معنی اول کی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کے
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا منہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنے کوڑی کی پس
سبز ہوگئی تہی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تہا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لیی
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا بروبنی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جاتی
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہو شمار کرنا اوسکا معجزون مین **ترجمہ** پہر فرمایا
آنحضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نی **وعن** سَعْدِ بْنِ
اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ
کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مین نی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اوپر تہی سفید کپڑی **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون فرشتی بطور تفرق کی تہی
یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیون کو نہین دیکہا مین نی

اون دونون کو بھلی اس سی اور بہتر ... ہی تھی یعنی جبرئیل اور میکائیل فضل کی ...

راوی سی ہی اور شاید کہ بہچانا ہوا اونی بہیدوں سی اور یا حضرت ... **وعن** البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى اخذ في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري اور روایت ہی براسی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی **ف ع** کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی تہی بچاو کیا حضرت سی پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو **ترجمہ** پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نی کہ پس رکہی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹہ کی طرف پس معلوم کیا مین نی مار لیا اوسکو پس شروع کیی مین نی کہولنی دروازی **ف ح** اونکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ بہی کہ بہیجی تہی پیغمبر نی ساتہ اوسکی باہر نکلی اور باہر کہڑی تہی اور شریک ہوں اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سی اوس تک پہونچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور بہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازی بعد کہولنی کی اول بار مین بند کر دیی ہونگی واسطے محافظت اور اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور راہ سی **ترجمہ** یہان تک کہ پہونچا مین طرف زینی کی پس رکہا مین نی پاؤن اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین **ف ع** کہا طیبی نی کہ تہا سبب انکی گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس اونہون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس گر پڑی اوپر سی زمین پر **ترجمہ** پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مین نی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پہیلاو پاؤن اپنا پس پہیلایا مین نی پاؤن اپنا پس ہاتہ پہیرا آنحضرت نی پاؤن پر پس اچہا ہوگیا پاؤن گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی بخاری نی **وعن** جابر قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل فانكفات الى امراتي فقلت هل عندك شيء فاني رايت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا اهل الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينتكم حتى اجيء وجاء فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سی کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان اپنی اور درمیان دشمنون کی

پس ہوا اور ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ پتھر سخت پیدا ہوا ہی بیچ خندق مین پس آئی آنحضرت
یعنی خندق مین پھر کھڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور تھی ہم تین دن اس حال مین کہ نہ چکھتی تھی ہم
کوئی چیز کھانی کی ف ح ذوق براول سی وہ چیز کہ چکھی جاوی قسم کھانی اور پینی سی یعنی بھوک تھی اور تین روز گذری تھی کہ کچھ نہ کھایا تھا ت پس لیا آنحضرت نے
کدال پس آئی کدال اور مارا اوس پتھر پر پس ہوگیا وہ پتھر سخت ریت بہتی جابر کہتی ہین کہ پھر آیا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گھر مین تھی اور نام اوسکا سہیلہ بنت مسعود
انصاری تھا پس کہا مین نی کہ کیا ہی تیرے پاس کچھ یعنی کھانی کی چیز پس تحقیق دیکھا ہی مین نے آنحضرت پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اوسنے ایک تھیلا کہ آٹا
قریب ساڑھی تین سیر کی جو تھی اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بھیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا مین نے اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مین نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین میری بیوی نے
قریب ساڑھی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی طیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کی کھانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بھی ہین فارسی کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہان تک کہ آؤن مین اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا مین واسطے حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آپ نے وہین ڈالا آپ نے اوسمین لعاب دہن اور دعا برکت کی کی اوسکی لیے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ نے وہین ڈالا اور دعا
برکت کی پھر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہئے کہ پکاوی وہ ساتھ تیری اور نکال گوشت ساتھ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سی اور نہ اوتارو ہانڈی کو
چولھی پر سی کہا جابر نے اور تھے اہل خندق ہزار مرد تھے یعنی تین روز کے بھوکے سیر خوراک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانی مین سی یہانتک کہ
باقی چھوڑا اوسکو اور پھرے اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ح یعنی دونون چیزین جونکی تون ہو رہین یہ تمام اون منبع البرکات صلعم ہی کی برکت سی تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین
اور سوا اسکے بہت معجزے ہوئی ہین حضرت سی بڑھ جانا تھوڑی سی کھانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت
خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہین یہان تک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نے جمع کی ہین دلیلین نبوت
کی اپنی کتابون مین اور بہت اچھی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی نام ہی دلائل النبوت **وعن** ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حین
یحفر الخندق فجعل یمسح راسه ويقول بؤس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمار بن یاسر کو اوس وقت کہ کھودتی تھی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتی تھی عمار کی سر پر اور جھاڑتی تھی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تھی ای سختی
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کی ف ح سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کے نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور پھری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا کرتی ہین
اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ آگے فرمایا ت کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اور
نکلجاوینگے امام حق کی اطاعت سے نقل کی مسلم نے ف ح کہا طیبی نے کہ رحم کیا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے
اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی ایسی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین علی کی تھی اور حضرت علی کی حقیت کے دلیلون مین سے
ہی یس قضیہ مین جیسا کہ آیا کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ مین نے
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتا تھا اس حدیث

معنون مین کہتی ہی عن فطاغیۃ طائفۃ لہم شان اور بعض نسخون مین لفظ اور عوض
کثیر مین پہیلا جاتا ہی یعنی ایک اونی شخص کی مارنی جاسی ہتیار پھرا ہی الٹ چاہتا ہی و سو سو اور اوس ... اس حدیث مین تین چیزی ہین ایک یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سی اور سب حق و صدق ہی پھر کہا ہی مین نی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین
کہ کہا ظاہر یہی ہی کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سی افترا ہی اور تشنیع کی تاہی مولف کہتا ہی بھائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کی
معاویہ کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میری یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست رکہا اونکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میری بغض کے
سبب سے مبغوض رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین دیکہی گی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری اسحال مین کہ جہاد
کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کی تختون پر الخ پس وہ ہی معاویہ اور لشکر اوسکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیے غرضکہ اونکو برا کہنی اور بغض رکہنی اونسی کہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نعوذ
دیکہتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت اطہار رض کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سی اور مہر سکوت کی لگنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار + کہ درین راہ کار دارد کار ۔ اے بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک و آیا ہی لا تذکروا الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقبلین تو ہماری کیا کام رہتی ہی کہ اللہ تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی اعاذنا
اللہ و وفقنا لما یحب و یرضی **وعن** سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوہم ولا یغزوننا
نحن نسیر الیہم رواہ البخاری اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار کی
حضرت کی مقابلہ سی **فتح** یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع و اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسلیے اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتی ہین کہ مشرکا و یہود تمام گروہ کفار کی ہزارہا اتفاق کر کر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور
اور سردار تہی اور گذرا قریب قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی تائید فرمائی اور
مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب پس درہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نی بطریق پیشین خبر غیب کی فرمایا ترجمہ کہ اب بعد اسوقت کے جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتدا اور نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی نقل
کی یہ بخاری نی **فتح** یعنی اور نہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑہ چڑہ گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا **وعن** عائشۃ قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل وہو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اليهم متفق عليه وفي رواية للبخاري قال انس كاني انظر الى الغبار ساطعا في زقاق بني غنم موكب جبريل عليه السلام حين سار
صلى الله عليه وسلم الى بني قريظة روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکہے ہتیار یعنی اوتارے اپنے بدن
بسبب فارغ ہونے کے جنگ سے اور غسل کیا ف ح یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ ایک جانب دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا
ترجمہ کہ آئے حضرت کے پاس جبرئیل اسحالمین کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتے تہے سر اپنا اور پاک کرتے تہے گرد سے کہ پہنچی تہی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق
آپ نے تو رکہے ہتیار قسم ہے اللہ کی مین نے نہین رکہے ہتیار چنانچہ دیکہتے ہی ہو تم نکلو طرف ان کافرون کے پس فرمایا آنحضرت نے پس کہان قصد کرون مین
اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بہی رکہتی تہی کچہ نشان اوسکا اب بہی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہے اور جو معجزہ
کہ اس قضیہ مین واقع ہوئے ہین بعضون نے لکہے ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نے گویا
مین دیکہتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹہتا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سے بہی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار مین سے
ترجمہ سوارون کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اوس کوچہ مین
آمد و رفت لوگون کی نہ تہی پس دیکہنا اوسی غبار کا اوس مین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سے اوٹہا اور غالب یہ ہے کہ سردار اونکے جبرئیل تہے
اور جبرئیل ساتہ تہے اونکے یا وہ ساتہ تہے آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہے کہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور معجزہ بیان آنا جبرئیل کا
ہتیار باندہے ہوئے لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکہنا غبار کا لشکر سے ہرچند کہ وہ پیدا معلوم نہوتے تہے **وعن جابر** قال عطش الناس يوم الحديبية
ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها ثم اقبل الناس نحوه قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ونشرب الا ما في
ركوتك فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده في الركوة فجعل الماء يفور من بين اصابعه كامثال العيون قال فشربنا وتوضأنا قيل
لجابر كم كنتم قال لو كنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ
کے حالانکہ آنحضرت آگے اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سے
اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپکی چہاگل مین ہے یعنی اور ظاہر ہے کہ یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس کہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چہاگل مین یعنی اوسکے
اندر رہا اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیون کی درمیان سے مانند چشمون کے کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس یہ ہے
سعادت اونکی کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کے کتنے تہے تم
یعنی اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزے مین کہا جابر نے یعنی اول جواب مین کہ اگر ہوتے ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب با اونکی بات کا کہ تہے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہ تہا کہ کتنے ہزار اور پانسو ولیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا
مین اور یہ بہی ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل **وعن البراء بن عازب** قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اربع عشرة مائة يوم الحديبية والحديبية بئر فنزحناها فلم نترك فيها قطرة فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فاتاها فجلس على
شفيرها ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبه فيها ثم قال دعوها ساعة فارووا انفسهم وركابهم حتى ارتحلوا رواه البخاري
اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تہے ہم ساتہ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی پس جس نی کہ پندرہ سو کہا اوس نی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جس نی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا

ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہو گئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہی یا بعد اسکی جسمین اور بین پچہ سب

سی سی ہی نام ایک کنوی کا ہی کہ مکہ سی دس بارہ کوس پر ہی پس کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس چہوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم

پس آئی آنحضرت کنوین کی پاس اور بیٹہی کنوین کی کنارے پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر

ڈالا آب دہن کنوین مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوین کو ایک ساعت ف ع تا بہر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت نجومیہ کی وقع ہوگی تدریج اور مراد

اس سی ساعت نجومیہ ہی نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورون کو یہانتک

کہ کوچ کیا وہان سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزہ حدیبیہ مین مکرر ہوئی

وَعَن عَوفٍ عَن اَبِی رَجَاءٍ عَن عِمرَانَ بنِ حُصَینٍ قَالَ کُنَّا فِی سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاشتَکَی اِلَیہِ النَّاسُ مِنَ العَطشِ فَنَزَلَ

فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیہِ اَبُو رَجَاءٍ وَنَسِیَہُ عَوفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذھَبَا فَابتَغِیَا المَاءَ فَانطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امرَاَۃً بَینَ مَزَادَتَینِ

اَو سَطِیحَتَینِ مِن مَاءٍ فَجَاءَا بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاستَنزَلُوھَا عَن بَعِیرِھَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیہِ مِن

اَفوَاہِ المَزَادَتَینِ وَنُودِیَ فِی النَّاسِ فَاستَقُوا قَالَ فَشَرِبنَا عِطَاشًا اَربَعِینَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِینَا فَمَلَاْنَا کُلَّ قِربَۃٍ مَعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَایمُ اللّٰہِ لَقَد اُقلِعَ عَنہَا

وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَینَا اَنَّہَا اَشَدُّ مِلئَۃً مِنہَا حِینَ ابتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ۔ اور روایت ہے عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہون نے عمران بن حصین

صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا

نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ابو رجا کے یعنی پس تعبیر کیا اوسکو

لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون

دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی یا اونٹ پر پکہال اوس نی درمیان دونون سطیحون پانی کی اور سطیحین بہی کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ

دونون صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نے

ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کی دہانون مین سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو آپ تئین یعنی آپسمین ایک

دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسے تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری ہمنی

ہر مشک اور ہر چہاگل کہ ہماری ساتہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہو لی اور پہری اوس پکہال سی اور حال

کہ تحقیق شان یہی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی اوس وقت سے کہ شروع کیا تہا آنحضرت نے پانی لینا اوس سی نقل کی یہہ

بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سبہون نے پانی پیا اور باسن بہرا اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا تہا

اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نے کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کے

درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہین ہے یا نبی برحق ہی الخ وَعَن جَابِرٍ قَالَ سِرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلنَا وَادِیًا

شجرتین اَفیَحَ فَذَھَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقضِی حَاجَتَہٗ فَلَم یَرَ شَیئًا یَستَتِرُ بِہٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الوَادِی فَانطَلَقَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحدٰھُمَا فَاَخَذَ بِغُصنٍ مِن اَغصَانِہَا فَقَالَ انقَادِی عَلَیَّ بِاِذنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَانقَادَت مَعَہٗ

کَالبَعِیرِ المَخشُوشِ الَّذِی یُصَانِعُ قَائِدَہٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَۃَ الاُخرٰی فَاَخَذَ بِغُصنٍ مِن اَغصَانِہَا فَقَالَ انقَادِی

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِّنْہُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اوترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنی پائخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اونچہ سے کہ پردہ کرین ساتھ اوسکی لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے کی میری ساتھ حکم خدا تعالیٰ کی پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کی کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنی کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کی میری ساتھ حکم خدا تعالیٰ کی پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اوسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہان تک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدھون آدھ راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس مین اسحال مین کہ سایہ کرنیوالے ہو میرے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کی پس قریب ہو گئے وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت حضرت نے درمیان مین اون دونون کی جابر کہتے ہین پس بیٹھا مین اسحال مین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل مین ف یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا مین نے حضرت سے اپنی دل سے کہتا تہا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تہا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنی دل سے باتین کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنی دل کی ساتھ اور التفات نہین رکھتا تہا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا مین نے تو ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہین ادہر کو اور ناگہان دیکھتا ہون اون دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہین پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس اسمین دو معجزے ہوئے وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ھٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُھَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا مین نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا مین نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا زخم ہے کہ پہونچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تہا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ مین تین بار پہونکنا پس نہ پایا مین نے دکھ اوسکا اسوقت تک نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبَرُھُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب و عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اونکی مرنے کی ف ح یہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھ پیش میم کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام مین سنہ آٹھ مین شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کے پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکی لیا نیزہ زید نے یعنی اٹھایا کہ یہ امیر لشکر کی تھے اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ میر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے پس شہید کیے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پھر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے خبر دیتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھین آنحضرت کی آنسو گراتی تھین

نہین یعنی بسبب ہیبت اونکی یہانتک کہ بیانشان او ... یعنی شیران خدا ہی **ف ع** یعنی شجاع ہی شجاعان خدا ہی اعلی

کہ وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹہ تلوارین ٹوٹین اور اضافۃ سیف اللہ مین بزرگی کی لیی ہی **ترجمہ** مراد کہتی تہی حضرت یعنی

کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اونکی مابعد راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نی **ف ع**

یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت

لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی رم پر اور مسلمان اونکی ہاتہ سی سلامت رہے

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت کے

دن غزوہ حنین کی **ف ع** غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہوین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ہے

ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پرے عرفات کی **ترجمہ** پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید پہرے

مسلمان پشت دیکر **ف ع** یعنی بعضی جلد باز مین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آتی تہی تاکہ نہ بہاگین آنحضرت سی

حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی **ترجمہ** پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی **ف** اوس خچر کا نام

دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہے کہ آنحضرت نے رد بہی کئی ہین بعضی ہدیے

مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہے بسبب عدم معلوم ہونے تاریخ کی اور اکثر یہ ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا

اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا **ترجمہ** اور مین پکڑی ہوئے

تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابوسفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن

عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و رعایت حفاظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب سمرہ

کو **ف ح** سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچے بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ ہو ویں وقت

پہونچین **ترجمہ** پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی ہے

نیچے درخت کے پس کہا عباس نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا وقت اوسکی کہ سنی آواز میری تہا مانند پہرنے گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی تیز محبت اور شوق کے

آتی ہین ویسی ہی دوڑ آئی پس کہا اونہون نے ای قوم حاضر ہین ہم ای قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتہ کافرون کے اور دعوت یعنی استعانت و پکارنا اسمین کا

انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا او منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے **ف**

ع ح پس پکارا گیا اے بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہے انصار کا اولاد دو بھائیون کی ہین ایک اوس دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سے ہین پس
دیکھا آنحضرت نے اس حال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت رکہنے والے کی اوپر چلانے اوسکی اور جستجو نے کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی
تاکہ دیکھے طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اونکی یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکھتے تھے
پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لین آنحضرت نے کنکریان پس پھینکا اونکو کفار کے منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا از راہ تفاؤل
کے یا خبر دینے کی کہ شکست کہا گئے کافرون نے قسم ہے رب محمد کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اسکے کہ پھینکین آنحضرت نے کنکریان اپنی ہاتھ سے واقع ہوئی مگر وہ اثنا
کنکریون کا یعنی اوثر ہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا مین تیزی اور شدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی مسلم نے **ف ع** اسمین دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزے پس بھاگ کہڑے ہوئے

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافرون سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی
نہین پیٹھ دی آنحضرت نے یعنی حقیقۃً اور صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابیون مین سے کہ نہ تھے اونپر بہت سے ہتھیار پس ملی ایک قوم
تیر اندازون سے یعنی ہوازن سے کہ نزدیک تھا کہ گرے اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیر انداز تھے کہ خطا نہین کرتا تھا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نے اون نوجوانون کو تیر
نہین قریب تھے کہ خطا کرین **ف ع** یہ جواب براء نے خوب دیا ہے اسلیے کہ تقدیر کلام یہ ہے کہ کیا تم سب بھاگے تھے پس تو پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت بھی ساتھ ہون
اونکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بھاگے ولیکن ایک جماعۃ صحابہ کی تھی کہ اونپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوس وقت مین یا اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف ع** یعنی مدد مانگنے کے لیے پس اس صورت مین نہین صادق آتا ہے اونپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لیے آتے تھے کمکی
لیکر خوب ترین اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پھرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث مین کہا پس جمع ہوئے الخ پس کیونکر تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے
کہ واقع ہوئی تھی اونکو صورت پشت دینے کی پھر بعد متوجہ ہونے آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز دینے عباس کے اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونے کی
اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تھا اور ابو سفیان بن حارث چلتے تھے آگے
حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو **ف ع** اور یہ ظاہر مین معارض ہے اوسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہے
حمل کرنا اوسکا تناوب یعنی نوبت بنوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابو سفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابو سفیان
رکاب یا حمل کرینگے اوسپر کہ اوس حال مین بسبب شدت کے احتیاج دونون کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اوترے آنحضرت یعنی خچر پر سے اور طلب کی اللہ تعالیٰ سے مدد
و فتح اور کہا آنحضرت نے مین پیغمبر ہون کچھ جھوٹ نہین ہے اس مین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا **ف ع** لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہے جیسا کہ معمول ہے پڑھنے کا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور وزن شعر کے بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور
آنحضرت نے اپنے تئین نسبت کیا جد کی طرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ

ایسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت جو امر دینی دشمنون کی ... اپنی نسبت
کرنی جایز ہی ترجمہ پہری یعنی بعد جمع ہونے مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہکر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور اصلی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہتی تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈہتی تہی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق دلیر مرد اسہم مین سی وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جسجگہ وہ ہوتے
وہی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسسوا اوپر تقدم کے حضرت پر پس پایا کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی براء ساتہہ ہمبرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا
اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کی طرف اور اونہون نے شکست پائی بسبب اوسکے جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سلمة بن الأكوع قال غزونا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم حنينا فولى صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غشوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب
من الأرض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم إنسانا إلا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم
الله وقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائمهم بين المسلمين رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا
ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کے صحابہ نے پس جسوقت گہیرا کافرون نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت نے
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتہ اوس خاک کی کافرون کے مونہون کے یعنی سامنے اونکی مونہون کے ڈالی اور کہا
بُری ہوئی یا بگڑی ہو جیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اون مین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونون آنکہون کو ساتہ خاک
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہون کی طرف پس پہر کافر پیٹہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نے غنیمتین اونکی درمیان مسلمانون کے نقل کی
یہ مسلم نی ف ع اسمین بہی معجزی ہین آنحضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسری یہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس تہوڑی سی مٹی سی
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وعن** أبي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الإسلام هذا من أهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من أشد القتال
وكثرت به الجراح فجاء رجل فقال يا رسول الله أرأيت الذي تحدثت أنه من أهل النار قد قاتل في سبيل الله من أشد القتال
فكثرت به الجراح فقال أما إنه من أهل النار فكاد بعض الناس يرتاب فبينما هو على ذلك إذ وجد الرجل ألم الجراح فأهوى
بيده إلى كنانته فانتزع سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك
قد انتحر فلان وقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أكبر أشهد أني عبد الله ورسوله يا بلال قم فأذن
لا يدخل الجنة إلا مؤمن وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا حاضر ہوئی ہم
ساتہ آنحضرت کے غزوہ حنین مین ف ح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک
شخص کی حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اوسکا نام قزمان تہا اور تہا وہ منافقون
مین سی اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جس وقت آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت تر لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی
تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہی تہا کہ وہ بہشتی ہے پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سے ہے پس قریب تہا کہ بعضے لوگ یعنی بعض مسلمان ضعیف الایمان
اگرچہ ظاہر مین سمجہو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچہ اعتبار نہین ہے مدار احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہا کہ بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جہاد اور جہد کے جو وہ لڑتے ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہے پس اوس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تہا گمان پایا اوس نے
درد زخمون کا پس قصد کیا ساتہ ہاتہ اپنے کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کے اکثر نسخون مین آیا ہی
لفظ اسہما ساتہ صیغہ جمع کی بجای سہم کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نی رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کے
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مر گیا اور یہ منافات نہین رکہتا ہی اس روایت سی کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیرسی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوارسی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑتی گئی کتنی ایک شخص مسلمانون مین سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف ع
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگون کو ساتہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی نقل کی بخاری نی ف ع مراد فاجر سی منافق ہے
یا فاسق اون لوگون مین سی کہ کرتی ہین عمل از راہ ریا کے یا ملاتی ہین ساتہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال سے کہ
ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطی اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا پڑہتی پڑہاتی ہین یا اذان
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطے غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم ہوتی ہین
اونکی ثواب سی جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا سی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہے
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علمائی اوسمین تاویلین کی ہین پہلے اور بعضی محدثون نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے
پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنی کو مخصوص ساتہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے کہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن
عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ
دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ
ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَ
جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا سحر کیی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ آنحضرت کے خیال میں ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین
کی ہی ف ع ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حال آنکہ کی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کرچکی تہی اوسکو اور یہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام

خیمین یخیل الیه من سحرهم انها تسعٰی یعنی موسی علیه السلام کے خیال مین یہ الا گیا کہ کہتا کہ رسیان
وہ دوڑتی ہین نہین بلکہ اونہون نے پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچہلنے لگین اونکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرلی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتے تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہے اونکو توقادر نہین ہوتے تہے اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچھ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہ تہی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتی تہے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنیکے حدیبیہ سی تہا بیچ
کے مہینے مین سنہ چہ مین اور مدت اوسکی تقارکی چالیس روز کی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہ مہینے اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہے کہ قوت
غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتون کا چہ مہینے تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہرتک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے ہی
کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین **ترجمہ** تا وقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے **ف** یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر ہے اوپر اسمین دلیل ہے اوپر مستحب ہونے دعا کی وقت حاصل ہونے امور مکروہہ کے اور واسطے دفع بلا کے اور کہا ہے علما نے کہ خاص لوگ کرتی
اوسی وقت دعا کرداتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اور لوگ چہوڑ دیتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی **ترجمہ**
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تو نے او خبر کرتی ہے تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سی یہ بیان کیا اوسکو کہ آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردون کے بیٹھا ایک اون مردون مین سی میری سر کے پاس اور دوسرا میرے
پانون پاس پہر کہا ایک نے اون مین سی واسطے دوسرے کے کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نے **ف** کہا بعضون نے کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی سی یا نفوس ساحرہ سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین اوپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ
مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین
پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رضی کو پس لائے اوسکو اور پڑہین یہ دونون
سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتے ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اسلیے
کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور ممکن ہے جمع ان دونون مین ساتہ واقع ہونے دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیے تاکہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک اون دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنے سے جہڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما تر کے کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کی کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس
گئے آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیون کے اپنے اصحاب مخصوصین سی طرف اوس کوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی
مینہدی کا ساتہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکے یعنی جو اوسمین دفن کیے گئے تہی سرتہے شیطانون کے پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح
مشابہت شیطانون کے سرون کو ساتہ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونے اونکی کے اور عرب شیطانون کے سرون کو نہایت ہی بدہیئت جانتے تہی اور بعضون نے کہا

کہ مراد اونفاثات سے ساحرات خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بھیجا واسطی نکالنی سحر کی تو
سے پس پایا اونہون نے اوسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبھوئی ہین اور ایک ڈورا باندھا ہی
گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑھتی تھی ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اوسمین سی نکالتی تھی آنحضرت
تسکین و آرام ہو جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کی سر گئے ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے اوس یہودی کو کچھ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹھانیکو دوست نہین رکہتا مین **وعن** ابی سعید الخدری
قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وہو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر
احدکم صلوتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وہو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم آیتہم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المراۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشہد انی سمعت
ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس
فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتی الجبہۃ
کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اہل الارض
ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئی ہذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الاسلام
مروق السہم من الرمیۃ فیقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تھی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تھی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہ آیا تھا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تھی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسیکی حق مین یہ آیت اوتری ہے
ومنہم من یلمزک فی الصدقات پس وہ منافقون مین سی تھا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے **ترجمہ** پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تھی ہر ایک کو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار
ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیئے کہ امیدواری اور سود مندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنی
عدل کی بھیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکاری کی کچھ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب ظلم کیا اس کہنے والے نی اوسنے کہا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس ظلم کی **ترجمہ** پس کہا عمر رضی نی کہ حکم دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اوسکی پس فرمایا
چھوڑ دو اوسکو **ف** ع شرح السنۃ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اونکو
البتہ قتل کرون اونکو جواب دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نے مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون کی اور یہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اوسکی قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑے وہ اونسے یہان تک کہ بہتون کو اونمین
قتل کیا انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ جو اکمل نے کہا کہ یہ مین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلا نہین لیتی تہی اپنی نفس کے لیے باوجود یکہ اوسی

لیا واقعی کی اوسنے کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہوا اور پہر آپ بدلہ لیا باوجود اسکے کہ ... مین ہے
قتل کی نہین کیونکہ اسمین عیب لگاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہی ہی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کو تو حکم کیا جاویگا اوسکی تعزیر اور مار مدارکا انتہی
اور یہ منافی نہین ہے تعلیل شعر کرنی حضرت کی کو قتل کرنے اوسکے سی ساتھ قول اپنی کی ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے کہ بہت اچھی طرح پڑہین گے اندراہ ریا و سمعہ کے اور حقیر جانیگا روزی اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکی کے ف یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور مارفی نمازیون کی سی تہی دار ہوتی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہین ہوتا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گے قرآن یعنی مداومت کرینگے
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑہیگا قرآن اونکے حلقون سے یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکے اوپر نہین چڑھینگی اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اونکی زبانون سے تجاوز کرکر دل تک نہین پہونچیگا اور تاثیر نہین کریگا اور نکلین گے دین سے یعنی طاعت امام سے
یا اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف پر اوسکی کے طرف نصل اوسکی کے اور دیکھا جاتا ہے طرف پرون
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار مین سے پیکان سے ذرا بہی نہین پایا جاتا ہے تیر مین کچہ اثر درحالیکہ گذرا ہے تیر نجاست اور خون سے ف ش ح یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر اپنی صفت شکار سے نکلتا ہے کہ کچہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جزو مین نہین لگنے سے اور تک ظاہر نہین ہوتا ہے
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ اور مثل اوسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بہی نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کی کہ ذوی الخویصرہ ہے یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا انسی ایک دونون بازوؤن اوسکی مین سے مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اوسکو ذو الثدیہ بہی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کے اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد اور ہمراہی اوسکے ساتھ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون مین سے یعنی اپنے زمانہ کی لوگونمین بہتر ہونگے
اور مراد اوس سے حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی ہین مینے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور مین ساتھ اونکی تہا اور جب فتح یاب ہوے حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اوس شخص کو درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکھا
مین نے طرف اوسکے اور پایا مین نے اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنی بجای آتاہ ذوی الخویصرہ کے کہ اول حدیث مین ہے
واقع ہوا ہے یون ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر کہنسی ہوئی تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالفت ظاہر ہے
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سرمین بال رکہتی تہی منڈاتے نہین تہے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتی تہی
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے ای محمد ڈر اللہ سی اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان برداری کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کی اور بہیجا ہے مجکو خلق پر تا عدل کرون اونمین اور نہین امین جانتی تم مجکو اور اعتماد
نہین کرتی مجہپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پیٹہ پہیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگی قرآن نہ بڑہیگا اونکے حلقون سے نکلینگے اسلام یعنی اسلام کمال سے

یا اطاعت امیر یا مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستون کو یعنی اونسے جنگ نہین کرینگے باوجودیکہ ہم
جنگ لڑتے اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤن مین اونکو اور ہون ہیر زمانہ مین تو البتہ قتل کرون مین اونکو مانند قتل کرنے عاد کے قتل کی بخاری اور
نے ف ع مراد عاد کے قتل کرنیسے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ و تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لیے ہے الا عاد قتل نہین کیے گئی ہین بلکہ ہلاک ہوئے ہین
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہین ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن** ابی هريرة قال كنت ادعو امي الى الاسلام وهي مشركة فدعوتها يوما فاسمعتني
في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكره فاتيت رسول الله وانا ابكي فقلت يا رسول الله ادع ان يهدي ام ابي هريرة
فقال اللهم اهد ام ابي هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة النبي صلى الله عليه وسلم فلما صرت الى الباب فاذا هو
مجاف فسمعت امي خشف قدمي فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت فلبست درعها وعجلت
عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت يا ابا هريرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانا ابكي من الفرح فحمد الله وقال خيرا رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تہا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کے اس حال مین
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مین نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری مان نے مجکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکہی مین نے یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور سننا اوسکا یا جواب کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکی اوسکے حال پر کہ بیان میری ہی تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہ حال ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے
ابوہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا حضرت کے پس جب
پہونچا مین طرف دروازہ کی مان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی مان میری نے آواز میری پاؤن کی پس کہا اوسنے ٹہیر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
وہین ٹہیرا رہ اور سنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتے کے اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ
کہولنے کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور
رسول اوسکے پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اسحال مین کہ مین روتا تہا مارے خوشی کے ف ح رونا کبہی غم سے ہوتا ہی اور کبہی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسون کے ہوکر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری مان کے اسلام لانیپر اور کہا
نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کچہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہی کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کے اور معجزہ بیان
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہی ابوہریرہ کی مان کے حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے **وعنه** قال انكم تقولون اكثر ابو هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم والله الموعد وان اخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتي من الانصار كان يشغلهم
عمل اموالهم وكنت امرءا مسكينا الزم رسول الله على ملء بطني وقال النبي صلى الله عليه وسلم يوما لن يبسط احد منكم ثوبه حتى
اقضي مقالتي هذه ثم يجمعه الى صدره فينسى من مقالتي شيئا ابدا فبسطت نمرة ليس علي ثوب غيرها حتى قضى النبي صلى الله
عليه وسلم مقالته ثم جمعتها الى صدري فوالذي بعثه بالحق ما نسيت من مقالته ذلك الى يومي هذا متفق عليه
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثین ابوہریرہ آنحضرت سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا ہی تعالے
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نے فرما دیا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجہ پر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اوسکے ابوہریرہ نے سبب بہت روایت

کردیکھا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ ... شریف کی ہاتہ پہ ہاتہ مارنا بازارون مین قبضہ کی لیا ہے

بیع شرا اسی کہ اوسمین بائع اور مشتری اکثر ایک دوسری کی ہاتہ پہ ہاتہ مارتی ہین یعنی خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی سبب بیع کی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی

میری کہ انصار مین باز رکہتا تہا اونکو کاروبار اونکیکا **ف** ح مراد لوگون سے مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسا کہ اہل ملک کی نزدیک اونٹ اور بکریان

اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورون کی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر

بہرنی پیٹ اپنی کے **ف** ح یعنی مین فقیر تہا اگر کچہ پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوی اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ تا اوسمین مشغول

ہوون اور دربار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا او سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن

ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہے کوئی تم مین سی اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکہٹا کری اور لگا دی اوسکو طرف سینہ اپنی کے اور پہر

بہولے کبہی میری حدیثون مین سی کچہ کبہی **ف** ح اپنی بات سی اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیے واسطے یاد رکہنی حدیثون کے کہ سنین آنحضرت سے

اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا دے رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے مین آویگی طرف سینہ اپنی کے ملا وی جو کچہ کہ میری حدیثون

مین سے یاد کیا ہوگا ہرگز نہین بہولیگا ترجمہ پس کہولی مین نے کملی کہ نہ تہا مجہ پر کوئی کپڑا سوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پہر

اور لگا یا مین نے اوسکو طرف سینی اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سی کہ سنی تہین مین نے اوس دن تک

کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ

مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِيْ

حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ

فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے

سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے **ف** ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ

زبر خ معجمہ اور لام کے اور ساتہ پیش دونون کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبۃ الیمانیہ بہی کہتی تہی اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ

تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفوس پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا

تمکو اوسکے تئین توڑ کر اور تہا مین کہ نہین ٹہہر سکتا تہا گہوڑی پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سی کبہی کبہی پس ذکر کیا مین نے اوسکو کہ مین نہین ٹہہر سکتا ہون

گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین

بسبب سی مارنی ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ راست

پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کی پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنی کی لیے ساتہ ڈیڑہ سو سوار کی

احمس سے **ف** ح احمس ساتہ ح اور سین مہملتین کی اور وزن احمر کی نام قبیلہ کا ہے قریش مین سی یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماستہ معنی شجاعت

کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے

ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ

الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَّهٗ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا

فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہ تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

باب المعجزات

یعنی وہی پس مرتد ہو گیا اور پہر مسلمان سی اور رہا ساتھ مشرکون کے **ف** ح اور شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہو گیا تہا اور پہر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا
آنحضرت نی کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو **ف** ع یعنی اپنے اندر نہین رکھیگی بلکہ پہینکدیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نی اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نی کہا کہ یہ کیا ہی محمد نی اور اونکی اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری
کہودی قبر مشرکون نی جہان تک گہری کہود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نی اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ
آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نی کہ انس کی مان کا خاوند تہی کہ یہ کہ ابو طلحہ آئی اوس زمین مین کہ
مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نی باہر قبر سے پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے
کہا لوگون نی کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی ایوب
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا اوسنے نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نی ایک آواز **ف** ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہودی کی کہ عذاب کیجاتی تہی یا آواز واقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کی اس بیان ہی **ترجمہ** پس فرمایا
کہ یہ یہودی ہی یعنی آواز یہودی کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیجاتی ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری **ف** ع اوسمین اثبات عذاب قبر کا
اور معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما
کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق
فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے
چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تہی کہ دفن کردی سوار کو یعنی اڑالیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سے اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ
بہیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنی ایک منافق کی پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا اسردار منافقون مین سی مرگیا تہا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع کہا
بعضون نی کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نی کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت
مرنے منافق کی پائی جانے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنی اشرار کے کہ یہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین
وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن
ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ
ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ
فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کی یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سی پس
ٹہرے آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضو منافقون نی یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کام مین کچہ لڑائی کے
کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچہے رہی ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ اس سے کہ دشمن آجاوی اونپر اور غارت کری پس پہنچی یہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ تعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور کوچون کی یہانتک کہ پہونچو تم طرف مدینہ کی **ف** ح لفظ شعب شین کی زبر سی راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتہ زبر نون اور جزم قاف کے

...اہوکر اوقات شب میں ملائکہ ہیں کہ نہیں آویگا اوس

راہ درمیان دو پہاڑون کی ولیکن

طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہے اوسکی نہین کہی ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹہون سے اوس وقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئے ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبداللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور معنی یہ ہین کہ مدینہ وقت ہمنے اونکی کہ محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے ازراہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنے اور چڑہ آنے سے مگر سوا نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے **ترجمہ** اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو ہلانی ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی بواعث میں سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچہے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن** انسٍ قال اصابت الناس سنةٌ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعةً فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رايت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال وادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير الى ناحيةٍ من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرًا ولم يجئ احد من ناحيةٍ الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الاكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہونچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ فرماتے تہے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نپانے پانی کے اور بہوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ تعالے سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اپنے اس حال مین کہ نہ دیکہتے تہے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہات مین ہے نہ رکہے آنحضرت نے ہاتہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کے پہر نہ اوترے آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکہا مین نے مینہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر **ف** ع معنی یتحادر کے نیزل ویتقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کی ہین پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ کیا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا **ترجمہ** پس مینہ برسائے گئے ہم اوس دن یعنی بقیہ اوس دن کی کہ دعا کی تہی وہ دن جمعہ کا تہا اور اگلی دن اور اگلی دن سے اگلی دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجیے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تہم جائے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر ہو پس نہ اشارہ کرتے تہے آنحضرت طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر ہی نہ تہا بالکل کہل کر مانند گڑہے کے ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناة ہے ایک مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ ساٹیلون پر اور پہاڑون پر اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینہ نہ برسے مکانون پر ولیکن نہین مشروع ہے اسکی لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابرٍ قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلةٍ من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين

کان

الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ البُخَارِيُّ ... بت ہو جابر سے کہ کہا تہو آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے درخت
کہجور کی ستونون سے مسجد کی سے **ف** ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کے تہی اور تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تہا **ترجمہ** پس
جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑے ہوے حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تہے حضرت اوسکے پاس پہلے تو منبر کے یہانتک کہ قریب تہا یہ کہ پہٹ جاوے
یعنی حضرت کی فراق سی پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتون سے اور اپنے گلے سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سی اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹہیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے
فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یعنی اور اوپر
نہ پانے قرب ذاکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طریق سی روایت کی ہی کہ شک و شبہہ کو اہمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح ہی نزدیک
یہ ہی کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جبتک حدیث بیان کرتی تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہوا سکے کہ مشتاق ہو واونکے ملاقات کی اور کم جو رسی **نہو بیت** سنگ و گیا ہی کہ درو خاصیتے ہست ٭
بہ زاد می وان کہ درو معرفتی نیست ٭ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ
لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا دائین ہاتہ اپنے سے کہا اوسنے نہین کہا سکتا مین دائین ہاتہ سی فرمایا حضرت نے نہ کہا سکیو یعنی
بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنے مین نہ بازر کہا اوسکو دائین ہاتہ کے کہانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے **ف** ح یہ عجز و ناتوانی سے یہ کلام رد تکا
کہ کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکہا اوسکو دائین
ہاتہ سی کہانے سی عجز نے بلکہ بازر کہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر **ترجمہ** کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص دایان ہاتہ طرف منہ اپنے کے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ
فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون سے یا دشمنون سے پس سوار ہوے آنحضرت گہوڑے پہ یعنی ننگی پیٹہہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
اور تہا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گہوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کی اسطرحکا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ
كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي
وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا
لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال مین کہ اوپر
قرض تہا پس پیش کیا مین نے اونکو قرضخواہون پر یہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلے اوس دین کی کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تہوڑی معلوم ہوتی تہین اور تہی وہ ویسی ہی پس آیا مین حضرت کی پاس اور عرض کیا مین نی آپ سی یہ ماجرا
اور مین چاہتا ہون یہ کہ دیکہین اونکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کرین مجہپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علٰحدہ علٰحدہ پس گیا مین
یعنی کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہون نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ لیکری گئی مجہپر اوسوقت ف ع یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبہ مین
اور پیچ پڑی یہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لئی یا صبر کرنیکی لئی پس پہلی ہی تہی وہ تہون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کری اوسپر
کہ وہ انہین بہی کسی بات پر بہی راضی نہین ہونگی **ترجمہ** پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرضخواہ پہرا آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اور بیچ
پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہون کو یعنی پس حاضر ہوئی وی پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لئی یعنی حکم فرمایا کہ ماپ دو اونکی لئی یہانتک کہ ادا کیا
اللہ تعالٰی نی میری باپ سی دین اوسکا اور مین راضی تہا کہ ادا کری اللہ تعالٰی دین باپ میرے کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کی ایک کہجور **ف ح** جابر کی باپ نی
بیٹیان بہت چہوڑی تہین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتی ہین کہ مین راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوی اگرچہ کچہ باقی نہ رہی ہمارے لئی کہجورون مین
ترجمہ پس سالم رکہی اللہ تعالٰی ڈہیر سب یعنی آنحضرت کے معجزی سی اور یہانتک کہ تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی
اوسمین سی ایک کہجور نقل کی بخاری نی **ف** اور جبکہ اوس ڈہیر مین سی کہ حضرت جسپر بیٹہی تہی اور دیتی جاتی تہی کچہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سالم رہی

وعنه قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فياتيها بنوها فيسألون الادم
وليس عندهم شيء فتعمد الى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبي صلى الله
عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی
آنحضرت کے لئی اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی لاون حالانکہ نہوتا اونکی پاس کچہ یعنی لاون مین سی آہی کہ جو کچہ کہ ہوتا تمام ہو چکا ہی
حضرت کو بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی تہی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کے لئی یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوسمین گہی یعنی
نہ تہا وہ ظرف پاتی کہ اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کے لئی لاون گہر اوسکی کا یعنی ہمیشہ اوس گہی سی اونکی گہر مین لاون ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لئی پس منقطع ہوا وہ لاون بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تونی اوس گہی کو کہا اونی ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیری گہر کا
قائم نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی اس لئی کہ جب کتنی ورتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو برکت ہو جاتی ہی وہ تہوڑی چیز **وعن** انس قال

قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة
قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى
جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت
وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم

ثُمَّ اَکَلَ الْحَیُّ حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ کُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَةً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَیْءٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِیْهِ بِالْبَرَکَةِ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہین واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہین تحقیق سنی مین نے آواز آنحضرت کی پہچانتا ہون مین اونمین بھوک کہ سستی کہ اثر اوسکا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کہانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہے کچھ پس نکالین ام سلیم نے کئی روٹیان جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیون کو اوسکے ایک کونے مین پھر چھپا دیا اوسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرے ساتھ بعض اوسکے ف یعنی میرا سر ڈھانکا اور کتنی ایک پیچ ہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے ت پھر بھیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کے پاس پس پایا مین نے آنحضرت کو مسجد مین اصحاب مین بیٹھے ساتھ حضرت کے لوگ ف یعنی بہت سے کہ وہ آئے تھے جیسا کہ آگے آتا ہے ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لیے جس وقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اسلیے کہ وقوع اس ماجرے کا غزوہ خندق ہی مین ہوا مانند قصہ جابر کے واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مین نے اونسے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بھیجا ہے تجکو ابوطلحہ نے کہا مین نے ہان ف اور منافی نہین ہے اوسکی ماں کی بھیجنے کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا مین نے ہان ف پہلی بات سے اس بات کو جدا کر کر پوچھنا یا تو سمجھانے کے لیے تھا یا یہ سبب تاخیر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی خبر پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگون کے کہ تھے ساتھ حضرت کے کھڑے ہو ف تا ابوطلحہ کے گھر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیان ہین بھیجا ہے تنہا یا دو تین آدمیون کے ساتھ کہانا لین اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکے سوا اونکے گھر مین کبھی کا بھی ہونا تھا تا حاصل ہووے اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور رضا تنگداری کے پس حضرت نے ارادہ اونکے گھر تشریف لیجانے کا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور ہمنشین طرف گھر ابوطلحہ کے اور چلا مین بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہین یا اسلیے کہ جلدی سے خبر حضرت کے رونق افروز ہونے کی ابوطلحہ کو پہنچا دون یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی مین نے اوسکو یعنی اونکے آنے کی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت ساتھ لوگون کے اور نہین ہمارے پاس کچھ کہ کھلا دین ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیون کے کہ بھیجی نہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکے آگے رکھون تھوڑی سی خبر کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف کہ کیون آئے ہین آپ اور کیا حکمت ہے اونکے آنے مین گویا سمجھین ام سلیم کہ آنحضرت معجزہ کے لیے آئے ہین اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نہ کیا اور اول ہی سوجھی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہین اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے اونکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک ایک عورتین ایسی تہین کہ اس وقت کے بہت سے مردون سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تہین رضی اللہ عنہما وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العالمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت اور ابوطلحہ ساتھ اونکے پس فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائین وہ روٹیان کہ اون پاس تہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو ٹکڑے کی توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لیے پس ریزہ ریزہ کی گئین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گھی کا پس سالن کیا اوس گھی کو کہ کپی مین سے نکلا پھر فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم روٹی مین جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہین ف یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی اوسمین پھونکی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پھر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو

یہ ہو ہوا گر وقت ہو دش کے لیے حکم اسلئے کیا کہ سب جمع نہ ہون ہوکہ مکان تنگ تہا وہ ایسقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی بیٹہ سکتے تہے
تنگی مکان کی لیے ہے فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلے دس پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتے گئے یہانتک کہ سارے قوم نے کہایا اور سیر ہو گئے
اور قوم ستر آدمی تہے یا اسی ف ع کہا ابن حجر نے یہان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہی اور ایک روایت میں بالجزم ہی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہ اوپر اسی اور ایک میں تہا
نہین ہی اس احتمال سی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جونکا تون اس سے معلوم ہوتا ہی بار و متعدد ہونا
اس قصہ کا کہنا ہوہین کہ قصہ ایک ہی ہی اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اول پچاس تہی پہر آئے اونکی ساتھ چالیس اون لوگون مین سے کہ یہی اونکی لیگئے تہے یا حضرت نے اونکو بلا بہیجا
ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا کہ آنحضرت نے فرمایا لاؤ دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک
کہ کیا یہ ساتہ اسی مردون کے یعنی اسیطرح دس دس کو اون تک دے گئی پہر یعنی بعد کہا چکنے اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوسکو اور بخاری کی ایک روایت مین
کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجہہ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس میں دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا اوس مین سے کچہ یا نہین ف ع یہ پس ظاہر ہی تکلیف
اوس سے ہرگز ان روایتون مین منافات نہین کرتی ہی ستر کی روایت کہا نی اسی مردون کے بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہونچی برکت اونکی دونون طرف کے
لوگون کو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت اونکے کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا
کی اوسمین ساتہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پہر فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وَعَنْهُ** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ
بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ
اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن ایسحال مین کہ آنحضرت زوراء مین تہی ف ع زوراء ساتہ
زبر زا اور جزم وا و اور مد و وہ کے نام ایک جگہ کا ہی معروف مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر یہی کہ دوسرا ہی مراد ہی
ترجمہ پس رکہا آنحضرت نے ہاتہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نکلنا درمیان انگلیون اونکی سی ف ع اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی
نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزی مین بہ نسبت نکلنی اوسکے پتہر سی اور موید ہی اسکو جو آیا ہی ایک روایت مین
فرایت الماء ينبع من اصابعه اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرت کے انگلیون کی درمیان مین سی ترجمہ
پس وضو کیا قوم نے اوس سی کہا قتادہ نے کہ کہا مین نے واسطے انس کے کتنی تہی تم یعنی اوسدن کہا تہی ہم تین سو یا کہا بقدر تین سو کی یعنی یہ شک راوی سے نقل کی
بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَاءٍ فَجَاؤُا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ
مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم اصحاب رسول اللہ کے گنتی تہی آیتون کو بسبب کت نور کا کہ حاصل ہوتا اونسی ہمارے دلون مین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانیکا
ف ع کافرون کے لیے کہ منکر ہین اونکے اور مراد آیتون سے قرانی ہین کہ اوتری ہین آسمان سی یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سی اور معجزات کا ذکر کہنا ظاہر اور موافق تہی ساتہ سیاق
حدیث کے اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانی کی لیے ہین لیکن نسبت مومنون کی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت و برکت اور زیادتی ایمان کے
ہین حضرت شیخ نے طیبی سی نقل کیا ہی اور علما کی نزدیک آیات سی فقط معجزات اور کرامات سے مراد ہین اور کہا کہ آیات قرانی یہان مراد نہین کیونکہ غیر مناسب ہی یہان تقریر طویل لکہی ہی
ملا علی نے بحوالہ رازی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون مین سی کہ کہا ترجمہ تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا
پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہ تہوڑا سا پانی تہا پس داخل کیا آنحضرت نے

دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو واوسطے پانی پاک کرنیوالی بابرکت کے اور برکت زیادتی خدا تعالی طرف سے ہی بعد ازین
اور البتہ تحقیق دیکہا مین نے پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف ح لفظ حدیث صحیح سے معلوم ہوتا کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تہا اور اسی پر جمہور علما اور اسکی
ترجیح دی گئی ہی اسکو و نکلنی پانی کی تہہ سی جیسا کہ حضرت موسی کی لیی تہا پس التفات کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ کتنا مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش
مارنی لگا انگلیون کی درمیان سے مین نہین جانتا ہون مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کرنی بقیہ پانی کی بہی ہوسکتا تہا لیکن اس طلب کرنے کا
معلوم نہین کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اور معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین ترجمہ و البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اسحال مین کہ کہایا جاتا
طعام نقل کی بخاری نی ف ع روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹہی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہم نی تسبیح

وعن ابی قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہار اللیل فمال عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضأ منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال احفظ علینا میضاتک فسیکون لہا نبأ ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب ورکبنا معہ فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وحمی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا بالمیضاۃ فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملأ کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم آخرہم قال فشربت وشرب قال فاتی الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ہکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ آخرہم لفظۃ شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہمارے لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلو گی اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آؤ گی پانی پر
انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اوس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی
کسیکے طرف یعنی بلکہ چلا جاتا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کسیکے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کے پانی کی اور پہونچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس وقتیکہ آنحضرت چلے جاتی
یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی پس ایک طرف کے ہو رہے یعنی قصد منزل کی پس رکہا سر اپنا یعنی سونی کی لیی پہر فرمایا یعنی بعض اپنی خادمون کو نگاہ رکہو اوپر ہمارے
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتے رہنا تا نماز صبح کی ہاتہ سے نجاوی پس غالب آگیا سبب نیند اور سو گئی اور کوئی نماز کی لیی نجاگا پس ہوئی آنحضرت اول وہ شخص کہ جاگی نیند
سے پہلے آپہی جاگی اسحال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کے پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جو اوسی وقت ہی نماز نپڑہی اور تاخیر کی قضا کی
تو اس امید کے لیی کہ پانی پر پہنچ جاوین یا اس لیی کہ وقت کراہت کا نکل جاوی جیسا دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا ذکر کنیکا اونکے اور نیز اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ دینا اوس
جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہی اوسمین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے
یا زیادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہ میرے اوسمین تہا کچہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا
دہوتی تہی اوس وضو کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس باسن مین کچہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہ ہمارے لیی
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہ کہ اوسمین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطے نماز کے

پس نماز پڑہی آنحضرتؐ نے وہ تین ف ع یعنی سنت صبح کی وہ پہلی نوبت پڑہا اوسکے پیچہی نماز فرض کی کہ ادا کیجاتی ہی پہلی اول کی اور جبکہ فوت ہوئی سنت فجر
نہیں پڑہتا اوسکی اگر نزدیک محمدؒ کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اوسکی نہیں ہی اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کی ف ع یعنی شاید
صحابہ کے ہمراہ کی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ صحابہ پاس ہی پانی ہوگا اونہون نے اوس سی وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور
سوار ہوئے آنحضرتؐ اور سوار ہوئے ہم ساتہ آپکے پس پہونچے ہم طرف لوگون کے کہ آگے جا اوترے تہی قافلہ اوس وقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہی ہلاکت تمپر
ف ح ع یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرتؐ نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس تہی
حضرتؐ کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سی اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگون کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگون کا پانی کو باسن مین کو یہانتک ازدحام
کرنے لگی ہی پس ازدحام کیا اونہون نے باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرتؐ نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گی یعنی اس پانی سی پس ازدحام کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سی الگ الگ ہوگئی پس ہوئے آنحضرتؐ کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگون کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میری یعنی صحابہ مین
اور سوا حضرتؐ کے پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مینے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر انکا ہی یعنی پینی میں
یعنی ادب یہہ ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوی کہا ابو قتادہ نے پس پیا مینے اور پیا حضرتؐ نے کہا ابو قتادہ نے پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہونچی پانی کی جگہ آسانی سی
کہ تہی راحت پانیوالی سیراب نقل کی حمیدی نے اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضل
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگون کو بہوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوس مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہان کا سنہ نو مین ہوا رجب مین اور آنحضرتؐ کی غزوون مین آخر غزوہ یہی تہا
ہوا ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیی لوگون سی بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمائیی کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوی اور حدیث
مین اختصار ہی ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہونچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجی تو ہم نحر کرین ہم اونٹ اپنی اور کہاوین اور
سالن کرین پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کرو پس آئی عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیگا تو سواریان کم ہو جاوینگی ولیکن منگوائیی انسی فضل ازواد انکی
یعنی حکم فرمائیی کہ لاوین بچی ہوئے توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیی اللہ سے اونکی لیی اون توشون پر ساتہ برکت کی پس فرمایا حضرتؐ نے اچہا پس منگوایا آنحضرتؐ نے دسترخوان
چمڑے کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نی کہ لاتا تہا مٹہی چنی کی اور لاتا تہا شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرتؐ نے برکت اوترنے کی اوسپر پہر فرمایا لو یعنی اپنی جتنا چاہو اپنی باسنون مین پس لیا لوگون نے
اپنی باسنون مین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا تہوڑا بہت ف اور کہنی لگی

کہ غزوہ تبوک مین نوبت لشکر کی ہلاکت آدمیون کو پہونچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین معبود
ہون رسول خدا کا نہین ہی یہ بات کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہ ان دونون گواہیون کی کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور روکا جاوے بہشت سے تو
ع یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سی ان دونون گواہیان توحید رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد و شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کبھی **وعن انس**
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم عروسا بزينب فعمدت أمي أم سليم إلى تمر وسمن وأقط فصنعت حيسا فجعلته في تور
فقالت يا أنس اذهب بهذا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل بعثت بهذا إليك أمي وهي تقرئك السلام وتقول
إن هذا لك منا قليل يا رسول الله فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا رجالا
سماهم وادع لي من لقيت فدعوت من سمى ومن لقيت فرجعت فإذا البيت غاص بأهله قيل لأنس عدد كم
كم كانوا قال زهاء ثلثمائة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله
ثم جعل يدعو عشرة عشرة يأكلون منه ويقول لهم اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه قال فأكلوا حتى
شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم فقال لي يا أنس ارفع فرفعت فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين رفعت متفق عليه
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا یعنی نکاح ہوئی ساتہ زینب کے پس قصد کیا مان میری ام سلیم نے طرف کہجور اور گہی اور قروط کے
پس بنایا یعنی ان چیزونکا ملیدہ سا پس کیا اوسکو پیالہ مین اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری مان نے اور وہ
آپکو سلام کہتی ہی اور کہتی ہی کہ تحقیق یہ آپ کی لیی ہی ہماری طرف سی تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہی یا رسول اللہ پس لیگیا مین اوسکو پاس آنحضرت کے اور کہا مین نے
جو کچہ کہ میری مان نے کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخص تہے اونکا نام لیا فرمایا یعنی معین کیا
اونکو ساتہ نامون اونکے اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا مین نے اونکو ساتہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ
سی یا ساتہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا مین نے اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا مین کر
پہر آیا مین پس ناگہان گہر بہرا ہوا تہا لوگون سی کہا گیا انس سی کہ کتنی تہی تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکہا مین نے آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک کو اوپر اوس حلوے
اور کلام کیا ساتہ اوس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی شروع کیا آنحضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے در حالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے
اور فرماتی تہی آنحضرت واسطے اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سے کہ نزدیک اوسکے ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہ ادب الہی ہی کہانا کہانیکا کہ
ذکر کیا بیان بقصد اہتمام کی واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہون نے یہانتک کہ سیر ہوے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت
یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مین نے پس نہین جانتا ہون کہ جسوقت کہ رکہا تہا مین نے زیادہ تہا
یا اوسوقت کہ اوٹہایا مین نے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی صورت مین الا سمین شک نہین ہی کہ وقت اوٹہانی کی بسبب برکت کا تہا بسبب
ہاتہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اوس ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوے کا ہوا
کہ جو ام سلیم نے بہیجا تہا اور اور روایتون سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہ بکری کے اور
کہلایا ہزار آدمیون کو ساتہ گوشت اور روٹی کی اور جواب دیا گیا ہی کہ آنا حلوی کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح
اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علحدہ علحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سی نہین معلوم ہوتا کہ حلویکا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز
مین یا اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی پس کچہ منافات نہین ہی دونون قصیون مین اور معارضہ دونون کا

والله سبحانه اعلم **وعن** جابر قال غزوت مع رسول الله صلى الله   علي فلا يكاد يسير فتلاحق بي النبي

صلى الله عليه وسلم فقال ما لبعيرك فقلت قد عيي فتخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فزجره فدعا له فما زال بين يدي الابل قدامها يسير

فقال لي كيف ترى بعيرك قلت بخير قد اصابته بركتك قال افتبيعنيه بوقية فبعته على ان لي فقار ظهره الى المدينة فلما قدم رسول الله

صلى الله عليه وسلم المدينة غدوت عليه بالبعير فاعطاني ثمنه ورده علي متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اس حال مین کہ مین

سوار تھا اوپر اونٹ ابکش کے کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ نہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ طاقت تھا اوس کو ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا

کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مار کر یا ڈرایا اور دعا کی اوسکی لیے یعنی تیز روی کی پس

ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹون کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنی اونٹ کو اب کہا مین نے ساتھ اچھی حالت کی دیکھتا ہون تحقیق

پہونچی اسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلی قیمت کی یعنی چالیس درہم پس بیچا مین نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک **ف**

ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع مین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ حدیث منسوخ ہے یا یہ شرط بیچ

عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم **ترجمہ** پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ مین

صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کے کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پہیر دیا اونٹ کو

مجپر نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابي حميد الساعدي قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فاتينا وادي القرى على حديقة

لامراة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق وقال احصيها حتى نرجع

اليك ان شاء الله تعالى وانطلقنا حتى قدمنا تبوك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستهب عليكم الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد فمن كان له بعير

فليشد عقاله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحملته الريح حتى القته بجبل طيء ثم اقبلنا حتى قدمنا وادي

القرى فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراة عن حديقتها كم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق متفق عليه

اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہے کہ اوسمین اور مدینہ مین تین روز

کی مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختون کی میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو

یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق **ف** ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کی **ترجمہ**

اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کرے تو اوسکو یہانتک کہ پہر آوین ہم طرف تیرے اس سفر سے اگر چاہے اللہ تعالی

اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس کھڑا ہو اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا

اوسکو پس جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے پاۓ بند اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھا لیا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ

کہ پھینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی **ف** ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار مین ہے اور جائے حاتم طائی کی ہے اور دیار مین ہے **ترجمہ** پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی

طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق

کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اسمین تین معجزے ہوئے حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینکدیا اور شاید کہ

ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنی نبوت کے بعضی اہل نفاق کی لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کی **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم انكم ستفتحون مصر وهي ارض يسمى فيها القيراط فاذا فتحتموها فاحسنوا الى اهلها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا فاذا رايتم

رجلین یختصمان فی موضع لبنة فاخرج منہا قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنة واخاہ ربیعة یختصمان فی موضع لبنة فخرجت
منہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہی شہر کا اور مصر
ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کی زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت کے نی اونکے
معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اوس قوم
کی مزاج مین دناءت اور خست ہے اور یہان ہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر جاری ہی کہ ایک درم کہ حقیر اور خسیس کا جاری ہنو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مختلفہ
مین چہ بیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہی باوجود یسی دنی ہونی اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکی اور
جہت سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتہ درگذر اور معاف کرنیکی اوس چیز سی کہ بری جانو اور
نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اونکی برائی پہونچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ ماں
اونکی ماریہ قبطیہ اونہین کے قوم مین سے تہین اور اونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کی بہی اسلیے کہ وہ بہی اونہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہی ف ع ح ہذا وشک کے لیے ہی پس بنا بر اس روایت کے مصاہرت مختص ساتہ ماریہ کے ہی اور نسب ساتہ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی سکا
کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جہگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے ف ع ظاہر
مطابق لراتیم کی یہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اوسپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابوذر نی پس دیکہا مین نی عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی
یہ مسلم نی ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہوئیگے اوسکی
فتنی اور شرور سبب وہان کی مانند نکلنی مصریون کے عثمان کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنی اونکی محمد بن ابی بکر کو اسحال مین کہ وہ حاکم تہی اوسپر حضرت علی کی طرف
سی غرض کہ حضرت نی فرمایا جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سی اور پرہیز کرنا اونکی مکانون سی سو ہی کیا اونہون نی وعن حذیفة

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایة قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنة ولا یجدون ریحہا
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منہم تکفیہم الدبیلة سراج من نار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم فی صدورہم رواہ مسلم

اور روایت ہے حذیفہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیچ میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے بیچ میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی بہشت
مین اور نہ داخل ہوا کیا ہی بو ہوا اونکی جنت کے یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع ح یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسا کہ قرآن مجید مین بہی آیا ہی کفار کے
حقمین و لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتی ہین کیونکہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتے
مگر باعتبار ظاہر اور ملی جلی رہنی اونکی درمیان صحابہ کے ساتہ کہنی کلمہ شہادت کے حاصل یہ ہے کہ یہان اونکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ
اور ہوسکتا ہے امت اجابت بہی مراد ہوسکتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعضی خواص اور مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ خبیثہ کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سی حذر
رہین اور لیلة العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کی غزوہ تبوک سی مکر و خدع اونکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ذکر کیا گیا ہی
حذیفہ سے کہ وہ چودہ تہے پہر دو نے تو توبہ کری تہی اور باقی بارہ نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقون سی دفع کریگا اونکی
شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ سانپ تصغیر دبلہ اور زبیر اور جزری کی تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کردیتا ہے
اور قاموس مین دبل یعنی طاعون کی کہا اور بمعنی حادثہ اور سختی کی ہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہون ہی ف ع تعبیر سے دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہی کہ یہ کلام حذیفہ کا ہی کہ گویا مراد و رم جاری تہی ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینون مین نقل کی یہ طلیبی نے غرض یہی ہی کہ نبی صلعم
مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تہا مجکو اونکی تین ادرہ ہلا سہون اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تہی حضرت نے و سند کر حکایت
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا يُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ غَدًا فِي مَطْلَعِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر نیکی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سر اوسکا یہی لاعطین ہذہ الروایۃ غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث جابر کہ سر اوسکا یہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا نکلی ابوطالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیی جیسکہ عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی جناب شناس سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کے تہی پس جبکہ ارونمودار ہوی راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تہا اوتری یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوی اپنی باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی ملاقات کی لیی اونہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سی پہلی اس سی کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکی مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نی پس وہ کہولتی کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہی یہ رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگونکی لیی پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہاں سے جانا تو نی حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑون کی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو سبب مہر نبوت کے بہی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے ف اور اوس روایت مین ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہین کہ کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیرہ ذلک اور سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیی طعام پس جبکہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تہی آنحضرت چرانے اونٹونکی پس کہا راہب نے قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا لاوی کہانیکا اوسمین پہر پس تشریف لائی آنحضرت یعنی بلند بہی کسیکی یا پہلی اوسکی اسحال مین کہ حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیی ہوئی پس جبکہ نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تہی اونہونے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلی ہی درخت کے سایہ مین بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ح اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن اسطی اعزاز و امتیاز اونکی مجلس پر سایہ درخت کا بہی آنحضرت کی طرف جہک آیا ہوا یا جہک آیا ہو سایہ درخت کا تمام تر معجزہ کی لیی اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سی تہا لیکن کہتی ہین کہ ہمیشہ نہ تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کے ترجمہ پس کہا راہب نے دیکہو طرف

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح وشام کی یا وقت کہانی شام
صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح وشام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سے مانند کالی
پلی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نی وعن انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدم
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك اية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحال مین کہ تحقیق رنگین ہو رہی تھی آنحضرت صلعم خون کے سبب کردار
اہل مکہ کی ف مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تھی ترجمہ پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکھلاوین ہم تمکو ایک معجزہ ف یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ موجب سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہان کہا اوس نی پس دیکھا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچھی اپنی سی پس کہا بلاؤ اوسکو پس بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کھڑا ہوا
روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پھر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہ دارمی نی ف حصول تسلی
اور دفع غم اور شدت کی یہ نشانی میری پروردگار کی طرف سے اور یہی دلیل ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موجب ہی حصول یقین اور دفع غم اور حزن کا اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب ہووے اور بلند ہو درگاہ حق مین اگرچہ غم
وحزن دشمنون کے ہاتھ سی پہنچی تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت ورنج کے ہوتا ہی وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي
فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن
يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھے ہم ساتھ
آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوا
اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی کہ کہتی ہو
تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نی
اس حال مین کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹھہری ہوئی تھی پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پھر پھر گیا طرف جگہ
اگنی اپنی کی یعنی جہان سی آیا تھا پھر وہین چلا گیا نقل کی یہ دارمی نی وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله
فدعاه رسول الله عليه السلام فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله
عليه وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤن مین اس خوشہ کو
اس کھجور کی درخت مین سی اس حال مین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اوترنی لگا وہ خوشہ کھجور سی یہانتک کہ گرا زمین
پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نی پھر جا پس چلا گیا وہ جہان سی آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعها منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اوسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑایا اوس بکری کو بھیڑیے کی منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیے کی کہ کولے زمین پر رکھتا ہے اور پانوں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں پانوں اپنے کی اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تونے طرف رزق کی کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھ سے پس کہا اوس شخص نے ف یعنی چرواہے نے کہ نام اوسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند آج کی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کی پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اسحال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کی درختوں کے کہ واقع ہے درمیان دو سنگستان کی ف یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی سے ترجمہ خبریں پہونچاتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے ف یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں اونکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں اونکی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ چرواہا قوم یہود سے ف یعنی اسمین رد ہے اوسپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ میں نہیں ہے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہانتک کہ خبر دے اوسکو پاپوش اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گھر والوں نے پیچھے اوسکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ھھنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت صلعم کی نوبت نوبت کھاتے یعنی وقت لموہ جہری کی ایک بڑی پیالہ میں سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتے دس کھاکر اور بیٹھتے دس کھانیکو کہا ہمنے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اوسکی یعنی کہانسے اور کہانسے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنی والوں میں سے اسلیے کہ وہ وسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرے تو اے مخاطب ترجمہ نہ مدد کیا جاتا مگر اسجگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کی طرف آسمان کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھتا تھا اوسمیں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اوترنے برکت کی آسمان سے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع فاشبعھم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منھم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی دن ایک گروہ کے ساتھ جو تین سو پندرہ تھی پس فرمایا یا الٰہی

تین سو پندرہ مین کہ تہر مہاجرین مین سی تہی اور دوسو چھبیس انصار مین سی ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ لوگ یعنی صحابہ ننگی پانون ہین پس سواری دی تو انکو یا الٰہی تحقیق

یہ ننگی بدن ہین کہ سوائے تہبند کی کچہ نہین رکہتی پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بہوکی ہین پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر باطن مین تا قوت پاوین طاعت کی

پس فتح دی اللہ تعالیٰ نی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر یہانتک کہ قتل کیے گئے انمین سی ستر اور قید کیے گئے ستر پس پہرے صحابہ فتح بدر سی اس حال مین کہ نہین تہا انمین

سی کوئی شخص مگر حال یہ تہا کہ پہرا ساتہ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑی پہنی اور سیر ہوئی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یہ سبب لٹنی اونٹوں اور کہانوں اور کپڑونکے

غنیمت مین مشرکون سی اور سبب دعا مین آنحضرت کی مستجاب ہوئین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصًا اس قسم خصوصیات

اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا تَکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ یہ تو نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ

وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گی یعنی

دشمنوں پر اور پاؤ گی یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگی تمہاری لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتہ اوس چیز کی کہ زمانہ آئندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص

کہ پاوی یہ یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا تم مین سی پس چاہیے کہ ڈری اللہ سی یعنی تمام امور اپنی مین تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کری ساتہ بھلائی کی اور منع کری بری بات

سی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی راہ اعتدال پر چلی اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانی مین نہ پہنسی اور یہ اشارہ ہی اس آیت پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ

فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ

شَاۃً مَّصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ

مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ

الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ یَّضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ

نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ

الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ

حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق

ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر مین سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی مین پہر تحفہ لائی اوسکو واسطی آنحضرت کی ف نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا بیوی سلام

بن مشکم کی آیا ہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکرے مین سے کس جگہ کی گوشت کو پسند رکہتی ہین لوگون نی کہا کہ دست کے گوشت کو پس

ایک بکری کا بچہ رکہتی تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسمین بہت زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کردی اور دست اوسکا مین بہت ملایا اور کہا ساتہ آنحضرت کے اور صحابہ کی کہ حاضر

ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کہایا اوسمین سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کے یارون مین سی ساتہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاؤ ہاتہ اپنی یعنی

روکو ہاتہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ زہر ملایا ہی تونی اس بکری مین پس کہا یہودیہ نے

کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہ مین ہی فرمایا یہ اشارہ کرکر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہان زہر ملایا ہے

مین نی اسمین کہ کہا مین نی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ ف سبب اسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالی یا سبب اسکے

کہ موت آنحضرت کے پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کی متوقع نہین تہی اور احتمال اول مین خطا جان کرتا ہی جو کہتی ہین کہ وفات آنحضرت کے سبب تاثیر

اوس نے زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہ روایت صحیح بخاری کی اور بعض روایتوں مین آیا ہی کہ یہ تھی کہا آنحضرت نے اگر تو پیغمبر نہیں ہی تو زہر کر دیا تہا جس میں فرمایا نہیں
پہونچا مجکو مگر کہ جو کچہ کہ مقدر ہی اور جاہا ہی خدا نے تمت ترجمہ اور اگر نہیں ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی پیغمبر خدا
صلعم نے اور نہ سزا دی اوسکو ف ع اور بعضوں نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہی بعد کہنی اوسکی یعنی تفرہ
یہ الفاظ و انکنت نبیا کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا بیہقی نے
کہ اسمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثوں مین یہ ہی کہ حضرت نے
معاف کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون مین سی کہ حلق سی اوتار اتہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کے قتل کرنیکا
پس قتل کی گئی بدلی اوسکی تمت ترجمہ اور مری وہ صحابہ آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نی اوس بکری مین سی یعنی بعض اون مین سی مرا اور وہ بشر بن براء تہے
آنحضرت نی درمیان مونڈہون اپنے کی بسبب اوس گوشت کے کہ کہایا بکری زہر آلودہ مین سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہ شاخ کی اور
چہری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم
ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت
علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ
قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال
الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابو داود
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ تحقیق صحابہ چلی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونے کی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا
یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسے کی پس ناگہان دیکہا مین نے ہوازن
کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی ف ع یعنی سب آئی ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آئی ہین اور کوئی پیچہی
نہ رہجا وی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہ سی اوٹہکر کہڑی ہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی
نہ تہی اونکی باپ کے تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب حکایت تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سی پیش آیا اوٹہہ کہڑی رہنا اپنی
موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور چہوڑا پیچہی اپنی کچہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نے اوسکو بہی ساتہ اپنی پس کہا اوروں نی جاءوا
علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضوں نی کہا کہ ایک شخص سب اپنی
اولاد کو اونٹ پر لیے پہرتا تہا او سپر ضرب المثل ہوئی تمت دیکہا مین نی ہوازن کو ساتہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کے کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے
پس تبسم کیا آنحضرت یعنی از راہ تعجب کے اونکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پھر فرمایا کون شخص ہی کہ محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گہوڑی پر پہر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اوس

کہ پہاڑ مین ہی یہانتک کہ پہونچو تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جب کہ صبح کی ہمنے نکلی آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کی لیے بنا رکہی ہے پس پڑہین

آنحضرت نے دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتہ حس کے یعنی دیکہا تمنے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے

یا رسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکہنا انکہیون سے طرف اوس درہ پہاڑ کے یہانتک کہ جب پڑہ چکے حضرت نماز

فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکہنا درمیان درختون کی بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا ہوا

روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار آیا اوتر کر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا مجکو

پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین دونون درون پہاڑ مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہو اونمین کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا

مین نے کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تہا تو آج کی رات یعنی گہوڑے سے کہا اونہون نے کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنے کی لیے یا استنجا کرنے کی لیے

فرمایا آنحضرت نے پس نہین تجہپر حرج اسمین کہ نہ کری تو بعد اسکے کی نفل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضائل سے ایسی کہ عمل تیرا آج کی رات کا

کافی ہے اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین غرض کہ مراد عمل سے نوافل و خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ مراد عمل سے آیندہ

جہاد ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ

بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ

ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ

التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کتنی ایک کہجورین یعنی اکیس پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے

انمین ساتہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت ان مین پاس اونکی لیے پس لیا آنحضرت نے اونکو اپنی ہاتہ مین یا رکہا ہاتہ اپنا اوپر انکے پہر دعا کی آنحضرت نے میری لیے

اونمین ساتہ برکت کی یعنی ساتہ برکت کی اونمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانے مین باوجود باقی رہنے اونکی کے فرمایا کہ لے انکو پس رکہ انکو اپنی توشہ دان مین جب

چاہے تو کہ لیوے تو اسمین سے کچہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہ اپنا پس لے کہجور اوسمین سے اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنا پس کہا ابو ہریرہ نے پس تحقیق اوٹہالی

مین نے اون کہجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تہے ہم یعنی مین اور یار میرے کہاتے اونمین سے اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری

کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شایع

ہوتا ہے لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہے آیا ہے کہ ابو ہریرہ اوس وقت کہتے تہے کہ لوگون کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تہیلی کا اور

ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا

اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ

عَلِيًّا يَحْسِبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ

فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ

فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہ اونکی شیطان بصورت

شیخ نجدی کی پس کہا بعضون نے اون مین سے جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہ بندہن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتے تہے ساتہ دونون ضمیرون کے آنحضرت کو اور بعضون نے کہا

ایسا بعضی مشرکین نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی یوجہ اہانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہ ماجرا یون ہی کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع ہوئی دار الندوہ مین مشورہ کرنی کی لیی حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مین نی جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ بے بہرہ ہوگی تم مجہسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اوسکی سوا ایک موکہی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس وہ لوگ کہ لڑینگی تمسی اوسکی قوم مین سی اور چھڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہسی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سی پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی ساتہ لیکر اونکو پہر کہا ابو جہل نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین اوسکو سب ایک دفعہ پس پہیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین پس نہ سکیگی بنی عبد مناف کہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ سکتی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہرگئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو لاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہ ابی بکر رض کے طرف غار کی ترجمہ پس رات گذاری علی رض نی اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچی غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کی غار مین جا بیٹہی اور جب کہ حضرت گہر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازہ پر کہڑی تہی اونکی سامنی سی گذری ہین اور نہ مطلع ہوئی ہین اور حضرت نی کلام کیا ہی اونسی قصہ عجیب اور معجزہ عجیبہ ہی کہ شرح عربی میں ذکر کیا ہی اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اسحال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہی اور وہ باہر کہڑی تہی گمان کرتی تہی علی رض عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہ ٹہیری ہوئی تہی کہ رات کو نگہبانی کیجیی اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیی اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کے تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر کہ بستر پر تہا یعنی آنحضرت علی پر بگمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہ حضرت کے روکی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کے نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازی پر جالا مکڑی کا ف ع کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تانا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہ کی ترجمہ پس کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہیری آنحضرت غار مین تین راتان نقل کی یہ احمد نی ف ع داخل ہوئی آنحضرت غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دیی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تانا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہ لیتی آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرت کے طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی گمان تیرا ساتہ اون دو کے کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نی حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سی ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتہ آنحضرت کی نکلکر دونون صاحب جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان پہونچی کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نی فرمایا یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سی ثابت ہوتا ہی کہ ہنگام تنہا

صدیق کا بسبب اسکا نفس کی کافر ہو تا ہی خلاف او صحابہ کی کہ سب کا اونکی صحابیت کا منکر ہی اور عائشہ سے ہی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری

عاقل ہوئیں دیندار تھی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تھا کہ آنحضرت ہماری پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار نی ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار

ہجرت تمہارا مجکو دکھایا ہی کہ کہجور ون والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر صدیق نے

نی بہی تیاری مدینہ کی جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر ای ابی بکر امید وار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس وقت سی ابوبکر نی ملازمت آنحضرت کی علی الدوام

اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین بندہے تیار رکہی پہر ایک دن ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نی

ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسمائی نی زاد راہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی برفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی

غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہ پر گہونسلا بنا کر انڈی دیی اور مکڑی نی جالا تنا

کفار اوس غار کی منہ پر آکر یہ علامتین دیکہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگی آنحضرت کے اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہوتی تہی بسبب اسکے

کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی نہ آجاوی اور جب غار پر پہونچی تو آنحضرت کو وہان ٹہرا کر اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونون

وہان رہی اور اپنی دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کی بنی الدیل مین سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی سواری پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت

مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبرین اونکو پہونچاتی تہی اور بعد تین شب کی وہان سی اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ

کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بنی مدلج مین پہونچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکو انعام بہت سا مقرر کیا تہا اگر ان دونوں کو یا ایک کو

مار ڈالی غرضکہ جب اوسنے بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہونچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر در پی ہوا اور ایسا

نزدیک پہونچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اوسیوقت دونون پانون اوسکی گہوڑی کی زانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہو کر دہائی امان

کی دی آنحضرت صلعم و ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال لیا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا

مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن ابی هريرة** قال لما فتحت خيبر اهديت

لرسول الله صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجمعوا لي من كان ههنا من

اليهود فجمعوا له فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اني سائلكم عن شيء فهل انتم مصدقي عنه

قالوا نعم يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابوكم قالوا فلان فقال كذبتم بل ابوكم فلان قالوا صدقت

وبررت قال فهل انتم مصدقي عن شيء ان سألتكم عنه قالوا نعم يا ابا القاسم ان كذبناك عرفت كما عرفته في ابينا فقال

من اهل النار قالوا نكون فيها يسيرا ثم تخلفونا فيها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسئوا فيها والله لا نخلفكم فيها ابدا ثم قال

هل انتم مصدقي عن شيء ان سألتكم عنه فقالوا نعم يا ابا القاسم قال هل جعلتم في هذه الشاة سما قالوا نعم قال فما حملكم على ذلك

قالوا اردنا ان كنت كاذبا ان نستريح منك وان كنت صادقا لم يضرك رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری بہنی ہوئی کہ اوس مین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیی جو ہونگی یہودیون مین سی پس جمع کیا حضرت کی لیی یہود کو

پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نی تحقیق مین پوچہونگا تمسی حال ایک چیز کا یعنی پس آیا ہونگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سی جسوقت کہ پوچہا

مین تمکو پیچ جواب کی کہ وہ تم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم **ف** ح عادت یہود کی تہی کہ

اکثر آنحضرت کو ساتہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور تخصیص کرتی تہی اس لیی کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل میں شائع اور مشہور تہا

اور دلیل تھا اور حجت نبوت اور ملیکی مترجم پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون ہی کہا یہودیون نی فلانا یعنی بطریق کذب کی انکار
کی لیکن کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جھوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا ہی کہا یہودیو نی سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا آنحضرتؐ نے پس آیا باور
کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز کی یعنی پہر خبر دو مجہہ تمکو ساتہ اوسکی کہا یہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر جہوٹ بولیں
ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہماری کی پس فرمایا اور پوچہا یہودیوں کو کون ہی دوزخی کہا اونہون نی کہ رہین گی ہم
دوزخ مین تہوڑی سی دن یعنی جیسکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہوگی تم ہماری ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنی
بعد نکلنی ہماری کی تم داخل ہوؤگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام مکرر بیچ مقدمہ آگ کی اور دور ہو
تم جہوٹی ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ کی بیچ پہر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی اگر پوچہون مین تمسی
اوس سی پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اونہون
نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی زہر پس منتفع ہونگی ہم
تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسایش مین ہو جاوینگی اور
یہ کہ جانین گی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی انکو
زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وعن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل
فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم
اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہ ساتہ کنیت کے مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرتؐ کے ساتہ غزودن مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ
غزوی انہون نی کی ہین اور آنحضرتؐ نی انکی سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کے ہوئی تہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی مین نہین تہی
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرتؐ نی ایک روز فجر کی اور چڑہی ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہماری لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آ گیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیے
یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجایب اور
غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس اوسمین بہت سی معجزی ہوئی کہا عمرو نی پس دانا ترین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوسدن
ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہی ہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نی وعن
معن بن عبد الرحمن قال سمعت عن ابی قال سالت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن
فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نی مسروق سی کہ کیا تابعین سی ہین کس نی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجہکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونی کہا خبر دی آنحضرتؐ کو
ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس
آنحضرتؐ باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا

حدید البصر فرأیته ولیس أحد یزعم أنه رآه غیری فجعلت أقول لعمر أما تراه فجعل لا یراه قال یقول عمر سأراه وأنا مستلق علی فراشی ثم یحدثنا عن أهل بدر فقال إن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرینا مصارع أهل بدر بالأمس یقول هذا مصرع فلان غدا إن شاء الله وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله فقال عمر والذی بعثه بالحق ما أخطؤوا الحدود التی حدها رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضهم علی بعض فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتهی إلیهم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم الله ورسوله حقا فإنی قد وجدت ما وعدنی الله حقا فقال عمر یا رسول الله کیف تکلم أجسادا لا أرواح فیها فقال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم غیر أنهم لا یستطیعون أن یردوا علی شیئا رواه مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہم نے ماہ نو کی دیکھنے کی اور تہا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے اوسکو اور حالانکہ نہیں تہا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اوسکو سوا میرے یعنی سوائے میرے کوئی نہ کہتا تہا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تہا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تہے اوسکو یعنی میں دیکھتا تہا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہیں نظر آتا تہا کہا انس نے کہتے تہے عمر نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اوسکو اسحال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر ف یعنی کچہ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اوٹہاؤں اوسکی دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نکرے اوس چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالایعنی میں ترجمہ پہر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تہے ہمارے آگے واسطے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کی کہ جو بدر میں مارے گئے تہے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تہے کہ دکہاتے تہے ہمکو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک اون اشقیا میں سے یہاں یہاں مارے پڑے ہونگے فرماتے تہے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانیوالوں نے اون جگہوں سے کہ بیان کیا تہا اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بہرا جاتا تہا اوس سے بعضے اونکے بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہونچے طرف اونکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا حق پایا اور دیکہا تم نے وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پایا وہ چیز کہ وعدہ کی مجہسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں اون میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اون سے واسطے اوس چیز کی کہ کہتا ہوں یعنی یہ بہت سننے والے ہیں یا برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی سنتے ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں نہیں سوائے اسکی کہ نہیں طاقت رکہتے یہ کہ جواب دیں مجکو کچہ نقل کی یہ مسلم نے ف کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے

وعن أنیسة بنت زید بن أرقم عن أبیها أن النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی زید یعوده من مرض کان به قال لیس علیک من مرضک بأس ولکن کیف لک إذا عمرت بعدی فعمیت قال أحتسب وأصبر قال إذا تدخل الجنة بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی الله علیه وسلم ثم رد الله علیه بصره ثم مات

اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اسحالت میں کہ عیادت کرتے تہے اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو فرمایا حضرت نے نہیں تجہپر بسبب بیماری تیری کے ڈر و لیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہے میرے پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بیحساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر خدا صلعم کے پہر پہیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی اوسکی پہر کیا وفات اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکے لیے پہر آنا بینائی اونکی کا اسلیے کہ مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا ہے حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی

وعن أسامة بن زید قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اسامہ بن زید
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ جہوٹ بولی اور بنالی مجہپر یعنی قصداً وہ بات کہ نہین کہی مین نی پس چاہی کہ طیار کری جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہ یعنی سبب فرمانی
اس حدیث کا یہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کی پاس پس جہوٹ باندہا اوسنی حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نی پس پایا گیا وہ شخص مردہ اسحال مین کہ تحقیق پہٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نی یعنی
اور یہ نشان دوزخی کا ہی اور یہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصداً کافر ہی ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفہما حتی
کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نی آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوسمین سی اور کہاتی بیوی اوسکی
بہی اوسمین سی اور مہمان اونکی یہانتک کہ ماپا اوس شخص نی اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانی سی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض
کی پس فرمایا آنحضرت نی اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوسمین سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیی یعنی ہمیشہ
نبی صلعم کی برکت سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عاصم بن کلیب عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیء
بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اہلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وہو موضع یباع فیہ الغنم
لتشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم
یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ہذا الطعام
الاساری رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی نقل کی ایک شخص سی انصار سی
کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلعم کو اسحال مین کہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کی کہ کہودتی تہی وصیت کرتی تہی آنحضرت
گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر میت کی پانوکی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہرا آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنی ہی آیا آنحضرت کے دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر مین اور ہم ساتہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طفیلی تحقیق
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانی کی لیی پہر رکہی قوم نی ہاتہ
اپنی پس کہایا قوم نی طعام ... ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری کی کہ مکروہ ہین کہلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا ہی کہ نہین مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا
زیلعی نی کہ نہین مضائقہ ہی بیٹہنی کا مصیبت کی لیی تین دن تک بغیر مرتکب ہونی ممنوع چیزون کی کہ وہ بچہانا بچہونونکا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت کی طرف
سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سی اور بہون نی علت یہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا
ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بری ہی روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نی ساتہ اسناد صحیح کی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونی کو اہل میت کی پاس

اور کہانا کرنی اونکی کو بنانا حرام ہی انتہی پس لائق ہی یہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتھ نوع

کرنی کا کہ نا چار ہاری جیا کی کہلادین اونکو جبرا یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو طعام

مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی کی یا طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اوسکی اور ایسی ہی صورتون پر حمل کرنا چاہیی کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام

اور اوسپر حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیی کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز

کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہ کرنی کہانی کی بعد موت میت کی تاکہ کہلادین لوگون کو تین دن تک

پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر تحقیق

کوئی نہ سمجہ لی کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو ہمارے طعام مرسومہ ان اقسام سی خالی نہین پاوینگی کہ مین ایک قسم

پائی جاتی ہی کہین کوئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہ ہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہرا آنحضرت کو

بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیی کہلایا ہو اور علاوہ اسکی یعنی فقہا لکہتے ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو

کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس سبب صاحب میت کو دفن کرکی پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سی ہی خود اونہون نی اسکو مستثنی

کرلیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس دیکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو

دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت اور بی رضا ہی مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت

نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان **ف** ع

یہ تفسیر مدرج ہی بعض رواۃ سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہ ب کہ مقبرہ مدینہ کا و ہان ہی

ترجمہ تاکہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اونسی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری

خرید کی ہوئی کو ساتہ مول اوسکی کی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اونسی طرف میری وہ بکری **ف** پس ظاہر

یہ کہ خریدنا اوسکا درست نہوا اسلیی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بعد تقدیر

اوسمین شبہہ قوی تہا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوی یہ طعام قیدیونکو **ف** ع اسری جمع اسیر کی ہی معنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ قیدی مونگی اور کہانا طیب نی کہ وہ

کافر تہی اور یہ اسلیی فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تہا اور اونکو کہلانا ہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکی

کہلا دینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی تکلیف کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی **ترجمہ** نقل کی یہ ابو داود نی

اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُو اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا

عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ

الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ

شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ

اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا

فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رُوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رُوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَارْتَحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ اور روایت ہی حزام بن ہشام سے کہ اونسی نقل کی ہی اپنے باپ سی یعنی ہشام سی اونسی نقل کی ہی حزام کی دادا کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بہائی ہی ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہی اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں اوسکے خیمہ مین تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹہتی خیمہ کی صحن مین اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہی حبیش یہ کہ آنحضرت صلعم جسوقت کہ حکم کیے گئی نکلنی کا مکہ سی نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانی کی واسطی یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی کہ گذری اوپر دو خیمون ام معبد کی کہ اوس جنگل مین ہنتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اوس سی پس نہ پایا اوسکی پاس کچھہ آہین سی یعنی گوشت اور تمر ذکر کیے گئی مین سی اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نی طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہی اس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نی کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو دبلا پی نی ریوڑ کی ساتہ جانی سی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنی کو نہین جاسکتی فرمایا حضرت نی کیا ہی اسکی کچھہ دودہ کہا ام معبد نی کہ یہ بکری گرفتار مشقت اور دور بہت ہی کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل آہین دودہ نہین فرمایا آنحضرت نی کیا اون دیتی ہی تو مجکو یہ کہ دودہ دوہون مین اسکا کہا ام معبد نی کہ آپ اور میری ماں میری فدا آپکی ہوں اگر دیکہین آپ آہین دودہ تو دودہ لین یعنی دودہ آہین ہی نہین کیا دوہین گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت صلعم نی اور ہاتہ پہیرا اوسکی تہنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کی لیی بکری کی حق مین پس پاؤن کہولی بکری نی دودہ دونی کی لیی سامنی حضرت کی جیسیکہ عادت دودہ کی جانور کی ہی کہ وقت دوہنی کی دونون پاؤن کہول دیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نی ایسا باسن کہ سیر کری ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کی دودہ بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کی پہر پلایا اوسکو ام معبد کو یہان تک کہ سیر ہوئی اور پلایا ساتہ والون اپنی کو یہانتک کہ سیر ہو گئی پہر پیا حضرت نی بعد سبکی یعنی موافق حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اوسمین دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہر ا باسن پہر اوسکو چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ دکہاوی وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نی ام معبد سی اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کی پاس سی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر نی استیعاب مین اور ابن جوزی نی کتاب لوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہی اور وہ یہ کہ جب آنحضرت کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گہر مین دودہ دیکہا کہا یہ کیا ہی اور کہان سے آیا پس ذکر کین ام معبد نی صفتین اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سی پس کہا ابو معبد نی کہ یہ ہوگا یار صاحب قریش کا کہ سنی ہین مین نی صفتین اوسکی مکہ مین قسم اللہ بلاشبہ قصد کرتا ہون میں کہ پاؤن صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر نکلی اور اہل مکہ نی نہ جانا کہ کہان اور کس طرف گئی تو ایک جن بہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتی ایک بیتین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہ تہی اور نہین سی دو بیتین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ہما نزلا بالھدی واھتدت بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

بَابُ الْکَرَامَاتِ

یہ باب ہی بیچ بیان کرامتون کی ف کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سی ہی اور کرامت کہتی ہیں فعل خارق عادۃ کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نی اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نی ف اہل حق اتفاق کرتی ہین اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کی اولیا سی اور ولی وہ شخص ہی کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب ولیکی اور دلیل اوپر وقوع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ سی اور ان سی کہ بعد انکی ہین یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اوسکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہیں ہی خصوصًا بعضی اکابر مشائخ طریقت سی مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہونچی ہی کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ انکی سی منقول ہی کہ کرامتین آپکی مانند مروارید کی ہین کہ پی در پی صادر ہوتی تہین کبہی انہین ظاہر ہوتین کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع انکی منکر ہوئی ہین کرامت کی اور بعضون نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند بہہ جانے طعام قلیل کی اور جوش مارنے
پانی کی انگلیوں سے اور مانند اونکی اور حق یہ ہے کہ جائز ہے وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد و اختیار اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں
مع دلائل اور رفع شبہہ مخالفون کی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس ان
اُسید بن حضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ
شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما
لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للاخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی
بلغ اہلہ رواہ البخاری روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں کرتے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
بیچ کسی حاجت کی کہ تھی کہ ان دونوں کی یہانتک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت طویل یعنی بڑی رات جاتی رہی باتیں کرنے میں بیچ رات نہایت اندھیری کی پھر باہر نکلے
وہ دونوں آنحضرت کی پاس سے اسحال میں کہ پھرے وطرف گھر اپنے کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے اون میں سے لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کے اون دونوں میں سے واسطے
دونوں کی یہانتک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہاں سے ہر ایک کی گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن
ہوئی دوسرے کی لیے بھی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل میں نقل کی یہ بخاری نے **ف**
ح اور روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کی پاس سے اندھیری رات میں اسحال میں کہ اونکی ساتھ مانند دو چراغوں کی تھی روشنی
اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک گھر اپنے میں **وعن** جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال
ما اُرانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معہ اخر فی قبرہ
رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول
اون لوگوں کی کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میری نزدیک تجھ سے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر دین ہے یعنی قرض پس ادا کر اوسکو یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری
اپنی بہنوں کی حق میں کہ اونسے نیکی کرنا اور تمہیں وہ نو پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوے میں اور دفن کیا میں نے اوسکو ساتھ ایک اور شخص کی ایک قبر
میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تھا شہدا کی حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموح تھے یار دعا
اور بہنوئی اونکی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ درصورت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال ان اصحاب
الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان
عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر
تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد
ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتہم قالت ابوا حتی تجیء فغضب
وقال واللہ لا اطعمہ ابدا فحلفت المرأۃ ان لا تطعمہ وحلف الاضیاف ان لا یطعموہ قال ابو بکر کان ہذا من الشیطان
فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمۃ الا ربت من اسفلہا اکثر منہا فقال لامرأتہ یا اخت

يا اخت بني فراس ما هذا قالت وقرة عيني انها الآن لاكثر منها قبل ذلك بثلث مرار فاكلوا وبعث بها الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر انه اكل منها متفق عليه وذكر حديث عبد الله بن مسعود كنا نسمع تسبيح الطعام في المعجزات

اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ **ف** ۶ صفہ ایک جگہ تہی بنی ہوئی مسجد سی کہ وہان رہتی تہی ایک نفر اصحاب مین سی نسبت اوسکی جو اوس پس اوسکی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس رہتا ورنہ تو وہ صفہ مین اوترتا اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تہی گہر اہل وعیال اور مال ومنال کچہہ نہ رکہتی تہی اور نہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو ہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نی فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخصون کا یعنی اوسکی عیال میں سی چاہیی کہ لیجاوین تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سی اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیی کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر ہو اوسکی پاس اسقدر کہ دو شخص کو اوس سی زیادہ کا بلکہ اونہین کی قدر ہی یا لیجاوی چہتی کو **ف** ۶ یعنی اگر ہو اوسکی پاس توت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال ہی کہ واسطی شک کی لیی ہی یعنی بل کی ہی واسطی مبالغہ کی درباب ضیافت کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہی کہ جسکی پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصون کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابو بکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کی پہر ٹہہری رہی یعنی ابو بکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہری ابو بکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہری رہی یہانتک کہ کہانا رات کا کہایا آنحضرت نی **ف** ۶ یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سیر سی اور یہ بہی ہی کہ اول جا مین بیان ابو بکر کی کہانا کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابو بکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی ترجمہ پس آئی ابو بکر صدیق گہر مین بعد گذرنی رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابو بکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانون سی یعنی کیون تاخیر کی تو نی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا کہا ابو بکر نی کیا نہین طعام کہلایا تو نی مہمانون کو کہا حضرت ابو بکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانی سی یہانتک کہ آؤ تم یعنی اور شریک ہو واونکی ساتہہ کہانی مین پس غصہ ہوئی ابو بکر یعنی اپنی اہل پر گمان اسکی کہ اونہون نی قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاونگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابو بکر کی بیوی نی یہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نی یہ کہ نہین کہانی کی اوسکو کیلی یا سطاق کہا ابو بکر نی کہ ہی یہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی اپس اوسیوقت غصہ سی باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابو بکر نی طعام اور کہایا اونہون نی اور کہایا اونکی اہل وعیال اور مہمانون نی **ف** ۶ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابو بکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیی کہ کفارہ دے اور کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابو بکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی تہی لقمہ یعنی رکابی سی سو نہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی اوسجگہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہان سی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابو بکر نی اپنی بیوی سی اے بہن بنی فراس کی کیا ہی یہ امر عجیب یعنی بڑہنا طعام کا **ف** ۶ لفظ فراس ساتہہ زیر فا کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابو بکر کی بیوی کہ نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین ترجمہ کہا ابو بکر کی بیوی نی قسم ہی ٹہنڈک آنکہہ کی **ف** ۶ کہ مراد اوس سی ابو بکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کی سی ہی اسلیی کہ یا تو قر سی ہی ساتہہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قر سی ساتہہ زبر قاف کی یعنی قرار کے اور آنکہہ دیکہنی محبوب کی سی خنک ہی اور برقرار کہ وہ ادہر اودہر نہین دیکہتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی تہا پس کہایا سبہون نی اور بہیجا ابو بکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

دوسری فصل **الفصل الثانی** مین باب المعجزات کنا نسمع تسبیح الطعام یہی کی اوسکی ابتدا کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث گئی کی
قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِیُّ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا یَزَالُ یُرٰی عَلٰی قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا جب مر نجاشی تہی ہم آپسمین
باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اونکی قبر پر نور نقل کی یہ ابوداود نی **ف** ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہ ہین کہ یہ مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا
جاتا تہا اوسی کہ دیکہا تی تہی ہم مین سی نور قبر اونکی کا اور نہین منصوص ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہ قریب تواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تخفیف جیم اور رخیم ہی آخر ہی
بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نور سے
نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہوسکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اونکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم
وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِیَابِهٖ کَمَا نُجَرِّدُ
مَوْتَانَا اَمْ نُغَسِّلُهٗ وَعَلَیْهِ ثِیَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَی اللّٰهُ عَلَیْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰی مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ ثُمَّ کَلَّمَهُمْ
مُکَلِّمٌ مِنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثِیَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَیْهِ قَمِیْصُهٗ یَصُبُّوْنَ
الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِیْصِ وَیُدَلِّکُوْنَهٗ بِالْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات
کی کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوڑہانکہ دین ستر اونکا اور کپڑی سی جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دیوین ہم اونکو اسحال مین
کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی **ف** ا اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورون کی اور بعضون نی برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب خلاف کیا صحابہ نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ تہا او نمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئی تہی پہر
کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت کی گہر کی کونہ مین سی اسحالمین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑی اونکے
پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحال مین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی **ف** ح اونقل
کیا ہی نووی نی کہ صواب یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا او نمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف ہے
صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوت مین **وَعَنِ** ابْنِ الْمُنْکَدِرِ اَنَّ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِهٖ کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰی اِلَیْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ
اِلٰی جَنْبِهٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا **ف** ح یہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس
لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوسپر ڈالدیتا اور وہ سبہونکا بوجہ اوٹہا
جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام مرا
وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلی بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اسحال مین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا
ای ابو الحارث کہ یہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا بندیمین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے
کہا پس پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے
یعنی تا کہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا اور چالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہونچانے شفاعت میں پہر پایا شبیہ کی بغوی نی شرح السنہ میں وعن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة
فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیه وسلم فاجعلوا منه کوی الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا
مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواه الدارمی اور روایت ہی ابی الجوزاء سی کہ تابعی مشہور ہی اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ نی دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو
پس گردانو حضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت ف ع یعنی اوسماو قبر اور آسمان کے
درمیان میں سی حجاب لفظ کوی ساتھ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اوسکیکے اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گہر کا
اور معنی یہ ہین کہ کرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجری کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نی بیچ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہ کہ آسمان نی جب دیکھی قبر
آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب رونی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اسکا خلاف اوسکی نسبت
ابرار کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اسلیے کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا مینہہ برسی گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی
آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچہ کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکہین اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نی ف ع یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہین پہول جانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کے پہول گئین کوکہین اونکی یا پہٹ گئے بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈہنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہے
حضرت کا اسلیے کہ انہین سے لیا کی نجری یعنی مین نمیر کی وعن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرة لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیه وسلم ثلثا
ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلوة الا بهمهمة یسمعها من قبر النبی اور روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین سی ہی نہایت فقیہ اور
صحیح روایت کرنیوالا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا ف ح لفظ حرہ ساتھ زبر حہا اور تشدید رکی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی
پتہر بہت ہین اوسمین وقوع ہوا واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سی زیادہ ہی
کہ بیان مین نہین آسکتی اور اوسکی برائیون مین سی ایک برائی یہ ہی ترجمہ کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین اسلیے تہا
نماز کی لیی اور مسجد سی باہر نہ نکلی سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیی تہی اونہون نی اور
وفات پائی سن ترانوی مین ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجری کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہ دارمی نی وعن ابی خلدة قال قلت لابی العالیة سمع انس من النبی صلی اللہ علیه وسلم
قال خدمه عشر سنین ودعا له النبی صلی اللہ علیه وسلم وکان له بستان یحمل فی کل سنة الفاکهة مرتین وکان فیها ریحان
یجیء منه ریح المسک رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا مین نی واسطی ابی العالیہ کے
کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی ف ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی حجت ہین
اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی ان کی حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی ف ع یعنی واسطی برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد مین ایسی ایک تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر تک زمین سی مرد عورتین سب مین عہد بات ہوئی اولی بیتی ترجمہ

سیوہ میوہ سی جو اوسکا ادس حدیقہ یعنی باغ مین میول کہ آتی تہی اوربیچ بوشک کی ف ع حاصل جواب تک ...

تک آپکی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکہ نہ سنی گا اور نہ روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **الفصل**

الثالث فصل تیسرے **عن** عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ اَنَّ سَعِیدَ بنَ زَیدِ بنِ عَمرِو بنِ نُفَیلٍ خَاصَمَتهُ اَروَی بِنتُ اَوسٍ اِلٰی مَروَانَ

بنِ الحَکَمِ وَادَّعَت اَنَّہُ اَخَذَ شَیئًا مِن اَرضِہَا فَقَالَ سَعِیدٌ اَنَا کُنتُ اٰخُذُ مِن اَرضِہَا شَیئًا بَعدَ الَّذِی سَمِعتُ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعتَ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَن اَخَذَ شِبرًا مِنَ الاَرضِ

ظُلمًا طُوِّقَہٗ اِلٰی سَبعِ اَرَضِینَ فَقَالَ لَہٗ مَروَانُ لَا اَسأَلُکَ بَیِّنَۃً بَعدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیدٌ اَللّٰھُمَّ اِن کَانَت کَاذِبَۃً فَاَعمِ بَصَرَھَا وَاقتُلہَا

فِی اَرضِہَا قَالَ فَمَا مَاتَت حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَینَمَا ھِیَ تَمشِی فِی اَرضِہَا اِذ وَقَعَت فِی حُفرَۃٍ فَمَاتَت مُتَّفَقٌ عَلَیہِ

وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسلِمٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ زَیدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ بِمَعنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمیَاءَ تَلتَمِسُ الجُدُرَ تَقُولُ

اَصَابَتنِی دَعوَۃُ سَعِیدٍ وَاَنَّہَا مَرَّت عَلٰی بِئرٍ فِی الدَّارِ الَّتِی خَاصَمَتہُ فِیہَا فَوَقَعَت فِیہَا فَکَانَت قَبرَھَا

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سی ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جگڑی اونسی اروی بیٹی اوس کے

طرف مروان کی **ف** نفیل ساتہ پیش نون کی اور زبر ف اور جزم یی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمرؓ کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات

اور اروی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم را کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا ہی نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سے

جگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی ازراہ ظلم کی کچہ

زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہ بعد اسکی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا

سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مین نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی ازراہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر

زمین کو طوق اوسکا سات زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہ سی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی **ف** یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو اور یعنی

یقین کرسچا جانتا ہون مین تجکو باطمینان کہ تو غیر ظالم ہی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت کا ایسی کہ تو معتبر اور

راویونکی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسیا کہ شاہد ہی اسکی اصل عوف کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا

اگر ہی یہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین **ف** کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہی واجعل قبرہا یعنی کر قبر اسکی کنویں ترجمہ

کہا عروہ نے پس مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مرگئی

نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو

اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی ہین دیوار کی سہاری پر چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہونچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونی کی لیی کی تہی اور

تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا

قبر اوسکی یعنی اوسکی لیی جدی قبر نہ بنائی گئی اوسمین پڑی رہی **وعن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیشًا وَاَمَّرَ عَلَیہِم رَجُلًا یُدعٰی سَارِیَۃَ فَبَینَمَا عُمَرُ

یَخطُبُ فَجَعَلَ یَصِیحُ یَا سَارِیَ الجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الجَیشِ فَقَالَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ لَقِیَنَا عَدُوَّنَا فَہَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ یَصِیحُ یَا سَارِیَ

الجَبَلَ فَاَسنَدنَا ظُہُورَنَا اِلَی الجَبَلِ فَہَزَمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ البَیہَقِیُّ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ

[illegible] بھیجا ... حضرت ... تو وقت کہ عمر خطبہ
پڑھتی تھی ... اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ ذمینوں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی تھی پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساری لازم کر پہاڑ کو اور پناہ
پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کی پیچھی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا ای امیر المومنین ملی ہم سی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر
پس شکست دینی ہی ہملو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساری لازم پکڑ پہاڑ کو پس لگا مین ہم نے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی الله کو
خدا تعالی نی ف ا مین کی کرتے ہین حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آیا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا ساریہ کا اوسکو اور
اوسکو اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن نبیہۃ بن وہب ان کعبا دخل
علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ
حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا
امسوا عرجوا وھبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من
الملائکۃ یزفونہ رواہ الدارمی اور روایت ہی نبیہہ بیٹی وہب کی سی ف لفظ نبیہہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کی ہے پہ ہی ت
مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بھی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخی مین نبیہہ بدون ت کی ہی اور
یہی ظاہر ہی اور بعضون نی کہا یہی ہی صواب ہی پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سی ہین اور پایا اونھون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہین
آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکی یا قصہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نی یعنی اگلی کتابون سی دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سی یا ازراہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطی اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر
ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گھیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑنی کی لیے گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش
برکت اور قرب اور نور اوسکے اور درود بھیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سی مانند
اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بھی مانند اوس عمل کی کرتی ہین فرشتی روز کی گھیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہانتک
کہ جب پھٹی گی آنحضرت سی زمین یعنی وقت پہلی دوسری نفخہ کی اوٹھین گی آپ قبر شریف سی نکلین گی بیچ ستر ہزار فرشتون کی اس حال مین کہ لیجاوین گی
فرشتی محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہ دارمی نی ف اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کی اور بعضے
نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور انسب ہی کہ عادت مولف کی یہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب اسطی ذکر کرنی لواحق اور متممات پہلی باب کے اور
یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو تعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہ بھی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہی
بی ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آئیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور متممات اوسکے جانا چاہیے
کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی تہی تہی کہ حادث ہوا دردسر بیچ شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتدا
مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات
آپکی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہا کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض بدھ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات
پیر کی دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نی اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہراؓ کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق کہتی ہین
علماء اسپر کہ وفات اونکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر

فرماتی تھی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت ترہو بیماری او سپر سی کہ گروہ عیاہ مین اور بلاشبہ ثواب بھی زیادہ ہی بیماری ہی اپر سبیل وردی آئی
اختلاف ہی بیچ مدت ابتداء مرض کی ہی اور واقدی کہتی ہی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس روز اور نماز ادا کرتی تھی ...
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین بیمین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکدفعہ طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کی
تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدای تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیے کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تھی ابن عباس سی منقول ہی کہ کہا
نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچھی کسیکی اپنی امت مین سی سوائے ابوبکر کی اور سوای عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچھی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سی
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہ تھا کہ بہت ہوا درد اونکا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لادین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن
نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر اس دردسی چل اور طلب کر اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا اگر جاتا ہی تو کہ اگر طلب
کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر بہی نہ دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تھی پس خیرات کی وہ تا کچہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرینکی تھی غلام اور لونڈیون پر اور بیہقی نی روایت کیا
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء بنت عمیس کی بیٹی نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول اللہ
صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون مین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ کہا مین نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس تک
مجہپر گئی جمعی کہ طعام کہاتی تھی مین اور ہاتہ دہوتی تھی اور نہین جاتی تھی میری ہاتہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی رض
سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہا لیا مین نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف الی مین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہتا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ
تین کپڑی تھی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ مین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نتہا
نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسپر مین اسی سبب سے کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ مین اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہی مردون کی لیے اور عورتون کی لیے موکد تر ہی
کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسی نی جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑہتی تھی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہا دی تھی اور
کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علماء اتفاق کرتی مین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ
کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی
اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی
دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ماثبت بالسنۃ مین مین نی
لکہا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن عمیر و ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اھل المدینۃ فرحوا بشیء فرحھم به حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلھا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہی براء ابن عازب سی کہ مہاجرین انصار سی ہمارے پاس اول وہ شخص جو آئی ہیں یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب میں سی مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تہی **ف** اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی بعضی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعض مصلحتوں کی لیے اور تاکہ سکہاویں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سی پہلی ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بہیجا تہا پس شروع کیا اونہوں نی کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کی آنحضرت کی صحابیوں میں سی بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہ ابوبکر صدیق کی پس نہیں دیکہا میں نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہوں سا تہہ کسی چیز کی یعنی دنیا میں مانند خوش ہونی اونکی کی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ میں یہانتک کہ دیکہا میں نی لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہیں تحقیق آئی پس نہیں آئی یہانتک کہ سیکہی میں نی سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی میں نی بیچ چند سورتوں کی ساتہ اوس سورت کی کہ مانند اوسکی ہیں یعنی مقدار میں مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ میں اور اشکال اسپر وارد ہوتا ہی کہ آیہ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی اوتری سب زکوۃ فطر میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سنہ میں ہوا ہی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ کی سوا ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں اور تحقیق یہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہیں ہی آیہ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوۃ میں بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم **وعن**

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء و بین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابوبکر قال فدیناک بآبائنا و امھاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا و بین ما عندہ وھو یقول فدیناک بآبائنا و امھاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر و کان ابوبکر اعلمنا متفق علیه

روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسیکہ ایک روایت میں آیا ہی اور ایک روایت میں آیا کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت جو اچہی کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئی ابوبکر **ف** یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہوں نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیئی کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مرتب اولیاسی ہی اور جانتی تہی کہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہی **ت** کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تمہیری ساتہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہم نی واسطی ابی بکر کی **ف** کہ کیوں قربان کرتی ہیں حال انکہ بیان کوئی ایسا نہیں ہی کہ تقاضا ہو اوسکو نہیں تہا یہ مگر بسبب سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ سی **ت** پس کہا لوگوں نی یعنی بعضوں نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود دیر پائی کی کہ تقتضی ہی اونکی وقار او زینت کی عقل و فہم کا خبر دیتی ہیں رسول خدا

صلعم حال ایک بندی کی عرض مین کی ہی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان دنیا کی اور درمیان اوس چیز کی کہ پاس اوسکی ہی پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی

بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تیری ساتہ باپون اور ماؤن اپنی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دیئی گئی **ف** یعنی ظاہر ہوا علوم ہمارے بیچ حضرت ہی بندی [illegible]

دیئی گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد لی تہی **ترجمہ** اور تہی ابوبکر دانا تر ہمین کہ سمجہی اول ہی کہ بندی مخبر آنحضرت ہین **وعن**

عقبۃ بن عامر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء و

الاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا

فی مقامی ہذا وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخشی علیکم

الدنیا ان تنافسوا فیہا وزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہ برس کی **ف** یعنی وقت دفن اونکی ہی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نی اوپر

نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ

رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین

اوسکی مراد دعا ہی **ترجمہ** مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی **ف** یعنی کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور

مردون کی آئی پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردون کی لیی بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور تہا

آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین نماز **ترجمہ** پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون **ف** فرط ساتہ زبر فے اور رے کی وہ کہ آگی جاتا ہی قافلہ مین

منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوئین وغیرہ کی اور سامان طیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت

کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات اور شفاعت امت کی حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگی تمہاری جاکر سامان

شفاعت کا ہونگا **ترجمہ** اور مین تم پر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوینگی مجہ پر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی

دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تم سی محشر مین حوض کوثر ہی **ف**

یعنی وہان جاکر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سی اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی **ترجمہ** اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی طرف

حوض کی اسحال مین کہ مین اسجگہ اپنی مین ہون **ف** یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ اوٹہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوس حالت مین

ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کی اور یہان لانی لوگون

اوسکی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تم سی یعنی تم سب پر شرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی اسلیی کہ یہ واقع ہوا بعض سی ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر دنیا سی کہ رغبت

کروگی اسمین **ف** یعنی مانند رغبت کرنیکی شئی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیی کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہین بلکہ رغبت کرنی خاص اموال

باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی

یعنی کامل مومن **ترجمہ** اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر یہ قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیی پہر ہلاک

ہو جاوگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تم سی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی حضرت

نی یہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا

مین پس یہ بہی واقع ہوا **وعن** عائشۃ قالت ان من نعم اللہ تعالی علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانّہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ قلت الیّنہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلیّنتہ فامرّہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہا نعمتون خدا کی سی مجھپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میری گہرمین اور بیچ روز نوبت میری کی **ف** یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہرمین تہی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گہرمین پہر شدت ہی ہوا اسحالمین کہ آپ تہی میمونہ کی گہرمین پہر اذن چاہا اپنی بیبیون سی کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گہرمین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی **ترجمہ** اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی **ف** یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحال مین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن پر اور یہ دلالت کرتا ہی کمال قرب وقربت پر اور ایک روایت مین آیا ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین ایسی کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہین ہین اور بر تقدیر صحت اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی **ترجمہ** اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجھپر یہ ہی کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی **ف** یہ ہیشہ نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت کہ وقت انتہا برکتون کا ہی یا بیان واقع کرتی ہین کہ نعمت اور سوا میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب اوس جمع ہونی کا **ترجمہ** کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی آنحضرت سینہ سی لگی بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف مسواک کی حال آنکہ مین جانتی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی کیا لون مین مسواک آپکی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبد الرحمن سی اور دی آنحضرت کو اور سکی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی آنحضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین اوسکو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نی مسواک اپنی دانتون پر **ف** یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف نفی تہمت آنحضرت کی عائشہ سی دم مرگ تک **ترجمہ** آنحضرت کی روبرو ایک باسن تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالا کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سی نفی الجملہ تسکین ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور یہ ہی اس سی نکالا کہ کوئی فعل مریض اور اگر وہ کرسکی تو کوئی اور کری ایسی کہ اسمین ایک طرح کی تخفیف ہی اوسکو مثلا پانی ڈالنا حلق مین بلکہ واجب ہی ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ ثابت ہو اوسکی **ترجمہ** اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین **ف** یعنی سکرات بہ سبب موت کی سختیان ہین پس نہ گہبرائی کوئی بہی اپنی سختیان دیکہی اونسی بڑی شفقتین قسم حرارتون اور کثیر طبیعتون کی ہی کہ انبیا اور ارباب کمال کی لیی بہی ہوتی ہین پس پناہ مانگو واسطی ان حالتون کی اور طلب کرو اللہ تعالی سی سہل ہونا اونکی واسطی اس واسطی کی شمائل ترمذی مین عائشہ سی روایت ہی کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اسحال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی اور پہیرتی تہی منہ پر پہیرتی تہی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت **ترجمہ** پہر اونچا کیا آنحضرت نی دست اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ کی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی کہ رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض ہو گئی حضرت کی اور جہک گئی اور نیچی گر پڑی دست مبارک حضرت کی نقل کی

بخاری نے ف ع یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں جیسا کہ حدیث میں ہے

النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی

اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث

میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدای تعالی مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو یہ رہنے کی دنیا میں اور آنے کی یہاں فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلی والسلام

وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والآخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض

اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء

والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے

نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک در

مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اسمیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اعلی کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ

اور تھی آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیے گئی پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز

بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگون کی کہ انعام کیا تو نے اونپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق

اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق ہے

حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ع یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شق کو **و**

عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال

لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی

جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری

اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نے وای ہے کرب باپ پر کہ یعنی کیا

شدت مرض ہے اونکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت اور شدت بعد آج دن کی ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت کے بیماری کی ہے اور بعد آج کے

دکھ نہیں ہونیکا یہ یہی کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہے بعد آجکی دن کی منقطع ہو جاوینگی یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہی نہیں ترجمہ

پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رض نے ای باپ میری اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور میں ای باپ میری ای وہ شخص کہ جنت الفردوس

جگہ اوسکی ہے ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہونچاتی ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئی حضرت کہا فاطمہ رض نے ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر ڈالنا

یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ اشعار بھی نسبت کیے جاتی ہیں طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمدا + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم

فرحا لقدومہ رواہ ابو داؤد وفی روایۃ الدارمی قال ما رایت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل

علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا عن التراب وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا
روایت ہے انس سے کہا جبکہ دن ہوا کہ آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی
جیسی یہاں بھی جاری کرتی ہیں انداز خوشی ہونیکی بسبب تشریف لانے آنحضرتؐ کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں
دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ بہت خوب تر یعنی خاطر میں اور روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمارے اوس دن بیچ یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا
دن تھا وہ یعنی کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ
اوس دن سے کہ وفات پائی اوس میں رسول خدا صلعم نے یعنی ایسی روز فراق کا تھا عشاق پیار اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن
کہ داخل ہوئے اوس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی
مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تھے یہانتک کہ ناآشنا جانا ہم نے اپنے دلوں کو
یعنی متغیر ہوگئی حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے پہر نہیں پائی ہم نے دل اپنے اوسی حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور
نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اوترنے وحی کی سے اوس میں بڑا ہی فرق پڑ گیا **وعن عائشة** قالت لما قبض رسول الله
صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في
الموضع الذي يحب أن يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرتؐ کی اختلاف
کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے
کہا آنحضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں
جیسیکہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاویں رسول خدا صلعم پس فرمایا اونہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے
کہاں کہا ابو بکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی اوس میں کیونکہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے
کہ سچ کہا ابو بکر نے تھی اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا اوس حدیث میں ترجمہ پس کہا ابو بکرؓ نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوس میں دفن کرو انکو
بیچ جگہ بچھونے اونکی یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذن لا يختارنا قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الأعلى متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہے اوسکی لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پہر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو کہ اگر چاہے ہماری درگاہ میں آ اور چاہے دنیا میں رہ اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور موت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین الا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا ہی سو ہی اور وہ بھی وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی ترجمہ کہا عائشہ نی پس جبکہ نازل کی گئی حضرت
موت یعنی علامتین اوسکی اعمال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ اپنی طرف چہت کے
یعنی بلند کی کہ وہ چہت ہی آسمانون کی پہر کہا یا الٰہی اختیار کیا مین نی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مین نی اب کہ اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین
کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مین نی کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہتی تہی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنی اپنی کی کہ تحقیق روح نہین کیجاتی ہی
کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** یہ نیت دیکہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی
جواب اوس تخییر کا تہا ترجمہ کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کی بخاری
اور مسلم نی **ف** کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بہی روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین ای عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مین نی خیبر مین **ف** یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر زہر نے
اوسکی ہلاکت ہوتی ہین واسطی طور معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا دکہ اوس سی باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا ترجمہ اور یہ وقت پائی مین نی کاہی اپنی رگ جان کے
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی بخاری نی **ف** ظاہر حکمت الٰہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا
بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ
لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا
عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ
ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى
حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ
فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا
مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی ترجمہ اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہدین تمہاری لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف** کہا نووی نی شرح مسلم مین جانا چاہیی کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر کرنی سی
کسی چیز کی احکام شرعیہ سی بیچ حالت صحت و مرض کی اور معصوم تہی ترک کرنی بیان اوس چیز سی کہ حکم کی گئی تہا بیان کرنا اوسکی اور معصوم تہی ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب کی تہی

اوس میں ہو   سے ماتی ہی انہیں ہی نقصان نقل میں یہ ان میں نہ اتہا اور فساد کا اتہا اوس بیعت میں اور کیا کہ اختصار ہی کہ

ہوگئی تہی ایسی کا انکی خیال میں تہا کہ وہ کریگی میں ایک کلام و درمیان مدینہ کیا تہا اور مسودہ تحریر بعد مرض پیدا ہوا اور صحابہ و اہل اسلام میں جماعت دیکھی کہ کی

تہی پس جب جانا تو ٹی یہ قصد محجوز کر دیا ہی ثواب سن کا اختلاف کیا ہی علما نی پہر ادس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نے اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضوں نی کہ آنحضرت نے

چاہا تہا کہ معین کر دین ایک صحابہ میں سی واسطی خلافت کی تا اوٹہ جاوے نزاع اونمین کہ تنا ہون میں کہ دیکہنا چاہیے سو اسطی کہ تعیین اور تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس

یا علی کی نہیں محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ ذرا کہدینا کافی تہا اور ساتہ حضرت نے اشارہ کر بہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہ نیابت امامت کے مع تصریح کرنی کی ساتہ قول

اپنی کی یابی اللہ المومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین خلافت تمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو

مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور نزول عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکہنا پس لکہ سکے

آنحضرت اور بعضوں نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا تفصیل کیمیں تا کہ اوٹہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر

کہتا ہون میں کہ نہیں تہا حضرت کی زمانہ میں نزاع تا اوٹہ جاتا اور نہیں تہا خلاف تا منع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان میں اوسکی

واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دی تہی ساتہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ و ساتہ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہ قول اپنی کی علیکم بالسواد

الاعظم اور ساتہ قول اپنی کی ستفترق امتی الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا یَزَالُونَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ علاوہ

احکام شرعیہ متفرقہ ہیں بیچ کے کیونکر ہون منحصر و منصوص ایک ساعت میں اسی طرح کہ نہ مقصود ہو اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوی ساتہ اسکی یہ کہ حضرت نے

قصد کیا تہا یہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کریں بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانون میں پائی گئی ہین اور کتاب و سنت میں نہیں مذکور ہین تو بعید نہیں ہی رحمت

سی اوپر تمام امت کی یا ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور

تمام مبتدعین سی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی کتاب اللہ یعنی امور دین میں بموجب قول

اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا اور سنت بہی تابع اور مفسر اوسمین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جہگڑتی تہی اونسی اس بات میں

پس یہ ردہی اوپر نبی علیہ السلام کی پر اور حضرت عمر کا مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسائش دینی آنحضرت کی تہی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تہا اونہون نی

کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہیں ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیی ہی اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم

کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سی اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت اونکو اونکی رای اور صواب دید پر اور

اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چہوڑتی اونکی رای پر اور عمر یہ بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر دشوار واقع ہو صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا ترک

اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب میں بہیجا ابوہریرہ کو کہ بشارت دیں لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت میں داخل

ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ نکر بیٹہیں اوپر اوسکی اور عمل میں سست ہون اور یہ جو حضرت عمر کی ایسی موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہوں میں مخالفت سی

پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹہ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نی

کہا کہ یہ امر حضرت سی ابتداء تہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سی طلب کیا تہا کہ کچہ لکہیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکہا کہ بعضی راغب نہیں ہین جیسی کہ عمر اور

جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابو بکر

صدیق کی لیی لکہیں بعد اوسکی ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تجاوز نہیں کرینگی اوس سی مومن جیسی کہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری

فصل میں آتی ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سی وصیت نی واسطی علی مرتضی کی خلیفہ کرنا اونکا تہا یہ خالی تناقض سی نہیں ہی اسلیی کہ جو کہتی ہین کہ عذر تہم

خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج لکھنے کی رہی اور تمام یہ قصہ بیچ باب مناقب علی کی آویگا ترجمہ پس
گھر مین تھے یعنی صحابہ اور نزاع اور جھگڑنے لگے پس بعضے اونمین سے کہتے تھے نزدیک کرو حضرت کے یعنی اسباب لکھنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکھیں معاملہ کا سی حضرت اور بعضے
اونمین سے کہتے وہی بات کہ جو عمر رض نے کہی یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت صلعم نے اوٹھ جاؤ
میرے پاس سے ف۔ یعنی پس چھوڑا انہوں نے قصد لکھنے کا باعتماد اوس چیز کے ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت صلعم نے قصد کیا تھا لکھنے کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تھا کہ یہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف اونکی اسکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور فسخ کیا گیا ہوا اور عمر رض
نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہے علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت ایسے
امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنے سے اور مستحق ہوں عذاب کی بسبب نہ کرنے اونکے ثابت نص سے کہ نہین گنجایش ہے اونمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول اپنے
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ اور طرف قول اللہ تعالی کی الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کے
اور درمیان اسکی کہ لکھیں اونکی لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکے اور شور و شغب اونکے ف۔ کاشکے وہ اختلاف و زعل نہ کرتے تا حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا اس
تھے ابن عباس مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمر نے اور اونہوں نے کی اتباع تھی اونکی صحابہ مین سے ایک جماعت نے کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کا قصد یہ تھا
کہ حضرت کو تکلیف ہو لکھنے مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروریہ کا تو نہ چھوڑتے اونکو اونکی مخالفت کرنے سے جیسے کہ نہ چھوڑا بسبب قول اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسے کہ حکم کیا یہود کی نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیرہ ذلک سے چیز کہ
آئی ہے بیان اونکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر رض نے سمجھے کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہیں ہے اسواسطے
فرماتا ہے الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہے صراحۃ یا دلالۃ اور یہ
سمجھے کہ باب اجتہاد کا بند نہ ہو جاوے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر رض نے صواب ترک کرنا کتاب کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کے اور حضرت نے جو نہ
عمر کی بات کا انکار کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے اونکی رای کو پسند کیا اور تھے عمر رض بڑے فقیہ نسبت ابن عباس و موافقین اونکی کی ترجمہ روایت ہے سلیمان بن
ابی مسلم احول سے کہ ایک شخص ثقات علما و ائمہ مین سے ہیں یون آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا ف۔ اور جو کچھ کہ واقع ہوئی پنجشنبہ
اوسمین اشارہ کرتے ہین اوس دن پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کر دیا اونکی آنسوؤن نے سنگریزون کو کہ
وہان پڑے تھے ف۔ احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکی کہ گمان مین اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی سبب
سے لکھنے نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام مین ترجمہ کہا مین نے اے ابن عباس اور کیا ہے روز پنجشنبہ ف۔ یعنی کیا حال کہتا ہے کیا واقع ہوا اوس دن
ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہے بلکہ کہنے والے اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسے کرتے ہین
اور وہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدون
مین تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ ہو گے تم گمراہ بعد اوسکی کبھی ف۔ کہا ہے علمانے کہ یہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم
ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف۔ ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے
کہ درمیان مین حدیث کی داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک
کرتے ہین یعنی دنیا کو ف۔ شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین ازانجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ اہجر فعل ماضی سے

[illegible] کلام [illegible] بعض نے اوسکو لکھا اور لیا ہو اور اوسکو اپنا ضابط اور پریشان ہوئے کلام اونکا بسبب مرض کے اور بیان کیا ہے اون لوگونمیں کہتی تھی کہ نہ لکھیں کیونکہ منع کرتے ہو کہ خیال کرتے ہو کہ مختلط ہو گیا ہے کلام اونکا یعنی ہذیان اوسکی جناب کیطرف نسبت نہ رکھنا چاہئے حضرت سے معنی تحقیق وہ بات کہ بہی آتا اور شبہ ہے ممتنع ہے آنحضرت سے پوچھ لو کہ لکھیں کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ پس حضرت نے کہ کیا فرماتی ہیں اور کیا غرض کہتی ہیں پس شروع کیا صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑو یعنی اس شور و غوغا کرنے سے پس وہ حالت کہ میں ہوں اوس میں یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کیلئے اور تفکر اوسمیں غیر ذات بہتر ہے اوس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجکو طرف اوسکے ف ع یعنی اس حالت سے کہ تم اوس پر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہے کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امت میری رحمت ہے اور اختلاف دین میں تین قسم ہے ایک تو اثبات صانع میں ہے اور اوسکی وحدانیت میں اور انکار اوسکا کفر ہے اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت میں ہے اور انکار اوسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع میں ہے کہ جو محتمل ہوتے ہیں کئی وجہوں کو پس اس اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالے نے رحمت اور کرامت واسطے علما کے اور یہی مراد ہے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کیلئے اختلاف اس نوشتہ میں باوجود فرمانے حضرت کے لاؤ میں لکھ دوں کتاب پس جواب اسکا یہ ہے کہ امر کبھی متعلق ہوتا ہے ساتھ قرائن کے نقل کرتے ہیں امر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہے کہ اصل امر میں وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہوں آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہوں اس پر کہ نہیں ہے یہ امر جب یہ کہ لکھنا ضرور کیا اور سکوت اختیار کیا بطریق ہدیہ کے اور رجوع کرنا اونکی طرف اجتہاد و شرعیات میں اور پہنچا اجتہاد اونکا طرف منع کے پس شاید کہ اونہوں نے اعتقاد کیا کہ یہ صادر ہوا ہے حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ بنیہ پر ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ میں جب گذری ہو بات تو حکم کیا آنحضرت نے اوسکو تین باتوں کا پس فرمایا کہ نکالدو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے ف ع گذر چکا ہے بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب میں بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہو چکے ہیں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیوں کا کہ امرا اور حاکموں کے پاس آویں اور احسان سلوک کیا کرو اونکی ساتھ اوس طرح کہ میں احسان کرتا ہوں اونپر ف ع یعنی اور کیفیت کی وجہ تیرے درمیان اونکے بجہت لیاقت اونکی اور یہ حکم فرمایا حضرت نے ایلچی یا اپنی خوشی ہوں اور رغبت کریں غیر اونکے مولفۃ القلوب میں ہے اور کہا علما نے برابر ہے کہ مسلمان ہوں ایلچی یا کافر سبکے لیے یہی حکم ہے ترجمہ سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی سبب بیان کرنے کے یا واسطے اقتصار کے یاد کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا میں اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے یہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور میں بہول گیا قول سلیمان احول کا ہے نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہیں اور بہول جانیوالے سعید بن جبیر ہیں بموجب شرح ناظر کے کہا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو کہا ہے یعنی سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا میں اور کہا ہے علماء نے کہ تیسری بات یہ تھی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کے درستی کرتے تھے کہ اوسی زمانے میں بیمار ہوئے یا تیسری بات تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما انتھینا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فھیجتھما علی البکاء فجعلا یبکیان معھا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہا ابو بکر نے واسطے عمر رض کے بعد وفات آنحضرت کے لیچل ہمکو طرف ام ایمن کے ملاقات کریں ہم اوسکی جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے اوسکی ف ع ام ایمن بیان اہل بیت میں

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت ... حضرت کی ... آنحضرت کی ...

اونکو کم دیا تہا اونکا زید اور وہ پالے تہین او ر وا ا ر و کرتی تہین آنحضرت کی اور تہین حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور وہ پہلے مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پہر ہبہ کیا اوسہون نی اونکو آنحضرت کے تئین پہر آزاد کردیا اونکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض محققین ترجمہ پس جبکہ پہنچی ہم یعنی ہم اوتریں طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نی ام ایمن سے کہ کس چیز نی رولایا تجکو کیون روتی ہو کیا نہین جانتی ہو کہ جو کچہ کہ خدا تعالی کی پاس ہی یعنی درجات ثواب بہتر واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام ایمن نی کہ نہین روتی ہون اس واسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ کہ خدا کے پاس ہی بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی اعلی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون اس واسطی کہ وحی آنی بتحقیق منقطع ہو گئی آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اور یہہ تا نہین منقطع ہوگا آخر دنیا تک **وعن** أبي سعيد الخدري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ونحن في المسجد عاصبا رأسه بخرقة حتى أهوى نحو المنبر فاستوى عليه واتبعناه قال والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الحوض من مقامي هذا ثم قال إن عبدا عرضت عليه الدنيا وزينتها فاختار الآخرة قال فلم يفطن لها أحد غير أبي بكر فذرفت عيناه فبكى ثم قال بل نفديك بآبائنا وأمهاتنا وأنفسنا وأموالنا يا رسول الله قال ثم هبط فما قام عليه حتى الساعة رواه الدارمي اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی سحالیکہ ہم مسجد مین تہے باندہے ہوئی سر اپنا کپڑی سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس چڑہی اوسپر اور ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی اور بیٹہی ہم بیچی منبر کی متوجہ ہوکر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہی اوس ذات پاک کی جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہلائی گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر ف اور روایتوں مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندی کی بنادین اور ثواب درجہ جو ہمارے نزدیک ہی تیری لیے اوسمین کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نے سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کے اور کہتی ہین کہ آنحضرت کے غلامون مین سے ایک غلام حاضر تہا اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ چندی روز رہیے کہ آپکی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی یعنی مقصود بلانا ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نے آخرت کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعض عارفین نی کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کے کہ ایک اونمین سی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پائدار مٹی کو اوپر فانی سونی کی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونی کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے اللہ سبحانہ نی ساتہہ قول اپنی کے والآخرة خير وأبقى **ف** پس سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کے آنکہون سی پس روئے پہر کہا ابوبکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر باپ اپنی اور مائین اور جانین اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید نی پہر اوتری آنحضرت منبر سی پس نہ کہڑی ہوئی اوسپر اس وقت تک یعنی وہ آخر کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال لما نزلت إذا جاء نصر الله والفتح دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة قال نعيت إلي نفسي فبكت فقال لا تبكي فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت فرآها بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلن يا فاطمة رأيناك بكيت ثم ضحكت

سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک فقال لہا بکی فاخبرتہا انہ قد نعی الی نفسہ فبکت فقال لہا اصبری فانک اول اہلی لحاقا بی فضحکت رواہ الدارمی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا جاء نصر اللہ والفتح وجاء اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اوتری سورہ اذا جاء

نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو پس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہی طرف میری خبر میری موت کی یعنی اس سورہ میں کہ خبر دی گئی نصرت و

فتح الہی کی اور لوگوں کو داخل ہونے کی دین اسلام میں اور حکم کیا مجکو تسبیح وتحمید واستغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہو گا زمانہ دعوت کا اور حکم دی تو جلد درست ہونے

سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت میں ترجمہ پس رو ئیں فاطمہ زہرا بعد اس بات کے سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو نہ رو اسلیے کہ میری

اہل بیت میں اول تو ہی ملیگی مجکو یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرگی اور میرے پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہیں کہنچی گی پس ہنسی وہی ہو اکہ فاطمہ

زہرا نے حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور موجب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بہی کہی ہیں اور

بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہنچی کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں یعنی خوش ہوئیں پس کہا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہوں نے اے فاطمہ

دیکہا ہمنی تجکو روئی تو پہر ہنسی فق ہوا اور بعض ازواج سے عائشہ مراد ہیں اور مبہم جو لیا اونکو یہ قول نقل کرنے کو واسطے تعظیم شان اونکے کی ذکرہ الطیبی اور بعید

نہیں ہے کہ اور بہی کوئی اونکی ساتھ شریک ہوئی ہوں کہنے میں اور ظاہر ہوتا ہے جمع بعض ازواج النبی سے اور بلفظ فقلن سے اور حضرت نے پہچکی سے حضرت فاطمہ سے

یہ کلام کہا تہا اسلیے اور دوسری نے سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تہی مجکو کہ پہنچائی گئی ہی اونکو خبر موت اونکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجکو

نہ رو اسلیے کہ میری اہل بیت میں اول تو ہی ملیگی مجہہ کو پس ہنسی میں شرح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ

یہ بہید درمیان میرے اور رسول صلعم کے ہے نہیں خبر دیتی کسیکو پہر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور

آئی اہل یمن ش کہ ابو موسیٰ اشعری اور گروہ اونکے دین میں جیسا اہل الیمن کا عطف ہے او پر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی ورأیت الناس یدخلون

فی دین اللہ افواجا اور علامہ طیبی نے کہا مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازاں مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ وہ لوگ اہل یمن بہت نرم ہیں از روی دلونکی ش

یعنی نہایت ہے اس کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی اونکے دلوں میں وعظ نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی ش

یعنی کہ یمن سے آیا ہی اشارہ ہی طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور اطاعت وانقیاد کی پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت

کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال دلکی ہی یہی یمنی ہی نقل کی یہ دارمی نے ش اور نہایت نسبت یمن سے کہتی ہی اشارہ ہی طرف اوسکی

کہ سوال کیا ابو موسیٰ نے احوال مبدا اور معاد سے وحقائق ومعارف ابتدا پیدایش کی سے جیسا کہ ہم کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے

ایمان حکمت کی طرف یمن کی اس سبب سے ہے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب

شام کے ہی اور مکہ و مدینہ دونوں جانب یمن کے ہی اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ و مدینہ ہی پوشیدہ نہیں ہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ یہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا کہ یہ کہیں روایت اوس کلام کو بتقریب کر اہل یمن کے اسحدیث میں اور حدیث سی لا کر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے

کہا کہ مراد اوس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمن ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان وحکمت اونکے طرف نسبت مبالغہ کرنے میں اور غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل کہتے ہیں پس

اہمیں نفی اونکے ایمان کے نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پہر مراد اس سے موجودین زمانہ کی تمام اہل یمن

سب فتون کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتی ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکہنی نیچ کہنی والی کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہوں سے اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے

خوب حاصل کرنے علم وعمل سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے الحکمۃ تزید الشریف شرفا وترفع العبد

المملوک حتی تجلسہ مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سی ہی کہ حکمت کے دس جز ہیں نو اون میں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں وعنہ

فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه والله انى لاظنك تحب موتى فلو كان ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبى صلى الله عليه وسلم بل انا وارأساه لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابى بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سے کہا اونہون نے کہا مین نے آنحضرت کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہای سر اور کہتا ہی فتح ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اور سر یعنی کہتی ہین کہ مراد اونکی مشعر ذات ہو اور شمار کیا ساتھہ اپنے اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو سکا المین کہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیرے لیے یعنی تیری سلمیات کے مٹنے کے لیے اور دعا کرون واسطے تیرے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نی مصیبت ف یہ لفظ ثکل ساتھہ زبر ث شلاثہ اور پیش اوسکی کی اصل مین معنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت ہے اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام ہوتا ہی عرب کے زبان پر وقت محنت مصیبت کے جاری ہوتا ہی اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کے تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان آپکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو جاوگے تم آخر اوس دن مین صحبت کرنیوالے ساتھہ اپنی بیویون مین سے ف ع مقصود یہہ ہے کہ اگر مین مر جاونگی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجکو بھول جاوگے اور بیویوں کے ساتھہ مشغول ہو جاوگے بیت درد مردم این نالہ نہ زر فتن جانست بلکہ از یار جدا میشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چھوڑ ای عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور آپکے موت کے یاد کرنیکا اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میری مین ف ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نی وحی سے معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹھی بیماری مین اشارہ ہے طرف کمال محبت دونون صاحبون کی جیسے کہ ہون انکا جنون کے ساتھہ وقت فصد لینے لیلی کے اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابو بکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالے ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اونکو اس بات کی کہ اونکے باپ ہی ہی بالا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا مینے یا فرمایا ارادہ کیا تھا مینے یہہ کہ بہیجون مین کسیکو طرف ابو بکر کے اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبد الرحمن کے کہ فرزند رشید ابو بکر کی تھی اور بہائی عائشہ کی اور وصیت کرون ابو بکر کو یعنی خلافت کی اور لیعہد بنا کر دون اوسکو تاکہ نہ کہین یا واسطے خوف اسکے کہ کہین کہنے والی ف ع کہ وصیت کی آنحضرت نی ابو بکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکے کہ وہ متعین ہے اشارہ تھا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو کرین آرزو کرنیوالے یعنی خلافت کے غیر ابی بکر کی خواہ اپنی لیے یا غیر اپنے کے لیے پہر کہا مینی یعنی اپنے دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن نقل کرنیکی ہی راوی نے ف ع یعنی سبب خلیفہ کرنی میرے اونکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نی وقت منازعت کے کہ جب اختیار کیا آنحضرت نی ابو بکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی خلافت کے حقیت پر حضرت کے قول ویابی المومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور جو صاف نہ حضرت کے فرمانیکا یہہ کہ بیر اس سبب سے نہ بلایا یعنی ابو بکر وغیرہ کو اور وصیت نکی یعنی او جانا یعنی کہ خلافت اونکے ہونیوالی ہی اور واقع مین ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کے وعنها قالت رجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع فوجدني وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساه قال بل انا يا عائشة وارأساه قال وما ضرك لو مت قبلي فغسلتك وكفنتك وصليت عليك ودفنتك قلت لكاني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت الى بيتي فعرست فيه

اور روایت ہی عائشہ سے ... یہانتک کہ ذکر کی بقیع ... یا مجکو آنحضرت نے ابتداے
کہ بیجھے ٹوسے سر مبارک مین کہ سر مین درد تہی اے ہاے سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ مین کہتا ہون اے عائشہ ہاے سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو
اے عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دونگا مین تجکو اور کفن دونگا مین تجکو اور نماز پڑہونگا مین تجپر اور دفن کرونگا مین تجکو فــــ اسمین اشارہ ہی اطرف کہ مرنا اونکا
حضرت کے حیات مین بہتر تہا انکو زندہ رہنے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا عائشہ نے البتہ گویا کہ دیکہتی ہون مین تجکو قسم ہی اللہ کی اگر کرو گے تم یہ یعنی جو کچہہ ذکر ہوا
غسل وغیرہ سے البتہ پہر وگے تم طرف گہر میرے کی پس صحبت کروگے اسمین ساتہ کسی کی بی بی اپنی سے پس مسکرائے آنحضرت صلعم یعنی ہنسی دلالت کرتا ہی یہہ
کہنا اونکا اوپر کمال غیرت اونکی کے بعد ازان بیماری شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی بیہقی نے وعن جعفر بن محمد عن ابیہ
ان رجلا من قریش دخل على ابیہ علی بن الحسین فقال الا احدثك عن رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم قال بلى حدثنا عن ابی
القاسم قال لما مرض رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم اتاہ جبریل فقال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیك تكریما لك وتشریفا
لك خاصة لك یسالك عما هو اعلم بہ منك یقول كیف تجدك قال اجدنی یا جبریل مغموما واجدنی یا جبریل مكروبا
ثم جاءہ الیوم الثانی فقال لہ ذلك فرد علیہ النبی صلى اللہ علیہ وسلم كما رد اول یوم ثم جاءہ الیوم
الثالث فقال لہ كما قال اول یوم ورد علیہ كما رد علیہ وجاء معہ ملك یقال لہ اسماعیل على مائة الف ملك كل ملك
على مائة الف ملك فاستاذن علیہ فسالہ عنہ ثم قال جبریل هذا ملك الموت یستاذن علیك ما استاذن على ادمی
قبلك ولا یستاذن على ادمی بعدك فقال ائذن لہ فاذن لہ فسلم علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیك
فان امرتنی ان اقبض روحك قبضت وان امرتنی ان اتركہ تركتہ فقال تفعل یا ملك الموت قال
نعم بذلك امرت وامرت ان اطیعك قال فنظر النبی صلى اللہ علیہ وسلم الى جبریل فقال جبریل
یا محمد ان اللہ قد اشتاق الى لقائك فقال النبی صلى اللہ علیہ وسلم لملك الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ فلما توفی رسول اللہ
صلى اللہ علیہ وسلم وجاءت التعزیة سمعوا صوتا من ناحیة البیت السلام علیكم اهل البیت ورحمة اللہ وبركاتہ
ان فی اللہ عزاء من كل مصیبة وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت فباللہ فاتقوا وایاہ فارجوا فانما
المصاب من حرم الثواب فقال علی اتدرون من هذا هو الخضر علیہ السلام رواہ البیہقی فی دلائل النبوة
اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سے نقل کی یعنی اپنے باپ سے کہ امام محمد باقر مین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا اوپر باپ میرے علی بن حسین یعنی
امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا
اوس شخص نے کہ ہان بیان کر ہمارے آگے ابی القاسم صلعم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس جبریل یعنی عیادت اور پیام
پہنچانیکو پس کہا جبریل نے اے محمد بیشک اللہ نے بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطے تکریم تمہاری کی اور واسطے تعظیم تمہاری کی در حالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہی تمہارے لیے یعنی اس بات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالے وہ چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تجسے یعنی اسلیے کہ وہ قریب ہی طرف تیرے حبل ورید سے فرماتا ہی
اللہ تعالے کہ کسطرح پاتے ہو تم اپنے تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون اے جبریل اپنے تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنے تئین اندوہگین فــــ شاید کہ یہہ غم
و کرب آنحضرت کو بسبب غم امت کے تہا کہ دیکہا چاہیے بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئے جبریل آنحضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا

اول دن میں جواب دیا جبرئیل نے حضرت کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت پاس تیسرے دن اور کہا حضرت کو جیسا کہ

دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھہ فرشتہ یعنی اسمعیل …

ہر فرشتہ انمیں سے امیر ہی لاکھہ لاکھہ فرشتون پر ف ش ح کہا ہی ظاہر یہ کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہی اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اوسکے یا معلوم نہ ہوا ذکر

یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنی جبرئیل کے اور آنی اسمعیل فرشتہ کی اوسوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سی لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور

اونکے ساتھہ ملک الموت تھے اور اون دونونکے ساتھہ ایک فرشتہ تھا ہوا مین اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتون پر اور ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہے ستر ہزار

فرشتون پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمعیل فرشتہ نی واسطی آنی کی حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے

کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہی پھر کہا یعنی بعد تامل کی جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے

پاس آنے کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سی پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سی بعد آپکی یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ سے کی ہی ہر کہ ملک الموت

پروانگی آنی کی مانگتا ہی والا اور آدمیون پر یکایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پھر

آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہی مجکو طرف تمہاری تاکہ

عرض کرون امر پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون روح پاک آپکی تو قبض کرونگا مین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چھوڑ دون روح تمہاری تو چھوڑ دون یعنی قبض کرون

پس فرمایا آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھہ حکم کرونگا مین ای ملک الموت کہا اوسنے ہان اسیکا یعنی تمہاری اختیار دینی کا حکم دیا گیا ہون مین حکم دیا گیا ہون مین یہہ کہ اطاعت

کرون تمہاری یعنی او جس چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نے پس کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنے والی کی کہ

کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلاشبہہ خدا تعالی مشتاق ہے ملاقات تمہاری کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطی ملک الموت کے کہ بجا لا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہی

تو ساتھہ اوسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی ف ش ح یا آنحضرت صلعم نی بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتے کے اور اس گفتگو کے

کہ مذکور ہوئی کچھہ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قصہ کو بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعضی صحابہ نے کہ جو حاضر تھے وقت قبض کے مکشوف ہوا اور

مشاہدہ کیا اونہون نی اور اونمین سی یہہ صحابی یا تابعی تھی کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد قریش مین سی اور یون کہتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مراد وہ صحابی ہون اور کہ وہ شخص

مین سی متمثل ہو کر امام زین العابدین کے پاس آئے ہون اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور اسلیئے تعبیر ساتھہ لفظ مبہم کی کیا نسبت ہو واللہ اعلم اور ایک روایت مین یہہ

جملہ علاوہ اس کی ہو آیا ہی قال جبرئیل على نبينا وعليه الصلوة والسلام يا رسول الله هذا اخر موطئ من الارض انما كنت حاجتي في الدنيا

اور حضرت ام سلمہ سی منقول ہی کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہہ تھے الصلوة وما ملكت ايمانكم اور جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینی اہل بیت کے سنی لوگون نے آواز اوسکی اور گھر کی کونے میں سے کہ کوئی کہتا ہو سلام ہو اوپر اہل بیت پیغمبر کے اور رحمت

کہ گھر مین ہے اور مہربانی خدا کی تئین اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہی ہر مصیبت سے ف ش ح علماء نے کہتے ہی کہ

یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله

وانا اليه راجعون ترجمہ پس غم ایمان یعنی تعزیت کی ہی یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہی کہ شارع نی رغبت اوسکی دلائی ہی اور بعضون نے کہا

کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینیوالا ہی اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین …

مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب تر ہی اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہی ہر چیز فوت ہونیوالی کا

ف ش ح یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کے دین مین یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہی ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کسی حساب سے کل شیء اذا

وبھیج ان [illegible] بسبب مرتبہ اعلی کی ساتھہ صدق اعتقاد اور حسن وثوق اور علو یقین کی لوگون یعنی کچھ غم اور فزع نہی
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کہ فاصبر لحکم ربک فانک باعیننا اور بعضی نسخونمین اوس جگہ حسن یقین کی ہی تو اساتھہ حرف مشابہت کی اور تجویز کیا ہی معنی سے
یعنی سب غم او کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکھو یعنی نا امید کہو سوا اوسکی سی اسلیے کہ
لا الہ الا اللہ یا اوسکی پاس سی پس امید رکھو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت وہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سی ف یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہی
بسبب پاجانی ثواب آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ مین ترجمہ پس کہا
علی رضی اللہ نے کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا کہا یہہ خضر ہین ف ح کہ واسطی تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کے آئی ہین ظاہر اسیاق کلام سی
یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد علی سی امیر المؤمنین علیہ السلام ہون کہ حاضر تھی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین مراد ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس
اپنی سی کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھہ مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیت کی اصحاب
و اہل بیت کی ملائکہ نے اور ذکر کی عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت ہی کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ کر
لوگونکی گردنون پر اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہہ خضر ہین اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سی پہلی حدیث مین
علی مرتضی ہین باب سیہ باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلی باب کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشۃ رض قالت ما ترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھہ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف م یعنی قسم مال سی اسلیے کہ نہین چھوڑا کچھہ مال
تا وصیت کرین اور جو کچھہ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اوسکی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حالت حیات مین صدقہ کر دیا تھا مسلمانونپر بعد از نفقہ عیال کی ف ع
کہا نووی نی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نی نزدیک عائشہ کی کہ علی وصی تھی پس کہا عائشہ رض نی کہ کب وصیت کی اونکو حالانکہ تھی مین تکیہ آنحضرت کی
یہانتک کہ وفات پائی آپ نی پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ ہین کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی کی اسلیے کہ نہین تھا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلافت اوپر خلاف کی گمان کرتی ہین شیعہ پس ای پر حدیثین صحیح ہین وصیت کرنی آنحضرت کی ساتھہ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی کی واسطی اہل بیت کے
اور نکالنے یہود کی جزیرۂ عرب سی اور واسطے احسان کرنی کی ایلچیونکی نہین ہین مراد اوس قول سی عائشہ کی اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علما سیر نی کہ آنحضرت کے لیے بہت سے
اونٹ تھی اور دودھ والیان تھین کہ رکھا تھا اونکو اوپر مدینہ مین اور لاتی تھی لوگ دودھ اونکا ہر شب اور تھین اونکی لیے سات بکریان پیتی تھی دودھ اونکا
پس نہین صلاحیت رکھتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح بھی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ تھے اونٹ صدقہ کی اور اصحاب فقرا اہل صفہ وغیرہم مین سی
پیا کرتی تھی دودھ اونکا وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا
ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری ـــــ
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تھی بھائی جویریہ کی کہ آنحضرت کی بیوی تھین سی ہی کہا کہ نہین چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کی
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ع یعنی مملوک پس اس سی معلوم ہوا کہ یہہ خبر نہین پہنچی کہ حضرت کی بردہ لونڈی آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہو گا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچھہ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اوسکو دلدل کہتی تھی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تھا اور اوسکو ہتھیار اپنی
ف ع یعنی جو کہ خاص تھی حضرت کی جیسی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا دیکی اور بعضی روایت مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہود کی
کی پاس گرو تھی اور شاید کہ یہہ اضافت جو بھی آوی پر اعتبار کرنی اور ایسی چیزونکی مانند کپڑون اور اسباب گہر کے ولا ثابت ہوا کہ حضرت نی چھوڑی

پہیری وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہین تر جملہ اور زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نی

گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتہیار اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہے کہ ضمیر پہیرتی ہے زمین کیطرف کما قال العسقلانی یعنی تصدیق کیا آنحضرت نے زمین کو پس ہے حکم اوسکا
حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قائم رہنے تک مین ہمیشہ ہیگا ثواب صدقہ کا ساتھہ دوام اوس کے
پس نہین منافی ہے اسکے کہ سوا زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سے ہو جائینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین وادی قری کی تہی
اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ ونکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کی پہیرتی ہے طرف تینونکی طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت انبیا
کی نہین میراث چہوڑتے ہین جو کچھہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکے وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹین گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار ف ع اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنے اپنے کی دینار ملک اپنی کی کہ بانٹین
اونکو پس یہہ اخبار ہے حقیقۃ اور احتمال نہی ہے کہ اخبار ہو معنون مین ارشہی ہے معنون مین یعنی نہ بانٹین وارث میرے دینار یہہ بیان کیا سبب اور علت اسکی کہ بطور
کے جو کچھہ چیز کہ چہوڑ مین پیچھے خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یہہ بیان آنحضرت
صلعم کے ہے حکم عدت والی عورتونکے نہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا اونکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہے جو خلیفہ ہووے
بعد حضرت کے پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنے مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکو تینون جن مین آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنے اہل کا
صفایا مین سے کہ تہا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانونکے مصالح مین پہر متولی ہوئے اوسکے ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی
پہنچی طرف عثمان کے بے پروا ہوئے اوس سے بسبب اپنی غنی کے پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیے پس ہمیشہ ہاتہ اونکے قبضہ مین یہانتک کے پہیرا اوسکو عمر بن عبدالعزیز
یعنی بطور سابق کے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ ہے جو کچھہ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیبیون میری کے اور اجرت عاملون میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسے کہ
حالت حیات مین تہا وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہم سے جو کچھہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا
جاوے فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سے ہین اور شرط فقر کی نزدیک صوفیہ کے یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچھہ اوسکے ہاتہہ مین پاتا ہو امانت ہے
یا وقف ہے اللہ کا اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کہ کوئی اونکا وارث نہین ہے تاکہ نا خوش ہو اونکی مرنے سے کوئی اونکے وارثون مین سے بسبب لینے ترکہ اونکے کی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق
نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہارے
بہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہے اور یہہ بات نرے حضرت فاطمہ ہی سے نہین بلکہ
ازواج مطہرہ سے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اوسکی عباس اور علی کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئے اور کہا کہ
بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نے اور بہی بانٹی درمیان اونکے جہگڑا اور مدتون تک تولیت اونکے اہل بیت نبوت کے ہاتہہ رہی بعد ازان مروانیون نے ظلم سے
اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونے آنحضرت کا نرے ابو بکر ہی نے نہین دیا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سب نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے اسیطرح
سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسیکہ حدیثون مین آیا ہے وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض
نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا
وہو ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسے

...کی جو کو سہل اور سخت یعنی ... نزول اور پیش ... اور یکلیف ... رضی تعالیٰ

شفیع ہوتا ہی اور جسکے چاہتا ہی اللہ تعالیٰ بال امت کے عذاب کرتا ہی اوس امت کو اسحالیکہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اسحالیکہ نبی وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکہیں اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جسوقت کہ جھٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ ہی البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پہر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکہا گیا ہوگا طرف اوسکے اہل وعیال اوسکے سی اور مال اوسکے سی ساتھہ اہل وعیال کے نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہے اونکی حیات میں واسطے صحبت کے یعنی یا بعد وفات کے سوتے میں یا جاگتی نہین بلکہ یہہ مناسب تر ہے ساتھہ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہر مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ تصور کمال آپکی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلون کی ف ح ع مناقب جمع منقبت کے ہی یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب مین دراصل مین نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنی کی اور اصل مین نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانورون مین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی جنکا ہو ایک باپ اور مراد ... اور ... اونکی ہی

الفصل الاول

اس مین ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کام مین مسلمان غیر قریش کی تابع ہین قریش کی مسلمانونکی اور کافر غیر قریش کی تابع ہین قریش کے کافرونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح مراد مسلم و کافر سی ... جاننا چاہیی کہ ظاہر سیاق حدیث سی یہہ ہے کہ مراد اس کام سی دین ہی اور ... و عدم کی اور قریش ... اونکی ہین ایمان و کفر مین پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافرونکی اور عرب انتظار کرتی تھی قریش کی اسلام لانیکا اور جب کہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام مین داخل ہوئی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سی معلوم ہوتا ہی قصد بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن تفضیل اونکی باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی مگر یہہ بیان مطلق ریاست کا ہی خواہ حسب دین کی یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت مین بہی بیت اللہ کی خدمت اور اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین اور بعض لوگون نی کہا مراد شان سی خلافت امت ہے جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور مراد اوپری قریش کی تابعداری کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کرین تابعداری اونکی قبول کرین منافات اس سی نہین کہتا یعنی ایسی امر کا وقوع ضرور نہین **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع قریش کی ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہوگا امر خلافت قریش مین ف ح یعنی چاہیی کہ انہین مین ہی امر خلافت اور جائز نہین ہے عاقد خلافت غیر انکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور رہی جمعیت کی مہاجرین کے انصار سی ترتیب تب تک کہ باقی رہین انمین سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح یعنی دو خلیفہ یا ایک امیر دونون ہون سے

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی بیچ الا امر خلافت و دا

ہین اسپر کہ خلافت مختص ہی ساتہہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت کا اونکے غیر کی ...
اسمین اہل بدعت سی بہی موجب لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہہ حکم ہمیشہ رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہینگے دو آدمی
دو بہی اور ظاہر ہوا جو کچھہ فرمایا تہا آنحضرت نے اسوقت تک اتنی مدت اور تحقیق یہی ہی کہ یہہ خبر ہی معنی امر کی یعنی چاہئے کہ مسلمان ہوں جب بہی اتباع کریں اونکا اور
نہ خروج کریں اونپر اور لا حاجة یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرون مین ... سو برس کے بعد احتمال ہی کہ محمول ہو یہہ ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کے
کہ حدیث آیندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سے مگر جبکہ ضایع کئے اونہون نے
دین کی حرام چیزون کی **وعن** معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم احد
الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين رواه البخاري اور روایت ہی معاویہ سے کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے کہتے تہی تحقیق
یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اولٹا ڈالیگا اوسکو الله تعالی اوسکے مونہہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکہینگے
دین کو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہہ امر اونسی اور مستحق عزل کے ہونگے اور بعضون نے
کہا کہ مراد اس سی نماز ہی اسلیئے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد
رغبت دلاتی ہی اونکو نماز کی قائم کرنی پر اور خوف و دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ کرینگے نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوی اور لوگ
اونپر غالب آوین **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثنى عشر
خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش وفي رواية
لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش متفق عليه
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک کہ سب ہونگے
قریش مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرتا ہوا یعنی جاری نسق عدل و انتظام اور صواب درستی پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگی اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سی ہونگی اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور ہوں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع احادیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابوبکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی معانی احادیث مین کہ ظاہر
اسسے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہو اونپر امر دین کا اور عزیز ہو اونکے وجود سی اسلام اور حالانکہ بعضی
اونکی عدالت سی احکام باوجودیکہ شہادت نہین رکہتی ہی اسپر چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیئے کہ بعضی اونمین ظالم اور مفسد یعنی مروان سی کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا
تہا اور نیز یہہ ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میری تیس برس کی ہو گی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتی ہین علما کہ پہر بعد تیس برس کے خلفا نہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین ... اشکال کیا ہی اس حدیث کی توجیہہ مین کئی قول ہین اول یہہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور
امارت کے اور انتظام پایا دین نی ملک سلطنت مین ... نزاع اور ... خلافت اختلال بیچ نظام ... مسلمانونکی ... اگرچہ بعضی اونمین سی ظالم ہی انصاف
تہی اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان ہی اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا
ہشام قریب چار برس تک اور لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیئی اور مار ڈالا اوسکو پہیلا شر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سے
احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ یہہ بہتر اقوال کا احادیث مین ... ترجیح ... یہی قول ہی

مراد ہم سے انقضا ہو اہل سنت اور اتفاق ہی اونکی

بیعت پر اور جو خلیفہ راست ہی ... بعض نے کہا ہی ... عباسیہ کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام
اور اتفاق کی ہی ... خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نے تمام ہوا اوسکا تیس برس میں مع خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور
مسئلہ اور یہہ خلفاء راشدین ہی جو امر گذری ہین اونکا وہی خلفا کہنا اچھی ہی اگرچہ مجازا ہی جیسے کہ خلفاء عباسیہ کہتے تھی لیکن یہہ پوشیدہ نہین کہ یہہ قول خالی
نہین ہی عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا و لا یزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہی ساتھ روایت لا یزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی
بیچ مدح اونکے کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب اطاعت اونکی کی واللہ اعلم اور تورپشتی نے کہا مراد خلفاء عادل اور امراء صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت ہین حقیقت
ہین لیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسرے کی پیچھے متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک مدت تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو اور تورپشتی نے کہا کہ راہ راست اس حدیث
مین وارد ہوئی ہی اس باب مین اور ہوئی ہین یہی ہی تیسرا کہ یہہ مراد پانی جانا اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دی مخبر صادق نے اوس حال سے
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ بعد موت مہدی کی مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سے پہر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنے
امام حسین کی سے پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتھ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین سے
امام عادل اور ہی مہدی ہوگا ... یہ ایک تعجب قول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے
کہ کہا وہ کر دیگا اللہ تعالی اوسکی ساتھ ... دور کریگا اوسکی عدل سے ہر جور و فساد کو بعد اون والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس تک
ہونگی جو تہا یہہ مراد وجود اونکا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور ہوئی ہی اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت
ہونگی یعنی آنحضرت کا یہہ دنیا ہی ساتھ غیب دان کی کہ جدا اونکی ظاہر ہوگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہہ ہی کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس
زمانہ تک ... بعد انتقال واقع ہوگا اور توجیہات سابق یہ ہین یہہ ہونگے کہ یہہ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اونکے اختلال یہہ ہی جو کچھہ شارحین
نے ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم و رسولہ و شیعہ نے حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہونگی پے درپے عام ہی اس سے کہ ہوا ونکی خلافت
حقیقۃ یا استحقاقا پہلے اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لها واسلم سالمها اللہ وعصیة
عصت اللہ ورسوله متفق علیه روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زیر غین معجمہ کے اور ف کی نام ایک قبیلہ
کا ہی اور ابو ذر غفاری اونہی مین سے ہین دعا کی آنحضرت نے اونکی لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو **ف** ع چونکہ تھی غفار متہم ساتھ چوری
کرنی مال حاجی کی دعا کی آنحضرت نے اونکی لیے کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکھتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے اونکی لیے یعنی بخشا اونکو اللہ نے
ترجمہ اور اسلم ہی **ف** ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جد اوسکی طرف رکھتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین ترجمہ صلح کری اونسے خدا تعالی **ف** ح یعنی معاملہ کرے
اونسی ساتھ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھی اونکو آفات سے اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کی اونکی لیے اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی
اور یہہ احتمال خبر کا رکہتا ہی ترجمہ اور عصیہ نے معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریوں کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی
کہ مستلزم ہی بد دعا کرنیکو اونپر ساتھ خوار ہونیکی ساتھ گناہ کرنیکی **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والانصار
وجهينة ومزينة واسلم وغفار واشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قریش میں سے مسلمان ہوئی اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلۂ اوس وخزرج اہل مدینہ اور قبیلہ جہینہ

یعنی مسلمان ہوئی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ انکو قبیلہ ہی اور مزینہ ہیں اولاد موسیٰ و ہم سی ہی مددگار اور دوست میرے ہیں حق تعالیٰ اور سوا
زبر سی مسند کی مضاف ہے طرف سی شکل کی جمع مولیٰ کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتھ زبر میم اور زیر لام بالتنوین یعنی بعض انکی دوست اور مددگار ہوئی
بعض کے ہیں ترجمہ نہیں ہے اونکی کوئی دوست اور مددگار سوائے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر
ہیں دو ہم قسموں سی کہ بنی اسد اور غطفان ہیں **ف ح** غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دو قبیلے آپسمیں حلیف تھی کہ باہم مدد کرنی پر قسم
کہائی تھی جیسیکہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھی ہونی آثار انکے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ
بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ
إِسْمٰعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اوسوقت سی کہ تین خصلتیں یا تین کلمی سنی ہیں میں نی
آنحضرت سی اونکی حق میں فرماتی سنا میں نی آنحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری کی ہیں دجال پر نزدیک وقت ظہور اوسکے کہ بہت
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سی معلوم ہوا کہ ہونگا اونکا اوسکے وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نی دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی
زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ صدقی ہماری قوم کی ہیں یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنی انکو اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تھی ایک لونڈی
بندی بنی تمیم میں سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی کہ آزاد کر اوسکو اے عائشہ اسلیے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ح یعنی عرب سی ہی اور عرب اولاد اسمعیل سی ہیں اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ تمیم کے لیکن بوجوہ اس فرمانی کے اظہار
عنایت اور شرافت دینی ہی انکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ
أَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی سعد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل و
خوار کری اوسکو خدا تعالیٰ نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہی اور اگر غیر امام ہوں کہ ہوں تو بسبب
ہونی انکی حضرت رسول سی اور بسبب شرف و فضل انکی کے اس نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الٰہی
چکھایا تو نی اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر و خراب کی پس چکھا آخر انکو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي
وَأَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہیں ابو موسیٰ اشعری کے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **ف ح** اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن کے وہ قبیلہ اوسکی نام سی مشہور
ہی اور انکو ازد بھی کہتی ہیں اور ازد شنوءہ سی ہیں تمام انصار اوسکی اولاد سی ہیں اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ ہے باپ ایک قبیلہ کا ہی
یمن سی ابو موسیٰ اشعری اور قوم انکی اوسکی اولاد سی ہیں اور انکو اشعرون کہتی ہیں جمع اشعری ساتھ حذف یای نسبت کے بھی کہتی ہیں ترجمہ نہیں بھاگتے

ہین ور مین نے صحیح ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اونکی دو ... رہی ہی اسپر کہ وہ متقی ہین موجب قول اللہ تعالی کی
إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ
النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ
أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکے کہ زمین مین فتح جنگ
کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی بانو سبب شہرہ ور ہنے اونکی کی ساتھ اس لقب کے یا وہ علی ہین کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی
اور رسول اوسکی کی اور مضمون اسکا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہے کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اونکو اور
انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگو نپر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ہی کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
اور کاشکے ہوتی ماں میری ازد سی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ ازد یونکا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم ازد مین سے
ہوتی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمین کہ وہ ناخوش رکھتی تھی
تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علما نی کہ ناخوش رکھا ثقیف کو
اسلیئی حجاج بن یوسف ظالم تھا وہ اونمین مین سی پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیئی کہ مسیلمہ کذاب اونمین سی تھا اور بنی امیہ کو سبب اسکے کہ پیدا ہوا
انمین عبید اللہ بن زیاد جو سبب تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو
ایک طشت میں اور مقرر کیا ایک چھڑی سی کہا ترمذی نی جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہ اوسکے
بیٹھی تھی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین طرف اونکی پس کہا اونہون نے کہ وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی مین پس ٹھہرا
تھوڑی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوا پھر کہا اونہوں نے کہ آیا سانپ پس کہا یہ ہوا یہی بار یعنی آیا اور ناک مین گیا اور نکل گیا دو یا تین بار اسطرح کیا اور عجب
ہے اسکا ہونا اسی کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ مین سے تھا اور اسکو ذکر کیا چاہیئے تھا کہ اوسکو بھی ذکر کرتے امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اوسکے
امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ بھی بنی بد تھے مگر یہ کہ نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین حدیث مین آیا ہی آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی
کرتے ہین اور تعبیر اوسکی بادشاہی بنی امیہ کی اور بہت سی باتین ہین کہانتک کہین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ
يُوسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي
ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نی کہ یعنی
تعیین جھوٹی اور ہلاکو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جھوٹی سی مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام

ابن حسان بنی کنفقیہ مین اور امام اہل حدیث سی بڑا علم رکھتی تھی حدیث کا اور بہت بزرگ تھی سمار لیا ہو لوگون نے اوسقدر کو قتل کیا ہو حجاج نی قید اور بند کر کر یعنی نہ معرکہ مین بس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو ف ح سو ۱۲۰ اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قیدخانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قیدخانہ مین چہت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نی عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت نی حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا ہی بڑا جہوٹا پس کہا معنی اوسکو مراد رکہتین تہین اوس سے مختار ذکر کو اور ہلاک کرنیوالا مفسد کو پس نہین گمان کرتی ہین مگر تجکو یعنی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین ف ع ح جانا چاہیے کہ حجاج ساتھہ برح کی مبالغہ حاج کا ہے معنی لانیوالے حجت کی کہا سولف نے کہ وہ عامل تہا عبد الملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اوسکی ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کی سنہ پچانوین ۹۵ مین عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تہی دربابی احوال حجاج کا مشہور ہے حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہے اور نہین ہے اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی ہے اور ابتدا مین وہ مشہور رہتا ساتہہ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سی اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا میں کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنی فساد رای اور بطلان عقیدہ تاکہ بجد یکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت سی ایسی چیزین کہ مخالف دین کے تہین اور بڑا جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اوترنے وحی کا کیا کو فہ مین اور تہا باپ اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کہنی کی ساتہہ اہل بیت کے بعد اسکے کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اور کنیت اوسکی مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہداء کربلا کا یزید پلیدی اور بہت لوگونکو اوسنے قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سبب واسطی طلب دنیا اور طلب امارت کے تہا اور سنہ سڑسٹھ ۶۷ مین مصعب بن زبیر کی اتھ مین مارا گیا کوفہ مین اور علما اوسکو کذابون مین سے شمار کرتی ہین اور اسحدیث سے یعنی یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اوپر حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ اعلم **وعن** جابرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو ثقیف کی تیرون نی پس بد دعا کیجیو اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نی یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کے نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن منبہ تابعی سی کہ نقل کی میناء سی اور سے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون اوسکو قیس کے قبیلہ سے تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ لعنت کر حمیر پر یعنی بد دعا کر اور پھیر رحمت سے دور کر پس منہہ پھیر آنحضرت نی اوس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنی اور طرف سی پس منہہ پھیر لیا اوس سے پھر آیا آنحضرت کی سامنی اور طرف سی پس منہہ پھیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہہ اونکے سلام سے بہرے ہین ساتہہ اور طعام ف ح یعنی آپسمین نہون سے جب ملاقات کرتی ہین سلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگونکو اپنی ہاتون سے یعنی جامع صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی ہے اور ادا کرنی حقوق لوگونکی ہی تمر ملیقہ ہین اہل امن کی مضرت سی اور اہل ایمان کے کہ ایمان کامل

عبدالرزاق عفیری اور دوس یمن میں ہے ایک قبیلہ ہے **وعنہ** قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیہ خیر رواہ الترمذی اور اسی سے روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہی تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں آپ نے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں کوئی شخص ہوگا کہ اوسمیں بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** اسمیں تعریف ہے ابوہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابوہریرہ نہ ہوتے تو اوسمیں بھلائی نہ ہوتی **وعن** سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ھدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی وھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ مجھکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنی دین سے عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجھسے دشمن رکھنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب ہیں امت کے ہیں اور بسبب آپکے راہ دکھائی ہمکو خدا تعالی نے یعنی اسلام کی اور تمام اچھی احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھیگا تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی جبکہ دشمن رکھو گی عرب کو عموما اوسکی ضمن میں مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجاویگا پس دشمن رکھنا تیرا مجھکو پس معنی کرہی کہ دشمن رکھنی عرب کا حاصل یہہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا پہنچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑی خرابی عظیم میں در ظاہر سلمان سے بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کی کچھہ تکبر اور بے ادبی بہ نسبت عرب کے یا بعض اعراب کے سرزد ہوئے ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو ونسے لیکن چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہنچی کہ وہ سبب ہے بغض کا ہوگا فافہم **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حصین ابن عمر ولیس ھو عند اھل الحدیث بذاک القوی اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کری عرب سے اور خیر خواہی نہ کری اونکی یا ظاہر کری خلاف اوسچیز کی کہ دل میں رکھتا ہو اور کینہ رکھی وہ نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں یعنی شفاعت صغری میں اسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سبکے لیے اور نہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری **ف** ع یعنی دوست رکھنا میرا اوسکو یا نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل ہوگا اوسکی لیے دوست رکھنا اوسکا مجھکو اور مقصود نفی کمال کی ہی تحریم نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین ابن عمر کی سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی **ف** ع کہتا ہوں میں پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طریق سے اور وہ معتبر ہی فضائل میں اور اوسکے موید اور بہت سی حدیثیں ہی میں قوی ہے کہ نہیں جیسے اثر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضھم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں انس سے روایت کی ہے حسب ترتیب ایمان و بغضھم کفر و حب العرب ایمان و بغضھم کفر من احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہی سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبھم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کی احبوا الفقراء وجالسوھم واحبوا العرب من قلبک ولیردک عن الناس ما تعلم من نفسک اور حدیث من کی روایت کی ہی احمد نے اپنے مسند میں اور اقل مرتبہ اوسکے سندونکا یہہ ہے کہ ہو حسن لیس حدیث حسن لغیرہ ہی **وعن** ام الحریر مولاۃ طلحۃ بن مالک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب رواہ الترمذی اور روایت ہی ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا میں نے اپنی مولے سے طلحہ سے کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتون مین سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی ترمذی نی ف یعنی مسلمان عرب کا یا بعض عرب کا اور مسلمان سو عرب اولاد ہیں اور عرب تابع [illegible]

نہین قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگون پر اور نہین ہیگا زمین مین ہیچ شخص کہ کہی اللہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا

رواہ الترمذی وقال ھذا اصح اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت و بادشاہی قریش مین ہے

اور قضا انصار مین **ف** ح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیے کہ یاران نقبا انصار مین سے مقرر کیے تھے اور بعضون نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سی مشہور کی ہی

اسلیے کہ آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بہیجا تہا اور یہ ہر چند ہے ترجمہ ہے اور اذان کہنی توم حبشہ مین ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنون کی بلال تہے وہ

حبشی تہے اور امین پکڑنا اور امین کہ نا ازد مین ہی یعنی ازد شنوہ مین کہ وہ قبیلہ ہی یمن مین اور نہین منافی ہی یہ قول بعض راویون کی کہ مراد کہتے تہے حضرت

اس سے یمن کو **ف** ع لیکن ظاہر مشابہ کلام راوی سی ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہین اور اہل یمن ایمان ہی اللہ علم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے

یوں کہ یہہ منصب ان قومون مین چاہئین اور انہین سی کرنی چاہیین ترجمہ اور ایک روایت مین یہہ حدیث موقوف ہی ابو ہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے کہ روایت

اسکی بطریق وقف کی صحیح تر ہی اسانید مین حدیث مرفوع سی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن مطیع

عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیمۃ رواہ مسلم روایت کی

ہی عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سی ہین اپنی باپ سی یعنی مطیع سی کہ صحابی ہین اور نام انکا عاصی تہا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نی کہ

سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سے فرماتی دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کے یعنی مگر معرکہ مین قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کی روز قیامت تک

نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہی اسحدیث کے بعض محدثون نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسکے قیامت تک

حبس کر کے اسحال مین کہ وہ مرتد ہو اسلام سی ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش مین سے ایسی لوگ پائی گئی ہین کہ قتل کیے گئے ہین حبس کر کے انکی زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کے اوہنین بالا

گئی ہین اور نہین ہے ایسے کہ قتل کیے گئے ہون حبس کر کے اسحالت مین کہ مرتد ہون اسلام سی اور ثابت ہون کفر پر اور معنی یہہ ہین کہ ایسا نہین ہوگا کہ پایا جاوی قریشی مرتد

پس قتل کیا جاوی اور تو یہہ اسکی یہہ ہی ابتدا الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وعن** ابی نوفل معویۃ بن مسلم قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر

علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک

ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک

عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا

للرحم اما واللہ لامۃ انت شرھا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل

الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیھود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ

فاعاد علیھا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی

تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیھا فقال

کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک

تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا

عقبہ ... ابن ... معاویہ بن سلم تابعی ہی کہ کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گہاٹی مدینہ کے
یعنی سولی پر اور مراد گہاٹی مدینہ کے گہاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کے جس وقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف
اسی جہت سی ہی لاشہ عبد اللہ بن زبیر کا مین نے کہ حجاج ظالم نے انکو دار اوس جگہ مذکور مین سولی پر کہنچا اور اسلئے مقرر کی گئی جگہ انکی قبر کی حجون مین قریب مکہ
عقبہ کے لیکن ثابت نہین کوئی نشان قبر اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کی مکہ کی مقبروں مین ہین کسی جگہ معین اونکی معلوم نہین صحیح ہے یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ
کا بہی حال ہی اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی باعتقاد رویا بعض دنیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس شروع کیا قریش نی کہ گذرتی تہی ابن زبیر پر اور
اور لوگ بہی گذرتی تہی اوسپر یہانتک کہ گذری اوسپر عبد اللہ بن عمر پس ٹہہری ابن زبیر پاس کہ سولی پر تہی پس کہا ابن عمر نی سلام تجہپر ای ابا خبیب تین بار
اسیطرح کہا ف ابو خبیب کی پیش اور ب کی زبر اور تی کی جزم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہی اوسکے نام پر کنیت ابن زبیر ابو خبیب ٹہہری اور اسسے معلوم ہوا کہ مستحب ہی
تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا تمکو اس کام سی تین بار یہی مضمون کہا ف ح
مراد کام سی خروج ہی اوپر دعوی خلافت اور امامت کی ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نی کہا کہ یزید سی بیعت نہ کی اور مکہ مین جا چہپی اور لا تہین آئی تحت تصرف مین لائی اور اسیطرح مروان سی
بعد یزید کی اور عبد الملک سی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نی حجاج ثقفی ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نی اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بہیجا اور
جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہنچا اور یزید نی بہی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کی لیی اور دوسرا نہی واسطے اونکی قتل کے لیی کہا اور وہ قصہ حرہ کہتے ہین بہیجا تہا اور دوسرے
لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اسی بیچ مین یزید مرگیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تمکو ای ابا خبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور تمکو کہتا تہا کہ انجام
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر و تشنیع و ملامت ہی واسطے جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تہا تو کہ جانتا
تہا مین تمکو بہت روزے رکہنی والا بہت شب بیدار بہت خیر بہت احسان کرنیوالا قرابتیون سی ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت کہا کرتی تہی اور کبہی پندرہ
دن تک ساتھ کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ و ظالم اور مانند اسکے کلام اور اونکے
حقمین کہا کرتا تہا اور منسوب کیا جاتا کہ برا تہا ابن زبیر اور اسکی بات تو اسی بیان کہتی تا لوگونکو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جائین ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہے یعنی بسبب ظلم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سو کے لامۃ خیر آیا ہی ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی یعنی
روایت پہلی کی یہہ ہین کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان اعتقاد مین جملہ شریر سے وہ گروہ برا کہ تجہ جیسی شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کے یہہ ہین کہ
تمکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزا اور تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات برے لوگونکو ازراہ طعن کے اچہا کہتی ہین کہ واہ تم
کیا خوب ہو کہ ایسے فساد کرتے ہو لیکن معنی اول ظاہرتر ہین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹہہرنی کی اور کلام کی اور وہ
حجاج کے حقمین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سی کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی یہودیونکی قبرون مین
ف ح یعنی بیچ جگہ قبر یہودیون کی کہ جہان مکہ کی بہی والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیی جاتی تہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن
کیی گئی بیچ اعلی یعنی کی اسلیے کہ وہ اوتاری گئی پہلی اسجگہ اور پہر دفن کیی گئی جگہ اعلی مین اور قبور یہود کہ اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوس وقت
مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان پہینکا جاوی اور ڈالیں کہ جہان قبور یہود ہون واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نی کسیکو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسما
بیٹی ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلانی کی لیی پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آوین اوسکے پاس یعنی اور ٹہہرین اوسکے پاس اور سلام کرین پس سکو پہر بہیجا حجاج نی
اسما کے پاس اور پیام کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی البتہ تو میرے پاس خود آ ورنہ بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑکر کہا ابو نوفل

روی ہی کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی مین تیرے پاس جب تک کہ بھیجے تو طرف میری اوس شخص کو کہ کہینچ کر لیجاوے مجھکو میرے
سر کی کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو جوتیان میری ف یعنی لاؤ میری جوتیان لفظ سبتی ساتھ بکسر سین مہملہ و جزم تے اور زیر تے اور تشدید یے کی جمع ہی سبتیہ کی
مضاف ہی متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتی ہین جوتیون کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کئی گئی ہون بال اوسکے یعنی جیسی ہوتی ہین جوتیان تہی تو مین ترجمہ پس لین
حجاج نے جوتیان اپنی پہنین اونکو پہر جلد جلد چلا جاتا تہا اترتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکہا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کیا
مینے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے اونکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکہا مینے تجھکو کہ تباہ کی تو نے دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ
اوسنی تیری آخرت کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب و خشم کا ہوا تو پہنچی ہی مجھکو یہ بات کہ تو کہتا تہا ابن زبیر کو یعنی اوسکے حیات مین یا بعد مرنے اوسکے کہ اے بیٹے
دو کمر بند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسماء کا ہی کہ آنحضرت نے رکہا تہا بسبب اسکے کہ انہون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندہنے کو کچھ نہ ملا پس
پہاڑ کر اپنی نطاق کی دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑی سے توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمر بند کو کہتی ہین عادت عرب کی عورتون کے
کہ کمر بند باندہتی ہین تنگ بند ہوکر کام کرنے مین تنگ بند کہلانے لگے پس یہ لقب واقع مین تو اونکے لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت ہووے اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی حقارت پر حمل کرتا تہا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انہون نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب فخر ہے بیان کرتی تہی
بیان کی ساتھ قول اپنے کی ترجمہ قسم ہی اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی پر ایک ان دونون مین سے پس تہی مین اوٹہاتی ساتھ اوسکے طعام
آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانورون سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہی ساتھ ارفع کے یعنی باندہتی تہی مین اوس سے دستر خوان ان دونون صاحبون کے
طعام کا اور لٹکا دیتی تہی اوسکو اونچا بخوف جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور اسی پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہی کہ نہیں ہے پرواہ عورت
کو اوس سے ف ع یا تو بسبب خدمت کرنیکی کہ متعارف ہی اونکی گھر مین کہ اچھی ہی لائق تعریف کی عورت کی حق مین یا واسطے باندہنے اوسکی کی اپنے گہر مین اپنے پیٹ پر
رہنی کی لیے کہ پیٹ نہ بڑہ جاوے جیسے کہ اب عادت عرب کی عورتون کی ہی کہ اگر محتاج ہوتے ہین تو کمر بند چمڑے کی باندہتے ہین اور غنی ہوتے ہین تو چاندی سونے کے کمربند
باندہتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد ہلاکو پس لیکن بڑا جہوٹا پس دیکہا
ہمنے اوسکو یعنی مختار کو اور لیکن ہلاکو پس گمان نہیں کرتی مین تجکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی موتی پر ساتھ اچھی صفتون مع وفور اوسکی
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بہی ہی بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یقینا وہ جانتے ہی تہی کہ میری ان باتون کی اوسکو خبر پہنچی گی اور
باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنی سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھ کھڑا ہوا حجاج ہمارے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کیا ہی مسلم نے ف ع پہر مر گئین اسماء اپنے بیٹے
کے مرنے سے پچیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بہی نہ ٹوٹا تہا اونکا **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہی یہ کہ ابن عمر کے پاس
آئی دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونے اونکی کی پس کہا اونہون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچہ کہ دیکہتی ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین اور تم
بیٹے عمر کی ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہی اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو ف ع یعنی اور حضرت کی یار قدیم ہو کبہی ہو پس اسمین کچہ شک نہیں ہے

... عالم ہی عجب یہہ کہ پہنچہ بابر کثنی ہی انکو سی ساتھ دیکہو امانت اور صداقت ...

بدلہ یعنی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نی کہ جانتا ہی مجکو بکلنی اور اقبال کرنی سی علم اس بات کا کہ خدا یتعالی نی حرام کیا ہی مجہہ پر خون بہانا مسلمان کا **ف** اشارہ کیا ساتھہ پرہیز کرنیکی خوشی اور اختیار کرنی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ حق کی نہ تھی ترجمہ کہا اون دونون نی کہ کیا نہین فرمایا ہی خدا یتعالی نی اور لڑو تم لوگو نسی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نی کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کی یہانتک کہ نہ تہا فتنہ یعنی شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمان نہین رہین اور ہووین واسطی غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجیو اوس شخص سی کہ مخالفت ہو اوس امام کی کہ اعتقاد رکہتا تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر اور ابن زبیر کی جنگ مین یہہ سب جانتی تہی کہ وہ ترک کرنی قتال کو ہیچ اوس چیز کے کہ متعلق ہے ساتہہ ملک کی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد اتاک من مثل ہذا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی **ف** ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی آنحضرت کی پاس سبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتی تہی یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نی اور انکا ذو النور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نی اونکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین انکو کہا کہ کیجیے میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی تا کہ تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور کہا خدایا کر نشان اسکی لیی پس پیدا ہوا نور انکے دونون آنکہون کے درمیان میں کہا طفیل نی ڈرتا ہون کہ کہو کہ مسخ ہی پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی انکے کی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لایا باپ انکا اور ماں انکی ایمان نہین لائی پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہو گئی دوس یعنی مستحق ہلاک کے ہوئی اسلیے کہ نافرمانی کی اور بازرہے طاعت سے پس دعا کیجیے اللہ تعالی سے اوپر انکے کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بددعا کرینگے اونپر پس کہا آنحضرت نی یعنی بسبب ہونے انکی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالے لوگون کی خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی تا دین ہجرت کر کر یا نزدیک تیرے یعنی طرف طریق سلامتی کے اور متوجہ کر دل انکے طرف قبول کرنے دین کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ مین عرب سے ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہے یعنی اسلیے کہ اترا قرآن عرب کے لغت مین اور انکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ع یعنی عرب کی فضیلت ہے دنیا اور آخرت میں اور اخیر جملہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کے کہ اصل تہی بیان فرمادیی انکی سوا اور بہی کئی سبب ہین عربسی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہے شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کی اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ دین اسلام کی اور بسبب انکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے من اسلم فہو عربی

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

باب ہے بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہو اللہ انسے سب سے **ف** ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو بسبب ...

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی ہی یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین [illegible]
اول کا پس جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت رکھنے والا تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی بہی منزلت ہی اللہ کے نزدیک و نہین پہچانا جاتا طرف
فضیلت کے مگر ساتھہ نقل کی رسول خدا صلعم سی لیکن یہہ سمجہنا کہ فلانا شخص صحابی ہی منزلت ہی اللہ کی نزدیک ہمارا اور نہین جب ثابت حضرت کی فرمانی سی معلوم
کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی او شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین
ارتداد بہی متخلل ہوا ہو جیسا کہ اشعث ابن قیس کے حق مین کہتی ہین قول صحیح یہی ہی پہچانا جاتا ہے صحابی ہونا اوسکا ساتھہ تواتر کی مانند ابوبکر و عمر رضہ کی پہچانا
جاتا ہے ساتھہ خبر مشہور کے یا ساتھہ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہی کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہووہ عدل و صحابہ سب عدل
ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب و سنت و اجماع کے معتبر اور بعضون نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیے طول صحبت کو ساتھہ آنحضرت کی کہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر
رہا ہو اوسکہا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین پہ مہینون کی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ ائمہ
شبہہ نہین کہ غالب ہے مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کے خدمت مبارک مین حاضر رہا او جہاد کیا حضرت کے ساتھہ اون لوگون پر کہ نہین اکثر رہی حضرت کے خدمت مین حاضر نہین ہوئے
کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح [illegible] مین
ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل انکے خلفا اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر بیعۃ الرضوان کے پہر وہ کہ انکو
مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہون نے قبلتین کی طرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف
کیا ہی علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حق مین کہ کونسی اون دونون مین افضل ہین اور حضرت عائشہ و فاطمہ کے حق مین معاملہ دل فضلا و صحابہ جاننا چاہیئے اور لڑائیان جو
اونکی ہوئین تمام جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکہتی تہی صواب پر ہونی اپنی کا اور سب اسکے ساتہ دلیل کرتی تہی اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین عدالت سے سبب اسکے
وہ مجتہد تہے اختلاف کرتی تہی مسائل مین جیسے کہ مجتہدین نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا او نہین غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ زبان اونکی گفتگو سے بند رکہین کچہہ نہ کہین سوا خیر کے کچھ نہ کہین اگر
کچہہ برائی خلاف خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین اور سکوت کرین اسی مین ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَہَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِہِمْ
وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو
ف یہہ خطاب حضرت نے اپنی صحابہ کو کیا اسلیے وارد ہوا ہی کہ سبب اسحدیث کے فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کی جہگڑا
تہا پس مراد صحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبون سی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہے یہہ کہ یہہ خطاب عام امت کو اسلیے کہ جان لیا تہا حضرت نے نور
نبوت سی کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیئے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے
اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا انکا تعزیر دیا جاوے اور کہا بعضی مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا
کہنا کسیکا صحابہ مین سے کبائر سی ہے اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنی شیخین کے اور کتاب اشباہ و نظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کرے
پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی بسبب برا کہنی نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونون سی یا بسبب سحر کی یا بسبب
زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ کی اور کہا اشباہ والے نے کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا و لعنت کرنی انکو کفر ہے
اور اگر فضیلت دے علی رضہ کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو وان دونون کی خلافت کا یا دوست بغض رکہی اونسی
بسبب محبت رکہنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہی علی رضہ کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ تخصیص کے اسلیے ہی کہ وارد ہوئین ہین انکے

[redacted]

سبب ہین ... اجماع ہوا ہی اونکی بیعت پر خلافت خلافت کی بیچ حق عثمان اور علی اور

معاویہ کے رضی اللہ عنہم حق حاشیہ ... محقق شیخ المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نی لکھا ہی بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابونمین

لکھا ہی کہ جو کوئی انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین کہا الرافضی اذا کان یسب الشیخین و

یلعنہما والعیاذ باللہ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یکون

کافرا لکنہ مبتدع ولو قذف عائشۃ رضی اللہ عنہا بالزنا کفر باللہ اور نیز بیچ عالمگیری مین ہے ومن انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فھو کافر

علی قول بعضہم وقال بعضہم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر کذلک من انکر خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ فی

اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولہم برجعۃ الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا

وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے

کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفا ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کی متواتر

بالمعنی ہین پس انکار رد ہونا ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ و مثل ان اخبار کی کسی نی مجتہدین ہین سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہا مجتہدین سے ہین

مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائیکہ ایسی حدیثون کو اور یہہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق ہین اللہ تعالی نی رضامندی اپنی بیان فرمائی

ہی ان آیتونمین لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الخ اور جای فرمایا والسابقون الاولون

من المہاجرین والانصار تا قول سبحانہ کے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پس جبکہ اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرما دی پہر یہہ لعن کرین بلکہ انکو

فاسق کافر جانین ان دونون باتونمین تناقض کلی ہی پس انکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننے والی مخالف قرآن کی ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور

یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفا کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کہا مدارک

وغیرہ مین یہہ کہ آیہ دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفا راشدین کی اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کیی وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت

خلفا کی خارج ہین اسرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بعد آیہ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفسقون یعنی جنہون نی کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نمانا

اور حق نجانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے فاسق عرف قرآن مین آتا ہی یعنی فاسق کامل کی واسطی جیسے اس آیہ مین ومن لم یحکم بما انزل

اللہ فاولئک ہم الفسقون اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ کو بیچ قرآن فرمایا اللہ تعالی نی للفقراء المہاجرین تا قول اپنی کی ہم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ

اللہ کہتی تہی شیعہ انکو کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی انکو کاذب کہی وکیا اوسنی قرآن کو اور مخالف کیا اوسکے

اور یہہ کفر ہی اور نیز یہہ ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک ہم المفلحون پس کیا ہوگا تو اوسکی حقمین جو کہتی ہین وہ کہ اولئک ہم الخاسرون

اور نیز یہہ ہی کہ تعالی ہی حق تعالی نی اپنی کلام شریف مین بہت کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار تا قول اپنی کے

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حقمین جو اونکو برا کہتی ہین اور لعنت

کرتی ہین ونکا اور ان آیتونمین یہہ مضمون ہے ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی کرتی تہی اور کفار پر سواری اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی

رکہنی والی اور بی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ انکی بغض اور غصہ کری نہیں آیتونمین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لیغیظ بہم الکفار یعنی تا کہ

غصہ مین لاوے اللہ سبب انکی کافرونکو یعنی کافر انپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نی مالا بد مین لکھا ہی اور بعد اوسکے لکھا ہی کہ صحابہ جالان دے

اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا انکا ساتہہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور آخر آیہ مین جو ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

ہی یہ حضرت کی وفات مین تو ابھی تھی بعد حضرت کی وفات کی یہہ بیدین ہو گئی تھی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اور مستحق ہی ہونا ...
اور صلح رحیم الاعیاذ باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور دوسری یہہ ہی کہ جن مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی باتفاق اہل سنت کے
ابو بکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہین کما لایخفی فرمایا اللہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب تا قول اونہی کی وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیۃ سے ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا اونکے
دعوت یعنی بلانے سے عذاب دیا جاویگا ساتھہ عذاب الیم کی یہی کیا حال ہوگا کہ جو طعن کرے اونکو اور نسبت کفر کی کرے اور تیسرے یہہ ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اونکے وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکے بہشتی ہونیکا
لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلاوے قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکھتا وہ کافر جاننا چاہیے اور رد کے
کئی مرتبے ہین ایک تو اوسمین سے صریح ہی مثل رد کرنے اہل جاہلیت کے قرآن کو اور ایک اوسمین سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنیکے ساتھہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہے
اہل حق نے اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کے کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن وحدیث
کو ساتھہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور چوتھے یہہ ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہین سبب رفع درجات
کا جانتے ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین اور اللہ تعالی نے حضرت ابو بکر کی شان مین فرمایا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ نے یار اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرمایا دیکھا چاہیے کہ اونکی برا کہنے والے خبیثونکا کیا حال ہوگا اور
فرمایا اللہ تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم الخ اور یہہ صاحب فضل ابو بکر ہین باتفاق اہل سنت کے پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالی نے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی الخ یہہ آیۃ بھی ابو بکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جاے پس جسکو اللہ تعالی نے اتقی فرمایا وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہے کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہے اور سید شریف جرجانی
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہین مناسب جانتے اہل قبلہ کو کافر کہنے کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے
نہین ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ انطباق یدین کے نماز مین واسطے مرتضی کے کوبیچ بیع امہات اولاد کے
اور جلا دینے زندیقون کے آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر انکی کلمہ گوئی اور اہل قبلہ ہونے اونکے پر
گئی اور اوپر اوسکے کلمہ کہنے شیعہ کی التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کرتے تھے اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم
اونسے اسی واسطے کہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابو بکر رض نے کہ مین قتال کرونگا اوسی کہ جو فرق کریگا درمیان نماز
اور زکوۃ کی الخ حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا مینے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابو بکر کا قتال کے لیے پس جانا مینے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوار کے اونکی نصیحت نہ کرنے سے خفی رہا ہو
کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکھا ہی قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ
بالاجماع بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عن عویم
ابن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا
فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ حدیث طبرانی اور حاکم نے

... يظهر في آخر الزمان قوم يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يقرظونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف

بس لی ہے اور روایت دیت وارد ہی ہیں وذلك انهم يسبون ابا بكر وعمر ومن سب اصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری اور جابر و حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا و ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا حضرت نے
من ابغضهم فقد ابغضني ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حب ابي بكر وعمر ايمان وبغضهما كفر اور روایت کی عبد الله بن احمد نے انس سے بطریق رفع کے اني لارجو لامتي في حبهم
لابي بكر وعمر ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله اور اونکے بغض کا حال پہچانا جاتا ہے اونکے محبت کے حال سے اسلیے کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض اونکا کفر ہوگا
اور یہہ بھی ہے کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو الله اور وہ ایسا ہو وے نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس
مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول
خدا صلی الله علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ناقص کہے پس جان کہ بلا شبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہے اور جو کچھہ لیکر آئے ہیں رسول
وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی الله عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا اونکو وسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس عیب اوسپر
لگیگا اور حکم زندقہ و ضلالت کا اوسپر درست ہوئیگا اور سہل بن عبد الله تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنے
اونکے اصحاب کی اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ الله علیہ سے کہ نہیں جائز ہی نماز پیچھے رافضیوں کے اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رضہ کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کی
اور خلاصہ میں ہے جس نے کہ انکار خلافت صدیق رضہ کا کیا اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب اہوا اور بدعت کی اور نہیں جائز ہے پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے
شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابة وسبهم فليس له في فيء المسلمين حق اور یہہ سب ہے کہا من غاظه اصحاب محمد صلى الله عليه
وسلم فهو كافر قال الله تعالى ليغيظ بهم الكفار اور قاضی ابو بکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور بیہقی نے امام اعظم سے مثل اسکے
نقل کیا اور ظاہر ہے کہ فقہا حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کا فرکہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہیں روافض کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ
منبع رفض کا ہی اپس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالے کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت
اجماع کو کہیں اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیوں کی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی الله علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابو بکر کو
یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قول انہی کی فان قال كانوا على ضلال او كفر قتل تمام ہوا کلام شفا کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سے ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہے اور سوائے
ان دلیلونکے اور بہت دلیلیں ہیں اونکے کفر کی بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا گیا ہے بہائی مسلمانونکی خیر خواہی کیلیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ
خبیثہ کی معلوم ہوجائے اور اونکی کیدسے بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ خراب کریں اور انسے ملاپ جلاپ کمیں اور انقطاع کریں تا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو
توفیق الہی نصیب ہو اونکی فضائل کی آیتیں حدیثیں دیکھکر توبہ کرے اللهم اهدنا الصراط المستقیم آمین یا رب العالمین ف پس اگر ثابت ہو کہ ایک شخص نے خرچ کیا
راہ خدا میں مانند کوہ احد سونا نہ پہنچے ثواب اوسکا ثواب مد ایک اونکی کو اور نہ آدھے مد کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب
سیر کچھہ اوسمیں جو وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش وقتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تہا
اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکے للہ دینے کا تہا پس دیکھا چاہیے کہ کیا کچھہ ثواب
ملتا ہوگا اونکے مجاہدہ کا اور ثنا کرنی جانونکا راہ خدا میں نے کی رسول خدا کی اور ابتدا اس حدیث میں معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کیا رحق میں فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہے برا کہنے سے لوگوں کو سب کہ سبقت علمی مین سلام میں اور فضل میں اور حسب تعلیم اونکی اور روایت کیا علی بن طالب نے اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدهم ساعة خير من عمل احدكم عمره اور روایت کی عقیلی نے ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نے ان الله اختارني واختار لي اصحابا وانصارا واصهارا وسياتي قوم يسبونهم وينتقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم **وعن** ابي بردة عن ابيه قال رفع يعني النبي صلى الله عليه وسلم راسه الى السماء وكان كثيرا مما يرفع راسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت اتى اصحابي ما يوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي ما يوعدون رواه مسلم

اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کیے اپنے باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہین کہا اونکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہت انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کے لیے پس جسوقت کہ جاتی رہینگی ستارے عرف کہ شامل ہین آفتاب چاند کو اور مراد جاتے رہنے ستارونکے سے تکویر رکمد ر منعدم ہونا اونکا ہے جیسا کہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگا آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی لیے یعنی پھٹنا اور پیسنا روز قیامت کے جیسیکہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور مین سبب امن کا ہون اپنی اصحاب کے لیے پس جبکہ جاونگا مین اس عالم سے آویگے میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی فتنی اور لڑائیان اور اختلافات اور مرتد ہوجانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین فتن کے یہہ مسلم نے روایت کی یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونے اونپر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا مشارق اور مغارب سے اسمین طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وہمین تھے تو بیان کردیتے تھے اونکی لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی اوسمین پس جب فات پائی حضرت نے دور ہوگئے لوگ مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھہ قول و فعل یا دلالت حال کے ایسے کہ مقصود ہے صحابہ کرام ہوئے انوار اور روشن ہوئین تاریکیان اور یہ ہے حال آسمان کا ہر وقت جاتے رہنے ستارونکے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس زمان فيغزوا فئام من الناس فيقولون هل فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزوا فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزوا فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم متفق عليه وفي رواية لمسلم قال ياتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون انظروا هل تجدون فيكم احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم من راى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من راى من راى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا هل ترون فيهم احدا راى من راى احدا راى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح له

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت سے یعنے آپسمین کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھہ آنحضرت کے پس کہینگے ہان یعنی جواب

پس آویگا قافلہ اور لشکر کہ جہاد کرتی ہی وہ پہر ہی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوتی پہر آوے ... پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے
اوس شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتہہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین مین تم مین پس کہینگی ہان پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر آویگا لوگون
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے کوئی شخص کہ صحبت کیے ہو ساتہہ اوسکے کہ صحبت کی ہو ساتہہ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگی ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کی اور تابعین کی
اور تبع تابعین کی یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین صراحۃً مذکور ہی ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اونمین لوگون سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو پایا ہی تم نی اپنی مین کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون صحابی کی برکت سے پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور
وقت مین دوسری جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہے اونمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہے
جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا صحبت ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی بیان مین گذرا اگر
بیکہ یہان دیکہنا ساتہہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطی اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو پایا ہی تم نی اونمین اوس شخص کو کہ دیکہا ہو
اوسکو کہ دیکہا ہی اوس نی آنحضرت کے یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہی لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو پایا ہے تم نے اونمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو
اوسکو کہ دیکہا ہو اونہون نے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص اونمین پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ح اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدلے لہ کی یعنی واسطے اونکے
بہ برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بیچ حدیث خیر القرون کے
چار قرن مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہے بیچ چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین قرن پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم و صلاح کی اور قلت بیوقوفی
اونکے اونہون پر صحیح مین عائشہ سے بطریق مرفوع آیا خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نی ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیٔ قوم لا خیر فیهم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہترین امت میری قرن میرا ہی یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکے ہین یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تبع تابعین ف قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار متوسط کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سے ہی پس گویا وہ ایسے
مقدار ہے کہ نزدیک ہوتے ہین اوسمین اہل زمانہ کے لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نی کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضون نی کہا اسی برس کا
اور بعضون نی کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ ضبط نہ کی معتبر ہو مین اوسکے کوئی عدد معین زمانہ سے نہین ہی پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور مدت اونکی
وقت رسالت سے تا آخر مرنی صحابہ کے ایکسو بیس برس اور قرن تابعین کا سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا ہانسی لیکر قریب دو سو برس تک اور اوس وقت سے
ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور رسم ہوا فلاسفی اور کہولین باتین معتزلہ نی اور امتحان کیے گئی اہل علم ساتہہ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے
احوال اور بہت سے اختلافات اور نقص ہونے لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تینون قرنونکی ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگی اس حالمین کہ نہین طلب کیجاویگی انسی گواہی اور یہ حدیث جو آیا ہی سے معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب کرنے کی ہی مذموم ہی اور حدیث دوسری میں آیا ہی کہ بہترین گواہ ہونگا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلی اسکی کہ طلب کیجاوی اوس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کے یہہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے بری اوس جگہہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیے کہ وہان گواہی دینی پہلی طلب کے ضائع اور مہمول ہی غرض بیرا اوسپر اور جگہہ ہی کہ معلوم نہین گواہ ہونا اوسکا خبر دینا کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کی قاضی کی پاس اگر گواہی ہی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کی مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول کرنیکی بعد از طلب نیکی جیسیکہ کہتی ہین جواد وہ شخص ہی کہ پہلی سوال کی دی یا برای اموال سے ہے کہ اہل شہادت نہ ہو یا مہمول ہی جو گواہی پر بابر لوگونکی حقوق مین ہی اور جو اللہ تعالی کی حقوق مین ہووے جب ہے کہ مصلحت اوسکے چھپانیمین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جہوٹھ کھا دینگے پہلی اسکے کہ لوگ اونکو قسم دی اور قسم اونسی طلب کی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے ت اور خیانت کرینگی اور امین نہ کہی جاوینگی اور اعتماد نہ کیا جاویگا اونپر ف ح اور مراد یہہ ہے کہ خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگے اور اگر کبہی واقع کچہہ تہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کیجاتی ت اور نذر مانینگے اور وفا نکرینگے

ف ع اور نہ پرواکرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حقمین اللہ تعالی فرمایا ہی يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا ف ح لفظ سمن ساتھہ زیر سین اور زبر میم کی فربہی بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگے نہ یہہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتی ہین کہ مراد فربہی سے بہی احوال ہین یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی اوس چیز کا کہ نہین ہے اونمین قسم کمال و شرف سے اور بعضونے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری اور کہا تورپشتی نے کہ یہہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ساتہہ امر دین کے اسلیے کہ غالب یہہ ہے کہ نہین اہتمام کرتی اسکا کہ ریاضت دین اپنے نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکی خطوط نفسانی اور سونا اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علمانے کہ فربہی مذموم ہے کہ قصد کر کر حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی وہ اسمین نہین داخل اور ظاہر ہی کہ اس سے معنی اس روایت کی إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہا وینگی اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنی قسمین کہاوینگی بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابوہریرہ سے یون آیا کہ پہر آوینگی اونکی بعد ایک قوم کہ دوست رکہینگی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کے اونمین سے اوسکی قسم پر و سبقت کریگی قسم اوسکی اوسکی گواہی پر مقصود بیان کرنا حرص اونکے کا ہے پروائی اوسکا امور دین مین کہ بسبب حرص کی اپنی پرائی امور دین سے کہ کبہی دیکہیگا اوسے یہ سے الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیکترین اور برگزیدہ تمہاری ہین یا ہی امت ف ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب رہے ملازم اور حاضر رہے درگاہ رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکی ہین اور اونمین سے جنہونے کہ ملازمت و صحبت نہین کی دیکہنے والے جمال باکمال اونکی ہین شیخ ابو طالب نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفی پر پڑے ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اونکو کہ وہ تمام عمر چلون خلوتونمین نہین ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی ہی اونکی وہان کت نہین ت پہر لوگ کہ قریب اونکے ہین یعنی تابعین پہر لوگ کہ قریب اونکے ہین ف ح یعنی تبع تابعین یہہ تین گروہ بہترین ہیت اور سردار ملت کی ہین اور غالب اونمین نیکی ہی اور برائی کم اور صدق و دیانت و عفت اور امانت ہی اور مستور الحال اونکے حکم کی ساتہہ عدالت کی ہین مگر نادر سبب معصوم ہونیکے اور بعد اونکے امر بالعکس ہے جیسیکہ فرمایا

یعنے ان امور کا عہد و مدار اور اصرار ان عہد رابطی و اعراض عروت ان کا ہو وہین ہو رہو جب ان کا بعد وی ہوا مر ہمیشہ ثابت رہا ایسا شخص کہ گا کہ قسم کہا ویگا
اور قسم نہین دی جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیجاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی چاہے کہ بیچون بیچ بہشت مین رہے
کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسے پکڑے کہ اوسے جمہور ہین صحابہ و تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کرے پس داخل ہی بیچ محبت اونکی اور اکرام اونکا تحقیق سو اسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہی یعنی جو کہ خود رائے ہی اور متابعت جماعت
کی نہین کرتا اور شیطان دو شخصون سی دور ہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت جنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصون کا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہین پر
ضرور ہے کہ بہکا دیگا اون دونونکو اور جسکو خوش کرے نیکی اوسکی اور غمگین کرے اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنی علامت مومن کامل کی
یہہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو اگر بدی وجود مین آوے غمگین و ناخوش ہووے اور کہا ہی علما نے کہ یہہ نشان زندہ دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکہتا
برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چہوٹی ہوئی
اور نہین برابر ہے نیکی اور نہ بدی ١٢
ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِي وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ
الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ
رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگیگی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو
یا دیکہا اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی ترمذی نے ف ح ع یعنی و مراد اسلام پر ہی اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت میں ہے لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان ہے کہ اسلام پر مرا اور یہہ سوا تخصیص اور خوشخبری دی اونکی کہ ساتھ اسکے معلوم نہین ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوئے وہ جماعت کہ اونکو مبشر کہتی ہین اور
چونکہ یاد آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم ہوے اوس جناب کے خدمت سے اور دیدار اصحاب سے اونکی تسلی کیواسطے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ
بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کیا اسکو احمد اور بخاری نے تاریخ میں اور ابن حبان اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کیا یہہ احمد نے انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ
أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ڈرو اللہ سے پہر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سوا تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکی کا ساتہہ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بد کہا وکی اور عیب گیری کے پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس
بسبب دوست رکہنے میرے اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنے اوسکی کہ مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتہہ قول اونکی
اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس سبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو ف ع حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہے
اونکو اسلیے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکے قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنے برا کہا اونکو پس وجب القتل ہوا دنیا مین اور عذاب سے
نہ بچا اور کہا ہی علما نے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقون اوسکی کو پس نشان
محبت حق جل و علا کا محبت رسول اللہ کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اسیطرح سمجھ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے
ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہی ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا مین یا آخرت مین تا کید کیگئی ہی سے حدیث مین ساتھ قول اللہ تعالی کی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ
لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہی طعام مین نہین سنورتا کہانا
مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نی یعنی بعد سننی اس حدیث کی پس تحقیق جا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا بحسرت کہاتی ہین
گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اونکے زمانہ مین جو وصحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس مین ہے کہتا ہو نہین کیونکر سنورتے ہین ہم نکے کلام سی اور روایتیں سے اور معرفت
احوالات اونکے سے اور اونکے اخلاق وصفات کے پیروی کرنی سی اسلیے کہ اقتصار ان چیزونکا ہی نہ ذاتون اونکے کا ترجمہ نقل کی ہیہ بغوی نی شرح السنہ مین ف ع یعنی
اسناد اوراسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی سند مین انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی نہین ہے کوئی اصحاب میری مین سے کہ مرتے ہین مین مگر کہ اوٹہایا جاویگا وہ قبر سے حالیکہ پہنچنی والا ہوگا اوس مین لوگونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا
ہوگا اونکے لیے یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کے نقل کی ترمذی نی وَذُكِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ و ذکر کی گئی حدیث
ابن مسعود کی کہ سر اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی ہی اور مولف نی ذکر اوسکا
وہان مناسب دیکہا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ دیکہو تم اون
لوگونکو کہ برا کہتے ہین میری صحابیونکو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی پر ہی اونہین کیطرف
اسلیے کہ وہ اہل شر وفتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین رضا ورحمت کی اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین ذات پر تو بہتر ہے احتیاط
ترجمہ نقل کی ترمذی نی ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی عدی ابن عائشہ سی مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰى اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع مین ہے یکون
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ اور ایک روایت مین ہے وینتحلون حب اهل البیت
ولیسوا كذلك وآیة ذلك انهم یسبون ابا بكر وعمر یہہ روایت صواعق محرقہ مین ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی و فضب بعضے صحابہ کو اور برا کہنے
خوارج کے بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوئے و شنی اعمال اونکے بسبب موت کی تو چاہا اللہ تعالی نی کہ ہمیشہ رہے اونکی لیے ثواب اعلی بڑے درجہ جنت کے اور
اونکی دشمنونکو عذاب شدید ہو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ
اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰى اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ
مِّمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ
فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی اپنے
پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی جو اختلاف کرینگے آپسمین فروع شرائع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف

باطل کرتی ضلالت مانند ستارون کی ہین کہ جسکو

[illegible] حاصل ہوتی ہی ترجمہ یعنی

اون ستارون مین سی ناقوی تر اور روشن تر ہین بعضی ہی اور حاصل ہر ایک کی نور ہی یعنی اور سے عطر حاصل ہر ایک کے اصحاب مین سی نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نے

کرلیا کچہ اوسمین کہ وہ اوسپر ہین اختلاف اپنی سی کہ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امتوں کا رحمت

امت کی ہی کہا طیبی نے کہ مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نا اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوپر قول حضرت کا فموعندی علی ہدی کہا شیخ جلال الدین نے کہ ظاہر

کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سی خلافت و امارت مین کہتا ہون مین

کہ ظاہر یہی ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کی سی تہا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہو تا خط نفسانی سی ہیں اختلاف باقی نہ تہا

تمام ترجمہ کہا عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کی ہین یعنی پس جسکی پیروی کرو تم اون میں سے یا اکثر کی اور اگر نہیں ہو سکے تو جسکی یا جسکی

پیروی کروگی راہ پاؤگی نقل کی یہ رزین نے ف ع جیسیکہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی دلکل لو پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک اوسکی ہی باوجود تفاوت مراتب

اوسکی اور اس مین ہی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت دین کا اوسکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علما نے چنانچہ

ابن حجر نے تقریب طویل لکہی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف اسنادی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نے کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نے کہ اونے کہا کہ حدیث مسلم کی

بعض معنی اسکی سمجھی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سی یہہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة للسماء

باب مناقب ابی بکر

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابو بکر وعند البخاری ابا بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته لا تبقین فی المسجد خوخة الا خوخة

ابی بکر وفی روایة لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا متفق علیه روایت ہی ابو سعید خدری سی اونے

نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجہپر اور بہت خرچ کرنیوالا اونمین ہی بہ سبب میرے اپنی صحبت مین یعنی دوام

ملازمت اپنی مین ساتہ اللہ کی یعنی نفس اپنی کو میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابو بکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا

اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بحق مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف خلیل

خلت سی ہی ساتہ پیش زبر کی یعنی نہایت محبت تخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کی یعنی اگر روا ہوتا مجہکو کہ پکڑون مین

کوئی دوست خلق مین سی اس صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میری سر پر تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی

ولیکن نہین ہی جگہ اوس کی سبب اس صفت کہ حق سبحانہ و تعالی دوست کہتا ہی خلق کو اوپر تمام دل میری کی ہی اور آگاہ نہین ہی میرے سر پر سوا حق تعالی کی اور یا خلیل خلت

ہی ساتہ زبر کی یعنی حاجت کی یعنی اگر کرتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابو بکر کو پکڑتا

مین لیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتہ سیاق حدیث کے

ولیکن محدثین نے حمل کیا ہی کہ معنی اول اوجہ و اولی ہین فافہم ترجمہ باقی چہوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابو بکر کی کہ دیوار مین ہی

ف خوخہ ساتہ زبر و خ معجمہ کے اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گہر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نے کہا کہڑکی کو کہتی ہین

اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی یا روزن تہی کہ اون مین سی مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرت مسجد مین

آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کہڑکیان یا روزن بند کر دی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابو بکر کا از راہ تکریم و تفضیل انکیکی کہلا رہی اور یہ تہا آخر

کہ دین میں یہ کام اپنی طرف سے میں نہیں کیا ہے لیکن خدا نے مجھے حکم کیا اور روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا نے اپنی بیماری میں
آنحضرت کو اوسوقت کہ آوین مسجد مین لپس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چہوڑین اگرچہ مقدار نا کہ سوئی کی ہووت اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوا اپنی رب کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطرق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی از انجملہ حدیث سعد بن وقاص ہی کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد و نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہ بند کرنی اصحاب کے دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نی کہ مین نی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنی دروازون کی سوای دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون مین سی لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نے
اونمین سی ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب
مخالف ہونی اوسکیکے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نی اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنی اوسکیکے ساتہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اسکیکی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سی صحت کو پہنچی ہین
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنی اور دروازہ
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سی اور صحت کو پہونچا ہے
آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنی کہڑکیون کی سوا کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی
رہی تہی آنحضرت کی وفات مین وہ تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہ بند کرنی دروازون کی سوای دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہ توقف اور اونکی آنکہین روتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپنے
اپنی چچا کو اور رہنے دی اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی ہی اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہ مقدم تہا اسلیی کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر

میری بہائی ہین اور یار میری ف ح ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابویعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحبی

و مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ یہ قول حضرت کی سد الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوای ابی بکر کی ت
اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری حضرت کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہ مسلم نی ف پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہنچا اور
یحبہم ویحبونہ سے ہر کہ او در عشق صادق آمد ہست ❊ بر سرش معشوق عاشق آمدہ ہست ❊ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر کہتی ہین

عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله

عليه وسلم في مرضه ادعي لي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتابا فإني أخاف أن يتمنى متمن ويقول قائل أنا ولا ويأبى الله والمؤمنون إلا أبا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي أنا أولى بدل أنا ولا اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلا واسطی میری ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبد الرحمن کو تا کہ حکم کرون مین واسطی لکہنی کا یعنی لکہدون تاکہ نہ پیدا کری آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہ خلافت کی اور نہین منقح ہوا وسکا غیر میرک ف ع اور طیبی نی قاضی عیاض سی نقل کیا کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور دعوت کرتی اونکی حق مین محض باطل ہی کچہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانون کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نی جہٹلایا ہی جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رض نی کہ نہین میری پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی وعن جبير بن مطعم قال أتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فأمرها أن ترجع إليه قالت يا رسول الله أرأيت إن جئت ولم أجدك كأنها تريد الموت قال فإن لم تجديني فأتي أبا بكر متفق عليه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نی اوس عورت کو کہ آوی اور کہ طرف آنحضرت کی یعنی تا دیوین وسکو کچہ یا جواب دیوین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجی مجہکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تہا مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد کہتی تہی ساتہ پانی آنحضرت کی اونکی موت کو ف ع ظاہر یہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی ت فرمایا آنحضرت نی پس اگر نہ پاوی تو مجہکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ع ظاہر حدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی کی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نی مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا بیچا ایک اعرابی نی آنحضرت کی ہاتہ کچہ اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر اونہین آپکی پاس موت آ جاتی آپکی تو کون ادا کریگا قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجہکو ابوبکر پس پہر کر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچہہ اونسی کہ اگر آوی مین ابوبکر کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجہکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچہہ عمر کی بعد حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجہکو عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسی کہ اگر آوی مین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نی آنحضرت کہ جب جاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکی تو تو مر جا روایت کی یہ اسمعیل نی اپنی معجم مین وعن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل قال فأتيته فقلت أي الناس أحب إليك قال عائشة فقلت من الرجال قال أبوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة أن يجعلني في آخرهم متفق عليه اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کر کرا وپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نی آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف ع یعنی اون لوگون مین سی کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مراد ہی

اونسی لشکر والی اور یہ اسلیے ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا

کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابو بکر و عمر بہی اونمین تہی لیکن امامت عمرو کی تہی ... امیر بنایا اوسوقت عمرو بن العاص خیال مین لیا کہ مین

ہون سب سی بہتر ہون کہ میری ساتہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب یا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن ہو یہ ہی احتمال اول کو کہ مراد علم

آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا ت کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف میری عمرو نی ہی کہا مین نی عرض کیا یعنی سوال میرا اونسی ہی تہا تقدیر

یہ ہی کہ مردون مین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر کہا مین نی پہر کون محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی او مرد وکو یعنی بعد اوسکی اون

میں کی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ کرو ذہین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگون کی کہ پوچہون

مین اونکو اگر پوچہتا مین آپ سی **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی کی غیر فاطمہ زہرا رضہ سی کہ کہا کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رضہ ہین کہ کون لوگون مین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا اونہ

نی ابو بکر بہتر ہین کہا مین نی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی یہ پوچہا مین نی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی پس عنوان

سوال سی عدول کر کر یون کہا مین نی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع یہ اونہون نی ازراہ تواضع کے

فرمایا یا اوسوقت اس سوال کی سب لوگون سی وہ بہتر تہی اسلیے کہ یہ کہ عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ

ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہی

ہم ساتہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور نہ پہر ساتہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین

فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع مراد آپسمین فضیلت دینا شامل اونکی کا ہی کہ اسطرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت نہ دیتی تہی ایک

دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علما صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور ای پر اہل بیت پس وہ خصص ہین

اونسی اور حکم اونکا مغایر ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور

کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور مسن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رضہ آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نو عمر تہی

والا اونکی فضیلت کا بعد نہ کرنی کسون کی کوئی منکر نہین اور یہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علما صحابہ

کو فضیلت ہی اور روایت **ث** اور بیچ روایت ابی داؤد کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابو بکر

ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم **ف** ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابو بکر کو پہر عمر کو اور کہا ابیر علی کو تحقیق

تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانون مین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی

بیٹی کا کہ فاطمہ رضہ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیے اونسی اولاد اور بند کیے دروازے سبکی سوای دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ

پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچہو حال علی رضہ کا اور قیاس نکرو کسیکو اونپر بند کیے دروازے

سبکے سوا دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

يكافيه الله بها يوم القيامة وما نفعني مال احدٍ

قطّ ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله

رواه الترمذي روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہمنی اوسکا

یعنی جو کچھ کہ اونھون نی دیا ویسا ہی یا زیادہ سوای ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہی کہ بدلا دیگا اوسکو خدا اوسکی عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی

ف یعنی بدلا کامل کہا بعضون نی کہ مراد دینی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہے کہ مراد

اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی اسیطرف اس آیت مین وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی الایۃ اور نہین نفع دیا مجھکو کسیکے

مال نی مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گہر مین رکہتی تہی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گہر مین کچھ نہ چھوڑا اور فروانخلال ساتہ زبرش کی لقب ابوبکر رض کا ہی کہ جب تمام مال

راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکمون کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو

کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کی دوست حقیقی نہین رکہتا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ نہین

نفع دیا مجھکو کسی مال نی کبہی اوسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نی پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور مواقفات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی

نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع نزدیک میری لیی مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کیں ابوبکر نی

آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ

اور عروہ سی ہی کہ کہا آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب دی جاتی تہی اللہ کی راہ مین اون مین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی وعن عمر قال ابوبكرٍ

سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابوبکر سردار

ہمارے ہین یعنی نسب سب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائیون مین اور بہت پیارے ہمارے ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نی

وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكرٍ انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض رواه الترمذي اور روایت ہی ابن

عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار مین اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی دنیا

و آخرت مین یار و ہمراہ میرا ہی اور غار ایک پہاڑ جو کہتی ہین ایسی جگہ سی کہتی ہین اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کر اول وہین جاکر

چہپی تہی اور یہی مراد ہی اس آیت مین ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا پس معنی یہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی

کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی اسلیی کہ اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحب سی اس آیۃ مین ابوبکر ہی ہین اسلیی کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا

وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکیکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشة قالت قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقومٍ فيهم ابو بكرٍ ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ اون مین ابوبکر ہون یہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابوبکر کے

نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ سی

پس بتحقیق ثابت ہوا کہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسیلیی سیدنا علی رض

نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچھی ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین وعن عمر قال

امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكرٍ ان

سبقته یوما فقال فجئت بنصف مالی فقال

ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسبقہ الی شیء

ابدًا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تصدق کریں ہم یعنی راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقًا اوس وقت مین بہت سا مال میری پاس تھا پس کہا مین نی کہ آج کی دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس مرتبہ مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دونون دن سی کہا عمر نی پس لایا مین آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کسقدر باقی رکھا تونی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا مین نی کہ باقی چھوڑا ہی مین نی اپنی اہل وعیال کی لیی مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدھا لایا ہون مین اور آدھا باقی رکھا اور لائی ابوبکر جو کچھ کہ تھا اونکی پاس ف ح اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضًا آدھا مال عمر کا زیادہ تھا اوس چیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچھ کہ تھی سب لے آئی فضیلت اونکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابوبکر کیا چھوڑا تونی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا ابوبکر نی کہ باقی چھوڑا ہی مین نی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو ف ح یعنی خدا ورسول کی رضا چھوڑی ہی یا یہ معنی ہین کہ کچھ مال مین سی باقی نہین چھوڑا ہی مین نی فضل خدا کا اور برکت اوسکی اور امداد واعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدھی مال عمر کی سی تو کچھ شبہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور اور اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل نہایت کہا مین نی کہ سبقت نہین لیجا سکتے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی آج کہ باوجود ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونون کے بیچ یا بنیک کہا مین کلمتیکا یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ مذکور ہوا وعن عائشۃ ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس دن نام کہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کی ترمذی نی ف ح وجوہ تسمیہ عتیق کی اور بھی علما نی بیان کی ہین کہ عتیق معنی حسن وجمال اور کرم ونجابت اور خیریت کی بھی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آیا ہے کہ عتیق یعنی آزاد کیی گئی ہی آگ سی ہی اور ایسا ہی اور روایت مین آیا ہی قال صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اور نام اونکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جا کر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہ آنحضرت کی ساتھ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردون مین اول یہی اسلام لائی ہین اور تھے یہ سفید رنگ بلی خفیف رخسارون کی خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھین بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی کی لیی حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب وعشا کی اور عمر انکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسما بنت عمیس غسل دیا اونکو اسمانی اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نی اور تھی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ وتابعین مین سی اونہین روایت کی گئی اور حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابو بکر ثم عمر ثم اتی اھل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اھل مکۃ حتی احشر بین الحرمین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخص کا ہون کہ پہٹی گی اوس سی زمین یعنی قبر دان سے جو لوگ اوٹھینگے اونمین سی اول مین ہی ہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتھ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کے

ست بھی لیا اور جا رہن رہیا ہین حق لی بہ تحقیق

... رہا ہے کہ جمع ہونگی طرف حشر کی کہ وہ زمین ہے

اسو ہین جمع ہونگی وہان ساتھ امام صادق کی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابو بکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میرے پاس جبریل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف** ح اور یہ شب معراج مین تھا یا اور وقت کہ بہشت مین تھی **ت** پس دکھایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون مین کاشکی ہوتا مین ساتھ آپکی تا دیکھتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو ای ابوبکر کہ تو اول اون شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی نقل کی اسکو ابو داؤد نی **ف** ع یعنی پس دیکھیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سبکی پہلی یا یہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکھنی کی کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیے اوس سی اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ داخل ہونا تیرا ہی ساتھ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اسپر ابوبکر افضل ہین امت مین واسطے کہ سبقت کرتی اونکی بیچ دخول جنت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر ذکر عندہ ابو بکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدھا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ فنام فلدغ ابو بکر فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لک یا ابا بکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاھدتھم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی الجاھلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین روایت ہی عمر سی کہ ذکر کیے گئی اونکی نزدیک ابوبکر پس روئے عمر اور کہا دوست رکھتا ہون کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ ایکدن کی دنون مین اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتون اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت کی اما رات ابوبکر کی پس وہ رات ہی کہ سفر کیا بیچ اوسکی ابوبکر نی ساتھ آنحضرت کی طرف غار کی پس جبکہ پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابوبکر نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپ کی اسلیے کہ اگر ہوا اوسمین کچھ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو نہ اوسکا آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جھاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پایا بیچ ایک جانب غار کی کئی سوراخ پس پھاڑا ابوبکر نی تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہ بند کی چیتھڑونسی اور باقی رہی اون سوراخون مین سی دو سوراخ پس دیدیے اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی سونہ مین یعنی جبکہ تہ بند مین کچھ اون سوراخونکو بند کرنیکو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا لیے تاکہ مین اوسمین سے جانور کی نہ ہی پھر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکھا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سوئے عالم کا جاگتا ہی جیسکہ سوتا ظالم کا عبادت ہی ساتھ وہ دو اعتبار دون مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤن اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

اونکی پاؤنمین اور نہ ملی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاب اونمین

پر یعنی پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر ماں باپ میرے پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد وایذا پہر رجوع کیا اثر زہر نی ابو بکر پر اور ہوا سبب موت ابی بکر کا ف ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کی اثر سی مرض پیدا ہوئی مرض حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی وہ مین اور ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا ت اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون کہ عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئے بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ ف ح ع کینا بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمارے نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہوجاتا ہے ت پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی یا نو باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین ونپر یعنی اوسکی لینی کی یا بسبب نہ دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال سی یہی رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سی اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیی کہ اونٹ کے مالک سپرد کرنا اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہے قبض ساتہ باندہنی کی اور بعضو نی کہا عقال زکوۃ ایک سالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دو نون معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس مین معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا ہی آیا ہے معنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس روز کا نہ ہوت پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت والفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہ اونکی پس کہا تجکو کیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابو بکر رض نی نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پے اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہ عمر رض کی شریک تہی اس راے مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نی اسکات تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس پہنچ نہ سکتی ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا او تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رض

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سب سے اونکی منقبت مین کہ تائید کیے خدا تعالی نی دین کی سبب اونکے ساتہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہ صواب کی اور ڈالا جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہ وحی اور کتاب کی اور ای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق ہی جیسیکہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سی لایا ہی کہ قرآن اکثر رای عمر کی رای مین ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اتری قرآن ساتہ مانند اوسچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی ہین علما نی اور میں یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح میں اونکو ذکر کیا ہی ہان دیکہنا چاہیی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتو مین سے ف ح لفظ محدث ساتہ زبر دال مشدد دو معنی ملہم کی ہی گویا ساتہ اوسکی بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہ اوسکی ساتہ حدس و فراست یا کئی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہ اوسکی جسکو چاہتا ہے

ساتھ اونکی ملائکہ اور روایت دابت مین تجھکو دن ساتھ قش علیہ السلام کی بجا ہی ہی تو علی ابا ہی **ت** پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا
کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** ع مقصود شک و تردید وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلئے کہ امت حضرت کی افضل امتون کی ہی اور جبکہ اگلی امتون
موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید و تخصیص ہے جیسے کہتے ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص
فلانے کا ہی ساتھ کمال دوستی کی **وعن سعد بن ابی وقاص** قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی
فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسھن اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا اجازت مانگی عمر نے واسطے داخل ہونیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کے پاس تھین کتنی ایک عورتین قریش مین سے کہ کلام کرتی
تھین آنحضرت سے اور عورتونسے مراد اونکی مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تھین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھین یہ سبب اوسکے کہ آنحضرت اونکو پہونچاتی تھی درحالیکہ بلند تھین
آوازین اون عورتونکی **ف** ع احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا اونکا پہلے نہی کی بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلند آواز اونکی یہو ہو سبب اجتماع اونکی آواز
مین نہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہون مین کہ نہیں ہے کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کے آواز سے بلند تھین تاکہ وارد ہو اشکال
ساتھ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حالت مین خلاف عادت
آواز اپنی کی بلند کیں تہی یا آوازین ایسے کلام کرنی مین سبب آنحضرت کی باعث حسن خلق آپکے کی **ت** پس جبکہ اذن چاہا عمر نے اور چاہا در آنا اوٹھین وہ عورتین
اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ چھپ جاوین پس داخل ہوئے عمر اوس حالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تھی بسبب اوٹھنے اور بہاگنی عورتونکی پس کہا عمر نے کہ ہمیشہ رکھے
اللہ دانت آپکی **ف** ع یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہی کہ دانتونکی کہلنے کا ولیکن باعتبار کچھ سبب کے اسکا ظاہر ہو کر کوئی امر عجیب پس مطلع کیجئے مجھکو
اوسپر **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا مین نے ان عورتونسے کہ تھین میرے پاس دعوعا کرتی تہین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئین پردہ مین یعنے
تیرے ڈر سے کہا عمر نے یعنی خطاب کر کے اون عورتونکو کہ اے دشمنو اپنی جانونکی آیا ہیبت کرتی ہو اور ڈرتی ہو مجھسے اور ہیبت نہین کرتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتون
نے کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجھسے کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے **ف** ع یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہے اور ملا علی رح نے عکس اوسکے لکھا ہے یعنی تلخ اور بد کلام
اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک
ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس کلام کو اور بے التفات کر کے انکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے ہرگز نہین ملتا
تجھسی شیطان اس حالت مین کہ تو چلتا ہی والا ہوتا ہی اور مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری **ف** ع اور تیرے ساتھ ایک جا ہی جمع نہین ہوتا کو تیرے سامنے
نہین ٹھیر سکتا جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ شیطان بہاگتا ہے عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر ف کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہے کہ باوجود راہ کشادہ ہونے
ہر اور یہ ساتھ تسلیم کرا اوسکی ایک جانب سے گذر جاوے وہ لیکن باوجود اسکی خوف و ہیبت تیری نہین چھوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوے مراد فج سی یہان راہ مطلق ہے **ت** نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنی جامع مین الصحیحین کے زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اونکے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجھکو **ف** ع برقانی ساتھ زبر با اور زیر

اوسکی اور بعضون نے کہا ساتھ سین کی بھی کہا ہی نام ایک عورت کا ہی منسوب طرف تو فائی کی کہ ایک قسم ہی خوشبو اور میں **وعن** جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت
لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہان ملا میں ساتھ رمیصا کی **ف ح** رمیصا ساتھ پیش اور زبر میم اور جرم کی
اوصیا دمہملہ کی وہ وہ کہ بیوی تہین ابو طلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کے اول مالک کے نکاح میں تہین پہر ابو طلحہ کی نکاح میں آئین اور اونکو غمیصا ساتھ غین
کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم میں جمع ہو اور اگر جاری ہو وے اوسکو غمص کہتی ہین **ت** اور سنی مینی آواز پانوکی پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہ پس **ہاتف** الا یہ
کہا کہنی والی نی یعنی جبرئیل نی یا اور کسی فرشتہ نی یا بہشت کے داروغہ نی کہ یہ بلال ہی اور دیکہا مینی ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہی ایک عورت نوجوان یعنی حکو
پایا پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہ محل اور یہ جگہ کہ اسمین ہی اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نی فرشتون مین سے یا محل کی رہنی والیون نی کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیی ہی
پس چاہا مینی کہ داخل ہوؤن مین اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسا کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت
غیرت پس کہا عمر نی قربان ہوں تمپر باپ ماں میری یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونی پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضون نی
کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یوں ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رض نی کہا وھل رفعنی اللہ الا بک وھل ھدانی اللہ الا بک **وعن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون
ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مین نی لوگون کو کہ روبرو لائی جاتی ہین مجہہ پر اور اونپر کرتی ہین یعنی بعضی کرتے ایسی
ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ کمتر ہین اوس سی **ف** ح یعنی کوتاہ اونکی سینہ سی اونچی تہی اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو انہی اور بعضی علما
نی کہا یعنی کوتاہ تر اوس سی یا دراز تر اوس سی **ت** اور روبرو لائی گئی مجہپر عمر بن خطاب اسحال مین کہ اونپر تہا کرتہ بڑا کہینچتی تہی اوسکو یعنی زمین پر بسبب درازی کی اوسکی
کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر کیجئے آپنی عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نی کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتھ دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اور معنی
یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی کی اور فتوحات خوب آتی ہین اونکی حالت حیات مین یا سلیی دین کو تشبیہ دی
کرتی کی ساتھ کہ دین شامل ہی انسانکو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑی اور شمول اوسکی اوسکو **وعن**
ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج
فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا میں ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لاکر دیا پس پیا مینی وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق
مینی البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میری ناخنون مین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو **ف** ع یعنی بہت سا خالص حق تا بچا ہوا اپنا
عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رض کو بہی
پہنچا اسلیی کہ اونکی لیی نہین تہا صاف **ت** کہا بعضی صحابہ نی پس کیا تعبیر کی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر کی مینی اوسکی علم کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ح ع لکہا ہی علما نی کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہ ہی
کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہ ہی کہ دودہ باعث غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اصلاح

وہ اتنا ہی ہی تبدیل کرنا اوس کا ہی ہی تعبیر دیا جاوے گا اور بیدار ہونے سے دودھ دیا جاوے گا علم شریعت کا اور ہی پینا شراب دیا جاوے گا
علم حال کا اور جس پیاسا دیا جاوے گا علم بطریق وحی کی اور کہا بعض عارفین نے کہ چار نہریں عبارت ہیں چاروں خلیفوں سی اور مطابق اسکی تخصیص وہ کی ساتھ
عمر کی اس حدیث میں اور منقول ہی ابن مسعود سی کہ انہوں نے کہا اگر جمع ہو عرب کے قبیلوں کا ترازو کی ایک پلڑے میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلڑے میں تو البتہ
ہوگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کی دس حصوں میں سی نو حصے لی گئی ہیں **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِي بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا سنا
میں نے آنحضرت سی فرماتی اوس وقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنی تئیں اوپر کنوئیں کی جس کی کہ اوپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب ساتھ فتح قاف کی زیر اور لام کی زیر کی وہ
کنواں کہ جسکا منہ بنا ہوا اور اوسکی مٹی یا پتھر اوسی پر کہ جسکا منہ پتھر اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علمانی کہ قلیب دیکھنا خواب میں معلوم ہوا کہ بہت اہل دین کے موقوف اور معانی
مطلوب کی ہی بنا اوپر قالبوں کے بخشی ہوئی کی ت پس کہینچا میں نے پانی اوس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نی یعنی ابوبکر صدیق نے پس کہینچا اونہوں
نی اوس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہ شک راوی ہی اور صحیح روایت دو ڈولوں کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکیکی کہ دو برس اور کچھ
دو برس ہیں اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر یہ ہی کہ لفظ او معنی بل کی ہی پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کی اور طرف شک اور تردد
اوسکیکی ت اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی ف ح اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر بلکہ
خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی سی عمر کی ولایت میں اور بعضوں نی تفسیر کیا ہی ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کی
نسبت سے اور ناتوانی کی ت اور اللہ بخشی ابوبکر کی سستی اونکی کو ف ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہیں ہی بلکہ یہ
کلمہ یوں ہی زبان پر عرف و عادت لوگونکی ہی کہتی ہیں فلانی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو تب ہوگیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو عمر بن خطاب نی پس نہیں
دیکھا میں کسی قوی شخص لوگوں میں سے کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیی لوگوں نے اونٹ اپنی اور بٹھائی اونٹ اور مقرر کیی اونٹوں کی
لیی عطن ف ع عطن کہتی ہیں اونٹوں کی بیٹھنی کی جگہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزوں کا کہ اونکے
سبب سی زندہ ہوتی ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش اور کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی طرف ابوبکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکیکی کہ رہا امر اونکی ہاتھ میں
برس یا دو برس ہیکا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور رہی مدت خلافت اونکیکی دس برس اور تین مہینی اور ضعف انکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی
ایام خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہے
اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہ معاف اور مغفور ہی اونسی غیر خارج ہی اونکی منصب سی
اور ہوجانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی میں تعظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی میں قوت
سی اشارہ ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور مسلمانوں اوسکی مشارق و مغارب میں اسکو کوشش کرینگی اتفاق ہوگی سپاہیوں کو اونکو اور بعد

اونکی اور کہا تو ہی فی بیچ قول حضرت کی پس کھینچا یعنی اوس ڈول کو جسقدر چاہا اور سبب ہو لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف برس خلافت ابو بکر کی اور خلافت
اونکی کی بعد حضرت کی اور راحت پائی آنحضرت کی بسبب وفات کے بیچ دنیا سی اور مشقتوں اوسکی سی اور بیچ قول آنحضرت کے پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابی
بکر کی ہاتھ سی تا قول اونکی پہر ایک بڑا ڈول ہو گیا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع و قمع مرتدونکا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام و کمال
ہوئی ثمرات اونکی عمر رض کی زمانہ مین تہی اور شیخ رح نی لکھا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتھ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتھ مین چرسا پس نہین دیکھا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وفي رواية ابي داود عن ابي ذر قال ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا نی بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابی داود کے ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نی رکھا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتھ حق کی یا تقدیر یہہ ہی کہ کہتا
حق ہی بسبب اسکی اونکی وعن علي قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر رواه البيهقي في دلائل النبوة
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی
ف ع یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس اور مطمئن ہوجاتی ہین اوس سی دل اور یہہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکہون
اونکی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہی اونکو ت نقل کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا على النبي صلى الله عليه
وسلم فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی
خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب اونکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت نے
نی مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی
تہی دار ارقم مین ثابت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابوجہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیے میری ذمہ سو اونٹ ہین
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابوجہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملاقات ہوئی ایک شخص
اوسکو کہا کہان کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا نڈر ہی تو نبی ہاشم سی کہا
عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجہکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجہکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سی نکل گئی ساتھ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر یعنی بہن کی مکانکی طرف اور وہ پڑہ رہین تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اونکو
کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر نی غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا دو مجہکو کتاب تا کہ دیکہون مین اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیۃ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا
یا بار خدایا یہہ لائق ہی اسکی کہ عبادت کیا جاوے سوا اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس رات گذری عمر نی جاگتے ہوئی پکارتی تہی یا ساعت اشتیاقا

یا هذا لی رأیت الذی ... [illegible]

کے غالب کرے اسلام کو بسبب ابی جہل کی یا بسبب عمر کی اور مین امید رکھتا ہون ہدایت اونکی وغیرہ سبب تھی واسطی عمر کی یہانتک کہ پہنچے عمر گلی مین ڈال کر تلوار

اپنی بہن جلیلہ پہنچے طرف اوس مکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لاؤ والا البتہ اوتاریگا اللہ

جو کچہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کہا

عمر نی کہ لات وعزی کو پوجتے تہی ہم پہاڑون اور نالون کی اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی

دن کی کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائے سنہ چہ مین نبوت سی اور بعضون نی کہا سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کی اور

فاروق اونکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی

طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی کیونکہ حق

پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم دینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی حکم کیا پیغمبر نی آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق

حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ ٹہیرو تم

دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کی پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس مارا ساتھ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا

اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لیئی کہ نہ راضی ہووے ساتھ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس اوتری آیہ الم تر الی الذین یزعمون انہم

امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین درمیان

حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل

خیر من عمر رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی اے بہتر لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و

سلم کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہتر لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی

شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ع یہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام مین

سب سے بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتھ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی یہ بات الت مین یا بطریق سیاست مین مانند اونکی کہین کی واسطی تطبیق دینی کی درمیان

حدیثون کی **وعن** عقبة بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی

وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر میری پیچہی

کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارت کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغہ لو گویا یہ اس سبب سے ہی کہ عمر کو الہام ہوتا تہا اور

القا کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اونکو ایک طرح کی مناسبت ہی عالم وحی سی واللہ اعلم **وعن** بریدة قال خرج رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم فی بعض مغازیه فلما انصرف جاءت جاریة سوداء فقالت یا رسول الله انی کنت نذرت ان ردک الله صالحا

ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا

فجعلت تضرب فدخل ابو بکر وهی تضرب ثم دخل علی وهی تضرب ثم دخل عثمان وهی تضرب ثم دخل عمر

فالقت الدف تحت استها ثم قعدت علیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان لیخاف منک

یا عمر انی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابو بکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان و ھی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مین نی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لیگا آپکو اللہ تعالے سفر سی صحیح سالم تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتہ پیش دال اور تشدید کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہ زبر دال کی ہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجہ ہوتا ہی پس مکروہ ہی اتفاقا اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جاتی ہین ہلاک ہوتی ہین **ف** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکی کی پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس نہ بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہ نذر کی ورنہ اوسکی کی وہ جگہ کہ وارد ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس یہ جو رواج دیا ہی بعضی مشایخ نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہ بدعت برائی ہونگی ہی ہم اللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مؤلف اسکا کہ یہ جو بعضی صاحبون نی اس سی جواز عورت کی راگ سننی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نی اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تحقیق یہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بسبب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیی ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین **ت** پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین اسحال مین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون کی اوپر تاکہ چہپاوے عمر سی از راہ ہیبت کی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سی وہ کالی عورت تہی اسلیی کہ وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہو سبب اوسکی اظہار خوشی کا **ت** تحقیق مین بیٹہا تہا اسحال مین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجا رہی تہی دف پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** ع اشکال اس حدیث مین یہہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہ اوسکی اور ایسی وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی اور عثمان کی اور نام رکہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہر آنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کیطرف سی جب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی اور واقع مین اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سی طرف استحباب کے لیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی درجہ اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے بی ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچے ذکر کیا ہی طیبی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہو نہایت مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اوس تقریر سی کہ اوپر گذری پہر سوجہی مجکو ایک تاویل اور وہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صوت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو حق اور ہین اوسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقات مین ہی

وعن ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے ایک آواز غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہم نے آواز لڑکونکی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اوسکی تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے وے سو کہا پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس گئی میں پس رکھی میں نے کلّی اپنی آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہتی تھی جاتے تھے مجھکو کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مگر فرمایا یہہ پس شروع کیا میں نے کہنی کہ نہیں سیر ہوئی میں تا کہ دیکھوں منزلت اپنی یعنی نہایت تنبیہا اور غالب محبت اپنے نزدیک حضرت کے **ف** ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہیں ہوئی سب حرص دیکھنے کے اوسکے نتہا بلکہ مقصود میرا اوس کہنی سے تہا کہ دیکھوں حضرت کی نزدیک میری مرتبہ کیسا اور کتنا چاہتی ہیں مجھکو **ترجمہ** ناگہان نمودار ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوئے لوگ بیچ سے اوسکے گرد اور عورت کے بھی بسبب ہیبت عمرؓ کی اور ڈر انکار کرنی عمرؓ کی سے اوپر اسکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن اور انس کی کہ تحقیق بھاگتی ہیں عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اوسکا **ف** ح گویا یہہ کہنا با عتبار ہوا اوسکے ہے بیچ صوت لہو و لعب کے کے لائق نکہ دیکھنی اوسکو آنحضرت اور کہا تہا عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بہی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہی اور یہہ دلیل ہی اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کی اوپر جسکی دلالت کرتی ہی اوپر غالب ہونی صفت جلال کی عمرؓ پر **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ع جاننا چاہئے کہ حدیث باب فرحت شیعونکی صحیحین میں بطریق صحیح آئی ہے کہ حبشی بیچ مسجد بازی کرتی تھی اور آنحضرت عائشہؓ کو دکھاتے تھے پس آئے عمرؓ اور منع کیا اور پتھر مارنی شروع کئے پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ آج عید ہے یعنی عید کی روز کچھ ایسی لہو و لعب سے مباح ہے اور اس حدیث میں ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہی احتیاج اسکی نہیں کہا جاوے کہ عائشہؓ کیونکر دیکھتی تھیں اجنبی مردوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں اس زمانہ میں شاید کہ یہہ واقعہ اور ترمذی نے روایت کیا اور دوسرے شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک وفی روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بدر متفق علیہ روایت ہے انسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ عمرؓ نے کہا موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں **ف** ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں خاص تین چیزونکی ذکر کرنیسے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی اس لئے کہ کتنی چیزوں میں اونکو موافقت حاصل ہوئی چنانچہ مشہور اون میں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنی کا منافقوں پر ہی اور اکثر جو واقف ہوئے ہیں ہم نہیں پندرہ ہیں کہا صاحب نے لئے کہ نو تو اون میں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور دو توریت میں ہیں **ترجمہ** ایک تو یہہ ہی کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوۃ الطواف کی جگہہ ہو کہ اوسکی گرد میں افضل ہو پس اتری آیۃ اور ٹہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ **ف** ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر کہ جسمیں نشان ہیں حضرت ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کی اوسپر کھڑے ہوکر

بنا لی تہی اوسمین نشان اونکی قدم کی پڑ گئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی عمر کا ہاتہہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نی کیا نہ ٹہراوین ہم
اوسکو جگہہ نماز کی پس نہیں پایا آنحضرت نی کہ نہیں حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کے واسطے ادا کرو
دو رکعتیں کہ پڑہی جاتی ہیں بعد ہر طواف کی واجب ہین اور امر اس آیہ مین استحباب کے لئی ہی اور بعضون نی کہا وجوب کے لئی یعنی مطلق دو رکعتیں پڑہین تو واجب ہین اور
خاص مقام ابراہیم مین پڑہین مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین **ترجمہ** اور دوسری خبر یہہ ہے کہ کہا مینے یا رسول اللہ داخل ہوتی
ہین آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی مناسب آپکے شان عظمت کے نہیں دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیبیونکو کہ پردہ مین بیٹہین لوگونکی سامنی نہ آوین تو بہتر
ہوتا پس اوتری آیہ پردہ کی **ف** یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ یہہ حجاب آنحضرت کی بیبیون پر واجب تہا
سوا اوسکے اور عورتیں کہ تمام عورتون پر واجب ہی اوسکی تفصیل ہی کہ فقہ مین مذکور ہی یعنی ازواج مطہرات کو یہہ حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ
اور مستور ہون تو یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لئی تہا اور انکو درست ہے کہ خوب طرح اپنے تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہے اور تیسری یہہ کہ مجتمع و متفق ہوئین
عورتیں آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا حضرت زینب کے ہان ہی کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہیں سے شہد آیا تہا حضرت جو انکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ
زیادہ ٹہری اونکی ہان نسبت اور عورتونکی پس اس سے حضرت عائشہ رض وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی ہان تشریف لاوین کہی کہ آپ
نی مغافیر کہائی ہی مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بو دار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اوسکی ہو اور قسم کہائی پیچہہ اوسکی کیا کہ آنحضرت
زینب کے ہان شہد پینے کی لیئے پہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہے **ترجمہ** پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو
امید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اتری آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظا اور معنی مین بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہا ابن عمر نے کہا عمر نی کہ موافقت کیے مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرے حکم کرنیمین ساتہہ پردہ کرنیکی آنحضرت
کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نی بمشورہ
ابی بکر فدیہ لیا اور خلاصی دیا پس آیہ نازل ہوئی موافق رای میری کی **وعن** ابن مسعود قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع
بذكر الاسارى يوم بدر امر بقتلهم فانزل الله تعالى لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم وبذكره
الحجاب امر نساء النبي صلى الله عليه وسلم ان يحتجبن فقالت له زينب وانك علينا يا ابن الخطاب والوحي
ينزل في بيوتنا فانزل الله تعالى واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب وبدعوة النبي صلى الله
عليه وسلم اللهم ايد الاسلام بعمر وبرايه في ابي بكر كان اول ناس بايعه رواه احمد اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فضیلت دیگئی آدمیون پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی انکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ
تعالی نی یہہ آیہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ مین یا علم الٰہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہیں عذاب
کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو سبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا **ف** یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو
اونہون نے لیا دن بدر کے کفار سی خطا اجتہادی ہوئی اونکو کیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہہ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاوین مومن سبب اوسکے
اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور بعضون نے کہ تابع ہوئے تہی اونکی صاحبان صفت جمال سی اور بعضی کہتی تہی
قتل ہی مناسب ہے اونکو اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور ونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال سی اور سرگاہ کہ تہی آنحضرت

دن تک کہ فرمایا آنحضرت نے کیا راے ہے تمہاری ان قیدیوں کے حق میں پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبے کی بیٹی اور بھائیوں کی بیٹی ہیں مناسب ہے کہ لیویں
ہم ان سے فدیہ پس ہو گی ہمارے لیے قوت مشرکوں پر اور شاید کہ ہدایت کرے انکو اللہ طرف اسلام کی اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا راے ہے تیری
اے ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکھتا میں جو چیز کہ مناسب دیکھی ابو بکر نے ولیکن پیشوا کفر کے اور سردار اوسکے ہیں پس ماریں ہم انکو
مار ڈالیں گردنیں انکی کہا عمر نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابو بکر نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا انسے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں طرف
آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابو بکر بیٹھے رو رہے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا تم کو اور یار تمہارے کو پس اگر رونا آوے روؤں میں الا تکلف
رونے کی صورت بناؤں میں سبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت اوس وقت بہت
قریب تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ لیا اور فضیلت دی گئی عمر کو بسبب ذکر کرنے اونکے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو یہہ کہ پردہ کریں پس کہا عمر سے زینب بنت جحش
نے کہ ازواج مطہرات سے ہے کہ تحقیق تو اے عمر حکم کرتا ہے ہمیں اے بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اور جب
مانگو تم آنحضرت کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسے پردہ کے پیچھے سے اور فضیلت دی گئی عمر کو بسبب قبولیت دعا آنحضرت کی اونکے حق میں کہ دعا کی
خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمر کے اور فضیلت دی گئی عمر کو بسبب راے اونکی یعنی اجتہاد اونکی کے بیچ بیعت ابی بکر کے یعنی وقت خلیفہ ہونے کے
اونکے تھے عمر پہلے ان لوگوں کی کہ بیعت کی ابو بکر سے یعنی اول اونہوں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نُرَى ذَلِكَ
الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص بہت
بلند ہے امت میری سے از روے درجہ کے بہشت میں نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** صریح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تھا کہ
تا کوشش اور جد و جہد کریں لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد و جہد کی اور مواظبت کی طاعات عبادات پر اور
بسبب متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص خاص کا ہوا کہ متصف ہی تھے ان صفتوں کے پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات
کے بلند ہے درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان لیجاویں اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے عمر
ساتھ راہ اپنی کے **ف** یعنی وفات پائی اور یہیں فہم ہوا اسکا کہ واقع ہوا اونکی لئے تعین عمر میں اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے یہہ کہ عمر افضل
تھے ابو بکر سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کی اور مقصود اس میں یہی ہے کہ کوشش کریں طاعات میں ہر ایک اونکی امت میں سے
تا کہ پہنچے اس مرتبہ کو اور نہیں پہنچتا ہے اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنے کی دین میں اور مواظبت کرنی
کی بھلائیوں پر اور نہیں مشاہدہ کیجاتی تھی یہہ خصلت کسی میں جیسا کہ مشاہدہ کیجاتی تھی عمر میں ابتدائے عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہوں نے
کہ مشار الیہ عمر ہیں بغیر تعین اونکا اور اوسکی مانند ہے اخفا لیلۃ القدر کا اور تو نہیں اس میں لازم آتا ہے اس تقریر سے کہ ہوویں عمر افضل ابو بکر سے لیکن حاصل کلام یہہ ہے کہ
مراد اس شخص سے عمر ہیں ظن ہی ابو سعید کی نزدیک بالجزم پس نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمر افضل تھے ابو بکر سے اور جمہور کی نزدیک یہی ہے کہ عمر افضل نہیں ابو بکر
سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا معہذا ہو سکتا ہے کہ کہہ سکتے ہیں کہ عمر افضل تھے اپنی زمانہ کی لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَلَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسلم سی کہا سوال کیا مجھ سی ابن عمر نی بعض حال اونکا یعنی عمرؓ کا پس خبر دی مینی اونکو کہا اسلم نی بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمرؓ سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرتؐ کی یعنی بعد وفات آنحضرتؐ کی اوسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرتؐ نی کہ ہووی وہ بہت کوشش کرنیوالا اور سخی تر عمرؓ سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علما نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کی تا ابوبکرؓ اس عموم سی نکل جاوین

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلَّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سی کہا جسوقت زخمی کیے گئی عمرؓ ہونی عمر کہ درد ظاہر کرنی لگی **ف** یعنی اثر زخم کی و کہنی کا ظاہر کرنی لگی ساتہہ نیزہ کی آہ وغیرہ کی اور ابولولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہار شنبہ کی دن تا بیسوین ذی الحجہ کی تیسٹہ ہجری مین **ترجمہ** پس کہا ابن عباسؓ نی اور گویا کہ ابن عباسؓ نسبت کرتی تہی عمرؓ کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی اونکو اوسپر و تسلی دیتی تہی اونکو ای امیر المؤمنین و نہ ہے سب جزع فزع کرنا یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اوربیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تہی آنحضرتؐ سی اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی یعنی بہت رعایت اونکی حقوق آداب کی پہر جدا ہوی آنحضرت اسحال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکہی تمنی ابوبکرؓ سی پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونسی پہر جدا ہوئی وہ تمسی اسحال مین کہ وہ تمسی راضی تہی یعنی باین حیثیت کہ کیا تمکو امیر المؤمنین پہر صحبت رکہی تمنی مسلمانونسی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت رکہی تمنی اونکی خوب عدل کیا اور بڑی سیاست سے تہاری اور البتہ اگر ہوگی جدا تم انسی البتہ جدا ہوگی انسی اسحالمین کہ یہہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ کلام دلالت کرتا ہے اوپر کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سے راضی ہیں تم بشارت دی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالیٰ کی يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہی سبب ملنی مولی کا مقام علیین **ترجمہ** کہا عمرؓ نی اوپر جو چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت صحبت سے اور اونکی رضا پس اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کیے میرے نہین ہوا جاتا ہین اوسکی کرب بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اور اما وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابی بکرؓ سی اور اونکی رضا سی پس اسکی نہین کہ یہہ نعمت ہے اللہ کیطرف سے کہ احسان کہا ساتہہ اوسکی مجہپر اور اما جو کچہہ دیکہتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تیرے اور سبب یاروں تیری کی ہی **ف** یعنی ڈرتا ہون واقع ہونی فتنونکی سی میان تمہارے اسلیکہ یہہ تہی بند دروازے کی کہ روکتی تہی فتنونکو بعد اپنی نفس کی نہی تا ہون اور نہین نڈر ہون عذاب رب اپنی سی اسلیکہ **ترجمہ** قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیی بقدر پری زمین کی سونا البتہ اللہ تعالیٰ کی عذاب کی بدلہ دون اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہون اوسکو یعنی اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی یہہ کہا اونہوں نی بسبب غلبہ خوف کی کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بخوف قصور کرنیکی اللہ تعالیٰ کی حقوق میں کذا فی فتح الباری اور استیعاب میں ہی کہ عمرؓ جسوقت زخمی کیے گئی کہتی تہی اسحالمین کہ سر اونکا اونکی بیٹی عبداللہ کی گود مین تہا ظلوما لنفسہ غیر انی مسلم اصلی صلاتی کلہا و اصوم کہا مولف نی کہ دفن کیے گئی عمرؓ دن اتوار کی غرہ محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی تریسٹھ

ایہ حق ... ہی جو بعد اور باقی عشرہ مبشرہ نی اور خلق کثیر نی
تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکے یہہ ہی بعض تاریخ میں نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہوکر
عمرو بن العاص کہا وہاں کی رسم تھی لوگوں کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف ایک لڑکی کی خوبصورت لڑکیوں میں سے پس ڈالتے ہیں ہم اوسکو
اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہو جاتی ہیں شہر اور قحط پڑتا ہی پس منع کی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمرؓ کو پس بھیجا اونہوں نے ایک چٹکہ اوس میں
لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام ہی بندۂ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اما بعد حمد و صلوۃ کی ہیں اگر جاری ہوتا تو آپ خود نہیں
حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی اللہ کی حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اوسکو نیل میں پس جاری
ہوا نیل اوسی رات سولہ گز پھر بہتا گیا ہر سال میں چھہ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

یہہ باب بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی ** **ف** ح چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا معاً بیچ بعض حدیثوں کی اس لیے مؤلف نے ایک باب اور بیچ ذکر دونوں کی لایا
بلا شبہہ کہ جیسا کہ تھی یہہ دونوں حضرت اکثر احوال میں بسبب اونکی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مقرب اوس وقت درگاہ کی اور مشیر و وزیر
اور امیر ... تام و وقات احوال میں

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس
سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم وقال
بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع
یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم متفق علیہ روایت ابو ہریرہ
سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا
بیچ اوس گائے کی کہ ہم نہیں پیدا کیے گئے ہیں واسطے اس کی یعنی سواری کی لیکن ہم پیدا کی گئی ہیں واسطے کشت کاری کی **ف** ح یہہ دلیل ہی اوپر اسکی کہ سوار
ہونا گائے وغیرہ پر بوجھ لادنا اوپر بیل کے جائز نہیں ہی و شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتھ اسکی اوپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیے جاوین مگر اوس چیز میں کہ جاری
ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال کرنے اونکی کے اوس چیز میں اور احتمال رکھتا ہی کہ یہہ اشارہ طرف اولی و افضل کی یعنی نہیں ہے کہ جن چیزوں کی لیے پیدا ہوئے ہیں اونمیں سے
جو چیز عمدہ ہو اوس میں استعمال کیے جاوین لا علی حقیقت حصر کے مراد نہیں ہے کہ فقط کھیتی ہی میں استعمال کریں اسلیے کہ جملہ اون چیزوں میں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں وہ
واسطے اونکی ذبح کرنا اور کھانا ہی بالاتفاق **ف** پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات
بے زبان ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اوسکی **ف** ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائے کا حق ہی اور جملہ وہم و خیال القائے
شیطان نہیں یا اس بات کی کہ ... یہہ مخلوق نہیں مگر واسطے کھیتی کی **ف** اور ایمان لاتے ہیں ابو بکر اور عمر **ف** ح حالانکہ نہیں تھے وہ
واسطے اشارہ کی ہی طرف قوت و کمال ایمان انکی اگرچہ نہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اوپر صادر ہوا ... ایمان لانا اوسپر کیونکہ
فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اوسپر ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہہ ہی مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہہ ہی کہ اگر مطلع ہون اوسپر تو ایمان لاوین اسپر اور نہ تردد اور شک کرین
اسمین **ف** اور نہیں تھے ابو بکر اور عمر اوس جگہہ **ف** ح یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہہ کلام نہیں ہی مبالغہ بیچ مدح اور قوت ایمان انکے یعنی اگرچہ حاضر
نہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص انکے ذکر کی تقریب حضور انکی کی ہوتی اور جب مدح و ذکر انکا اس باب میں غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود میں اور صریح
دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال و قوت ایمان انکی ہی نہ فہم **ف** اور کہا ابو ہریرہؓ نے اوس وقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑیے نے ایک

بکری ہی پر ریوڑ میں سے یعنی بکرے اپنے بہیڑیئے کی بکریکو بہینچا بکری پر مالک اوسکا اور پہر ادہا بہیڑیا ہی بہیڑیا
ہوگا اس بکریکا یعنی جیس اس بکریکا دن سبع کی اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوای میرے **ف** لفظ یوم السبع سباع پر پیش اوسکی دونون طرح روایت کیا گیا ہی متعدد اور مختلف کی ہین اوسکی بیان میں اقوال اپس ساتھہ جزم کہا علماء نی کہ مراد اوس سے فتنہ ہین لوگ آپسمین جنگ کرینگی اور بکریان بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی اور سبع و سباع بمعنے ترک اور مہمل چہوڑ دینیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی یعنی چونکہ بغیر چرانیوالی چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالا اونکی بہیڑیا ہوویگا یعنی سبع خبر دی بہیڑیئے نی ساتہہ جو شدائد اور فتنون کی کہ واقع ہونگی اور بعضون نے کہا کہ یوم السبع ساتہہ جزم کی نام ہی ایک عید کا بہی کہ اونکی تہی جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتی تہی اوسمین ساتہی اوسمیں کی کہ باہر رہتا تہا اونکو پر چیزسی چہوڑ دیتی تہی اور شغل سی اپنے کہیلنی کہاتی تہی اوسکو بہیڑیا لیجاتا یعنی پس گویا خبر دی بہیڑئی نی گذشتہ سی کہ اوس روز کون نگہبان بکریونکا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی یا روز عید کا کہ باقی اور دایم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور اپس ساتہہ پیش بمعنے درندہ کی ہی اور یہہ شبہہ انہیں معنی کا احتمال رکہتا ہی اور راجع اونکی طرف ہوگا اور بعضون نے کہا کہ ساتہہ پیش کی ہی معنی روز عید کی ہی اور مشارق میں کہا ہی کہ بعضون نے کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ساتہہ ہی کی معنی ضایع ہونی اور بمعنے ضیاع کی ہی **ف** پس کہا لوگون نی ازراہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون میں اسپر اور ابوبکر اور عمر اور نہیں تہے وہ دونون وہان ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق میں البتہ کہڑا تہا ایک قوم میں یعنی حضرت عمر کی وفات کی روز پس دعا کی خیر کی اوس قوم نی واسطی عمر کی اسحالمین تحقیق کہ رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیے بعد وفات کی اور حاضر تہی اوسپر ایک جماعت اونکی یاروں میں سے ناگہان ایک شخص نی میری پیچہے سے تحقیق رکہی کہنی اپنی میری کاندہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کرکی عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہہ میں البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ گردانی تجکو اللہ تعالی ساتہہ دونون یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابوبکر کی قبر میں یا جنت میں اسواسطی کہ میں بہت تہا سنتا آنحضرت سے فرماتی تہی میں یعنی فلانی مکان میں اور ابوبکر اور عمر اور کیا میں نی اور ابوبکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت یا رسوم عادت سے اور چلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان کی اور داخل ہوا میں اور ابوبکر اور عمر یعنے مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نی پس پہیرکر دیکہا میں نی پس ناگہان وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ لیتراؤن اھل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابابکر وعمر منھم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہیں گے اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام اور مرتبہ اونکیکو نہایت بلندی میں جیسا کہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہہ ابوبکر اور عمر اہل علیین سی ہونگی اور زیادہ تہی دونون اچہی اور رتبہ میں بڑہ گئی ہین متبعین اوس سی کہ ہوویں اہل علیین سی **ف** علیین ساتہہ زیر عین اور لام کی اور تشدید یی پہلی اور زیر دوسری کی ایک مقام ہی ساتوین آسمان میں کہ جنتی ہین اوسکی طرف ارواح مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہاتی

اور صفات [illegible] ف

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر و عمر سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا
النبیین والمرسلین رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن علی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور
عمر دونوں سردار ہیں ادھیڑ عمر والے اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں کے اور پیغمبروں کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ سے ف
وصف کیا انکو ساتھ ادھیڑ ہونے کی باعتبار حال اونکے کی دنیا میں ہے ورنہ بہشت میں ادھیڑ نہیں ہیں سب جوان ہونگے یا ادھیڑ مرے تھے دنیا میں یا پہلوں سے
مراد ہیں اگلی امتوں کی بیچ ہونگی افضل اصحاب کہف اور مؤمن آل فرعون اور خضر بنا بر قول اونکی کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا
اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کی استثنا کرنی نکل گئی عیسی اور الیاس اور خضر بحسب قول اونکے کی نبی کہا ہے انکو وعن حذیفة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رواه الترمذی اور روایت ہے
حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی مدت ہوگی باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہی باقی ہے پس
پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابو بکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے وعن انس قال کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسه غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیه ویتبسم الیهما رواه
الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں اوٹھاتا کوئی
یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی باری ہیبت اور دبدبہ کے سوائے ابی بکر اور عمر کی تھے یہہ دونوں کہ مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتے تھے
آنحضرت دیکھ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے آپس میں
ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی تو بے اختیار مسکراتی لگتی ہیں اور شاد ہوجاتی ہیں وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج
ذات یوم ودخل المسجد وابو بکر و عمر احدهما عن یمینه والآخر عن شماله وهو آخذ بایدیهما فقال هکذا نبعث
یوم القیمة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے
مسجد میں اور ابو بکر اور عمر ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائیں طرف اونکی اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا
آنحضرت نے اسی طرح اوٹھائے جاوینگے ہم قبروں سے نکلینگے طرف حشر کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وعن عبد الله
بن حنطب ان النبی صلی الله علیه وسلم رای ابا بکر و عمر فقال هذان السمع والبصر رواه الترمذی مرسلا اور روایت ہے عبد اللہ
ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق
ارسال کے ف یعنی یہہ دونوں میان مسلمانوں کی مثال کان اور آنکھ کی ہیں بہ نسبت تمام اعضا کی شرف اور نفاست میں اور قریب اسی معنے کی یہہ بھی کہ
بعضوں نے کہا کہ مثل انکی دین میں بمنزلہ سمع و بصر کی ہے جسد میں یا یہہ نسبت میری بمنزلہ سمع و بصر کی ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکی اور دیکھتا ہوں میں
بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکے کا ہے بیچ سننے حق کی اور اتباع و سیکھنے اور
مشاہدہ حق کی انفس اور آفاق میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی
الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای

من اهل الارض فابو بكر وعمر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر کہ اوسکے ہوتے ہیں دو وزیر آسمان کے فرشتوں میں سے کہ امداد کرتے ہیں اوسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے ف ع یعنی اوسکے یار ہوتے ہیں کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں اور جب پیش آتا ہے اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اون سے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل در پیش آتا ہے تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیر سے ف پس میرے دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں ف ع اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے ف اور میرے دو وزیر میرے زمین والوں میں سے پس ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اسمیں دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ میں سے حال آنکہ صحابہ افضل ہیں ساری امت میں سے اور دلالت ہے اسپر کہ ابو بکرؓ افضل ہیں عمرؓ سے اسلیے کہ واو اگرچہ مطلق جمع کیلیے ہے لیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہے کہ اوسکیلیے اثر عظیم ہو **وعن** ابی بکرة ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت کان ميزانا انزل من السماء فوزنت انت وابو بكر فرجحت انت ووزن ابو بكر وعمر فرجح ابو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع الميزان فاستاء لها رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني فساءه ذلك فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے خواب میں دیکھا میں نے گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابو بکرؓ پس غالب آئے آپ اور تولے گئے ابو بکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابو بکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئے عمرؓ پھر اوٹھائی گئی ترازو ف ع اور اوس شخص نے جو تلنا حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونوں صاحبوں کی افضلیت میں اختلاف ہے سلف میں جیسا کہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے ف پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنے اوس شخص کے جیسا کہ راوی نے تفسیر کیا ساتھ قول اپنے کی پس غمگین کیا آنحضرت کو اسکے سننے نے ف ع یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کی ظہور فتنوں کا ہوگا اور نیز تبدیل امور کی امت میں ہو جاوینگے ف پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ جو دیکھا خلافت نبوت ہے یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اوس میں ملا آمیزش بادشاہت کی نہوگا پھر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف ع تعبیر دی آنحضرت نے اوسے ترازو کو یہہ زمانہ خلافت کا خالص منتہی ہوگا ابو بکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھہ خلافت اور فتنے ظاہر ہونگے اور بعد ازاں خلافت چاروں کی بادشاہت ہوگی گزندہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور کہا اس تعبیر کا وجہ جانی میں نے انکے اس سبب سے کہا کہ آپس میں تولنا رعایت کیا جاتا ہے اون چیزوں میں کہ آپس میں نزدیک ایک دوسری کی ہیں اور جب آپس میں بعید اور متباین ہوئیں تو آپس میں تولنا کچھہ معنی نہیں رکھتا اس لیے اوٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپس میں تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہے وقوع الخلاف امر خلافت کی بعد از ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اور معنی غالب آئے ہر ایک کی دوسرے پر میزان میں یہہ ہیں کہ راجح افضل ہے جو ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمہارے پاس ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابو بکر پھر فرمایا کہ آویگا ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے عمرؓ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع حدیثوں میں بشارت جنت کے ایک جماعت کیلیے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے الگ واقع ہوئی ہے اس باب میں ذکر کی و

عن عائشة قالت بينا رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجري في ليلة ضاحية اذ قلت يا رسول الله هل يكون

[redacted] جہا من حسـ [redacted] [redacted] قلت فاین حسنات ابی بکرٍ قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃٍ
واحدۃٍ من حسنات ابی بکرٍ رواہ رزین۔ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری
گودی میں تہا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوئے کسیکے لیے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کی فرمایا کہ ہان عمرؓ کی نیکیان اوسکی
موافق گنتی آسمان کی ستاروں کی ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہے ابو بکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیان عمرؓ کے مگر مانند ایک نیکی کی ابو بکر کی نیکیوں میں سے
نقل کی یہہ رزین نے **ف** ع یعنی ابو بکرؓ کی نیکیان انکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمرؓ کی ابو بکر کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بہی ابو بکرؓ
افضل ہیں بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسیکہ روایت کیا ایک حدیث
میں کہ نہیں ہے فضیلت ابو بکرؓ کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب ایک چیز کی کہ رکہی گئی ہے اونکی سینہ میں ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نے

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

یہ باب ہے بیچ مناقب عثمانؓ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بیتہ کاشفا عن فخذیہ او ساقیہ فاستاذن ابو بکرٍ فاذن لہ وھو
علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وسوی ثیابہ فلما خرج قالت عائشۃ دخل ابو بکرٍ فلم تھتش لہ ولم تبالہ ثم دخل عمر فلم تھتش لہ ولم تبالہ
ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابک فقال الا استحیی من رجلٍ یستحیی منہ الملائکۃ وفی روایۃٍ قال
ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحالۃ ان لا یبلغ الی فی حاجتہ رواہ مسلم
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئے اپنی گہر میں کہولی ہوئی رانیں اپنی یا پنڈلیان اپنی **ف**
ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہی اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نی کہ جو کہتی ہیں ران ستر نہیں حال آنکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی اسلیے کہ شک
کیا ہی راوی نے کہ عضو کہلی ہوئی تہیں ران یا پنڈلیان اور پنڈلیان بلا نزاع نہیں آتی ہیں ستر میں اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا ثابت نہیں ہوا یہہ کہ ہو مراد
کہولنی ران کی سے کہ تنہا ہو اونکا بیچ ازار کی یعنی تہبند ہاندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوپر تہا ہٹا ہوا تہا جیسیکہ آگے آتا ہی کلام عائشہؓ کا کہ مشعر
ہی اسپر اور یہہ بہی ہے کہ آنحضرت کی احوال کی حالت مخالطت کے ساتہ اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابو بکرؓ نی آپکی پاس اذن دیا آنحضرت نے اونکو حال
وہ وہی حال پر یعنی رانیں اور پنڈلی کہولیں باتیں کیں ابو بکرؓ نے یعنی بیٹہا ابو بکرؓ کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آپکا عمرؓ نے پس اذن دیا آنحضرت نے
عمرؓ کو اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتیں کیں عمرؓ نے پہر اذن چاہا عثمانؓ نے یعنی اور آئے پس او ٹہہ بیٹہی آنحضرت اور درست کئی کپڑے اپنی **ف**
ع اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہیں تہے کہولی ہوئی نفس ایک عضو بلکہ سو ا تہبند اور کپڑا نہ تہا اسلیے آپکا ستر فخذہ پس اوٹہہ گیا سا تہہ اسکے اشکال اور
رفع ہو گیا استدلال اور اللہ اعلم بالاحوال **ف** پس جبکہ نکلی یعنی عثمانؓ اور گوسا تہہ تہے یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی تم کہا عائشہؓ نی کہ داخل ہوئے
ابو بکرؓ پس جنبش نہیں کی اونکی واسطے اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی جو حال تہا پہلی اوسی پر رہی نہ بیٹہی پہر داخل ہوئے عمرؓ پس حرکت کی آپنی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنی
اونکی پہر داخل ہوئے عثمانؓ پس بیٹہی آپ اور درست کئے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کروں میں اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتی
ف ع کہا نووی نے کہ اسمیں فضیلت ظاہر ہی عثمانؓ کی اسلیے کہ حیا اچہی صفت ہے صفتوں ملائکہ کی سے اور اونکی لیے ثابت ہے کہا مظہر نے کہ
اسمیں دلیل ہے بزرگی قدر عثمانؓ کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچہہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی منصب میں نزدیک آنحضرت کی فرق نہیں آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت
لازم نہیں آتی اسلیے کہ محبت کامل ہو بہت ترقی ہی تکلف اوٹہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفۃ بطلت الکلفۃ کہتا ہوں میں پس منقلب

ہوئی اس وقت ... ظاہر بھی جاتی ہی اس سے تعظیم اور ...

اور حقیقت میں یہہ صفت غالب تہی ولی عادت آنحضرت فرماتی ہی حضرت عثمانؓ میں صفت حیا غالب ہے اس لیے ادا و تا ... وہ دونو
صاحب لیسی بی تکلفی تہی انسی معاملہ میں بی تکلفی کا کرتہی تہی ملائکہ فی جن جن صنع میں حضرت عثمانؓ کی انہی مجملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی حضرت
عثمانؓ بیچ مدینہ کی ایک قصہ میں جنگی گی تری انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ بھی ہٹ گئے میں حکم کیا اونکو آنحضرت نے سینہ ڈہانکنی کا پس رجوع کیا ملائکہ
نی اپنی جگہہ پس رجوع جہاں ہوئی آنحضرت سے سبب اوسکے ہٹ جانیکا او نہون نے کہا کہ بسبب حیا عثمانؓ کے ہٹ گئے تہی **ف** اور ایک روایت میں یون آیا ہی کی فرمایا آنحضرت
نی تحقیق عثمانؓ ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دون میں عثمانؓ کو آئیگا اوس حالت پر یعنی جس حالت میں لیٹے رہی پنڈلیان کہولے ہوئی پر یہہ نہیں ظاہر ہو بیچ حاجت
کی یعنی ڈرا میں کہ اگر مجھکو اسی حالت دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کر سکیگا نقل کیا ہے یہہ مسلم نی **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ
عثمان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی
وھو منقطع روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا
یعنی بہشت میں عثمانؓ ہے **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کی کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجھہ کر بیان کیا یا یہہ نہیں
منافی ہے اسکی کہ ہوا ونکا کوئی اور بہی رفیق سوا عثمانؓ کی جیسیکہ وارد ہوا ہے ابن مسعودؓ سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کی لیی مخصوص ہی اونکی صحابہ میں
سی رفیق مخصوص میری اصحاب میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں الا ان اللہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ ترمذی نے
اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہؓ سے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی **ف** غرابت منافی نہیں صحت کی
اسلیی کہا نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہی بیچ فضائل کی
اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نی ابو ہریرہؓ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفانؓ **وعن** عبد الرحمن
ابن خباب قال شھدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحث علی جیش العسرۃ فقام عثمان فقال یا رسول اللہ علی
مائۃ بعیر باحلاسھا واقتابھا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی مائتا بعیر باحلاسھا
واقتابھا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسھا واقتابھا فی سبیل اللہ
فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی المنبر وھو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد ھذہ ما علی
عثمان ما عمل بعد ھذہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتی ہین **ف** عسرۃ کہتے
ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمان تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ
دور دراز تہی اور تہا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواریکی اور کمی کہانے اور پانی کی ایسی تہی کہ پتے درختونکی کہاتی تہے
اور اوجھہ اونٹونکی نچوڑتی تہی اور موںہہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا **ت** پس کہڑی ہوئی عثمانؓ
اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جہولون اور کجاوون کی یعنی سو اونٹ مع سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اوپر
سامان درست کرنی لشکر کی یعنی دوسری مکان میں یا اور وقت پس کہڑی ہوئی عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ ہین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوون اونکی

دوست ... دو نون اونٹنی کی بیچ راہ خدا کی **ف** ع یعنی حضرت
عثمان نے جیش عسرہ کو تین سو اونٹ مع پالان اور کمبلی کی دئے ایکبار ... دوسری بار دوسو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے سارے لشکر کو اونٹ
دیئے اور تمام کیا ہزار کو سامان انکا ہمراہ گھوڑوں کی اور کہا اطلاع کی **ف** پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اوترتی تہی منبر سے اور کہتی تہی نہیں ضرر کریگی عثمان کو
وہ چیز کہ کرینگی بعد اسکے **ف** ع یعنی یہہ نیکی ایسی ہی کہ نیکی اور گناہوں گذشتہ کی ساتھہ یاد ہیں اور
آیندہ انکی بہی واسطی اسی نیکی کی ثواب رحمت اور تکرار فرمایا یہہ تاکید کی لیے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت کی اونکی لیے تہہ خاتمہ بخیر ہونیکی اور کہا مظہر نی
یعنی ضرر نہیں اوسپر کہ نہ کرینگی اسکی بعد تمام نوافل یعنی فرائض اسلیے کہ یہہ نیکی کافی ہی اونکو تمام نوافل سی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور
روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمان نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے
لشکر تبوک کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکہا میں نے آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتی تہی اونکو گود میں اور فرماتی تہی نہیں ضرر
کریگی عثمان کو وہ گناہ کہ کرینگی بعد عمل آجکی دن کی یعنی نہیں ضرر کرینگی اونکو گناہ سابق و لاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نے **ف**
ع ریاض میں عبد الرحمن بن عوف سی یا کی کہا نے ... آنحضرت پاس سامان کی لائی عثمان بن عفان جیش العسرۃ میں نوسو اونٹ ... نیکی اخرجہ الحافظ
السلفی ... اختلاف روایات ... روایتوں میں تطبیق نہیں اس طرح ہو سکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمان نے تین سو اونٹ مع جہولوں کے دیا وہ
دلی ہونگی ... پہلی حدیث میں گذرا پہر لائے ہون ہزار دینار واسطے خرچ ضروریات کے پہر جبکہ مطلع ہوئے یہہ نہیں کہ بیت کرینگی زیادہ کی تو سو بہی کہ ہزار اونٹ
کر دیا اور ... دینار ... تو ... نیکی نو سو تہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ
وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتہہ بیعۃ الرضوان کے **ف** ع کہ حدیبیہ میں نیچی درخت کے سال چہٹے
ہجری میں اور یہہ نام انکا اسلیے رکہا گیا کہ نازل ہوا اوسکی حق میں آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ **ف** تہی عثمان
ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی **ف** ح کہ بہیجا تہا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس کہ مکہ میں آئے واسطی عمرہ کی ایس مشہور ہوگیا
کہ مکہ والون نے عثمان کو مار ڈالا **ف** پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سی یعنی بیعت خاص مصیبت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے
حاضر نہ تہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرت دین اوسکی اور کام رسول اوسکے کے ہی پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتہہ اپنا
اوپر ہاتہہ دوسرے اپنی کے **ف** ع یعنی اپنا ہاتہہ نائب عثمان کی ہاتہہ کا کیا اور عثمان کی طرف سی بیعت کی بعضی کہتی ہیں کہ ہاتہہ عثمان کی ہاتہہ کا نائب کیا اور داہنا
تہا اور بعضی کہتی ہیں بایان اور یہی صحیح ہی **ف** پس تہا ہاتہہ آنحضرت کا واسطی عثمان کی بہتر ہاتہوں سی صحابہ کی واسطی اپنی پس غائب ہونا اونکا نہیں سبب
نقصان انکا ہوا بلکہ سبب فضیلت تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ

الغم بئر رومة ... من يشتري بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة ...

وانتم اليوم تمنعونني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل
تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في
المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعونني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى
تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان
قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا رواه الترمذي والنسائي و
الدارقطني

اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کی سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر سے جہانکا عثمانؓ نے اوس قوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تھا اور قصد اونکی قتل کا کرتی تھی پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیرین سوا پانی کنوی رومہ کی **ف** ع ح رومہ بضم را اور سکون واو کی اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہے کہ عوام اوسکو آب بہر جنت کہتی ہیں بسبب سبب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کی لیے اور خرید نے اور وقف کرنے اوسکے اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اوسکو لاکھ درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمانوں کے **ف** ح یعنی وقف کر دیوے اوسکو اور ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کی اور اپنی ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لیے نہ رکھی اور یہ دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایہ کے اور دلیل ہے اوپر اسکے کہ وقف وقف کرنیوالی کی ملک سے نکلجاتی ہے **ترجمہ** بدلے اوسکی ثواب ہے کہ اوس خریدنیوالی کی لیے ہوا اوس کے عوض بہتر ہے یعنی خریدنے اور وقف کرنی اوسکی سے بہشت میں خرید لیا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سے اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجھکو اوسکی پانی پینی سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کھاری کا یعنی پیتا ہوں پانی کھاری پانی سمندر کے سے شور اور تلخ ہے پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتی ہیں ہم مقرر خریدا اونہوں نے یعنی تصدیق ہے عثمانؓ کی کلام میں اور دلیل لائے ساتھ اللہم کے واسطے تبرک کی ساتھ اسم الٰہی کی پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئے مسلمانوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہہ اولاد فلانے کی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار کے ہے قریب مسجد کے رہتی تھے اور ایک میں کہتی تھی کہ اگر اوسکو داخل مسجد کرتی تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے جگہہ اون جماعت کے خریدے **ترجمہ** پس زیادہ کرے اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب نیکی کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیے خرید لی اور وقف کرنی اوسکی سے بہشت میں پس خرید لیا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سے **ف** ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خریدی تھی کما رواہ الدارقطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ سے اور چھت اوسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اوسکی کھجور کی لکڑی کی تھی نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکرؓ نے کچھہ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نے اور بنایا اوسکو آنحضرتؐ کی عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کی اور پھر ستون اوسکی لکڑی کے تعمیر کیے پھر حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچھہ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائی دیواریں اوسکی منقش پتھروں کی اور چھت اوسکی ساکھو کی **ترجمہ** پس تم آجکی دن منع کرتی ہو مجھکو اوسکی بیچ پڑھنی دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی جو جگہہ مسجد میں ملایا پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتی ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتی ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سے یعنی لوگ فرمایا حضرتؐ نے جس نے جو کچھہ کہ فرمایا کہ دلالت

...ایمان ... [illegible]

...بہار وسلی ... ہیں ... وایمان ... میں ... رہی ... مشکوۃ

... شہید ہوں ... ہیں ... شہید **ف** یعنی حقیقی ایکی قتل کی گواہی دی ... کی اور ... قریب ... حضرت ... اور ... عثمان ... میں ... کیونکہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہیں ایکی سبب اونکی موت کا اثر ... ترجمہ کہا لوگوں نے ... کہا عثمان نے اللہ اکبر گواہی دی انہوں نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہہ نقل کی ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** یعنی اللہ اکبر کہا واسطے زیادتی مبالغہ کی یعنی ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور بازراہ تعجب کے اقرار کرنی اونکی ہی اونکی صدق پر اور جرات کرنی اونکی ہی فساد اور ہلاک اونکی کی

وعن مرة بن كعب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت إليه فإذا هو عثمان بن عفان قال فأقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے مرہ بن کعب سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک بتایا آنحضرت نے اون فتنوں کو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہیں ... پس گذرا ایک شخص ... سر پر ... پس فرمایا آنحضرت نے یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں ... پس اوٹھا میں اور گیا طرف اوس شخص کے ... پس ناگہاں وہ شخص عثمان بن عفان تھے کہا مرہ نے ... طرف عثمان کے ... کہا میں نے ... یہہ شخص ہدایت پر ہوگا ... فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

وعن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان إنه لعل الله يقمصك قميصا فإن أرادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث قصة طويلة اور روایت ہے عائشہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا اے عثمان ... شاید خدا تعالی پہناوے تجکو ایک کرتا یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ ... اوتارنا اوسکو واسطے اونکے **ف** یعنی اگر قصد کریں لوگ ... معزول کرنے ... خلافت ... اونکے باطل پر ... سبب ... حدیث ... نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ... حدیث میں قصہ ... **ف** ... مصریوں ... عثمان کی ... اور یہہ قصہ نہایت مشہور ... انا للہ وانا الیہ راجعون

وعن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب إسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ ... اشارہ کیا طرف ... عثمان کی ... نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ازروے سند کے

وعن أبي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد إلي عهدا وأنا صابر عليه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابو سہلہ ... عثمان ... کہا واسطے ... عثمان نے روز دار کے کہ روز ...

قتل او نکا ہوا اور مراد داری کہ عثمان کا ہی او سپر بہر ن رہی ور سیہ ہو تحقیق آنحضرت ہیں ہی مجکو صحبت . (۲) ہمیں کبھی ح پس ہیا

جیسیکہ اوپر حدیث مین گذرا یا وصیت کے تہی صبر تحمل کرنیکی وہ پر جما تو تم اور نہ لڑنیکی او نسی اور مین تحمل کرنیوالا ہوں وس ہی نیکی وصیت پر او

لڑتا نہیں او نسی مراد الابعض اصحاب وغیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو او نسی تحجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پاوینگی نقل کی تیہ مذی

نی ور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **الفصل الثالث** فصل تیسرا **عن** عُثمانَ بنِ عبدِ اللهِ بنِ مَوْهَبٍ

قالَ جاءَ رجلٌ من أهلِ مصرَ يريدُ حجَّ البيتِ فرأى قومًا جلوسًا فقال من هؤلاءِ القومُ قالوا هؤلاءِ قريشٌ قالَ فمنِ

الشيخُ فيهم قالوا عبدُ اللهِ بنُ عمرَ قالَ يا ابنَ عمرَ إني سائلُكَ عن شيءٍ فحدِّثني هل تعلمُ أنَّ عثمانَ فرَّ يومَ أحدٍ قالَ

نعم فقالَ هل تعلمُ أنه تغيَّبَ عن بدرٍ ولم يشهدْها قالَ نعم قالَ هل تعلمُ أنه تغيَّبَ عن بيعةِ الرضوانِ فلم يشهدْها قالَ

نعم قالَ اللهُ أكبرُ قالَ ابنُ عمرَ تعالَ أُبيِّنْ لكَ أمّا فرارُه يومَ أحدٍ فأشهدُ أنَّ اللهَ عفا عنه وأمّا تغيُّبُه عن بدرٍ فإنه

كانتْ تحتَه رقيةُ بنتُ رسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم وكانتْ مريضةً فقالَ له رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم

إنَّ لكَ أجرَ رجلٍ ممن شهدَ بدرًا وسهمَه وأمّا تغيُّبُه عن بيعةِ الرضوانِ فلو كانَ أحدٌ أعزَّ ببطنِ مكةَ من

عثمانَ لبعثَه فبعثَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم عثمانَ وكانتْ بيعةُ الرضوانِ بعدَ ما ذهبَ عثمانُ إلى مكةَ

فقالَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم بيدِه اليمنى هذه يدُ عثمانَ فضربَ بها على يدِه فقالَ هذه لعثمانَ ثم

قالَ ابنُ عمرَ اذهبْ بها الآنَ معكَ رواه البخاريُّ اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبداللہ بیٹے موہب سے کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی ایک مصری

اس حال میں کہ ارادہ کہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی ہیں کہا اوسنی کون ہیں یہہ قوم کہا بعضی لوگوں نی کہ یہہ قریش ہیں یعنی اکابر اونکی اور

شخص نے پس کون ہیں شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انہیں کہا اونہوں نے کہ شیخ انہیں عبداللہ بن عمر ہیں کہا اوس شخص نے ای ابن عمر تحقیق میں پوچہتا ہوں تجہی

میں جواب دو مجکو آیا جانتی ہو تم کہ عثمان رض بہاگ گئی تہی دن احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی ابن عمر نی ہان کہا کہ کہا اوس شخص نی آیا

جانتی ہو تم کہ عثمان رض غائب تہی غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے یعنی اور قوت نہ پائے اونہوں نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نی ہاں حاضر نہ ہوئے عثمان

وہاں کہا اوسنی آیا جانتی ہو تم کہ عثمان رض غائب تہی بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوا اور حاضر ہوئی ہاں کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ تہی بیعت رضوان میں اور سبب جسکے

ابن عمر کی تصدیق او س شخص کی تو کہا او س شخص نے اللہ اکبر **ف** ح یہہ کہا او س نے از راہ تعجب کے او رسبب ثابت ہونی اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ

شخص اعتقاد فاسد رکہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ترجمہ کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کروں میں تجہی حقیقت حال کی اب بہاگنا عثمان کا روز احد لیس

گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالی نے معاف اور درگذر کیا اوسنی **ف** ع ح اور یہہ بات معلوم ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب

شمار کرنیسی یعنی ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف إنَّ الذينَ تولَّوا منكم يومَ التقى الجمعانِ إنما استزلَّهمُ

الشيطانُ ببعضِ ما كسبوا ولقد عفا اللهُ عنهم إنَّ اللهَ غفورٌ حليمٌ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی روز احد ایک جماعت کو

ایک جگہہ پہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سے ہلنا نہیں پس کافروں نے جو شکست پائی اوس جماعت نے چہپا کا دوڑنا کیا اوربقصد غنیمت نکلی اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی

شکایت کرتا ہے پہر فرمایا ہے کہ عفو کیا خدا تعالی نی او نسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان رض سے کی نہیں تہا جو کوئی اہل اس تقصیر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اوس سے ترجمہ اور غائب ہونا

عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہیں اونکے نکاح میں بیٹی حضرت کے بیٹی اور تہیں وہ بیمار پس فرمایا عثمان رض کی لیے آنحضرت نے کہ تیری لئے ثواب ایک شخص کا ہی ان

لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اوسکا ہی **ف** ع یعنی تو حکم حاضر ین کا رکہتا ہی دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

[illegible]

اور رقیہ نے بیچ ہی مین وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال خوشنودی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح مین دی پھر دوسری یعنی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اوسکا اونسے اور ریاض مین ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور یہ غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنی مکہ کی جہت سے باقی صحابہ مین اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرت اوسکو ف یعنی بھیجا عثمان کو لیکن نہ پایا کوئی عزت والا اونکے برابر جتنے
کہ نہ گئے بعضے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کرکے کہ یا رسول اللہ نہین ہے میرے لیے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور مخالفت اس مین میری ثابت ہے ہان ہو کر ترجمہ
پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو ف یعنی طرف مکہ کے تا مشرکون سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کرین اور اونکو آنحضرت سے تعرض کرنے سے باز رکھین پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نے اور آگے اونکے سے چلے اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نہ کرے اونسے اور کہا اونہون نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا جیسے
مرضی آپکی پس کہا عثمان نے نہ تھا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچھے جانے عثمان کے مکہ کو ف یعنی جب
خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنیکو آتے ہین مسلمانون سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانونکو لڑنیکے لیے اور بیعت لی اونسے جہاد کی تو جیسے اسباب کچھ ظاہر ہوئے
اور مشہور ہوئے کہا کہ [illegible] خبر ہے عثمان قتل کیے گئے ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال مین کہ کہا یہ ہاتھ میرا داہنا ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا
داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ بیعت ہے یہ ہاتھ واسطے عثمان کے [illegible] طرف سے [illegible] کہا ابن عمر نے [illegible] ان کلمات کو تیرے سوالون کے جواب
مین کہتے ہین اب ساتھ اپنے [illegible] ف ع یعنی [illegible] ضرر کرین گی تجھکو [illegible] یا یہ مراد ہے کہ [illegible] کلمات حق اور مفصل بیان
کرنے مین [illegible] عثمان کی شان مین وعن ابی سہلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یسر الی عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عہد الی امرا فانا صابر نفسی علیہ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سے کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنی چپکے
سے کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا اور [illegible] ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیے [illegible] اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنی سفیدی اور سرخی
سے [illegible] پس جب ہوا واقعہ دار کا کہا [illegible] عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے [illegible]
امر کیا ہے مجھے [illegible] صبر کرنیوالا ہون اپنے نفس کو اوپر اوس امر کے وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیہا وانہ سمع ابا ہریرۃ
یستاذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یقول انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس
فمن لنا یا رسول اللہ او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وہو یشیر الی عثمان
بذلک رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان کے گھر مین اس حال مین کہ عثمان گھیرے
گئے تھے گھر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنی اونکی خدمت مین یا امیر المومنین سے جو حاضر تھے اونسے کلام
کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوس پر یعنی جیسیکہ خطبہ کے لیے کرتے
ہین پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلا مین کہ آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کرو گے آپس مین

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پیچہ فتنہ کا برعکس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کسی کہنے والے نے ... پس کیا حکم دیتے ہو ہمکو یا رسول اللہ یعنی کسکی
متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے
اور یاران اوسکے کے اور وہ یعنی ابوہریرہ اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کے طرف
کہ وہ حاضر تھے اوس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ع کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان رض ابتداء اسلام مین ابوبکر
کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنگے داڑھی والے
خلیفہ ہوئے محرم کی اول تاریخ مین سن چوبیس مین اور قتل کیا انکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضون نے کہا اور کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کئے گئے وہ
ہفتہ کی شب بقیع مین اور سند عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کے اور رہی خلافت انکی بارہ[۱۲] برس چند روز کم اور روایت کین اون سے حدیثین خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہی مناقب ان تینون کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثین
بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پانو کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہی تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تھا کہ جس مین بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص یعنی نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کھولا مین نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی مین نے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اوسکو بہشت کی پس کھولدیا مین نے دروازہ اوسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کھولدے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دے اوسکو بہشت کی ساتھ بلاے عظیم کے کہ پہونچیگی اوسکو پس کھولا مین نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے مجکو اس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

اس عالمین کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے یعنی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم فوقیت اور فضیلت کے لیے اور بیان کرتے امر اونکی سبقت کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور صحابہ کرام میں بیان ہیں اور مشار و مذکور تھے وسیلہ انکے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوست کیے گئے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اوٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہم نے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپیر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اپیر تعلق اور اتصال بعض انکے کا ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے ساتھ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکے ہیں بیچ جاری کرنے احکام دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض

یہ باب ہے بیچ مناقب علے بن ابی طالب رض کی **ف** مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بیشمار بیچ حدیث کی کتابوں میں مناقب اونکے جو زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی ۔ و تہین اونمیں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجدالدین شیرازی نے جیسے کہ بیچ بعضی حدیثوں کی نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہۃ عقل کی معلوم ہے اسیطرح بھی کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار وضع کے ہیں لوگوں نے اور خاص ترین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا وصایا نام رکھا ہے اول بہر حدیث کے یا علی ہے اور اون میں سے ایک حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہے علماء نے واللہ اعلم انتہے اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی رض متاخر ہیں اور اونکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئے اور بہت سے مخالفین کہ اونکے ساتھ جنگ کے اور اونپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب اونکے واسطے رد کرنیکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جونا نا تھا حضرت علی کا پس جب آئے انکے ماں کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب تو یہ ذکر کیا اوس سے اسد سے پس نام اونکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ بوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجھمیں اور اونمیں کچھ تیزی ہوگئی تھی پس خفا ہوکر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اسحالمیں کہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندہی پر سے اور لگ رہے تھے اونکے پہلو میں مٹی پس پونچھتے تھے اونسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اوٹھ اے ابا تراب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے [illegible]

شارح مین علما نا اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے اوسوقت فرمائی تہی کہ خلیفہ کیا تہا علی مرتضیٰ کو اپنے اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تہے کہ آخری غزوہ آنحضرتؐ کا تہا پس منافقون نے طعن کیا کہ اونکو حقیر وسبک جانکر آنحضرتؐ چہوڑ گئے ہین حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندہکر نکلے یہانتک کہ آنحضرتؐ سے ملے
اسحالیکہ حضرتؐ اوترے ہوئے تہے موضع جرف مین اپس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جہوٹ کہتے ہین ہمنے نہین چہوڑا ہی تمہین
تمکو مگر واسطے محافظت اونکے کہ چہوڑا ہی مینے اونکو پیچہے اپنے پس پہر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میری اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین خوش ہی تو اس سے کہ ہووے تو
مجہسے بمنزلہ ہارونؑ کے موسیٰ سے کہ جب موسیٰ میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی ہی چپٹ رہی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرتؐ کے حق علیؓ کا ہی اور آنحضرتؐ نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس بعض نے اپنی گمراہی سی یہ سمجہا نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علیؓ کے
اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علیؓ کیطرف بہی کی ہی اسلیے کہ یہ تعین قایم ہوئی واسطے طلب حق اپنی کے پس نہین شک ہی اس مقولے کے کفر مین اسلیے کہ جنہونے
کافر کہا تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور انکے دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت وجماعت کی یہ کہتے ہین کہ دلیل نہین ہی
بیچ اونکے لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہ ہی کہ علیؓ کو آنحضرتؐ نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنے اپنی کے غزوہ تبوک مین جیساکہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا تہا غایب
رہنے اپنی مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تہے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کی ہی اور آنحضرت صلعم نے
اس مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکے لیے نماز مین پس علیؓ خبرگیری پیغمبر کے اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی سیبہی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تہا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہی اور وجہ تشبیہ کے سمجہنے مین جاتی تہی کہ آنحضرتؐ نے کہا ہے
بیچ تشبیہ دی اونکو ساتہ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرتؐ نے اوسکو ساتہ قول اپنی کے **ترجمہ** الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی پیغمبر بعد میرے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہے اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی تمہارا اوسکا ساتہ حضرت کے نہین ہی جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب نبوت کے ہی مرتبہ مین یا تو بحالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکے اسلیے کہ
ہارون مر گئے پہلے وفات موسیٰ کے پس متعین ہوا یہ کہ تہے خلیفہ حالت حیات آنحضرتؐ کی بیچ وقت جانے آپ کے کیطرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ خلافت
جزئیہ حضرتؐ کی حیات مین نہین دلالت کرتے ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرتؐ کی خصوصاً جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سے بہی بسبب پہرنے
آنحضرتؐ کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہے کہا بعض علمانے کہ حضرتؐ کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اوپر کہ عیسیٰ بن مریم جب اوترینگے تو اوترینگے حاکم
ہوکر حکام اس امت مین سے بلاوینگے لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین اوترینگے نبی ہوکر تاکہ ہوین مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہوین نبی اور ہون تابع
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اونکے اور مضبوط کرنے طریقے اونکے اگرچہ ساتہ وحی کے ہو طرف اونکے پس معنی جملہ مذکورہ کے یہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرتؐ کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرتؐ ختم کرنیوالے اگلے نبیونکے ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرتؐ کے نبی تو ہوتی
علی اور یہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی حضرت عمرؓ کے حق مین صریحاً اسلیے کہ حکم فرضی اور تقدیری ہی پس گویا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہی نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیاً اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
جو مشہور ہی کی ہی حفاظ نی مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچہ اصل نہین ہی اوسکی **وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ**
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہی اوس خدا کی کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے مین پہاڑا جاتا ہی اور
پیدا کیا آدمی یا روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہین رکہیگا مجہکو مگر مومن **ف** یعنی

ترجمہ ... دوست رکھیگا مجکو مگر مومن اور نہین ... مجکو ... اور
اور دشمن نہین رکھیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع یس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؓ سے
روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور
روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار
من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ
اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا
قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ
فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ
الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے **ف** ح خیبر ایک منزل ہے مدینہ سے جانب شام کے اور غزوہ سن سات مین تھا ترجمہ
کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھو پر یعنی بہ سبب اوسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اور خدا
کو اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کے لوگون یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبحکو سب امین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے
نشان اونکو **ف** ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی بن ابی
طالب **ف** ح اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھو نکے دکھنے کے بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ
یا رسول اللہ شکایت رکھتے مین اپنی آنکھونکی یعنی انکی آنکھین دکھتی ہین یعنی بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف انکے کہ بلالاوے انکو پس لائے
گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا انکی آنکھونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکھونکی طرف سے یہانتک کہ گویا تہا انکے کچھ درد یعنی اور نہ سبب درد قسم ردمے
اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا انکو نشان پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین ان سے یہانتک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نے
جا اور گذر راہ پر نرمی اور آہستگی اپنے کی یہانتک کہ اوترے تو انکی زمین مین پہر بلا انکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دی انکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہے اوپر حق
خدا سے اسلام مین **ف** ع اور بیان یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسے یہانتک کہ مسلمان ہون
حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا یعنی مسلمان ہو نیکے فرمانبردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے
کہ ہون تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علیؓ کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اسکے تاکید کیلیے یہ قسم
کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اور نیکی کہ متفرع ہوتا ہی اسپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا کرنا
ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسیکہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ آپ نے

ولکنہ یحبہ اور دین تحقیق باب بلوغ ستر کی ف ع سلے کہ اسکو نقل ... ان دوپہر فضیلت

علے اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و

سلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجہسے ہے

اور مین علی سے **ف** ح یہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یکانگت اور مشارکت سے نسب مین **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنے اسمین اشارہ

ہے طرف اس آیۃ کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست

اوسکا پس علی دوست اوسکا ہو یعنی جسکو مین دوست رکہتا ہون پس علی دوست رکہتا ہی پس علی دوست معنی ہین کہ جو شخص کا رپردار اور مددگار میرا ہوتا ہی پس علی

کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**

حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ

الترمذی و احمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے اور نہ ادا کرے میری

طرف سے یعنی نبذ عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان اونکی گفتگو ہوتی تہی نقض

ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیون اور اہلبیت مین سے اور نہین قبول کرتے

تہے غیر اونکی سے پس سبب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابو بکر صدیق رض کو حج کے لیے بہیجا تہا اور امیر حاج ہو نکالا گیا تو بعد اونکے نکلنے اونکی بیچہے علی مرتضی کو بہیجا تا نقض

کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس بابمین آیتین اوتری ہین مشرکون پر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین پس نزدیک نہون مسجد حرام کے بعد اس

سال کے اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابو بکر کے

لیے اوس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے جس وقت کہ جا ملے علی اون سے پیچہے سے کہ تم ہو امیر یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہین بلکہ

مامور ہون اور اوسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہین ہے محققین **وعن** ابن عمر قال آخی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بینی وبین

احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا

حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیون مین

اسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان اسمین دینی بہائی ہوئے اسیطرح اور اور یہ تاریخ ہجرت بعد مدینہ کی آنیکے ہوا **ترجمہ** پس آئے علی بہاتے ہین آنسو

بہاتی تہین آنکہین اونکی پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا

آنحضرت صلعم نے کہ تو بہائی میرا ہے دنیا اور آخرت مین یعنی تجہکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بہائی چارہ کرواؤن **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن

غریب ہے **وعن** انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل

معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے

کہ کہا تہا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق

مین سے کہ کہاوے دو ساتہ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کہایا ساتہ اونکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے **ف**

کرتی ہے خدا کی او شادھین حصہ عقبہ اور قبہ بن لگاتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ جلد محبوبتر بن خلق سی ہی یا محبوبترین

خلق کی آنحضرت کی جانب سعید ان بن بی دیا وسرا یہون و سبب میں سی یا یہ مراد ہی کہ جواولی او اقربا و احق ہین ساتہ احسان کے نزدیک ادبیر حق مجبوبترین ہین سی

نزدیک خدا کی او غالب یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب یادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان

تخصیصات کی کچہ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ اسطلاق سید المحبوبین او افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مراد یہی ہی

اگر بعضونکو محبوبتر بعض وجوہ او حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین کرتی ہی اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہین ہی

جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت او احبیت کی بعضی علما نی کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی مبتدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین

اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور رحکیہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی اسمین تنگی کیون کیجی **وَعَنْ**

عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَاَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بی سوال کے

نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ**

وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ شَرِیْکٌ

وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرِ شَرِیْکٍ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم

اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون

اوسکی سی لیکن خاص اونکو ذکر کرنی سی ایک طرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی بہت بزرگی او علم رکہتے ہین

اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہوچکی ہی یہ بات

کہ تابعین نی لیے ہین طرح طرح کی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر او رحدیث او فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی بس جانا گیا عدم انحصار بابیۃ کا

علی کی حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہ باب قضا کی تو البتہ ہوسکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسیکہ ابی کی حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ وہ

بڑی قاری ہین تم مین او معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا

آنحضرت سی مختص ہی ساتہ علی کی نہین ہاتہ لگ سکتا کسی اور کی واسطہ سی سوای واسطہ علی کی اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی

فرمایا واتو البیوت من ابوابہا حال انکہ نہین ہی اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراخ نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اسکی آٹہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث

کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور

بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نی کہ کچہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی

کہ یہ حسن ہی باعتبار طرق کی صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہے

بعضی علما نی یہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم

اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سوای شریک کی **ف** ع اور خبر فردوس مین حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ

مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق
دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا مینے اونکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ تعالے نے سرگوشی کی
اونسے **ف** ع یعنی پہنچایا مینے اونکو اللہ تعالی کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکے پہنچانیکا بطریق سرگوشی کے پس سرگوشی میں گویا سرگوشی کی اونسے اللہ نے مینے پہنچانے کے
پس یہ مانند قول اللہ تعالی کی ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھہ مصلحت اوس غزوہ کی اونسے کہی اور اسکی اسرار نبوت
میں سے کہ متعلق ہیں ساتھ اخبار دنیہ کے کہی ہوں نہ یہ کہ دین کی بات اونسے چھپی سے کہی اور اونسے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہوچکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا
کسی نے کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں اونہوں نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن
میں ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے کہ اوسمیں دیت وغیرہ کی احکام لکھے ہیں **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے علی کی کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسی کے کہ پہونچے اوسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوائے تیرے **ف** ح اتفاقاً دروازہ
آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی **ترجمہ** کہا علی بن منذر نے پس کہا مینے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہے معنی
اس حدیث کے **ف** ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے عابدوں میں سے کہتے ہیں کہ اونسے پچپن حج کیے اور حدیث اوس
جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں ذکر کیا **ترجمہ** کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد
کو اور گذرے آمین حالت جنابت میں سوائے میرے اور سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف
ہے باتفاق محدثین کے **وَعَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ
قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مینے آنحضرت سے اس حالمیں کہ اوٹھانیوالے تھے
دونوں ہاتھہ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکی کے یا نزدیک توقع آنے اونکی کے یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھاوے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آویں نقل
کی یہ ترمذی نے **ف** ح دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو اونکی مفارقت سے **اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا اونکو
مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی بسبب کی نسبت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے **ف** ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو برا کہنا

سے من سب علیا فقد سبنی ... اور بیہقی نے ... یا کہ حضرت علی کی ... من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن

عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ

النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ

فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَانِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا

مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تجہمین ایک مشابہت ہی عیسی سے دشمن رکہا اونکو یہودنی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماںکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا

کی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت ومرتبہ پر کہ ثابت نہین ہی اونکیلیی کہ اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا کہا پہر حضرت

علی نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت کرنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتہ اوس چیز کی کہ نہین ہی مجہمین یعنی تفضیل دیگا

مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کی اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہ احمد نی ف ع

اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور اعتقاد محمود ہی کہ حد سے نہ گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم سے

سے باہر ڈالتی ہی اور منسوب ہی ف گمراہی کی طرف کرتی ہی اور متعصف ساتہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہی ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سے

محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کی جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب پس

شخص کو سعی کرنی چاہیئی کہ یہ دونون چیزین جمع کرے بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہی کہ کہا کہینچی اقوام جنتی یہ خلوا النار فی حبی و بعضی

اقوام جنتی یہ خلوا النار فی بعضی نقل کی یہ احمد نی اور سند سے ہی کہ کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نی وعن

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِكُلِّ

مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ

مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى

كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب

اوتری غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہی جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل

مین کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اوسوقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نی ہاتہ علی مرتضی رض کا پہر فرمایا ف ع

یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ

مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہ مومنون کی اونکی نفسونسی یعنی جیسیکہ قران مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کہا صحابہ

نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہ ہر مومن کے

اوسکی نفس سی ف ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اور خیریت دنیا و آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکے

کہ کبہی طرف شر و فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نی ہان سچ ہی پس فرمایا آنحضرت نی بار خدایا جو شخص کہ ہون مین دوست اوسکا پس علی دوست

اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو ف ع ح اور ایک روایت مین ہی کہ احب من احبہ

اور مدد کر اوسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پہیر حق کو ساتہ علی کی جسطرف کہ پہرے وہ **ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی سے حضرت
عمر نے بعد اسکی پس کہا عمر نے واسطے علی رض کی کہ خوشی ہی تمہارے لئی یا بہتری رہو صبح رہنا گوارا اسی بیٹی ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نی **ف** جاننا چاہئی کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
احق ہونی پر ساتہ خلافت کی اونمین سے یہ حدیث اونکی نزدیک تو بڑی دلیل ہی کہتی ہین کہ یہ صریح دلیل ہی اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ
مولے یہان بمعنی اولی ساتہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کی ورنہ احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی
حضرت علی کی لئی اسلیے کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیے پس ہوئی علی مرتضی کی لیے وہ کہ
جیسی آنحضرت کی لیے تہی امامت پر پس یہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طریق اسکی
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی اونہون نے اسکی علی کے
کے لیے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد اونمین سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح
کی ہی اسکی اکثر کو ذہبی نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا و لیکن ہم کہتی ہین شیعہ سے بطریق الزام کی کہ اونہون نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار
تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کی
اسمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالے اسمین بعضی ائمہ حدیث سے اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی کی
اور سوا اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکی
اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہئی اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ کور ہی اور ہم کہتی ہین بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ معنی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہی بلکہ معنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیے کہ لفظ مولی کا کئی معنی آتی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی
رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارا اور پیارا اور مددگار ہمارا ہین اور سیاق حدیث سے دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا معنی امام کی معہود و معلوم نہین ہی
لغت مین اور شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اور اس سے غرض موالات کی بیان کرنی سے تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سے اسلیے کہ اسکی بیان کرنے مین بہی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیے اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمؤمنین من انفسہم اور دعا ہی پہر اسی جہت سے ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہی اور یہ بہی کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتہ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نے کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین ایا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی کہ مانا ہمنی کہ مولی بمعنی اولی کی ہی ولیکن یہہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہ قرب اور اتباع کی جیسی کہ قران مجید مین

یعنی کا شبعتی اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور یہی اس احتمال کی نفی کرتی ہیں یہ ہم نہ مانتے کہ مراد اولی ساتھ امامت کی ہے لیکن دلیل
نہیں ہے اوپر درست نفی احتمال کی بلکہ مال میں اور بیچ وقت عقد بیعت انکی مراد ہوا اور بعد تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہوا اور علی رض بھی اوس اجماع میں داخل ہیں اور تقریر
اوس روایتونکی کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت امیر المومنین کی دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس
نے غیر اونکی وقت حاجت کی ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی رض وقت خلافت اپنی کے پس ثابت ہوا کہ حضرت علی کا دلیل لانا بیچ ایام خلافت اپنی کے دلیل ہے اوپر اسکے کہ جانا انہوں نے یہ کہ نص اوس میں ہے خلافت
اونکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے سو نہیں ہوا اور باوجود اسکی علی رض نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی یا اوپر خلافت غیر اونکی جیسا کہ آیا صحیح میں اور
صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس رض نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور خلافت غیر اونکی جیسا کہ آیا صحیح میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس
آئی اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی رض سے کہا کہ طلب کر اوس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہے تو جان لیں ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سے اور علی رض نے فرمایا کہ
نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنیکی اونسے اور کیوں کہتے عباس
کہ اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو باوجود قربت زمانی کی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذری تھی اور معقول جاننا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا
اونکا اوسکو باوجود حاجت کے اوسکی ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر رض یاد رکھتی تھے اوسکو اور جانتی تھے اوسکو
اور باوجود اوسکی جو انہوں نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور استخلاف کیا حق ابی بکر اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر ہووے تمہپر کوئی شخص جیسکہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رغبت
دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن اونہوں نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے ازراہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا سبب تقیہ کے تھا اور یہ
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رض نہایت قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہوں نے نص سے اولی
دلیل نہ لاویں اور عمل او سپر نکریں یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر رض دلیل لائی ساتھ حدیث الائمة من قریش کی کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی رض کی
لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کی کیونکر کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ تھے
ہیں اور بعضی قائل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سے اکا ان خبیثوں کا ذکر نہیں بناسی اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس طرف گئے ہیں
روافض سبب اوسکی باطل ہونا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا از ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اور احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی
کی اونسے واقع ہوا اور کہا یہ حدیثیں اور اخبار اور تفسیر روایت کی گئیں جھوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ بہت رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
اونکی صحبت میں ایسے لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی رض کیطرف بھی کہ اونہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے
صواعق محرقہ میں کہ اونہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہاں اور جو کچھ کہ ہمنے یہ بطریق اختصار کے بیان کر دیا ہے کافی ہے و باللہ التوفیق **وعن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے بریدہ رض سے کہا کہ پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے **ف** اور ایک روایت میں آیا ہے فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دفعہ پر
یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پھر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہے **ترجمہ** پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی رض نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ
عنہا نقل کی نسائی نے **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا اصحاب نے علی رض سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتی فاطمہ کی حال آنکہ تم آنحضرت رض کی

بچہ لاحق ہی ہو کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے شاید فاطمہ رضی

پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے اونکی

بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہین اترا ہے حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو

دیا تہا پہر کہا بعضون نے علی رضی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اونکا کر دین کہا علی رضی نے یہ کیونکر ہو حالانکہ

خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجکو

رب عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابا بکر صدیق اور عمر بن خطاب

اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار مین سے کہا انس نے کہ بلا لایا مین اونکو پس جبکہ جمع ہو وے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہون پر اور علی رض کہین گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود

بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزمہ الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا

وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دون اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا

اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق چہوارونکا اور رکہا

اوسکو آگے ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تہے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سامنے علی رض کے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دون تجسے فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتہ اسکے پس کہا علی

نے کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ

تحقیق نکالی اللہ نے ان دونون سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہ بند کر دینے دروازونکے سوا دروازہ علی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے **ف** ع یعنی بعضے صحابیونکی گہرکی دروازے مسجد نبوی مین تہے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کیطرف سے بند کر دو تاکہ کوئی عورت نفاس اور کوئی

مرد جنبی مسجد مین ان دروازونسے نہ آوے مگر دروازہ علی رض کا کہلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانے آنحضرت کے

اور نہین اشکال آتا ہے اس حدیث سے اور حدیث یہ کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازونکے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کی اسلیے کہ اوس مین

تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازونکے بند کرنیکا بیچ حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہ ہے نہین پس حمل کیا جاویگا یہ حدیث حالت سابق کی اور وہ

پر اور دفع ہوتا ہے قول علما کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے

اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقم سے کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنے ان دروازونکے سوائے دروازہ علی کی اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن

ارقم سے کہا تہی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کر دو

یہ دروازے سوائے دروازہ علی کی پس کہا زید نے گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کہڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کیلیے اور حمد و ثنا کی اللہ کے پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

ان مدا ان دنوں میں سو دو دروازے مسجد کی طرف تھے بند کئے گئے سوائے دروازہ علی کے اور دروازہ ابوبکر کے اور یہ مسدود

میں اور علی رضی اللہ عنہ مسجد میں حکم کیا گیا میں ساتھ ایک دروازہ کے دروازوں میں اور کہا اور ابن عباس اور جابر سے بھی یہ خلاف روایت کی گئی ہے یہ لیکن صحیح
اور صحیح نہیں ہے کہ روایت کو نقل کیا گیا ہے صحیحین میں عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح ہو تو روایت
علی کی حق میں تو حمل کیا جاوے گی دونوں حدیثیں اور دونوں مختلف کیونکہ تطبیق دیجیے درمیان دونوں حدیثوں کے واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي**
مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھا میرے
لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لیے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول وقت سحر کے **ف** ع اور سحر کہتے ہیں پچھلے
حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تھا میں السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکارتے آنحضرت **ف** ع یعنی ساتھ
جواب سلام کے یا بدون اوس کے بنا بر اسکے کہ سلام استیذان کی لیے جواب ہے یا نہیں **ترجمہ** پھرتا میں طرف گھر والوں اپنے کی یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول
ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے حاضر ہوتا میں آنحضرت کے پاس نقل کی یہ نسائی نے **ف** خ اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا سوائے
انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کی گھر اور اخوت اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ رض کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ**
شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ
مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا تھا میں بیمار پس گذرے مجھ پر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنی مار تا راحت پاؤں میں اور خلاص ہوں رنج و تعب سے
سے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو میرے فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ ارفعنی ساتھ رے اور فے کے ہے یعنی فراخی کر میری لیے زندگانی میں
سے اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھ عین مہملہ کے ہے **ترجمہ** اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان و آزمائش کے پس تو صبر دے مجھکو کہ جزع فزع نہ کروں پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہا میں پھر یعنی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلے پڑھی تھی پس لات ماری آنحضرت نے اوسکو ساتھ پاؤں اپنے کے **ف**
ع یعنی تاکہ متنبہ ہو دین غفلت اور بے صبری سے اور تاکہ ازالہ دین شکایت حال اپنی سے اور تاکہ پہنچے اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہو دے اونکے لیے کمال متابعت
حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا عافیت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہے راوی نے **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام
کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے اپنی بیماری میں اللھم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں ہے
ترجمہ کہا علی رض نے پس نہ بیمار ہوا میں ساتھ اس درد کی بعد اوس دعا کے آنحضرت کی کبھی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ع
امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی ہیں کنیت اونکی تھی ابوالحسن اور ابوتراب اور وہ اول اسلام لائے ہیں مردوں میں سے اور اختلاف ہے انکی سن میں اوس دن بعضوں
نے کہا کہ پندرہ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوں میں سوائے تبوک کی کہ اون دنوں میں اونکو
آنحضرت نے خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے اپنے اہل میں اور اوس میں فرمایا اونکو لیے کہ کیا نہیں راضی ہے تو یہ کہ ہو دے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کی موسیٰ سے اور تھے حضرت علی نہایت
گندم گون بڑی آنکھوں کی قریب تر طرف پستگی ہیں کے اور پیٹ انکا بڑا تھا اور بال اوڑے ہوئے تھے داڑھی اونکی کشادہ تھا سینہ انکا اور سر اور داڑھی آپ کی سفید تھی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہونے عثمان کی عمر روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن

ابن ملجم نے جمعہ سترھویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو انکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے
اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکی بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کی اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں
نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کے اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضي الله عنهم

باب بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی اور بسبب فوقیت
ہونے انکی اور انکی لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ اوروں کی لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسیکے اہل بیت نبوت
کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکی اسم اس سے کہ ہوں مجتمع انکی حدیثیں
یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کی ہیں جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں الفصل
الاول فصل پہلی عن عمر قال ما احدٌ احقّ بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راضٍ فسمّى عليًّا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنے کی ساتھ خلافت کی اصحاب شوری کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کار کے یعنی
خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلا شبہ
یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کی یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں زیادہ راضی ہونا ہے نسبت اور صحابہ
کی بسبب ہونے انکی عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت
عمر نے ان چھ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو ان میں افضل تھے سب جانتے ہیں کیا حاجت ہے انکی ذکر کرنے کی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضی سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹے اور بہنوئی
تھے شاید متہم ہونے کی لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا ان میں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے ان سے
ولیکن اہل شوری میں داخل نکیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اور بیعت کرنے اہل حل وعقد سے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیجاوے مانند
ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کی اوپر خلیفہ کرنے ایک کی جو کہ لائق اسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے
کہ وہ افضل ہو اور اسی سبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضوں کی قریش میں سے باوجود موجود ہونے افضل کی ان سے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب
قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبر گیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنے میں اور نہیں ہے
شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اسکا ہاشمی اور ظہور معجز کا اسکی ہاتھ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کی ہیں اور جہالات انکی ہیں سے
اور توطیہ اور تمہید ہے انکی گمراہیوں کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود منعقد ہونے ان چیزوں کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی وعن
قيس بن ابي حازم قال رأيت يد طلحة شلّاء وقى بها النبيّ صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا رہ اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہ بخاری نے **ف** ح ع طلحہ نے بیچ لڑائی احد کی اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکی ہاتھ میں کچھ اوپر ستر زخم لگی تھی یہاں تک کہ عضو مخصوص کا

تھے کسی کام ... قتل کیے گیے دن جمل کی ...

بھاری الّا کے سن چھتیس مین اور دفن کیے گیے بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کی کہ اوسکو خندق بھی کہتی ہین کون ہی کہ لاوی میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہودی بنی قریظہ اور بنی النضیر جمع ہو کر اور آپس مین اتفاق کر کر انحضرت سی لڑنیکی کو آئی تھی کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار تھے ایک مہینے کی گرد مدینہ کی خندق کہود ے لے تھے اتو ر مسلمان بہت تنگدل تھے او ر صف جنگ نہین ہوئی فقط کچھ تیر اور اور تیر اندازی ہوئی تھی پہر اللہ تعالی نی ہزار ملایکہ مدد کی لیے بہیجے اور ہوا تند کہ اوسنی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکھیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کی پہلی وہین انحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لادے اور جانا اوسمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوی ایسی حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا انحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹے عوام کی کنیت اونکی ابو عبداللہ قرشی اور ماں اونکی صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی او ر پہوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑ دین پس نہ چہوڑا اونہون نی اور جا نثار رہی وی تمام غزوہ مین انحضرت کی ساتھ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار اونہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہی انحضرت کی ساتھ دن احد کی اور تہی گو ر ہ در از قد کچھ داڑہی دبلی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چھتیس مین اور عمر چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گیے وادی سباع مین پہر نقل کیے گیے طرف بصرہ کی اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی زبیر سی کہا فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کی رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوی میرے پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تا کہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہیے کہ انحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ ہی بنی قریظہ کی طرف ہوئی او ر پندرہ روز تک اونکو گھیری رکھا اور پہر فتح پائی یہی بات وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین بنو قریظہ تہی وہا جنہا نکی مشکاۃ ہو زبیر نی کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیے میرے لیے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع اوسمین تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہ ایسی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر ایسی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی دو بار مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میرے نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہو ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا نہین سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے ہون ماں باپ اپنی کسیکی لیی مگر واسطی سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مینی حضرت سی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو او سوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو ای سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سی سعد بن ابی وقاص ہین ایسی کہ مالک بیٹے وہیب کا نام ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا انحضرت سی زبیر کی لیے بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچھ فرمایا پس تطبیق اسمین اور

درمیان خیر زبیر کی

نہین ہو اسبی کہ مطلع ہوئی ہون ۔ پہرین ہین ۔ ف ۔ پہ ہو اسلام غیر کی کہا مولف ذکر کیت

سترہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالث مین یعنی دو شخصون کی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینی ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سعد تمام غزوون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی یہان تک کہ ڈرتی تہو لوگ اکی بد دعا سی اور امید رکہتی دعا خیر کی سبب مشہور ہونی قبول دعا اونکی کی لوگون کی نزدیک اور یہ اس سبب سی تہا کہ آنحضرت نی فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نی انکی لیے اور زبیر کی لیے ماں باپ اپنی کہ فرمایا دونونکی لیے فداک ابی وامی اور بعضون نی کہا یہ کسیکی لیے سوای ان دونون کی اور تہی پہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین بیچ عقیق کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نی کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گیے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر اونکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سی انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا اونکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نی اور روایت کین انسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّی لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد سی کہا تحقیق مین اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی میری پہلی کسی نی تیر راہ خدا مین نہین مارا اور جہری حکایت یہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نی ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہ ساٹہ سوارونکی واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکون کی بہیجا پہر اونمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نی ایک تیر اونکی طرف پہینکا اور یہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنی اپنی کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سی ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نی کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرتی میری ناگہان سنی ہمنی آواز ہتہیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نی کیا چیز لائی تجہکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میری دل مین خوف نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تنہا ہین مبادا اعداء دین کو کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین تاکہ نگہبانی کرون انکی اور خدمت بجا لاؤن پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر امت کے ایک امانت دار ہی کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کی خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ع اور خاص کیا اونکو ساتہ امانت کی باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ اونپر غالب تہی یہ صفت نسبت اور وصفون کی یا یہ کہ یہ صفت اونمین غالب تہی نسبت اونکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصائح مین سی یہ ایک نصیحت کیا خوب ہی یادرکہا الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نی کہ وہ ابو عامر بن عبداللہ بن الجراح فہری قرشی ہین اسلام لائی ساتہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادونمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور ٹہہری رہی آنحضرت کی ساتہ روز احد کی اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نی دانتونسے پکڑ کر کہینچی تہین حتی دو دانت آگی کی انکی گر پڑی تہی پہر وارد ہوئی شام و سبک گوشت مر طاعون عمواس مین بیچ اردن کی سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گیے

وعن ابن ابی مُلیکة قال سمعتُ عائشة وسُئلت من
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفًا لو استخلفه قالت ابو بكر فقيل لها ثم من بعد ابي بكر قالت عمر
قيل من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھی گئیں
تھیں وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتے اگر خلیفہ اپنے سامنے کرتے کسیکو جمیع صحابہ میں سے کہا عائشہ نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر
کسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف
ع کہ امین تھے اور لائق اس کام کے اور ابوبکر صدیق رضی نے بھی کہا اوس وقت کہ خلیفہ کرتے تھے لوگ کہ مجھکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علی ہیں اور عمر ہیں اور ابو عبیدہ بن
الجراح ہیں جسکو چاہو انمیں خلیفہ کر دو پس کہا صحابہ نے کہ تجھسے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تجکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کی یعنی امامت کے پس کون ہے
کہ موخر کرے تجکو کار دنیا میں اور اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اولی تھے بسبب خلافت کی بعد شیخین کے بقیہ صحابہ سے وعن
ابی ہریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت
الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبي او صديق او شهيد
وزاد بعضهم وسعد بن ابي وقاص ولم يذكر عليًّا رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا
پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا نہیں ہے تجپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی
حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ
اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کی ہے نہ عین حرب میں بلکہ باہر اوس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید
ہے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا اسکی یہی جو لفظ زاد کا کہا اوسمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمیں معارضہ و مبادلہ ہے نہ زیادہ اور اشکال یہ لازم ہے کہ سعد
بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس توجیہ روایت کی یا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر ان میں شہید ہیں پس عطا کیا گیا
حکم الکل کا اسیطرح فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تھی موت اونکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض میں سے کہ باعث ہوتی ہیں حکم شہادت
کی مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن
بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي
ورواه ابن ماجة عن سعيد بن زيد اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں ہے
اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں
اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع
ح سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کی کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری میں وفات ہوئی
اونکی اور مدفون ہوئے بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی اونکی اور ایک وجہ جو عشرہ مبشرہ تھے اور باقیا ان سے گذر گئے تھے اور بشارت جنت کی یہ ہے کہ انکی بشارت
ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اور بھی کئی جمعین علما نے لکھی ہیں والا بشارت مخصوص اور منحصر انہیں میں نہیں ہے اور لوگوں کی بھی آئی ہے صریح بدلالت العلماء اور

بیان ایسا ثابتہ ہی کہ اوس پر تنبیہ ہونا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہی ہر جگہ یا اکثر اسی ترتیب پر ہوا ہی اور اس سے حقیقت
جماعت کی ثابت ہوتی ہی اور اس پر گمان کرنا کہ اوس ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لائی ہیں اہل سنت کا اگرچہ بعض حدیثوں میں تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرتی
ہیں جیسا اس حدیث میں فرق نہیں آیا ہی ہاں کیونکر تغیر کرتے ہیں جس طرح ہی اوس طرح اوس کو ادا کرتے ہیں **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
اَرْحَمُ اُمَّتِي بِاُمَّتِي اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہترین
امت میری کا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و نیکی سے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتی ہیں اور سمجھاتی ہیں اور سخت ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور بہت سچا اونکا حیا میں عثمان ہے **ف** ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھ کمال خصوصیت اور
تہا اور حیا شعبہ عظمی ہی ایمان کا اور ظاہر بہت سچا ایسی کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشر کی بھی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر
وہ ہے کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو **ترجمہ** اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہیں **ف** ح ع علم فرائض و میراث یہ خوب جانتے تھے اور بڑے
فقہاء صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کی اور جمع کرنیوالے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت میں **ترجمہ** اور بہت
پڑھنے والا اونکا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہی **ف** ح ع یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں کی تھے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورۂ لم یکن
الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہی کہ اسکو تجھپر پڑھوں اور تجھے سناؤں انہوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہی
پس وہ رونے لگے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی اونکی مدینہ میں سنہ ۱۹ انیس میں چند روایت کیں انسے خلق کثیر نے **ترجمہ** اور بہت جاننے والا اونکا حلال
و حرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** ح یہ صحابی رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں اور ان ستر مومنین کی تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کر دیا
دیا تھا انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا انمیں اور جعفر بن ابی طالب میں اور بھیجا انکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کرکر یمن میں اور یہ اسوقت میں
اٹھارہ برس کے تھے طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ اٹھارہ میں اور عمر اونکی اڑتیس برس کی ہوئی اور یہ صفت کہتی تھی کہ خداوندا یہ رحمت ہی تیری تیری بندوں پر
خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سے محروم نرکہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سے کہتی تھی خفہ کر جتنا کہ چاہیے تو قسم ہی تیری عزت کی جانتا ہے
تو کہ میں تجکو دوست رکھتا ہوں یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تھی ہم تشبیہ دینے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کی کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تھی معاذ آنحضرت کی زمانہ میں اور ابوبکر کی زمانہ میں اور جب یمن چلے گئے تو کہتی تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو
سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہاد وں غیرہ میں اور وقت رحلت کی کہا اپنے یاروں کو جسوقت کہ وہ روئی کیوں روتی ہو اور کس چیز
نے رولایا تمکو کہا لوگوں نے کہ روتی ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی سبب موت تمہاری کی کہا علم و ایمان قدیم میں روز قیامت تک تو تم حق کو جس سے کہ ہو
اور رد کرو باطل کو جس سے کہ ہو مناقب انکی بہت ہیں زیادہ اس سے **ترجمہ** اور واسطے ہر امت کی ایک امین ہی اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی **ف** ع ح
ایک ثقہ امین ہی کہ ہر پیغمبر کی لیے ایک امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہ قصہ جو باضی میں مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے
جب آئے عمر بن الخطاب شام میں ملے انسے بڑے بڑے امراء اس کے عمر نے کہا کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمر نے ابو عبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ آتے ہیں

ان پاس نہ تھی مگر سوار سپر اور کملی ... دیکھا ابو عبیدہ کے گھر مین مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اونٹ کا

روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ مجھکو اپنے گھر مین لیچلو پس آئے اونکے گھر مین پس نہ دیکھا کچھ یہان تک کہ یہ اسباب تھا سو نہین دیکھتا ہون مگر ایک نمدہ اور کاٹھی
اور تلوار حال آنکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہی پس اوٹھی ابو عبیدہ اور گھر کی اندر گئی اور لے آئی وہان سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کی پس روئے
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سوائے تیری ای ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہفت واسطہ ساتھ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئے
ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا و رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور
کھینچے دو حلقے خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنے دانتون سے اور دو دانت اونکے گر پڑے بسبب نکالنے کی زور سے اور اونہون نے
بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر کی عہد مین اور جنازہ اونکی پڑہی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تہی حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو اونکی مشاورت کے ہاتھ تفویض کرتا مین — واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا میری امت مین
سے علی ہے **ف** ع اور اسلیی حضرت عمر نے مشاورت اور فتوی اونکی بغیر حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
تر یہی ہی کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جاننے والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس وقت اسمین فضیلت حضرت علی کی ابوبکر اور عمر پر ثابت نہین
ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اور اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیۃ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کے
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نے کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہ کہ
حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور یہ عثمان رضی اللہ عنہم یہ حالی تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی
— اور ہمین دونو جماعتین کہ برا کہتی نہین بعض انکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی اونمین سے ساتھ کفر دوسرے کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل و تدبر کرنیکی اور اعتقاد کرنا چاہئے کہ امیر المومنین علی نے اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ منفرد
تر ان لوگونکی ساتھ خلافت کی اوسوقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اور ہمین اونکے خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی کی ہوئی واللہ تعالی یغفرنا
بحبہم و یحشرنا فی زمرتہم **وعن** الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنھض الی الصخرۃ فلم یستطع
فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب
طلحۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کو **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارونکا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتہ توکل کی نہین رکھتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتے ہون **ترجمہ** پس اوٹھی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتھر کی کہ
کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکھین طرف کفار کی اور اونچی سے دکھائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکے یعنی بسبب بوجہ زرہ ہونیکی پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑھی اور قرار پکڑا آنحضرت نے اوس پتھر پر پس سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی جنت جبکہ ایک
روایت مین ہی اور معنی یہ ہین کہ اونہون نے ثابت کی بہشت اپنی لیی بسبب اس عمل کی یا بسبب اس چیز کی کہ کی اونہون نے کہ اپنی اوپر زخم کھون اوٹھائی کہ اپنی تئین

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی انگلیون مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھہ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھہ اوپر اسی کے اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبداللہ بن شہاب نے بھی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑھی مین اون گڑھون مین سے کہ کھودے تھے ابو عامر نے تاکہ گر پڑین انمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبیداللہ نے یہانتک کہ سیدہے کھڑے ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا خون میرا نہیں مس کریگی اوسکو آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبیداللہ کی فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہے روی زمین پر اور تحقیق مر رہا ہی اور یا منتظر مرنیکے ہے یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہووے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبیداللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع ح اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھہ نون اور ح حطی اور ب موحدہ کے بمعنی نذر اور موت اجل کے آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کے ساتھہ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نے یعنی مسلمانون مین سے ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھہ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے بعضون نے اونمیں سے اداکی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہوے راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہے ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا دونون معنون کا درست ہی اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہین جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سے ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اوسکی اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نے اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھائل ہوئی تھی روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہوچکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے محو ہونا ہی عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونیکے ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور اسی کی طرف اشارہ حاصل ہونے شہادت کے مآل کار مین کی دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا سنا میرے کان نے آنحضرت کے مونہہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین **ف** ع یہ کنایہ ہی انکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی اونکے لیے اوس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **ف** ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کی کرتے ہین جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع انہر کرانہ تیر دعامی کنم روان اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنیکی تھی کہ پہلی راہ خدا مین انہون نے ہی تیر مارا **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے ... عاکی یا النبی
کہ یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی تجہسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن علی قال ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم
اباه وامه الا لسعد قال له یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له ارم ایها الغلام الحزور رواه
الترمذی اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ ماںکو مگر واسطی سعد کے یعنی روز احد کے
فرمایا واسطی اوسکی روز احد کو پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی یہہ پہینک تیر اسے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی
نے ف ح ع تھے یہہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتھ پر اوسوقت مین یہ سترہ برس کے عمر مین تہے اور ایک وقت مین لازم کیا تہا انہو
اپنی گہر مین رہنا کر ایک قبہ مین بیٹھی رہتی تہی اور اپنی گہر کے لوگون کو کہدیا تہا کہ میری لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوئی امت کسی امر پر وعن
جابر قال اقبل سعد فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذا خالی فلیرنی امرء خاله رواه الترمذی وقال كان سعد من بنی
زهرة وكانت ام النبی صلی الله علیه وسلم من بنی زهرة فلذلك قال النبی صلی الله علیه وسلم هذا خالی وفی المصابیح
فليكرمن بدل فليرنی اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ماموں میرا ہے یعنی میری ماں کی قوم
مین سی ہی پس چاہیئے کہ دکہاوے مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ مین کہتا ہوں تاکہ کہلجاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میرے کے
نہین ہے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تھی سعد یعنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ تو قریش ہی تہی اور تھی والدہ نبی صلی الله
علیه وسلم کی بنی زہرہ سی ف ع اور زہرہ بیٹی سی نام ہے عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سی فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نی کہ یہ ماموں
میرا ہی اور مصابیح مین ہے پس چاہیئے کہ اکرام کرے ہر مرد ماموں اپنی کا جیسا کہ مین اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہے
کاتبوں مین بلکہ تحریف ہی الفصل الثالث فصل تیسری عن قيس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص
يقول انی لاول رجل من العرب رمى بسهم فی سبيل الله ورأيتنا نغزو مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وما لنا
طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی
على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وكانوا وشوا به الى عمر قالوا لا يحسن
يصلی متفق علیه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مین نے سعد بن ابی وقاص سی کہتی تحقیق مین اول شخص ہوں عرب
مین سے کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مین اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تہی ہم ساتہہ ہوکر رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی اور نہین تہی ہمارے لیئے
کہیہ کہانا مگر پہل کیکر کی کہ مشابہہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہین بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں
کی درحالیکہ نہین ہیتے واسطی اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعض نسی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی ہوا یہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب کہاتی ہین مجہکو یا توبیخ
کرتی ہین مجہکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیئی کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اوسکی علی عمدة شرائعه اور مراد یہ ہی کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجہکو اور تعلیم کرتی ہین مجہکو
نماز اور حال دلاتی ہین مجہکو یہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہوں مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا مین اوسوقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا نی اسدکے تعلیم کا
اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میرے اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد
بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کرتی تہی لوگونکی طرف یا لکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہین
اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی شرائط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کے نہین کرتے

پس حضرت عمر نے تندید کر بھیجی اونکو اور اونہوں نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی یعنی اونکو آنحضرت کی نماز پڑھاتا ہوں اور ادا کرتا ہوں
پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیرین میں پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی تھا جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا جنے سعد کی
بات کو اور مراد تھی سعد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد یعنی سعد کی ہی اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقع
کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین میں جائز ہے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وعن سعد**
قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعد سے کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا
ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابو بکر اور خدیجہ ہیں اور کلام انکا باعتبار اجنبیوں کے ہے تا کہ حضرت
علی نکل جاویں کلام مذکور سے **ت** اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگوں میں سے کہ اسلام لائے پہلے میرے مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا میں اور ٹھہرا میں البتہ
تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کے اور بعد ازاں
سات روز گذرے کہ کوئی ان سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعض محققین نے کہ تطبیق اسیطرح درمیان خبر عمار کی کہ کہا رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم وما معه الا خمسة اعبد وامراتان وابو بکر ساتھ اسطرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تا کہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہ
کہ مطلع ہوئی ہوں یہ اوپر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا**
يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتے ہیں عائشہ رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے مجھکو بعد میرے **ف** ح ع یعنی بعد وفات میرے کہ میراث چھوڑی نہیں
میں نے تمہارے لئے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دئے گئے یعنی پس کیا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی یا دیگا **ت** اور صبر نہیں کرینگے اوپر تفقد احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں
مخالفت نفس سے کہ اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دیتے ہیں یا دت کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں اور ادا حقوق میں اور انتہا
الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے سے کہ وقت
کلام واسطے نفقات انکی کی ہے پھر کہا عائشہ نے یعنی واسطے تنگ گذرانی اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتھ بیٹے ویکے کہ ابو سلمہ ہے اور کہا تابعین سے ہے
پلاوے خدا تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تھا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیویوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع اور اور روایت میں آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینے ایک باغ کی واسطے ازواج
مطہرات کی پہنچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا دیا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی حیات میں آدھا
مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پھر تصدق کی چالیس ہزار دینار پھر لدے پانسو گھوڑے جہاد میں پھر لدے دیں ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں جہاد میں اور تھا
اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک دفعہ عبد الرحمن نے بدری صحابہ کو ایک ایک کو پچاس ہزار دینار پھر جب بیت ہوئے بیٹھے اپنے گھر میں اور لکھائی کہ سامنے
کرنے تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہاں تک کہ لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلانے شخص کے لئے اور عمامہ میرا فلانی کیلئے اور نہ چھوڑا ... مال میں

لکہا اوسکو فقرا سی بہی پہر جیسا جبکی کہ انہ یہی پہنچا ... طرف اوسکی بہیجا اور بہیجا ہی محمد الدیقم فرماتا ہی کہ کہیو میری طرف سے عبد الرحمٰن کو سلام اور قبول کر اوس سے فرد بہیجدے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا الله نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل ہوسکا ہی اور کیل سوال اوسکا اوس چاہو کہ ہی اپنی مال مین جو کچہ چاہی اور تصرف کرے اوسمین جیسکہ تصرف کرتا تہا پہلی اوسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت ہوئی اوسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہوں نے ازاد کیے اور بعد وفات کی چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیویکی حصہ مین آیے اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہ درہم **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِہٖ اِنَّ الَّذِیْ یَحْنُوْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ ھُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا مین نی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیویون اپنی کے تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہ بیون اپنی کے یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کری تمین بعد وفات میرکی وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبد الرحمن بن عوف کو شربت بہشت سی نقل کی یہ احمد نے **ف** ع ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت نی جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی الله عنہ سی احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین اویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی۔ **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی پاس **ف** ع نجران ساتہ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال ہجری مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے **ترجمہ** پس کہا اونہون نے یا رسول الله بہیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہماری حق مین خیانت نکری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ دیکہیں کون اس منصب کر مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینی امارت کی **ترجمہ** کہا حذیفہ نی پس بہیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَکَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اُرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی الله عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول الله کسکو امیر کرین ہم اپنی پر بعد وفات آپکی فرمایا آنحضرت نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاوگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہ عدل کی بی رغبت دنیا مین راغب آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لایق یہی کہ ہو خلیفہ ساتہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی خلاص کہ یوجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر الله ضعیفا فی نفسہ یعنی پاوگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنی نفس کے حق مین **ترجمہ** اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاوگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہ امارت کے امین یعنی نہین سرزد ہوگا اونسے خیانت ڈرتا ہی بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہ ہین کہ وہ شخص نہین جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں سی تو نہین ڈرتی ہین انکا کسی منکر کی نکر وہ کام کسی چاہتی ہین اور نہین ڈرتا ہی اونکو قول کسی قائل کا —

اور نہ اعتراض ہی کہ حضرت علی اوستاد ہے ... ترجمہ اور اگر امیر کروگی علی کو بن

نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو بلا خلاف حال خلافت ونکی مین پاؤگی اوسکو راہ راست کہا نیوالا یعنی مرشد کمیل راہ راست پانیوالا کامل لیجائیگا

اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی یہہ امر پسپردہ تمہاری طرف ہی امت اسلیی کہ تم امین ہو مجتہد حق کو نہنچی والی اجتہاد مین نہین جمع

ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضی

نے کہا کہ ابو بکر کی بہلی کر کر نہین اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکیکی اور نہین ذکر کیا عثمانکو صریحًا لیکن لا اراکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم

مین حضرت علی پر اور ممکن ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیی کہ مین جانتا ہون

قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور مذکورین کی عمر نسبی پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہو اور ونکی خلافت باوجود اسکی سفارش کے اونکی لیی پس

خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہین کروگی پس ظن یہان بمعنی یقین سے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی تخصیص تعیین نہین کے کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتہہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ ابْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْھِجْرَۃِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا

مِنْ مَالِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَہُ الْحَقُّ وَمَالَہٗ مِنْ صَدِیْقٍ رَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ

یَسْتَحْیِیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسے

اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نی دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکہہ چھوڑی تہین

کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجیے اور سوار ہو جیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا

مگر یہہ کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بیدون اسکی قبول نہین کرونگا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی اور ساتہہ رہا میری غار مین

یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی

نی اس حال تک کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمین تو

شک ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالیٰ عثمانکو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالیٰ علی کو خداوندا پہیر حق

کو ساتہہ علی کی جدہر کہ پہیری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القرآن مع علی وعلی مع القرآن

یعنی قرآن ساتہہ علی کی ہے اور علی ساتہہ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ**

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جانا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کبہی ہوتا ہی ساتہہ

پر آباہی ایک قوم وہ کہ حرام ہی اونپر زکوٰۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم مین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سے

اور کبہی معنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیبیونکا اہل بیت مین سے

مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اسلیی کہ خطاب بیبیون

کے ساتہہ ہے اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا اس مضمون سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد

فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیبیونکو اسلیی کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی سیکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکیکی صحیح نہوگا

ہی کہا گیا ہوں یعنے کہ کہا جاوی ا … یا ذکر ان حسن حسین رضی اللہ عنہما کی و تذکرہ اہل بیت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی ہو

اہل بیت کہتے ہیں بیت بسبب … اور یہی اطلاق اہل بیت کا اصطلاح آیا ہی اوسکا ہے پھر جاتا ہی خاص ہوتا اوسکا ساتھ

فاطمہ و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس کہ آنحضرت گذرتی تھی حضرت فاطمہ کے گھر جب باہر فجر کی لیے مسجد کو آتی تھی و کہتی تھی الصلوۃ

یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی ور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا تھی ہیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی و فاطمہ گھر کے آستانہ پر کھڑی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کناری ہو جا پس میں گھر کی اندر چلی گئی پس آئے علی اور

فاطمہ اور اونکی ساتھ حسن و حسین تھی اور دونو لڑکی چھوٹی تھی پس اٹھایا آنحضرت نے حسن و حسین کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتھ

سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسری ہاتھ سے اور چپٹایا اپنی سے اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑھی ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میری

ہیں ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجھکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بھی ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت نے یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتوں میں سے اور

ہر جنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ضعیف کیا حاصل

کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب

اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں نسب کے جہت سے اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہیں اور

کہتی ہیں فلانی کا گھر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت خاص اور بہت

مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی و فاطمہ اور

حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونکی درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل و مناقب بزرگیوں اونکی کے حدیثیں

بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نے ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ

کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی اونپر یا بسبب داخل کرنی انکی اہل بیت میں اور ذکر

نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عترت کیا اونکی لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیے اونکو اہل بیت میں

بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چار ونپر ہوتا ہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ سَعْدِ بْنِ**

اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا جب

اوتری یہہ آیت بلاویں ہم اپنی بیٹوں کو اور تمہاری بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی و فاطمہ اور حسن حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہہ ہیں

اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جاننا چاہیئی اس آیت کو آیۃ مباہلہ کہتی ہیں اور بہل یعنی لعنت کرنی ہی اور بہلہ ساتھ پیش و زبر کی معنی لعنت کے

اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور بددعا کرنی ساتھ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین

اور عادت عرب کے تھی کہ جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف و تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ

علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاری کی اور یہہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل

تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجھسی اس قرآن یا دین میں پیچھی

اسکے کہ آیا ہی تجھکو علم شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاویں ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذاتوں کو پہر دعا بد کریں ہم پس کریں ہم لعنت خدا کی جہوٹوں پر ہم ہوں یا تم اسی پس نکلی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تہی

حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونوں اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایوں نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سے ای نصیرین دیکہتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اوسکے جگہہ سے اکہیڑ دی تو اوکہیڑ دی دیکہا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی مونہوں پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا محب بیگانہ کا کہ اوس نور سے تنہا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہ انکی وگرنہ ہلاک ہو جاوگی اور جڑ سے اوکہڑ جاوگی پس جبرا قہرا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر مباہلہ کرتی وہ مسخ کیی جاتی بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سے اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہ پرندونکے کہ درختوں پر ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اسحالیں کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت نے اونکو یعنی کملی میں پہر آئے امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو پہر پڑہی یہہ آیۃ نہیں چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہوں کی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی

ف ع اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اونکی اہل بیت میں سی ہیں اسلیے کہ اسکی پہلی ہی ذکر بیبیوں کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن مایتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کی لیے ہی یا واسطی غلبہ نبی مردوں اہل بیت کی جیسا کہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی دور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہ پلیدیونکی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہیں اوسمیں اکثر لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اسکی لیے دودہ پلانیوالی ہی بہشت میں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یعنی اوسکو بہشت میں داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیے مقرر ہوئے اور انہوں نی مدت شیرخوارگی میں وفات پائی تہی اور بعضوں نے تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتوں اوسکیکو اونکی لیے گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنے دایہ کہ پورے کرے رضاعۃ اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانے کی جنت میں ہے یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانیکی اور اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہیں جنت میں فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت موعود کی گیی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ

الاجل الا قد اقترب فاتقي الله و
فلما رأى جزعي سارني الثانية قال يا فاطمة الا ترضين
ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنين وفي رواية فسارني فاخبرني انه يقبض
في وجعه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت متفق عليه اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا انہوں نے ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئی تھیں پس آئیں فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت میں نہیں چھپتی تھی
ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت اور روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ق ع یعنی کچھہ بھی جیسا کہ ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز
نہو سکتا تھا اونکی اور حضرت کی چال میں دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تھی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی و کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر
بٹھایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹھنے کا پاس اپنی اور ایک روایت میں آیا ہی عن یمینہ او عن شماله یعنی داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف
ترجمہ پہر بات کی اونسی چپکی سی پس رو دیں فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان
وہ ہنسنے لگیں پس جبکہ اوٹھی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کے لیے پوچہا میں نے فاطمہ سے اور کہا میں نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تم سی کہا فاطمہ نے نہیں ہوں میں
کہ پراگندہ اور ظاہر کروں بہید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہوں نے چہپائی ہیں اوسکو کیونکہ ظاہر کروں اسلیے کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتے
اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بڑوں اور دوستوں کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا میں نے یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہوں میں
تجکو ساتھہ اوس حق کی کہ واسطے میرے ہی اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہیں طلب کرتی ہوں میں تم سی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی
آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب پر اب کہ آنحضرت اس عالم سی گئے پس ہاں کہتی ہوں میں اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اب پر جس وقت چپکی سی کہا آنحضرت نے مجہسے اول بار میں
پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجہسی قران کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قران کا اس سال میں مجہسے دو بار ف
ع یعنی جتنا قران نازل ہوتا تہا ہر برس وہ رمضان میں اوس سب کا دور کرتے تہی یاد داشت کے لیے تاکہ ظاہر ہو جائی ناسخ منسوخ دور میں اور اسمیں اشارہ ہے
طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق
نزدیک پہنچی ف ح اسلیے کہ دو بار دور کرنا خلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتھہ حفظ قران کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کے تاکامل ہو امر دین کا
اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہوسکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اور مصیبت سے اور بلاؤں سے
خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق میں اچہا پیش رو ہوں واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں پس جب دیکہی آنحضرت نے
بی صبری میری تو سرگوشی کی مجہسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہیں ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتوں کی بہشت کے عورتوں میں سی یعنی تمام عورتوں میں سی یعنی تمام عورتوں سے
بہتر ہووی تو یا خاص اس امت کے عورتوں سی یا فرمایا ہووے تو عالمین کے عورتوں کی سردار یعنی دلتنگ مت ہو زیادہ حد سے اور راضی و شاکر رہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری میں پس روئی میں پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجہسے پس خبر دی مجکو کہ میں اول اہل بیت
اونکے سے ہوں کہ اونکے پیچہے جاؤنگی میں ق یعنی بعد اونکے جلدی اس عالم سے جاونگی میں پس ہنسی میں جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن
بیبیوں پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کہ عموم نسا سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت
دی ہی استثنا کیا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت میں مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر انبیاء یعنی اور ہوسکتا ہی کہ اختلاف
ان خبروں کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اور نیز فضیلت فاطمہ کے ساتھہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکی کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام و مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی رض سی لیکن جب یہہ نہین واقع ہوا ہی کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ تم اور علی و حسن و حسین ایک مکان و ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بھی کہتی ہین کہ عائشہ مجتہدہ تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی تہین اور سیوطی فتاوی مین کہتی ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہب ہوگا یہہ کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضی توقف مین ہی ہین اور استروشنی حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کیطرف بہت مائل ہین جب امام مالک رح سی پوچہا تو اونہون کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑی پر اور امام سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچہہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہی یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین بعد اونکی مان اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکہتی ہین اور حق یہہ ہے کہ حیثیتین مختلف مین اور بعضی افضلیت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتی ہین کہ علمانی اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بحث شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی علم اور حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون سے چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیونکی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا اونپر یعنی شب زفاف ہوا اونسی ذیحجہ مین پس جنین اونسی حسن و حسین و محسن اور زینب و ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چہہ مہینے بعد اور بعضون نی کہا تین مہینی بعد بعض سالین کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نی اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات اونکو اور روایت کین اونسی حدیثین علی نی اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نی سوای انکی کہا عائشہ نی کہ نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوای باپ اونکی کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی **ف** ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے و لا افضل احد علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجہکو **ف** ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کی ہی اسمین ایک طرحکی تشبیہ بلیغ ہی پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی لیکن کہ ظاہر ہیے اسطرحکا کلام محمول ہی و یکسان اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجہکو اور جسنی ایذا دی مجہکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی علی رض سی اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجہکو اور جسنی دشمن رکہا عربکو پس تحقیق دشمن رکہا مجہکو **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہے یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی کا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجہکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجہکو یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع روایتون مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دی ابوجہل کے بیٹی کا کہ نام اوسکا غورا تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی نے ترک کی آپ کی اور عذر خواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہین بیکسی یا دہ جیز انکو یا خوش کرتی ہی یا رسول اللہ اور بعض حدیث کی بہت طرق مین وارد ہاتھیں سیر اسی حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اسحالین کہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی مین اذن چاہتی ہین مجہسی یہہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سی اور نہین اذن دیتا مین پہر نہین اذن دیتا مین مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرلی بیٹی انکی پس
سوا اسکی نہین کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میری حلق مین ڈالتی ہی مجہکو الخ اور شرح مسلم مین لکہا ہی کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہرحال ہر صورت اگرچہ پیدا ہوا ایذا دینی کہ ہو اصل وہ سکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہون کی ایک تو یہہ کہ ہونا اوسکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے
علی آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے
کہا کہ تعین نہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع اونکا سے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نی خبر دی تقدیر الٰہی کی کہ مقدر نہین ہی کہ وہ دونون
جمع ہونگی اور یہی ہی سعید بن النعمان سے منقول ہی کہا کہ کہا ابو عبد اللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی
ابن داؤد نی کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات مین تہہ بقول اللہ کی وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا
اور جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اذن دیتا ہون تو نہین حلال ہی علی
کو یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مین نی عمر بن داؤد سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ
ٹکڑا میری گوشت کا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجہکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجہکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح
کرین فاطمہ پر اور ایذا دیوین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی ہی یہہ
روایت حافظ ابوالقاسم دمشقی نی اور جامع مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ مجہسی ہی روک دیتی ہی دل میرا وہ جیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کو دلگیر اور کشادہ دل کرتی ہی
مجہکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگی روز قیامت کی سوا میری نسب اور سبب میری کی اور سسرال میری کی روایت کی احمد نی اور حاکم نی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہووینگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل حشر جہکا لو تم سر اپنی اور بند کرلو آنکھیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی
ساتہہ ستر ہزار لونڈیون کی حورعین سی مانند گذرنی بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب سی ملکر آخیر کو فاطمہ سی
ملتی تہی اور جب سفر سی آتی تو سب سی پہلی فاطمہ کی پاس آتی وعن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا
خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس
انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب
اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب
فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی
الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اوسنی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اوسمین پانی تہا نام کہا جاتا تہا اوسکا خم یا اوس مکان کا نام غدیر خم
ساتہہ ہیش خراو تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ مین ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب اور گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکیطرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ نی لکہا ہی کہ غدیر ... لی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت سی وہ ہی
ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اس پانیکو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ اوسچیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو
نیند غفلت سی پہر فرمایا آنحضرت نی اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہوا ی لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اس سی ہی یہہ کہ وحی بہیجی جاتی ہی
طرف میری قریب ہی کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا **ف** ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ
جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرونمین امر پروردگار کو **ف** ع واقع مین قریب تہی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری **ف** ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت
رسول اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبر ہون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح
ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین معنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب بڑی ہونی قدر اونکیکی یا اس سبب سی کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ
بوجہہ ہین کہ ہین جیسیکہ جانور پر بوجہہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سی زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست کی اونکی بہ نسبت حیوانات
کی اور مشابہت دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ و اہل بیت اس بات مین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین
نور ہی **ف** ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سی راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کی
یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کی اور نور قرآن کی نام ہونمین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی **ف** ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس رہو اوس سی
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کی اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کی **ف** ع یعنی محافظت اوسکیکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکیکی اور عمل کرنیکی ساتہہ اوسچیز کی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین **ف** ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذابونکی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت
آیتونکی اور ممکن ہی یہہ ہی کہ آپ نی اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور
امت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سی اوپر قصور کرنی تمہاری بیچ حق اہل بیت میری کی **ف** ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہی یہہ کہ مراد ایک سی
آل اونکی اور دوسری سی بیبیان اونکی اسلیئی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونونپر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنی تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی سی اولہا کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی **ف** ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور معنی

عہد او ایمان اور اوس چیز کی ہی کہ ہمنی ادعی تنہ جو کو اوسکا رب کی طرف اور وسیلہ ہو اوسکا قرب کا یعنی قرآن عہد او ایمان اوسکا ہی اور وسیلہ اوسکی
قرب کا کہ جو کوئی ساتہہ اوسکی چنگل مارے عذاب الہی سی نجات ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا کی ف
ع یعنی ایمان لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہووی وہ راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دی
اوسکو یعنی کسی جہت کی جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قرآن مانند رسی ذو جہتین کی ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی
ترقی کا ایک جہت کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے
القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی نی وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین
الا خسارا یعنی اور اوتارتی ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکی لیی و نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ من العاثر
وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی ہو تو تہا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح
ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرونمین سی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو
رکہتا ہی اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی و ذوالجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس
آدمیونکی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابیطالب سے اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی
بیٹی نی کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی
اور تلوار کی وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حالمین کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی
درحالیکہ کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ع اونسکی نہین ہی اسمین اونہون نی دوست کہا اونکو پس اجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی و تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ
جمیع احبابہ واحوالہ کہا مولف نے کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی نواسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی
پندرہوین رمضانکو سن تین ہجری مین اور صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچاس مین اور بعضون نی کہا
سنہ اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی
بیٹی حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار
آدمیونسی زیادہ نی اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین ہجری سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئی پانچوین شعبان مین ہجری چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی
عاشوری کی دن سنہ اکسٹہ مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نے کہا کہ قتل اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی
لیکر آیا اونکی لعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس سی اور کہا بعضون نے کہ قتل کیی گئی ساتہہ حسین کی اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی تیئس مرد اور عمر
حسین کی روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَیْ حَبِیْبُہٗ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا
صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دنکی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس بیٹہی پایا کیا یہان لگا ہی
مکر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتہ پیش لام اور زبر کاف مخفف کی کہتی ہی معنی نیر آیا ہے
ایک دن معنوں مین سی یعنی صغیر کی ہی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس دیر نہ لگی کہ آنحضرت نے یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکون کی ہی
یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک دن دونون مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کے گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا
تحقیق میں دوست رکہتا ہون اوسکو پس دوست رکہہ تو بہی اوسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ع یا اسد کر تو مجکو محبت انکا اور نہ کر مجکو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے
مہربانی کرنی لڑکون پر گلی سی لگانی انکو اور پیار کرنی از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ
ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو بکرہ
سی کہ کہا دیکہا مین نی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی دائین طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگون پر ایکبار
اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگون کی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ
بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی میں اور بعضون نی کہا سید وہ غالب آدمی اوپر غضب و مکا یعنی حلیم ہوا اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہے
مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروادی بسبب اسکے درمیان دو جماعتون
بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانون کی ہی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور
ایک فرقہ معاویہ کے ساتہہ اور امام حسن اولی و سزاوار حق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی مدت تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول
اپنی کے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اور اس
جہان کے اونمین نہ تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نے اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہیں چاہتا
مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی لوگون کی ہوا خواہ یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو ملامت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اون
پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود دیکہ
کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی ہی بعد صلح امام حسن رضی کی داخل ہوگی وی جمعیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی نہ کلام
کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک کہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون آلودہ کرین ہم ساتہہ
اسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم
نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آئی اس حال مین کہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہہ بیٹہتی اور پہر اوٹہاتی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بہ دولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکی کیلیے ایسی چیز کہ نہیں دیکہا
ہمنی کہ آپ کسیکی کرتی ہون اوسکو کسی کی لئی فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی اور بیشک یہہ بیٹا میرا سید ہی اور شاید کہ اللہ صلح کرواویگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

سلام کو منع کرتی اور معاذ اللہ یہ روایت ہی انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص تھی زبان حسن کی پانہوں اونکی دیدار یہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ نبی یا نکو
یا ہوشیار کو جو ساتہہ سے سوال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نی **وعن عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد الله
ابن عمر وسأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا
ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحاناي من الدنيا
رواه البخاري** اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل
عراق مین سے حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارنا مکہی کو **ف** شرح یعنی
اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہین ور بدلہ دینا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچہتی ہین مجہ سی مکہی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حالانکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کے
بیٹی کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سے یا اللہ کی رزق سی ہین کہ دیا مجکو وہ دنیا مین
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شرح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہانس
خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ اس معنی کی بہی ازراہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کے ہو یس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسی لیتی ہین لڑکی اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتہہ زیر نون اور جزم ی کی بہی روایت ہے
**وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا
كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري** اور روایت ہی انس سے کہا نہین تہا کوئی بہت
مشابہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سے اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہ تر ین لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** شرح دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تہے ساتہہ آنحضرت کے سینہ سے سر تک اور حسین نیچی کی بدن
**وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره وقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب
رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے
کہ سکہلا اوسکو کتاب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** سینہ سے لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور معدن حکمت ہی اور حکمت سے مراد خوبی علم و عمل
ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت کا پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نی کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر جیسا سزاوار ہے اور بعضون
نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہی اور بعضون نی کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی يعلمهم الكتاب والحكمة اور پیدا ہوئے ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کی اور تہی وہ بہترین
امت کے اور بڑی عالم اس امت کی دعا کی لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی انکی لیی اور دیکہا اونہون نی جبرئیل کو دو بار اور
نابینا ہوگئی آخر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اڑسٹہہ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اور اکہتر برس کی تہی عمر انکی روایت کی اونسی حدیثین خلق کثیر نی صحابہ اور
تابعین مین سی **وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا
فأخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه** اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ مین پس کہا ابن عباس نے

یعنی صلی اللہ

واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا

مسجد کی لیے اوٹھی اور ابن عباس چھوٹی تھی جیسکہ باب قیام اللیل میں گذرا تب جب آنحضرت ... باہر ...
یعنی گھر کے لوگوں نی کہا کہ یہہ ابن عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ الا دین میں کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہیں ہی مراد اوس فقہ سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہی ساتہہ فروع معاملات اور عبادات کی کہا
نووی نی کہ اسمیں فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیے اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیے کہ کری خیر قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت
کی ابن عباس کے حق میں بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت میں یہہ علم و فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمتگذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي
فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہیں اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام
کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونوں کو اسلیے کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں میں ان دونوں کو ف ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی
تہی اور اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی ماں کا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہیں آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہیں حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے
اور آنحضرت بہت دوست رکہتی زید کی اور اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایک جا جمع کرتی اور شریک نکا کرتی اور ایسا کہہ فرماتی اور تہی
اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہیں بیت رنگہ ترا میں مسکین نظر ہست ۔ آثار رحم آفتاب مشہور تر ست ۔ اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اونہی دادہی قری ہیں اور وہیں وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضوں نی کہا سنہ چون میں کہا ابن
عبد البر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جوان دونوں صاحبوں کی حق میں کچہہ فرمایا اسمیں بڑی منقبت انکی ثابت ہوتی ہے اور ایک روایت
میں ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائیں پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری
ران پر پہر ملاتی دونوں کو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونوں رانوں کو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اسواسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان دونوں پر نقل
کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ
فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ
لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ
أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ بن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگوں نی یعنی منافقوں نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تم طعن
کرتی ہو انکی امارت میں پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکے کے پہلی اس سے ف ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کے امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اوس غزوہ میں زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمیں اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی میں عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
زید بن حارثہ کو کسی لشکر میں مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کے ف ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی کے اور بقت

ہوئی تھی بعضے لوگون نے ... [illegible] ... نہین

[illegible] ... اسلام اور بلندی قدر اونکی اسمین ہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کے

اور ہجرت کی ... علی اونکو ہی کی اور پیچانا حق اونکا بہت سارون نی تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تہی اور دوست رکھتی تہی ریاست کو اعراب میں سے اور قبائل
کی سرداری میں سی اونکو ... اس سی ... ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی اوپر اونکے اور آنحضرت نی بہیجا
تہی بہی لشکر وہ امیر کر کے بہیجا اور ہر لشکر اونہین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی تہی اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابیطالب بہی تہے اونہین
پہر بہیجی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ و فضلاء صحابہ کی سے تہے
ترجمہ تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ جملہ محبوب ترین لوگونسی ہی نزدیک میری پیچہی باپ کے
ف ح جب بعد غزوہ موتہ کی شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو چاہا وین ورا اوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونہین ابوبکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کہتی ایک لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثنا اسی حال مین بیمار ہو گئے درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پہر درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت مولی کی اور
حاکم ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور آخر حدیث مین یہ
آیا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتھ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سی ہی ف ع کہا مولف نے کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور ماں اونکی کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ بنی معن سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر ماں اونکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے پس آنحضرت کے لوگ جو اودہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہ دن دونو مین لڑکی تہی آٹہہ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لا کر بیچا پس خرید اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپہی خدیجہ کی لیے جب آنحضرت نے پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونسو نی زید کو حضرت کے تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر جب
اونکی خبر اونکے اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانیکی لیے کہہ پکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو اپنے
اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنے پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہ
زید کے طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہو گئے وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ سلام و نازل ہوئی یہہ آیت ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہ نام باپون اونکے کے یہہ فضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ
اور اول مردون مین اسلام سی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سے دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی
بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقت کے پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام
نہین لیا ہی سوا زید کی اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسی حال مین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینے مین سنہ آٹہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی **وعنہ** قال ان
زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّي فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ اور یہہ عبداللہ بن عمر سے منقول ہے

کہا اور منصور تھے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی نہ تھے ہم پکارتے اوسکو مگر زید بن محمد ف ح یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے پہلے کہ آنحضرت نے اونکو سوتیلا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے اوسوقت مین اوترنا اس حدیث کا اس باب مین واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکے اہل بیت سے ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قرآن یعنی آیۃ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ساری آیۃ یون ہے وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ الخ یعنی نہین ٹھہرایا منہ بولے بیٹوں تمہارے کو بیٹے تمہارے یہہ باتین تمہارے منہ کی ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکھاتا ہے راہ حق پکارو انکو اونکے باپون کے نام سے ساتھ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر نجانو تم اونکے باپونکو پس بہائی ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی اونکے باپونکے نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کے اوترنے سے پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تھی جب یہہ آیۃ اوتری تو اس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر اونکے باپونکے نام جانتے ہو تو کہا کرو کہ فلانی کی بیٹی اور اگر اونکے باپونکے نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی جسکا سر یہہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر وحضانۃ اوسکے کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتے تھے ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور جانیوالی کہ نہایت دوڑتی تھی اور دور پہنچتی تھی ترجمہ پس سنا مینے آنحضرت کو کہ فرماتی تھی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینے چہوڑی ہی درمیان تمہارے دو چیز کہ اگر پکڑی رہوگی تم اوسکو یعنی عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی جبتک پکڑی رہنی اوسکی کی چہوڑا ہی مینے تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنے کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع ح عترت قوم اور قرابتی ہے اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتھ اسکے یہان عترت سے اخص قوم اور اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی تمسک ساتھ کتاب کی عمل کرنا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہے اونسے باز رہے اور معنی تمسک کی ساتھ عترت کے محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اونکی کا

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونگے پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری ایک اونمین سی کہ وہ کتاب اللہ ہی بڑی ہی دوسری سے کہ وہ عترت ہے جیسکہ بیان کیا اوسکو ساتھ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کی اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑیں اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندون کے لیے اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین ف ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ شفیق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور یہہ ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے میری پاس حوض کوثر پر ف ح یعنی موقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگے یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگے اور

ہی سمایت ... ہوئی عترت کی بیچ اس وقت آنحضرت ... یعنی اوسکی بعد لائین سلوک اور احسان کریگی اور اللہ تعالی

جزا اسکا عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا انکی حقوق کو اور کفران نعمت کیے اوسکو ساتھ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہوا موقع حضرت کی قول کا

ترجمہ فانظروا الخ یہین نظر کرو ف ع یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلعت صدق ہوتی ہو یا بد حاصل یہہ کہ

سوچو کہ کیا معاملہ کرتی ہو دونو کے ساتھ اونکے بعد میری اچھا یا برا اسیطرح نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی زید

بن ارقم سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی انسی اور

اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکھا انکو دوست رکھا مجکو اور جسنی مبغوض

رکھا انکو مبغوض رکھا مجکو اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان

دونونکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتھ میری بیچ درجہ میری روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھ

میری جنت مین وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے

کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا مینے کونسا لوگونمین سب سے پیارا تہا طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت

پیاری تہین پہر کسی نی آنحضرت کی اپنی پوچھا یا عائشہ سی کہ مردونمین سی کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سی ہی پس مردون مین سے بہت پیارا

اونکو کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ت ج ع یعنی علی مرتضی ہین یہان ایک اشکال ہے عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکھا چاہئے

کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہ اسکی تہی کہ کہتی مین اور باپ میرا سب سے پیارے تہے اور یہہ نہین ہے کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی نہ ہوتین تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکا

بہت پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکے اور کہے وے کہ انکو آپسمین مخالفت و معاذ خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا پہر جاننا چاہئے کہ نہین لازم آتا ہے

زیادہ ہونی محبت کے سے تحقیق افضلیت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانی اس بات کی غیر اولاد کی افضل ہونی سے زیادہ

محبت اولاد کی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت اجنبیون کی افضلیت موجب زیادتی محبت کے ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال

وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ

فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ

رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ

صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ

تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس حالیکہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی اونکو غصہ دلایا تہا اور مین بیٹھا تہا اونکا ...

یا کچھ کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کسچیز نی غصہ مین ڈالا تجکو کہا عباس نے یا رسول اللہ

کیا حال ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کے یعنی بقیہ اونکے کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتے ہین ساتھ چہرون تر و تازہ اور خوشی کے

اور جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتھ غیر اسکے ... یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی بہ اظہار اس حال سی ...

امت ... بیان ... کہ بہت ... قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے نہین داخل [illegible]
کسی شخص کے دلمین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید ترکی ترجمہ یہانتک
دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکی کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہے اونہین مین سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور
رسالہ پس کیا باقی رہا باقی قریش کی لیے ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میری چچا کو یعنی خصوصًا پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہین ہی چچا مرد کا مانند باپ اوسکے نقل کی یہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سی اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجھسی ہی یعنی میری اقربا سے یا میری اہل بیت سے اور مین
اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف و فضل نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور
چچا ہونیکے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت و اخلاص سے جیسیکہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو برس اور بسبب لطائف طبع اور حسن ادب اونکے سے یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہون کہا مولف نی اور ماں اونکی ایک عورت
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عربیہ ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس بچے رہی تہی
لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی ماں نی کہ اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاونگی پس جب وہ پاگئی تو اونکے ماں نی غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہی جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارہ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی
اور ترک کرنی سیئات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایۃ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنی اپنی کے
ستر بردی اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مری روز جمعہ کے بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹھاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئی بقیع مین
اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کے جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملے عباس سے
پس نہ قتل کری اوسکو اسلیے کہ وہ نکلی ہین جبراً پس قید کیا اونکو ابو الیسر کعب بن عمرو نی پس اونہونے اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی پس آ تو میری پاس اور اولاد تیری
یہانتک کہ دعا کرون مین واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس
آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلاوی خدا تعالی
اوپر رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطی عباس کے اور اولاد اوسکی کے بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

... دیبات سی تو کہ ضائع ہو وے گروہ حق اولاد انہی کی

نقل کی یہہ ترمذی اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہی اس حدیث سے یعنی سوا اسکے روایت میں ہی عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک اور دولت باقی ہیگی اولاد
اوسکی کی ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گھر میں رہی یا حقیقت میں یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیے
کہ سوائے اونکے کسیکو نصیب نکرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ روایت ہی ابن عباس سی کہ اونہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیئے آنحضرت نے دو بار
نقل کی یہہ ترمذی نے **ف ح** دیکھنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نے جمع الجوامع میں اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا میں پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنے
اور آنحضرت راز کہہ رہی تھی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آتی تھی ونسی آپ سرگوشی کر رہی تھی اور میں نے جانا کہ وہ جبرئیل تھی پس کہا جبرئیل
نے آنحضرت سی کہ یارسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہمپر تو جواب دیتی اسکی سلام کا و بیتا میں اوسکی کپڑی بہت سفید ہیں و پہنینگے اولاد اوسکی بعد اوسکے
سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا میں نے
یارسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تھی دحیہ کلبی سی پس نا خوش رکھا میں نے کہ قطع کرون نہیں آپکے راز کہنی کو ساتھہ جواب دینے تمہاری کو سلام کا فرمایا
آنحضرت نے کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ شاید یہہ قصہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہیں ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتی تھی اور صحابہ انکو دیکہتی تہی پس تخصیص ابن عباس کے
ساتھہ اسکے کیا ہونیسی ظاہر ہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے لیکن عالم ملکوت میں سوائے اونکی صحابہ سے کسی نے نہیں دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا
عالم ناسوت میں ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوائی پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی اے
ابن عباس جانیوالی ہی ولیکن نزد وفات تیری کی بینائی پہری یہہ ملجائیگی تجکو آیا کہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن میں لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن میں انکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ نے سوالیے ابن عباس کی نے کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ نزد وفات آنیکی اوسکی پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد میں رکھا تو ایک آواز غیب سی آئی کہ سب لوگوں نے سنے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
اخیر حدیث تک بیان کیا اور ایک دعا آنحضرت کی ابن عباس کی لیے دو بار یہہ ہی کہ جو کچہہ گذرا اول حدیث میں بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نے لگایا اونکو اپنی سینہ سے
اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا بہی اوسکی حدیث میں گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پائخانہ میں اور پانی وضو کا رکھا پوچھا کہ
کسنی رکھا یہہ پانی کہا لوگوں نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجھہ دی اوسکو دین میں اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کی ہو دوسوقت کہ آنحضرت
میمونہ کے گھر میں انکو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور اونکی اولاد کیلیے دعا کی **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا دو بار دعا کی میری لیے رسول
خدا صلعم نے یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نے **ف ع** یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتھہ
عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونوں دعائیں دو مجلسونمیں کہیں جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ
وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ وَیُحَدِّثُوْنَهٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْهِ
بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتے اونکی پاس اور باتیں
کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتیں کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع

یعنی بسبب کثرت چیزون مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی اونکی مٹی پڑی رہتی جیسیکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور ساتہہ کو ابن السبیل کہتی ہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت مین ساتہہ فرشتون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** ع جعفر غزوۂ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد زید بن حارثہ کی پس لڑی الکفار مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانوانکی پس کہا گیا آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکو دو پر موتی بہرہ لیئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتون کی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونون سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ افضل ہین ان لوگونسی کہ جوان مری راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلئے کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر کہ جوان مری بلکہ یہہ افضل ہین بہت سی اون لوگونسی کہ بڈہی مری پس اولی یہہ ہی کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلئے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنیٰ ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نی کہ ہوسکتا ہی کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائی انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کی ہو جیسیکہ باپ بیٹی کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین دونون پہول ہین میری دنیا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی یہہ حدیث پہلی فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون کہ دفع ہوا یہہ اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی سنبہالتی ہوئے لپٹی ہوئے تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والی ہو اسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین تہی دونو کولہون اونکے پر تہی یعنی دونون صاحبزادونکو دونو طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسیکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہی ماں کیطرف سی بہی ترجمہ خداوندا بلا شبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونوکو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وَعَنْ** سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰٓى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ

ی ؕ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی سلمی سے جو جوروی ابو رافع کی سی کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تہین آنحضرت کی اصحاب مین وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رلایا
تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب تہین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اور اوپر سر اور داڑہی مبارک
پر خاک تہی پس کہا مینی کیا حال ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کیہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کے قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہے
ف ح اب پوشیدہ نرہی کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹہہ مین ہی اور بعضون نے کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین کی اکسٹہہ
مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی سبب کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ
دکہایا ہو اور اتفاقاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوسوقت مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِىْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون ساشخص تمہارے اہل بیت مین محبوب تر ہے
طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیے دونو میری بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اہلی کہ وہ پہول تہی اور
اونکو سی لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِىْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتے تہی ہمارے آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اون دونون پر
کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہالیا اونکو
اور کہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوای اسکی نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش اور امتحان تمہارے ہین دیکہا مینی
طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کرسکا مین یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت امت کو
اور بیان احکام اوامر ونواہی کرنا تہا اور اوٹہایا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف ح اور یہہ مرسبب تاثیر رقت اور رحمت اور
شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم
داخل سی عبادات مین ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اور ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑین اور سہل نجانین اور یہانہ کہ
مقام عالی سی اوترنی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو
اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف مین نہین ہے واللہ علم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّىْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسے ہی اور مین حسین سے ف ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سے
اوس چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہی کہ حادث ہوگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی اوسی اور شہید کرینگی اونکو پس خاص کر
اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ وہ دونون مانند شئ واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکے اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنے کے

لکہا ہی بہ سبب اسکے لعط الله حب الله حسین ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ نے بھی اور مولانا احمد علی نے ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہا خدا تعالیٰ اوسکو

کہ دوست رکہا ہی حسین کو بموجب اسکے الله کی ہ کو پیش پڑہینگے والله اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زبر سین کے

زیر بے کے یعنی بیٹا ہی بیٹے بیٹی کا ماخذ اوسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکے ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس بایں منزلہ

درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ شاخون اوسکی کی اور بعضون نے سبط من الاسباط تفسیر مین کہا کہ وہ امت ہے امتون سے خیر مین کہا قاضی نے کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد

اولاد ہی اور قبیلہ کو بھی سبط کہتی ہین جیسکہ فرمایا الله تعالیٰ نے وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو

کہ شعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی انتہی

اور حضرت شیخ نے بھی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم بے کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط نبی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین

عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کے درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہوینگے اونکی نسل سے خلق کثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی سی کہ حسن مشابہ تر ہی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ ہے آنحضرت کی اوس چیز

مین کہ ہی سینہ سے نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادے ملکر سارے آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے

کی تقسیم پائی تہی درمیان دونونکی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي دَعِيْنِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ

الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ يَسْتَغْفِرْ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ

ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ

الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ

وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی ماں سے کہ چہوڑ دے مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین آنحضرت

کی خدمت مین اور نماز پڑہون انکے ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوس وقت کے جانی سی بسبب دیر ہونی مکان سے واسطی خوف کے

بہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرونمیں اونسی یہہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میری اور واسطے تمہارے یعنی پس اذن دیا ماں نے پس آیا

مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور آیا مین انکے ساتہہ نماز مغرب کے پہر ادا کیے آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت

مشغول رہنی کی ہی بیچ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیا ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس

پیچھے پیچھے چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کی مراد ہے یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نے اوسکو سنا

ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا کہتا

ہی تو اور کیا چاہتا ہے تو بخشی الله تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے

طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی بیچ ترجمہ پر وانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجپر اور خوشخبری دے مجکو

ساتہہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

ابن عباس سے کہا کہ نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علیؓ کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچہی سواری ہے سوار ہوا تو اسی لڑکی پس فرمایا

نبی صلعم نی اور اچہا سوار ہے روایت کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچہی ہے اور سوار ہے اچہا اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن کی **وعن**

عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِیْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِمِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِیْهِ

لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَیَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَیْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ

حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرؓ سی یہہ کہ

اونہون نی معین کیے یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیے بیت المال سی واسطے قوت اونکی کی اور اون دیا پچ سارے تین ہزار درہم ہونگے اور معین کیے

اپنی بیٹی کی لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیے پچ تین ہزار درہم ہونگی یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹی کروزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ

بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسی کیون زیادہ کیا کہ سبب ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کے

نہین سبقت کی ہی اوسنی مجہسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی از روی علم و عمل کی اور کہا طیبی نی کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی

قتال کی لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کے تیری باپ سے

کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہے اوس شئ پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکے محبوب تر ہونی سے یہہ کہ وہ افضل بہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ

محبوب تر نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیے کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہے

ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر مینی رعایت

کی آنحضرتؐ کی محبت کے بہ نسبت اونکی **وعن** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِیْ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

لَا اَخْتَارُ عَلَیْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیج میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرتؐ نے وہ یعنی زید یہہ ہے یعنی حاضر ہے اختیار رکہتا ہی پس اگر چلا جاوے

تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانے

چاہی جاوے چاہی نہ جاوے ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تجپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ

وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنی ملازمت آنحضرتؐ کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ

ترمذی نی ف ع یعنی در باب لیجانی اوسکی کے اپنی ساتہہ اسلیے کہ آنحضرتؐ کی ملازمت مین خیر دینا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور

زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کے تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار مین لائے بیچنی کی لیے اور

حکیم بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہؓ کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیے اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرتؐ کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرتؐ کو بخشا اور آنحضرتؐ نے

اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سی کہ لونڈی آزاد آنحضرتؐ کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازاں زینب بنت جحش سی کہ آنحضرتؐ کی

اور او غزوہ دن میں نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہے سوا انکے نام آیۃ میں فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نے جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بہائی
چارہ انکا کردیا تہا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوے پچپن برس کی عمر میں قصہ مختصر اون ایام میں کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کردیا تہا اونکے بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور
کلام مذکور ہوا انہیں آیا انکو لذت خدمت با برکت کی کہان چہوڑتی تہی **وعن** اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله
عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوے آنحضرت اوس بیماری میں کہ وفات پائی اوس سے اوترا میں اور اوتری لوگ مدینہ میں **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نے مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا میں بعد چند روز کے رکگئے بسبب خبر بیماری آنحضرت کے کی مدینہ میں
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوپر سے نیچے کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف کہتے
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی مین رعایت علو او سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سے عرفات کو جاوین
تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہے ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سے مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکۃ یعنی اوترے ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف کو
جانا صعود ہے اور وہانسے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نے یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سے کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوترے صحابہ اپنے مکانونسے طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیے گئے تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس شروع کیا آنحضرت نے
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہتی تہی دونون ہاتھہ اپنے مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سے پس پہچانا مین یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میرے لیے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین ایسی وقت مین کہ مہربانی کی اونپر اور دعا کی اونکے لیے **وعن** عائشة قالت
اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني
احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نے چہوڑ دو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اونکی گویا حضرت عائشہ نے
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نے **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قوم یا دو یار سے
وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله
عليه وسلم قالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

ثم من قال ثم علي بن ابي طالب فقال العباس يا رسول الله جعلت عمك آخرهم قال ان عليا سبقك بالهجرة رواه الترمذي اور روایت ہے اسامہ کی کہا تھا مین بیٹہا ہوا آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئی علی اور عباس رضی اللہ عنہما اسحالمین کہ چاہتی تھی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونون نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ اون دونون مین چھوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مین نے یا رسول اللہ علی اور عباس اذن مانگتی ہین آنیکی لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نے لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئی ہین پر وانگی دی اون دونونکو کہ آوین پس داخل ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچھین ہم آپسے کون شخص آپکی اہل بیت مین سے محبوب تر ہے نزدیک آپکی فرمایا آنحضرت نے کہ محبوب ترین اہل بیت سے میرے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئے ہین ہم تمہارے پاس کہ پوچھین ہم حال اہل بیت تمہارے کا یعنی اولاد وازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھین ہم حال اقارب متعلقین یکے سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردونین سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام احسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتھہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام واحسان کیا مین نے اوسپر یعنی ساتھہ آزاد کرنے اور متبنی کرنے اور تربیت کرنیکی وہ شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بہ نسبت زید کے ہے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے و لیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق آیۃ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ اگرچہ ورود آیہ کا بیچ حق زید کی ہے ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونون انعامونکے ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اوسکے کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی بن ابیطالب ہے ف ع پس یہہ نقص جلی ہے اسپر کہ نہین لازم آتی احبیت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہین اسامہ و زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا آپنے اپنی چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھون تو آپ مجکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ علی نے سبقت کی ہے تمپر ساتھہ ہجرت کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی ساتھہ اسلام کے پس یہہ واجب کرتا ہے تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کے اور نظیر اسکی یہہ ہے کہ آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اسحالمین کہ اذن چاہتے تھے اونسے اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے بعد آگاہ کرنے اونکی کے ساتھہ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس سے کہ کیا نہین دیکہتا ہے تو یہ کہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس نے کہ ہمنے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہہ جزا ہماری ہے ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عباس مکہ مین مسلمان تھے و لیکن مشرکونسے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کے پوشیدہ نرہی کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا لحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کے کی مشکل ہوتا ہے فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اسمقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ ورجہہ سے احب تھے اور حضرت علی اور جہہ سے **وذكر ان عم الرجل صنو ابيه في كتاب الزكوة** اور ذکر کیگی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کی

الفصل الثالث

فصل تیسرا

عن عقبة بن الحارث قال صلى ابو بكر العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال بابي شبيه بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شبيها بعلي وعلي يضحك رواه البخاري اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا اونے کہ نماز پڑھی ابوبکر نے عصر کی یعنی امامت حالانکہ یہی بیمار تھے پھر نکلے اسحالمین کہ چلتے تھے اور اونکے ساتھہ علی تھے پس دیکھا ابوبکر نے حسن کو کہ کھیلتے ہین ساتھہ لڑکونکے پس اوٹھالیا ابوبکر نے حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابوبکر نے یعنی ازراہ خوش طبعی کی فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہے پیغمبر کے نہین مشابہ ہے ساتھہ علی کے اور علی ہنستے تھے یعنی ازراہ خوشی کے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن انس قال اتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين فجعل في طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا فقال انس

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ
وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین رض
کا **ف** ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین رض کی اور وہ اون
ایام میں کہ امیر تہا کوفہ کا بہی یزید بن معاویہ کی طرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن ۶۶ چہیاسٹہہ میں **ترجمہ** پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کے پہر لگا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی یعنے سر اچہڑیکا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین رض کے کچہہ **ف** ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا و تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکے کرنی **ترجمہ** کہا انس نی پس
کہا مینی قسم خدا کے تحقیق تہے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کی روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑیکی امام حسین کے
ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا مینی مانند اسکے حسن میں پس کہا مینی خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ان لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے **ف** ع اور طبرانی نی یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکے ہاتہہ میں تہی بیچ آنکہہ اونکی کی اور ناک اونکی کی پس
کہا مینی یعنی انس نی اوٹہا چہڑی اپنی اسلیی کہ تحقیق دیکہا ہی مینی منہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نی پہر
کہا مینی عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ مینی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نی پس ہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخائر میں ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یاروں کا یعنی بعد مارے جانیکی پس تہا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف
لوگونکی سی الیکن کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیرا تہوڑی سی
دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن**
اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ
حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ
وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ
حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ
ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کے سی کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق
مینی دیکہا ہی ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سننا اوسکا ناگوار ہی نہیں کہہ سکتی میں پہر فرمایا آنحضرت نے
کیا ہی کہا ام فضل نی دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہے خدا نی ہو گا وہ تیری

بیٹے اوسکو تیری ... فرمایا تہا حضرت نے پس آئی نز ... حسین کو میری گود میں بیٹہا تہا وہ ... اور ...
ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مین نے حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوسے التفات کیا مین نے اور طرف آنحضرت کی پہر دیکہا مینی اونکی طرف پس ناگہان آنکہیں
آنحضرت کے بہتی ڈالتی تہی آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میری تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی
مجہکو کہ تحقیق امت میری یعنی است اجابہ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹے میری کو یعنی ازراہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹی کو کہا اونہوں نے
ہان اور دی مجہکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ **ف** ع یعنی اوس جگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہے سلمے سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس سحالیکہ
کہ وہ روتی تہین پس کہا مینے کس چیز نی رولایا تمکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین سحالیکہ اونکی سر و ڈاڑہی مبارک پر
مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کیے بغوی نے
حسان مین **وعن** ابن عباس انہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار
اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل
التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی
دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نی دیکہا مینے آنحضرت کو بیچ اوسحالت کے کہ دیکہا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینی باپ میرا اور مان میری قربان ہون
تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکے یارونکا ہی ہمیشہ ہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکے روز سے یعنی صبح سے
ابتک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکے یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینی اوس وقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت
کیا کہ قتل کیے گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ فاحبونی لحب اللہ واحبوا اہل
بیتی لحبی رواہ الترمذی اور یہہ ہے ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے **ف** ع یعنی طرح بہ طرح کی نعمتوں سے بموجب قول اللہ تعالے کے فما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت
پس اللہ کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتے ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا اللہ سبحانہ
محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دوی یا نہ دوی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست
رکہو مجہکو یعنی جب ثابت ہو اسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجہکو بسبب دوستی خدا کی **ف** ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ
تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رح نی لحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنے تمہارے کی خدا کو یا بسبب دوست
رکہنے خدا کے مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنے میرے کی اونکو یا بسبب دوست رکہنے تمہارے کے مجکو نقل کی یہہ
ترمذی نی **وعن** ابی ذر انہ قال وہو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے
یہہ کہ اونہون نی کہا سحالیکہ وہ پکڑنی والی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے آگاہ رہو حال و مثال اہل بیت میری کا تم
مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہے رہا اور سوار نہوا اوس مین ہلاک ہوا نقل کیے یہہ احمد نی **ف** ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اور جسنی دور رہین مین والا ہلاک ہوا اور دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ یا ایکی
دونو نمین سی مشابہت دی دنیا کو دریا سی پھر کہ دنیا مین ہے قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور ہوا و ہوس کی ساتھہ دریاء عمیق کی اور بھر
موج پر موج ہوا اور اوپر اوسکی ابر گھنتی ہی طرح کی تاریکیان اوپر تلی اور گھیر کہا ہو دوس دریا نے ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب اوس
کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی وسکو ساتھہ اس قول آنحضرت کے کہ مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنے ساتھہ
ستارے ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کے سی اور طبقات دوزخ کی سی اور امید رکہتے ہین راہ پانے
کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھہ ستارون صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کچھ نہین نکل سکیگا اوسمین سے ا
اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکے ہے آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پہر
جب مٹ جاوینگی ستارے بہٹکتے پہرینگی راہنما کر چلنے والے

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ف ح جاننا چاہیے کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہے کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون مین سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائے اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہ کہ مشہور ہے اقوال علما مین
سی بعد ازان ذکر کیے نام اونکی اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسماء کے تاریخ نکاح اور وفات اونکی کو ذکر کیا ہے اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہے
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسے آنحضرت نے اسحالیکہ
کہ خدیجہ چالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کی وفات پائی اونہونے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی
زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالیکہ وہ جب چھہ برس کی تہین اور بنا یعنی
صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہونے سنہ پچپن یا اٹھاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹے سے نکاح کیا دوسرے سال
یا تیسرے سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کے بیٹے سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی ابو امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سنہ چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹھہ مین اور بعضونے کہا سن باسٹھہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سے
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سنہ مین اور بعد آنحضرت کے آپکی بیویون مین سی اول انہینکی وفات ہوئی اور ام حبیبہ ابو سفیان
کی بیٹی اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح اور مشہور تر یہہ ہے کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نے آنحضرت کی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چھہ مین بیچ حبشہ کے
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن جحش کے گئی تہین اور عبید اللہ نصرانی ہو کر مرگیا اور یہہ اپنے دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بند
مین پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چھٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ چھپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکسٹھہ یا کیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو جنہ قیدیون کی اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین سترہ برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہود سی بندی ہین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی چہٹی سن مین اور مرین وقت پہرنی کی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتونسی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتونمین سی مقدار بیس کی یا زیادہ اونسی تہین کہ اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضونسی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور لیکن حرمین بعضون نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ کہین آئی سی بندی مین تہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت کو فرماتی بہترین عورتون اوس امت کی سی کہ مریم اونمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہتر عورتون اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور راویان اونکی کی ہی طرف آسمان و زمین کی **ف** ح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی ولنسے کہ آسمان و زمین کی نیچی ہین اور اسحدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اونہی اپنی امتونمین ہی لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سی بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسی پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور ایسی ہی ہی بیچ تفضیل فاطمہ کی عائشہ پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ نی کہ کہا آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ سی ساتھ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتھ روٹی کی یا طعام ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا کہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور قوت چند روزہ اپنی ساتھ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ لی گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نی پوشیدہ نہ رہی کہ مشہور یہ ہی کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی سی تہا ظاہر ابعد اوترنی جبرئیل کی بہی کچہہ دنون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنونمین طعام آنحضرت کی لیے لی گئین یا یہہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا ترجمہ پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکی پاس کہو اوسی سلام اوسکی پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ع لکہا ہی علمانی کہ اس سی فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ رضہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبرئیل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتھ ایک گہر کی بہشت مین ہوتی کہ اندر سی خالی ہی بقدر مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت مین گنبد ہو نگی موتی کی اور قصب جواہر سی وہ ہوتا ہی کہ دراز اور اندر سی خالی ہو اور حدیثون مین

موتی کا گھر ہوگا اور اوس مین شور و شغب نہوگا اوس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ان دونون چیزونکی نفی اسلیے کہ دنیا کے گھر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانے سنوارنے مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے اور کہا ہی علمانے کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلانے اور منازعت تعب کے

وعن عائشة قالت ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كانه لم يكن في الدنيا امرأة الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لي منها ولد متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین غیرت کی مینے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سے جسقدر کہ رشک لیگئی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینے خدیجہ کو ولیکن تہے آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سے ٹکڑے کرتی اوسکو کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتے آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتے اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی یعنی ایسی اور ایسے **ف** یعنی روزہ رکہتی اور شب بیدار رہتی اور شفقت اور احسان کرنیوالی تہی و غیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتے واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے کہ بیان اوسکی صفتونکا حد و اندازہ سے باہر تہا اور فرماتے تہے اور تہی میری لیے اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تہی رضی اللہ عنہن سواے ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تہی اور فاطمہ بہی انہین سے تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ کو کہ اونسے کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ خاص غرض عورتونسے اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مؤلف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسد کی قریشیہ تہین اول اونکا حمین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسے عتیق بن عائذ نے پہر نکاح کیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس وقت تہی اونکے عمر چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اونکے کسی عورتسے اور نہ نکاح کیا اونکے ہوتے دوسری سے یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتونسے پہلے ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضونے کہا چار برس پہلے اور بعضونے کہا تین برس پہلے اور گذری تہے نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کے

وعن ابی سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى متفق عليه

اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکہتے تہے اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتے تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام ثلث ليال يجيء بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نے کہ دکہلائی گئی تو مجکو خوابمین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے بہت اچہے ریشمی کپڑے کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا عائشہ نے کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجہسے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتونمین یہہ ہے کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ دو بار

لائی ہون جبرئیل صورت تیری ایکبار ۔۔ جبرئیل ہتھیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین بت پس کہا فرشتہ نے یہہ صورت بیوی
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوسی تہا یا یعنی تیری صورت کی سونہہ سی کپڑہ بین ناگہان تو وہ ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی
کپڑا تیری سونہہ سی وقت دیکہنی تیری کی پس ناگہان تو شکل اوس صورت کے ہی کہ دیکہی تہی مینی خوابمین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب
دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **فـ** یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو مجہ تک اگر کہا جاوے کہ شک
بیچ ہونے اسکے کی خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصًا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی
علما نے کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا واسطے تقریر وقوع
اور تحقیق اوسکے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ
کرونگا تجہسی پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی پہلی نبوت سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہین ہی خصوصًا
خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وہی پیغمبر پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ولیکن شک
اوسکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگار ہوئے عائشہؓ سی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ بہی
کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی اونکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہ وین مہینے پر اور اوس وقت مین عمر اونکے نو برس کی تہی
اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرتؐ نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینے کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرتؐ کے نو برس اور جب آنحضرتؐ کی
وفات تشریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرتؐ نی کسی باکرہ سی سوائے انکی اور تہین فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرتؐ کی اور جانتی تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ و تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون
مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نے اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کے زمانہ مین **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ
كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ
نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ
النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهٖ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ
فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ
اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ
فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیے لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرتؐ اونکی پاس ہون جناب
بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضا مندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہؓ نی کہ بیبیان آنحضرتؐ کے دو گروہ تہین کہ

تمام ازواج ہر گروہ کا اور بڑائی اوسکی بیچ عشرت وصحبت کے ہیں ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ ہیں
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق ورفیق ایک دوسری کی تہین جیسیکہ ابو بکر وعمر متفق ومتحد تہی
ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنے اور ام سلمہ انکے سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنے ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرما دین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ
کے گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کرین لوگ کہ اوٹہہ جاوے وہ منبر جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اس باب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجہکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجہکو بیچ لحافون کسی کی مین بیچ لحاف کسی بیوی کی تو
سوای عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوا ہے آیۃ ایک لا تہدی من احببت
اسی حالمین کہ مین بہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا سے یعنے وسبب اسکا یہ ہے کہ باعث آپکی ایذا کی ہوا یا رسول
اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کے گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو
دوست رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اوس چیز کو کہ سبب کراہت
خاطر اوسکی کی ہو نقل کی بخاری و مسلم نی ف ح اور آنحضرت نے حکم نکیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے باری دن لاویں اور حق اونکا تو کہا تہا اوسکی متعلق ہوا تہا اگر کوئی آپ سے لاوے کیونکر منع

وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کہ اوسکے اول مین یہہ ہے فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد
یون ہے کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابی موسی اشعری کی ف ع اور پہلے گذر چکا ہی خلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنس عورتونکی ہے
یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتونسی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسی دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکے واسطی کمالات علمیہ اور عملیہ
کے کہ جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالے عنہن کا سر باب وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہے اور کچہہ بطور مختصر یہان لکہا جاتا ہے
حضرت سودہ پہلے تہین بیوی سکران کی کہ جو انکے چچا کا بیٹا تہا جب وہ مر گیا تو حضرت نے اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کے پہر جب انکی عمر ہوئی
ادہیڑ تو حضرت نے ارادہ اونکی طلاق دینیکا کیا پس انہون نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کیلیے مقرر کی پس حضرت نے رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی
اونکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر کرائین ساتہہ خاوند طرف مدینہ کے
اور مر گیا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پہر پیام اونکے نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابو بکر اور عثمان سی پس انہون نے قبول نہ کیا پہر پیام نکاح کا کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا اونسے تین ہجری مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور بہت
شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین سی اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سے تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کے پہر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین سیدہ مین تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنی لیا اور بعضون نے کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید اونکو آنحضرت نے اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین
بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کے گئین اور زینب
بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہوپہی آنحضرت کے اور تہین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہے آنحضرت کے پس طلاق دے

زید نے اونکو پہر نکاح کیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کہ نہین دیکہی کوئی عورت بہتر
اونسے دین مین اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتے والونسے اور بہت صدقہ دینے والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنے نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین وہ مدینہ مین تریپن برس کی عمر مین آٹہ اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
ابن حرب اور مان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین پکڑی آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اونکی طرف سے ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر کر
جویریہ نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہہ برس کی اور میمونہ کا نام برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین پہلے وہ نکاح مین مسعود
بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسے اونہون نے پہر نکاح کیا اونسے ابو رہم نے پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرہ القضا کے
سرف مین کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الہی سے مرین وہ اسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کے
اور بہن ہین اسما بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسے
پہچاننا مناقب و فضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نے **شرح** ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکے موافق ذکر انکے ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتھہ ذکر اونکے کی اور حدیث اول
یا یہہ کہ شاید یہہ حدیث پہلے حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنے اونکے طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر لکہا ہی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو موسی سے بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسے بہت اور نہین کامل ہوئے عورتونسے مگر آسیہ زن فرعون کی اور مریم بنت عمران
اور بلا شبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو
پہچاننا تیرا ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننے سے سب عورتونکی سی کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد کرتے ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکے مریم اور فاطمہ ہین اور افضل
امہات المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کے خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون یعنی
ملا علی کو توقف سبکی حقیقت لی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنیے دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کی کہ بنی ہی یقینیات پر **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرَءِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ہٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ جبرئیل لائے صورت اونکی بیچ
کپڑے ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے **شرح** اس سے معلوم ہوا کہ
سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ لَہَا بِنْتُ یَہُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ ابْنَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نے کہا اونکو یہ کہ
بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکے باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئے اونپر نبی صلعم اور حالیکہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز نی رولایا تجکو پس کہا صفیہ نی کہ کہا ہی حفصہ نی کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نی کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بیشبہہ چچا
تیرا البتہ نبی ہی ف ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد سی تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسی کے
پس اس حساب سے باپ تیرے جد اعلی اونکی پیغمبر ہوئے اور چچا بہی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا تیرا کہا اور
تحقیق تو اے صفیہ نیچے پیغمبر کے ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین وہ سبقت کرتی فضیلت کی فخر
کرتی ہی حفصہ تجہپر ف ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہین تفضیل اونکی اوروںپر پس لوگ ین کہنا چاہیے کہ یہہ
صفات مخصوص ساتہہ صفیہ کی نہین ہین بلکہ تمام بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیبیان اسمعیل کے
ہین کہ بہائی اسحق کے ہین اور نیچے آنحضرت کے ہین ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنے اوسکی مخالفت سی یا اوسکے
عداوت سے ساتہہ ترک کرنے ایسی کلام کو کہ عادت جاہلیت سے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وعن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجاھا فبکت ثم حدثھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سألتھا عن بکائھا وضحکھا فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یموت
فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت رواہ الترمذی
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اونسے
یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ ف ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کے حیات مین او نہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنے کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہے
اسلیے کہ نہین ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین ترجمہ پس جب وفات
پائی آنحضرت نے پوچہا مین نے فاطمہ سی رونے اونکی سی پہلی اور ہنسنے اونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزون کا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتون کے سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین نقل کی یہہ
ترمذی نے ف ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہے کہ اول تیرے اہل بیت سے تو ہی ملیگی مجہسے جلد اور نیز کو رسو یہہ بات
اور مناسبت اس حدیث کے ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے
انفس سے کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہو گئے تفصیل واسطے بعض اوس چیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہے یہہ کہ ہو اشارہ
طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **الفصل الثالث** فصل تیسرے **عن** ابی موسی
قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے ابو موسی اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر اصحاب آنحضرت کے ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز
پس پوچہا ہمنے حضرت عائشہ سی مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کی پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب سننے کے
آنحضرت سے اور قوت اجتہاد کے حاصل تہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، **وعن** موسی بن طلحۃ قال ما رأیت احدا
افصح من عائشۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مین نے کسیکو بہت فصیح
عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ اونہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

باب جامع المناقب

باب جامع مناقب کا **ف ع** یعنی ذکر کین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضی مشاہیر صحابہ سوی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اوربی تخصیص لکھنے باب کے یعنی علحدہ علحدہ باب ہیکی لئی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت و عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین و انصار وغیرہم کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف ع** یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین و حاضر ہوئی تا بعد خندق کے جہادونمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی او سپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کے سوا ے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسی پہلی جاتے اون جگہونمین کہ جہان حضرت ٹہہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک دن حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کریگا پس کہا اونکو حجاج نے کہ بلا شبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت و نیرا و سیچہر کو تیری آنکہونمین یعنی دونوں ڈیلے نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضونے کہا کہ اونکی چپکے سے یہہ بات کہی کہ حجاج نے نہین سنے پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ اوٹہہ لیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اونکو راہ مین رکہی نیچی کی بہال اونکے پشت قدم مین اور ولاوت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ سبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکانکی بہشت مین یعنی جہہ بہو اوترنیکا مگر کہ اوڑتا ہے وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہے طرف اوس مکان کے یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہے پس بیان کیا مین نے یہہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نے یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکے ہین کہ منازل جنت کو پہنچا وینگی **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا ازروی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گہر سی اوسوقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع** یعنی ساتہہ گہر والو نکے اور نہین ہوتا اور کوئی وہان آور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضونے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور فائق مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینت اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبرہ اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینوں لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین ملکر ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی مانکی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہے الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکی کے کرتا ہی اور اوسکی لیے ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى

إلا أن عبد الله بن مسعود رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول أمه على النبي
صلى الله عليه وسلم متفق عليه۔ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت
مدینہ میں آنحضرت کے دربار میں نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم
داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کے پاس ہر وقت بے وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم
دیدیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھے تو کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہے پہلے تھے تہا اسلام
اونکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کے اور بعضوں نے کہا کہ پانچ شخصوں کے
بعد چھٹے یہہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کیے آنحضرت نے اونکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی اونہوں نے طرف
حبشہ کی اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اوسکے بعد کے غزوں میں اور گواہی دی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت
کے لیے وہ چیز کہ پسند کی ہے ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی میں نے اونکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے ٹھگنے
نحیف قریب تھا کہ لمبے آدمی برابر ہوتے اونکی بیٹھنے میں والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اوسکی بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا
خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس ۳۲ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کیں
اونسے حدیثیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ میں
بعد خلفائے اربعہ کے **وعن** عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقرئوا القرآن من أربعة من عبد الله
ابن مسعود وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرو اور سیکھو قرآن کو ان چار سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم مولی حذیفہ کے سے اور ابی
بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرت
سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگوں
کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے
بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ اونمیں عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے اور ابو حذیفہ کا نام
ہشام ہے فضلائے صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی
احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ میں انکو لوگ سید القرا کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین کہا تھا اور
کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا **وعن** علقمة قال
قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فأتيت قوما فجلست إليهم فإذا شيخ قد
جاء حتى جلس إلى جنبي قلت من هذا قال أبو الدرداء قلت إني دعوت الله أن ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي
فقال من أنت قلت من أهل الكوفة قال أوليس عندكم ابن أم عبد صاحب النعلين والوسادة
والمطهرة وفيكم الذي أجاره الله من الشيطان على لسان نبيه يعني عمارا أوليس فيكم صاحب
السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة رواه البخاري اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا میں شام میں پس نماز

... میسر کر مجھے الہی ہمنشین نیک بخت یعنی عالم عامل اور ...

پھر آیا میں ایک قوم کے پاس اور بیٹھا میں انکے پاس پس ناگہان ایک بڈھا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کی ف ع روایت کی گئی ہے
ان اسد لا تکہ تجرا الی الی الاہل ت کہا میں نے لوگوں سے کہ کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہ ابو درداء ہیں کہا میں نے یعنی ابو درداء سے کہ بلاشبہ میں نے دعا کی
تھی اللہ تعالی سے یہ کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیک بخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے کہا میں نے کہ ایک شخص ہوں
اہل کوفہ سے کہا ابو درداء نے کیا نہیں ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود کہنے والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ع مراد ہے کہ
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتوں میں ساتھ رہتے تھے حضرت کی مجلسوں میں اور
لیتے پاپوشین انکی جب بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشین جب اوٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کی خلوتوں میں درست کرتے بستر شریف آپکا اور رکھتے تکیہ آپکا
جب ارادہ کرتے سونیکا اور موجود کرتے آگے لیے پانی وضو کا جب اوٹھتے آپ وضو کے لیے اور اوٹھائے رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ میں اور حاصل یہہ ہے عبد اللہ
بسبب شدت ملازمت آنحضرت کے ان امور میں لائق ہیں اسکے کہ ہو انکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر انکے سے اور اسمیں اشارہ ہے طرف
اوس مقصود کی کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ ادب طالب علم سیکھنے والے کے کہ طالب اول بہت علم سیکھے علماء شہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہروں کیطرف واسطے طلب یا دنی علم
والا کے ان سفر کرا اپنے کو رنج میں ڈالے اور یہہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اوسکا دے ت اور کیا نہیں ہے
تم میں وہ شخص کہ امان دی ہے اوسکو خدا تعالی نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی مراد رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت
نے اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا دی انکو بیچ اوس وقت کہ عذاب کرتے تھے اونپر مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد و سلامت ہو جا اے آگ
اوپر عمار جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا ماریگی تجھکو اے عمار گروہ باغیوں کے بلاویگا تو انکو بہشت کیطرف اور بلاوینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور یہہ ہیں معنے
امان دینے کی شیطان سے ہے کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہے اور بسبب وسوسہ شیطان کے بہکے نہیں ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نے
یوں لکھا ہے کہ عمار بن یاسر مولے یعنی غلام آزاد تھے بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یوں ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوئے مکہ میں اور حلیف یعنے
ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ بن المغیرہ سے اور انکا نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اور اوسسے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولے
ہوئے اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور اون مستضعفین میں سے ہیں کہ عذاب دیے گئے مکہ میں تو کہ پھر جاویں اسلام سے اور جلایا انکو مشرکوں نے ساتھ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا اونپر اور فرماتے تھے یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہیں اور حاضر ہوئے بدر میں اور سب جہادوں میں اور قتل کیے گئے عمار جنگ
صفین میں ہمراہ علی بن ابیطالب کے سنہ سینتیس میں اور عمر اونکی ترانوین برس کی ہوئی ت کہا نہیں ہے تم میں بھید جاننے والا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا کہ نہیں جانتا ہے اوس بھید کو سوا اوسکے مراد اوس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہے نقل کی یہہ بخاری نے ف ح ع کہ اونکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور اون بھیدوں میں سے یہہ تھا کہ آنحضرت نے اونکو نام منافقوں کے اور نسب اور علامتیں اونکی بتا دی تھیں
کہ یہہ بھید سوا انکے کوئی نہیں جانتا تھا اور آیا ہے کہ امیر المومنین عمر نے ایک روز اونسے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہے تو اے حذیفہ مجھمیں نشانی نفاق
کی کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہیں دیکھتا میں سوائے اسکے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے دسترخوان پر رنگ برنگ کے کھانے موجود ہوتے ہیں اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی اونہوں نے مدینہ میں سنہ چھتیس میں اور وہیں قبر ہے اونکی
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُرِیتُ الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکھائی گئی مجکو بہشت پس دیکھی مین نی بیوی ابو طلحہ کی اور سنی مین نی آہٹ پانوکی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی ماں انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نی اور اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسے اور کہا ام سلیم نی کہ مین نے تہہرا اسلام مہر اپنے تئین نہ چاہت مین مہر سوا اسلام تیرے اور بلال بیٹی ابو رباح کی مولی ابو بکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور سب مشاہد مین بعد جہاد کیا انہون نی اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین ان سی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیے گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال ان لوگون مین سے کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ اتفاق ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر رض کہتے تہی ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابو بکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند مین یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابو طالب کی سبب سے اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور ستایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سی کوئی مگر کہ خلاصی عزت کیا اوسکو اللہ نی سوا بلال کی کہ حقیر ہو گیا تہا اللہ عزوجل کی راہ مین حقیر جانتی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کوچون مین مکہ کی اور وہ کہتے تہی احد احد کذا فی الریاض

وعن سعد قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ستة نفر فقال المشركون للنبي صلى الله عليه وسلم اطرد هؤلاء لا يجترءون علينا قال وكنت انا وابن مسعود ورجل من هذيل وبلال ورجلان لست اسميهما فوقع في نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم ماشاء الله ان يقع فحدث نفسه فانزل الله ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه رواه مسلم

اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی ہٹا دی اپنی مجلس سے ان لوگون کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر ف ع یعنی نہو جرات اونکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونی کی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تیرے اور آوین تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی بیچ بیان چہہ آدمیون کی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا ہی علما نی کہ وہ دو شخص خباب ہی اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین ان کا بسبب مصلحت کی تہا کہ یہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنی والی کی یعنی اور بعضون نی کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سی کہا مولف نی خباب بن ارت کی کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندی مین پکڑی آئی تہی یہہ جاہلیت مین لیکن خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سے اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ اون لوگون مین سی تہی کہ جو عذاب کیی گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین کچہہ کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب اشتیاق مشرکون کی دل کی بطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچی آنحضرت اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیے یہہ دو

کرین اونکو صورت مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار قریش کوئی بیٹھی ہون یا اوٹھ جاوین مستان حضرت کی پاس سے جب اور بیٹھین پس ایسی کچھ
تدبیر حضرت سوچ رہی تھی واسطی رعایت جانبین کی تو یہ کہ پس اوتاری اللہ تعالے نی آنحضرت پر یہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے اور نہ ہانکو
لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح وشام اسحالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالے کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی
نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابو موسی دیا گیا تجھ خوش آوازی خوش آوازی سے
داود کے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور ستار اور طنبور اور
مانند انکی کے کہ نہ ساتھ باجے ہو اور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہی اسلئے کہ
مشہور ساتھ خوش آوازی کے حضرت داود ہین آل داود و بعضون نی کہا کہ آل یہان بمعنی ایک شخص کی ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جس وقت کہ
زبور خوش آوازی سی پڑھتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری رہ بھی نہایت خوش آواز و خوشخوان تھی چنانچہ باب تلاوت
مین ایک حدیث گذر چکی ہی کہ ایکدفعہ یہہ قرآن پڑھتی تھی اور آنحضرت سنتی تھی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی
طرف زمین حبشہ کی پھر آئی اہل کشتی کی ساتھ اسحالمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھی والی کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بصرہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ
بصرہ مین رہے حضرت عثمان کی ابتداء خلافت تک پھر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی رہی یہانتک
کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد کرنی حکم کی پھر ہمیشہ مکہ مین رہے یہانتک کہ مری سن باون مین **وعن** انس قال جمع القرآن
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید قال
احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کی زمانہ مین
چار شخصون نی ابی بن کعب نی اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید ایک چچا ہمارے مین
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عبید اور بعضون نی کہا قیس بن سکن اور
مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج ہین کہ قوم انس کے ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جس وقت کہ اوسنی افتخار کیا ساتھ جماعت اوس کے
اپنی قوم مین اور اگر عام بھی رکھین تو اسمین تصریح نہین اسکے کہ سوا ان چار کے نہین ہین اسلئے کہ مفہوم عدد کا نہین معتبر ہوتا نزدیک بعضون کے
اور بلا شبہہ ثابت ہوا ہے حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہت صحابہ کا تمام قرآن کو ازانجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا کہ روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر
صحابی اونمین سی کہ جنہون نی سارا قرآن یاد کیا تھا اور ازانجملہ خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین تمام کلام اتمام کیا سیوطی نی اتقان
مین **وعن** خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع اجرنا علی اللہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا
اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا
راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ کہا ہجرت کی ہمنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ طلب کرتی تھی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور اخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل وکرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئے

اور نہین کہا یا اپنی اجر ... یا زمانہ فتوح کا پس مرے اجر اونکا کامل

ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین مارے گئے روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی واسطی کپڑا کہ کفن دیے جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ

یعنی چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سرسے پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی

اور جسوقت ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس متحیر ہوے ہم اونکے امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکدو اوس سے سر اونکا اور رکہدو اوسکی پانو پر

اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتے ہین اوسکو

نقل کیے بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یہہ کنایہ ہی غنیمتون سی کہ پایا اوسکو ان لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح باقی رہے تہی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کی

ساتہہ منا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سے کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین

کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالے کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا

وو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کے فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا

اونکی لیے ثواب آخرت سی کچہہ کہا طیبی نی ذکر مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اونکے سی ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اول لوگونکی ساتہہ اول ہجرت

کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی اونکو

اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نے ہی پڑہا ہی پہلی ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین بہت بہتر جوان تہے اور بہت اچہا لباس پہنتے تہی جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا

حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تسمہ بکری کے چمڑیکا کمر مین باندہے ہوئے تہی پس آنحضرت نی فرمایا

کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالے نی دل اسکا نور ایمان سی مین نی دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر بہتر

کہانا پینا اور دیکہا ہی مین نی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خرید اتہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کو تمہین کہ دیکہتی ہو تم اور بعض نی

کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اونکے کہ بیعت کی عقبہ اولی مین پس آئے تہے یہہ انصار کی پاس اونکے گہرونمین اور بلاتی تہی اونکو طرف

اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام ونمین پس مصعب نی لکہکر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنے کا اہل مدینہ

پہر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیو کہ آئی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑی دنون اور

اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ ورہتا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وفي رواية اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق عليه اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب ای سعد بن معاذ کے نقل کی یہہ بخاری اور

مسلم نی **ف** ع ح شارحین نے اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے

فرح و نشاط عرش کیسی بسبب آنی روح پاک اونکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت پر ہی اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم و

تمیز رکہا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نی وان منها لما يهبط من خشية الله اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور

بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کے مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہے عظم شان

وفات اونکی سی ہی جیسے کہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنی سی اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اعداد اونکا بڑے صحابہ سے ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتہہ

پر کہ بہیجا تہا اونکو آنحضرت نے ہجرت کرنی سی پہلی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام اونکی بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہما خون اونکا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچوین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ روئی اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب فوت سعد بن معاذ کی **وعن** البراء قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير
فجعل اصحابه يمسونها ويتعجبون من لينها فقال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ
في الجنة خير منها والين متفق عليه اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین کہا تحفہ بہیجا گیا واسطی آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑی کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون سی بہیجا تہا ترجمہ پس ہوئی یاران آنحضرت کے کہ ہاتہہ پہیرتی تہی اوسپر اور تعجب
کرتی تہی اوسکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی ازراہ تعجب ع نہ دیکہتی مانند اوسکی کی کہ بہیجا گیا ہی یہہ حضرت پر ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف ع مناديل جمع منديل کی ہی اور منديل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہتی ہین پس ذکر کرنی منديل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی جنت کی
افضل کپڑون سی نفیس تر ہونگی تو افضل کپڑی اونکا کیا پوچہنا ہی **وعن** ام سليم انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله
له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان
ولدي وولد ولدي ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت ہی ام سلیم سے ف ع ام سلیم ساتہہ پیش مین کی ماں
ہین انس کی کہ اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا ترجمہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہی
دعا کرو اللہ تعالے سی اوسکی لیی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت و خدمت آپکی کی حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرت نے
یا الہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین ہر قسم کی وغیرہ سے کہا انس نے
پس قسم خدا کی بلاشبہہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلاواسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین
مانند سو کی آجکی دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی اوس وقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا ہی بعد ازین زیادہ ہوئی بہی ہونگی
چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ انس نے کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دفن کیی ہین مجکو میری صلب سی سوا اولاد اولاد کی ایک سو بیس [illegible]
سوا دو لڑکیونکی یہہ حسب نقل بعض کی ہی اور بلاشبہہ زمین میری البتہ پہل دیتی ہی سال مین دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اونکی بیٹی نی کہا کہ یعنی دفن
کیی ہین انکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کی نہون اور انس
بن مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کی عمر مین اور انتقال کیا انس نے
طرف بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلا دین لوگونکو اور یہہ آخر ان صحابہ کی ہین کہ بصرہ مین مری انتقال کیا نوی برس مین اور عمر اونکی
ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی بیان پر سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اٹہتر لڑکی
اور دو لڑکیاں اور روایت کین حدیثین انسی خلق کثیر نی انتہی بیچ کچہہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہی پس نقل کر اور ایسی ہی مخالف ہی ظاہر حدیث کی
اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اولاد اونکی اولاد کی متجاوز ہین سو سی نہ اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

انکی لیے جو فضیلت تہی اون میں کوئی تہا اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص تہی بدعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت علی کے دعا سے برکت ہوئی اونکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اون مین تو فتنہ اون مین ہی موجود ہوا پس حاصل ہو یہ سبب اوسکے ضرر اور تقصیر حق
اوا حق خدا کے اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تو لائق ہے کہ ملا لیوے اوسکے ساتھ طلب برکت کو کہ باللہ حق تعالیٰ
مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب آفات سے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد
یمشی علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا نہیں سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی ہون واسطے اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ع یہہ کابر یہود اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز یہہ کہ نکل جاوین
اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تہی پہلی اونکی پس گویا کہ کہا نہیں سنا مینی واسطے اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب بہی زمین پر اور کہا نووی کہ نہیں ہے یہہ مخالف
آنحضرت کے اس قول کے ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کے جنتی ہونیکی اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نفی اپنی سننی کی کی اور نفی
اوسکی سننی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور شاید
یا نفی کی سننی کی واسطے مکروہ جانی پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اوروں کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی
اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتی رہی بعد اونکی اور نہیں باقی رہا عشرہ مین سے بعد اونکے سوا سعد سعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی ما سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ الا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سے
اور یہہ سننے بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سی اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن تحقیق باہر کلام سعید کے زندہ موجود ہونے مین لیں اوسکا
دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکے قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کو بیچ اوسوقت کہ جیتی ہون وے برخلاف
بشارات غیر اونکے کے اور اس سے جاتا رہتا اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ
فدخل رجل علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت
انک حین دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم فساحدثک لم ذاک
رأیت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورأیت کانی فی روضۃ ذکر من سعتہا و
خضرتہا وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ
فقلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ
فقیل استمسک فاستیقظت وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک
الروضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک
الرجل عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نی کہ تہا مین بیٹہا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑہین اوسنی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز مختصر
کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرأت پہر باہر نکلا وہ اور پیچہی پیچہی اوسکی چلا مین پس کہا مینی بیچ اوس کے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد مین تو بعضون نے کہا کہ
یہہ شخص اہل جنت سے ہی کہا اوس شخص نی قسم خدا کے نہیں لائق واسطی کسیکے یہہ کہ کہی اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجسے کہ کیونکر ہی یہہ انکار **ف** ع

سلام نی اونہیں جنت سی ہی ہوینگا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو

پہونچی ہو خبر جنتی ہونیکی ابن سلام کی اور ابن سلام نی نہ سنی ہو خبر اور احتمال یہہ ہو کہ ابن سلام نی مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اسکی نہ پہونچی ہو خبر کی از راہ
تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہتی شہرت کے کما طلب نی ہین بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول انکی کی قسم خدا کی تک لم ذاک طرف انکار اسکی کی ہی
اونہیں یعنی مین بیان کرتا ہون تجہی سبب اپنی انکار کا اونہیں اور وہ یہہ ہی رایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نفی قطعی کی ہونی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیی حاصل یہہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن
اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیی کہ جیسے میری لیی بشارت دی اور ونکی لیی بہی دی ہی تحقیق کہی مین سوا دس کی اور ممکن ہی کہ مراد ابن
سلام کی تصدیق لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی یا اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول انکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہیں لائق ہی واسطی کسیکو
کہ بات ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہی وہ چیز کہ نہیں جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اور نہیں ہی کچہہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے
ترجمہ دیکہا مین نی ایک خواب بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نی وہ خواب اوپر حضرت کی اور دیکہا مین نی جو امین گویا کہ مین بیچ
ایک باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام فراخی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی
زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا مین نی نہیں طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنی
کی پس آیا میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میری پیچہی سی پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مین نی حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو
مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحال مین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصلہ پس نہیں مراد یہہ کہ وہ دو
ہاتہہ مین ہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع ہی نہیں اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ مٹہی بند ہی ہوتی تہی ترجمہ پس بیان کیا مین نی اوسکو روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی بیچ تعبیر اس خواب کی وہ باغ کہ دیکہا تو نی دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی
استحکام ارکان اوسکی سی کہ بنا ہی مسلمانی کی اوپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تو نی اور پکڑا تو نی اوسکو عروۃ الوثقی ہی کہ قول حق سبحانہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نی ترجمہ اور وہ
شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور یہہ ہے دور نہیں ہے کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سی کہ اونہون نی خبر دی اپنی
نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا **وعن** انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین امنوا
لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی آخر الایۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت ایشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الایۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیساکہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو ترجمہ
پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اونہی تیئن آنحضرت کی پاس آنی جانی سی پوچھا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی ابی عمرو سی کیا حال ہی ثابت کا کیا بیمار ہی
کا کہ نہین آتا اور نہین کچھ کہائی دیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کی نی تاخیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچھنے کا ہوا کہ اونکا حال
پوچھا بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی مشرح دہم چو گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد پس کہا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچھ جواب نہ دیا اونکو جیسا
خبر جیسے پس گئے ثابت کے پاس اور ذکر کیا اونسے قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتے تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہے کہ نہین آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوئی ہے
یہہ آیت یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنے سی اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتی ہو اے یارو کہ مین بہت
بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جہارت کے پس مین اہل دوزخ سی ہون ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکے
جیسے کہ حکم کرتی ہی آیت کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجھکر بیٹھ رہے اور یہہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بے ادبی کا تب پس
ذکر کیا سعد نے یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع
یعنی اس جہت سے کہ مبالغہ کیا ادب مین حتے کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی آیا ہے کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تو ثابت نے کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑے اور کفن ہی مین مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور حدیث
مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہے کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو ہجری مین اور سعد بن معاذ مرے پہلے اوسکے سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ پایا گیا ہے کہ جو کچہ نازل ہوا بیچ
قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنے آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِيْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ
مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تہے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ
پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیت کا یہ ہے کہ اور اوس جماعت سے کہ بہیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف اونکے
وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ساتھ جماعت اصحاب کے کرامی ہین ف ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نے یعنی بہیجا اللہ تعالے نے آنحضرت کو بیچ انکے کہ جو حضرت کے زمانہ مین تہے اور بیچ اور لوگون کے ایمان والون سے کہ نہین ملے وہ ساتھ اونکے اب تک
اور خلیفہ ہونگی وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے ہین یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ
کہا ابوہریرہ نے کہ بیٹھے تہے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نے پس کہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکے مونڈہے پر پہر فرمایا اگر ہوتا
ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اور پاتے اوسکو کئی شخص انہین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنی قوم فارس ہین ہے اور مراد مطلقا
عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سے اور وہ ساتہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین و ایمان
آسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سے ہین اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئے ایسے فراخی
علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسے ظاہر نہین ہوئے اونکی غیر مین یعنی بعد صحابہ کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی صحابہ کی نزدیک کسی کے نہین تہی ظاہر
اور کنیت سلمان کی ابو عبداللہ ہے غلام آزاد تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود سے اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہین اصل اونکی فارس سے
ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑی ابلق پوجتے تہی اور وہ دین کی طالب ہوئے تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتابین اور صبر کیا

کی حرب میں اور بیچ ولا افضلہ ہے اور ہاتھہ وہی ہین کہ وہ حلیہ اور سب حصون کی علامت
کی اوب جب ہے ... صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جگہ ... ہون ... مدینہ مین ... فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل جنت ہے اور بہی
ایک ہین اونمین سے کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بہت عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کی
اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخرالزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہ اپنی ہاتہہ کی کسب سے کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی ہر
عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مذکور ہو دین مین تفتیش
مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم حبب عبیدک ہذا یعنی ابا ہریرۃ وامہ الی عبادک المؤمنین
وحبب الیہم المؤمنین رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب کردے ان اس چہوٹی سی بندی کے
کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانونکی ہون سب کہین و نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو
کہ مسلمانونکا دوست رکہین اور محبوب ہین سب مسلمانونکی ہون نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصہیب
وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ ماخذہا فقال ابو بکر اتقولون ہذا لشیخ
قریش وسیدہم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتہم لئن
کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک فاتاہم فقال یا اخوتاہ اغضبتکم قالوا لا یغفر اللہ
لک یا اخی رواہ مسلم اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب امو والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب
اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اصحاب کی **ف** ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کے واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ تہا
قریش نی ہمدیات عذر اور عہد شکنی کی بیباکی تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا
خدای تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ جنکا خدا کا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہ لینی اپنی کی کو یعنی اپنی
حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک ہمارے ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم اس
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہے **ف** ح اور حضرت ابوبکر نی یہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنیکی جیسا کہ آنحضرت ہی کبہی استمالت خاطر بعضی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی **ت** پہر آئی ابوبکر صدیق حضرت
کی پاس پس خبردی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ
قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہتہ سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی ان
سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہوئی تم
اونہون نے کہا نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تجکو خدا تعالی ای بہائی میری نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع ح ظاہر یہ تہا کہ کہا جاتا
یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کہا ہوگا لوگونی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخونمین
ساتہہ زبر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زیر کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور زیر کی
کی ہی اور جائز ہی پڑہنا اوسکا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقرا صحابہ کی اور رغبت دلانی ہی بیچ اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی کی
بہلا خوش باش کان سلطان دین اند ورنیشان و سلیمان سرہست صہیب بن سنان سو یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی

تھی ابو یحییٰ اونکی کنیت تھی اور مین مذکور ہی ... ... درمیان ... ذات کی ہین لوٹا ...
مین مشابہ ہوئی روم کی پہر خرید ا انکو ر میونشی قبیلہ کلب نی پہر لائی کلب انکو مکہ مین پس خرید ا انکو عبد اللہ بن جدعان نی اور آزاد کر دیا اونکو پس رہی یہ اوسکے ساتھ
یہانتک کہ مر گیا وہ اور بعضی کہتی ہین کہ جب بڑے ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ مین پہر قسیم ہوئی عبد اللہ بن جدعان
کی ساتہہ اور اسلام لائی یہ ابتدای اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن بعد اسی المسلمین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم
مین تہی بعد کچہ اوپر تیس شخصونکی اور تہی یہ اون ضعیفون مین سی کہ عذاب دئی جاتی تہی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پہر ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی اور
نازل ہوئی اونکی حق مین یہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ اور مری یہ سن اڑتیس مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے
بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ
الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمانکی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی
اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد نصیر سے مدد کرنیوالی آنحضرت کے
ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بہائی تھی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تہی اور بسبب
علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتہہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نے اونکا لقب انصار کہا کہ ساتہہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد
اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف مین آیتین موجود ہین اور یہ درجہ پایا اونہون نے بسبب ٹہکانا دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کے موجب
عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتہہ اونکی پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق
کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمانکی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمانکی اور اگر سبب مدد کرنی اونکی عداوت رکہی تو یقین ہے کہ وہ موجب کفر حقیقی
کی ہوگی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی انصار نہین دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہی مشابہ
منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا
غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو
رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي
عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی انس نی کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نی انصار مین
سی کہا جسوقت کہ غنیمت دے اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت

اوس سوال پر آئی ... نی سپاہ بچہ واسطی بین الاہی لہ حبیہ ہزار ... اور ...

ہزار اوقیہ چاندی کی اور اوقیہ ... بین ہزار کا بیان تہیں اور ایک روایت مین آیا ہی ... حضرت تہی حرجمہ

پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو قریش مین سی سو سو اونٹ کاف ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور

ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ بطریق تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام

کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابوسفیان و الد معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہر نے حضرت

کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سی کہ بخشتی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہ اور ترک کرتی ہین

ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونسی ف ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون

سی سبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور دیکہا اونہون نے گمان آیکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ت پس خبر دی گئی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاریون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نے انصار

کی پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا داناؤن اور علما اونکی نی ایپر عقلمندون ہماری نی

یارسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہہ یعنی ان باتون مین سی اور ایپر یعنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشتی اللہ

رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلاشبہ دیتا ہون میں

یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی

نہ کچہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم ای انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہروتم طرف مکانون

اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یارسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع کیا

خوب کہا ہی کسینی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا * لنا علم وللاعداء مال * فان المال یفنی عن قریب * وان العلم باق لایزال * وعن

اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ

الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی

تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار

مین سی ف نہین مراد اس سے انتقال نسب والدی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونسی بلکہ مراد اس سے

نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین اور نہ ہوتی نسبت اوسکی اودینی کہ نہین گنجایش کہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت عبادت

ہی کہ اوسکا حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت

کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی او انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام

انصار کا او فضیلت نسب نصرت کا او باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کی اسلیی کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد

اپنی خدا اور رسول کی محبت مین او نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن او قبیلہ او قرابتیونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت

کی ہی او بعد مہاجرین کی انصار کی او بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی او اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور برابر اور مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلو نمین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چھوڑ دونمین چلنا تمام لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کشادگی درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھ زبر شین اور سکون عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان پہاڑ کی اور مراد یہ ہی کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچھی پیچھی ہین چلتی ہی یہانتک کہ پہنچی وہ گڈہی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہ مین تو مین اوسی راہ مین چلونگا جسمین انصار چلین اسمین بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر اور دوسری وجہ انمین سے یہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آراء و مذہب مین تو اختیار کرونمین انصار کی رای اور مذہب کو اور موافق ہونمین ساتھ اونکی مقصود حسن موافقت اور درافقت ہی ساتھ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچھی خدمتگذاری نہ یہ مراد ہی کہ مین اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ت انصار بمنزلہ شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی ف ع شعار بکسر شین کی نیچی کا کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہے اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور یہ معنی ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونسی باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکہو گی پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتھ زبر ہمزہ اور ثاء مثلثہ کی اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم ثاء مثلثہ کی اور ساتھ زبر اوسکی بہی اسم ہی ایثار سی بمعنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکہینگی تمپر اور آپ امراء ہونگی اور وہ لوگ کم رتبہ ہین تمسی بالاتر اور زائدتر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصاً امیر المومنین عثمان رض کی زمانہ مین اور اور بعضی عصرونمین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہ معنی ہین کہ امراء آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح وفضیلت دینگی تمپر یا ایسی کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوس وقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہوجائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہ بشارت ہی اونکی لیی ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی صبر کرنیکی ہین اور صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معویہ رض کی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکہو گی تم پیچہی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وعنه** قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فقال من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذته رافة بعشيرته ورغبة في قريته ونزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلتم اما الرجل اخذته رافة بعشيرته ورغبة في قريته كلا اني عبد الله ورسوله هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم قالوا والله ما قلنا الا ضنا بالله ورسوله قال فان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہے کہ جب ابوسفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکہتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیی ایک چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیانکی گہر مین الخ اور یہ بہی کہتی ہین کہ ابوسفیان نی

ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی اسلام لا

روز فتح مکہ کی اور تہا مولفة القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین میں مد علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی مولفة القلوب کی اور پھوٹی آنکھ اونکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تب پھر گیا اونکی دوسری آنکھ مین تیر پس وہ بھی پھوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئے بقیع مین تتمہ جمجمہ جکو کہ مشرکونمین سی ڈالدی ہتیا پس وہ ہے امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنی بعضی انصار نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل او رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف حب انصار نی دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکھتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کیا فرمایا تحیر ہوئی او رتعجب کیا اور از روی غیرت او سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور آئی وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سے کہ کہا تمنی ایسے یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی والونکی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہے امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کی لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتھ قول اپنی کی ت بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرونمین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیے اور نہ رغبت کرونمین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی یا امر اوسکی کی او رطرف تمہاری ف یعنی طرف دیار تمہارے واسطی میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف او رمہاجرین کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سے طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات مین بلکہ ساتھ تمہارے ہون اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچھ کہا ہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتھ خدا کی یعنی ساتھ نعمت اور فضل اوسکی کی ہم پر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی کی او رغیرت کرنی اور روا نہ رکھنی میل و محبت تمہاری کی ساتھ اورونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سی محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت آگر نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر و نیر پڑی بیت غیرتم باتو چنانست کہ گر دست دہد + نہ گذارم کہ درائی بخیال دگران + حاصل یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم مین دا او رآدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم اپنی طرف اونکی پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتھ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہم پر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض او پر کہ کیونکر کہا انہون نی یہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالے کی لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاریکی بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ او ررسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری او رراست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہ مسلم نی و

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيانا ونساء مقبلين من عرس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم انتم من احب الناس الي اللهم انتم من احب الناس الي يعني الانصار متفق عليه اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا لڑکون او رعورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کیسی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیی پہر خطاب کیا اونکیطرف ساتھ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو

تاکید کیلیے اور بعضے نسخوں میں لفظ اسد ہے بجای الی کی اور صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت الی کی ترجمہ مراد کون ن ا اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی ہین یا یہ معنی ہین کے اے خداوند تو جانتا ہے میری صدق کو اور سچ کو کہتا ہون میں کہ جب دیکھا آنحضرت نے اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کی **وعنہ** قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی مسلمین کہ اہل مجلس و رہی تھی یعنی آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اونمین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی بہ سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی پیٹی عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑہے آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیے اور نہ چڑہے منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہ آخر خطبہ تہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتونکا اور ثنا کی اوسپر یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو اسی لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکمبہ اور جامہ دانی میری ہین **ف** ح ع کرش ساتہ زبر کاف اور زیر رکی اور پر وزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم رکی شکمبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کی لیی یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ہی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بغچہ کہتی ہین اور مراد یہی کہ انصار دوست دار ہیں اور محل سر اور امانت اور اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ کہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کی بھی آیا ہے اور محمول کرنا اس معنی پر بھی درست ہی یعنی انصار جماعت میرے اور اصحاب میرے ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میرے کے ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین **ت** اور تحقیق ادا کیا اونہون نی اوس حق کو اونپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونہون نے اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ مین ساتہہ اوتری اس آیۃ کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نی خرید لیا مومنوں سی اونکے جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کیطرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرماتی ہین پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی **ت** اور باقی رہا جو لیے کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک کارون سے یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمین کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونکی کار بدی سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹھی منبر پر پس حمد کی

اور شامل ہی او سپر لہا ہی بعد جہد و سالی جاتو لہ اول یعنی مسلمان بہت ہونگی بہی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چہوڑ کر اور کم ہونگی انصار **ف** ع اسیطی کہ بدلا ہیں نہیں ہوتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جنہوں نے جگہ دی آنحضرت کو اور مدد کی اونکے
اور مسلمانونکی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو ہوا پہر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قائم ہی پس ظاہر ہی کہ یہ خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتھہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی و فراخی اونکیکی شہر وغیرہ اور ٹہرنی اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلا شبہہ واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ت** یہانتک کہ ہونگے
لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام مین **ف** یہ تشبیہ بیان ہی قلت انصار کا اور یہ اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنیوالا
اہل اسلام کا ہوگا **ت** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیک کارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہ بخاری نی **وعن** زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار
ولابناء ابناء الانصار رواه مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی بخش دے انصار کے
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری
درجہ کے تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد بیٹی سی بیٹی در بیٹی ہون واسطون کی قیامت تک بلکہ
اگر ابنا کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہوجائینگی **وعن** ابي اسيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير متفق عليه اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی کی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی او عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہی بہت سی روایتون مین
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علما نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہ غیبت **وعن** علي قال بعثني رسول الله صلى
الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد وفي رواية وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ
فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى اتينا الى الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا
اخرجي الكتاب قالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب فاخرجته من عقاصها
اتينا به النبي صلى الله عليه وسلم فاذا فيه من حاطب بن ابي بلتعة الى ناس من المشركين من اهل مكة يخبرهم
ببعض امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حاطب
ما هذا فقال يا رسول الله لا تعجل علي اني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم اكن من

بہا اَحْمِیْ بِہَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ
عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ ہٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَہْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا مرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور بدلہ مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اوچہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لا کر بقیع مین دفن کیا سن ۳۳ تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین چہیاسٹہ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خائین معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی ت اسلیی کہ روضۂ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط تہی پس لی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا ت پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کر دینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر بند سی نکالا تطبیق اوس روایت میں اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوس مین تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی ورنہ حاطب نی یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالت قلوب کی لیی لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اصحاب کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی میں مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ے سکندر کہ با مشرقیان حرب داشت + در خیمہ گویند در مغرب داشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا **ت** پہر ... علیہ وسلم نی کہا ای حاطب کیا ہی یہ کہ تمہاری
اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیی مجہپر یعنی بیچ حکم کرنی کی ساتہہ کفر کی اور
سزا دینی کی اس عمل پر بلا اشتباہ مین ہون ایک شخص چپٹا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اون سی اور نہین ہون مین
خاص اون مین سی اور ہین وہ لوگ کہ آپکی ساتہہ ہین مہاجرین مین سی اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتہہ نگہبانی کرتی ہین وہ
مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجرون کی اور اہل وعیال اونکیکی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے
قریش مین یہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت کی مکہ مین ہی **ف** ع ح کہا طیبی نی کہ
یحمون صفۃ ہی یداً کی اور مراد ید سی یہ انعام ہی یا قدرت یعنی لون مین اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اوسکی میری
قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش امد کی میری
لوگون سی خبردار رہین **ت** اور نہین کیا مینی یہ امر بسبب اسکی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیی کیا ہی
کہ مین مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر ومنافق ہو گیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب راضی ہونیکی ساتہہ کفر کی بعد
اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نی بتحقیق
سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چہوڑ دو مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن
اس منافق کی **ف** ع اور یہ کہا عمر نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی مین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین
اسلیی کہ عمر دین مین بہت قوی تہی اور اوسوقت مین بعضی لوگ تہی ہی ایسی کہ منسوب تہی طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا
کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نی اسپر پس اسی لیی پروانگی چاہی
اونکی قتل کرنی کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونی کا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچہ رکہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچہ
تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رح نی کہا کہ شاید بیچ بیان کرنی اس قصہ کی تقدیم وتاخیر ہی والا کہنا عمر رض کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاطب کی بعید ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین **ف** ح
گویا کہ عمر رض نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ت** اور کیا چیز معلوم کروادی تجکو حقیقت حال
کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہوا اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کی ہو طرف اونکی پس فرمایا
اللہ تعالی نی کرو جو کچہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت **ف** ع کرو جو کچہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تہوڑی ہون
یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نی کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف
عمر رض کی والا یہ امر محقق تہا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہ ہی کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ نکرین اور عمل سی باز رہین
بسبب فحوای اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چہوڑ دینا کہ جو کچہ
چاہین سو کرین **ت** اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم **ف** ع یعنی حق تعالی نی نظر رحمت
مغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہ بات اور کہا نووی نی کہ یہ حکم آخرت کا ہی اور اپر دنیا
مین حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مسطح پر حد افتری کی قائم کی تہی حال آنکہ وہ بدری تہا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوا کہ جائز ہی [illegible] ولہذا اونکا خط لکہنا اور یہی اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس سے یہی تہا دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تہی والا کفر لازم آتا اونکی نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیون سی بگمان اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر ہان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ بہیجی نازل کی خدای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کہا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیے داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور ہی اور اسی لیے کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسیکے لیے خاص ہو بلکہ سبکی حق مین بولا ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسیکی لیے وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لیے اوتری ہین بزرگون کی بچاریون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکور سی اور مقام سوچنی کا ہے اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو کہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کسی بچنی کا وہین کی لوگون کی لیے حکم ہی ہماری لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہم سبکو اور راہ حق دکہاوی

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین رکہتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گنتے ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچہ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہماری بیچ بہی حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھیگا آگ دوزخ مین
اگر چاہا ہی خدای تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ سی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پہ
وقت گذرنی کی پل صراط پر سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخی
دوزخ مین گر پڑینگی اور متقی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی واردہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب
داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تونی خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکی کی غیر موافق
تہا آیۃ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسے طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی
ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیۃ کی یا تطبیق درمیان آیۃ و حدیث کی وغیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی
نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ نہین پیٹہیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالی نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی مسلم نی ف ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی
وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
اور اوسیکی بموجب کہا بعضے علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی بہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفاء اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر
پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن
بنی اسرائیل فکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم
مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد
ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی
اور تشدید ی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی
میم کی زیر سی کہا ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی حدیبیہ کی راہ سی اور پس آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ
المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اونچی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت اسلیی دلائی کہ
تو مطلع ہوا اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور یہ اندیشہ انکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ جہان چالیس برس اوسمین حیران پھرے اور سایہ کیا اوپر
ابر کی اور بہیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوس مین جاوین ساتھہ سجدہ اور
دعا طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھہ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھہ جہاڑنی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوینگی اور جہاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسیکہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تہی اون
لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہین مین سی تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سی ہی اور بعضی خزرج سی کا
ف پہر پی در پی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا ف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقوں کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو تو بخشش مانگین تیری لیے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤں مین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میرے لیے یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور یہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ
اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین
یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجہکو کہ پڑہون مین تجہپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مؤلف نی
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ
حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یارون سی کون ہین وہ شخص ابو بکر اور عمر ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیے کہ پیروی کرو اون
دو شخصونکی بعد وفات میرے کے یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین پس ابو بکر اور عمر بدل ہی یا بیان للذین
کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ پسیدہی چلو ساتھہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھہ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مخصوص ہی ساتھہ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھہ عہد ابن ام عبد کی ف ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی

ہی امام معظم صاحب روایت دینی اور قول اور افعال انکا تمام صحابہ پر پس خلفاء اربعہ کی سبب کمال فقاہت اور خالص ہونے وصیت انکی اور توجہ
نی اسمین ہی کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول اونہون ہی نی گواہی دی صحت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین ہم پسند کرتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیے اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہماری دین
کی لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی بھی منقول ہی اور مؤید اس معنی کی مناسبت ایسی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور
آخر اوسکی کی اسلیے کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر وعمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور بعضی لکہا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول **ترجمہ** اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہ
کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ اِبْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنی والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹے ام عبد کو نقل کی یہ ترمذی
نی اور ابن ماجہ نی **ف** ع یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اونکی کی نہین اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی
لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتہہ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی **وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ
جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ
اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**
اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نی کہ کبار تابعین اور ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر
کری میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہی اوسکی ساتہہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا
خدای تعالی نی میری لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدای تعالی سی کہ میسر کری ہمنشین
نیک پس میسر کیا میری لیے پس موافق کیا گیا تو میری لیے اور اتفاق ہوا میری لیے ہمنشینی تیرکا **ش** ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف ف کی صیغہ
مجہول کا وفق سی ہی یعنی سازوار نیکی اور بعضون نسخون مین جملہ میسر نی پہلی وفقت لی کی نہین ہی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کہان کا ہی
تو کہا مینی اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کے لیے
ف ع مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین

ہی خیر سوا ای اوسکی ... ہین ... ہاتم مین یعنی تمہاری شہرون ... بن مالک
بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا او بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونی کا ہوچکا ہی تحقیق
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکہنی والی او نعلین رکہنی والی **ف** ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا **ت** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی ہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی او پر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی
کہ خدای تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی او سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی **ف** ح ع اسلیے کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لای پہلی اوترنی قرآن کی او عمل کیا اوسپر پہر قرآن پر ایمان
لای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لای اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا او عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی او لقب اونکا سلمان الخیر تہا او نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابو بکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **ف** ع ح ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادون مین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہوچکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہ حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہون گی پس ہر ایک کو ساتہہ مدح
اور ثنا کی مشرف کیا گیا اور تقریب ہوئی ہوا اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح ع
مقصود مبالغہ او تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحد یکہ بہت مشتاق ہی او منتظر ہی کب یہ مجہمین آوین او بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسی
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہوچکا ہی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار نی

... رہنی کی لیی پس فرمایا آنحضرت ... علیہ وسلم ... کہ پروا نکی دوا اوسکو تحفہ بہی
... کو نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور
ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ
بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا
عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار
اور افضل ہوتا اون دولون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو
بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان
دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس
اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک
وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا أَخَفَّ
جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون
نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ
ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہ
سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی
اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی قبول کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب
حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر ہی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان
طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہ بات
بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سے جنازہ اوسکا
ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہے
طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت
سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا
اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی
اور مومنون کی لیی ولیکن منافق نہین جانتی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَظَلَّتِ
الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے

نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ او فقرا او مجرد ون او نکی سے ہین چنانچہ احوال اونکی
سے تاکید و مبالغہ ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سے مطلقًا اسلیے کہ نہین لائق ہی یہ کہ کہا جاوے کہ ابوذر زیادہ
سچی ہین ابوبکر سے حال آنکہ وہ صدیق ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
سچی تہی ابوذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہی علمانی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ**
وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابوذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نے اور نہین اوٹہایا زمین نی کسی
صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنی والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی
کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہ اوسمین سے فروگذاشت نکری ابی ذر سے ف ح ع یعنی ابوذر کچہ چشم پوشی اور مداہنت
نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ
وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست
گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنی والا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل
کی یہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی دہ دنیا کی لذتون سے اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق
مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس گئے اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی
یعنی کعب سے کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا ہی تو اوسکی
حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ
وغیرہ تو کچہ ڈر نہین اوسپر پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا ہین اگر ہو میری لیے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود
اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہ کہ چہوڑ جاون مین اوسمین سے چہہ اوقیہ یعنی دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان
تمنی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ نے
اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تہی مذہب اونکا یہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نہ کیجیے سب بسدہی ڈالیے
جذبہ غالب آیا اونپر مار بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت
ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بہی کاشکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہ
کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاون انتہی اور
استیعاب مین مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہیے
کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس یہ موجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہی اوپر نہ مطلع
ہونی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع
کا یہ قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهٗ**

الموت قال التمسوا العلم عند ... عند ابن مسعود وعند سلمان

سلام الذي كان يهوديا فاسلم فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه عاشر عشرة في الجنة

رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کی

ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور بظاہر تر یہی موجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال

والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی

ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی

بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی

عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین سن ۳۲ مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور ہین ذکر کو

اونکی نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھ رکہتی تہی بسبب

پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم +

پس تحقیق میں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نی

ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشتی ہین اسلیی کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین

نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور اسپر نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی

اسسی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی

یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وعن

حذیفة قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفة

فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ فاقرأوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو

کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب

کیی جاوگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ

ترمذی نی ف ع ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کیسی ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو کہ نہ سوال

خلیفہ کرنی کا کرو اسلیی کہ وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معناً

خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور ذہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر اور

کرنی کی ساتھ اوسکی کہ اہم و ضروری یہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھ زیادتی فضل اور

مرتبت اونکی کی علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا

بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوس چیز مین

کہ مجی لانا چاہیے اوسکا کہ وہ احکام ہین اور سیہ ابن مسعود خوب جانا ۔ ۔ ۔ ہی آنحضرت ۔ ۔ نی رحمت

لاسی مار ضی ہے ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیے ساتھہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتھہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود اور فرمایا اسکو بہد ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نی کہ اس حدیث مین اوفصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بہی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرین گی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّ عَلَيْهِ الْعَظِيْمُ** اور اوسی سی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اوسنی نہین ہی کوئی آدمیو نمین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا ار دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوای تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سال تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتھہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چہیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین ساتھہ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سی **ترجمہ** روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی اور سکوت کیا اوس سی **ش** ح یعنی نطعن کیا اسمین اور نہ تصحیح وتحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نی اوس سی صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ محل اوسکی مذکور ہی سکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت کہا اسحدیث کو منذری نی **ف** ح کہ علما ء حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائیشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ اور تحنیک کیا اوسکو ساتھہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی النقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتھہ کہجور یا شہد کی اور مانند انکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت ہی ابو بکر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اول یہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلی سال ہجرت ۔ ۔ ۔ ابو بکر ۔ ۔ ۔ اونکی کان مین اذان دی اور چبا اونکو اسماء کی ۔ ۔ ۔ مین اور لائین آنحضرت

کو لائی اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا اور برکت ملی
اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور نانی دار ہوشی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیرخواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چوسٹھ
مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتھہ خلافت کی سبب جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتھہ لوگون کی آٹھہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یاالہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی ف ۴ اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور
تہی مولفۃ القلوب مین رہی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہوگیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر یعنی حکومت سی کچہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف ع مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی جبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس فتح مکہ کی پہلی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسحالمین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طبیعی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتھہ ایمان لانی کی برغبت اصلی کی
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی پادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی بلکہ دو ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اسکی کہ بلاوی کوئی اونکو
دو طرفی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت ڈرتی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لای
تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو اسمین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اسسی کیی ہین تب فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کردیتا ہی اور ڈہا دیتا
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کردیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اسسی کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو انک لرشید یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور دلسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق وغبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت کرتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبداللہ نی ای باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تہی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت وولایت مین اور مبتلا ہوا مین اونمین اور پہنچا مجہکو بسبب دنیا کی جو کچہ کہ پہنچا نہین
جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وعن جابر قال لقینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر ما لی اراک منکسرا قلت استشہد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک بما لقی اللہ بہ
اباک قلت بلی یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب واحیا اباک فکلمہ کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب
تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک وتعالی انہ قد سبق منی انہم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا الآیۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجہکو کہ دیکہتا
ہون تجہکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبداللہ غزوہ احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجہکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتہہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادای
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب وکرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹون کو ساتہہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی ترجمہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یارسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی فرع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین

باپ ہی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
... ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ترجمہ اور زندہ کیا خدای تعالی نی تیری باپ کوپس کلام کیا اوس سی روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول
ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہ ہی
ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو
بسبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اونکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب
اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل وکرامت میری کی جو چاہ
دونگا مین تجکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہ آرزو رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کریتو مجکو اور بہیجی تو دنیا مین پہر
مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق
گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اونمین
طاعات پس نہین منافی ہوویگا زندہ ہونا بعضے مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پہر کر
آوینگی مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی ہی اور کہا سید جمال الدین
نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیز کی ترجمہ پس اوتری یہ آیت
یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارون کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ
خدا مین اخیر آیت تک نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی
دیی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتھہ اون پس ماندونکی کہ نہین ملی
اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن وسرور اونکی کی وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور یہ بہی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی
نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ
اوسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة البعیر خمسا وعشرين کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ
ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوون مین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی
مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین سب سی آخر یہی مری ہین
بموجب ایک قول کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ
لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی

بیت پر اللہ ہال عبار الود ہا ... یہ والیجا تی او ... ہاہی طرف او

اونکیکی اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کر کر یعنی قسم کہا وین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اوسکو اوس قسم مین اور رد دیتا ہی او
کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہ کرینگے ہم تو سچا کر دیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین
وہ فعل **ترجمہ** اونہین سے براء بن مالک ہین **ف** یہ بہائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک مان اور ایک باپ سی فضلا صحا
اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑی قوی اور شجاع تہی
کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوای اونکی شریک اور ونکی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ
شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ**
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْہَا اَہْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِی
الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِہِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل ستر و امانت میری کی
کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین **ف** یعنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جا چکی ہین
اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصاً اہل
بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اس صفت کی **ت** اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکاروںسی اور قبول
کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ تعالی کی اور روز آخرت کی
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِقْرَأْ قَوْمَکَ السَّلَامَ فَاِنَّہُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا
فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیی کہ تحقیق وہ جو کچہ کہ جانتا ہون مین
پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا
اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُہَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ
بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا
حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہو گا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم
کرنیکے مجہہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سی کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین
داخل ہو گا آگ مین اسلیی کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون
دونون میں نہین داخل ہو گا آگ مین جزماً یا رجاءً یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ
عتاب کرنی اوسکی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ آخر آیت تک

ثمرکم ... اللہ من هولاء الذین ذکر الله ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی
ثم قال هذا وقومه ولو کان الدین عند الثریا لتناوله رجال من الفرس روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پڑہی یہ آیۃ اور اگر منہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد پر اور مدد کرنے دین اوسکی سی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک
گروہ کو سوای تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہماری بدلی مین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی
وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور
اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع لفظ
فرس ساتہہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس
کی ہین اور اول ظاہرتر ہی اس لیی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وعنه قال ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ
أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکے یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین
اور امانت مین نسبت تمہارے یا بعض تمہاری کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی عربیونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم
خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین بہر تقدیر اسمین تعریف
اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بنسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتو نسی لکہی ہی بخوف
درازی کتاب کی اوسمین سی نہین لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحابہ
مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکیکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہو مین چودان مرد کہ نجبا اور رقبا میری ہین
یعنی محکو دو چند ملی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودان مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری
یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ
ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی
ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کے چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونون
صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی
اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی

اللہ تعالی نے اسلام کو سبب اسلام انکی کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور شہید ہوئے روز احد کے ۳ کہا انکو وحشی نے

چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نے نہین صحیح ہی یہ کہ نزدیک میری لہ وہ دودہ شریک ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
لیکن کوئی کہی مگر یہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نے دونون صاحبونکو دو وقتوں مین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑی تہی حضرت سے انتہی اور باقی
صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ
فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ
وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ
اور روایت ہی خالد بن ولید سے کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینے عمار سے کلام
کرنے مین فتح خالد بن ولید اکابر قریش سے تہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اوسکو چشم حقارت سے دیکہا اور سختی کی
اوسپر خالد کہتے ہین ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف یہ کلام راوی کا ہی جو خالد
سے روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہی کہ کلام
خالد سے ہو بطریق التفات کے ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تہے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نے پس ہوئے خالد کہ سخت
کہتے تہے اور زیادہ نہین کرتے تہے مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکے بیٹہے تہے بولتے نہ تہے پس روئے عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور
اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی
پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنی ساتہہ زبان کے دشمن رکہے گا اوسکو خدا اور جو کوئی
بغض رکہے عمار سے یعنی ساتہہ دل کے بغض رکہیگا اوس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے بقصد راضی کرنے
عمار کے بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے سے راضی ہونے عمار کے سے یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسے راضی ہو تو مجہ پر اوسکی
محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا کے پس راضی ہوئے
عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا
اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیروں مین سے یعنی تلوار
شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے
اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تہے کہ نام ہی بڑے کا قریش سے روایت کین یہ دونون
حدیثین احمد نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجہکو ساتہہ دوستی
چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجہکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے اونکا ہمارے
لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونہین سے درحالیکہ فرماتے تہے آنحضرت

سن ہی وعن جابر قال کان عمر یقول ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا رواہ البخاری اور روایت

ہی جابر کی کہا انہوں نی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہیں یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہیں اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارے کو مراد رکھتی تھی

عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح یہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہیں بلال سے بالاجماع

اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جملہ سرداروں سے ہی اور بعضوں نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہیں ہی اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر متکلم مع

الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی لیں ہی او ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین

اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطی تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہماری وعن قیس بن ابی حازم ان بلالا قال لابی بکر ان

کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی وان کنت انما اشتریتنی للہ فدعنی وعمل اللہ رواہ البخاری اور روایت ہی قیس

بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی ف ح ع جسوقت کہ ابو بکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور

درخواست کی کہ میری صحبت مین رہو اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکر نی خریدا تھا اور کافرون کی

ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انہوں نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب صبر کرنیکی اوپر دیکھنے مسجد

کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور اگر آوےگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہ اونکی غالباً شام ہی حاصل کیے

بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابو بکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابو بکر سے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ تہین

خریدا ہی تو نی مجھکو بلکہ اپنی نفس کی لیے یعنی نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ رکھ مجھکو اپنی اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا

تو نی مجھکو واسطے خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چھوڑ دے مجھکو ساتھ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یعنی چھوڑ مجھکو تو

خدا کی لیے کام کرتا رہوں اور شاق سے کہیں وکار نکرون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجھکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکھنی کی بدون

اونکی نہین اور پیدا اونکی بیان نہین ہوسکتا مین بیت چہ مشکل تزئین بر عاشق زار کہ بی دلدار بیند جای دلدار پس گئی بلال ہمراہ لشکر

اسلام کی شام کو جاتا رہا اور دمشق مین سترہوین یا اٹھارہوین سال مین وفات پائی اور اسپر حدیث کو جیح کرنی بلال کی رجوع کرنی کی طرف مدینہ

کی بعد دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان بیچ اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکیکی پس کچھ

اصل نہین اونکی بیچ معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل وعن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت

مثل ذلک وقلن کلہن مثل ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضیفہ یرحمہ اللہ فقام رجل من الانصار

یقال لہ ابو طلحۃ فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامرأتہ ہل عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی

قال فعلّلیہم بشیء ونومیہم فاذا دخل ضیفنا فاریہ انا نأکل فاذا اہوی بیدہ لیاکل فقومی الی السراج کی

تصلحیہ فاطفئیہ ففعلت فقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لقد عجب اللہ او ضحک اللہ من فلان وفلانۃ وفی روایۃ مثلہ ولم یسم ابا طلحۃ وفی آخرہا فانزل اللہ

تعالی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ متفق علیہ

اور روایت ہے

بیچ مشقت اوٹھاتا ہون بہوک وغیرہ کی جہد و تعب سے پس بہیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی بیویون مین سی بیوی کی پاس پس بہیجی ایسی کہ دریافت کری کہ اگر کچھ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی نے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتھ حق کی نہین ہی میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سے مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نے کسیکو بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نے بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نے یعنی
اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبھون نے مانند اوسکی **ف ع** اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی رحمت کریگا خدای تعالی اوسپر
پس کہڑا ہوا ایک شخص انصاریون مین سے کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ **ف ع** ح نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو مان تہی انس
کی **ترجمہ** پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نے
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ مان انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہ ہماری پاس طعام مگر بموافق قوت لڑکون میرے کے
ف ع یعنی چہوٹی لڑکون کی لیے کچہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات مین اور نہین الا معلوم ہی کہ نہین چاہتی تہی بہوکا رکہنا بچونکا اور
کہلانا مہمانونکا **ترجمہ** کہا ابو طلحہ نے یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو **ف ع** گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی **ترجمہ** پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو ظاہر مین
کہ ہم کہاتی ہین **ف ع** یعنی اوس طعام مین سی اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڈہیا تہین اور یہ قصہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی **ترجمہ** پس جس وقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیے پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی کہ
اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری نہ کہانیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نے ایسا ہی پس بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابو طلحہ نے اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابو طلحہ نی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا راوی
نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابو طلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابو ہریرہ
سی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابو ہریرہ نے یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اورونکو اپنی نفسون پر
اگرچہ ہو اونکو حاجت بہوک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور اسی سی روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمارے جانب سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ کہ گذرتا ہی
ای ابو ہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی یہ ...

۸۱۱۰۵

ہے ابھی یہ سخن ختم نہ ہوا تھا اس بات کا آنحضرت

ہوا اور مومن جو اوسوقت مین ایسی بری تھی کہ آپ یا کچھ فرماتی اونکی حقیقت

میت اسیطرح سوال و جواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت صلعم

نی کون ہی یہ پس کہا میں نی یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تہی اور ابو ہریرہ

باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ

کی تلواروں مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ

اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی اے پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیئی

تابعدار ہیں اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی ف ح یعنی ہماری حلفا اور موالی

کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بہی شامل ہوجاییگا

فرمایا استوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے

لیی فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہوں یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیی کہ کری ہماری تابعونکو ہمسی یعنی متصل ساتہہ ہماری اور پیرو ہمارے

نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت صلعم نی ساتہہ

اسکی یعنی ساتہہ اونی اتباع اونکی کی اوسنی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيدًا اَعَزَّ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ

اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل

عرب سی کہ بہت ہوں شہید اونکی اور بہت عزیز ہوں روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت

مستحق ہونگا کسی اعزاز ... ... گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف ع

ظاہر اراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین اونکا بیشتر ماری گئی اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علما حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی

سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سی چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو

قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابو بکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب

کی قوم کی ساتہہ اونیکو گئی تہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ

خَمْسَةَ اٰلَافٍ قَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار

یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون

مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہون بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون

اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہی بیچ

بیان ذکر کرنی ناموں اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری ف ح جاننا چاہیے کہ بخاری

کی لایا ہی تو ساتھہ ... [illegible]
کہا ہے خلفائی کہ دعاء وقت ذکر اونکی صحیح بخاری ہی مین قبول ہوتے ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا
کیا ہی انتہی اور ملا علی رضوی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہوون
عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئی اونہین کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی
ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیرسی باین نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نزدیک
اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سی عبیدہ بن الجراح کو اسلیئے
کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر یہ نہین واقع ہوا ہی
اونمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تھی اور صحابہ تین سو اور تیرہ
اول اونکی اور پیشوا اور سردار اونکی اور تمام عالم کی لوگونکی النبی محمد بن عبد اللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم **ت** نبی محمد بیٹی عبد اللہ کی
ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا حضرت کی ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتھہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین
اور بعثت آپکی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تیئیس برس اور عمر شریف آپکی تریسٹھہ برس کی آپ سردار سب سو لوگ
اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق القرشی
ت عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی **ف** تیم بن مرہ سی ہین جمع ہونا اونکا ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ما
یان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون
نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچھی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیئے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجات کی بہی
آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکی ساتھہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائے
اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت اونکی
کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش رو
تابان جمال نحیف البدن نحیف رخسارہ اور اونکی رخسارون مین رگین تہین سبز عمر بن الخطاب العدوی **ت** عمر بیٹی خطاب کی عدوی
ف ح اولاد عدی بن کعب سی ہین اور ساتھہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور رجاہت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ وپیغام انہین کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید
روی سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور ...

ابن ... تھا اور ... سعید مین نہی وہ ... پہاڑ کی ہی تیری ہی سخت ہی اور امانت دار

اور فاروق لقب تھا کی سبب فرق کی ... درمیان حق و باطل کی اور کفر و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے

اونکی اور مہیب اور شجاع تھی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان

کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تھی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور

قریش کی حلقو پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون موتہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ رووی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ

ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوی ادہر مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جا سکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس

رہی اور عمر اونکی ترسٹہہ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ

وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ حضرت عثمان بیٹی عفان کی قریشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا

رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیے حصہ اونکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تہین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ

بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نے واسطی بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین انکا حصہ بہی لگایا

اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سے گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہی سال فیل سے اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین

بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم

بن ابی العاص بن امیہ نے اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادونکی دین سے نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب

تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نے اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچہ جانی کر جب حکم

نے سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سے حضرت

عثمان رض کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سے آنحضرت صلعم نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی

مرین پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوای اونکی ایسا

نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی سبب سے ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت

عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی موتہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت صلعم

نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ باپ

تیری محمد صلعم کی اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سے پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی

تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ ۳۵ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی ۸۲ برس

کی اور بعضون نے تراسی ۸۳ برس اور چہیاسی ۸۶ برس کی بہی کہی ہی عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ حضرت علی بیٹی ابی طالب کی

ہاشمی ف ح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی اپکی ساتہہ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا

کی اور باپ حسن اور حسین کی اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیون سے اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعت کثیر کی صحابہ سے اول

اسلام یہی لائی ہین اور کہا ہی علمائی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت

... کہا ... برس کی تہی ... اور ... لقب اونکا ... اور یعسوب المسلمین اور ابو الحسن اور ...

اونکی لقب بہتین سی ہین اور تہی وہ درمیانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی

بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنی تہی داڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات

کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اور فتح یاب ہوتی تہی جہان لڑنیکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس حسنی اللہ عنہ

وکرم وجہہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم کی کہ نیزہ لیا او نہون نی روز بدر کے

اور سب غزوہ وینین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی

سترہوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی صحیح ومختار یہی ہی سمجہنا چاہیی کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مراتب

رتبیہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا **إيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ** **ت** ایاس بیٹی بکیر کی **ف ح** اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہے اور ایاس

ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ او ر بکیر ساتہہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی او ربعضون نی روایت بخاری کی

لکہی ساتہہ زیر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور اون جہاد ونمین کہ بعد بدر کے ہوئے مین اور تہا اسلام

اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی تہی وفات

اونکی سن چونتیس مین ہوئی **بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ** **ت** بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی **ف ح** موذن رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم او ربعضون نی ابو عامر اور رباح

اونکی طامہ ساتہہ زیر رای مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کہی گئی دین خدا

مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اور کا

قصہ طویل ہی او ر کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین او رکوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا

اور آزاد کیا او رحکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی او رفضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین یہ کہ

آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رضی اللہ عنہ

سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی

تہی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی **حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ** **ت** ترجمہ

او رحمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی **ف ح** اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی

جو والدہ تہین آنحضرت کی پس خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین

اور حدیث مین آیا ہے کہ دیکہا مینی ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک

خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا **حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ قُرَيْشٍ**

ترجمہ حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی **ف ح** کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اوسکے

ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کے اور عمر اونکی پینسٹہہ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذرا **أَبُو حُذَيْفَةَ**

بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ **ت** ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی **ف ح** اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہے کہ وہ ہشام بن

عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

ہو بیچ بدر کے اور اونکی بعد غزوہ مین شہید ہو

۱۱ ترجمہ ... بدر مین ... انصاری ف ... حارثۃ بن الربیع ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف

مشہور ہی اور بعضون نی ساتھہ ربیع اور زبیر کے تخفیف کیساتھہ بھی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی سراقۃ کان بنی النظارۃ ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے اور حارثہ

ہی بیٹا سراقہ کا تہا یعنی وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنیوالونکی ف ع ربیع نام اونکی مان کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا او تہا حارثہ نظر کرنیوالون مین

نہ قتال کرنی والونمین جیسیکہ احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگونمین سی کہ بلند جگہ کہڑی تہی تو اوپر حال دشمنو کے

نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتہہ تشدید ظا کی اور ساتہہ تشدید یا کی معجم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تہی

ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نتہا حلق مین اونکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتی ہو تم

مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجہکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرونگی اور اگر دوزخ مین

گیا تو روؤنگی اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکہیگا خدا جو کچہہ کہ رونگی مین اوسپر پس فرمایا آنحضرت نی ای ام حارثہ وہان

ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین اور بیٹا تیرا فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَیْبُ بْنُ عَدِی

الانصاری ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر بہلی کی اور جزم یی کی حاضر ہوئی بدر مین اور قید کیے گئی

غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسیری کی ہجرت سی اور مکہ مین لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اور خبیب نی قتل کیا تہا حارث

کا روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس تہی وہ قید اونکی پاس بیچ سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور اول وہ

پر اسلام مین ہی کہینچی گئی ہین اور اول انہون نی سنت جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی صحیح

بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوی تو تو پہنچا سلام

میرا اونکو پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی ہی راوی نی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ

ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف خ خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم یی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور صاحب

ہجرتین تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کے پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین مرے اور سبب زخم کی کہ کہائی تہی جان دی اور وہ خاوند

تہی حفصہ بیٹی عمر بن الخطاب کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ زرقی

زبیری بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکی مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہادونمین

رسول خدا صلعم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے بیچ اول امارت معاویہ کے رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ

اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع ح یہ اوس ہین اور سردارونمین سی تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر

مین اور تمام جہادونمین اور بعضون نی کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئی بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نی اونکو مدینہ مین اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتہہ حصہ

حضرت عثمان کی ابی لگایا تہا اور وفات اونکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی واسطی قبول

توبہ کی اوس تقصیر سی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ تفسیر کی مشہور ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہین

یہ نام اوسکا اوسی تقریب سی مذکور ہی زُبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قریشی ف ح عوام ساتہہ زبر عین اور تشدید واو

ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی قصی مین چار واسطی کر اور مان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہوپہی آنحضرت کی ہین اور ام

المومنین خدیجہ بہی پاؤنگی ہیں اور اسما بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی اور ماں اونکے صفیہ بنت عبدالمطلب ہین ہاتہہ پر موحدت ہین الٰہ کی تہی اونکو تہی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچانی ساتہہ دہوئین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اونہون نے اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور غزوہ مین ہمراہ آنحضرت صلعم کی اور ٹہرے رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونہون نے ہی کہینچی ہی راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رنگ دراز قد بہت گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس میں اور عمر اونکی چونسٹہہ برس کی تہی اور دفن کیے گئی وادی السباع مین پہر لائے گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہے اور مارا اونکو ابن جرموز نے کہ امیرالمومنین علی کی لشکر مین سے تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجہکو ساتہہ قتل زبیر کی حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجہکو بہی ساتہہ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث و سیر کتابون مین لکہا ہی ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت ونکی ابوطلحہ انصاری نسب **ف** ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتہہ ستر کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوہ مین کہ بعد بدر کے ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابوطلحہ ہی مشہور تہے اور وہ خاوند مین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی مین مشہور تہی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہے سو مرد اور اور روایت مین ہی ہزار مرد سے بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کے اور تہی بیچ انصار کے سردار اونمین سے اور رہے تونگر اونمین سے اور اونکی لیے فضائل بہت ہین اور وفات ہوا اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی اَبُوْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابو زید انصاری **ف** ح ع یہہ ہی ایک صحابی ہین اونمین سے کہ جنہون نے قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچا اونمین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہے ساتہہ سعد قاری کی اور اونکی نام مین اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری **ف** ع یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر ستر ان برس کے عمر مین اور بعضون نے کہا انیس برس کے عمر مین اور اونہون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول ہی نی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادونمین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی اونکی لیے ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا تیر پہینک ماں اور باپ میرے فدا ہون تجہپر اور تہی وہ ٹہنگنے فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اون کی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس سی پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیے گئی بقیع مین سن پچپن مین پاتہا ون مین معویہ کے عہد مین عمر اونکی ستر برس کی تہی اور بعضون نے کہا پیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچہی یہی مرے ہین اور فتح کیے گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم اور کسری اونکی سعی ہی نیا و کسری کی سردار اونکی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی **ف** ح ساتہہ زبر ح معجمہ اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سی تہے اور بعضون نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالون سی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نی کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مر گئے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹہ عمرو بن نفیل کی قریشی **ف** ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کے ابوالاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی ہین عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور نہین موجود ہوئی بدر مین اور طلحہ بن عبیداللہ کی کہ واسطے خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد تہی ہین ساتہہ آنحضرت کی کیا روایت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائے لاذۃ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکہا مینی اپنی تئین کہ باندہا تہا مجہکو عمر نی اسلام پر اور اسلام لائی ہین بیوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کے بہنی اپنی بہائی عمر بن الخطاب کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی پچہتر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین

زید بن سہل ابو طلحہ الانصاری

... پہنچ گیا تہا اور آنحضرت سے بہی اونکی ملاقات کی اور اونکو ... سہل بن
حنیف سے ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور سب جہادون مین حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی اصحاب حضرت علی کی سے ہین امیر المومنین نے اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی رض
نے اونپر نماز ادا کی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری ہین اور بہائی اونکی ف ح ظہیر ساتھ بیعت عقبہ کی اور ملا علی نے
کہا ساتھ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی مظہر بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تہا اونکا ساتھ پیش میم اور زبر ظاء کی اور زیر ہاء مشدد کے دونون اہل بدر سے ہین حاضر ہوئے بدر
مین اور احد اور جہادون مین کہ بعد بدر کے ہوئے عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود ہذلی کے ف ع ساتھ پیش ہاء کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی جو قبائل قریش سے ہے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین ساتھ واسطے چار کے اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبدالکعبہ پیدا ہوئے دس
برس بعد سال فیل کی اسلام لائے ابوبکر صدیق کی ہاتہ پر ابتدا اسلام مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت کی اور ثابت رہے روز احد کی اور پہنچے اونکو بیس زخم بلکہ زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے اونکی پیچہے نماز ایک
سفر مین اور تمام کی آپ نے نماز جو کچہ کہ باقی رہی تہی جیسا کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی اوسکی ساتھ تصدق کرنے چار ہزار
دینار کی راہ خدا مین بعد از ان ساتھ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹ پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی
بعد آنحضرت کی اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بہ سبب تیر زدن کے
اونکی پانو مین لگی تہی اور تہے اغنیاء صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنے کی مدینہ فقیر تہے اور خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیبیان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اور پر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
لیے اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کی دینے کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایکہزار اونٹ ساتہ نفر پر پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی
اونہون نے حدیث عائشہ رض سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکہا مین عبدالرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اوپر گہٹنون کے اور مین بطریق حبو
دلاکو کنکی چال سے سر پر تصدق کی ساتھ تمام قافلہ کی کہ شام سے آیا تہا سات سے اونٹ بالادون اور پہولون سمیت بسبب شکرانہ اوس بشارت دخول
جنت کی اور تہے وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کی اوسکو بیہوشی ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئے
میری پاس دو فرشتی سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کے لیجاتی ہین ہم اور دو فرشتے اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیے جاتی ہو تو اونہون
نے کہا لیے جاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نے کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جس وقت
ان کی بیعت مین تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نے اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابوبکر اور عمر اور عثمان رض کی عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان رض کی
خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نے کہا کہ جا ای ابن عوف کہ صافی چشیدی او دردی راندیدی مناقب اونکی بہت ہین اور اون کے
اسلام لانی کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہے ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کی قریشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبدالمطلب کے بیٹے عبد مناف کی آنحضرت سے دس برس
بڑے تہے اسلام لائے پہلی انکی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نے ساتھ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتے تہے اور لڑی روز بدر کی ولید بن
عتبہ سے اور دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سے اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اونسے علی ابن ابی طالب نے

بن الصامت الانصاری ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کی سرداروں میں سے تھے عبادہ
نقیبوں او رحاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے اون میں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کر کر پس حمص میں اقامت کی بعد ازان
فلسطین میں آئے رملہ میں وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور
بعضون نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح
ع انصاری ہین حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار کی مدینہ میں اور لاولد مری مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کی اور تھے قدیم الاسلام
اور یہ اون لوگون میں سے ہین کہ نازل ہوئی اونکی حق میں و تری اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہی تو آنکھیں اونکی کہ جاری
ہین اون سے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تمپر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سے
الخ عقبة بن عمرو الانصاری ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سے
حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونے کی
جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور بعضے کہتے ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس
مین عامر بن ربیعة العنزی ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کی عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زی کی نسبت ہی عنزہ
کی طرف کہ اونکی اجداد سے ہی او جامع الاصول میں الغنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کی حلیف ہے عدی ہی اور ایسے ہی اوسکی نسبت
مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین او رحاضر ہوئے بدر میں اور سب جہادوں میں
اور اسلام لائی پہلی عمر رضی اللہ عنہ کی اور وفات پائی سن تیتیس یا بتیس میں اور قول اول مشہور ہی اور ثانی موافق تھی ساتھ
اوس مضمون کی کہ کاشف میں کہا کہ مری پہلی عثمان کی عاصم بن ثابت الانصاری ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کی انصاری ف
ح حاضر ہوئی بدر میں اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبوروں یعنی بھڑون نے جسوقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر اونکا کاٹ لین
بسبب اسکے کہ ... اونہوں نے کسی سردار کو اونکی سرداروں میں سے اور اونہوں نے دعا کی تھی خدا عز و جل سے کہ ہاتھ کسی
کافر کا مجکو نہ پہنچی پس بھیجا خدا تعالی نے زنبوروں کو پس بچایا اونکو مشرکون کی ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو
لے گئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کی ہین رضی اللہ عنہما عویم بن ساعدة
الانصاری ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون عقبوں اور بدر میں اور تمام غزوون میں اور
وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر اونکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی عتبان بن مالك الانصاری ترجمہ
عتبان بیٹے مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونسے روایت کی انس بن
مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا او رتھے اونکی عذر کرنیکا اپنی مسجد میں اور آئے آنحضرت صلعم کا اونکی گھر میں اور ادا کی نماز کا
اوسمین تو کہ اوسکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ میں وفات پائی قدامة بن مظعون
ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کی ف ح ساتھ میم او ر ظاء معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھ پیش قاف او تخفیف دال مہملہ کی بہنوئی
ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کی ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئی بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا پہلا اون معزول کیا روایت کی ہی اونسی جبکہ بخاری نی اور وفات پائی سن چھتیس مین سنہ ہجری
برس کی عمر مین قتادۃ بن النعمان الانصاری ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی
اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکھتی ہین انس بن
مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی
جہادون مین مری سنہ تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلا صحابہ سی معاذ بن عمرو بن الجموح
ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور
باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفراء کی ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قتل ابی جہل
مین ہو چکا ہی معوذ بن عفراء واخوہ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہہ
پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفراء ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی
باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے
گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی یس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام
اونکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مالک بن ربیعۃ ابو اسید الانصاری ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش
ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ
ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریونمین سب سی پیچہی یہی مری ہین مسطح بن اثاثۃ بن عباد
بن المطلب بن عبد مناف ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین اور زبر
طا کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادونمین
کہ بعد اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کی حق مین جو کچہہ کہا تہمت لگائی یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی اون لوگون مین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس میں اور عمر اونکی
چھپن برس کی ہوئی مرارۃ بن الربیع الانصاری ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف رای کی
اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اونہین تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی
تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کین آیتین قرآن
کی اونکی حق مین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورۃ توبہ معن بن عدی الانصاری ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن
ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا گیا
اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون معرکہ یمامہ
کی حضرت صدیق کی خلافت مین مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع
مقداد ساتہہ زیر میم کی اور کندی ساتہہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اسی سبب سی کہتی تہی

لہ باپ اونکا عمرو بن ہشم کندہ کا تہا اور بہ قسم ہوئی وہ خود اسود بن عبد یغوث کا بیٹا

بہی اسی سبب کہتی تہی اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہین بعد پانچ آدمیونکی چہٹی یہ اسلام لائی اور ہجرت کی اور سبقت کی
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی بیچ روایت کی ہین اونسی حدیثین علی بن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کی گئی بقیع مین سنہ تینتیس مین اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رضی نی هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کی انصاری ہین ایک
صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف یعنی بہتان تہمت کیا اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس نی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ راضی
ہوا اللہ اونسی سب سے **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور تیرہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین پینتالیس تو یہی ہین اور
مابقی اور جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسمار مبارک انکی مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو پینسٹھ لکہی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی اصحاب
بدر کی یہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسمار مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسمار مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر لکہا ہے
مین نی بہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اوسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجائی اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی
تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کہا اونکی فضائل مین سی سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانی کہ فرمایا اونکی
حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اونکی فضائل مین سی یہ ہے کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی اگلی پچہلی
گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو اسلیی کہ جب وہ واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ مترتب ہو اوسکی فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی یہ ہے کہ حاضر ہوی ملائکہ ساتہہ اونکی جنگ بدر مین اور قتال
کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسمار کی یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت مین
اور ذکر کیا دوانی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبداللطیف
نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت نامون اونکی اور بلا شبہ بہت مریضون نی مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفا بیماریون اپنی کی پس شفا دی گئی اونسی اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہین رکہا کسی نی ہاتہہ اپنا بیمار کی سر پر اور پڑہی نام اونکی بہ نیت
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سی اور کہا بعضون نی کہ تجربہ کیا گیا
اونکی نامون کا بیچ امور مہمہ کی از روئی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مین کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت
کیا گیا جعفر بن عبداللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی
ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا رضوان گہیر لیتی ہین بندہ کو جسکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ نامون اونکی اور تحقیق جستجو کیا اونکو ہر زمین مین مسئول کیا اللہ تعالی سی توسیلہ اونکی

ذیل میں اسمای ہیں حضرات بدری ... ان سے جو اونکی الٰہی کو ذکر کرے اور لکھے قضای مہم کی یہ کہ رضی اللہ عنہ لکھی وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے اور شروع
پس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک پس اس سے بہت دعا
قبول ہوتی ہیں اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں اونکی کی لکھی ہیں بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان جو تاہی اونکی اسمای مبارک کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْهَاجِرِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ اَبِي بَكْرِ
الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهٖ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَبِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا
بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ
حَلِيْفِ لِقُرَيْشٍ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
هُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِي لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِي عَامِرِ
بْنِ لُؤَيٍّ وَبِسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِي زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَمْرِو بْنِ
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ
بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَدْقَةَ
الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِيِّ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
بَشِيْرِ بْنِ اَبِي زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بُحَيْرِ بْنِ اَبِي بُحَيْرٍ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَسْبَسِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ

مولى بني غنم وسيدنا تميم مولى خراش بن الصمة وسيدنا ... الأنصاري الأشهلي وسيدنا ثابت
بن هزال بن عمرو الأنصاري العوفي وسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الأنصاري وسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو
ابن النعمان النجاري الأنصاري وسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الأنصاري وسيدنا ثابت بن أقرم الأنصاري حليف
بني عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن زيد الأشهلي الأنصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الأنصاري الخزرجي وسيدنا ثابت
بن عامر الأنصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الأنصاري وسيدنا ثابت بن الحرث الأنصاري وسيدنا ثعلبة بن غنمة الأنصاري
وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الأنصاري وسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الأنصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب الأنصاري وسيدنا
ثقف بن عمرو الأسلمي وسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الأنصاري النجاري الأشهلي وسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الأنصاري
وسيدنا جبار بن صخر الأنصاري وسيدنا جبر بن إياس الأنصاري الزرقي وسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الأنصاري و
سيدنا حارثة بن مالك الأنصاري الزرقي وسيدنا حارث بن حمير الأشجعي الأنصاري وسيدنا الحارث بن حمير الأنصاري
وسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي وسيدنا الحارث بن عتيك النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الأنصاري و
سيدنا الحارث بن أوس الأنصاري وسيدنا الحارث بن أنس الأشهلي الأنصاري وسيدنا الحارث بن النعمان القيسي وسيدنا
الحارث بن النعمان بن خرمة الخزرجي الأنصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الأنصاري وسيدنا الحكم بن عمرو الثمالي
وسيدنا حبيب مولى الأنصاري وسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الأوسي وسيدنا حرام بن
ملحان النجاري وسيدنا الحباب بن المنذر الأنصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي قتل
يوم بدر وسيدنا خالد بن قيس الأنصاري العجلاني وسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الأنصاري وسيدنا خلاد بن سويد
الأنصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الأنصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الأنصاري وسيدنا خارجة بن
زيد الأنصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الأشجعي وسيدنا خباب بن الأرت الخزاعي وسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان وسيدنا خريم بن فاتك الأسدي وسيدنا خراش بن الصمة الأنصاري السلمي وسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن إساف الأنصاري وسيدنا خوات بن جبير الأنصاري وسيدنا خيثمة بن الحارث
الأنصاري وسيدنا خليفة بن عدي الأنصاري وسيدنا خليدة بن قيس الأنصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس الأنصاري
وسيدنا ذي مخبر الحبشي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الأنصاري الخزرجي وسيدنا رافع بن
الحارث الأنصاري وسيدنا رافع بن المعلى الأنصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الأنصاري العوفي وسيدنا رافع بن سهل
الأنصاري وسيدنا رافع بن زيد الأنصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الأنصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الأنصاري و
سيدنا رفاعة بن الحارث الأنصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني وسيدنا ربيعة ابن أكثم الأنصاري وسيدنا
ربعي بن إياس الأنصاري وأخيه وسيدنا رخيلة بن ثعلبة الأنصاري البياضي وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن أسلم العجلاني الأنصاري وسيدنا زيد بن الدثنة الأنصاري
البياضي وسيدنا زيد بن عاصم المازني الأنصاري وسيدنا زياد بن لبيد الأنصاري البياضي وسيدنا زياد بن

عمرو الانصاري ... صاري وسيدنا ... وسيدنا الطليب بن عمرو القرشي و
سيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي وأخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا كعب بن
عمرو الانصاري السلمي وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا كعب بن جماز الانصاري وسيدنا
كناز بن حصن الانصاري وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري وسيدنا عوف
ابن العفراء قتل يوم بدر وسيدنا معوذ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا مالك بن نميلة العبدري وسيدنا
مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا مالك بن رافع العجلاني وسيدنا مالك بن عمرو السلمي وسيدنا مالك
بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري وسيدنا
معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا محرز بن عامر الانصاري وسيدنا معن بن يزيد السلمي
وسيدنا معبد بن قيس الانصاري وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي وسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري
وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري وسيدنا معتب بن بشير الانصاري و
سيدنا مصعب بن عمير القرشي وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا مهجع
بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا النعمان بن عبد النجاري
وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري و
سيدنا النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا ابن نضر الحارث الانصاري الظفري وسيدنا نحاب بن ثعلبة الانصاري
وسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري وسيدنا صهيب بن سنان الرومي وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه مالك
بن امية وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا عبد الله بن ثعلبة
الانصاري وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي وسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري
وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و
سيدنا عبد الله بن كعب الانصاري وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و
سيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني وسيدنا
عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري و
سيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا عبيد بن اوس وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا عبيد
بن حق الانصاري وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا عباد بن عبيد التيهان وسيدنا عباد بن قيس الانصاري
وسيدنا عمير بن حرام الانصاري وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري وسيدنا
سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير الانصاري وسيدنا سنان بن سنان الاسدي وسيدنا سماك
بن خرشة الانصاري وسيدنا سهل بن عتيك الانصاري وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا السائب

[redacted]

ظعون الجمحي [٢٣٩] وسيدنا أبي بن كعب الانصاري النجاري [٢٤٠] وسيدنا أبي ابن عمرو الانصا
ري [٢٤١] وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري [٢٤٢] وسيدنا عائذ بن ماعص الانصاري [٢٤٣] وسيدنا عبس بن عامر الانصاري
[٢٤٤] وسيدنا عكاشة بن محصن الاسدي [٢٤٥] وسيدنا عتيك بن التيهان الانصاري [٢٤٦] وسيدنا عنترة السلمي [٢٤٧] وسيدنا
عاقل بن البكير [٢٤٨] وسيدنا فروة بن عمرو الانصاري [٢٤٩] وسيدنا غنام بن اوس الانصاري [٢٥٠] وسيدنا الفاكه بن بشر
الانصاري [٢٥١] وسيدنا قيس بن مخلد الانصاري [٢٥٢] وسيدنا قيس بن محصن الانصاري [٢٥٣] وسيدنا قيس بن ابي صعصعة
الانصاري [٢٥٤] وسيدنا قطبة بن عامر الانصاري [٢٥٥] وسيدنا سعد بن خيثمة الانصاري [٢٥٦] وسيدنا سعد بن الربيع
الانصاري [٢٥٧] وسيدنا سعد بن عبادة الانصاري الساعدي [٢٥٨] وسيدنا سعد بن عثمان الانصاري الزرقي [٢٥٩] وسيدنا
سعد بن زيد الانصاري الاشهلي [٢٦٠] وسيدنا سفيان بن بشر الانصاري [٢٦١] وسيدنا سالم بن عمير العوفي [٢٦٢] وسيدنا سليم بن
عمرو الانصاري [٢٦٣] وسيدنا سليم بن الحارث الانصاري [٢٦٤] وسيدنا سليم بن قيس بن فهد الانصاري [٢٦٥] وسيدنا سليم بن
ملحان الانصاري [٢٦٦] وسيدنا سلمة بن سلامة الانصاري الاشهلي [٢٦٧] وسيدنا سلمة بن ثابت الانصاري الاشهلي [٢٦٨] وسيدنا
سهيل بن عمرو الانصاري [٢٦٩] وسيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري [٢٧٠] وسيدنا سويد بن مخشي الطائي [٢٧١] وسيدنا
سليط بن عمرو العامري القرشي [٢٧٢] وسيدنا سليط بن قيس الانصاري النجاري [٢٧٣] وسيدنا سراقة بن كعب الانصاري النجاري و
[٢٧٤] سيدنا سراقة بن عمرو الانصاري النجاري [٢٧٥] وسيدنا سبيع بن حاطب الانصاري [٢٧٦] وسيدنا سواد بن غزية الانصاري
السلمي [٢٧٧] وسيدنا سعيد بن سهيل الانصاري الاشهلي [٢٧٨] وسيدنا شماس بن عثمان المخزومي [٢٧٩] وسيدنا شجاع بن ابي وهب
الاسدي حليف عبد شمس [٢٨٠] وسيدنا هاني بن نيار الانصاري [٢٨١] وسيدنا هلال بن المعلى الانصاري [٢٨٢] وسيدنا هلال
بن خولي الانصاري [٢٨٣] وسيدنا همام بن الحارث [٢٨٤] وسيدنا وهب بن ابي سرح الفهري القرشي [٢٨٥] وسيدنا وديعة بن عمرو
الانصاري [٢٨٦] وسيدنا يزيد بن الحارث الانصاري [٢٨٧] وسيدنا يزيد بن ثابت الانصاري [٢٨٨] وسيدنا ابي ثور الانصاري
[٢٨٩] وسيدنا ابي الحمراء مولى آل عفراء [٢٩٠] وسيدنا ابي الخالد الحارث بن قيس الانصاري [٢٩١] وسيدنا ابي خزيمة بن اوس
الانصاري [٢٩٢] وسيدنا سليم ابي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم دوسي [٢٩٣] وسيدنا ابي مليل الضبعي [٢٩٤] وسيدنا
ابي المنذر يزيد بن عامر الانصاري [٢٩٥] وسيدنا ابي نملة الانصاري [٢٩٦] وسيدنا ابي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي و
[٢٩٧] سيدنا ابي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الانصاري [٢٩٨] وسيدنا ابي عياش الحارث الانصاري [٢٩٩] وسيدنا يزيد بن الاخنس السلمي
[٣٠٠] وسيدنا ابي اسيد الساعدي [٣٠١] وسيدنا ابي اسرائيل الانصاري [٣٠٢] وسيدنا ابي الاعور بن الحارث الانصاري النجاري
[٣٠٣] وسيدنا سعد بن سهيل الانصاري [٣٠٤] وسيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الاولين [٣٠٥] وسيدنا سعد بن خولي مولى حاطب
بن بلتعة [٣٠٦] وسيدنا سالم مولى ابي حذيفة [٣٠٧] وسيدنا سلمة بن حاطب الانصاري [٣٠٨] وسيدنا ابي مرثد الغنوي و
[٣٠٩] سيدنا ابي مسعود الانصاري [٣١٠] وسيدنا ابي فضالة الانصاري [٣١١] وسيدنا عمار بن ياسر المهاجري [٣١٢] وسيدنا طلحة بن عبيد الله
القرشي [٣١٣] وسيدنا سماك بن سعد الخزرجي رضي الله تعالى عنهم اجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما
الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين

باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتھ دو زبروں کی وہ شہر ہے جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہے اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید ی کی کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہے اور شام جانب چپ کہتے ہیں جیسا کہ یمن جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم ر کی ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے ہانکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت ر کی اور نسبت کرنے اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلئے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہے اونکی دادوں میں سے کذا فی القاموس

الفصل الاول

فصل پہلی **عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال لہ اویس لا یدع بالیمن غیر ام لہ قد کان بہ بیاض فدعا اللہ فاذہبہ الا موضع الدینار او الدرہم فمن لقیہ منکم فلیستغفر لکم وفی روایۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فمروہ فلیستغفر لکم رواہ مسلم** روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سے کہا جاویگا اوسکو اویس چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنے کی **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکی لیے اہل و عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں باز رکھا ہے اوسکو آنے سے طرف ہماری مگر خدمت نے اوسکی نے **ترجمہ** تحقیق تھی اوسکی بدن میں سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نے اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکھنا علامت کی لیے ہو جیسا کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تھی اونکی جلد سابق کی یا کچھ اوسمیں سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر اونکی کا یعنی لوگوں سے مارے شرم کی اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور اختلاط کو **ف** اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنے اونکی کے تھا کہ دعا کی انہی خداوندا چھوڑ میری جسم میں کچھ اوسمیں سے کہ یاد کروں میں سبب اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے واسطے تمہاری یعنی چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اوس سے کہ بخشش طلب کرے واسطے اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور واسطے اوسکی لیے ماں ہے اور تھی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کرے تمہاری لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ میں تھے اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اسمیں تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کی لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوشی کرنے اویس کے دل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کرے کہ اوس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلئے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنے کی ساتھ اوسکی اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس میں کہا کہ اویس ہے عالم سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث سے محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر ...
اولیای خدا کی رحمت اوتری ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ کہا ہی عمر بن خطاب جب آتی اونکی پاس امداد اہل یمن کی پوچھتی
اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پوچھی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس
بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلۂ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہ درہم کے
کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوس سی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہا وی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوس سے پس استغفار طلب میرے لیے اویس کہا اویس نے کہ مجہ جیسا استغفار کری لیے
کی لیی اے امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ اے اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا
اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچہ لکہون تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی یعنی عاجزون اور کمینا ہون کے
لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک شخص شرفا مین سے حج کو اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال
رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا مین نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کے اوسسی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیی اوسنی حدیث
عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس وہان سے باہر نکلی اور
روایت کی یہ ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلائل مین اور ایک اور روایت مین بہی اسیر بن
جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہیں سنا مین نے پس چاہا کرتا
مین اوسکی پاس پہر ایک وقت نہ پایا مین نی اوسکو پس کہا مین نے اپنی یارون سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہماری اور باتین کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس
گیا مین ساتہ اوسکی اور کہٹکہٹایا مین نے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرے سی کہا مین نے اے بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہم سے کہا برہنگی نے
اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا مین نی لے یہ چادر اور اوڑہ کہا مت دیہ ایسی کہ جب لوگ دیکہین گے پاس کپڑا کو میری تو ضرر
تو ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مین نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگون کی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑے سی
اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا ہی پس بہت درشتی کی مین نے اونکو اپنی زبان سے پہر بقضای آلہی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے
پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون مین سے کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی پس لائے
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر رض
نی کہنا ہی یہ کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر رض
نے کہ ہان ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم

[redacted]

اوس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تو اوس سے او نہین ملتا ہون مین تجکو کہ ملیگا تو اوس نے آنیوالے حج مین ہوا وہ شخص یس طرف یہانتک آیا وہ اوکی پاس پہلے آکی کہ جاوی پہنچے اہل و عیال مین پہر کہا اوسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میری کہانسی ہی کہا اوسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی مین نے کہ تیری حق مین ایسا کہہ کتے تھے شخص مجکو ای اویس کچہ کہہ کر آیا مین نے ساتھ تیرے قسم تہے اور بی ادبی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچہ کہ سنا ہی تو نے عمر رضی اللہ عنہ سے پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نے کہ سو اوی اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور روایت میں آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز ای عمر عرض کیا مین نے لبیک و سعدیک یعنی حاضر ہون مین جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بہیجینگے مجکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میرے امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگے پہنچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا خدای سی پس دور کر دیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز و جل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو دعا کری تیری لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی کہ نام دو قبیلون کی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگون کے شفاعت کریگا عمر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ پس طلب کیا مین نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نپائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلونکو کہ شہرون سے آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن سی درمیان مین تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست تر اور خوار دونی کا اور نہین ہے وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مین نے کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون مین سے پس مین یہی ذکر کرتا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک شتر پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میری دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے ای بندہ خدا تو ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک ای امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تہا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اوس سے ہر سال یعنی حج مین پس کیا مین حال اسرار اپنی اوس سے اور کہتا وہ مجسی اہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی نی فوائد مین و خطیب و ابن عساکر نے تاریخ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اویس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر رضی اللہ عنہ نی میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجسی پس پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا اونکو پس آئی اویس عمر رضی اللہ عنہ کی پاس کہا عمر رضی اللہ عنہ نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تو نی خدا سے اور دور کیا اوسنی اوسکو تجسے پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہ اوسمین سے تیری تئین کہا ہان تجکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون تجسے کہ دعا کری تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تم سے ای امیر المومنین یہی ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین پہانسی پس تشریف لے گئے اویس پوشیدہ لوگون مین یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی روایت کیا ابن عساکر اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی مین فرمایا ای اہل قرن اٹہی بڈہی اس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک بڈہی نی اون مین سے نہین ہے ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

نام ہے کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتھ الفت اور نہ اوسکو کسی کے ساتھ صحبت پہلی عمر نے اوسی کو چاہتے یا د تو اوسکو
ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پونہچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ ہون مین تجکو سلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وے پہنچی تو مقرن مین تو ڈہونڈا اونکو و پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پونہچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل کو و دقیق ملین پایا گیا
اوسی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علیؓ کی ایام مین پس لڑی اونکی سامنی اور شہید ہوئے جنگ صفین مین روایت ابن عساکر اور صعصعہ بن معیہ سے قول ہے کہ تہے
عمر ابن الخطاب پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جس وقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم
اور اویس ایک شخص تہے کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد مین و باہر نہین نکلتی تہی اوس سے اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا
اونکا لوگون مین کی آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمرؓ نے کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نے کہ ای امیر المومنین نہین ہے اویس ایسا شخص کہ ہم تیرے کو
پہنچے کہ پوچہو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمتر آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نے وای تجپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین
پہر پڑہی عمرؓ نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پونہچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پونہچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا
پہر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ کہا دیر کی عمرؓ نے کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی
دس برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئے وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمرؓ نے کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہے کہ اوسکو اویس
کہتے ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجہ جیسا پوچہی اوسی کا حال کہا عمرؓ نے وہ حرم مین ہے کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہے چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی اپنی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانی والا ہی پس سوار ہوئے عمرؓ اور علیؓ دو گدہون پر پہر روانہ ہوئے یہانتک کہ آئی اراک کو نا گہان دیکہا اوسکو کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہے پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس السلام علیک کہے عمرؓ اور علیؓ نے اوس سے پہر اونہون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا
عمرؓ اور علیؓ نے کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدای تعالی کہا اونہون نے عبد اللہ کہا علی مرتضیؓ نے جانتا ہو نہین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین
ہی عبد اللہ یعنے بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہو مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ تیری ماں نے رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن عامر ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نے کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑے عمرؓ
اور علیؓ کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپکی طرف سے اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو
ہماری لیے کہا اویس نے دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مرد و زن مسلمانون کی لیے ہی کہا ان دونون صاحبون نے کہ دعا کرو ہماری لیے بالخصوص پس دعا
اویس نے انکی لیے اور تمام مومنین و مومنات کی لیے پہر کہا عمرؓ نے کہ دون مین تجکو کچہہ اپنے رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑے میرے پہنے ہوئی ہین
اور دونون پاپوشین گانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گے یہ لیلون گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی
مہینہ کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان پہر دیی قوم کو اونٹ اونکی اور
باہر گئی وہان سے اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی روایت ابن عساکر نے تاریخ مین واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ

...[illegible] **ف** ...[illegible]

کلام ہی سی یا ہی اطلاق افئدہ جو فرمایا رقتہ تصدقساوت اور غلظت ... اور بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور معنے یہ ہیکہ وہ بہت ہی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کیسے الین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت موعظت کے تمام لوگون کی لون سے بحسب ظاہر کے اور بہت سے اقوال اسکی معنی مین نقل کیے ہین ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی کہ افئدہ جمع فواد کی ہی ساتہ پیش فے کی اور ہمزہ کی معنی دل کے اور قلوب جمع قلب کی ہی تقلب سے یعنے پہرنی کی ایک حال ہی طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین تاکید کی لیے ہی اور حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی کہ ان فطرت ارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین ہی سو اس سے ہی متحد ہونا دونون کا ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اور پہتے ہی بات حق او سہل ہو پہونچتی ہی دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہی درآتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کے ہی اور لین ضد صلابت کے مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی یون اور ڈرانی والون ہی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہ غلظت صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتہ رقت لین کے اور طیبی نے کہا احتمال رکہتا ہی کہ مراد ساتہ رقت کے جودت فہم اور ساتہ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جسکہ وصف بیان کیا اونکا یہ جو کچھہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت کی ہی ساتہ قول اپنی کی **ترجمہ** ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف** یمانیہ ساتہ تخفیف ہی کی ہی اور ساتہ تشدید اوسکی کی معنی قول اسکے نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطی کمال ایمان کے وہان کے رہنے والون مین بیچ اوس وقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اونکی اور یہی تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین جا حاضر ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کا رہی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور حصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ کہا بعضون نے کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو بڑی سی مہلکہ مین **ترجمہ** اور فخر یعنی تعریف کرنی اپنی ساتہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہی چین اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیی کہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور ہیئتین بمناسبت اونکی طبیعتون کے بیچ چرانے والی کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اون جانورون کے ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اونکی چرانے والون مین اور مالکون مین اور اسی کی حکم مین ہے گہوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکریان پالی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط والی رہنی والون سے ہی رکہتی ہین کیونکہ بکریان سیر زمین کم رہتی ہین بانی ہی اور تحمل نہین کرتین جاڑی کا اونکی طبیعت مین نرمی سکونت سے اور یہ باعث ہی فرمانبرداری کی اور نیکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اونکا آبادی سی اور رہنا جنگل مین کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی سختی اور طغیان و سرکشی عدم نیکلنی کی اطاعت تعالی یا دوسی ایسا ہی کہا شرح ای بیچ شرح حدیث کی اور کہا بیچ لمعات کی توفیق وسی ظاہر ہے کہ مال و منال جواونٹ مین بہت سے باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریون کے مالیت نہین

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل الفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم متفق علیہ اور یہ روایت ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ

علیہ وسلم نے سر سے طرف مشرق کی ف

کہا طیبی نے یہ ایسا ہی ہے جیسے فرمایا راس الامر الاسلام الحدیث والکفر کا جانب مشرق ہے غرور اور شدت اور سختی اونکی دلون مین الخ
یاجوج اور ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا آنحضرت کی عہد مین او
آیندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سی اور وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سی نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سی فارس ہی یا اہل نجد او
بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کے طرف جیسیکہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب میان قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والون کے اور اونٹ والون
اور چلانے والون کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیمون کے رہنے والے ہین یعنی رہنے والے جنگل کے اور صحرانشین اسلیے کہ اونکی گہر اکثر بالون کی خیمون کے ہوتے ہین اور آرام
و نرمی بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ھھنا
جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اھل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعة
ومضر متفق علیه اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرف سے آئے ہین فتنے
یعنے جو چیزین باعث شور و شر کی ہین وہ یہین اور باعث امتحان لوگون کی ہین یہین ہین درحالیکہ اشارہ کرنیوالے تہے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کے طرف مشرق
کی اور سختی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینون کی ہین کہ جو پیچھے لگ رہے ہین اونٹون اور گایون کے دمون کے **ف** کہ جاتی ہین پیچھے چرانی
کی لیے مراد انسے اعراب ہین یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب رہنے اونکی کی شہرون اور گانون سے کہ موجب تحصیل علم کا ہی کہ جس سے حاصل
ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا و اجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسوله ترجمہ
جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ و مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم غلظ القلوب
والجفاء فی المشرق والایمان فی اھل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سختی دلون کی اور سختی زبان کی مشرق مین ہے یعنی بسبب ہوا اوسکی کی محل کفر و فتنون کا اور ایمان اہل حجاز مین ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ہی حجاز سے
مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات اونکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سی انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ
کی اور نجد اوس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہے سوا حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتہ عراق کی اور اوسکی مقابل زمین پست ہے تہامہ کہتے ہیں
وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا
قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا
فاظنه قال فی الثالثة ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی **ف** شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی بموجب
فرمانے اللہ تعالی کی الذی بارکنا حوله اور انبیا ہی وہان مبعوث ہوئے اسلیے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہی یا برکت کہ حاصل ہو
واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مسلمانون کے بالخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی **ف** مراد ہی برکت ظاہری و معنوی اور اسی لیے بہت ہوتے ہین اولیا
اور عابد ظاہر اون دونون مکانون کی لیے جا برکت اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سے آتا ہی ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے
برکت دے ہمارے نجد مین **ف** تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی شرح مین لکہے گئے ہین **ف** کہا
یا الٰہی برکت دے ہماری لیے ہمارے شام مین یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن مین کو بعضے صحابہ نے کہی برکت دے ہماری نجد مین ابن عمر کہتے ہین پہر گمان

خوانشمیر ت ان کی ف یعنی ہلاکت اور فتنون کا باعث ہون ... تہی بیقرار ہوا اہل اوسکی کات اور فتنی

صنف ہوگئے اور قلت یا ست ہی ہین سبب دعا برکت کی اوسکی لیی ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیی برکت کی اسلیی کہ جگہہ آنحضرت کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہہ ہنی اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کے اور مکرر کہی دعا تین بار

الفصل الثاني فصل دوسرا عن انس عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر قبل اليمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم وبارك لنا في صاعنا ومدنا رواه الترمذي روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف یعنی طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیی کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سے اور اسی لیی اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سے پس کہا ت اور برکت دے واسطی ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نی ف مراد ہی ان دونون سی غلہ جو نا پا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑھی تین سیر کی غلہ آتا ہے اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا توربشتی نی کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونون فصلوں کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللهم اقبل بقلوبهم اور دوسرا وبارك لنا الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب چاہی اللہ تعالیٰ سی اہل یمن کے دلون کو متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت ہے اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیی تو کہ فراخی رہی وہانکی رہنی والون کے لیے بہی اور اونکی لیی بہی کہ وارد ہوں وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم آنیوالی کی سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی وعن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى للشام قلنا لاي ذلك يا رسول الله قال لان ملائكة الرحمن باسطة اجنحتها عليها رواه احمد والترمذي اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیی کہ فرشتی رحمن کے پہیلائے ہوئے ہین بازو اپنی بیچ شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف واسطی محافظت کے نیکی کرنی سی اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہے اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی پہیلا جانی رحمت اور رافت الٰہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سے صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیی کہ پرندون کے سوای تین چار بازوون کے نہین ہوتے ہین چہ جای چہ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی لیی ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا يا رسول الله فما تامرنا قال عليكم بالشام رواه الترمذي اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلی گی ایک آگ حضرموت کیطرف سے یا حضرموت سی ف یہ شک راوی کا ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی من نحوہا او من جانبہا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین اور حضرموت سات زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر را اور میم کے اور پیش میم سے بہی کہا ہی

بیان کیا میں نے ... فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑو تم شام کو روایت کیا اسکو ترمذی نے و ... [illegible]
محافظت کرتی ہیں ملائکہ رحمت کے اور علامات ساعت میں سے ... [illegible] ... حضرت ... شام ... [illegible]
طرف شام کی اپنے پروں کو وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون
هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى
في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا
باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تحقیق یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف معنی اسکے یہ ہیں کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضوں نے
کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنی بہت ظاہر و بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اوس اوقات میں ہے
کہ بہت ہونگے فتنے بندوں میں اور غالب ہونگے کافر شہروں میں اور کم رہیں گے حمایت کرنیوالے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام میں باقی رہیں گے
شہر شام کی محروس و محفوظ رکھ نگہبانی کریگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب ہے مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سے ہیں جو کوئی
چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے ان شہروں کی طرف اور جائز ہے افضل فرمایا اس عمل کو ساتھ قول اپنے کی ت پس بہترین لوگوں کا وہ ہوگا کہ ہجرت
کرے طرف ہجرت گاہ کی جگہ ابراہیم کی کہ شام ہے اور یہ ہے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کی اور ایک روایت میں ساتھ اس کے آیا ہے پس بہترین
اہل زمین وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑیں گے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہیں گے زمین میں بدترین اہل اوسکے کی یعنی کفار و فجار
پھینکدیں گی اونکو زمینیں اونکی معنی اسکے یہ ہیں کہ پھینکدینگی ... زمینیں اونکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا ... [illegible]
انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کے اون زمینوں سے کہ غالب ہونگی اونپر کافر ... باقی رہیں گے ناکارہ لوگ جو نشین ہونگے ہجرت کرنیوالوں کی واسطے عزت کے ... [illegible]
اور واسطے رہنے کی ... واسطے حرص کرنے کی اون چیزوں پر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے ... سبب ... [illegible]
اپنی کی مانند چیز خوار گھناونی کی ہونگی نزدیک اسکے ... پاکیزہ کی اور گویا زمینیں ... اونکو ... [illegible]
رکھیگا اونکو مکان رحمت اپنے سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اوس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اوس سے طبیعت اوسکی
پس سبب اسکے باز رکھیگا اونکو نکلنے سے اور بٹھا رہنے دیگا اونکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی لیکن مکروہ
رکھا اللہ تعالی نے اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا رہنے دیا اونکو ت مکروہ رکھیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتھ آگ رات اور دن ... کریگی اونکو
ساتھ کافروں کے کہ وہ باعتبار چھٹاپی اور بدطلبی اپنی کی مانند سوروں اور بندروں کے ہونگی ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی کی لکھا گیا اور شیخ نے کہا
ہانکیگی اونکو جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتھ بندروں اور سوروں کے مراد یا تو حقیقت
اور صورت اونکی ہے یا یہ معنی ہوں کہ ساتھ اونکی متخلق ہونا ساتھ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتھ صفات اونکی کی ہے یا مراد آدمی بدخوئی اور
کافر ہیں کہ مانند بندر اور سور کے ہیں ت رات گزاریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت
کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کی یہ ابو داود نے ف قیلولہ کہتی ہیں دوپہر کی سونے کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت و مصاحب حال اونکی سے
ہوگی نعوذ باللہ من ذلک وعن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر ان تكونوا

السلام فقال

شام فاما ... ان ابيتم فعليكم

بيمنكم واسقوا من غدركم فان الله عزوجل توكل لي بالشام واهله رواه احمد وابوداود اور روایت ہے ابن حوالہ سے

کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کیے گئے یعنی کلمۃ الاسلام میں اور

مختلف یعنی بیچ مزاعات احکام کی ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** یعنی عراق عرب میں اور وہ بصرہ اور کوفہ

ہی یا عراق عجم میں اور وہ اور ای کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میری لیے یا رسول اللہ

کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کی ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی

ہی شہروں میں سے یعنے پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے وسطی رہنی کی اخیر زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس میں کی خدا تعالیٰ برگزیدوں کو اپنے بندوں

سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنی یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب تھے اور یمن اونکی

زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم

کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنے

حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت و معارضہ نکری ساتھ غیر کی حوضوں اونسی کہ سد اسلام

بیٹھی میں تو نہ ہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیے کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا ہے بسبب میری حوالت میری کی کہ حافظت کرے

شام کی اور اوسکی رہنے والوں کی کفار کی شر سے اور اونکی غالب آنے سے اوس پر نقل کیا اسکو احمد اور ابوداود نی **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي رضي الله عنه وقيل العنهم يا امير المؤمنين

قال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات

رجل ابدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب روایت ہے

شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی رض کی ہیں معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ

تھی شام میں کہ حاکم ملک شام کی تھی عمر کی زمانے سے آخر تک پس اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی

سے کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں **ف** یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال وہاں ہوتے ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو

بھی علمای اہل سنت کی کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہی علی رض سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مجادلہ کی اور یہاں سے لازم نہیں آتا ہے

جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو محال ہے کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سے کہ فرمایا یہ بھائی

ہماری ہیں کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کی لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا و عجب میں جانتا تھا کہ وہ

اچھا مسلمان ہے علی رض نے فرمایا کیا کہتا ہی وہ اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار میں کہ دلالت کرتی ہیں انکی اسلام پر بعد ازاں بیان

ابدال کا کرتی ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جسکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدای تعالیٰ اوسکی بدل ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سے

مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں یعنی کفار سے اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سے بہ برکت اونکی کی عذاب **ف ع ح** یعنی عذاب

میں ہیں اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہے او دمشق

ابن عمر سے روایت آئی

علیہ وسلم سے لایا ہے کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ یہ پانسو کم ہوتی ہیں نہ یہ چالیس جب کوئی مرتا ہے
ایک ان ابدال کرتا ہے خدای تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہہ اوسکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ
اسپر سبکو پہنچی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہے اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہے اونسے اور خبرگیری فقرا کی کرتی ہیں
اونچیز سے کہ دیا ہے خدا تعالی نے اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے
غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کام کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ
تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں آدم کی دل پر اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم
دل پر ہیں اور اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کے دل پر ہیں اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل
اوسکا اسرافیل کے دل پر ہے جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی پانچ میں سے
اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے
ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ عوام میں سے سبب اونکے دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کہا بعضی عارفین نے کہ نہین ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق وامر مین
کسیکو عزیزتر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہین برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا مین سے
برابر ہے کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا
خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض
يقال لها الغوطة رواهما احمد اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** کہ نام اوسکا معلوم نہین اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہین کرتی کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیجاویگی شہر شام میں پس جب اختیار دیجاؤ تم مکانوں کا
اون شہروں میں پس تمپر لازم ہے رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہے اوسکو دمشق **ف** ساتھ زیر دال اور زبر میم کی موجب قول اکثر فصیح کی کہا یہ تخت شام کا ہے
ت پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہے لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے ہے معنی حصن اور پناہ
کی اور معنی یہ ہیں کہ داخل ہوتی ہیں مسلمان اوس پناہ لاتے ہیں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے
ہے معنے جنگ و قتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہے **ف** فسطاط ساتھ پیش فے کی اور جزم سین کے اور کبھی فے کی زیر سے بھی آتا ہے
بمعنے شہر جامع کی کہ جمع کرے لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے **ت** دمشق کی زمینوں میں
سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو غوطہ **ف** ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام غوطہ کا اور پانیوں کا ہے کہ گرد
دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** یعنی غالبا اسلیے کہ علی کوفہ میں رہتے تھے بیچ زمانہ خلافت اپنے کی یا مراد یہ ہے کہ

ہوتی بیچ امت میری کی اوس پیچھے کی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضوں نے کہ یہ اشارہ ہے علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف اور
ملک کا در حدیث میں آنحضرت کے صفت میں واقع ہوا ہے کہ مولد یعنی جگہ پیدائش اونکی کی مکہ ہے اور مہاجر یعنی جگہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور ملک اونکا
شام ہے مراد اوس سے نبوت اور دین ہے اسلیے کہ وہ شام میں اغلب ہوئی کثر جہاد الاملاک اور دین اونکا تمام عالم میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اونکی قول سے
الملک بالشام یہ ہے کہ جہاد و قتال وہاں ہے اسلیے کہ منقطع نہیں ہوا جہاد بلاد شام میں اور ہمیشہ غنیمت لاتی ہیں شام کی مسافرت کے واسطے پانی فضل جہاد
و رباط کی واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ
تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کی نیچے سے درحالیکہ اوٹھنے والا ہوا یہانتک کہ ٹھہرا شام میں
نقل کیے یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** دلالت کرتا ہے یہ اوپر ثابت ہونے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اوسکی کی شام میں اور اسی
قبیل سے ہے نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سے وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی کانون کا اوس سے **وَعَنْ**
أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ
مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانوں کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہے کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو دمشق کہ بہترین
شہر شام کی سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کی ہے اور غوطہ ہے ایک جگہہ ہے نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا
اور اگلی حدیث میں فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہے اور مضافات اور توابع اوسکی سے ہے کچھ خلاف میان ان دونوں حدیثوں کے
نہوا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے عبدالرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہے کہ آوے گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام شہروں پر سوا
دمشق کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بیان نہیں کیا شارحوں نے کہ وہ بادشاہ کون ہے **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ حدیثیں بیچ فضیلت شام اور
بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوا انکی کی آئی ہیں اور محدثوں نے حکم کیا ہے اوپر اکثر اونکی کی ساتھ
ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف**
یعنے ایسی جماعت کے کہ جامع ہیں میان اجابت اور متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتے ہیں پس تنقیح میں ہے کہ مبتدع نہیں ہے امت سے علی الاطلاق کہا توضیح
میں امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہیں اور وہ لوگ ہیں کہ طریقہ اونکا ہے مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نے اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہوں اہل قبلہ سے ہیں وہ امت دعوت میں نہ متابعت مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کی ہے اور کثرت
ثواب انکی نسبت اور امتوں کی خارج حد حصر و احاطہ بیان سے ہے اور اوسکی ثابت کرنے میں بس ہے قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگوں کے لیے اور قول اللہ تعالی کی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ اور یہ بسبب ہے اسکے کہ وہ امت محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہیں کہ تمام انبیا اور رسولوں

من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی ہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری

روایت ہے ابن عمر سے کہا اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہارے کی بنسبت عمر اون لوگوں کے کہ گذری ہیں امتوں سے مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے **ف ع** اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ تعیین کی گئی ہو ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر جیسا کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنی قریب پہنچی موت اوسکی ملا علی نے یہ توطیبی سے لکھا ہے اور بعد اسکی لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کی جاتی ہے تمام وقت سے کہ معین ہے عمر کی لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسیکہ بیچ قول اللہ تعالی کے ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہا مدت کے اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آوے گی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سے یہاں معنی اول ہی ہیں فرمایا ہیں مدت عمروں قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کے مقدار اوس مدت کی ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت پھر بیان کی نسبت جو درمیان اہل سنت کے اور درمیان یہود ونصاری کی ہے ساتھ قول اپنی کی **ت** اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں اور مزدوروں کو پس کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہیں آدہی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا **ت** پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کی تابعوں نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ اون مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعوں نے بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدوروں کی کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگوں کی کہ کام کیا شروع نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہے دو چند **ف ع** یعنی بہ نسبت یہود ونصاری کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالی کی اس قول سے **یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین**

لی انہی نی اور اسطے یہودون کی تہی اسلیے تہوڑا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئے یہود و نصاری

کم ہے اور مستوجب زیادتی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اونکی کی اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسے مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اہل امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور پہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹہانے کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنے کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سے اور پہونچتا ہی اوسکو یہ کہ بہت تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون میں سے فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کے ہمارے علمانی واسطے قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالی نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنی کیا کم کیا مین نے کچہ تمہارے حق سے کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نے ہمارے حق مین سے کچہ لیکن تفاوت و تفرق کیون کیے تو نے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کیے یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصاری سے یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین کی اس لیے کہ اونکی لیے نہین ہے ثواب کچہ بہی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانی کی حضرت موسی اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ وماله رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہے وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اون مین سے اور آرزو کریگا کہ دیکہے مجکو فدا کرے اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کیے یہ مسلم نے ف ع یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال و مال و منال اپنا سب فدا کرے اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہونچنی کا طرف میری جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علما ہی حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ مین اسکو لائے ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتے ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علمانے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سے و لیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے و لیکن کہا ہے اونہون نے کہ مراد صحابہ سے یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئے ہون اور اسپر یعنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہے ساتہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہ شرکت نہین ہے اور اسپر اد رفضائل علمی اور عملی مین مجال سخن کے واسع ہی اور اولی یہ ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** قَالَ سَمِعْتُ [redacted]
اُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی ہمیشہ رہی گا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتہ حکم اللہ سے

ف یعنی ساتہ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا
فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالیٰ کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ
إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیی کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بہلائی کی اور حکم کرین اچہے
باتون کا اور منع کرین بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کری مدد گاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری
اونکی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور رہ وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہون گی

ف یعنی قائم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت ہین اوپر امر خدا پر دور
ہین خواہی اوسکی سے قائم ہین امور شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگونکی اور مخالفت ونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتہ
قیامت کے لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتہ حدیث لا تقوم الساعة حتی لا يكون في الارض من يقول الله یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین
وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائمہ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارین گے ساتہ دین اوسکی کی اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور
علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہی گی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اوسکی
بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتہ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام
کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال
یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہے

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد الله لو اقسم على الله

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ
لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل حال میری امت کی مشابہ قصہ
اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جاننا چاہی کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ تمام
مینہ بہتر اور نافع ہی ایس سمجھا جاتا ہی کہ سب اسکے بہتر اور نافع ہوتی ہین پس خیر بمعنی اسم تفضیل کے نہیں ہی ہین مین اگلون نے صحبت رکہی ساتہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نی نگاہ رکہا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکے
منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کرین تو بہی درست ہو سکتا ہی باعتبار
تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہ ہی کہ فضل کلی

رضی اللہ تعالیٰ

... ال اہل میں ... نہیں حمل کیا جاوی کی ... ف

بلاشک و بلاشبہ مہدی وہ کہ قریب اونکی ہین یہ وہ کہ قریب اونکی ہین اور ہو تھی مین مشتبہ ہی اوسی کی جانب ہی اور نہیں مراد اس سے مگر رفع ہونا اوسکا
شریعت پہیلانی مین ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکھکر لکھا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود نفع کی بیچ بعض
قرنون کی نہ بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکی بیچ فضل متقدم کی لیی ہی اور نہیں ہی یہ مگر تسلی پچھلون کے لیے اشارہ
کرنی کو طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کھلا ہوا ہی اور طلب نا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کے ساتھ مینہ کی نہیں ہی مگر بسبب ہدایت
اور علم کی جیسا کہ تمثیل دی ہی آنحضرت نی مینہ کو ساتھ ہدایت اور علم کی پس مخصوص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینہ کی ساتھ علما کی اور کاملین کے اونمین سے
اور کامل کرنیوالون کی واسطی غیر اپنے کی پس متعدی ہی یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتھ خیر کی نفع پس نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کے
انتہی مختصرا اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتھ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی
اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کی کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلون ہی مین پہر آئی شر اونکی پچھلون مین کہ بدل ڈالیں انہون نی کتابین
اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تھی اوپر اوسکی اونکی

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن جعفر عن ابیہ عن جدہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ
أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ
رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہے امام جعفر صادق سی کہ نقل کے اونہون نے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سی اونہون نی نقل کے امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوجاو اور خوش ہوو **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک
دنیا کی لیی اور دوسرا آخرت کی لیی **ترجمہ** سوای اسکی نہیں کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میرے کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ
حال اور قصہ نوع مینہ کے ہی بیچ حصول منفعت کے نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** او تنویع کی لیے
ہی یا تخییر کے لیی اور معنی اسکی یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتھ اسکی بیچ باعتبار شرائع اور ارکان و شعبون اوسکی
ترجمہ کہ کھلائی گیی اوس سے ایک فوج یعنی نفع اوٹھایا بعضون نی اوسکی سے ایک جماعت نی ایک سال پہر کھلائی گئی بعضون دوسری اوس باغ کی سے جماعت
دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کے یعنے جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا از روی چوڑائی کی اور ہووے گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اونکی ہے ہجوم اوسکا ہی طول
نہ کہا اسلیی کہ عرض و عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس جاننا انکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچھا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ
امت کہ میں اول اوسکی ہون اور رہیگا مہدی بیچ میں اوسکی اور ہونگی عیسی علیہ السلام آخر اوسکی ولیکن درمیان اسکی یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ
متصل ہے ساتھ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کجرو نہیں ہو وہ مجھسی یعنی میرے تابعین سے اور میری راہ درست پر اور نہیں میں اونسے ہون **ف** یعنی اونسے
اونکی مددگار اور انکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نے **وعن** عمرو بن شعیب

عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملائکۃ قال
وما لہم لا یؤمنون وہم عند ربہم قالوا فالنبیون قال وما لہم لا یؤمنون والوحی ینزل علیہم قالوا فنحن قال وما لکم لا تؤمنون
وانا بین اظہرکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی ایمانا لقوم یکونون من بعدی یجدون
صحفا فیہا کتاب یؤمنون بما فیہا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنی باپ سی اونہی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچہا صحابہ سی کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے
بہت قوی اور اچہا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمان کو بہت اچہا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی واسطے
فرشتون کی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکہتی ہین عجائب و غرائب جبروت کی پس کیا عجب
غرائب ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم ف ح
اور اس سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر اسلیے کہ فضیلت ولایت بمعنے کثرت ثواب کے ہے عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو
کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین نہ پڑین حال آنکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بیواسطہ پیام
پروردگار تعالی کا پونہچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالناخن پوشیدہ کا ہی اور جو
کچہہ کہ دوسرے کو بہیجی تو اور آہستہ آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نے پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین
بہت قوی ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتہ احکام اور اوامر و نواہی کے
حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون ف ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکہتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور
مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور
ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ
خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنے بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز
قیامت تک پاوین گی صحف اور اجزا کہ اوسمین لکہی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوین گی ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ ان صحفون کی ہے
ف ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتہ سننی اخبار و آثار کی بغیر مشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہی ساتہ قول حق سبحانہ کی یؤمنون
بالغیب ساتہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور مؤید ہی اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیے
کہ دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پہر پڑہی یہ آیت
یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ + حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بہی ایمان بالغیب تہا لیکن
باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے
لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سی ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وعن عبد الرحمن بن العلاء
الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من امتی قوما یعطون مثل اجر ... سیکون فی آخر ہذہ الامۃ قوم لہم مثل اجر

ترجمہ علاء کی ہی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بیشک
کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی لیے مانند ثواب اول اونکی کی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی وجود اونکا
دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتھون یا زبانون سی فتنہ والون سے
کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اوسکی لیے کہ ندیکھا مجکو اور ایمان
لایا مجپر نقل کی یہ احمد نی ف اور تعیین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی کی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد
اس سے تکثیر ہی نہ تحدید وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے
ابن محیریز تابعی سی کہ کہا کہا مین نی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا
کہایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتھ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنی واسطی اظہار
شکر نعمت الٰہی کی اور احسان ما نہی انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتہ پر اور جہاد کیا ہمنے
ہمراہ آپ کی فرمایا آنحضرت نے ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ کہ ہونگی پیچہے تمسی ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو ف یعنی اسکی یہ ہین کہ وہ
بہتر ہونگے تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سے
اور روایت کی ابو عبیدہ سے قول اونکی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ
لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی ف یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل
فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہوین سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تباہ ہوویں
اہل شام پس نہین بہلائی ہوگی تم مین ف یعنی بیٹھنے کی لیے یا متوجہ ہونی کی لیے طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی ظاہر یہ ہے
کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر خدا پر آخر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جسوقت کہ باقی
نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الٰہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین
رہیگا اوسوقت کوئی اہل خیر سے ترجمہ اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت مین سے مدد کی گئی یعنی غالب اعدا پر نہین ضرر کریگا اونکو

وہ شخص کہ نہ مدد کری اونکو کہ عنایت الہی اونپر بیشمار ہوگی یہان

نہین قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ زمین مین ہو اسد کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہین

ف یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہین راوی اونکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی مراد اونسی اہل سنت و جماعت ہین

ترجمہ نقل کیے یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز

عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا

صلے اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد تعالی نی معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیے گئی ہین اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ

اور بیہقی نی **ف** جانا چاہیی کہ خطا ضد صواب کے ہی صراح مین ہی خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصود و معدود دونون طرح آیا ہی خطیہ بمعنے

گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی القاموس خطا ساتہ زبر خ اور جزم ط کی ہی بمعنی گناہ کی اور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوس وقت کہ قصد کری

اور خطاء اوس وقت کہ بقصد نہ کری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کری اور غیر صواب مین پڑ جاوی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا

کہ نہ کرنی چاہیی اور کہتی ہین اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز مین پڑ گیا خطا کی اور ساتہ اس معنے کی خطا مقابل عمد

کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطاء یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلق مین اوتر گیا

اور مراد اس حدیث مین یہی معنی ہین اور نسیان ضد حفظ کا ہی بمعنی فراموشی کی اور سہو بھی معنی النسیان کے ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین

یعنے نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا اوس سی اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہ ہی گناہ نہین اون مین اور گناہ نہین

ہوتا بسبب انکے اور نہ یہ کہ مواخذہ نہین ہوتا مطلقا اسلیی کہ بیچ قتل خطاء کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنی کی ساتہ خطاء کی واجب ہے

قضاء روزی کی اور بیچ نسیان کی واجب نہین ہی قضاء روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سی ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ

تمام کر اپنی روزی کو اسلیی کہ نہین کہلایا اور نہین پلایا ہی تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان و سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنی

مال لوگون کی ساتہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئی اونسی بوجہ اکراہ یعنے

زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتہ

وعید کے مانند قتل کرنی کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیی بہی تفصیل ہے بیچ حق اسد اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکہی

ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی **وعن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا و

اکرمھا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہے بہز بیٹے

حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معاویہ سی اونسی نقل کی بہز کی دادہی یعنی معاویہ بیٹے حیدہ

کی سی کہ اوسنی سنا آنحضرت سی کہ فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اسد تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تہی تم بہتر امت کی کہ ظاہر

کی گئی لوگون کی لیی **ف** یعنی تہی وہ ایسی ہی بیچ علم اسد تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین

اس امت کی ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتونپر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان مین اور زیادتی محبت کی ساتہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونی کی اور نہ نکلنی کی ربقۂ اسلام سی اور مانند انکی کی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہ ساتہ

انصار ہوں مرد صحابہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو تم بہتر ہو ان سب سے اور زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہے
یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کی ختم ہے یعنی جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے
ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کے بطریق مرفوع کی قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ
كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِىْ یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہہ جنت حرام ہے سب انبیا پر یہانتک
کہ داخل ہوؤں میں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر یہانتک کہ داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہے طرف حسن خاتمہ کی کہ
مبنی ہے حسن ابتدا پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخر ہیں پیدائش میں اور اول
ہیں رتبے میں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ مشعر
اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہے عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہے ہے اور حدیث پہلی کہ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِىْ
الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ بھی مناسب ہے واسطے عذر کرنی کی او چیزوں کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سے خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ
عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِى الْفَضْلِ
وَالْاِحْسَانِ انتہی جانا چاہیے کہ مشکوٰۃ کی شرحوں میں تو مشکوٰۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہے اور بعضے نسخوں میں یہ عبارت بھی لکھی ہے

ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ
الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ
وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ پھر کہا مصنف کتاب مشکوٰۃ کی نے قدر دانی کرے اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کرے اوس پر نعمتیں اپنی واقع ہوئی فراغت جمع
کرنی حدیثوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسویں برس میں ساتھ حمد اللہ
تعالیٰ کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی کی اور اصحاب
اونکی کی اعتنا بعون اونکی کی اور توفیق اونکی کی سبب **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ**
تمام ہوا اپنے ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے اے مولا میرے کیا بعید ہے تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور
اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجھکو اور میرے استادوں اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشدے اور ذلیل
نفرماوے یا رب العالمین مکرر یہ عرض ہے کہ مجھ شرمسار کو اور میرے اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے ماں باپ اور
سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بیت از گدایان توام شاہ بفرما مددی ✢ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ✢ مظہر الٰہی نَجِّنِي مِنْ كُلِّ ضِيقٍ ✢ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيعِ ✢ وَهَبْ لِي فِي مَدِينَتِهِ قَرَارًا ✢ بِاِيمَانٍ وَدَفْنٍ بِالْبَقِيعِ ✢ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تمت

خاتمۃ الطبع از نتائج افکار شاعر یکتائی و نگارش قدسی کلیم جناب منشی محمد انوار حسین صاحب سہسوانی تخلص تسلیم

بعد حمد خدائے جل و علا و نعت خواجہ دوسرا و منقبت آل اطہار و محمدت اصحاب کبار آئینہ ارحبر تسلیم سہسوانی مشتاقوں کو مژدہ سناتا ہے بھٹکوں کو راہ بتلاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام ترجمہ مشکوٰۃ شریف مظاہر حق نام کہ محتاج ہی تعریف کے نہ آرزو مند ہے توصیف کے دو مرتبہ حضرات دہلی کی اہتمام میں طبع ہوئے اور خاص و عام کی مقبول طبع ہوئی تیسری بار ہمارے آقائی نامدار برگزیدۂ اعصار قدر دان فضلا مربی علما دستگیر طیبان غمخوار غریبان ممدوح اصاغر و اکابر روزگار منشی نول کشور صاحب مطبع اودھ اخبار نے نقش شوکت سنگ طبع پر بٹھایا اور زر کثیر صرف مطبع میں لگایا اور ماہ جون سنہ ۱۸۶۹ء میں اختتام کا ساز ربع چہارم ہے کچھ حصہ کانپور میں اور کچھ لکھنؤ کی مطبع منشی صاحب موصوف الصدر میں چھپا کارپردازان مطبع کی سعی نے وہ جلوہ کھایا کہ دیکھنے والوں کے سننے میں بھی نہ آیا اگر حال تصحیح و کیفیت طبع تحریر میں لائے بڑی خوا ایک اور نئی کتاب بنجائے ناچار مطلب اسی مقام پر چھوڑتا ہوں اور دوسری طرف عنان اشہب قلم موڑتا ہوں حضرت مولانا محمد اسحٰق مہاجر رحمۃ اللہ علیہ کہ انکی فضائل ظاہری اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس مشکوٰۃ شریف کی اہل متن رمتن ترجمہ اردو سلیس کیا اور ایک عمدہ شان کے ساتھ آغاز انجام کو پہونچایا اسکے بعد قامع بنیاد شرک و بدعت دافع آثار کفر و ضلالت اسد علمائے متقدمین سرخیل کملائی متاخرین گوشوارہ فرق علم شمعہ بارقہ حلم واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی قطب الدین خان صاحب دام فیوضہ دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا اسحٰق الاولی صاحب نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا مؤلف نے آخر کتاب میں ترجمہ نام صحابہ راوی حدیث اور ترجمہ نام کتاب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر جلد سوم میں اسکا اشارہ کیا آخر کار یہ نگارہ رنگ الٰہی اکرم مطبع کی التماس علیہ بر کا یا چنانچہ عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشائی طرہ شاہد آئینہ عکس نمائی چہرۂ مشہور علم ادب مدیر کامل البلاغت میں سحبان وائل مولوی محمد حسین علی صاحب باجات اور یہ عمدہ بلطف سے ہوا کیا اس مطبع علم مطلع فیض ملو موسومہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ میں صحت مزید ہو خدائے عز و جل کے فضل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لطف سے کیا کتاب قابل دید ہوئی قطعہ تاریخ

خدائی خلق کے فضل و کرم سے ✢ چھپا جو ساتھ خوبی کے یہ نسخا ✢ ✢ ✢ ✢ لکھی تسلیم نے تاریخ فی الحال ✢ ہوئی اچھی مظاہر طبع اچھا ۱۲۸۷

قطعہ تاریخ طبع از منشی عطار امام صاحب شایان

طبع نسخہ مظاہر حق حدیث ✢ یا کتاب اُدق ✢ سال تاریخ طبع او شایان ✢ گفت دل الٰہی نبی مظاہر حق

چھپ چکا نسخۂ مظاہر حق ✢ ذکر اس میں ہے سب حدیثوں کا ✢ لکھی تاریخ طبع شایان نے ✢ خوب اچھا نسخہ حدیث چھپا ۱۲۸۷

از نتیجہ فکر منشی اشرف علی صاحب اشرف

کتاب احادیث بےمثل و یکتا ✢ چو مطبوع گردید از فضل ذوالمنن ✢ پی سال تاریخ او کلک اشرف ✢ رقم ساختہ نسخۂ عشق ایمان ۱۲۸۷ھ